

فہرست جداول جینی علم اجمالی کتاب تطاب مظاہر حق ترجمہ مشہور مشکوٰۃ المصابیح

۴۲۰	کتاب ایمان کا	۲۲۷	باب اذان کا	۴۰۰	باب دوبار نماز پڑھنی کا
۴۲۱	باب گناہوں کی برائے علامت نفاق کا	۲۳۳	باب فضیلت اذان اور بعد نماز کی	۴۰۳	باب سنتوں و فضیلت و وسیک
۴۲۹	باب وسوسہ کا	۲۴۰	باب بعضی حکم اذان کا	۴۱۱	باب رات کی نماز کا
۵۲	باب تقدیر پر ایمان کرنی کا	۲۴۴	باب مسجدوں و جگہوں کا	۴۱۹	باب ایچیز کا کہ پڑھتی حضرت جب
۶۸	باب اثبات عتاب ہر کا	۲۶۵	باب شرط کھیتی کا		اور پڑھتی رات کو
۷۵	باب چنگیز کے لئے کتب پر	۲۷۰	باب بیچ بیان شکر کی	۴۲۲	باب رغبت و لذت کا قیام رات پر
۹۵	کتاب علم کا	۲۷۴	باب صحت نماز کا	۴۲۹	باب مری کریم کا عمل میں
۱۱۹	کتاب طہارہ کا	۲۸۶	باب اوس چیز کا کہ پڑھنی جائز ہے و غیر تحریر	۴۳۳	باب در کا
۱۲۷	باب ان دن چاروں کی از روئے خود و طہارت	۲۹۱	باب قراؤ کا نماز میں	۴۴۲	باب قنوت کا
۱۳۵	باب ادب پانچائی کی	۳۰۵	باب رکوع کا	۴۴۵	باب قیام کریم کا ماہ رمضان میں
۱۴۶	باب مسواک کریمہ	۳۱۰	باب سجد و اور فضیلت و وسیک	۴۵۲	باب نماز چاشت کا
۱۵۰	باب سنتوں کا	۳۱۵	باب التحیات پڑھنی کا	۴۵۵	باب نماز نفل کا اور دوسری اصولوں کا
۱۶۱	باب غسل کا	۳۲۰	باب درود کا	۴۶۱	باب نماز سفر کا
۱۶۸	باب خلیفہ راشدین کے لئے پڑھنی کی	۳۲۷	باب دعا و دعا التحیات میں	۴۶۸	باب جمعہ کا
۱۶۳	باب احکام پانچائی کی	۳۳۳	باب ذکر کا بعد نماز کی	۴۷۵	باب وجب ہونی جمعہ کا
۱۷۸	باب پاک کرنا و نیتوں کا	۳۴۰	باب ان چیزوں کا کہ ان دن نماز میں جائز ہیں	۴۷۷	باب بیچ بیان کی کرنی و دوسری جانی کی
۱۸۴	باب مسح سوزنی کا	۳۵۲	باب سجدہ سہو کا	۴۸۳	باب بیچ خطبہ اور نماز جمعہ کی
۱۸۸	باب تیمم کا	۳۵۸	باب سجدوں قرآن کی کا	۴۸۹	باب بیچ بیان نماز خوف کی
۱۹۲	باب غسل مسنون کا	۳۶۳	باب ان قنوتوں کا کہ نماز میں منع ہیں	۴۹۳	باب بیچ بیان نماز عیدین کی
۱۹۴	باب حیض کا	۳۶۹	باب جماعت و فضیلت و وسیک	۵۰۵	باب بیچ بیان قربانی کی
۱۹۸	باب استحاضہ کا	۳۷۸	باب برابر کرنی صفوں کا	۵۱۱	باب عتیرہ کا
۲۰۱	کتاب نماز کا	۳۸۲	باب جگہ کھڑی ہونا امام و مقتدی کا	۵۱۲	باب بیچ بیان نماز خوف کی
۲۰۶	باب اوقات نماز کا	۳۸۶	باب امامت کا	۵۱۸	باب سجدہ شکر کا
۲۱۱	باب جلدی نماز پڑھنی کا	۳۹۱	باب ایچیز کا کہ لازم ہیں امام پر	۵۱۹	باب استسقا کا
۲۲۲	باب تہنہ نصاب نماز کا	۳۹۴	باب ایچیز کا کہ لازم ہیں مقتدی پر	۵۲۳	باب ہوا و نمکا

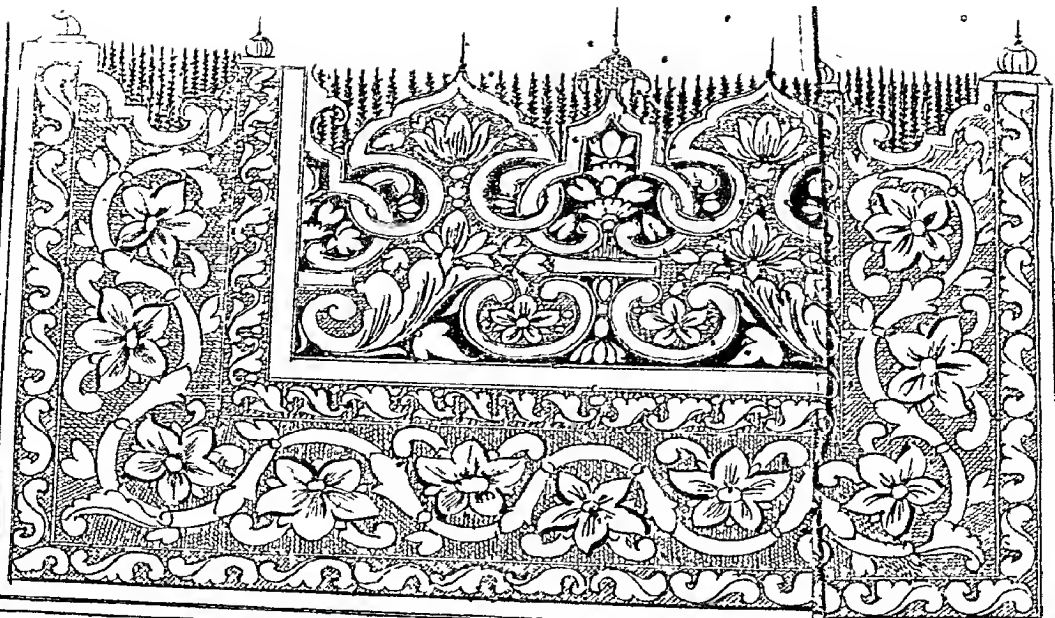
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في خلقه
العلم والفضل والبر والعدل

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في خلقه
العلم والفضل والبر والعدل
والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في خلقه
العلم والفضل والبر والعدل
والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب



ریکس

ای پروردگار میری توانا

والله الرحمن الرحيم

مذہب شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنی والا مہربان

وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

اور تمام کرساتھ خیر کے

[illegible]

ہزار حدیثیں لکھیں تھیں اور بخاری فی وہ سب حدیثیں باؤ پر ہستی شروع کیں کہ ہمیں اپنی لکھوئی کو اکتا دی صحیح کرنا شروع کیا بعد اوسکی بخاری
 انی کہا کہ تم یوں لگان کرتی ہو کہ میں عبت حیران ہوتا ہوں حاملین تحصیل فی کہا کہ میں اوس دوسری لکھوئی کہ بہ شخص ہوتا ہا ہی کہ کوئی اسکی
 برابر ہی نہیں کر گیا اور سبب تصنیف کرنے فی صحیح بخاری کا یہ ہے کہ ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن ابویہ کی ہوتی تھی اسحاق بن ابویہ کہ
 یارون اور شاگردوں فی کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوی تو فی کتابت تخریج حدیث کی جسے ہی اودھ حدیثیں صحیح کہ تہایت درجہ اعلیٰ کو بہترین
 ہوں اور نہیں پراکتفا کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنیوالی بی شبہ ابویہ وسواس و بلی تامل و سئل کہ اور احتیاج پوچھنی کسی عالم کی نہ ہو کہ
 یہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی بعد اسکی و مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہ بات وکی جی دین ہی وسوقت ہی تصنیف کرنا اس کتاب
 بخاری کا وکی دلیمن مقرر طہر اور چہ لاکہ حدیثوں میں ہی کہ نزدیک بخاری کی موجود ہیں اونیں تاکہ ان کتابیں لکھا اور حدیثیں کہ بہت
 صحیح ہیں و نہیں پراکتفا کیا اود بعضی حدیثیں صحیح کہ اس درجہ کو نہ تہیں سبب خوف طول کی تہیں اور محمد بن اسماعیل بخاری وقت تصنیف کر
 بخاری کی واسطی ہر حدیث کی غسل کرتی اور دو رکعت نماز کی پڑھ کر حدیث لکھتی اور سولہ برس کی مدت میں یہ کتاب تمام کر چکی اور اوکی زندگی میں لوگوں
 نے اوسنی سند و واسطہ لکھی ہزار و سوتالی کی اور بخاری کی وقت میں شہر بخارا کا سردار خالید بن اسلم کہ اوسنی ابو محمد بن اسماعیل بخاری کو خطیف
 دی کہ میری بیٹو کو کتابت بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابیں اپنی تصنیف میری گہرا کر پڑا جائے اور وہاں کہ یہ علم حدیث ہی اسکو میں دلیل
 نہیں کرنا اگر شکو غرض ہی اپنی بیٹو کو میری مجلس میں بھیج موافق اور طالب علموں کی ٹرین اوسن سنا اگ مضر حسی ہی پس چاہی کہ حقیقت
 میری بیٹی پر ہیں اوسوقت اور کوئی حاضر ہوا اور دروازہ پر چوہا بڑھ پڑی ہیکہ کیکو آئی نینچ ہی مخفول کرتی کہ جس مجلس میں میری
 بیٹی ہوں اوسی مجلس میں سوچی جولہی اوکی برابر بیٹھیں بخاری فی یہ قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ غیر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ساری
 امرت امین شریک ہی کیکو ہمیں تخصیص نہیں اخراوس امیر کو یہ بات بری لگی اور دلیمن کینہہ نکالنی لیکہ اسکی اور بعضی عالمون ظاہر
 بن کو اپنی ساتھ رفیق کیا اون عالمون فی بیچ اجتہاد بخاری کی طعن کرنا شروع کی اود کوئی شخص اویا یا اس شخص تیار رہا بخاری کو بخارا
 نکال دیا اور جب بخاری بخاری نکلی جتا بلہی میں دعا کی کہ بالہی ان لوگوں کو مبتلا کر خرا یک نہینا ناگزہی امیر خالید بن حمد تعمیر ہوا اور ظلیف
 کا حکم ہوا کہ اسکو گدی پر سوار کر کر تشہیر کرو آخر حال و سکارا ہوا چنانچہ یہ حال بخاری کا کتابت بستان میں لکھا ہی اور حدیث ابن وقہ
 عالم کہ شریک وس امیر کی بخاری کی نکالنی میں تہا وہ بھی رسوا ہوا اور نہایت فیضیے اوکی ناموس دینی اور ایک عالم اور کہ شریک اوس
 امیر کی نکالنی بخاری کی میں تہا اوسکو آفت اولاد میں پہونچی کہ اوسکی اولاد سب گمئی اور بخاری دہانسی نکالو میں گئی اور اوس جگہ کی امیر کو
 بھی ناموافقت ہوئی آخر بیچ کا فخر تک کی پہونچی کہ چہ کوس ہی سمرقند سی اوی جگہ وکی فات ہوئی بعد رمضان کو اور سال ہجرت کی دو
 چہ میں اور عراق وکی با شہہ برس کی ہوئی اور اسناد اوکی بہت ہیں اور بڑی اسناد و میں اسحاق ابوہریرہ اور علی بن مدینی اور احمد بن
 حنبل و دوسری بن معین ہی اور خطیب لبو کہ بغدادی ساتھ ہند اپنی کی عبدالواحد طراوی سی نقل کر لیا عبدالواحد فی کہ دیکھا میں خواب
 میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ جماعت اصحاب کی کہ بڑی میں اور انتظار کرتی میں سلام علیک حضرت پر حضرت فی جواب میری
 سلام کا دیا میں پوچھا یا رسول اللہ اس جگہ میں کایا سبب ہی فرمایا کہ ہم منتظر ہیں محمد بن اسماعیل کہ کتنی دنوں کی خیر مر فی بخارا
 پہونچی چوتھ کس میں فی تلاش کی پایا میں وقت مر فی اوکی کا وہی وقت کہ جسوقت خواب دیکھ میں فی چنانچہ شیخ عبدالحق ابو
 فی اپنی ترجمہ میں یہ لکھا ہی اور یہ ہی حوال لکھا ہی کہ جسوقت بخارا کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اسکی آتی تھی اور وہی خوشبو مشک

مثنوی تو بر او مکی سی معلوم ہوتی تھی اور بہت لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد
مروری در میان رکن کی اور مقام ابراہیم کی سوا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتی ہیں کہ اسی ابو زید کہ کتاب کا
درس کی گامیری کتاب کا درس کیوں نہیں کہتا آخر یہ ثوری اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تمہاری قربان ہوں تمہاری کتاب کو کون سی
فرمایا کہ جامع محدث بن حیل اور امام احمد بن حنبل ہی اور صاحب بخاری تصنیفین بہت ہیں ایک تو بخاری دوسری کتاب
تاریخ و تفسیر کی کتاب لا بد ہے تو کتاب رفع الیدین اور سوا انکی بہت کتابیں ہیں و طلی و طری کلام کی نہیں کہیں **وَأَيُّ الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ**
بَيْنَ الْجَحِيمِ وَالْقَشِيرَةِ اور مانند ابی اسحٰن بن حجاج قشیری کہ **ف** احوال مسلم کا یہ ہے کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہی اور کسبت انکی ابو اسحٰن
اور قوم انکی قشیری ہی اور وطن انکا مینشا پور ہی پیدائش انکی و سو چار جہر میں اور ایک قول میں و سو چہ میں اور ابو حاتم راضی اور زرند
اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سی روایت کہتی ہیں اور یہ خود ہی محدث ہیں اور ابو حاتم راضی فی مسلم کو خواب میں دیکھا اور انکا احوال اور نہیں ہے
پوچھا مسلم نے کہا حق تعالیٰ فی جنت کو مجھ پر مباح کر دیا ہی جان چاہتا ہوں دان رہتا ہوں اور ابو علی غزالی نے بھی بعد وفات انکی ایک آنحضرت
ثقلہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کچھ سی سچائی ہوئی کہا سبب سچائی کہ ماہیہ میری ہے اور وہ جہنم کا صحیح مسلم کا اور کتابت بیخ میں مذکور
ہے کہ ایک دن مسلم کی مجلس میں ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگوں نے مسلم سی پوچھا اس وقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہ ہوئی آخر اپنی گہر میں آئی اور ایک
لوگرا بہر ہوا کچھ روکا اپنی پاس رکھا اور اس حدیث کو دہر دہر نہا نہا شروع کیا اور ایک ایک کچھ روکیانی شروع کی آخر وہ حدیث پکائی اور اس حدیث کو دہر دہر
شغل میں تمام وہ لوگرا کچھ روکا نہر گیا دہیان نہا اور یہی سبب تھا انکی فریاد اور وفات انکی التوار کی رات چوبیسویں رجب کے سال در کواہم
جہر میں اور مسلم کی کتابیں تصنیف انکی ہوئیں ایک تو صحیح مسلم ہی اور سوا انکی اور بھی بہت سی تصنیفیں ہیں مثل مسند کبیر و جامع کبیر و کتاب اللال اور
تساب اوام محدثین اور کتاب تہذیب و کتاب من لیس الا را و افاد اور کتاب طبقات مختصرین اور کتاب الاسماء و الکلی اور کتاب الوجدان اور
اس حدیث عمرو بن شعیب کتاب مسامح الالہ اور کتاب مسامح نوری اور سوا انکی ہی ہیں **وَأَيُّ عَبْدٍ لِلَّهِ قَالَ بَنِي النَّسْرِ الْأَصْبَحِي**
اور مانند ابی عبداللہ مالک بن انس صحیح کی **ف** احوال مالک کا یہ ہے کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمر بن ابی حارثہ بن
غیمان بن خثیل اور قریبی محدث فی بیچ تخریر الصحابہ کی ابو عامر کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ نہیں دیکھا مٹی کسی کو ذکر کیا ہوا ابو عامر کو صحابہ میں لیکن
حضرت کی زمانہ میں پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہی حضرت عثمان سی اور ابو صحابیون سی اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل فی بیچ
شرح مختصر خلیل کی ابو عامر کو اس طرح ذکر کیا ہی کہ ابو عامر سردار مالک کا صحابی ہی حاضر ہوا ہی حضرت کی ساتھ ساری غزوئیں سوار بر کی
خطبہ اتنا ہی ذکر کیا ہی او کہیں کہہ ذکر نہیں در قوم انکی صحیح ہی و پیدائش نام مالک کے بیچ سال ترافین جہری کی ہی اور مدت حمل انکی دو برس اتین
برس لگی ہی اور امام مالک بیچ طلب حدیث کی حرص بہت کہتی تھی اور اتباع سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا اور بتدار زمانہ طلب حدیث
کے میں کہ کچھ اپنی پاس مایہ نہر کہتی تھی گہر کی کر یاں او کہا کہ بیچ ذوالین اور کتابونین حرج کین اور بعد انکی دنیا فی زہر چوم کیا اور فتوح بہت
ہوئی اور دھ خطبہ انکا نہایت قوی تھا کہ وہ نہیں کا قول ہی کہ جس چیز کو میں اپنی حافظہ میں یاد رکھتا تھا پہلو و سکو کہی نہ بھولتا تھا اور پہلی بیٹیا
انکا وسطی تعلیم کرنی حدیث کی ستران برس کی عمر میں تھا اور نقل ہی کہ چند نوٹین پہلے ہی حدیث بیان کر نیکیو بیٹنی اودن و نوٹین ایک بڑی
عمدہ زادی مدیرہ میں مری ایک عورت غسلا و سکی غسل نہی کی و طلی آئی اور جب غسل دیتی ہیں ہاتھ و سر غسلا کا شرمگاہ میت پر پہونچا کہ
گلے کچھ عورت فریوالی کیا زنا کر یوا ہی چہن کہنی کی ساتھ ہاتھ غسلا کا شرمگاہ میت پر چپک گیا بہتر ہی جدا کرتی تھی ہاتھ و سر

شرمگاہی جدا ہوتا تھا آخر بڑی شکل بڑی لاچار کیو رجوع کی طرف عالموں اور فاضلوں کی کسی فی اسکا علاج نہ بتلایا آخر طرقت امام مالک کی
 رجوع کی امام مالک فی یہ حکم فرمایا کہ اس عورت غسال کو تہمت کی حد مار دیجیہ وہی اسی کو بڑی فاری تہنسا کہ اتہہ شرمگاہ ہست کی سی
 جدا ہوا اویس وقت سی انکی غلط کمال علم کی کو کوئی نہ دیکھا بت ہوئی اور انہوں نے اپنی اتہہ سی ہنر چینی لکھی تہنہ قطنی فی کہا یہ اتہہ
 کہے محدث کو نہیں ہوا اور تمام عمر انہوں نے بیچ حرم مدینہ کی آفتنجہ نہیں کیا باہر حرم کی جاتی تھی مگر حالت بیماری کی میں یا ضرورت کی میں لایا
 کو اویسی جگہ جاتی تھی اور کتاب موطا کو قریب ہزار کی آدمیونی فی اونیسی سنی اور سند کی بعد اسکی یہ کتاب موطا بہت پہلی اور کوئی فیض
 یاب ہوئی واللہ اعلم **وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَّرَ بَيْنَ اَدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ** اور مانند ابی عبد العزیز بن ادریس شافعی کی **ف** کتبہ امام
 شافعی کی ابو عبد اللہ اور نام او کا محمد اور نسب او کا اسطر جسی ہی کہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبد بن
 عبد بن عبد بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف القریشی المطلبی فہ کو مطلبی کہتی تھی کسوطی کہ انکا جد علی مطلب تھا اور مطلب بہائی تھا ہاشم بن
 عبد مناف کا اور ہاشم بیٹا مطلب اوکی اولاد میں امام شافعی ہیں اور ہاشم بیٹا عبد مناف کا کہ بہائی مطلب کا ہی و جدا حضرت کا ہی اور
 شافع فی ملاقات آنحضرت صلی علیہ وسلم کی ہی اور با شافع کا کہ نام او کا سائب تھا دن بدر کی نشان بردار تھا بنی ہاشم کا قریش کی طرقت سی اور
 اویسی لڑائی میں قیدیوں میں پکڑ لایا اور بدلا دیکر چھوٹا اور پھر مسلمان ہوا اور پیدائش امام شافعی کی بیچ سن ۱۵۰ ہجریہ مسجدمکرمی ہجرت کی ہوئی
 اور بقول بعضی کی بیچ عسقلان کی اور بعضی قول میں بیچ مناک اور انکو مکہ میں لیکھی اور نشو و نما اویسی جگہ پایا اور سات برس تک عمر میں
 قرآن تمام یاد کر لیا اور چھ برس برس کی ہوئی موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالدی کہ اس زمانہ میں مفتی تھی بڑی اور
 جب پندرہ برس کی عمر ہوئی اور سو وقت کی علما فی او کو اذن دیا فتویٰ دینی کا اور بعد اسی انہوں نے کو کورج کیا مدینہ کی طرقت اور امام مالک کے
 صحبت میں رہنا اختیار کیا اور امام شافعی سی نقل ہی کہ ابتدا میں مجھ کو شوق شعر کا بہت تھا اور بہت شعر یاد کی تھی کہ ایک دن کعبہ کی سایہ میں
 بیٹھا تھا میں اور میری نزویہ کے فی تہہ چھی سی ایک روز انکی کہ میں نے اپنے کہتا ہی یا محمد بن علیک بالشفقة ورجع اشعر یعنی اتنی محمد لازم کہ تو
 مضبوطی کو اور چھوڑ تو شعر پڑھ ہی کو اور امام شافعی سی نقل ہی کہ پہلے بالغ ہوئی سی حضرت غمخیزہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینی خواب میں دیکھا کہ وہ
 ہیں اسی لڑکی کہ مینی لبیک رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہی تو مینی کہا تھا میری قوم میں کا فر یا کہ نزدیک میری آ اور مومنہ کہول پس میں نزدیک
 کیا اور اپنا مومنہ کہول میں فی آنحضرت فی لعاب پی مومنہ کا میری مومنہ میں ڈالا اور فرمایا کہ جا بکرت دی اللہ تعالیٰ بیچ تیری پس بعد اس
 خواب کے مجھ کو خطابیچ حدیث کی اور کلام عرب کی واقع نہ ہوئی اور پھر امام شافعی کہتی ہیں کہ جب میں امام مالک کے پاس پہنچا میری یاقین انہوں
 نے سنیں اور قیافہ سی معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے کہا نام میرا محمد ہی جب کہا انہوں نے اسی محمد تقویٰ کہ اور خدا سی اور بختارہ
 گتا ہونی کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ بڑی شان دیکھا درمیان امت رسول مقبول کی اور میں مدت تک دن پاس رہا جب تحصیل علم سی فارغ ہوا اور
 پروا لگی سفر کی امام مالک سی چاہی مینی تب وقت خصمت کر لیا انہوں نے مجسی کہا ای جوان تھقل فی بیچ دل تیر کی نور اللہ ہی پس اس نور
 کو سبب گناہ کی دور نہ کیجو اور امام شافعی امام مالک سے اور سفیان بن عیینہ سی اور عبد العزیز اور دی سی اور سوا انکی بہت خلق سی روایت
 کرتی ہیں اور امام شافعی سی امام احمد بن حنبل اور ابو ثوری اور زنی روایت کرتی ہیں اور سوا انکی ادبی امام شافعی سی روایت کرتی ہیں اور جو وقت
 کہ امام مالک سی خصمت ہوئی بیچ بعد اسی کہ بیچ دو برس جا کہ شہری اور مالکی عالموں سی حدیث اور تفصیل پہر و انسی کہ میں آئی پہر دوبارہ بغداد
 کو گئی بعد اسکی قصہ دھر کا کیا اور تعلیم و قلم میں مشغول ہوئی اور کتبہ تصنیف کی بیچ چھ مولن کی کہ چودہ کتاب میں تصنیف کیں اور بیچ فہرہ

اور کتابوں صحاح ستہ میں نہیں اور ترمذی کو داسطی حضرت تکلمین سی کم نہیں اور ایک حدیث میں داسطی ابن مسعود حدیث میں نبی داسطی
 ہونے پر غیر تکلم اوس حدیث کو نقلانی کہتی ہیں اور نہایت سی نہایت داسطی میں دس سی زیادہ نہیں اور بہت سی علما سی پر سہ
 حدیث کرتی ہیں مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن حنبل اور محمد بن غنی کی اور سوا انکی اور
 انسی بھی بہت لوگ روایت کرتی ہیں مانند محمد بن احمد اور غنیم بن کلیب کی اور سوار انکی اور ترمذی فی کتاب اپنی تصنیف کہ کر علماء
 حجاز کو اور عراق کو اور خراسان کو بچوائی اور سہوکن پسند کی اور او انکی کتاب ایک شمائل نبوی سی کہ اوسمین بیان حضرت کی سیرت
 اور حضرت کی بدن کا اوچرہ کا اور تمام اعضا کا ہی اور پیدائش ترمذی کی دوسو نوین ہجرت سی پنج شہر ترمذی کی اور وفات انکی
 پنج دوسو اناسی کی **وَابْنُ دَاوُدَ سَلَكِمَاكَ بْنِ الْكَلْبِيِّ** اور انسانی داود سلیمان بن ہشمت سی اور ابی داود سلیمان بن ہشمت سی
 اور احوال ابو داود کا یہ سی کہ کثرت انکی ابو داود اور نام انکا سلیمان بن ہشمت سی اور ہشمت سی اور ابی داود سی اور وطن سی
 داسطی طلب علم کی اور حدیث کی تکلی اور بہت جگہ پیری اور علماء عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیری کی حدیث سننے اور اجازت
 الی بڑی بڑی علما سی اور مجتہدین سی حدیث کرتی ہیں مانند مسلم بن ہاریم اور سلیمان بن حرب اور یحییٰ بن یحییٰ اور احمد بن حنبل کی اور
 سوار انکی سی اور انسی ہی بہت سی علماء روایت کرتی ہیں مانند ابو عبد الرحمن نسائی اور احمد بن محمد کی اور سوار انکی اور ابو داود وچ بصرہ کے
 رہی وروان سی بغداد میں ہی پہونچی اور ابی کتاب تصنیف کی پنج بغداد کی اور اوس ضلع کی لوگوں فی سند کتاب سننے ابو داود کی انسی کے
 اور امام احمد کی روبرو کتاب لکھی پڑھی او انہوں فی بہت پسند کی اور ابو داود نقل کی کہ پانچ لاکھ حدیثیں غیر خدا اصلی اسر علیہ وسلم کی علما سی
 میں لکھیں اور اوجہ ثنوں میں سی ایک ہزار چھ سو حدیثیں نکال کر اس کتاب میں لکھیں کہ نہایت صحیح ہیں راویں حدیثوں کی جگہ چار حدیثیں
 کثرت کرتی ہیں گویا سبب اتین شریعت اور دین کی جملہ ان قابل حدیثوں میں ہیں اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسرے حسن اہلام المرء کہ بالانینہ
 تیسری لایکون المؤمن من مٹا حتی یرضی لایخیر مایرضی لنفسہ چوتھی ان احلال میں فی ان احرام میں پنہا مشتبہات الی اخر احدیث اور ابو کرکلا
 انکی شانیں کہا ہی کہ ابو داود دینوال سی پنج زمانہ اپنی کی اور منصف اور پرہیزگار کا در پنج فن حدیث خوب بصارت اور مہارت رکھتی تھی اور
 کتاب انکی ابو داود بہت خوب کتاب ہی حق حدیث میں مانند اسکی اور کتاب نہیں لکھی تھی یعنی احمد بخاری اور مسلم کی اور پیدائش ابو داود
 کی دوسو دو میں اور وفات انکی دوسو پچتر ہجری میں سولویں شوال کو **وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ** اور ابی عبد الرحمن احمد
 بن شعیب نسائی کے ف احوال نسائی کا یہ سی کہ کثرت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن حجر بن نشان اور نسائی
 نسبت طرف شہر کی اور نام شہر کا نہا سی کہ یہ ایک شہر سی پنج خراسان کی اور پیدائش انکی دوسو چودہ میں یا دوسو پندرہ میں اور نسائی
 بہت شہر دین میں پیری اور بڑی بڑی عالموں کو پایا اور حدیثیں سن لیں اور پنج خراسان کی اور حجاز اور عراق کی ہجرت کی اور شام اور مصر
 کی علما سی تحصیل علم کی کی اور پہلی پہلی طرف قتیبہ بن سعید کی اوس وقت میں انکی عمر پندرہ برس کی تھی ایک برس دوسو مہینی اور کسے
 پاس ہی اور یہ شافعی غریب تھی چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہے وہ دلالت کرتی ہی انکی شافعی مذہب ہونی پر اور یہ صوم داؤمی چیز
 رکھتی تھی صوم داؤدی یہ کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ رکھنا باوجود اس روزہ رکھنے کی انمین قوت جامع بہت تھی چار روزہ
 انکی نکاح میں نہیں ہر عورت کی ماں ایک ایک ات رہتی اور جرین بہت نہیں اور جب کتاب سن کر ہی تصنیف کہ کر فارغ ہوئی ایک امیر کہ انکی
 وقت میں تھا اوسنی دن سی یوحنا کہ کتاب تنہاری ساری صحیح ہی انہوں فی کہلا کہ نہیں بعضی صحیح ہی بعضی حسن امیر فی ان سی القاس کہ ان

ان سب محدثوں میں سے جتنی کہ بیچ درجہ اعلیٰ کی نہایت صحیح ہوں ان کو میری واسطی جدا لکھیں اس واسطی سے جتنی انہوں نے تصنیف کے
اور سب اعلیٰ وفات کا یہ ہے کہ انہوں نے ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علیؑ کی تصنیف کے اور ارادہ کیا کہ بیچ سجد جامع دمشق کی فہرست
مجمع کے اور کتاب کو بیچ میں تاکہ آدمی اس حال کے کہ سب سلطنت بنی امیہ کی مذہب نہ اٹھکا کر کہتی تھی وہ راہ پر اوپر چنانچہ شہری مٹی کی کتاب
ابکدن ان سجد کی مجمع میں انہوں نے بیچ میں کہ ایک شخص اس مجمع میں ہی بوجہ کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کی یہی کچھ نئی تصنیف کیا ہی
نسائی نے جواب میں کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہے کہ سب سیرت بادی او کی مناقب کہاں ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ یوں کہا کہ معاویہ کے
مناقب میری نزدیک صحیح نہیں ہوتے یہ بات سننی ہے او کو لوگوں نے خوب مارا یہاں تک مارا کہ وہ مونی ہو گئی آخر او کی خادم او کو او ہمارا
گھر میں بوقت انہوں نے یہ کہا کہ اس وقت مجھ کو مکہ کی طرف لیجئے تاکہ مکہ میں مردوں بارہا میں کہ کہ مروں کہی ہیں کہ ہو جب کہی او کی کی لیگی بعد
بہو جی کی مکہ میں فات ہوئی میں ہو میں چری میں پر کی دن دروین صبر کو اور در میان صفا اور مردہ کی دفن کیا واللہ اعلم و آوید اللہ
عجل بن یزید بن کلجہ القزوی نے اور ابی عبد اللہ محمد بن زید بن ابی جعفر زینی کی **ف** احوال ابن جاح کا یہ ہے کہ کفایت اعلیٰ ابی عبد اللہ
نام انکا محمد بن زید ابن جاح رہی والی فردین کی اور قوم انکی زبیدی منسوب بہ ربیعہ بالولاء اور فردین نام شہر کا ہے کہ شہر وہی بیچ عراق عجم کی
اور یہ بھی ایک نقیضہ اولیٰ قطعیث کی اور ثقہ ہی اور امام مالک کی بارون ہی حدیثیں نہیں اور بہت شہر وہیں بہری واسطی طلب حدیث کی اور
انکی کتاب کو بھی اکثر علمانی بیچ صحاح ستہ کی داخل رکھا ہی اور او کی کتنی حدیثیں تلاشی ہی ہیں اور بعضوں نے انکی کتاب کو صحاح ستہ
داخل نہیں کہا کہ واسطی کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اور اس کتاب میں اردو ہوئی ہیں بیچ فضیلت فردین کی لوگوں نے حدیثیں بہت
نقل کی ہیں لیکن محمد نوکی نزدیک و سبب ضوع ہیں اور پیدائش انکی بیچ دو ہونوں کی اور وفات انکی دو سو تہتر میں ان پر کی شامیوں
رمضان کا واللہ اعلم و آوید اللہ عجل بن یزید بن کلجہ القزوی نے اور ابی عبد اللہ محمد بن زید بن ابی جعفر زینی کی **ف** احوال امی کا یہ ہے کہ کفایت اعلیٰ ابو محمد اوزام انکا عبد اللہ بن
عبد الرحمن ابن فضل سمرقندی الدامی سمرقندی نسبت ہی طرف شہر کی اور دامی نسبت ہی طرف قوم کی یہ بھی ایک بڑی محدث ہیں اور
اور عالم ہیں اور تعریف کی گئی ساتھ زہد کی اور پرہیز گاری کی اور انکی کتاب بھی بہت اچھی کتاب ہے حدیث کی کتابوں میں اور روایت کہتی
ہیں ابن جاح ہی اور جہان بن ہلال ہی اور نصر بن شبیل سے اور حویرہ بن شریح ہی اور اس ہی روایت کرتی ہیں شہر حدیثیں بلند سم کی
اور زہدی کی اور پیدائش انکی ایک سو اٹھاسی میں اور وفات انکی دو سو پچاس میں اور اسحق بن احمد بن خلیفہ کتاب ہی کہ میں محمد بن ابی بختاری کے
باس بیہا تھا کہ خبر مری عبد اللہ بن عبد الرحمن دامی کی بہو جی اور سوت محمد بن اسمعیل نے سزا نہی چکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا
بڑا اور انہوں کی رخساروں پر بڑی علم و ایکی الحسن علی بن محمد بن علی بن قسطنطین اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی
کی **ف** احوال دارقطنی کا یہ ہے کہ ابو الحسن کفایت او کی اور نام او انکا علی بن دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ شہر تھا
ساتھ فضیلت کی اور علم حدیث کی اور خوب جانتا تھا علت حدیث کی اور حال ابو یون کا اور کتاب دارقطنی میں ایک حدیث
کئی سندوں کر لانا ہی اور اس ہی روایت کرتی ہیں ابو نعیم اور ابو کبیر برفانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری اور حاکم ابو عبد
نشا جوہری پیدائش انکی بیچ بغداد کی تین سو پانچ میں یا چہ میں اور وفات ہی انکی بغداد ہی میں ہوئی روز بدہ کی بانیوں میں ذی قعدہ
کو تین سو پچاس میں اور یہ بھی بہت بہری ہیں ملکوں میں واسطی تحصیل علم کی چنانچہ کوفہ میں ابو بصیر عین اور شام میں ابو ہریرہ
اور مصر میں اور سمرقند میں شہر انکی شہر ان اسلام میں اور دارقطنی قاف کی پیش سے ایک مخلص ہی بغداد میں نسبت اس حملہ کر نام انکا

دارقطنی ہی اور عربی میں قطن کہتے ہیں روئی کو بیہ حملہ سبب ہے کی کہ منہ کی دارقطن کہلاتا تھا اور بعضی روایت میں وفات سکتے
 الہوین ذی تعدہ جمعہ کیدن والد علم وکئی بکئی احمد بن الحسن بن ابی جعفر **ف** اور ابی بکر احمد بن حسین بہیقی کی **ف**
 احوال بہیقی کا بیہ ہی کہ کہنے سے اولیٰ البکر نام اور کا احمد بن حسین بہیقی ہی ایک شیوا و معتدات ہی اہل حدیث میں اور انکی کتاب میں
 تصنیف بہت ہیں نقل ہی کہ تصنیف انکی سات ہزار جتناک پہنچتی و مشہور کتابوں و انکی میں گنا سبب بواسطہ اور کتاب دلائل
 النبوة اور کتاب معرفت علوم حدیث و کتاب بحیث و لشوار اور کتاب دال و کتاب فیضائل صحابہ اور کتاب فیضائل اوقات اور کتاب شعب
 الایمان اور کتاب خلافت اور پیدائش انکی شعبان کی پہنی سال تین سو جو راسی ہجری میں اور وفات انکی بیچ نیشاپور کی چار سو
 چہین ہجری میں والد علم وکئی الحسن بن زین بن معاویہ النجاشی اور ابی الحسن بن بن معاویہ عبدسی کی **ف** اور احوال زین
 کا بیہ ہی کہ کہنے انکی ابوالحسن نام انکار زین بن معاویہ العبدسی اور عبدسی نسبت ہی طرف عبداللہ کی کہ ایک ضعیفہ مشہور ہی و شیر
 میں اور وفات انکی بالنوس میں بیہ جو مذکور ہوئی تیران شخص میں پیشوا حدیث کی انہوں نے اپنی کتابوں میں حدیثیں مع سند کی روایت
 کے ہیں پس مشکوٰۃ والی فی انکی کتابوں میں نقل کرنا ماس کتاب والی کا لکھ دیا ہی اور سوار انکی اور ولسی ہی نقل کی ہیں لیکن کم حلیہ
 انکی کہتا ہی مصنف و صحابہم و قد کتبہم مٹا ہو اور سوار انکی اور وہ کم ہیں **ف** اور احوال بعضی غیر انکی کا بیہ ہی اولیٰ
 غیر دن میں ایک نام نووی ہیں لقب و نکاحی الدین و کہنے انکی ابو زکریا اور نام انکی محی بن شرف حزامی ساہنے جاضلی کی زیر
 اور زمی ہی منسوب ہر طرف حزام کی کر نام انکی ایک جد کا ہی اور نووی ایک مکان ہی متعلق و مشق کی بیچ شام کی نسبت نووی کو
 او سکیطر ہی او کبھی و سکونادی ہی کہتے ہیں پیدائش انکی بیچ شہر نووی کی چہ سو اکتیس میں محرم کی پہلی عشرہ میں اور وفات انکی
 بدہ کی رات جو دہویں رجب کو چہ سو ستر میں و بعضی ان غیر میں بن جوزی ہیں کہنے انکی ابو الفرج نام و کا عبد الرحمن بن علی بغدادی
 صدق مشہور اب بن جوزی نسبت اب ایک مکان سکیطر کو او سکوفضہ ابو کہنے میں عالم اور فاضل نقیبہ اور محدث صدیقہ اور مبلغ اور صاحب
 تصانیف بیچ تفسیر و حدیث اور فقہ کی اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواظک و مختار تھا بیچ زمانہ اپنی کی ان علمو میں پیدائش انکی
 رجب یا سو ستر کی ہجرت سی اور وفات انکی یا سو ستاون میں ہجری میں اور کتاب میں انکی کہنے ہی تصنیف کے ہوئی ہیں چنانچہ ایک کتاب انکی
 موضوعات حدیث کی کہ ان میں حدیثیں موضوع بیان کی ہیں اور ایک کتاب انکی تلمیل میں کہ ان میں بیان برودعت کا اور خلافت و سنت
 کا ہی اور اقوام شیطانی کا ہی بیان ہی و بیچ انکار جماعت ضوفیہ متذعن کی خوب لکھ کیا ہی اور ایک و ایک قصہ انکا عجیب ہے قول ہی کہ
 ایک دن در میان شی و شیعہ کی جھگڑا پڑا راج فضل حضرت ابو بکر کی اور حضرت علی کی یہاں تک اب نہیں خوب بحث اور اختلاف ہوا اور
 حکم بن جوزی کو دونوں رضی ہوئی اور ان دونوں حکومت ہی شیعوں کی چنانچہ بن جوزی شہر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت ہی کی چڑھی ہی کہ او سو ق ایک
 شخص ان دونوں میں ہی اوچا کہ من فضل الصحابہ یعنی کونسا بہتر ہی صحابہ میں ہی انہوں نے دونوں فریقوں کی رعایت کر کے جواب دیا و اسطر
 خوف اندا کی اور جواب یہ کہ اگر افضل صحابہ رسول اللہ الذی بنیہ فی نبیہ افضل صحابہ رسول اللہ کی وہ ہی کہ بیٹی او سکی بیچ گھر
 او سکیکے ہی بیچ گھر اس کہنے کی بن جوزی و النسی چل کر ہی ہوئی تا کوئی پوچھنا احوال مفصل کا ذکر ہی اور وہ دونوں فرقہ خوش ہو کر
 اپنی مذہب موافق گمان فضیلت کا لیکر ہی یعنی سنی فی جانا کہ بیٹی حضرت ابو بکر کی بیچ گھر رسول خدا کی ہی فضیلہ انہیں کہ ہی شیعوں نے جانا
 کہ بیٹی بیٹم خدایا کی بیچ گھر حضرت علی کی ہی فضیلت انہیں کہ ہی غرض کہ دونوں میں سی او سو ق رفع شہر مکیا و ابی زید اسبکت بن زید

اوسکو فرائضی دان کوئی امر باعث ترک و الحاق کا ہوگا پس با عین اختصار کا یہ ہے کہ وہ مکمل حدیث دونوں کا مناسب باب کے ہوگا اور باقی
 مناسب سکی ہوگا یا ایک مکمل مناسب باب کی ہوگا اور ایک مکمل مناسب باب کے پس جہاں ان دونوں باتوں میں سی ایک بات پائی جائے گی
 اوسکو مختصر ہی بیان کرونگا اور اس بات میں تابع مصابیح والیاموں کا اور جہاں ان دونوں باتوں میں سی نہ پائے گا ساری حدیث بیان
 کرونگا اگرچہ مصابیح والی فی اختصار کا ہوگا و ان عتوت علی اختلاف فی الفصلین من ذکر غیر الشیخین فی الاصول
 و ذکر ہما فی الثانی فاعلم ان بعد تتبع کتابی الجمیع بین الصحیحین للحمیدین و جامع الاصول
 اعتمدت علی صحیح الشیخین و مکتبہما اور اگر خبر وادہ تو اوپر اختلاف کی ہے و فصلوں کی یعنی ذکر کرنا غیر شیعین کا فصل
 اول کی اور ذکر ان دونوں کا بیچ فصل دوم کی پس جان کہ ہم بات نہیں صادر ہوئی بسبب غفلت و بے ہوشی کی بلکہ تحقیق بعد تلاش کے
 میرے کتاب جمع بین الصحیحین حمید کی اور کتاب جامع الاصول کی عینا و کیا یعنی و صحیحین شیعین کی اور متن و تفسیر کی یعنی مصابیح والی
 سہ جو شہر اہل ہی کہ پہلی فصل میں حدیث بخاری و مسلم کی لائی اور دوسری میں غیر بخاری و مسلم کی و تیسری بعضی حدیثوں فصل اول کو غیر بخاری
 اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے و بعضی حدیثوں فصل دوم کی کو بخاری و مسلم کی طرف نسبت کیا ہے تو سبب یہ ہے کہ میں جہاں روئے کتابوں
 ذکر کی گئیں میں تلاش کیا اگر ان میں بابا تو نسبت شیعین کی طرف اگرچہ مصابیح والی فی غیر الملکی طرف نسبت ہوا اور اگر ان میں نہ پائے گا تو نسبت
 نسبت کی اگرچہ مصابیح والی فی ملکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میرے غالب ہے کہ جہاں کتابوں میں تلاش کی میرے شبہ کیا نہیں وارد ہو سکتا ہے بلکہ
 قصور مصابیح والی کا ہے کہ چونکہ روئے کتاب اختلافی تفسیر اختلافی تفسیر فلان من تشعب طریق الاصول و یثبت
 اور اگر ذہبی تو اختلاف بیچ اصل حدیث کی پس یہ سبب مختلف ہوئی سندوں حدیث کی ہے **ف** یعنی مصابیح والی فی و طرح
 لفظ حدیث کی روایت کی ہیں اور تیسری اور طرح تو یہ سبب اختلاف سندوں کی ہے کہ مصابیح والی کو ایک سند سی وہ لفظ پہنچی اور بھی اس سند
 اور طرح و کلامی ما اطلعت علی ذلک الروایۃ اللہی سکتھا الشیخ رضی اللہ عنہ و قلیلا ما تجد اقول
 ما وجدت ہذہ الروایۃ فی کتب الاصول او وجدت خلافھا فیھا فاذا وقفت علیہ فالتفت فی
 الذی لعللہ الذی لعللہ لا الی الحجاب الشیخ رفع اللہ قدرہ فی الذکرین کاشا للہ من ذلک اور شاید کہ میں نہیں
 خبر وارد ہوا اوپر اوس روایت کی کہ لایا اوسکو شیخ راضی ہو الداد اس اور کم پاد گیا تو سلوک کہتا ہوں میں کہ نہیں پائی ہی یہ روایت یعنی جو کہ
 والی فی ذکر کی ہے بیچ کتابوں حصول کی یا پامینی خلاف اس روایت اصول میں پس جسوقت کہ خبر وارد ہو تو اوپر اس اختلاف کی پس نسبت کر
 مقصود کو طرف میرے واسطی کم بلکہ کی نہ طرف جنا بشیخ کی بلکہ کری الدفرا و کی بیچ دونوں جہاں کی باکی ہی واسطی اس کی **ف** کہتے
 اصول سی اس حکم وہ کتاب میں ہیں کہ مذکور ہو میں پہلی مثل بخاری و مسلم وغیرہ کی و باکی ہی واسطی اس کی سی یعنی باکی شیخ نسبت قصور
 سے اور یہ کہ کتاب اس کی حق میں خلاص الدہی کی ایسی نہ واسطی سی اس کی رحیم اللہ من اذ اوقف علی ذلک بکھٹا علیہ
 الشیخ طریقی الصلی رحمت کری اللہ و شخص کو کہتے اقف ہوا اوپر اس کی خبر دار کری ہوگا اوپر اس کی اور راہ بتا دی ہوگا راہ صواب
ف کہ خبر دار کر دی اوپر اس کی یعنی اوپر ہونی اوس روایت کی کہ مصابیح والا لایا ہے و تیسری نہیں پائی ہی اصول میں پس
 ہوگا خبر دار کر دی یعنی ہمارے زندگی میں ہی کہہ دی اور بعد ہمارے ہمارے کتاب میں لکھ دی یا اوسکی حاشیہ میں لکھ کر و کلام
 جھکا فی التفتیش بقدر اوسم والطافہ و نقلت ذلک الاختلاف کما وجدت

اور تہذیبی صورت کی مبنی کو متشن من ہیج کہو دنی اور دہرہ دنی کی موافق وسعت کے اور طاقت کی و قفل کیا مبنی میں اختلاف جیسا کہ آیا
ف یعنی جیسا کہ دیکھا مبنی اصول میں وسطی نقل کر دیا اور نہ الکتھا کیا مبنی ساتھ تقلید شیخ کی یہ جواب ہے سوال مقدمہ کا
 اگر کوئی کہی نہوں فی آرام طلبی چاہی کہ بوئین خوب تلاش کی اگر خوب تلاش کرتی تو کہیں دیکھا ہو ج باتی تو اس کا جواب مصنف
 کہا کہ مبنی اس طرف سے کہ یہ صورت میں کیا تلاش کرنی من و مَا اَشَارَ إِلَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ غَيْبٍ أَوْ ضَعِيفٍ
 أَوْ غَيْرِهَا أَبَيْنَتْ وَجْهَ غَالِبِنَا وَمَا لَكُمْ لَيْسَ بِإِلَيْكُمْ فَمَا فِي الْأَصُولِ فَقَدْ هَيَّيْتُمْ فِي تَرْكِهَا إِلَّا فِي مَوَاضِعَ لِعَرَضٍ
 اور وہ چیز کہ اشارہ کی طرف اس کی شیخ رضی اللہ عنہ فی عریض یا ضعیف سی باسوا ان دولوں کی بیان کیا مبنی سبب کا اکثر اچر پس
 کو نہیں اشارہ کیا طرف اس کو انہیں کہ سچ اصول کی ہی پس تنقید سپر کی مبنی شیخ کی سچ چوڑی دینی او سبکی مگر سچ کتنی جاہوں کی و اسطر
 کے عرض کی **ف** یعنی مصباح والی فی مصباح میں بیان کیا ہی بعضی حدیث کو کہ یہ عریض یا ضعیف ہی یا شاہزی یا سنا کہ ششکوہ
 والی فی اپنی کتاب میں سبب غریب ہوئی اور ضعیف ہوئی اور شاہزی کا بیان کر دیا اور جس جگہ مصباح والی فی مصباح میں غریب ہوا اور ضعیف
 ہوا یا بیان نہیں کیا تو ششکوہ والی فی بالکل اس کو چوڑا ہی مگر بعضی جامی سبب بعضی عرض کی بیان کر دیا اسوطلی کہ بعضی لوگ وس
 حدیث میں کلام او طعن کہتے ہیں تہا تہذیبی اور باطل ہوئی کی انہوں فی نزدیکی وغیرہ نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہی اصل و غریب
 اور ضعیف ہی مبنی میں حدیث کی بعد ترجمہ طلبہ کی موافق وسطی محدثین کی انکو اشارہ اللہ تعالیٰ بیان کر دنگی و در ششکا متجدد
 مواضع ہمہ مکہ و ذلک حین تکرر اظہار علی راویہ فترکت الکیا صی فان عثرت علیہ فلیجفی
 احسن اللہ جلالہ فیہ لکنہ ششکوہ المصباح ایضاً جابہ او ششکا کہ ام کہ بیان نہیں ذکر کیا مبنی سچی حدیث کی اور یہ اسوطلی ہی کہ نہیں
 خبر دار ہوا میں دہرہ روایت کر نوالی و سبکی پس چوڑی دینی مبنی اس جگہ سنی ہی پس گنہ دار ہو تو دہرہ و ششکی پس ملاوی اس کو ساتھ اس حدیث
 کے نیک سی الدیکھا بدلا در نام کہا مبنی اس کتاب کا ششکوہ المصباح **ف** مصباح جمع مصباح کی ہی مصباح کہتی حسین
 چراغ کو اور ششکوہ کہتی ہیں طاغیہ کو جیسے چراغ رکھی جاتی ہیں سچ طاق کی اسطر ح کتاب مصباح رکھی ہوئی ہی اس
 ششکوہ میں و اسأل اللہ التوفیق والاعانة والهداية والتيسير فما اقصاه اور سوال کرتا ہوں میں
 اللہ سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب براہ و طرح مذکور کی اور نام کرنی براہ و سبب مورد کر نیکا اور ہدایت کر نیکا اور
 بجا فی کا یعنی خطاسی اور آسان کرنا اور سچیز کا کہ قصد کیا مبنی اسکا وَاَنْ يَنْفَعَنِي فِي الْحَقِّ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيعِ
 الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اور سوال کرتا ہوں
 یہ کہ نفع دی مجھ کو سچ زندگی کی اوچے مرتبے اور سب مسلمان مرد و نو اور عورتوں کو کمائیت ہی مجھ کو اللہ اور
 اچھا ہی کارساز اور نصیحت باز گشت گناہوں سے اور نصیحت قوت اور پر بندگی کی گر ساتھ اللہ کی کر غالب ہی حکمت والا
ف انصہ دینا زندگی میں یہ ہے کہ توفیق ہو مجھ کو مطالعہ کرنی کتاب کی اور لوگوں کی سکھانی کی اور موافق حدیث ششکوہ
 عمل کرنے کے اور فائدہ پہنچی مرتبکی جہہ ہی بہشت میں داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونے
فصل اب بعد اسکے پہلی حدیث میں مشغول ہونی سے کتنی باتیں جانا چاہی کہ حدیث پہنچنے میں
 کام آوے گے اور موجب ہو گے زیادتی سمجھہ کو ایستات انہیں سے * * * * *

اور مقابل منکر کی معروف ہی اور بہت قسمیں حدیث کی ہیں اختصار کی لیے کہ عوام کو انکا سمجھنا ہی مشکل ہوگا اس پر لکھا گیا اور یہ اقسام حضرت
 شیخ عبدالحق رحمہ اللہ کی ترجمہ میں سی لکھی ہیں اور کتابیں صحاح ستہ جو مشہور ہیں یہیں بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد اور سنن ابی
 ابن ماجہ اور بیہقی ترمذی ایک مدلی ابن ماجہ کی سوا امام مالک کی ہی پس سوا سی بخاری و مسلم کی چار کتابوں باقی میں طبرانی حذیفہ بن یمان
 ہی اور حرن ہی اور ضعیف ہی چنانچہ انکی مضمون فی بیان کردیا ہی ف پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سی روایت ہی
 سوا احوال حضرت عمر کا یہی کہ نام اول کا عمر اور کنیت اولکی ابو حفص اور لقب اول کا فاروق لغزب سی پہلی مہر المؤمنین کر ہی مشہور ہوئی
 اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک لطن ہی قریش میں اور لطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتی ہیں ساتھ انحضرت کی نسب میں چ کعب بن
 لوی کی اور وجہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہی کہ مدینہ میں ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر میں مسلمان تھا جگر کی لگی ہوئی
 فی کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اس یہودی کی وجہ انحضرت کی طرف اسواطی تھی کہ وہ یہودی سچا تھا اور جاتا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم سچی کو سچا کریں گی رور عایت کیسی نہ کریں گی اور منافق کہ اصل چوٹا تھا، وغین کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا
 سردار تھا اور یہودی ثنوت لیکر سچی کو چوٹا کر دیتی تھی اور چوٹی کو سچا اسواطی وہ منافق یہودیوں کی طرف لیے جاتا تھا کہ ثنوت دیکر انکا
 بیت جاؤ لگا آخرش کو وہ یہودی اس منافق کو حضرت پاس لیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی
 ساتھ حکم انحضرت کی باہر نکلا کہی لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کی حکم سی مدینہ میں قضا کرتی تھی اور اس نیت پر منافق لیگا حضرت عمر
 کہ محبت اسلام کی کر مجھ کو سچا کریں گی اور یہ منافق ثابت کریں گی آخر دونوں گئی حضرت عمر پاس اور انکی روبرو یہودی نے بیان کیا کہ ہر دو
 گئی تھی حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکی ہیں اور یہ منافق راضی نہیں ہوا ساتھ حکم انحضرت کی حضرت عمر فی منافق سی بوجہ کہ یہ منافق
 اس طرح سی ہی منافق فی اقرار کیا حضرت عمر فی کہا کہ تم ٹھہری رہو اور آپ گہر میں جا کر ترواری آئی اور اسی ترواری منافق نکلا اور
 دیا اور کہا کہ یہ حال ہی اس شخص کا جو راضی ہو ساتھ حکم انحضرت کی اور یہودی وہاں سی اس خوف سی بہاگ گیا اور حضرت جبرئیل
 انحضرت پاس آئی اور کہا کہ عمر فرق کر دینی والا سی در بیان تھی اور باطل کی اسی دنی فاروق مشہور ہوئی چنانچہ تفسیر رضی اللہ عنہ میں اور
 اور تفسیر وین شان نزول آیت کی میں لکھا سی بُرِّدُوا عَنْ الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدَ الَّذِي فِيهِ يَخَذِعُ لَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ وَلَئِنْ
 اور ۱۔ سیلام حضرت عمر کا چوتھی سال نبی پڑے سی کچا لیں یا اننا لیس اور دوسری میں ان کے ہمراہ تھے حضرت عمر مسلمان ہوئی اور انکی مسلمان ہوئی بعد اسلام
 ظاہر ہو پہلی اسی مسلمان پونہ مسلمان کی تھی اور یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا النبی حبک المؤمنون اتبعک من المؤمنین اسی نبی کافی ہی مجھو
 اللہ اور جو کہ بیرون تری ہیں مؤمنوں اور بعد حضرت صدیق کی پہلی خلافت ہوئی اور انوی سب بیعت کی تریوں سال ہجرت سی اور شہادت انکی ہوئی
 ایک نضرانی کی تاہی سی کہ نام اسکا ابولولہ اور غلام غمرہ بن شعبہ کا تھا مدینہ کی شہر میں مسجد نبوی میں صبح کی نماز میں بدہ کی دن میں یونین
 کو بیسویں سال ہجرت سی اور وفات انکی غمرہ مجرم کو اور عمر انکی تریسہ برس کی ہوئی اور انسی بہت صحابیوں اور تابعین نے جین نقل کی تریز
 اور حدیثیں مرفوع انسی یا مسوئیس نقل ہوئی ہیں اور انکی ہر میں یہ کہا تھا کہ کھی بالموت واعطایا عمر فی کافی فی نصیحت کو یاد کہنا موت کا
 ایمر اور تھی سخت بیخ مقدمہ بعد کی اور نہایت کوشش کرتی تھی اور دین میں اور نہایت صابر تھی اور اللہ تعالیٰ فی مقرر کیا تھا حق انکی زبان پر
 انکی اسلام سی دین کو غوث جو اول اہل ایمان انکی اسلام خوشی حاصل کی اور انکی بزرگیوں اور مناقب اور خوبیوں کا کچھ شائبہ نہیں

عَمْرُو بْنُ الْكَحْطَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَعْمَالَ بِالدِّينِ لَا بِالدُّنْيَا

کَانَتْ حِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ دَرَسُوهُ فَحَجَّزْنَا إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَ حِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يَصُيْبُهَا أَقَامَ سِرَاجًا
 يَسْتَرْوِجُهَا فَحَسَّنْهُ إِلَى مَا حَاجَّكَ إِلَيْكَ فَتَقَفْ عَيْنُكَ رَوَيْتَ هِيَ حَسْرَتُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَيْسِي رَأَيْتُ هِيَ بَوَّابُ السَّوْدَانِ سَيِّدِ كُتُبِهَا فَرَمَا بِرَسُولِ
 خدای صلی اللہ علیہ وسلم انہیں معتبر ہوتی عمل کے ساتھ نیتوں کی اور نہیں ہی واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہر حیرت
 اوسکی طرف ان کی اور طرف رسول اوسکی پس حیرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی ہی اور جو شخص کہ ہر حیرت اوسکی طرف
 دنیا کی کہ پہنچی اوسکو یا طرف غور کی کہ نکاح کری اوس ہی پس حیرت اوسکی طرف وہ چیز کی ہی کہ حیرت کی طرف اوسکی روایت کی یہ ہر حیرت
 مسلمانی و مصنف ج یہ حدیث باب سی پہلی لایا گیا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہی کہ اول نیت خالصہ مذکور ہی اس علم شریف کی
 طالب کہ نہیں ہر تحصیل علم کری اور محدثین اتفاق کہی ہیں اور بفضل و شرف اس حدیث کی اور بعضی علمانی اس حدیث کو نصف عالم کہا ہے
 اور یہ جو فرمایا کہ انہیں واسطی ہر شخص کی کہ وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کہ اور پہلی جملہ کہ کسان ہی یہ تاکہ ہی پہلی کہ عمل بغیر نیت کی
 معتبر نہیں اور ایک عمل میں جتنی نیتیں کریں گے وہی ہی ثواب پادیکھا مثلاً محتاج قرض کی دینی میں اگر نیت فقط صدقہ کی کریں گے سہی کا ثواب
 پادیکھا نہ ملے گا یعنی ملائی نیت کا اور اگر دو نیتیں کریں گے دوسرا ثواب پادیکھا اس طرح مسجد کی جانی میں کسی طرح کی نیتیں ہو سکتی ہیں اور
 ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کریں کہ وہ ہوا ہی کہ مسجد گھر اللہ تعالیٰ کا ہی اور جو کوئی مسجد میں آتا ہی تو اللہ تعالیٰ کی زیارت کو آتا
 اور وہ کہ ہم ہی اور واجب ہی کہ ہم ہر کہ خیریت زیارت کرنا لوگوں اپنی کی کرنا ہی پس میں ہی امیدوار اسکا ہوں پس نیت میں
 اسکا ثواب پادوی کا اور نیت کریں انتظار نماز میں ساتھ جماعت کی کہ حدیث میں آیا ہی جو کوئی انتظار کرے تا ہی نماز کا گویا کہ نماز
 میں ہونا ہی پس اس نیت ہی اسکا ثواب پادوی کا اور نیت کریں کہ کان اور کانکہ اور تمام اعضا کہ کو جوہر بازار میں گرفتار گناہوں
 میں ہوتی ہی یہاں محفوظ ہیں اوس ہی اور نیت اعکاف کی کریں کہ علمانی کہا ہی کہ جب مسجد میں آویں نیت اعکاف کی کریں گے جتنی نزدیک
 کہ ہی کہ مدت اعکاف کی ایک ساعت ہی اونکی نزدیک ہو جائیگا اور ثواب اسکا پادیکھا یہ عجیب ہے ان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس ہی غافل ہیں
 اور نیت کریں کہ صلوٰۃ و سلام پہنچا حضرت پرا و را و زما میں کہ حدیث شریف میں آئی میں وقت آئی اور نکلنے کی مسجد ہی اونکا پڑھنا نصیب
 ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار کہی میں اور نیت کریں کہ مسجد میں تنہا اللہ کی ذکر کی ہی اور تلاوت قرآن کی ہی یا سنی قرآن کی لیے
 یا عطف نصیبت کی ہی میسر ہوتی ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد میں ذکر و عطف کی ہی جاویں مانند مجاہد فی سبیل اللہ
 کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کی گھروں خدا ہی بیچی اور تلاوت قرآن اور آئین پڑھنا اور پڑھنا اسکا کریں لوگ میری ہی اوسکو
 ملائکہ اور ڈنک لیتی ہی اوسکو حیرت اور نیت کریں کہ وضو کر مسجد میں نماز کی ہی جانی ہی ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور
 نیت کریں کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ علم کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد میں میسر ہوتی میں بسبب جمع ہونی لوگوں کے
 اور نیت کریں مسلمان بہائوں کی ملاقات کی اور ان پر سلام علیک کریں کی اور نیت کریں تفکدہ اور مراقبہ موراخز میں اور ہر متعلق تفصیلات
 سے کہ بسبب خاطر جس کی مسجد میں میسر ہی اور جامی نہیں اور نیت کریں کہ حضور باطن اور کلام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حتی کے
 اور استغراق بیچ شہود ذات کی عجیب مسجد میں نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتیں ایک مسجد کی آئی میں ہو سکتی ہیں کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ
 پادیکھا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہی کیون ہر وہیہ ثواب جاسکے خواہش فناء کی چیز وہیں اپنی نیت کریں ثواب باتا ہی مثلاً خوشبو
 لگانا میں جبہ کو یا جب نمازی قصد اتباع سنت کا کریں کہ حضرت خوشبو کو دوست کہی ہی اس لیے میں لگاتا ہوں اور قصد تعظیم
 مسجد کا کریں اور نیت کریں کہ جو میری پاس بیٹھیں خوشبو یا کر خوش ہوگا اور قصد کریں کہ کوئی سبب بدبو میری تعیبت کر کہ گناہ میں نہ بیٹھیں
 خوشبو لگاکر اوسکو نیت ہی بیچا و لگا اور قصد کریں معافیہ و طہار کا خوشبو سی و مانع میرا نہ ہو و ہر وہی اور معلوم اور معارف خوب

خوب حاصل ہون پس اس طرح ہر عمل میں بہت سے نیتیں ہو سکتی ہیں ہر ایک کا ثواب جدا جدا ہو ویگا اور اگر فقط واسطی لذت جسمانی اور خواہش
نفسانی کی کر لیا محروم ان ثوابوں میں رہیگا بلکہ محقق بلا مش اور عتاب کا ہو گا پس معلوم ہوا کہ مار کا را اور حاصل ہونا ثواب کا نیت
پر ہی اور معنی چھڑکی یہ ہیں کہ کفر سائنسی نکل کر دارالاسلام میں اس کی خوشی کی ایسی جاوی پس اگر یہ خاص اس کی رضا مندی کی لیے
ہی ثواب پائیگا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہیں اور ہر مرد دنیا سی بہان وہ چیز کی کہ باز نہ کی اس کی یا دوسی اور
طلب نبی میں یا نکل کر نہیں اگر نیت رضا حق ہی ہوگی خالی ثواب ہی نہیں اور ایک شخص مدینہ میں ہجرت کر کے آیا تھا مدینہ طیب طلب ایک حدیث
ام قیس نامی کی اس کی حقیقت یہ حدیث قرانی چنانچہ اس کو جہاد میں کہتی تھی یہ صفوں حضرت شیخ عبدالحق رحمہ کی ترجمہ میں ہی اور اس
حدیث میں کئی طرح سی لفظ وارد ہوئی زن انما الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ والعمل بالنیۃ فی بیان کتنے
مسائل نیت کی مسئلہ جانا چاہی اس حدیث میں کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سی وہ عمل ہیں کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کی گئی ہوں
جیسے نماز روزہ اور زکوٰۃ اور حج ہیں اس طرح کی عمل بدون نیت کی معتبر نہیں نہ قبول ہوتی ہیں خدا کی نزدیک اور نہ صحیح ہوتی ہیں اگر کوئی
نماز پڑھی بغیر نیت کی اس کی نماز صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اس طرح سی روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اس طرح سی زکوٰۃ اور حج بدون نیت کی قبول نہیں
اور بعضی عمل غیر مقصودہ ہوتی ہیں جیسی غسل اور وضو ایسے نیت کا ہوتا ضرور ہی یا نہیں پس ایسے اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کے
نزدیک وضو میں اور غسل میں نیت کا کارنا ضروری کہ سوا اس کی کہ فرض ہی ان کی نزدیک بدون نیت کی وضو اور غسل نہیں ہوتا اور امام عظیم کی
نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کی ہو جاتا ہی کہ سوا اس کی کہ نیت کا نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہی اس سبب اگر نیت نہ کی تو یہی وضو ہوگا نماز پڑھنی
اور کس درست ہی اور مردانیت سی یہاں قصد کہ تا قریب کا ہی طرف اللہ تعالیٰ کی یعنی جو کام کری اللہ تعالیٰ کی ایسی کری اور ساتھ قصد بجا
آوری حکم اور طلب ضدا و سبکی کری اور معنی نیت کی یہ ہیں کہ دل سی قصد کری اور زبان سی کہنا شرط نہیں ہی سب عبادتوں میں اگر زبان
سے کہی اور دل غافل ہو معتبر نہیں اس واسطی کتاب جمع میں لکھا ہی کہ اعتبار زبان کا نہیں اب ایسے فقہاء اختلاف ہی کہ زبان سی
کتنے سنت ہی یا مستحب یا مکروہ ہی ایسے تین قول ہیں چنانچہ فقہ القدرین یوں لکھا ہی کہ نہیں منقول ہوا انحضرت سی اور نہ صحابہ سنی
ربانی کہنا سنت کا نہ بیج حدیث صحیح کی نہ ضعیف کی اور نہیں منقول ہوا چاروں اماموں ہی اور کتاب مفید میں یہ نقل کیا ہی کہ بعضی مشایخ
فی زبانی کہنا نیت کا مکروہ لکھا ہی اور بعضوں فی اسکو مستحب کیا ہی سو مستحب ہی ای قدر ہی اللہم فی ارید صلوة کذا فیسیرالی وقلبہا
اس طرح کی عبارت حدیث میں صحیحی نیت سی منقول ہوتی ہی اور عبادات میں منقول نہیں ہوتی چنانچہ یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ
میں منسل لکھا ہی پس تحقیق اس کی نزدیک کہنی والی ترجمہ کی یہ ہیں کہ جب خبر صلعم سی اور صحابیوں سی اور چاروں اماموں سی کہنا
لفظ نیت کا نماز میں یا روزہ میں منقول نہیں ہوا اور بیجی علمانی اختلاف کیا ہی اس کی مکروہ ہونے میں اور مستحب ہونے میں اور بدعت ہونے
میں اور سنت ہونے میں اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علمائے درمیان سنت ہونے کی اور بدعت ہونے کی یعنی بعضی
کسین کہ سنت ہی اور بعضی کہیں کہ بدعت ہی پس احتیاط اس جگہ یہ ہیں کہ ایسی چیز کو ترک کیجی چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاویٰ
عالمگیریہ میں معلوم ہوتی ہی اور اس طرح جب اختلاف ہو درمیان کہ اس وقت اور مستحب کی اسکو بھی ترک کیجی اور جانا چاہی کہ
نیت بیج عبادت کی ضرور ہی اور کام حرام میں نیت اثر نہیں کرتی اور بجا چیز میں اگر نیت کری عبادت کی یا اوس بجا چیز
میں کوئی کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو یہی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور شیخ عبدالحق دہلوی فی بیج ترجمہ مشکوٰۃ کی یہ لکھا ہی کہ علمانی
اختلاف نہ کیا ہی بیج نیت پڑھنی نماز کی بعد اتفاق کی اس پر کہ بکار کہ کہنا نیت کا مشروع نہیں اور محدثوں فی کہا ہی کہ بیج کسی روایت
کی حضرت سی نہیں آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کبھی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہ ہیں کہ ساتھ

شیخ جوہنی نازکی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کسانیت کا مشروع نہیں اور محدثوں نے کہا ہے کہ کسی روایت کی حضرت سی نہیں آیا
 کہ نیت زبان سے کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہ ہے کہ ساتھ نیت دل کی انکشاف سے اور
 انکشاف نہ کرنا آنحضرت کا جیسی کرنے فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میں لازم ہے ویسی ہی جو فعل حضرت کی کہی نہ کیا ہو اوس فعل کی نہ کو نہیں
 ہی اتباع لازم ہے اور چاہی کہ اوس چیز پر دوام نہ کری جو شارع سے ثابت نہیں ہوئی اور جو کوئی دوام کری ایسی چیز و نیز کہ شارع سے ثابت
 نہیں وہ شخص بدعتی اور مبتدع سے تمام ہوا یہاں تک کہ مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی کا مسئلہ نیت وضو میں سنت ہے اور حکمہ کرنے نیت
 کی وضو میں جھونکی نزدیک وقت دہونی موئہ کی ہے اور بہتر یہ ہے کہ کری نیت وقت دہونی باتوئی پہونچی تک تاکہ ثواب سنت کا ہی ہو
 پہلی دہونی موئہ کی اور نیت میں پہونچ نیت ہے اور لائق ہے کہ ہر دہونی وقت شروع کرنے وضو کی اور تیمم میں نیت فرض ہے اوس وقت سنت
 کری کہ جب وقت ہاتھ مٹی پر رکھی اسکی بعد ہاتھ موئہ پر پیر ہی اور ہاتھ پر مسئلہ نیت کی کئی چیزیں شرط ہیں ایک تو اسلام نبی صلی
 علیہ وسلم کی عبادت مقبول ہے اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہے اور دوسری امتیازی یہی اتنی عقل رکھتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت میں فرق
 سمجھتا ہو ایسا اعلیٰ عبادت دیوانیکی اور لڑکی غیر مغیرہ والی کی نہیں صحیح اور تیسرے جس جبر کو کرتا ہے اوس کا علم چاہی پس اگر ایک شخص نازک
 فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کری نازا و سکی صحیح نہیں ہونگی اور چوتھی یہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز نہ کرے جیسی کہ کوئی اگر بعد اسلام لائے
 اور عبادت کرے لڑکی فرد ہوا مساذلہ تو سب عبادت باطل ہوں اس طرح اگر کسی نے ناز شروع کیا یا زور شروع کیا اور انکو توڑا والا پس
 ناز زورہ دونوں باطل ہوں کسواطی کہ توڑنا منافی نیت کی ہے مسئلہ ناز فرض میں چار طرح کی نیت چاہی ایک تو یہ کہ ناز پڑتا ہوں
 دوسری یہ کہ فرض پڑتا ہوں اور تیسری یہ کہ تعیین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتھی یہ کہ اگر مقتصد ہی ہو تو نیت اقتدا کر
 اگر ان چاروں باتوں کو ملین وقت شروع ناز کی پھر وی اگر ان چاروں میں سے ایک کا ہی دہیان ہو گا تو ناز نہیں ہونگی مسئلہ عبادت
 واجب حکم نیت میں مانند فرض کی ہی یعنی تعیین واجب کفر و جہی تعیین فرض کا مسئلہ سنت ساتھ مطلق نیت نازکی اور نیت نفل کی صحیح
 ہوتی ہے نیتیں رات بھون یا غیر رات بھون آئینہ دو برابر ہیں مسئلہ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی ساتھ نیت روزہ رمضان کی اور ساتھ نیت نفل
 کی اور ساتھ نیت مطلق روزی کی یعنی روزہ کی نیت کی نیت میں اوسکی فرض ہی نہ سنت ہی نہ نفل ہے نہ واجب ہی تو بصورت میں ہی روزہ
 رمضان کا اور ہوتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات ہی درست ہے اور فجر کو ہی درست ہے دو پہر پہلی پہلی یعنی نصف پہا شریعی اور
 شرمین شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سے اور تمام ہوتا ہی غروب آفتاب تک پہلی اور ہوا ہی پہلی نیت کری اور روزہ نفل میں
 ہی نیت رات سے درست ہے اور فجر کو ہی درست ہے آدھی دہنی پہلی پہلی اور زندمین کی روزی کی ہی نیت رات سے درست
 اور فجر کو ہی آدھی دہنی پہلی پہلی اور نیت روزی قصداً رمضان کی اور کفارہ کی روزی اور نیت مطلق کے روزوں کی ان تینوں طرح کی
 روزوں کی نیت رات سے چاہی ہو کو نیت درست نہیں ہوتی اور زندمین اس طرح ہوتی ہے کہ دن میں کری فلائی دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پھر
 میں روزہ رکھو ننگا اپنی ذمہ پر لازم کر لی یہ صورت ہر میں کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہے کہ ایک روزہ یا کئی روزہ میرے
 ذمہ پر لازم ہیں یا اس طرح کہ اگر فلا نام میرا ہو جاوے گا یا فلا نام میرا چھو جاوے گا دس روزے رکھو ننگا یا کم نہ وہ اسے
 رکھو ننگا تو جب چاہی رکھے مسئلہ نیت زکوٰۃ کی اس طرح ہے کہ جب وقت میسا زکوٰۃ کا دینی لگی اور وقت نیت ادا زکوٰۃ کی
 چاہیے اور یا مال زکوٰۃ میں سے ایک قدر مال کی حد کر رکھے بہ نیت زکوٰۃ کی اوس میں سے دیا کرے تو دینی کے وقت نیت پھر ضرور پڑے

نہیں بکھرت جہاں کی مالکی نیت کفایت کرتی ہے اور اگر مال مذکور کا کسی فقیر کو دیا وقت کسی نیت ادا کرنی نہ ہو تو کسی چھپی ہوئی
نیت کر لی بشرطیکہ فقیر کی پاس وہ مال موجود ہو تو زکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہ ہو تو کسی پاس بہر نیت کر نیسی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی
اور صدقہ فطر مانند زکوٰۃ کی ہے نیت میں درصورت میں اگر فرضی کا فرض صدقہ فطر دینا درست ہے زکوٰۃ کا پساؤ فرضی کا فرض دینا نہیں درست
مسئلہ نیت کرنی ایک عبادت کی ہے عبادت درست ہے جب تک ایک شخص نماز پڑھتا ہو فرض بالفعل و نیت کی ان فی
روزہ کی نیت اسکی درست ہے اور اس نیت کے نہیں نماز فاسد نہیں ہوتی چنانچہ کتاب شہادہ میں فقہی سی نقل کیا ہے بیچ بیان
نیت کی مسئلہ وقت شروع کرنی عبادت کی مانند نماز کی نیت جاہی درحالت بقا کی رہنا نیت کا شرط نہیں یعنی بہرہ رکن میں
نیت ضرور نہیں واصلی دفع حج کی مسئلہ ایک شخص نے شروع کی نماز فرض ہو گیا کیا کعبہ نماز نفل ہے اور لو کیا او سکولہ پر نفل کے لغات پر لکھا ہے
نماز فرض سی کسواطی کہ بیچ میں شہ پہ پڑنا معتبر نہیں چنانچہ یہ ہے شہادہ میں نہایت سی نقل کیا ہے مسئلہ بعضی عبادت
میں زری نیت دلی کفایت نہیں جب تک کہ موہبہ سی نہ کہی اور عین سی ایک مذہب سی اگر آدمی دلیمن ارادہ کری نذر کا اکتس
سے نذر بخین ہوتی جب تک کہ موہبہ سی نہ کہی کر انسی نماز میں میری ذمہ پر ہیں یا انسی روزی رکعتی یا انسی مصلی کہلانی میری
ذمہ پر ہیں اور اگر عین سی ایکہ وقت سی کہ دلیمن نیت کر نیسی وقت نہیں ہوتا جب تک کہ موہبہ سی نہ کہی اور کسوا عبادت کی بعضی
چیزیں سی ہیں کہ لفظون پر موقوف ہیں فقط نیت اور عین کچھ کام نہیں کرتی جیسی علقاق عناق کر دلیمن نیت کی سی طلاق نہیں
ہوتی جب تک کہ موہبہ سی نہ کہی مسئلہ اگر ایک شخص فی ایک چیز خرید کی واصلی کام میں لانی پانی کی مثلاً لوندی خرید کی واصلی خدمت کے
یا کپڑا خرید کیا واصلی ہنسی کی یا کتا بنے بد کی واصلی پڑھنی کی یا جانور خرید کیا واصلی سوار کی اور یہ سی دلیمن ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیخ و نام
کا اس پر زکوٰۃ نہیں دینی اگر بی مسئلہ اگر ایک شخص فی نیت کی زکوٰۃ دن شکر کی اگر کچھ دن ہو سلم شعبان کا نوروزہ نہیں
اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا نوروزہ ہی تو نیت روزہ کی نہیں درست ہوتے اور اگر روزہ روزہ کی وصفت میں نہ اصل میں بعض
اسطر کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا نوروزہ نفل ہے اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اسطر کی نیت کرنی درست ہے اگر ہی دن رمضان
کا نوروزہ فرض ادا ہو گا مسئلہ مباح چیز مختلف ہوتی ہے باعتبار نیت کی اور قصد کی اگر مباح سی قصد طاعت کا ہی تو وہ مباح ہے
عبادت ہی جیسی کہا نا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سی اور اگر قصد نہیں عبادت کا تو انہیں مسئلہ طلاق اگر
لفظ کتابت کہی تو او میں نیت ضرور ہے اور اگر لفظ صبر طلاق کا یا بی میں نیت ضرور نہیں مسئلہ آیت قرآن کی بہ نیت ذکر کی پیہنی بدون ارادہ
قرأت کی درست ہے چنانچہ کما التعلیل و بدون ارادہ ذکر کی بارادہ قرأت کی قرآن پڑھنا جنابت کی حالت میں درست نہیں حرام مسئلہ اگر نیت
تجارت کی کی و چیز میں نہ نکلتی نہ زمین سی عشری زمین میں کھلی ہو یا خراجی میں یا اگر کسی بیج یا عاریت میں او میں زکوٰۃ مسئلہ اگر نیت
تجارت کا اور جس میں اسکو حال ہے ہی دن عوض مال مانند یہ ہے اور صدقہ کی و خطم آدمہ کی و صیت کہ نہیں ہے او میں زکوٰۃ اگر جس کا کہ جس کا و چیز
اول مال میں عوض سکے ملا ہی زکوٰۃ دینا کی واجب ہے سال گذشتہ میں بیچ جانور دن چرمہ او کی اگر سال بچل چلن فی میں راہی نیت ہو اور دودہ کی و بچو تو بچو
زکوٰۃ ہی ہو کہی اور اگر اردن نیت کر لی سوداگر کی سبب میں زکوٰۃ سوداگر کی بشرطیکہ وقت خرید کی نیت سوداگر کی ہو اور اگر وقت خرید کی نیت سوداگر کی ہو تو بچو
بالا دیکھا یا بچو اگر کہ یا بچا نہیں کہ مسئلہ جو کوئی زکوٰۃ خوشی میں یا زکوٰۃ لینی و لا اہم طہرت نہ کہو و کس زکوٰۃ اگر بچا بدو تو زکوٰۃ نہیں دینا سوداگر کی زکوٰۃ نہیں
شرط ہے لیکن زکوٰۃ دینی کر لی ویر ساتھ فقیر کی زکوٰۃ خود بخود ادا کر جائے اور دینا بچو و تو بچو اگر اہم ہر سے سوداگر کو زکوٰۃ کی مصرف میں خرچ کر لی تو کفایت

اگر تا ہی پس بہرہ روایت ضعیفست و روایت معتبر و معتبر ہی ہی کہ نہ بر دیتی یعنی ہی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی مسئلہ نیت چہ خطبہ کی واسطی جمیعہ کے
 چاہی کہ اگر بیشش منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کی چھینک کا اسکو اونٹنی خود سکھھا واسطی چھینک کے جمعہ کا خطبہ نہ صحیح ہوا اور بہرہ حسی خطبہ بڑا
 میں منبر پر چڑھ کر بدون نیت بعدین کی حمد ثنا الہی کی خطبہ دانیہ نہیں ہوتا مسئلہ بیچنا شہرہ انکو رکا کہ اس ہی لوگ بنائی ہیں شراب
 اگر بہ نیت سوداگری کی منجی اور اسکی نیت میں کچھہ شراب کا بنانا مقصود نہ ہو تو نہیں حرام اور اگر قصد کرین چینی سی واسطی بنائی شراب کی
 تو حرام ہی اسطرح لگانا درخت انکو رکا اگر بہ نیت اسکی ہی کہ لوگ کہا وین انکو رکھو تو نہیں حرام اور اگر اس ارادہ سی لگا دی کہ شراب بنائی وگی تو
 حرام ہی اور بہرہ طر شہرہ لگانا انکو رکا بہ ارادہ سرکر کی حرام نہیں اور بارادہ شرابیائی کی حرام ہی اور بہرہ طر کسی شخص مسلمان سی لگات
 نہ کرنا بارادہ ہسکی کہ کھٹکی ہی حرام ہی اور اگر بہرہ ارادہ نہیں مدت مدید کا کھٹکی قات نہ کری تو حرام نہیں اور بہرہ طر نہ کرنا نیت کا عورت
 کو کسی میت پر سونا اپنی خاوند کی زیادہ تین ولسی اگر قصد کیا عورت فی جوڑنی بنا وکا اور لگائی خوشبوئی کا بطریق سوگ کہہنی کی
 واسطی میت کی اور ماتم داری کی حرام ہی اور اگر اس ارادہ یہ نہیں تو نہیں حرام اور بہرہ طر جو مصلح چیزین جوڑ دیتی ہیں واسطی مہر
 کے مثلاً آجائزہ ڈالنا چرخہ نہ کتا دال نہ دھونی چار بائی پر نہ سونا سونیاں نہ باشتی نہ پکانی نہ ہوتی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کے
 نہ کرنی پہلیم یا شمشا ہی یا برسی یا سب سب میں حرام میں در اگر بغیر ارادہ سوگ کی بہرہ سب باتیں سودا شادی نہ کو برین کی برسوں تک کری
 تو حرام نہیں لیکن شادی و نکاح کرنا ہی بہتر ہی کسو طلی کران دا وینکا کرنا سنت ہے مسئلہ نیت بیچ نماز جنازہ کی اسطرح حسی کری کہ نہ ارادہ
 اسکے اور دعا واسطی کے مسئلہ سجدہ تلاوت میں تین کرنا کہ اس تلاوت کا سجدہ ہی کچھہ و نہیں مسئلہ اقتدا امام کا بدون نیت ازیکہ صحیح نہیں
 ہونا اور امامت بدون نیت کے صحیح ہی اگر جو وقت کے عورتین کے پیچھے نماز پڑھتی ہوں تو اس وقت اقتدا عورتوں کا ساتھ دوسل امام کی بدون
 نیت امام کی صحیح نہیں ہونا پس عورت کے نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نہ کری درست نہیں ہونیکی بعضوں نے جمعہ اور عید
 کو اس حکم امتثال کر رکھا ہی یعنی جمعہ اور عید میں بدون نیت امام کی بھی عورتوں کا اقتدا درست ہی مسئلہ اگر ایک شخص فی قسم کہا کی کہ
 میں کسیکا امام نہیں ہونیکا اور اس شخص فی نماز شروع کی اوکسی فی اوکسی ساتھ قضا کیا اقتدا اسکا صحیح ہی لیکن قسم اوکسی ٹوٹی
 ! نہیں قضا تو ٹوٹی اور دیانہ نہیں ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹی کا کر لیکا اور دیانہ یعنی عند اللہ نہیں ٹوٹی مگر جو وقت گوا کہا ان فی بیجا
 شروع کرنی نماز کی پس قضا ہی نہیں ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگوں کا اسطرح کا قسم کہا ہی والا بیچ نماز جمعہ کی نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم
 ٹوٹ جا وگی قضا اور نہیں قسم ٹوٹی اگر جو وقت امام ہوا نماز جنازہ میں در سجدہ تلاوت میں اور اگر قسم کہا ہی ایک شخص فی کہ میں فلا فی
 شخص کل امام نہیں ہونیکا اور امامت کی لوگوں کی اس ارادہ کر اسکا امام نہیں ہوں و امام ہوں غیر سلیکا بہرہ اقتدا کیا اسکا اونس شخص فی
 قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نہ جانی مسئلہ پیہ نہیں توفات و نیت کی اگر ایک شخص کوئی چیز بخشی کسیکو منہسی کہ راہ سی پس بخشی گئی
 اور اگر کسی فی کسیکو سکھایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا کہ اس لفظ سی پیہ جو جانا ہی پس بخشش کی کہنی سی پیہ نہیں ہوتا نہ اس جہت کہ
 کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطی نہ ہونی شرط ہی کی کیا ہی رضامندی بخشی والی کی ایسر اگر کوئی شخص زور واری کری پیہ کہ نہ
 یہ تو نہیں بہت خلاف جلاق اور عفاف کی کہ حالت زور و برین ہی و رشت ہو جانا ہی اسواسطی کران و دلو نہیں رضا شرط نہیں
 مسئلہ اگر مقتدی فی پڑھی سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں یا نہ نیت ذکر کی نہیں حرام باوجودیکہ مقتدی کو قراۃ پڑھنی چھی امام کی نزدیکی
 امام اعظم کی حرام ہی کسو طلی کران فی بارادہ ذکر کی پڑھی نہ بارادہ قراۃ کی در ای پڑھنی ہی کہ اگر صبی مرد یا عورت یا عورت حیض فاسر

والی الفاظ قرآن کی بارادہ ذکر اور دعا کی پڑھی درست ہی اور اگر بارادہ قرات قرآن کی پڑھی نہیں درست مسئلہ اگر ایک شخص ایام طوت
دوکانہ کس جنس و ایک کی واپسی خرید کی کسی چیز کی اور اس پہنچی والی فی ایسی جنس مثل کپڑی یا غلہ یا مہینہ غیرہ کی کہو لی اور وسطی رغبت
دلانی خریدار کی کہا سبحان اللہ یا اللہ صل علی محمد تو بہم کہنا کر وہ ہی مسئلہ اگر کوئی شخص کہاوی زیادہ بیٹ بھرنی سی و وسطی خود خیر
مسو حرام اور اگر اس نیت سی کہاوی کہ کل میں روزہ نہ کو نہ لگا ایسا نہ ہو سستی ہوتا و وسطی خاطر ہمان کی کو نہ ہو کہ نہ ہی مستحب مسئلہ
بازر جو وقت کہ سپر کری مسلمان کو پس اگر تیرہ ہینک را و سکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کی پس حرام ہی اور اگر اس را دہ تیرہ ہینکا کر گنا
را جاوی نہیں حرام مسئلہ سیطر حسن اگر ایک سپر پڑی ہوئی کسی کی کہ مالک و سکا معلوم نہیں و ہا وی و سکو باین ارادہ کہ ہینکا
و سکو مالک سکیک چلاں و ہا نا و سکا اس نیت اگر اگر و ہا یا و سکو اس نیت سی کہ نہ دنگا مالک و سکیکو ہوگا یہ شخص خاص بگنہ گار
مسئلہ سیطر حسن اگر کتا کتا تکیہ کیا بارادہ حفاظت کی نہیں مکر وہ اور اگر نہیں ارادہ حفاظت کا تو مکر وہ ہی مسئلہ سیطر حسن
اگر کوئی شخص بیٹہ گیا ایک خبیجہ بیکرا و سکا قرآن بارادہ حفاظت کی نہیں ہی مکر وہ اور اگر نہیں ارادہ حفاظت کا تو مکر وہ ہی
مسئلہ کہی بندر ہنا کہانیسی ہونا ہی و وسطی پر پڑی یا و وسطی در داک یا و وسطی نہ ہونی احتیاج کی ان صورتوں میں کہ پہنچتے تو ایک ہین
ہوتا اور اگر بندر نہ کہانی اور پینی وغیرہ سی بارادہ روزہ کی ہوگا یہ بندر ہنا تو مسئلہ سیطر حسن کوئی مسجد میں بیٹا و وسطی آرام کی
مستحق تو ایک نہیں اور اگر بیٹا ہی و وسطی انتظار نہانہ کی بابت اعتکاف کی ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ سیطر حسن دینا مال کا کہو
ہونا ہی بطریق بخشش کی یا و وسطی غرض زیا کی زمین کہ پہنچتے ہوتا ہو کہ ہی ہوتا ہی دینا مال کا بابت زکوٰۃ کی یا صدقہ نفل کی ہوتا
نوا میں مسئلہ سیطر حسن دیکر نا جانور کا کہی ہوتا ہی و وسطی کہانی کی پس یہہ دیکر نا ہوتا ہی مسلح او کہی ہوتا ہی عبادت جیسکے جانور
قرانی کا دیکر نا اور کہی ہوتا ہی و وسطی تعظیم کسی شخص کے مردی کی یا زندگی کی حرام ہوتا ہی یا کفر و بر ایک قول کی مسئلہ نیت گنتی تحت
کے اور بجا و نکی اور ارکان نماز کی نہیں شرط بیچ نماز کی اگر ایک شخص نیت کی کہ ظہر کی مین رکعتیں پڑھتا ہوں نماز صحیح ہوئی اور تعین
نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص فی نیت کی امام معین کے پس ظاہر ہوا غیر اوس امام کی نماز صحیح ہوئی مسئلہ ایک شخص نے
نماز پڑھنی میں تعین کیا کہ نماز قیامتے ادا کرتا ہوں اور وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اگر نہ سیطر حسن
نیت کی قضا کی اور معلوم ہو کہ وقت تھا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص فی دیکھا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین
اس امام کی بھی کہ یہ پڑھتا ہوں و بیکلا غیر زید کی پس نماز اوسکی درست ہوئی اور سیطر حسن اگر ہو نور یا آخر صفت میں کہ نہیں دیکھتا امام
کو اور نیت کی اقتدار امام کی کہ بیچ محلہ کے ہی زید پس نکلا غیر زید کی ایسی صورت میں ہی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ میں پڑھتا ہوں نماز
پیچھے اس جوان کی پس اگر ہان دہ نکلا بڑا نہیں درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہوں ساتھ اس بڑے ہی کی اور نکلا وہ
جوان درست ہی کس و وسطی کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم و سکیکی بخلات شیخ کی کہ شایہ سپر تہین بولتے
مسئلہ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص وسطی الدکی پہر کیا اسکی دلیلین ویا پس نماز و سپر ہی کہ ان فی شروع کی اور یہہ ریاضی
کہ اگر تہا ہو لوگوں سی پڑھی نماز اور اگر لوگوں میں ہو تو پڑھی اور اگر لوگوں کی ساتھ پڑھتا ہی تو پڑھی طح پڑھتا ہی اور اگر تہا پڑھتا ہو
تو پڑھی طرح نہیں پڑھتا پس و وسطی اس کے ثواب اصل نماز کا حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص فی غم کیا بیچ نماز کی کہ پڑھی
نہ یا نہیں اعادہ کری بیچ وقت کی اور اگر شک کیا بیچ رکوع کر نیکی یا بجدہ کر نیکی اور وہ ہی بیچ اوسی نماز کی لقا عادہ کری رکوع

یا جو دکر اور اگر بعد نماز کی شک ہو تو نہیں اعاده یعنی پھر فی نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ کبیر تحریر کیا ہی یا نہیں بالقضض ضو کا ہوا ہی یا نہیں یا حیات
 کبیر کو گئی ہی یا نہیں یا مسہ کیا ہی سر یا نہیں اگر اول مرتبہ پیش شک ہو ہی تو نماز از سر نو پڑھی اور اگر سطح شک رہا ہو تا ہی تو تہی سری کر
 نماز پڑھنی کی کچھ حاجت نہیں مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوئی ہی و لمین تصدیکہ سہی و پر باج مرتبہ کی ہی اول تو حاجت کی پڑی و لمین پھر
 دوسرے کے جاری ہوا اسکی دلیل و شک کو تہی ہین خاطر کسی حدیث نفس کہ دلیل تہی ہو کہ کام کو کبھی کبھی تہی ہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کہ نیکو یا بخیر
 غم و وہی قوت دینا اور تاکید دینا دلیل و تصدیق کو اوپر کی پس حاجت برخواخذہ نہیں کیا جاتا اجماعا اسو سہی کہ نہیں اوسکو اختیار
 اور خاطر اور حدیث نفس بھی ہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیک کی کا ہی لہی جاتی ہی اوسکی ایک نیک اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہیں
 کہا جاتا پس ہم ہی مرفوع ہوا اور ای غم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہ مسائل غشاہ و لظاہرین سی نقل ہوئی
 لہذا حکم کہ تمام ہوا علاقہ حدیث کا اخیر شروع ہوا ہی کتاب الایمان **کتاب الایمان** یہ کتاب ہرچ بیان الایمان
 کے ایمان شرعین مراد ہی سی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی لائی ہین حق ہی اور فقط سچا
 جاننا پس غیر کا اور سچا سنا حق کا حصول ایمان مین کافی نہیں جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو یعنی گردیدہ ہو نہ ہو نہ پڑھی و بر باطن و سر و قار
 پڑی ہو نہ کہ بعضے کا فوہی حضرت کو حق جانتی ہی لیکن ازراہ عناد کی انکار کرتی ہی و حقیقت باطنی ہی سچا کہ دلیل یقین کہ ہی لیکن حکم ایمان والوں کی
 جب پڑی ہو نہ کی کہ زبان ہی ہی اقرار کری کہ یہ اگر کچھ معذوری اور باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شرعاً ہی اوسکو علامت
 کفر کی ہی یا منہ سجدہ کرنی بت کی یا زنا یا ہتھی کی شرعاً حجتہ حکم کا فرین ہی اور سلام شرع مین مراد ہی فرمان برداری کرنی احکام الہی
 کے اور بجا لانا یا بخیر نہ کنو کجا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے
 اور ان دونوں کا نام دین ہی **الفصل الاول** فصل سے عن عبد بن الخطّاب رضی اللہ عنہ قال بکنا
 نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ ظلم علینا رجل شدید بسا ضل لثیب شدید سود
 الشعر لا یرئی علیہ اثن الشّعر ولا یرئی فہ منّا احد حتی جلس الی الشّبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند
 رکتیہ الی دکتیہ ووضہم کفّہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبّرني عن الاسلام قال الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدًا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزکوة وتصوم رمضان
 وتخرج البيت ان استنظت الیک سبیلاً قال صدقت فحببت الی یسألہ ویصدقہ قال فاخبرني
 عن الایمان قال ان تؤمن بالله وملائکته وکتابہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر
 خیرہ وقرہ قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه
 فانه یرک قال فاخبرني عن الشّاعة قال ما للسّعی عنہا با علم من السّائل قال فاخبرني عن اماراتہا
 قال ان تلد الامّة ربّتها وان توحّد حفاة العراة العالۃ سرّاء الشّاء یبظا وکون فی البنیان قال ثم انظری
 فلیت ملکاً ثم قال فی یاعی اندری من السّائل قلت الله ورسولہ اعلم قال فانی جبریل انکم یعلمکم ورسولہ
 وکلامہ ابوہما مع احدکم وقریہ اذ ایت الحفاة العراة الضّم الیکم ملک الارض فی خمس لا یعلمہن الا
 الله ثم قال ان الله عند علم الشّاعة ویبذل الغیت الیک متفق علیہ وایت ہی حضرت عمر رضی خطابا سی رضی اللہ عنہ

کہا کہ اوس وقت کہ نبی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زبان کا وہ ظاہر ہوا اور ہمارا ایک شخص نہایت سفید کپڑی بہت سیاہی بال نہیں ملتا
ہو تا تھا اور نہ نشان سفر کا اور نہیں پہچانتا تھا اوسکو ہم میں سے کوئی یعنی اخبار وغیرہ بھی مثل مسافر کوئی دیکھتا تھا اور نہ خبر کا معلوم
ہو تا تھا کہ ہم پہچانتی ہیانتا کہ بیٹیا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگا دیں دو دو زانو اپنی طرف دو دو زانو حضرت کی یعنی
نہایت قریب پہنچا ہوا جواب وال کا اچھی طرح سنی اور کہی دو دو زانو تہلے بنی اوپر دو دو زانو تہلے بنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستا کی الگی با ادب بیٹھا
بارگاہی دیر دو دو زانو ان حضرت کی اور کہا اسی محمد خبر دو محکو سلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرما یا حضرت فی اسلام یہ ہے کہ گواہی
دیو تہ یہ کہ نہیں کوئی مہربو دو کو سلام دے گا وہی دی ہی کہ یہ کہ محمدی ہی ہوئی اللہ کی میں اور یہی تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شراط اور ارکان اور
اور آداب کی بحال دے اور دی تو رکوع اور روزه رکھی رمضان کی اور حج کرے خانہ کعبہ اگر طاقت رکھی تو طرف اوسکی راہ کی لگا کر
شخص کہ سچ کہا تو فی پس تعجب کیا ہمیں واسطی دیکھی کہ پوچھا ہی حضرت صلی در قصد یقین کیا ہی اوسکو کہا اوس شخص فی خبر دو محکو
ایمان سی فرما یا حضرت فی ہمہ کہ ایمان لا دو ساتھ اللہ کی اور فرشتوں اوسکی دل کرتا ہوں اوسکی دل در رسولان اوسکی اور بدن
پچھلے کی اور ایمان لا دو ساتھ تقدیر کی پہلائی اوسکی اور ربانی اوسکی کہا سچ کہا تو فی کہا اوس شخص فی پس خبر دو محکو احسان
سے یعنی نکلی کر فی سی فرما یا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اوسکو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اوسکو پس تحقیق دو
دیکھتا ہی محکو کہا اوسنی پس خبر دو محکو قیامت فرما یا نہیں شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جانی والا پوچھنی والی سی یعنی میں اور
تو دو زانو برابر میں زانو جانی میں کہا اوس شخص پس خبر دو محکو علامتوں اوسکی سی فرما یا علامت قیامت یہ ہے کہ جہنمی کی لٹوئی
اکت پچھو یعنی لوگ حرمین بہت کرنگی اور لٹوئی سچہ کثرت سی پیدا ہو گئی و علامت چھ کہ کبھی تو پاؤں کو ٹنگی بدن والوں کو مفلسو نکو
چراغ الی کہ کوئی کو شکر کرنگی سچ عمارتوں کی کھارایت کر نیوالی فی پہر چلا گیا و شخص پس مہرا میں دبر نہ لے یعنی حضرت سی
حال نہ پوچھا کہ کون تھا پہر فرما یا حضرت فی واسطی میری امی عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا پوچھنی والا کہا میں اللہ اور رسول اوسکا زیادہ
جانی والا ہی فرما یا پس تحقیق و شخص جبریل تھا آپا تھا تھا رسی پاس سکھاتا تھا نکو دین تھا رادایت کی یہہہ مسلم فی اور روت
کئی بعد حدیث البوسیرہ فی ساتھ اختلاف کی اور سچ اوس روایت کی یہہہ اور جب دیکھی تو تنگی پاؤں والوں کو ٹنگی بدن والوں کو
بھڑکوں کو نکو گویا دشاہ زمین کی بیچ پچھو چیز دیکھی کہ نہیں جانتا اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی علم قیامت کا اور منہ کا کہ کب رسا دیکھا آخر
کہ سوا اللہ کی اوسکو کوئی نہیں جانتا پھر یہی یہہہ آیت تحقیق اللہ دیکھ سکی ہی علم قیامت کا اور منہ کا کہ کب رسا دیکھا آخر
ف اتی آیت یہہہ سی و یعلمکم مکافی الا حار و ما تدربق نفس ما ذ انکسب غدا و ما تدربق نفس ما ذ انکسب غدا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ اور جانتا ہی جو کہ بیٹوں میں سے بیٹا باپ میں خدین جانتا ہی کہ کیا کرے کہ خدین جانتا ہی کہ کس میں کس کا تحقیق اللہ خبر
سے پس ہم باتیں سوار اللہ کے عقل سی کوئی نہیں جان سکتا اگر جسکو کہ اللہ تعالیٰ معلوم کر وادی ساتھ ہی یا الہام کی اور اوپر جو فرمایا
کہ اگر طاقت رکھی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سوا ہی مہر ہوا اور مونی دریا سی دریا میں فرصت حج کی نہیں جانی
رہتی اور تعجب گوین فی اس لیے کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم ہی تو پھر کیوں سالا کہا اور ایمان لانا اللہ پر سیکہ اوسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کرے اور فرشتوں پر ایمان لاکو کہندی اللہ میں نورانی فرمان بردار و رکنا بوسیرہ ان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی میں
بہجین رسولان اپنی پرا و نہیں ہی قرآن شریف فضل ہی سب سی اوستا ہی ایک منجانب میں چاروں مشہور تہرہ خلیل زبور و تہ

فوقانی سعاد چو گئی سو لو تیر ایمان لاوی کہ بیجا اولکو اللہ تعالیٰ فی وہی خلق کی اور پاک ہی گناہوں سی اور دن چھلا مراد ہی مایہ نیت
 سے قائم ہونی قیامت تک و وقت اخل ہونی بہشت تک اعتقاد کری کہ جو کچھ اللہ رسول فی خبر دی ہی احوال آخرت سی یعنی عذاب
 اور حسانت مجبغیرہ سب حق ہی اور تقدیر پیمان لاوی کہ جو نیکی بدی ہونی ہی سب رد و نازل کی لکھدی ہی اور سب کی رادہ سی ہونی
 ہے لیکن نیکی سی رضی ہی اور بدی سی ناراض اور بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اور سب کو کہ جسکو یہہہ حالت حاصل ہوگی نکال
 اور عذاب الی در یہہہ جو فرمایا کہ احسان یہہہ کی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اور سب کو کہ جسکو یہہہ حالت حاصل ہوگی نکال
 و تعظیم اللہ تعالیٰ کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور متغراق کہتی ہیں پس اگر نہیں دیکھ سکے اسکو
 پس تحقیق وہ دیکھتا ہی بھلا یعنی اگر ایسی حالت عبادتین پہنچے نہیں حاصل ہی کہ گویا کہ دیکھتا ہی تو اسکو تو سطح عبادت کر اور جان کر وہ
 حاضر ناظر ہی ایمین ہی خوف خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کر گناہات و سکنات میں جانا جا ہی کہ در دین کا اور اسکی کمال کا فقہ اور
 عقائد اور تصوف پر اس حدیث میں تینون چیزیں بیان ہوئیں اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ وہ میں سب حکام و اعمال شرعی بیان ہو
 میں اور ایمان اشارہ ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توحید الی اللہ اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم
 ایک دوسرے کی ہیں کہ کوئی انہیں سی بغیر دوسرے کی تمام نہیں ہو تا ایمان اسکا یہہہ کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہیں اس لیے کہ احکام الہی
 بغیر فقہ کی معلوم نہیں ہونی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہیں ہونی اس لیے کہ عمل بغیر خضوع اور توجہ الی اللہ تمام نہیں ہوتا اور یہہہ
 دو توبہ و ایمان کی ہرگز صحیح نہیں مانند روح و بدن کی کہ کوئی انہیں سے بدن و دوسرے وجود نہیں پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رحمہ
 کہ جو صوفی ہوا اور فقہیہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی مبراہ دین اور جو فقہیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنی و فحاش کی ہی پس
 محقق ہوا کمال ہی ہی باقی سب گرا ہی مسئلہ التوفیق والا سعادہ اور فخر و شکر کی بیج عمارتوں کی یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہنچنے کہ اونچی نکالو
 بنا و نیکی اور البین فخر و شکر کی یہہہ سببے انتظامی کی ہوگا کہ زراعی خوش ہوگی اور شہرت و کمال والی خراب یہہہ سب ترجمہ شیخ عبدالحق
 رح کہین مذکور ہی حسن ابن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اَلَا سَلَامٌ عَلٰی خَیْسِ شَہَادَةِ
 اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَا الزَّكَاةَ وَآمَنَ بِوَصِيَّتِهِ مِمَّا مَنَعَتْ اور روایت ہی ابن
 عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بنیاد کہی گئی اسلام کی اور پارسچ چیزیں ان کی خوبی دیتا اسکا کہ نہیں کوئی مسموم و مسموم
 کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندی او سکی و سہیجی ہونی او سکی میں اور پارسنا نام رکا اچھی طرح اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج کا اور کہنی روز
 رمضان کی روایت کی یہہہ بخاری و مسلم فی حسن ابن علی ہر بے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اَلَا اِيْمَانُ بِحَبِيْبِهِمْ وَوَسْبَعِيْنَ شُعْبَةً فَاقْضُهَا قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنٰهَا اِمَا طَةَ اَلَا ذِي عَنِ الطَّرِيقِ
 الْحَيَاءِ شُعْبَةً اَلَا اِيْمَانٌ مُّتَّقٍ عَلَيْكَ اور روایت ہی بیہرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ ایمان کی کتنی اور ستر شاخیں ہیں
 پس افضل ان میں سے ہی کہنا لا الہ الا اللہ یعنی کہنا اور عقائد کرنا سب اور کتر ان میں سی ہی دور کرنا ایذا کی چیز کہ راہی اور حیا یعنی شرم
 کرنی برسی کا نمونہ کرنی میں بے شاخ ہی ایمان سی روایت کی یہہہ بخاری و مسلم فی فاضل عجمین کہتی ہیں تین ہی توبہ کا اور
 تفصیل ان شعبوں یعنی شاخوں یا بائیں بعضی کتابوں حدیث کی میں لکھی ہی وہ یہہہ کہ ایمان لا الہ الا اللہ پر در صفات او سکی پر اور اعتقاد
 کرنا اسکا کہ جو سوار اللہ کی اور صفات و سبکی ہی حادث ہی یعنی توبہ ہی قدیم نہیں اور ایمان لا الہ الا اللہ تعالیٰ کی فرستو تیر اور کتابوں

اوسکی پادشہ سرون اوسکی پادشہ پر ایمان لانا ایک ہوا یا بدبودن آخر تو پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانی میں یہ ہے داخل ہی کر
 کہ عذاب کا یہی ہونا ہی تری لوگوں کو اور نعمت ہونی ہی اچھی لوگوں کو پادشہ سب کتابت کی دن ہونا ہی ہی اور اعمال کو کوئی نیک
 تر از میں اور اعمالنا نہ نیک یعنی اتمہ میں نہ کوئی اور ایمان اتمہ میں نہ کوئی اور یہ صراط پر گزرتی اور دیدار حق تعالیٰ کا مومن کو نصیب ہوگا اور
 بہشتی بہشت میں داخل ہونگی و عید شہ بہشت میں ہونگی و در سطر و درختی و درختین داخل ہونگی اور عذاب نین گرفتار نہ ہونگی و عید شہ
 طحسی عذاب میں نہ ہونگی و درخت میں ہی کہی نہ نیک لنگی ان سب پر ایمان لانا یہ ہے شیون ایمانی اور اور شعی ایمانی یہ ہیں کہ محبت
 رکھنی اللہ سے اور محبت از لغض و سکی راہ میں رکھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کہنی اور لوئی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اوپر درود
 بھیجنا اور اوئی سنت پر چلنا یعنی اوئی طریق پر عمل کرنا اور درود دنیا اوئی طریق کو یہ ہے محبت پیغمبر میں داخل ہی اور محبت اللہ کی اور
 رسول کی ایسی ہے کہ ایک مقام میں سلا جہاں ایک طرف ہو اور اللہ رسول کی طرف ہو جس کے ہمد اور رسول اتباع کرین محبت اللہ و رسول ہی ہی اور پیغمبر
 رسول کی محبت نہیں اور اوپر شعلہ ایمان کا یہ ہے کہ عمل کرنا خالص خدا کی و طری کرنا و عین نگاہ خیر کی طرف اور ہر ایمان دکھا دیکھ نہ ہو خواہ
 وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا مومنہ سے کہنیک ہو یا دلہن عتقاد کرینیک ہو یا قسم اخلاق ہی ہوں سب صورتوں میں خلاص جا ہی یعنی یہ
 عمل خدا ہی کی پی ہوں در ہی اخلاص میں داخل ہی چہ چنانچہ اور نفاق کا اور شیون ایمان ہی ہی خوف خدا کا اور امید خدا ہی
 یعنی گناہ کی باتوں میں خدا ہی ڈرنا ہی اور ہنگی کی باتوں میں دس کہی در شیون ایمان ہی ہی تو بہ کرنا گناہوں کی جتنی ہو
 جتنی بکری بلکہ تو بہ کر فرض بجز گناہ کرینگی اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالیٰ دی اوسکا شکر بجالاوی اگر اللہ تعالیٰ فی اوسکی نان ولاد
 دی تو حقیقہ کر ہی اور اگر نکاح کر ہی تو یکہ کر ہی اگر ختم قرآن کر ہی وکی خوشی کر ہی اگر اللہ تعالیٰ فی مل دیا ہی تو زکوۃ ادا کر ہی اور صدقہ و عید
 دی اور قرانی کر ہی و شیون ایمان ہی ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور شقت طاعت پر اور صبر کرنا مصیبت ہی یعنی
 باز رہنا اوس اور باطنی ہونا اقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شقت کر ہی چہ تو نیر اور تعظیم کر ہی بیرون کی اور تواضع کرنا اور چہ کرنا
 کہ کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کینہ کا اور حید کا اور پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
 سے اور ذکر کرنا خدا کا اور متفق کر ہی گنا ہونہ اور پیچھا بہو و چیز سی اور اپنی تئیں پاک کہنا نجاست ظاہری اور باطنی سی اور پڑھنا
 نماز کا فرض ہو یا افضل در دنا کینا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا افضل و ازاد کرنا یرودن کا اور سخاوت کر ہی و کھانا اور پینا
 کر ہی اور زور در کھنا فرض ہو یا افضل و ازاد کھان کرنا اور شقیہ کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کر ہی کا و
 ملک اور اوس ملک کہ جہاں کہیں رواج فسق و فجور کا اور بدعتوں کا ہو اور بچا نادین اپنی کو بری باتوں سی اور ادا کرنا خدا کی نذر نیک
 اور ادا کرنا کفاروں کا اور بچنا نسبت نکاح کی حرام کاری سی اور خبر گیری کر ہی ساتھ حقوق اہل و عیال کی اور فرمان برداری کر ہی
 ان باتوں اور سلوک کرنا اوئی ساتھ مال کر یا بدن کر یعنی مال سی ہی اٹھ دست کر ہی و بدن سی ہی اور تربیت کرنا اولاد دینی کو مومن
 شیع کی اور سلوک کرنا ناتی دار و نسی اور فرمان برداری کر ہی آقا کی و سر دارستان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہی اور می کر ہی ساتھ
 لوئی ظلام کی اور انصاف کرنا حالت سردار میں اور متاعیت کر ہی جماعت کی اور صلح کرنا و نین او قتل کرنا یا بخون
 اور جو اسلام سی پیر جاوی اور مدد کر ہی نیک پرا ورا کرنا ساتھ نیک کی اور منہ کرنا بری چیز سی اور قائم کرنا حد و حکم اور چہا و کرنا کافرا
 سے اور مبتدعین سے ہتیار کرنا و زبان کرنا و عین سی سرحد اسلام پر محافظت کر ہی ناکا قرآن جلی آوین اور ادا کر ہی امانت اور دینا

اپنے ان حصہ نسبت میں اور فرض و عہد کی واکرنا اور ہم ساری کا حمل واکرنا اور معاملہ کو گنتی جی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمال
 مال کا وجہ حلال ہی اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہ پر اور اس وقت تک یعنی بی بی خرچ کرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک
 والی کو جواب دینا اور بیجا کھل اور نہاشی سی اور لوگوں کو اذنانہ دینی اور دوزخ کا مودی چیز کا راہی تمام ہونی سبکدہ یا فکی یہ سب سب
 کتاب تقاضی میں مفصل ذکر کی ہیں بھان مجملہ لکھی گئی تاکہ گہر وین نہیں آدمی کو چاہی کہ اپنی نفس میں ہال کر سی جہنم میں سبب
 جاوین وہ مومن کامل ہی اور جہنم میں سب بخون وہ مومن ناقص ہی و دماغ کر اللہ تعالیٰ سی ارادہ حاصل کر نیکا کر سی کڑا ذکر اقرار
 رح اور دوزخ کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتھر کا نشتی نجاست وغیرہ سی ہٹا دی اور ظاہر و دروگر فنیسی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوہاوسی بعد گری
 سکے اور اگر چلی سی نہ ڈالی اور راہ پاک کہی وہ یہی دور ہی کر نیکا حکم رکھتا ہی بلکہ مطلق اذنانہ دینا ہی لوگوں کو نا حق اور حقیقت میں یہ
 اشارہ ہی ساتھ ترک جود اور دعویٰ ہستی کی کہ اصل ہی سب برائیوں کا سر بردار خدا و سنگ سہ اسخبر فرمود یعنی وجود خود وہ
 برہنہ میان **وَحَسْبُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُ مِنْ سُلْطَانِهِ**
مِنْ لِسَانِهِ يَدَاهُ وَمِنْ مَخْرَجِهِ مَا خَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا لَفْظُ الْخَارِجِيِّ وَلِلسَلَامِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدَيْهِ اور روایت ہی عبد
 بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پورا مسلمان وہ کہ سلامت رہیں مسلمان زبان او کی سی اور ہاتھ او کی سی
 یعنی زبان سی برائے کہی اور نہ غیبت کر سی اور ہاتھ سی مادی نہیں نہ ایذا دی نا حق اور ہجرت کر نہ لادہ ہی جسنی چھوڑ دی وہ چیز کہ منہ
 کیا ہی الدینی اس کے یہ لفظ بخاری کی ہیں و مسلم میں یہی کہ کہا تحقیق ای شخص جس نے چھوڑ دی سی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کون مسلمان
 سے بہتر ہی فرمایا کہ سالم رہیں مسلمان زبان و دیکھی سی اور ہاتھ و دیکھی سی **وَحَسْبُ النَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا يَكُونُ مِنْ أَحَدٍ كَوْحَتِي كَوْنًا أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَالِدَتِهِ وَالْثَّانِي أَجْمَعِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم میں ہی یہاں تک کہ ہونیں بہت پیارا طرف او
 باپ کی سی اور اولاد او کی سی اور سب بیوہ سی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی و محبت و دشمنی ہی ایک محبت طبعی جیسکے آدمی
 کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی و میں محبوب ہی و درود بھان ہر آدمین دوست محبت چلی سی و یہاں مراد کہ ایک بائو اگرچہ دل نچاہی لیکن
 ہمت نہائی غفلت ہی کو ایل و سلیط کرنا ہی جیسکے محبت بیمار کی ساتھ دو کی کہ قصداً اپنی کو اسکی طربل کرنا ہی اور کہنا تا ہی ہمت نہائی
 غفلت کجانتا ہی کہ سخت سیرا میں اگرچہ دل نچاہی ہی طربل مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کہ باپ و اولاد و کفار کے
 قتل پر یا حکم ہو کفار سی و نیکیا حتی کہ شہید ہو جاویں تو خدا کی ملی و دوست کہی اسکو اگرچہ تکلف ہوا ایک بات خلاف شرع پر اولاد
 وغیرہ باعث ہوا و حضرت فی اوسی منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت ہی کی کر سی کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمان
 برداری میں غرض کہ رضائندی حضرت کی سکی رضائندی پورا و سب غرضو بہ مقدم کہی حضرت کی محبت سبکی محبت پرفالٹ ہی اور
 مومن کامل ہو کہ کمال میں مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسکے حضرت عمر رضی عنہ سی منقول ہی کہ جب
 انہوں فی یہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب سے زیادہ دیکھو دست رکھتا ہوں سوا اپنی جان کی پس حضرت فی فرمایا
 کہ مومن کامل نہیں ہو نیکا تو قسم اوس فات کی کہ جان سیرا و سکی ہاتھ میں جب تک کہ ہونیں محبوب طرف تیرے

تفتد کی سنی کہا کہ میں نے اسی رسول خدا کی خبر ماہود و نصاریٰ سے سنی ہے کہ اسلام کی قبول کرنے پر جوچوں اور مسکو کسی پیچھے ہٹتا رہی یعنی ایسی بات فرمادے
 اوس اسلام کامل ہوا اور حق اسلام ادا ہوا اور ہر ایک روایت کی غیر تیار رہی فرمایا کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی ہر ایک ہر ایک روایت
 کے یہ بخاری و مسلم فی فہم لہما ہی دو حدیث اللہ تعالیٰ کی اور ہر جان جو کہ یہ سنی خبر دی اور قبول کرے اور وہی اوسکی کو
 ہر مستقیم رہے میں سب باتیں کرنی نہ کرنی کی الگ ہیں: **وَحَسَنَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ ثَابِتٍ الرَّاكِبِ يَسْتَبِيعُ دُرُوسَ صَوْنَةٍ وَلَا تَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَى مِنْ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنْ الْأَسْلَافِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ
صَلَاةٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِ هُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصِيَامٌ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةُ
فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ قَالَ ثَابِتٌ الرَّاكِبُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْعِصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَرَ الْجَلِيلَ أَنْ صَدَقَ مَقُولُهُ اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل نجد سے کہ انہم صلح کا ہی پر گندہ تھی بال سر کی سنتی تھی ہم آواز لگائی اوسکی اور نہ سمجھتی تھی ہم اوس چیز کو کہ
 کہتا تھا یہاں تک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ناکیان وہ پوچھتا تھا اسلام سی یعنی احکام و فرائض اسلام کی پیش کیا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پاسخ نماز میں سچ دن اور رات کی پس کہا کیا ہیں اور میری سوارا کی پس رہا یا نہیں مگر میرے نفل
 پر ہی یا نفل شروع کری تو یعنی اگر تو ترویجی اوسکی ثضار لازم ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور روز و مہینی رمضان کی کہا
 ہیں اور میرے سوارا کی فرمایا کہ نہیں مگر میرے نفل کہیں یا نفل شروع کری یعنی اوسکو پورا کر دینا لازم ہی اگر تو ترویجی نفع و واجب کہا
 اور ذکر کیا و اسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی زکوۃ کا پس کہا اوسنی کیا ہی اور میرے سوارا کی پس فرمایا کہ نہیں مگر میرے کو قصد
 نفل دیو سی یا دینا اپنا و میرے لازم کر لی یعنی اس صورت میں دا کرنا اوسکا لازم ہوگا کہا راوی فی پس بیٹھ بیٹھ بیٹھ اوس شخص نے
 اور وہ کہتا تھا قسم خدا کی نہ زیادہ کرونگا میں اور ہر اسکی اور نہ کم کرونگا میں اس سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مراد ابی ذر
 شخص نے اگر سچا ہی روایت کی بخاری و مسلم فی **فَإِذَا تَنَازَعُوا فِي شَيْءٍ مِنْ دِينٍ فَادْعُوا ثَابِتَ الرَّاكِبِ وَغَيْرَهُ وَحَسَنَ طَلْحَةَ**
أَنَّ وَقَدْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الْقَوْمُ أَوْ
مَنْ الْوَفْدُ قَالُوا رِيعُهُ قَالَ مَحْجِبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَرَّيَا وَلَا نَدَا حَتَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ
أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذِهِ الْحَيَّةُ مِنْ كَهَارِ مَضَى فَمَنْ نَأْتِي بِأَمْرٍ فَضَّلَ خَيْرُهُ مِنْ وَرَاءَكَ
وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنْ لَا شَرِيَّةٍ فَمَنْ هُمْ يَأْتِيهِمْ وَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمْ هُمْ يَأْتِيهِمْ يَأْتِيهِمْ بِاللَّهِ
وَحَدَّثَهُ قَالَ أُنْذِرُونَ مَا لَا يُبَيِّنُ بِاللَّهِ وَحَدَّثَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصِيَامَ رَمَضَانَ فَإِنْ نَعُطُوا مِنَ الْمُغْنَمِ
الْخُمْسَ وَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتِ وَالْثَبَاءِ وَالْقَبْرِ وَالْمَرْفَتِ وَقَالَ حَفْظُ هُنَّ وَآخِرُ وَابْنِ

مَنْ دَرَاءَكُمْ مَتَّقُوا كَيْدَهُ لَقَدْ بَلَغَ رَجِيْ اورد روایت ہی نجد الدیوثی عباس سے کہی کہما تحقیق جماعت عبد القیس کے کہ نام ایک
 قبیلہ کا ہی ہے جسے سی حبائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائے رہا رسول الصلی اللہ علیہ وسلم فی کون سی، یہ قوم یا فرمایا کون ہی یہ
 جماعت کہا اور نہون کی کہ ہم میں سے جو فرمایا حضرت کی اگر انی تم خوشوقت بہر القوم کہا یا بالوفد کہا الی تم اوس حالت میں کہ نہ رسوا ہوا اور نہ
 پشیمان یعنی یہ بشارت اور دعا خیر ہی عرض کی و نہون الی ہی رسول خدا کی تحقیق نہیں ہم طاقت پائی تھیں کہ آؤں ہم تمہاری پاس
 مگر چھ مہینہ حرام کی اور درمیان ہمارا اور درمیان تمہاری یہ قوم ہی کفار سے ہی کہ نام ہی قوم کا پس امر فرماؤ ہکو ساتھ ایک حکم کی کہ
 فرق کر دی یعنی حق اور باطل میں خبر دین ہم ساتھ و سکی اور لوگوں کو کہ چھپی ہمارے ہی یعنی اپنی قوم کو کہ وطن میں چھوڑ آئی ہیں اور
 وذل ہوں ہم سب ایک ہی شہر میں اور پوچھا جماعت عبد القیس کے فی حضرت صلعم سے کہ تمہاری بات میں کیا ہوتی ہے کہ آؤں ہم تمہاری پاس
 ساتھ چار چیز دینی اور منع کیا اور کو چار چیز و لسنی حکم فرمایا اور کو ساتھ بالائی الدنیا کی کہ ایک ہے و فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا ہی ایمان ساتھ
 اللہ کہ وہ ایک ہی کہا اور نہون کی کہ اللہ اور رسول اس کا زیادہ جانتی والا ہی سہرا یا گواہی اس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق
 محمد ہی ہوئی اللہ کی پہلی و رسید اگر نامناز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزیہ کہنی رمضان کی اور فرمایا تھیں کہ دینا غنیمت ہیں یا سچو ان
 حصہ اور منع کیا اور کو استعمال کرنی یا سنون چار طرح کی ہی ایک نہلیان یا مرتبان لاکھی اور تہنی کہ وکی اور باسن جڑ درخت کی ہے
 اور باسن و روغن دار رال کی ہی اور فرمایا اور کو اور خبر و ساتھ ایک اور کو کہ چھپی تمہاری ہیں روایت کی یہی بخاری و مسلم فی اور
 لفظ اس حدیث کی بعینہ بخاری کی ہیں **ف** غنیمتیں حرام یعنی ذیقعد و زیجہ و محرم اور جب کہ عربان دلو نہیں پسین اڑا حرام جانتی
 تھے بسبب تعلیم ان کی پس انہوں میں بھی امن ہوتا تھا اور لفظ و صیام رمضان تک یا تہن حکم کی رجا ان فرمایا اس کی سوار چار کی ایک بات
 زیادہ اور فرمایا ان لفظ افرتان سے کہ یہ اہل جہاد ہی ان کی کام آوی اور ان باسنون کہ جن سے منع فرمایا لوگ شراب کہتی ہیں جب
 شرابے ام ہو تو ان باسنون کا استعمال ہی منع فرمایا مشابہت ساتھ شراب سے کی نہو جب ایک مدت گذر گئی مباح فرمایا استعمال کا لیکن
 حکم منسوخ ہی **و** **ح** عبادۃ کُن الصَّامِتِ قُلْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **و** حَوْلَهُ عَصَاةٌ مِنْ
 أَصْحَابِهِ يَأْبِغُونَ عَلَى أَنْ لَا تُشْرَكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُشْرَفُوا وَلَا تُرْجَفُوا وَلَا تُقْتَلُوا وَلَا تُدَادَ كَرُوكًا تَأْتُوا
 بِهِنَّ تَقْتُلُوهُنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَقْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ
 أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا هُوَ كَقَارِئِهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَكَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 فَهُوَ كَاللَّهِ أَنْشَاءَ عَقَابَهُ وَأَنْشَاءَ عَاقِبَهُ فَبَايَعْنَا لَهُ عَلَى ذَلِكَ مَتَّقُوا عَلَيْهِ اورد روایت ہی عباد و بیہی صامت کسی کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اوس حالت میں کہ اگر داؤد کی ایک جماعت تھی اصحاب ہی بیعت کر و مجوسی یعنی عہد کر و اس پر کہ نہ شریک
 کر و ساتھ اللہ کی سیکو اور نہ چوری کر و اور نہ زنا کر و اور نہ مار ڈال و لا دایہی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاج کی ملک مورسی مار ڈالنے
 تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندہ لیا ہوتی اوسکو درمیان اپنی ہاتھوں کی اور بالذکر یعنی دولہی اور نہ ناخرانی کر و بسبب
 نیک سبب پس جو پورا کر می تم میں سے یہ عہد پس فردوسی اوسکی اور بالذکر اور جو پہنچا انہن سے کسی چیز کو یعنی ان گناہوں میں
 سے کچھ کر بیٹھا مگر شرک کی پس نہر دیا گیا سبب سے دنیا میں یعنی جیسے کہ حد لگی یا جاری ہوا اور سوار ان کی پس و کہار ہی
 و اسکی یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ ہی بسبب اسکی اور جو کہ پہنچا انہن سے کسی چیز کو پھر دیا گیا اوسکو اللہ فی یعنی ظاہر ہوا گناہ

اور سکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ ہی اگر چاہی بخشی اور ہی اور اگر چاہی نہ تو بیجا وی دسکو پس حیات کی پہنی حضرت سی ان چیز
 روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی ف نہ سبیل سنت جماعت لکھی ہی اگر اگر چاہی اللہ عذاب کر ہی گناہ پر یا جی ای بخشد ہی اور غنہ نہ
 کے نزدیک جب عذاب ہو نا لکھا پر اور بخش نہیں ہونی **و عن** ابن سعید الخدری قال خرج رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی اخصی اوفطر الی المصلی فمک علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی اراکم
 اکثر اهل النار فقلن و بمر بار رسول اللہ قال کثرن اللعن وتکفرون العشر ما کرایت من نافرصات عقل
 و دین اذ هب الیکم النجی الکاذب من احدکم کفن و ما نفقتان دیننا و عقلمنا یا رسول اللہ قال الیس شہادۃ
 المذمة مثل نضبت شہادۃ الشحی قن بکی قال فذلک من نفضان عقلها قال الیس اذ احاضت لم تصل کما کفتم
 قلن بکی قال ذلک من نفضان دیننا **و عن** ابوہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج عبد قربان کی باعید
 کے طرف عید گاہ کی پس گئی ہی اور عورتوں کی پس فرمایا الجماعت عورتوں کی خیرات کو پس تحقیق میں دیکھا یا کیا ہوں انگو بہت اہل نائین
 یعنی عورتیں دوزخ میں بہت حسین اور مرد کم پس کھا عورتوں فی اور ساتھ کس سبب کی ہی رسول خدا کی فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت
 اور بہت ناشکری کرتی ہو خداوند کی نصین دیکھا مینی کیسکو کہ ناقص ہو عقل کی وردین کی کھو دی عقل مرد شیار کی ایک نم میں ہی کھا عورتوں
 نے اور کیا نقصان میں ہمارا کھا عقل ہماری کما ہی رسول خدا کی فرمایا کیا نصین گواہی ایک عورت کی نندا ہی گواہی مرد کی یعنی گواہی دوم
 عورتوں کی ایک مرد کی گواہی کی برابر ہو فی ہی حکم شرع میں کھا عورتوں فی مقرر یوں ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان عقل اور سیکے ہو
 فرمایا کیا نصین جس وقت کہ ہو وی حاضر نماز پڑھی اور نہ روزہ رکھی کھا عورتوں فی مقرر یوں ہی فرمایا پس یہہ بسبب نقصان دین
 اور سیکے ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی ف گندہا و پر عورتوں کی گوشہ عید گاہ و میں بیٹھیں تحمین اس ہی کہ آواز خطبہ کی کہ
 او حضون فی نہ سنی تعالیٰ دیکو ہی کچھ مضمون دسکا شاوین اور معنی لعنت کی میں و در ہونا اسکی رحمت ہی یہہ خاص کافرون ہی کی
 لیے ہی اور کسی پرعین کر کہ لعنت نہ کری اگر چہ کافر ہو شاید کہ مرتی دم مسلمان مگر جسکی موت کفر پریقینا معلوم ہو مضائقہ نصین و یہہ
 شارع کی کوئی نصین جاننا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جسکیکے کس لعنت اللہ الکافرین وغیر ذلک و یہہ جو فرمایا کہ یہہ بسبب نقصان
 دین اور سیکے ہی اگر چہ یہہ اب محض سبب بدایش اللہ تعالیٰ کی ہی یکن طرح پیدا کرنا عورتوں کو اور منع کرنا انکو عبادات سی ناقص کرنا
 درجہ عورتوں کو مردوں ہی **و عن** ابن ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ ان کن بی ابن
 آدم ولم یکن لہ ذلک و شتمنی ولم یکن لہ ذلک فاما تکلن یمہ ایای فقوله کن یعدنی فاما بدائی
 و لیس اول الخلق یا ہون علی من اعاد یتہ و اما شتمہ ایای فقوله اتخذ اللہ و لک او انا الاحد الصمد
 الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد و فی روایۃ ابن عباس اما شتمہ ایای فقوله لئ و لک و سبک انی انت
 اتخذ صاجد او ولد او ولد الخ اور روایت ہی ابی ہریرۃ کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی جہلا تا ہی مجکو
 بیٹا آدم کا اور نصین لائق دسکو یہہ اور رب اکہتا ہی مجکو اور نصین لائق ہی اور سکو یہہ بل پر جہلا تا او سکا مجکو پس کھنا او سکا کہ ہرگز نہ زندہ
 کر چکا مجکو بعد مریک جیسا پیدا کیا ہی جلی بار اور نصین جلی بار پیدا کرنا مجسرحلہ ہر زندہ کرنی او سکی ہی پر یہہ بڑا کھنا او سکا مجکو پس او سکا شہر الی
 نے بیایا ہی نصار علیک یا اللہ کس میں بیجو وغیر کو و حال ہر کہ میں کہ ہوں پر او و ذلک نہ جانیستہ اور جہلا تا او نصین سطلہ ہر ہر کوئی دیکھ رہا ہیں

کی بہیم ہی اور سید کہنا اوسکا بھانوس کہنا اوسکا واسطی سیر فرزند اور پاک ہو نہیں اس بات کہ کھراؤ نہیں کیسکو جو رویا فرزند روایت کی ہے
 ۱۔ وقت نہیں پہلے بارید کہ ناچھ سیر ہر زندہ کی دیکھتے بلکہ ہر زندہ کہ ناالسان ہی پہلی بارید کرنی ہی کہ پہلی بارید کرنا ایک چیز کا مشکل ہونا
 جانا چاہی کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی اوس سب کو کہ سان ہی مگر بہیم نیست تو کوئی فریا کہ ایک چیز اول بارید کرنی مشکل ہوتی
 ہے اور سیر توئی کو جانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ شکل جانتی ہیں یعنی پہلی بارید کرنا جب دسیر میں قادر ہوا تو دوبارہ پیدا
 کرنا مشکل ہی **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِنِي أَنْبَاؤُكُمْ**
أَدَمُ كَيْسَبُ لِلدَّهْرِ فَأَكَا الدَّهْرُ يَدِي لَا مَرَأَةَ قَلْبُ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ انداد تباہی مجھ کو نبیا آدم کا بڑا کہتا ہی زمانہ کو یعنی جیسکے عوام لوگ مصیبت کے
 بتا کہتی ہیں اور میں ہوں زمانہ سچ باتہمیر کی ہی حکم بدلنا ہو نہیں رات کو اور دن کو روایت کی بہیم بخاری اور سلمی **ف** یعنی لوگ
 جتنا نہ کوڑا کہتی ہیں نقصت کہتو اجماع کہتی ہیں کیا نہ تمام نقصت کرنی الیابا ہوس میں **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَحَ عَلَى أَدَى لَيْسَعَةٍ مِنْ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدُ تَحِيَّةً فَيَزِمُ وَيُزِمُ فَيَمُوتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی ابی ہوسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں کوئی بہت صابر البتہ ایذا پر کہ سنتا ہوا مسکونا بہت
 کرتی ہیں واسطی اوسکی بیٹا بہر حاجت دیتا ہی اؤکو اور رزق دیتا ہی اؤکو روایت کی بہیم بخاری اور سلمی **وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ**
كُنْتُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْخِزَةُ الرَّجُلِ
فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا شَرَّ
لَهُ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا يُشْرِكُ النَّاسُ قَالَ لَا يُشْرِكُهُمْ فَيَتَّقُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا اؤکو
 نے تھا میں بھیجی بیٹا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی دیر سوار گدھی کی نہ تھی در میان میری اور حضرت کی مگر گدھی پہلی زین کی پس فرمایا اؤ
 معاویہ کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اور بندوں اوسکی کہ وجہ کیا ہی بند و نہ اور کیا ہی حق بندوں کا اور اللہ کی کہ لازم کیا ہی ایسہ
 پرساتہ فضل و کرم اپنی کی کہا میں اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اور بندہ وہی ہے کہ پوجن اور سکو اور
 نہ شریک کرین ساتھ اوسکی کیسکو یعنی بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت میں نہ کرین در حق بندوں کا اور اللہ کی ہے کہ نہ عذاب کرے
 اوسکو کہ نہ شریک کرے ساتھ اوسکی کیسکو پس کہا میں ہی رسول خدا کی کیا نہ خوشخبری پہنچاؤ نہیں ساتھ اسکی لوگو کو فرمایا نہ خوشخبری پہنچاؤ
 پس بہر و سارنگی اوعمل کرنا جو پورہنگی روایت کی بہیم بخاری اور سلمی **ف** حضرت واسطی توضیح کہ کسی چار پر سوار ہوتی ہی اور
 نہ عذاب کرے اوسکو کہ نہ شریک کرے یعنی عذاب میں کسی کا انداز نہ کرنا کہ نہیں کرنا اگر سبب گناہ کی کچھ عذاب ہی ہوگا تو آخر جہنم کا راہ تھا
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيعُهُ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَيْسَ
اللَّهُ وَسَعْدِيكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَيْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ
ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا أَحْرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَحْبَبَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَيَسْتَبْشِرُ أَقَالَ (أَدَايْتُكَ) فَأَحْبَبَ إِلَيْهِمْ مَا مُعَاذٌ حَقَّدَ تِلْكَ تِلْكَ تِلْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میں اور کسے عمل کی ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو بار بار وایت کی بھیجی رہی اور مسلم فی حدیث حضرت عیسیٰ کو کلمۃ الہدایں
بے لکھا کہ کلمہ کن کی کھنسی سی پیدا ہوئی بغیر باپ کے اور ذوق الدنیا کی اس لہی کھا کر مرد و فکوز غور کرنی تھی اور دخل کر نکاشت

عن عمر بن الخطاب قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت أسط ميمك
فلا يبيعك أسط ميمك فقلت يا عمر فقلت أريد أن أسطر ط قال شتر ط ما دأقت
أن يبيعك قال أما علمت يا عمر أن الإسلام يهيم ما كان قبلكه وكان الهجوع يهيم ما كان قبلكه وكان الحجر
يهيم ما كان قبلكه وأما مسلمة رواه البخاري عن أبي هريرة قال قال الله تعالى إنا أنعمنا على الشراة عمن
الشتر وألحقناهم بالبشرى ما سددنا من بابي الرياء والكذب أنشاء الله تعالى

کے کہ کہا آیا میں باپ سے اسط میم کی پس کھانی کر کھلو دایا نہا تہہ اپنا تاکہ بعیت اسلام کی کر دینیں آپ پس کھوا حضرت فی
دایا نہا تہہ اپنا لہی لہی ہا تہہ اپنا پس یا حضرت فی کیا ہی واسطی تیری یومر کھانی اراد کرتا ہوں میں بیہ کہ شرط کر دینیں فرمایا
کیا شرط کرنا ہی کھانی شرط بیہ ہی کر بخشش کیجادی واسطی میری یعنی اون کتا ہوئی کہ بھلی سلام سی کی ہی میں فرمایا کیا خنیں جانا تو لہی
جان الیومر کہ تحقیق اسلام لانا اور کرنا ہی اون کتا ہوئی کہ بھلی اسکی عین اور تخلیق جبرت دور کرتی ہی اوپر کھو کو بھلی دوسری اور تحقیق حجر
دور کرتا ہی اون کتا ہوں کو کہ بھلی اوس میں روایت کی بیہ مسلم فی اور دونو حدیثیں کہ روایت کی گئی ہیں روایت ابوہریرہ سی
سر بھلی حدیث کا قال اللہ تعالیٰ ہی اور دوسر حدیث کا سر بیہ ہی اکبر بار دلی ذکر کر گئی ہم ان دونو حدیثوں کو جمع باہوں ریا اور کر کی اگر
چاہیگا اللہ تعالیٰ یعنی مضامین والی فی بیہ دونو حدیثیں کتاب الایمان میں روایت کی ہیں دھنسی بھان ذکر کرنا اذ نکا مناسب جانا
مکان ذکر کی ہیں در اسلام لانی سی حق الدنیا و بندگی سببخی جانی خنیں لیکن بندگی حق کا مطالبہ باقی رہنا ہی اور جبرت و حج سحر
حق اللہ یعنی گناہ او کی بخشی جانی ہیں نہ نہ بندگی سببخی جانی خنیں لیکن بندگی حق کا مطالبہ باقی رہنا ہی اور جبرت و حج سحر

عن معاذ قال قلت
يا رسول الله اخبرني بعمل يعلفني خلدني الجنة ويباعدني من النار قال لقد سألت عن عظيم ولا انة ليس بيني
على من يسر الله عليه بعد الله ولا شريك يشيأ وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحتج
البيت ثم قال اكا ادلك على ابواب الخير الصوم حنة والصدقة تطفي الخطيئة كما يطوي الماء النار
وصالح الجفجف فليكن ثوبك لا يتجافى جنوبهم عن المضاجع حتى يلقوا بعملهم فليسوا

سولہ ان خبر و بھلو ساتھ عمل کی کر دخل کری مجھ کو بہشت میں اور دور کر مجھ کو اس قدر اچھائی جو جہانوں کی ابائی کام ہی در تحقیق البتہ بیہ میں ہے
جہاں بیان کری اللہ پر اسکی وہ بیہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک ساتھ ولی سبکو اور سیدھا کرنا زکوٰۃ اور کھیر روزی رمضان کی اور حج
کرنا خدا کا پھر فرمایا کیا بتلا و خنیں بھلو در واری خبر کی یعنی سبب نیکی کو پچھتا ہی روزہ دال ہی یعنی او کی سبب گناہ اور ان روزہ سی پچھتا
اور سرد و نا بھلا ہی گناہ کو جیسا بھلا ہی باقی ان کو اور نماز شخص کے در میان رک کی یعنی اسطرح دگنا ہوئی دور کرتی ہی پھر پھر ہی بیہ آیت
تجانی جنوہم عن المضاجع بھانک کہ پچھتی لیکون تکف یعنی ساریہ پڑھی کہ عہ سورہ سجدہ میں امین بیان خوبی تہجد گزار دھنا ہی تو سقا
اکا ادلك بئس الاثم و عثم و ذر فیه سبب اقلیت بلی یا رسول اللہ قال اسرا کہہ اللہ لہ پھر فرمایا کیا بتلا و خنیں بھلو
سولہ کا اور ستون رسکا اور بندہ ان او کی ہا میں ان تیلان رسول اللہ یا اکرم کا اسلام سبب سکرام کا یعنی اصل در سولہ مور دین کا کہ دین غیب

روایت ہی عبادہ بنی صامت کہ اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کفرمائی تھی جو کہ گواہی دی ہے کہ انہیں کوئی معبود و گوارہ
اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنوئی اللہ کی من جہاں کی اللہ کی اور اس کی الگ یعنی الگ عیشے کی روایت کا اسکو مسلم نے **وہن**
عُثْمَانُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّاتٍ هُوَ يُعَلِّمُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ میری اور وہ یہہ جانتا ہوا یقین رکھتا ہوں کہ انہیں کوئی معبود و گوارہ داخل
ہوگا بہشت میں روایت کی یہہ سلم نے **وہن** اگر چہ سب کے گناہ کی کہنی دن دو زمین ہی لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت میں :
وہن جَابِرُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَانِ مَوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَسَا
الْمَوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں جو جب کے فی بہن جنت اور نہ کہو کہا ایک شخص فی ای پیغمبر خدا
کا پیغمبر بنا جب کہ فی بہن جنت اور نہ کہو فرمایا جو کہ میری شریک نہ ہو ساتھ اللہ کی کیو کہ داخل ہوگا الگ میں در جو میری نہ شریک نہ ہو ساتھ
اللہ کی کیو کہ داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہہ سلم نے **وہن** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ مَعَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ
عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يَغْتَضَمَ دُونَنَا وَفَرَعْنَا فَعَفْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَعَهُ فَخَرَجْتُ ابْتِغَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْتُ حَائِطَ الْأَضْرَاءِ لِعَبِيٍّ الْجَدِّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا تھی ہم پیغمبر ہوں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سکا اور ساتھ ہماری ہی ابو بکر رض اور عمر رض چہ جاہت کس کھڑی ہوئی یعنی اور باہر تشریف لیگی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہماری پس دیر لگا فی اور ہماری آئی میں اور ڈری ہم اس کہ پیچائی جاوین ایذا یعنی دشمنوں سے بغیر ہمارا اور گہری ہم پس اور ہم
ہوئی ہم یعنی تلاش کلی پس تہا میں بل اوان کوگوئیں کا کہ گہری فی پس نکلا میں دہو نہ تا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک آیا میں
اس باغ الضاری پیغمبر کی **وہن** بنی نجار ایقبہ سلمہ سی انصار میں ہی انہیں سی کیا یہہ باغ تہا فَرَدْتُ حَيْثُ لَجَّ لِلَّهِ بَابُ الْفَلَاحِ
پس بہر میں گراو کی اسو طہی کہ باؤ میں اسکا دروازہ پس نہ پایا یعنی **وہن** ابو ہریرہ فی قیاس در قرینہ سی معلوم کیا کہ حضرت بہن
ہوئی پس گدہری اندر جا کی ہی لیکن نہ پایا شاید دروازی بند کر دی ہوگی یا سبب منظر کج دروازہ نظر نہ پڑا فَاذْرُسُوعٌ فَدَخَلَ
فِي جَوْفِهَا مِنْ بَيْنِ خَارِجَتِهِ وَالْبَيْتِ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَرْتُ فَلَدَخْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْشِرْ
پس انگہان ایک نالی داخل ہوتی تھی اندر باغ کی کوئی سی باہر کی اور معنی سیرج کی جدول میں اور جدول کہتی ہیں نالی کو کہا ابو ہریرہ
پس سمٹ گیا میں پس داخل ہوا میں با حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا حضرت فی تو ہی ابو ہریرہ **وہن** سبب تجب کہ یہہ
فرمایا کہ باجو دہد ہونی دروازہ کی کیو کہ انا فَعَلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَفَعَلْتُ
فَأَبْطَأْتُ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ يَغْتَضَمَ دُونَنَا فَفَرَعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَعَهُ فَانْتَبَهْتُ هَذَا الْحَائِطُ
فَاحْتَفَرْتُ كَمَا يَحْتَفِرُ الشَّعْبُ وَهُوَ كَأَنَّ النَّاسَ وَرَاءِي فَقَالَ يَا بَاهِرِيَّةُ وَأَعْطَانِي نَعْلَانِ فَقَالَ ذَهَبَ نَعْلَانِ
پس کہا میں ناں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حال تیر کہا میں تھی آپ در میان ہماری پس کھڑی ہوئی پس دیر لگا فی تمہاری
پس ڈری ہم یہہ کہ ایذا پیچائی جاوے تم دون ہماری پس گہری فی ہم پس تہا میں اول دن کوگون کا کہ گہری فی پس آیا میں اس باغ

میں بس مست گیا میں جیسی کہ مستی ہی تو میری یعنی بہت میں جانیکی بسی اور یہ لوگ انی میں بھیجی میری پس فرمایا اسی البوہرہ اور دین
 بجکو دونو پوئیں انی بس فرمایا لیجان دونو پوئیں کو ف تا کو معلوم کریں کہ حضرت یاسی کا ہی ہمنے لقیہ من وکرا
 هذا الحارث يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشرا بالجنة فكان اول من لقيت عمرا
 فقال ما هاتان النعارت يا باهرية فقلت هاتان نعلا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت
 بهما من لقيت يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشرا بالجنة فصرى عمر بن عبد
 الخرز لاسي فقال ارجع يا باهرية فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجهشت بالبحر
 وركبني عمر واداه على اثري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك يا باهرية قلت
 لقيت عمر فاجزته بالذي بعثتني به فصرى بيني وبين عمر فصرى لاسي فقال ارجع فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يا عمر ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله يا لاسي انت واهي اعثت
 ابا هريرة بعديك من لقي يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشرا بالجنة قال نعم قال
 فلا تفعل فاني اخشى ان يشك الناس عليك فخلهم يعلمون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجع
 بس جو ملی بخشی بھیجی اس باغ کی گواہی دیتا ہو سکی کہ ہمیں کوئی معبود دگر الیقین رکھتا ہو ساتھ اسکی دل و سکا بس بشارت دی
 اوسکو بہشت کی بس تھا اول اون کو کون کا کہ ملاقات کی میں عمر بس کہا کیسی میں یہ دونوں پوئیں اسی البوہرہ کہا میں یہ دونو
 پوئیں میں بھیجے خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجا ہی بجکو ساتھ ان دونوں کی جس کے کو نہیں گواہی دیتا ہو سکی کہ ہمیں کوئی معبود
 دگر الیقین رکھتا ہو ساتھ اسکی دل و سکا بشارت دونوں و سکو ساتھ بہشت کی بس مارا عمرنی در میان چہاتی میری کی بس
 گرامین بھیجی کی بل بس کہا ہر جا ای البوہرہ بس ہر آیا میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بس واپسند کی میں ساتھ دونوں کی اور
 غلبہ کر چلی آئی مجھے عمر بس ناگہان و بھیجی میری بس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی حال تیرا ای البوہرہ کہا ہر
 ملا میں عمری بس خبر دی اوسکو ساتھ پیغمبر کی بھیجا میں بجکو ساتھ اسکی بس مارا در میان چہاتی میری ازانگرا میں پچھا اسکی بل در
 کہا ہر جا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عمر کا سبب ہو بجکو و پیغمبر کہ کیا تو نے کہا حضرت عمرنی بار رسول خدا قربان ہو با پس
 تمہاری اور ان کے گرا بھیجا تھا میں البوہرہ کو ساتھ پوئیں کی جو ملی گواہی دیتا ہو اس بات کہ ہمیں کوئی معبود دگر الیقین رکھتا
 والا ہو ساتھ اسکی دل و سکا بشارت دی اوسکو ساتھ بہشت کی فرمایا کہ ان کہا عمرنی بس نیکی کیونکہ میں ورتا ہوں اس بات
 کہ ہر سار میں لوگ سیر یعنی بشارت پر اوکل کرنا چوڑ دین بس چوڑ دی اوسکو عمل کریں بس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 بس چوڑ دی اوسکو وایت کی میں سلمی ف اگر کوئی کہی کہو نکر و او اعلم کہ حضرت ای شخص کو ایک مہینہ نیکو فراموں در
 وہ منع کر دین اور پیر دین و سکو جواب و سکا یہ کہ حضرت عمر جانتی ہی کہ یہ عمر بھیجا نا و اجب میں بلکہ واسطی خوشی منو منو کی ہے
 اگر دین میں کی تو اعلم کہ نیک پیر چنانچہ حضرت فی خود ہی فرمایا تھا اذ یکلوا لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی
 ہوئی جب حضرت عمر کی التماس و مصلحت یاد آئی فرمایا چوڑ دی اعمل کریں و اگر اطر طور وجوب ہو نا کہ سیکو فرامی چوڑ دی
 حضرت عمر کا کیا مقصد ورتا کہ منع کرنی و معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم معاينة الجنة

[illegible]

شمر خواجه کل کر دھل کر یکا اتویں امد لعل کلمہ اسلام کا یاغت و یکا یعنی سبب قبول کرنی کلمہ پس کر یکا اہل و سکا کہ مادم مرگ کلمہ پڑا بت ریکما باؤل
کر یکا سبب قبول کرنی کلمہ پس سمان برادر ہوئی یعنی چیز دینا قبول کر لگی اور دومی ہوئی **وَعَنْ** وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيلَ لَكَ الْيَسْرَةُ الْاِثْمُ
اللَّهُ يَفْتَحُ لَكَ الْجَنَّةَ اور روایت ہی وہب بن منبہ کی سی کہ کھایا واسطی ہے کیا نہیں جی لا الہ الا اللہ کی سبب جنت کی مفتا جبکہ غیبت الالہ
وہب نے عمل کرنی پر و تہذیب کے اوکی ترک پر لوگوں نے یہ کما جو کہ نور ہر مطالب کا یہ کما کہ پس یہ کما کہ جی جنت کی دروازہ کی کلمنی کی
عمل ہون باخون قال لی و لکن لیکن مفتاح الالہ اولہ اسنان فان جنت مفتاح لہ اسنان ففتح لک الالہ ففتح لک وہ
الخال خیر فی جنتہ یا کما وہب کہ مقرر ہی لیکن نہیں ہوئی کلمنی مگر واسطی اوکی ہوئی ہیں فدانی پس اگر لا ویتو کلمنی کو کہ واسطی اوکی
فدانی ہیں کھولا جا وی واسطی تیری اور اگر نہ لا با واسطی کلمنی نہ کھولا جا ویگا واسطی تیری روایت کی یہ بخاری نی چہ ترجمہ باب کف مراد
فدانی ہونسی یہ ہی کہ دلمیں کلمہ کی تصدیق کلمی و زبانی اور ہوا ایسا اور تا بعد ہوا حکام اسلام کا بلا جبر مراد فدانی ہونسی اعمال نیاس ہیں
اس صورت میں یعنی یہ ہوئی کہ جب لک اعمال نکاشی ہوئی کلمی بلانی انہیں داخل ہوگا مقصود سبب اللہ تبارک و تعالیٰ کی تہذیب میں **وَعَنْ** ابی ہریرۃ
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها كتبت له بعشر اشكال
الى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها كتبت له اثنتي عشرة حتى يبقى الله متفق على كذا اور روایت ہی ابوبہرہ
کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جنت اچھا کری ایک تمہارا اسلام ہی کو یعنی ستمہ صدق دل و خواص کی پس جو کلمی کہ کر ہی و سکر
کھے جاتی ہی واسطی و سکی دس برابر و سکی سات برابر تاکہ رجو راہی کر تا ہی او کلمی جاتی ہی مانند اوکی بیاض خاک کے طافات کری اکثر روایت
کی یہ بخاری و مسلم فی ف حاصل یہ کہ ایک کلمی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جتنی جاتی ہیں بقدر صدق اور اخلاص کے سات ستر
یکہ بعضی جگہ زبانی و جہی جہی حرم میں ایک لکھے لکھی جاتی ہیں اور زبانی جہی کر تا ہی تہذیب لکھی جاتی ہی کمال عبادت پاک پروردگار کی
عَنْ ابی امامۃ ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان قال اذا سرتك حسنتك و
سألتك سيئتك فانت مؤمن فاور روایت ابوالامہ سی تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہ ایمان یعنی نشانہ
درستی ایمان کا کیا فرمایا جس وقت کہ خوش کری تجھ کو کلمی تیری اور ناخوش کری تجھ کو زبانی تیری یا پس تو میں ف یعنی خوش ہوو سبب نہ کہ توفیق پر
مدد حق کر اور اسبب توفیق گاہ او کی کلمی و ناخوش ہوو سبب ف و عذاب کہ اور دور ہوئی و سکی دیکھا دسی پس تو میں کیونکہ تو میں کامل تہذیب کر تا ہی طاعت
و گناہ میں و اعتقاد کر تا ہی جہانہ کا ان دونوں پر خلاف کا فر کی کہ دو کلمہ نہیں فرق کر تا در میان ان دونوں کی و کچھ پروا نہیں کرتا اکی کرنی نہ کر
کہ قال یا رسول الله فما الاثم قال اذا كذبت في حديثك شئ فادع رفاقك احمل لكما او شخص فی ایمانی رسول خدا کی پس کیا ہی گناہ فرمایا
جس وقت کہ تردد کری بیچ دل تیری کلمہ خیر پس جھوڑ دی و سکر روایت کی یہ حمزہ فی کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جنت میں کلمہ
کلمہ خیر اوکی نہیں تھا و تہذیب ہر حکم او سکا گل جو جو بے راہیہ حال بھی گزرتا اکی کلمی بری بات تو دلمیں کلمنی تہذیب جی خاطر جمع اسبب نہیں ہوو
عَنْ عمر و بن عیسیۃ قال انبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله معك على هذا الامر
قال خير و عیسیۃ فقلت ما الاسلام قال طيب الكلام و اطعام البطار و قلت ما الايمان قال الصبر
و السمع لحد قال قلت اي الا سلام افضل قال من سلم المسلمین من لسانه و یکرہ قال قلت اي الايمان افضل
قال خلق محسن قال قلت اي الطبایة افضل قال طول القیوت قال قلت اي الهجرة افضل قال

ان فیه منار کربک قال قلت فای افضل قال من عقر جواده و اھنی قدمه قال قلت فای
 الشاغات افضل قال جوف اللیل الا حرقہ احمدا وروایت ہی عمرو بن علقمہ سی کہا کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس
 پس کہا میں ہی رسول خدا کوں تپا ساتھ تپا ہی اور اس دین کی یعنی بند امین فرما یا ایک نہ تھا یعنی ابو بکر اور ایک علام تھا یعنی بلال کہا
 کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچھی کلام اور کہلا نا کہانی کا کہا میں کیا میں بائیں یا مان کی فرما یا کہ صبر کرنا اور سخاوت کر کی یعنی رمی باؤنٹو
 باز رہی اور مستعد ہو کر فی طاعات پر کہا کہ کہا میں کو نسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت میں سلطان زبان ہوگی سی اور تہہ و سکی سی
 کہا پھر کہا میں کو ن سی بات ایمان میں بہتر فرمایا خلق نیک کیا کہ کہا میں کو نسی چیز مازنین بہتر ہی فرمایا اہل ارہنادیر کا کیا کہ کہا میں کو نسی
 ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ جو طوطو تو او سچہ کو کہ نا خوش رکھنا ہی بت پر کہا پھر کہا میں پس کو نسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جا کر
 گھوڑا اوسکا اور مار اجاوی دو خود کہا کہ کہا میں کو نسی ساعت ساعتوں ہی بہتر ہی فرمایا در بیان رات کا اخیر یعنی جو تہا فی حصہ یا یا بخوان
 حصہ رات کا روایت کی پہلے حدیثی و کن معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یقول
 لقی اللہ لا یشیرک بہ شیئاً ویصی علی الخمس و یصوم رمضان عقر لہ قلت اقلہ ابشر ہم یارسول اللہ
 قال نعم یقول رواہ احمد وروایت ہی معاویہ بنی جبل کی سی کہا اون نے کرسامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی تھی
 جو شخص ملقات کری اللہ کثیر کرے گا ہی ساتھ و سکی کسکو اور نازین پڑتا ہو یا بخوان اور روز رکھتا ہو رمضان کی بخشش کیجا و گی و سکی
 اوسکی کہا میں کیا نہ بشارت دینوں و نلوا ہی رسول خدا کی فرمایا کہ چھوڑ دی اؤلو کہ عمل کریں روایت کی یہ حدیثی و کن بخشش کیجا و گے
 یعنی صغیر گناہ بخشش جاوے گی یا کثیر اگر چاہے گا اللہ تو بخشد لگا اور ہمیں ذکر حجہ اور زکوہ کا اس ہی نہ فرمایا کہ ہر سی برفض نہیں بلکہ افغان
 ہے برہن عمل کریں یعنی گوشش کریں زیادتی عبادتین اور سیر بہر وسانہ کریں نہیں اور بری کام نہ کرنی لگیں **وکنہ** اللہ سال
 التبی صلی اللہ علیہ وسلم عن افضل ایمان قال ان تحب للہ و تبغض للہ و تعول لسانک فی ذکر
 اللہ قال وماذا یارسول اللہ قال و ان تحب للکاتبین ما تحب لنفسک و تکف لھم ما تکف لنفسک رواہ احمد
 اور روایت ہی معاویہ سی کہ پوچھا میں صلی اللہ علیہ وسلم سی بہتر پڑ خصلتوں ایمان کس سی فرمایا یہ کہ دوستی کر ہی تو واسطی اللہ کی اور دشمنی
 کر ہی تو واسطی اللہ کی اور جاری رہی تو زبان ہی کو بیج ادا دلی یعنی ساتھ حضور دل کی کہا پھر کہا ہی ہی رسول خدا کی فرمایا اور یہ کہ دوست
 کر ہی تو واسطی اللہ کو کوئی او سچہ کو کہ دوست نہ کہتا ہی واسطی اللہ اور کردہ کہ واسطی اللہ کو کو کہ نہ کہتا ہی واسطی اللہ یعنی بیخوابی کہ واسطی اللہ کو کو کہ نہ کہتا ہی
الکبار و علامات الفاظ یہ باب پہ بیان گناہ کبیرہ اور نشانہوں نفاق کی **ف** گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرعین اوسکی کرنی پر جدا
 ہو یا وعید خدا کا ایا ہو اوسکی کرنی پر قرآن در حدیث صحیحہ میں یا اطلاقی شرعین او سچہ کہ آیا جو سی صاحب پستہ میں من ترک الصلوۃ مستفلاً
 کفر بافسا داوسکا مثل فساد کبیرہ کی باز بادہ اوس ہی ہوا منع اوس ایا ہو ساتھ دلیل قطعی کی و بموجب ہتک مت دین کی ہو پس حسنہ
 یہ بات نہ ہو وہ صغیرہ اور مراتب کبیرہ کی متفاوت ہیں بعضی بہت بڑا اور بری ہیں بعضی اور حدیثو عن جو مذکور ہوئی ہیں حسب میں مذکور ہوئی
 بلکہ جو مناسبت چینی والی کی ہوتا بیان فرمائی اور مولانا جلال لدین دودا وغیرہ کی کبیرہ ہی نقل کی ہیں شرک ناساتہ اللہ کی خواہ اوسکی تائید
 کسکو شرک کر ہی باعبادت میں یا استعانت میں یا علم میں یا قدر میں یا تصرف میں یا پیدا کر میں یا پکارت میں یا کہنی میں یا نام کہنی میں یا ذکر
 کر میں یا نذرانی میں یا لوگوں کی مورسومہ میں یعنی جیسی اللہ کو سکی کام سیر میں کہ اوسکو ہی جانی اور غیب صراحت کی گناہ پر کہنی اور ناحق

خون کرنا اور زنا اور اعلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینے اور نشہ کی چیز پیتی اور کحل کرنا اپنی محارم سے اور حلال
کہیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کی ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جس کا باوجود قدرت کی اور علیہ کفار کی اور باج
کہانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور بخومی اور کا پسینے تصدیق کرنی اور سیکھا مال ظلم سے لینا اور مرد یا عورت یا لدا من کو تہمت زنا
کرنی اور چھوٹی گواہی دینی اور رخصہ رمضان کا قصد یا بجز روزه نا قصد چھوٹی کہانی اور عانا کا مٹا اور بابا یا سہلما نو نونو ناحی ستا اور انکو
نا فرمانی کرنی اور کافروں کی لڑائی سے بہانہ اور مال یمون کا ناحی کہانا اور اب تول میں خیانت کرنی اور نماز لگنی بھی وقت سے پہلے اور سیکھا
نا ناحی الزنا اور جھوٹا شخص پر باندھ لینا اور بڑا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتوں کو اور انکار کرنا انکا اور ہتھکڑیاں انکا اور انکار کرنا ضروری
دین کا اور ترک کرنا نماز اور رزقہ اور حج اور زورہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو بڑا کہنا اور گواہی بجز چہرہ پانی اور رشوت لینے
اور خاوند جو رو میں لڑائی ڈولوائی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور سہراف کرنا اور خراقتی کرنی و فساد
کرنا زمین میں بیچ مال در دین اور ہمیشہ صغیر و کنا کرنی اور مرد کرنی گناہوں اور رعبت دلالی گناہ پر اور گناہا ساتھ مزامیر کی اور
ستر کہوں احام میں رد و رد کو کو کلی و بخل کرنا اور واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنی میں بہ گناہ میں
زیادہ سے اور کسی کہ غیر اپنی کو مای اور بکلی نمک کی پشابل و دشمنی سے و راید و دشمنی ساتھ لدوشی کی اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنی سے عہد
شکنے کرنی اور وطن کرنا سبب و دشمنی پانچ کی کرنی ازراہ تکبر کی اور گواہی کی طرف بلانا لوگوں کو اور نوحد کرنا اور بر اطر لقیہ کاننا اور شہاد
مسلمان بہائی کی طرقت کرنا ساتھ تیز خیز کرنی اور خو جا کرنا سیکھا اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنی سے یعنی مثلاً ڈاڑھی منڈ وادی یا
تہوڑی سی ناگ وغیرہ کا ڈالی اور ناشکری کرنی اپنی محسن کے اور کج روی کرنی حرم میں اور جاسوسی کرنی اور کہیلنا سکر زدگی اور جنتی
کہیل کرنا اتفاق حرام میں کہیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو ای کافرا ورنہ عدل کرنا و زمین میں بیہوشی نوبت میں اور رزق کرنا اور حاکم
سے صحبت کرنی اور کرنی غلہ سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنی اور عالم کو اپنی علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا اور
خوبصورت کو اور سیکھ گھر میں جانا لکنا اور کسی کی گھر میں بغیر و سکی اخون کی جانا اور دیو سنی اور عمر ساقی کرنی اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر نہ دیکھ رت کی ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کی بہانہ نا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نا فرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب
اور رحمت خدا سے نا امید ہونا اور الیٰ عذاب سے بدتر ہونا اور حقارت حاملون اور حافظوں کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اس قدر مذکور ہو
سو اگلی اور پہلی ہیں بہہ ترجمہ مشکوٰۃ میں کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ فرماتا ہے کہ اب بن خیم مصنف بحر اللیق کی من لکھی ہیں **الفصل**
الاول فصل عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ ای الذنب اکبر عند
اللہ قال ان تدعی للہ ذنبا و هو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل و لک خشیتہ ان یطعم معک
اور روایت ہے عبد الباقی مسجد کی سی کہ کہا کہا ایک شخص نبی ای رسول خدا کی کونسا گناہ بہت بڑا ہے نزدیک اللہ کی فرمایا کہ
شہر آدم کو سیکھو و اسطی خدا کی شریک در حال انکہ آدمی نبی پیدا کیا شجر کو کہا اوسنی پہر کونسا فرمایا کہ یہ مار ڈالی تو اولاد اپنی کو اس نے بنو
کہ کہا وی ساتھ تیری **ف** ملا علی قاری رحمہ فی ان مدعو لک ذنبا لک کسے عبادت کس کو شریک کی یا عبادت میں سے جسے لکھ لکھ کر
اس طرح اور کو بہی کہی باغلا فی ہماری نہیں حاجت بلکہ گناہ ہی بھی اس سے اور ستمی ایم جاہلیت میں کہ جسے جل کی درسی اولاد کو
مار ڈالی تھی کہ کہلانا بلانا یا بڑا بڑا اوس سے بھی منع فرمایا قال ثم ای قال ان تزانی حیلک جارك فانزل اللہ تعالیٰ

خیالی میں اور یہی حصہ اللہ ہی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی لکھا ہے کہ شرک شرعین سے کوئی نہیں کہ جو صفتیں خاص ہا یہ تعالیٰ کر
ہیں وہ اسکی غیر میں ثابت کر لی گئی جیسی علم اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم اور کا علم ہی دلیسا جانی یا جیسی اللہ کو قادر جاننا ہی ہر چیز پر دلیسا اور کو بھی جانی
یا جیسی وہ تصرف رکھتا ہے عالم میں ہاتھ ارادہ اپنی کی نہیں اور کو بھی جانی مثلاً اسکی جانی کہ اوہنی بھی شایاں کھی تھی اوس معیشت فراخ
ہو گئی یا خلائی فی پھیلا کر کی تھی اوس میں بیمار یا بد بخت ہو گیا اور بعضی کبیر و گناہ کو بھی شرعین شرک لکھا ہے فی نفسی بھی نجات و دروہو جیسی کہ جانی
شریف میں ہا یہی کہ جنہی سوای انکس اور کی قسم لکھا ہے اوہنی ضرور شرک کیا یا آباہی کہ شکون بلعنا شرک ہی یا آباہی کہ ربا کرنا شرک ہی یا آباہی کہ عورت
جو خاوند کی محبت کی ہے لہذا لکھی شرک ہے اور بعضی قسمین شرک کہ تفسیر غیر میں لکھی ہیں کہ جو لوگ سوا خدا کی اور کو غیر عبادت میں ہر خدا کا کرتی
ہیں وہ بدعتی ہیں یا ناسمجہ وہ لوگ ہیں کہ جو کر کے اور کو ہم خدا کا کرتی ہیں اور نام اور دن کا نام خدا کی بطریق تقریب کے ذکر کرتی ہیں مثلاً اوتھو
بیشی میں مثل نام خدا کی اور نہ کا نام نہیں ہیں اور ناسمجہ وہ ہیں کہ نام کہتی ہیں بندہ فلاں اور عبد فلاں اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہیں اور ناسمجہ وہ ہیں کہ
بج غیر خدا کی ہے کرتی ہیں اور اور کوئی نیت میں ہیں اور ناسمجہ وہ ہیں کہ دفع بلائی لکھی اور کو پکار کر میں یا حاصل کرنی منافع میں اور ناسمجہ وہ
رجوع کرتی ہیں اور ناسمجہ وہ ہیں کہ خدا کی نام کی ساتھ علم اور قدرت میں اور کو بر کر میں ہیں جیسی کہ لکھی اشار اللہ و شہادت میں جو کچھ خدا چاہا اور نہ
چاہا ہو گی وہ ہو گا ایک شخص فی حضرت کو لکھی لکھا تھا اور کو فرما کہ تو فی مجھی اللہ کا شرک کیا بلکہ یوں کہہ ماشار اللہ و وحد یعنی جو نرا اللہ چاہیگا وہی ہو گا
نام ہو مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضی فعال اگرچہ شرک متبعی یعنی کفر نہیں ہیں لیکن مشابہ فعال شرکوں و ربیت پرستی میں ہیں و نسبی بھی پرستی کرنا اور
جیسی کہ لوگ و بر و علما اور بادشاہوں وغیرہ کی زمین کو چوستی ہیں کہ زوالی اس فعل کی اور جو کہ اس پر خوش ہوتی ہیں وہ کو ہنگام ہوتی ہیں کیونکہ
بفعل حرام اور کبیر و گناہی اس کے مشابہت پرستی کی ہے لہذا فی تحفہ الملوک میں زمین جو منی اگر بطور عبادت اور تعظیم کی ہو کفر ہی اور اگر بطور
تحمیل یعنی ادب کے ہو کفر نہیں لیکن گناہ کبیر و ہی لہذا فی در المختار نام ہو اسیان شرک کا انبغیر مع ہو نا ہی بیان سحر کا سحر کا جیسی حرام اور ہلاک
کرنا والا ہی نہیں ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا ہی حرام اور ہلاک کرنا والا ہی اور خیالی حاشیہ شریح عقائد کی میں لکھا ہے کہ سحر کا کفر ہی بالانفاق اور
ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی یہ متفق ہی کہ سحر کو مار ڈالا جا بھی و بعضی کہتی ہیں کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالی اگر اوس کو توبہ نہ کرے اور جو م اور کھا
اور پوچھنا کا ہیں اور جو ہی سی در ریل و شعبہ اور تعلیم کر فی انکی اور فردی یعنی انچرا م اور اگر ایک مسلمان دو کا فونسی بھاگی کبیر و گناہی اور اگر دوسری
زیادہ ہوں بھاگنا حرام نہیں جائز ہی لیکن دل ہی ہی کہ سحر بظہر ہی لہذا ذکر الشیخ عبدالحق بن مخوم سنار کی تائید سے خبر میں بندہ وغیرہ کی تائید اور
کہانت بغیر سنار کی غیب کے خبرین و منجیب سے بعضوں کی جنات تابع ہوتی ہیں اور وہ احوال غیب بیان کرتی ہیں **وَعَنْهُ قَالَقَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُزْنِي الزَّانِي حِينَ يُزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّسَاءِ وَحِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ
النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ
هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ
وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ وَكَأَيُّ شَرِّ النَّحْتِ حِينَ يُشْرِفُ هُوَ مُؤْمِنٌ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانیہ اگر زانیہ لایق ہو کہ نہ کرنا ہی اور جو ہوسٹن ہی زانیہ زانیہ کو توبہ نہ کرے اور جو مومن نہیں رہتا اور نہیں جو رہی کہ توبہ نہ کرے
کرنا لایق ہو کہ نہ کرنا ہی اور جو ہوسٹن ہی زانیہ لایق ہو کہ نہ کرنا ہی اور جو ہوسٹن ہی زانیہ زانیہ کو توبہ نہ کرے اور جو مومن نہیں رہتا اور نہیں جو رہی کہ توبہ نہ کرے
اوس میں کہ نہیں ہے اوس وقت کہ توبہ نہ کرے اور جو ہوسٹن ہی زانیہ لایق ہو کہ نہ کرنا ہی اور جو ہوسٹن ہی زانیہ زانیہ کو توبہ نہ کرے اور جو مومن نہیں رہتا اور نہیں جو رہی کہ توبہ نہ کرے
خیانت کرنا ایک تھا جس وقت کہ خیانت کرنا ہی اور جو ہوسٹن ہی زانیہ لایق ہو کہ نہ کرنا ہی اور جو ہوسٹن ہی زانیہ زانیہ کو توبہ نہ کرے اور جو مومن نہیں رہتا اور نہیں جو رہی کہ توبہ نہ کرے

خاندان پر حرام ہو جاوی اور صحبت کی تو حرام ہو اور فرزند پر علم زادی پیدا ہون پس اولاد نہ لائی نہ بی بی بہت ہو اور سادہ دانا و کرار
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قُلُوبُ الْبَشَرِ مَنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمَصْلُوكُ فِي خَيْرِ نَفْسِهِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي
الْخَيْرِ يَبْتَدِئُهُمْ دَوَاةُ مُسْلِمٍ اور روایت ہے انہیں کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان ابوس ہی اس کے
بندگی کریں و سکوصلے پہ چڑھو و حب و لیکن بچو و غلامی کی ہی دویان و مکی اپنی جنگ و جدل کر دانا ہی ابوس روایت کی یہہ سلم فی
بندگی شیطان فی سہی مرادی پہ چڑھنا ہوتا کا اوصلے یعنی ہوس اس حضرت کی بعد اگر بعضی خرقہ ترموئی لیکن بت پرست نہ ہی **الفصل**
الثانی فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَخَذْتُ نَفْسِي
بِالشَّيْطَانِ لَأَكُونَ حِمَّةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْكَلْبِ قَالَ اللَّهُ الَّذِي رَدَّ أَقْرَبَهُ إِلَى الْوَسْطِ وَسَيَرَّوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے بی بی عباس
کے سہی تحقیق تہی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اوکی پاس ایک شخص پس کہا تحقیق میں یا ہون دل ہی میں ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہہ ہوتا
میں کو کلام بہت بہتر ہی طرف میرا سہی کہہ لو لو میں ساتھ و مکی یعنی نہایت ہی ہی وہ بات فرمایا جدی و سطحی اللہ کی وہ اللہ کہ بہر ذرا
اور سیکو طرف و وسوسہ روایت کی یہہ بودا و فی ف غصہ و وسوسہ و میں کہا او بودا و فی و عمل کرتی نہ دیا ما مواخذہ ہوتا او بودا و یہہ بودا و مواخذہ
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَكُونُ بَيْنَ أَدَمَ وَالْمَلَكِ كَمَا أَنَّ كَلْبَهُ
الشَّيْطَانُ فَإِعْبَادُ الشَّيْطَانِ تَكُونُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْمَلِكِ فَإِعْبَادُ الْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ الْبَاطِلِ قَسَمٌ وَحَدٌّ لَكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ
تَلِيْمُ اللَّهِ وَمَنْ وَجَلَ الْخَيْرَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمْ الْفَقْرَ وَيَا قَوْمُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَدَاةُ
الزُّبُرِ يَدْفَعُ هَذَا حَدِيثٌ خَيْرٌ اور روایت ہے ابن مسعود کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شیطان کی تصرف ہی تہہ
بے آدم کی اور و سطحی فرشتہ کی تصرف ہی پس یہہ تصرف شیطان کی پس عدہ دینا ہی ساتھ برائی کی اور جہلانا ہی ساتھ حق کی یعنی ساتھ جہل
و نبوت و غیرہ کی اور یہہ تصرف فرشتہ کا پس عدہ دینا ہی ساتھ نیکی کی اور تصدیق کرنا ساتھ حق کی پس جو کوئی باوی اوکو یعنی وعدہ نیکی کو
پس جانی کہ تحقیق یہہ طرف سہی اللہ ہی پس چاہے کہ حمد کی اللہ او جو شخص باوی دوسرے یعنی شیطانی طرف ہی پس پناہ پڑے ساتھ اللہ کی
شیطان ہی یہہ یہہ یہہ شیطان وعدہ دینا ہی کو فقر کا او حکم کرنا ہی کو ساتھ گناہ کی روایت کی یہہ ترموئی فی اور کہا یہہ حدیث خوب
ہے **ف** شیطان وعدہ دینا ہی کہ اگر بہلائی کی تو برائی میں گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر کیا تو فی اور عبادت و مکی کی تو محتاج کی
خواریں مبتلا ہوگا **وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يُسْأَلُونَ حَتَّى يَنْفَلِكُوا**
لَخَلْقِ اللَّهِ الْخَلْقَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَادَا قَالَ لَوَافِدَ لَكَ فَقَرَأَ اللَّهُ أَحَدُ اللَّهِ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَقْطُرْ
عَنِ يَسَافِرُهُ ثَلَاثًا وَلَيْسَتْ تُعَدُّ بِإِلَهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ دَوَاةُ أَبُو دَاوُدَ وَسَدَنُ كُرْحَدِ يَنْشِ
عَمْرُو بْنِ الْأَحْوَصِ فِي بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ الْخُرُوجِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور روایت ہے ابو ہریرہ کی نقل کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سہی کہ فرمایا ہمیشہ ربنا کی لوگ پوچھا پوچھی کرتی یہاں تک کہا جاوے گا یہہ یہاں کی ہی اللہ فی مخلوق پس کسی پیدا کیا اللہ کو پس جسوت
کہیں یہہ پس کہو امہ ایک ہی اللہ ہی نیاز ہی نہ جاوے اور نہ جابا گیا اور نہیں اسٹی باو سکی برابر کوئی بہرے کہ بائیں طرف میں بار اور پناہ پڑے ساتھ
اللہ کی شیطان اندہ گئی ہی روایت کی یہہ بودا و فی اور البتہ ذکر کریں کہ ہم حدیث عمرو بن الاخوص کی بچ باب خطبہ یوم الخری کہ فرمایا اللہ فی
یعنی صلیح میں اسے باب بن مذکور ہی اور میں وہاں ذکر کے ہی **الفصل الثالث** فصل سیر **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَنْسَئُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَنْ كُلِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالمُسْلِمُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أَمْتَكُمْ لَا يَزَالُونَ يَعْبُدُونَ مَا كَانُوا كَانُوا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی انس ہی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہمیشہ پہنکی لوگ بوجہا باجی کرتی کہیں بھانٹا کہ کہیں بھیا اللہ ہی ہر چیز کی پیدا کیا اللہ کو عزت والا ہی اور بزرگی والا روایت کی عید بخاری فی اور دیگر روایت مسلم کی کھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ فرمایا اللہ عزوجل فی تحقیق امت تیری ہمیشہ تھی پہنکی کیا ہی بھیا سے عید بھانٹا کہ کہیں بھیا لسنی پیدا کی مخلوقات پس نشی پیدا کیا اللہ عزوجل والی بزرگی کو کہ عید عثمان بن ابی العاصی کا کہ قُلْتُ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ الشَّيْطَانُ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي يُلْهِمُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ يَقُولُ لَكَ خَيْرٌ فَاذْأَحْسَنْتَهُ فَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ وَأَنْقُلْ عَلَى نَفْسِكَ تِلْكَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَادْهَبْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاصی کا کھا کھا مینی یا رسول اللہ خلیفہ شیطانی اوٹ ہوتا ہی درمیان سپر اور درمیان نماز میری اور درمیان پیشانی میری شبہ والا ہی وہیں مجھ پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شیطانی سے کھا جانا ہی او سو خیر پس جس وقت معلوم کرتو او سو کہیں پناہ کو سنا تھہ اللہ کی وس اور کہ کر بائیں طرف تین بار پس کیا مینی بھیس دور کیا اور اللہ فی نجسی روایت کی بھیس سلم فی **وَحَسَنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَكْبُرُ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ امْضُ فِي صَلَاتِكَ فَإِنَّهُ لَنْ يَنْهَبَكَ ذَلِكَ عَنْكَ حَتَّى تَصْرُفَ وَأَنْتَ تَقُولُ مَا أَقْبَلْتُ فِي صَلَاتِي رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہی قاسم بنی محمد ہی عید کہ ایک شخص نے پوچھا او انس ہی کھا تحقیق میں کہ نہ ہوں حج نماز ہی کی یعنی بھیس کہ درست نہیں پڑی اور کھیت روگنی پس گراں ہونا ہی بھیس مجھ پر کھا واطلی وکی گذر جانا حج نماز ہی کی یعنی تمام کرنا زار شیطانی کی وسوسہ بخیاں بزرگی تحقیق شان بھیس کہ ہرگز نہ جا ہی بھیس تجسی بھانٹا کہ بھری تو نماز ہی ہی اور نہ کھتا عید کہ نہیں پوری کی مینی نماز ہی روایت کی بھیس اللہ ف کھتا ہو مینی کھی تو شیطانی کہ ان بوضعی صحیح نہیں پوری پڑی ہی جسطرح تو کھتا ہی کہیں تیری بات نہیں مانی کا اور نہیں پیہر ونگا نماز تیری برکسی کی ہی بھیس پوری اصل ہی فی شیطانی مینی کہ او کی وسوسہ عمل نہ کری خوش اس بات سے بھیس ہر راہ وسوسہ کی بند کری نہ بھیس کہ عمل نا درست کری اور قبولیت کے **اسمین باب الایمان بالقدر** بھیس باب بیچ بیان ایمان لاکنی سنا تھہ تقدیر کی ف قدر یعنی امور کہ حکم اور انداز دہی ہو مینی امور بین ایمان تقدیر پر لا فرض لازم ہی یعنی اعتقاد کری کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنا و الاعمال بندوں کا ہی خواہ نیک ہو یا خواہ بد ہو تقدیر یک ہی ہی بھیس دون انکے ہی نہیں مطلب کیا او سپر لاکت قرب کو اور نہ ہی مرسل کو اور نہیں جائز ہی خوش و رجحان کرنا و اسمین بطریق عقل کی بلکہ واجب ہے عید کہ اعتقاد کری کہ اللہ تعالیٰ فی پیدا کی مخلوق او کو دو فریق پیدا کی ایک فرقہ جنت و چین کی ہی از راہ فضل کی اور ایک فرقہ دوزخ کی ہی از راہ عدل کے ایک شخص فی حضرت علی رضی اللہ عنہ پوچھا کہ خیر و دو مجھ کو دے کھا او خون فی بڑی راہ ہی نہ پیٹھہ و اسمین بھیرا و انس ہی سوال کیا فرمایا کھا اور ہے مست داخل ہوا و اسمین بھیرا ہی بوجہا فرمایا بھیس بھید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجھ نہیں کہ اس کے **الفصل الاول** فضل ہے **عمر عبد اللہ بن عمر** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَتِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَنْ بَشَرٍ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عہد البیثی عمر کسی کہ کھاؤا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کھینک رہی تھی نہ دین خلوفا کی بجلی پیدا کرنی اسانوں اور زمین کی
پچاس ہزار برس فرمایا اور تھا عرش و سکا اوپر پانی کی روایت کی یہیہ سلم فی کھینک رہی تھی نہ دین خلوفا کی بجلی پیدا کرنی اسانوں اور زمین کی
کرنی قلم کی یا فرمایا فرشتو کھینک کر او فرما پچاس ہزار برس جب مدت ہی اور تھا عرش بانی یعنی بجلی پیدا ہونی آسمان زمین کی کوئی چیز
حائل نہ تھی پانی اور عرش میں **و عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **كُلُّ شَيْءٍ يَخْلُقُ اللهُ بِهِ شَيْءٌ يَخْلُقُ اللهُ بِهِ شَيْءٌ**
وَالْكَيْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر کی کھاؤا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسا تھے تقدیر کی ہی جیسا تھے نادانی
اور دانائی روایت کی یہیہ سلم فی **و عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **كُلُّ شَيْءٍ يَخْلُقُ اللهُ بِهِ شَيْءٌ يَخْلُقُ اللهُ بِهِ شَيْءٌ**
عِنْدَ رَبِّهَا فَحَسْبُ آدَمُ مَوْسَى قَالَ مَوْسَى كُنْتُ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَحَرُ فَيْتُ مِنْ رُوحِهِ وَاسْتَجَلَ لَكَ
مَلَكُكَ وَاسْتَجَلَ لَكَ فِي جَدِّهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مَوْسَى
الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ وَفَرَسْتَ بِحُجَّتِكَ
وَجَدْتَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مَوْسَى يَا رَبِّ عَيْنَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا
وَعَصَى دَوْمَرَاءَ فَعَوَى قَالَ نَحْمُ قَالَ أَفَلَمْ تَوْمِ عَلَى أَنْ عَمِلْتَ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَنْ تَحْكُمَ قَبْلَ
أَنْ يُخْلَقَ يَا رَبِّ عَيْنَ سَنَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسْبُ آدَمُ مَوْسَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور یہ روایت ابھی رہی کھاؤا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جھگڑی آدم اور موسیٰ نزدیک پروردگار پانی کی یعنی عالم روحانی میں
تہہ زمین کی اس آدم موسیٰ پر کھا موسیٰ ہی تم آدم ہو کہ پیدا کیا نکھو اللہ کی اپنی اتھہ سی اور پھونکی بیج تھاری روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور
و کہ باوجود پانی و آبی تھاری فرشتوں کی ہی اور کھا نکھو بیج جنت پانی کی بھر اذات تھی آدیمو نکھو ساتھ اپنی کی طرف زمین کی یعنی اگر گیا و
نکر کی کا بیکو زمین میں آئی اور لا دیا ان جلیلی کھا آدم فی تم وہ موسیٰ ہو کہ گزیدو کیا نکھو اللہ ساتھ بیج تھاری روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور
بیان ہر چیز کا اور نزدیک کیا نکھو گروشی کرنی کہ پس اتھہ کھنی مدت کی یا پانی اللہ کو کہ کھی نورانی بجلی پیدا ہونی میر کی کھا موسیٰ فی چالیس برس
سے کھا آدم فی پس کیا پانی لونی بیج اسکی مضمون اس کا نافرانی کی دم فی ربی کی پس بھکا کھا کہ ان کھا آدم فی کیا پھر طراست کرنی ہو تم جھکو
اسپر کر زمین و عمل کھا ہی اسکو اللہ فی جبر نا و سکا بجلی پیدا کرنی میر کی چالیس برس فرمایا بیج خبر صلی اللہ علیہ وسلم فی پس غالب آدیمو موسیٰ
روایت کی یہیہ سلم فی **و عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **كُلُّ شَيْءٍ يَخْلُقُ اللهُ بِهِ شَيْءٌ يَخْلُقُ اللهُ بِهِ شَيْءٌ**
بِرِجَالِهِمْ مِنْ جِلِّيٍّ بِيَدِهِ هُوَ الَّذِي تَرَى فِي سَائِلِ النَّاسِ تَرَوْنَ نَوْبَهُ لَوْ تَحْتِ وَتَرَوْنَ نَوْبَهُ لَوْ تَحْتِ وَتَرَوْنَ نَوْبَهُ لَوْ تَحْتِ
بِرِجَالِهِمْ مِنْ جِلِّيٍّ بِيَدِهِ هُوَ الَّذِي تَرَى فِي سَائِلِ النَّاسِ تَرَوْنَ نَوْبَهُ لَوْ تَحْتِ وَتَرَوْنَ نَوْبَهُ لَوْ تَحْتِ وَتَرَوْنَ نَوْبَهُ لَوْ تَحْتِ
عَلَيْتُ مِنْ بَيْنِ **و عن ابن مسعود** قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم **كُلُّ شَيْءٍ يَخْلُقُ اللهُ بِهِ شَيْءٌ يَخْلُقُ اللهُ بِهِ شَيْءٌ**
أَنْ خَلَقَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِ امِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نَاطِفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَقْلُهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ
ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ عَقْلُهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ عَقْلُهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ عَقْلُهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ عَقْلُهُ مِثْلَ ذَلِكَ
يَسْفُ فِيهِ الرُّوحُ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَأْكُونَ مِنْ ثَمَرِهَا وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَأْكُونَ مِنْ ثَمَرِهَا
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا
وَأَنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا
اور روایت ہی ابن مسعود

اور جان نازد کرتی ہی اور خواہش کرتی ہی اور شرمگاہ سجا کرتی ہی آنکھوں یا جو نگار کرتی ہی اسکو روایت کی نصیحت جاری و مسلمان اور ایک روایت مسلمان
 میں یہی کہنا لکھا گیا اور پہنچ آدم کی حسد و سکا ناسی پانہر الاشی اسکو متفر دلو آنکھیں نا اوکا و کھینا اور دون کان زنا او نکاشنا یعنی بائین
 نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا او سکابات کرنی اور اتھ زنا اوکا کرنا یعنی مسلمان نا عورت سی اور پاؤن زنا اوکا چلنا یعنی بدکاری کی لپی اور دل
 خواہش کرتا ہی اور نازد کرتا ہی اور سجا کرتی ہی اسکو شرمگاہ او سکی درجہ شامانی ہی اسکو فکھاسی حسد و سکا ناسی مراد حصہ سی ہفت
 زبانیں یعنی خواہش ہلکی کرنی اور پانوسی چلنا او سکی لپی اور موضع سی و سکا ذکر نا وغیر ذاک کہ لکھو بی زنا کھتی ہیں مجازا لیس یعنی زنا حقیقی میں گرفتار ہونی
 میں بعضی مجازی میں جیسے لکلی فرما فرنا العید النظر وغیر ذاک لیکن جو چاہتا ہی سد تعالی محفوظ رکھتا ہی گویا عہد علم باعتبار اکثر کی ہی اور شرمگاہ سجا
 کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنی اگر زبانیا نو ستری سجا کا خواہش نفس او سکھ اور اطاعت کی وکیل و راز داریا تو جھٹلایا اور زنا طاعت کی او سکی کرا
 ذرا شیخ والتاریح **وَسَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مِّنْ مِّنَّةَ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ**
النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْ فُقِضَ عَنْكَ هُمُ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ أَوْ قِيَمًا لَيْسَتْ تَقْبَلُونَ بِهِ مَسْمَا
أَنْتُمْ بِهِ نَبِيَّهُمْ وَتَبَيَّنَتْ أَوْحَدٌ عَنْكَ هُمْ فَقَالَ كَلِّ شَيْ فُقِضَ عَنْكَ هُمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصَدَّقُوا بِذَلِكَ فِي كُنَائِلِهِ
عَنْ جَلِّ وَتَقْبِرُوا مَا لَيْسَ بِهَا فَالْهَمُّ مَا فَتَحِي لَهَا وَتَقْبِرُوا مَا رَأَوْاهُمْ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ دو شخص فرسہ کی فی کھاسی
 رسول خدا کی خبر دیکھو اور پیچہ کی کر کرتی ہیں لوگ لکلی دن یعنی دنیا میں اور حنت کہ پہنچی ہیں سچ او سکی عید ایک چیز ہی کہ مقدار لکلی اور پانوسی اور
 گذری ہی سچ او سکی تقدیر سی کہ ہونگی ہی یا پیچہ او پیچہ کی اگر لگی ہونیو الی ہی پیچہ سی کہ لایا ہی او سکی پانہر الاشی اوکا اور ثبات ہونی لیل و نیر یا نصین بلکہ
 ایک چیز ہی کہ مقدار ہو چکی ویرا گذر لکلی ویرا مطالبی اسکی سچ کتا بلکہ کد عزت والا بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اوس ذات مبارک کی کر لہ
 پیدا کیا اسکو پس جہیں ڈال بدکاری او سکی ویرا پیچہ لکلی وکیل روایت کی پیسہ سلم فی فکھاسی ہونی والی ہی یعنی یا عید ایک چیز ہی کہ نصین مقدار ہونی او
 ازل میں بلکہ ویرا نایند وین ہونیو الی ہی کہ متوجہ ہونی میں طرف عمل کی اور ارادہ کرتی ہیں اسکا بغیر اسکی کہ پہلی مقدار ہو اور ثبات ہونی ویرا ویرا
 او سکی ساتھ ہونی صدق پیچہ کہ سبب پیچہ کہ یعنی کیا فضا و قدر پہلی سی نصین پیچہ ایک لکلی میں ویرا ویرا دفعی کی عملی ویرا لکلی اختیار سی
 طاعات اور گناہ کرتی ہیں جیسے کہ مذہب قدر لکلی ہی عہد سوال کیا صحابی لکلی جواب کہ ہی **وَسَمِعَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ**
اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي النِّعَتِ وَلَا لِحُدٍّ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَأَنَّهُ يَسْتَأْذِنُ فِي الْخِيَارِ
قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَاهِي كَيْ جَبَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَا يَفْخَرُ خَصْرُكَ ذَلِكَ أَوْ ذَرَوْهُ الْخِيَارُ
 اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ لکلی کہ لکلی ہی رسول خدا تحقیق میں مرد جان ہون اور میں ویرا ہون او پانہر سی بی زنا سلی و نصین بائین او
 کہ بخل کر دن ساتھ او سکی عورت لکلی گویا کہ پروا لگی انگشتی حضرت سی چچہ جو ہونگی کھاسی ابو ہریرہ فی پس چپ حضرت جواب سیچہ کہ لکلی ہی
 اسکی پیسہ سکوت کیا جواب میر سی پیچہ سکوت کیا جواب میر سی پیچہ سکوت کیا جواب میر سی پیچہ سکوت کیا جواب میر سی پیچہ سکوت کیا جواب میر سی
 پیچہ سکوت کیا جواب میر سی پیچہ سکوت کیا جواب میر سی پیچہ سکوت کیا جواب میر سی پیچہ سکوت کیا جواب میر سی پیچہ سکوت کیا جواب میر سی
 روایت کی نصیحت جاری فی فکھاسی ہونا ظلم کا ناسی ہی مقدار ہو چکی ہی اور فروخت بانی لکھنی کی سی حاصل عید کہ جو کہ پہلا فی زنا ہی ہونی کہ
 روز ازل کی مقدار ہو چکی ہی ہونیو کی خصی ہونا نہ ہو گویا آئین تقدیر فرامی اسکر کہ اسباب ویرا ویرا مقابل تقدیر کی لانا اور تقدیر سی کھاسی

وکن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قلب ابی آدم کما یابن
اصبعین من اصابع الرحمن کقلب حدیصر فہ کیف نشاء منہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہم مصرف القلب یموت قلبہا علی طاعتک رواہ اور روایت ہی عبد الباقی عمر کی سی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے خنق دل بنی آدم کی سب و میان دواؤں گلیوں کی ان گلیوں رحمت میں کہ میں مانند دل یکسچہ تیرا ہی اوسکو بطرح جانتا ہی یعنی وہ فارہ
اور نصرت سب چیزوں کی کید و جبر فرمایا نیز خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بار خدا یا خیر فی والی دنوں کی پہرہ و لون ہمارا کواور بندگی بنی کی روایت
کیا اوسکو مسلم فی ان گلیاں رحمت میں کتنا بھائی میں علم اسکا اللہ تعالیٰ کی سیر کرنا چاہی وہ پاک ہی ان گلیوں وغیرہ سی **وکن**
ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا لیکن علی الفطرة فابواہ یھودا فابواہ
یمنی یاہ او یحسبانیہ کانتیہ الہیۃ بھیمۃ جمعاء هل تحسبون فیما من جلعاء شریقون فطرۃ اللہ الخ
فکل الناس علیکھا لا یتبدیل لخلق اللہ ذلک الذین انفقتم متفقہ علیہ
اور روایت ہی جبرہ سی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خین کوئی پیدا کیا گیا کھیر کیا جاتا ہی وہ فطرہ کی یعنی اوسپر خدا قبول کرنی
دین و اسلام کی پس ان باب مسلیم یھودی کردی ہیں و سکوا نصرانی کردی ہیں اوسکو یا مجوسی کردی ہیں اوسکو حبشیہ کردی ہیں یا چارہ یاہ چارہ
یور کیا معلوم کرنی ہرچہ اوسکی کچھ نقصان پھر پڑ ہی بھلا تیرا لازم کہ وہ پیدا لیش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی تو کو کو ادا ہو اوسکی خین بدلنا و طعی پیدا لیش
خدا کی جیسے دین درست روایت کی جیسے بخاری اور مسلم فی کچھ نقصان یعنی خارج سی اگر کوئی آفت نہ پہنچی تو ویسا ہی اگر لوگ کان وغیرہ
کات ڈالتی ہیں پس ایسی آدمی سبب ان باب غیرہ کی کافر ہو جاتھی والا مسلمان شری **وکن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحس کل من کل من کل ان اللہ لا ینام و لا یبغی لہ ان ینام و لا یخف فی القسط و یزفعہ یزفع
الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار و عمل النہار قبل عمل اللیل لکل حاجۃ التوکل کشفہ کاکفرت شیخات و جھ
ملائت علی الیہ بصرفہ من خلفہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کھا کہ خطیبہ فرمایا
ہمارے غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تمہے پانچ باتوں کی پس فرمایا تحقیق البخین سنا اور خین لائق اوسکو سنا سبت کرنا ہی تراؤ
کو اور بلند کرنا ہی اوسکو اور کھانی جاتی ہیں طرف اوسکی عمل رات کی بھل عمل دن کی کسی اور عمل دن کی بھل عمل رات کی کسی پرود اوسکا
نویسی اگر کھولدی اوسکو البتہ جلا دین تو پاک ذات اوسکی جھانک کہ بھونچی طرف اوسکی نگاہ اوسکی مخلوقات اوسکی ہی روایت کیا اوسکو
مسلم فی **وکن** سبت و بلند کرنا تراؤ کامر اوسی جھ کہ کسی پر رزق تنک کرنا ہی کسی پر فراخ اور سبب گناہوں کی بھونکو ذلیل کرنا ہی اور
سبب زونین طاعت کہ بھونکی رہی بلند کرنا ہی بھل عمل رات کی یعنی ہنوز روز خین ہرچہ اور عمل و سبت واقع خین ہو ہی کہ رات کی عمل اور
جاتی ہیں اور رات خین ہوتی کہ رات کی عمل ہی طرح جاتی ہیں اس میں بالانہ بیان فرمایا جلدی عمل جاتی ہیں **وکن** ابی ہریرہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ مملی لا یغنیہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار ان ینفقا من نفق
من خلق السماء والارض فانہ لو یغض مافی یدہ و کان عمر شہ علی الماء و یدک المیزان یخفض
و یرفع متفقہ علیہ وفی روایت لمسلم مین اللہ مملی قال ابن سیر ملان سحاء لا یغنیہا شیء
اللیل والنہار اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تھلکہ کہ یعنی تھراؤ اوسکا بھرا ہوا

وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خُسْفٌ وَمَغْصَرٌ
وَذَلِكُ فِي الْمَكْدِيِّينَ بِالْقَدَرِ رَوَاهُ الْبُودَاوْدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الْبُودَاوْدُ
صلى الله عليه وسلم ہی کہ فرمائی تھی ہو گا یہ سچا بہت سیرت میں ہیں دس چار اور صورت بدل جانا اور یہ ہو گا سچا اور ان لوگوں کی کہ جہنم میں
ہیں تقدیر کی روایت کی پہلے بوداودنی اور روایت کی ترمذی فی مانند اسکی ف یہ بات اخیر زمانہ میں ہوگی و بعضوں نے کہا ہی کہ مرد
پہلے کہ اگر خسف و مغصہ واقع ہوگی میرا ست میں نواس فرقی میں ہو گا **عَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْقَدَرِيَّةُ نَجْحِي مَنْ هَذِهِ الْأُمَّةُ إِنَّ مِنْ صُوفَاؤِهَا تَقُوذُ وَهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُ لَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوْدُ
اور روایت ہی اون ہی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہیں اس امت کی اگر مریض ہوں پس نہ
عبادت کرواؤ مگر میں پس حاضر ہوا مگر جہازہ پر روایت کی پہلے بوداودنی ف اسے اپنے انکی تحقیر رعایت حقوق اسلام کا
نہ کہ نہ جیتی نہ مری پر پس جو علما اذکو کا فکر کہتی ہیں وہ تو منح ہی کرتی ہیں اور جو فاسق کہتی ہیں وہ جائز کہتی ہیں اور حدیث
کو حل کرتی ہیں زجر و غلبہ پر اور بیانی بیان کرنی اعتقاد انکی پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے کہا ہی لیکن محققین کے نزدیک اس بات کو
ہے کہ انکی عبادت وغیرہ نہ کری جتنا ہو سکی بھی انکی خاطر کہنی سی کہذا قال اوستاوی روح اور مجوس ایک فرقہ ہی انش پرست ثابت کرتی
ہیں ووالہ یعنی ایک لہ خیر کا اور ایک لہ شر کا خیر کی اگر کہتی ہیں زوالان و شر کی اگر کہتی ہیں ہر من یعنی شیطان پس جیسی مجوس
فائل ہیں ووالہ کی اس طرح قدریہ فائل ہیں بہت سی خالقوں کی یعنی جتنی فعل بتدی کرتی ہیں خالق اور فاعل کی ہیں **و**
عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تَقَاتِلُوا فِيهِمْ رَوَاهُ الْبُودَاوْدُ
اور روایت ہی حضرت عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منشیئے کہ فرقہ قدریسی اور نہ حکومت ایجا و طرف اوں کی روایت
کے پہلے بوداودنی ف نہ منشیئے کہ رو یعنی محبت نہ کرواؤ نہ سی کیونکہ میں ہنا ہمراہ جلتا خلاست محبت ہے پس معنی یہ ہیں کہ اسل و عظیم
سے منشیئے اذکی نہ کہ اس لی کہ اعتقاد بوداونکی سیکوگی و در بیانی اذکی غلوں کا مانیرگی نہ تہاری دلوں میں و دلوں میں ہنا ہر بیان معنی
لانفاق و کذب و غیرہ ہے کہ میں کہ ابتدا راستہ سلام و کلام کی نوسی کرو **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ لَعْنَتَهُمْ لَعْنَهُمْ لَعْنَهُمْ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يَجَابُ الرَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالْمَكْدِيُّ بِعَذَابِ اللَّهِ
وَالْمُسْلِمُ بِالْجِبْرِوتِ لِيُعْرَفَ مِنْ آدِلِهِ اللَّهُ وَيُذَلَّ مِنْ أَعْرَافِهِ اللَّهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ
عَلَوْنِ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَالشَّارِكُ لِسُنَّتِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَبِّ بْنِ فِي كِتَابِهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی
سے کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہر طر حال شخص میں لعنت کرتا ہوں میں انکو لعنت کے اذکو اللہ اور جو نبی ہی مستجاب العوات ہی کہنے
وہ کہ زیادہ کری سچ کہتا البسکی و در و در فرقہ وہ چٹلاوی تقدیر ہی کو اور سیر وہ ہی کہ غالب ہو جاوے ساتھ نہ بردستی کی کہ غرت دمی کہو دلیل
کیا اللہ اور دلیل کرتی جسکو عزیز کیا اللہ اور چہتا وہ ہی کہ حلال کی سچ حرم اللہ اور بانچوان وہ ہی کہ حلال جانی و لا دیر سیر سی و سچ کہو کہ حرام
کیا اللہ اور چہتا وہ شخص ہے کہ چوڑ دیا سنت سیر کو روایت کی بہت ہی فی سچ کہتا بطل کی اور زین نے سچ کہتا سیاسی کی ف لعنت کر
اؤ کو اللہ نے گویا کسی پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتی ہیں فرمایا اس کے لعنت کی اللہ نے و جملہ کل نبی ایجا بکا جملہ معترضہ ہی یعنی کلام
علیہ وہ سچ کہ لعنت کی و زیادہ کہنا سچ کہتا البسکی بہت کہ لفظ بڑا دی یا اسطر حسی بیان کری کہ معنی مخالف ہوں اللہ حکم کی اور مرداد

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فِي يَمِينِهِ الْإِخْلَاقُ وَلَا يُبَالِي وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَيْفِهِ الْيُسْرُ إِلَى النَّارِ وَلَا يُبَالِي رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی الدرداری نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حضرت ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پید کیا اسکو پس مارا موندہ ہی آیا
اوکلی یعنی سوت قدرت مارا بارشتہ کو حکم فرمایا تا تہا نیکو پس نکالی ولادہ کو باکہ در جیو متیان ہوں ورا موندہ ہی باین برس نکالی
اولا دس باہ کو مارا کو کولہ بین پیر کہا و سٹی اوسل ولادہ کی کہ چہ ہوشی طرف و نیکی ہی یہ طرف بہشت کی جانبوالی ہوں و نہ بین پروا
کہ تہا میں ور کہا اوسل ولادہ کو کہ چہ موندہ ہی باین و نیکی ہی یہ جانبوالی ہوں طرف آگ کی اور نہ بین پروا کہ تہا میں روایت کی یہ حدیث
و سکن ابی نصرہ کہ ان رجلاً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابو عبد اللہ دخل عکبر اصحاباً
یعنی و نہ ہو یغنی فقال لہ ما یبکک الکر یقول لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شاربک
شراً فہ حنی تفسدہ قال بلی و لکن سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز و جل یبصر
بیمین قبضتہ و اخفی بالیمنہ الخ و ہذا الخ و ہذا الخ و لا یالی و لا ادری فی ای القبضتین نارا و اہ احمد
اور روایت ہی ابی نصرہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تہا میں صاحبون حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ با جاتا تہا و سٹی اوکلی ابو عبد اللہ دخل ہوں اور
اوکلی مارا و نیکی کہ عیادت کرتی تہی و نیکی اور ورونی تہی پس کہا و سٹی و نیکی کنس جنری روایا نکلیا نہیں فرمایا و سٹی تہا ہی خیمہ خدہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ فی نوبال ہے کہ چہ پیر نہ ہار و بہا نہ نکلی ملاقات کر تو مجھی کہا کہ ان لیکن تہا ہی کہ خیمہ خدہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی تہی کہ خیمہ
الصدقت اور بزرگی والی فی منہی میں لی ساتھ دہنی ہاتھ ہے کی ایک جاعت اور دوسرے جاعت لی دوسری ہاتھ میں و فرمایا ہاتھ ہے
دہنی ہاتھ کی جاعت و سٹی بہشت کی در باین ہاتھ کی جاعت و سٹی و در و خول و نہ بین پروا کہ تہا میں کہا ابو عبد اللہ ان و نہ بین جاتا میں کہ چہ
کس تہی کی ہوں میں یعنی دہنی ہاتھ کی بابا میں ہاتھ کی روایت کی یہ احمد فی القضا تہا ہر دہنی ہمیشہ سطح رکھتی کہ فی تو مجھی حضرت
کو تر بیا بہشت و غیرہ میں یعنی لوگون فی انکو کہا کہ کیوں رد ہا ہی حضرت فی تو مجھی بشارت سنی ملیکے دی ہی اور وہ بغیر سلام کی نصیب
نہیں ہوتی معلوم ہوا کہ توسلمان مریکا ایک کی حاصل انکی جواب کا یہ کہ بشارت ہے لیکن پروردگار فی نیاز ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چاہتا
فرمایا ہی کہ جسکو چاہوں و در زمین و اول و جسکو چاہوں بہشت میں و نہ بین پروا کہ تہا میں پس یہ خوف دل ہی نہیں جاتا اور
موجب نیکا ہی اور شاید بسبب غلبہ خوف کی و بشارت بھول ہی گئی ہوں کہا طیبے فی کہ اس میں شاد ہے ہی کہ میں یعنی سنت
مولدہ میں اور دمت ہے باعث دخول بہشت ہے پس حضرت کہ معلوم ہوا کہ ایسنت کی ترک کو نہیں یعنی لیکن صلی اللہ علیہ وسلم
کثیراتہ سے جاتی سچ جابکہ ہمیشہ کری و پر ترک کرنی تمام سنتوں کی پس یہ زندگی کی درجہ کو پہنچا دیتی ہی و سکن ابی عبد اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اخذ اللہ الیقین من ظہر آدم یعنی عرفہ فاخرجہ من صلبہ کل ذرۃ ذرۃ کھا فترہم
بیرۃ کالذرۃ کلہم قبلہ قال لکنت ربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم الیقین انکما عن ہذا عقیقین
او تقولان انما انتہ ابائنا من قبل و کنا ذرۃ من بعدہم اقول لکنا بما فعل المبطلون رَوَاهُ احمد اور روایت ہی ابن عباس
نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابی الدنہ عہد بہشت آدم یعنی نکی ولادہ سی جہشت ہی نکلی تہی چہ نعمان کہنے قریبان عرفہ
کے پس نکالی بہشت و نیکی ہی ہر ذرۃ کہ پید کرتا تہا اوکلی پس پہلا دی اوکلی کی مانند جیو نیون کی بہر تہا میں کہن الدنہ و سی پروردگار کہا کہ تہا
میں پروردگار تہا کہا سب مقررے تو رب ہمارا فرمایا الدنہ گواہ کیا مینی اسو سٹی کہہ تو دن قیامت کی تحقیق ہم ہی اس فافل ہا کہ تو

مکانہ فضیل قہار و اذا استخف برجل تغیر عن خلقہ فلا یصدقوا فان یتصدیروا لای امل لکم عذرا و اذ استخف برجل تغیر عن خلقہ فلا یصدقوا فان یتصدیروا لای امل لکم عذرا و اذ استخف برجل تغیر عن خلقہ فلا یصدقوا فان یتصدیروا لای امل لکم عذرا

ابن درویشی کہتا اوسوقت کہی ہمنہ نہ دیکھتے تھے علیہ السلام کی ذکر کرتی تھی ہم اوجیز کہاکہ ہونیوالی ہی اوسوقت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس وقت کہ سنو تم بھاؤ کو کہ سرکہ کیا جاہدہ پنی سی پس چچا لانا و سکو اوسوقت سنو تم کسی شخص کو کہ بل گیا خلق اپنی سی پس نہ سچا جانا و سکو پس تحقیق شان بھٹہ ہی کہ ہوجانا ہی شخص طرف اوجیز کی کہید کیا گیا ہی اوسپر روایت کی بھٹہ احمدنی و اوجیز کہاکہ ہونیوالی ہی یعنی جو چیز کہید ہونیوالی ہی اوسکی مقدمہ بین کہیں گفتگو کر ہی تھی کہ اساتھہ سابقہ قضا و قدر کی ہی یا از سر نو پیدا ہوتی ہی بی اوس سابقہ کی آخر معلوم ہوا کہ اگر اسکا اطرار قی نزلع اوجیز کہانی کی نہ ہو تو منع نصیحت ہی حضرت فی منع نہ فرمایا اور تعلیم کی فرمائی کہ ہر چیز مقدس ہی درود ہرگز متغیر نصین ہوتی اور ذکر کی ایک شال و سکی درجہ جو فرما کہید کیا گیا ہی اوسپنی مثلاً جسکو دانا پید کیا اور تقدیر الہی دہر گئی کرا ایسا ہوگا ہرگز اچھی نصیحت ہونیچا اسطرح اچھی دانا نصین ہونا اور جہہ عسبب یا صحت یا مصاحت وغیرہ دانا کی اچھی دانا ہو جانا ہی وہ اسن تم کا نصین کلام اوسین سے تقدیر الہی اور جبلت اور خلقت اسکا ایک خلق پر پڑی ہو نصیحت ہم گزرتیہ و تبدل نصین باقی اور مصاحت مغیرہ و قسمین کام اتی ہی نہ ہمین نصیحت و تقدیر بین ہی تھا کہ مصاحت وغیرہ سی بن جائیگا بن گیا اور ہمین ہرگز نا نصین رسکتی و حسن اوسکتہ قالت نارسول اللہ لا یزک ان یصیبک فی کل عام و جرح لمن الشاة المسکومة الذی اکل قال ما اصابک شیئ منھا الا وھو مکتوب علیک و اذ فی طینتہ رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ لھا اسی رسول خدا کی ہمیشہ نصیحتی تھو کہ ہر برس کے یارسی اوس بکری نہر ڈالی ہونی سی کہ لھا فی تھی یعنی خیر بین ایک نصیحت دینی کہ لھا فی تھی فرمایا نصیحت بھی مجھ کو فی چیز اس گروہ کہ لھا ہی تھی اور پیر کہ اور دم تھی ہر پڑی اپنی کی یعنی تقدیر الہی بن ہوتا تھا روایت کی ابن ماجہ فی باب ثبات عذاب القبر یہ باب سچ بیان ثابت کرنی عذاب قبر کہ ثابت ہی کتابت ہی آہین کچھ شبہ نصیل در در و قبرسی عالم برنجھی کہ کہ اسلمہ سی ورمیان دینا اور آخرت کا دہر جاہر سکتا ہی کچھ بکر کا کھانا نصین نصیحت بجا نہیں حل تھا بلکہ لکھا جائیگا کہ نصیحت اگر اللہ تعالیٰ جاسا ہی عذاب تراحمی و تصدیق عذاب قبر کی مراتب ہیں صحیح ترا و سالم تر یہی کرا یا ان لاوی کہ لھا کہ در سبب مجھو کہ دینو نمین کی من سبب قصہ عالم الہی کے وقع اور وجود دین نہ محض خیال و دہم جو سنتی دیکھنی نصین ہن و سکو تو اوسکی تھو ہر نقصان نصین رکھتا کہ کہ عالم ملکوت کو سر کی نکھو نصی نصین کچھ نکھو اوسکی ہی نصین اور جاہیدین کہ اوسنی کھلی ورا لھا چھی تو ان نکھو نصی بھی لھا دی پس بھ چیزین ہونی ہن ورم نصین نصی مثلاً ایک شخص سو فی من لذت دار کھہ باتا ہی اور ہم نصین کھیتی اسطرح جاگتا بعضی دفع لذت اور الم سنتا ہی و رہا ہی اور پاس کٹھنی والا نصین معلوم کرنا اور حضرت جبریل علیہ السلام سے اخضرقت علیہ السلام علیہ السلام باس لاتی تھی اور اصحاب دیکھتی تھی ورا یا ان لاتی تھی ایسا ہی عذاب قبر کو جانی اور یا ان لاوی کہ لھا کہ القاری الفصل

الاول فصل فی عن الذکاء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسکون اذا سئل فی القبر یشہد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذالك قوله تعالى یتبت الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة و فی روایة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یتبت الله الذین امنوا بالقول الثابت نزلت فی عذاب القبر یقال لہ من ذکبت فیقول ربی الله و یتبتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ روایت ہی برابر بن عازب کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت فی کہ مسلمان جسوقت سوال کیا جاتا ہی جبرئیل کی گواہی دیتا ہی بھ کہ نصین کی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہن پس بھ ہی قول اللہ

فما کان یأتی ركبنا ہی اودن لوگوں کو کہ ابان لائی ہیں ساتھ بات حکم کی چیز زندگانی دنیا کی و بچہ آخرت کی و بچہ ایک داریت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کفر آیا آیت مثبت اسد الدین اسنو آخر تک نازل ہوئی بچہ عذاب قبر کی کھا جانا ہی و سطل و سکی کون ہی رب تیرا پس کھا ہی بنا میرا اللہ ہی اونی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی بچہ بخاری و مسلم فی حدیث لیجے اس کی تو میں قول ثابت ہی مرا ہی بھی کلمہ شہادت کہ میں تو قبر میں پوچھا جانا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس نکاح میں جواب عینون کا ہی اور آیت میں جو فرمایا کہ ثابت کھا ہی اسد و منکر کو ساتھ بات حکم کی زندگانی دنیا میں و آخرت میں پس ثابت کھا آخرت میں تو معلوم ہوا کہ اس طرح جواب دے اور نجات پاؤنگی اور ثابت کھا دنیا میں بھی کہ اسی عقاد پر قائم کھا ہی جیبت خان کی جانی میں اگرچہ آگ میں ہلی جاوین کچھ شبہ نہیں لائی یہ

وَعَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ وَوُكِّلَ مَعَهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَوْلَهُمْ يَوْمَئِذٍ إِنْ كَانُوا مَلَكَانَ فَيَقْعِدَانِ فِيهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا السَّجَلِ لِحَسْبِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ فَيَقْعُدُ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَقْعِدًا مِنْ لَحْنَتِهِ فَيَرِيهِمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا السَّجَلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقُولُ اللَّهُ دَرَيْتَ وَلَا تَكُنْتَ وَيُضْرَبُ بِطَرْقٍ مِنْ حَدِيدٍ صَرْبَةً فَيُصْبِحُ يَسْمَعُ مَا مِنْ يَمِينِهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ مُنْقَضًا عَنْ يَمِينِهِ وَلَفْظُهُ لِلْبَحَارِ حَيْثُ

اور روایت ہی انس کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بندہ جو وقت کھا جانا ہی بچہ قیومی اور بھرتی میں اوس سہمرا ہی اوس تحقیق وہ سننا ہی و از پاوشون و کیلی آتی ہیں اوس پاس و دفرشتی پس بھاتی ہیں و سکو پس کھتی ہیں کیا تھا تو کھا بچہ حق و س شخص کے لیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تو کھتا ہی گوہی رہتا ہو میں تحقیق وہ بندہ اس کی ہیں و در رسول اوس کی پس کھا جانا ہی سطل و سکی کچھ نہ تھا حکمانی اسے کی و در رخ سہی تحقیق بل بچہ اسدنی بل اوس کی جا کچھ بہشت میں پس دیکھا اودن دو لوگوں کو سکو اور سافعی اور کا کھا جانا ہی و سطل و سکی کیا تھا تو کھا بچہ حق و س شخص کے پس کھا ہی و بھرتی جانیدین تھامین کھا بچہ کھتی تھی گو کہ ہی مومن پس کھا جانا ہی نہ جانا تو فی عقل ہی و در بچہ تہا تو فی فراہ بچہ اور ارجا جانا ہی ساتھ گزند و لہی کی مانا پس جانا ہی چلانا سنتی ہیں و سکو جو نزدیک آگ ہیں سو جنون کی و در بچہ سکی کی بھی بچہ ارجا و در مسلم فی اور لفظ سکی و سطل و سکی بچہ بچہ بچہ حق و س شخص کے تو بچہ شہار و البسبب شہرت حضرت کہ ہی یا حضرت کو روبر و لاتی ہوتا تھا تھہر مثالی کی پس اس صورت میں کہ ز و موت کی کرنی و سطل و سطل حال سہا شخص عظمی کہ خوب و در بچہ شہرت شہادت شہادتوں کی بلی شہادت شہادت بدل چہ تھہر و در بچہ شہادت تو بکا ز اول شہادت بچہ بچہ بچہ ہی و دو لوگوں کو دکانی دکانی ہیں اگر دوزخی ہوتا لائق اوس کی تھا عجیب جنتی ہوا یہ لانا قادیو اوسکو مستحق بہشت کے اور جہنم میں آواز عذاب کے پس شخصین شہادت سنی میرا بل العجب جانا تھا و در سلسلہ معیشت کا منقطع ہونا و حدیثوں صحیحین جو در حدیث ہی ہو تو کہ اور عذاب کی فرو سافعی کا پس بچہ حال مومن مطیع کا لیکن کو رخصہ و حال مومن فاسق کا کیا یا عذاب یا بھارت پس کھا ہی حکم مومن کی کا یہ کہ عذاب میں شرکاء مومن مطیع کا اور شہادت و دروازہ جنتی بہشت میں و رانہ ایک میں شہادتین یا شہادتین شرکاء لیکن میں دس کہ تہی کہ عذاب ہی ہوتا ہو مومن مطیع کو اسد جانا ہی بچہ بچہ حق و سطل و سطل حال مومن مطیع کا لیکن کو رخصہ و حال مومن فاسق کا کیا یا عذاب یا بھارت پس کھا ہی حکم مومن کی کا یہ کہ عذاب میں شرکاء مومن مطیع کا اور شہادت و دروازہ جنتی بہشت میں و رانہ ایک میں شہادتین یا شہادتین شرکاء لیکن میں دس کہ تہی کہ عذاب ہی ہوتا ہو مومن مطیع کو اسد جانا ہی بچہ بچہ حق و سطل و سطل حال مومن مطیع کا لیکن کو رخصہ و حال مومن فاسق کا کیا یا عذاب یا بھارت پس کھا ہی حکم مومن کی کا یہ کہ عذاب میں شرکاء مومن مطیع کا اور شہادت و دروازہ جنتی بہشت میں و رانہ ایک میں شہادتین یا شہادتین شرکاء لیکن میں دس کہ تہی کہ عذاب ہی ہوتا ہو

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عَمِيَ عَنْ عِيَالِهِ فَيَقْعُدُ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَقْعِدًا مِنْ لَحْنَتِهِ فَيَرِيهِمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقُولُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا السَّجَلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقُولُ اللَّهُ دَرَيْتَ وَلَا تَكُنْتَ وَيُضْرَبُ بِطَرْقٍ مِنْ حَدِيدٍ صَرْبَةً فَيُصْبِحُ يَسْمَعُ مَا مِنْ يَمِينِهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ مُنْقَضًا عَنْ يَمِينِهِ وَلَفْظُهُ لِلْبَحَارِ حَيْثُ

اور جانی تھی عقل کی **الفصل الثانی** فصل دوم **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قیل المیت انا ملک کان اسود کان اذرق ان یقال لا حکم لہا النکح ولا فخر النکح فیقول ما کنت تقول فی هذا الرجل فان کان مؤمناً فیقول هو عبد اللہ ورسولہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واکتھم عبدک ورسولک فیقولان قد کنا نعلمک انک تقول هذا ثم یفسم لہ فی قبرہ سبعون ذراعاً فی سبعین ثم یمور لہ فیہ ثم یقال لہ نعم فیقول ارجع الی اہلی فاحبہم فیقولان نعم کئی مکتہ العریس الذی لا یوقظہ الا احب اہلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک وان کان منافقاً قال سمعت الناس یقولون قولاً فقلت مثله لا ادری فیقولان قد کنا نعلمک انک تقول ذلک فیقال لا ارض النبی علیک فقلت ثم علیہ فختلف اضلاعہ فلا یزال فیہا معذباً حتی یبعثہ اللہ من مضجعی ذلک رواہ الترمذی روایت ہی سیر یہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قبر میں داخل کیا جائے گا مرد و آتی ہیں اس کے پاس و درشنے والی کبری اکھون و کہا جاتا ہی ایک منکر اور دوسرے کو کیوں کہتے ہیں وہ دو کو کہا تھا تو کہتا ہے جس شخص کے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اگر ہوتا ہی شخص میں پس اس کی و درندی ہی اس کی و درستی ہی اس کی و درستی ہی اس کی کوئی محبوب و اگر اللہ و تحقیق محصلی اللہ علیہ وسلم مندی و سکی ہیں اور رسول و سکی ہیں اور فرشتی تحقیق ہم جانتی ہی کہ تحقیق تو کیا یہ سیر کشادہ کیا جاتا ہی و سکی سیر قبر و سکی سیر گریز سیر عرض و طول کی سیر روشنی کی جاتی ہی و سکی سیر کہا جاتا ہی و سکی او سکی سورہ میں کہتا ہی سیر جاؤن طرف اہل بنی کی پس سیر دون و کولس کہتی ہیں وہ رہا مندرسونی و کولس جگانا و کولس کہتے ہیں یا مالوگون او سکی طرف او سکی جگانا کہ کسا خوش نہیں گنا موجب جنت کا ہوتا ہی مگر محبوب کہتا کہ اوٹھا وی و کولس کہتے ہیں و سکی سے کہ یہ سیر اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی سنا تھا مینی لوگوں کہتی ہی کہنا پس کیا مینی ماندا و سکی نہیں جانا میں یعنی سوار سکی پس کہتے ہیں فرشتی تحقیق ہی ہم جانتی ہی کہ کیا تو یہ پس حکم کیا جاتا ہی و سکی زمین کی بل جا اس پس لجاتی ہی و سکی ہی ہیجتی اور کولس کہتے ہیں بلبلان او سکی یعنی دامن سیر پائیں کہ اور بائیں سیر دہنی کی پس ہمیشہ رہتا ہی سیر کد غذا گیا گیا یہاں تک کہ اوٹھا وی او سکی و کولس کہتے ہیں کہ یہ سیر روایت کی سیر تندی فی فرشتی السی صورت سی و سکی ہول اور دشت کی آتی ہیں درخشا و کلا فرزند بہت ہوتا ناخیم ہوئے جواب میں اور ہونو کی لپی آنا مایش پس بات کہتا ہی سیر کلا اور و در ہونو اس میں اس کے کہ دیا میں اور سیر اللہ تعالیٰ ہی خزانہ سکی سیر ہوگی گردان و در ہونو کی و سکی ہم جانتی ہی سیر بلبلان پر و در کار کی یا سیر پشانی و سکی اور نور ایمان کا ظاہر تھا یہ خبر دون او کولس ناخوشحال سیری و کہہ کر و خوش ہو وین جسی مافو کہیں صحت پا ہی تو کہتا ہی کہ سکی اپنی اہل میں جالون اور حال بنا او کولس کہا و سکی سیر یہ کہ کسا و **عن النباء بن عازب** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایہم ملک فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دیک فیقول دینی الاسلام فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ہو رسول اللہ فیقولان لہ و ما بد ربک فیقول فترأت کتب اللہ فامنت بہ و صدقت فذلک قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالعتول الثابت الا یہ قال فینادی من السماء ان صدق عبدی فافر شوہ

اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ کی تعریف کی پہر فرمایا کیا حال ہے اداں کو لو نکاح کر پیر کرتی ہیں و پھر سی کرنا ہونہیں
پس ہم خدا کی تعریف میں اس کے زیادہ جانتا ہوں کہ ان سے اس کے اور بہت زیادہ ہوں اسی کا علی اللہ ڈرتی کر روایت کی یہہ بخاری و مسلم نے اس
کے حضرت ابی بکر پیر یعنی دروین آئینی بی کا بوسہ لیا یا سفر میں روزہ افطار کیا یہہ حضرت کی بات اور معنی اخیر حدیث کی یہہ کہ میں باوجود
تقوی اور درویشی عمل حضرت پر کرتا ہوں یہہ کون ہے نہ کہ میں درویشیت میں حضرت پر عمل کرنے میں بڑی حکمتیں ہیں ظاہر کہ اعجاز کا ہی
اور ضعف الشیبت کا اور فراہیت نفس کے اسی کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اللہ کا دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاویں حضرتوں یعنی آسانوں پر جس کے
دوست رکھتا ہے کہ عمل کیا جاویں غریبوں یعنی اولی چیزوں پر **وَحَن** رُوْحِمُ بْنُ خَدِجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْتُرُونَ التَّحْلُ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ كَانَتْ
خَيْرًا فَذَرُوهُ فَقَضَيْتُمْ قَالَ فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَفَعَلْتُمْ
وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دُنَى دِينِكُمْ فَأَمَّا أَنَا بَشَرٌ وَأَنَا مُسَلَّمٌ اور روایت ہے سلف نبی خدا کی سی کہا تشریف لائی حضرت نبی صلی
علیہ وسلم مدینہ میں اور مدینہ والی ناہیر کرتی تھی دخت خرا کو پس آیا حضرت نے کیا کرتی ہو تم کہا مدینہ والوں نے تھی ہم کرتی موافق عادت کی فرمایا
شاید کہ اگر نہ کر دو تم تو بہتر پس چھوڑ دیا لوگوں نے پس کم ہوا میوہ اور سال کہا لڑکی نے پس ذکر کیا رب و حضرت کی پس فرمایا حضرت نے
ہیں میں لگا دی جب تک کہ زمین ٹکوساتھ کسی چیز کی بات میں نہ ماری کی سی پس لڑا و سکوا و جب وقت حکم کر دین ٹکوساتھ ایک چیز کی سی عقل
پس سین میں لگا دی روایت کی یہہ سلم نے فی حلیہ سے ناہیر کی یہہ میں کہ چور و زمین ایک دخت ہونا ہی زیادہ اور دخت ہوتی میں مادہ نکاح ہوا
جہاڑتی میں مادہ پرنا بیلین یعنی اخیر حدیث کی یہہ کہ دنیا کی اسباب سے مفید میں مجسب خطابی ہو تھی و صواب ہے حامل یہہ حضرت ابی
ابن ہادی منع فرمایا تھا بغیر اورتی وحی کی ایسی کہ دیکھا او سکوا امر جالیست اور ناثر و سکی کمی زیادتی میں معقول نہ بائی اور نظر اس پر فرمایا تو
کہ شاید کہ یہہ خاصیت ہو پس طاری ہوئی عادت الہی کی پس جزم سے نہ فرمایا بلکہ ایسا اگر دیکھ کر حجب دیکھا کہ اس میں ایک خاصیت ہے پس طاری
ہو عادت الہی کی اور منہ اس میں کہ یہہ یا نہیں سکوت فرمایا یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات تھا
اور غرض فکل دنیا نہ تھی بلکہ اہتمام تھا بیان کرنی امور آخرت کا اور بعضی روایت میں اس قصہ میں کہا ہے کہ فرمایا انتم علم باہور دنیا کم یعنی تم خوب
جانتی ہو امور دنیا ابی کی اوکی پس معنی میں کہ مجسب التفات نہیں امور دنیا پر والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دانا تھی امور دنیا اور
آخرت میں **وَحَن** ابی ہوشی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **أَنَا مَثَلُ مَثَلِي وَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْنِي فَهُوَ لَمْ يَتَّبِعْنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ**
رَجُلٍ لِي فَوْكًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي كُنْتُ الْبَحِشَ بِعَيْنِي وَإِنِّي أَنَا الدَّيْرُ الْعُرْيَانُ فَالْبَحَاءُ الْبَحَاءُ قَا طَاعَةُ طَائِفَةٍ
مِنْ قَوْمِهِ قَا دَابَّحًا فَانْطَلَقَا عَلَى أَهْلِهِمْ فَخَجَا وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَا صَبَحْنَا مَكَانَهُمْ فَصَبَحَتْهُمْ
الْبَحِشُ قَا هَلْ كُمْ وَأَجْتَا حَمَلُهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعُوا مَا جِئْتُ بِهِمْ مَثَلُ مَنْ عَصَانِي
وَكَذَبَ جِئْتُ بِهِمْ مَثَلُ مَنْ عَصَانِي اور روایت ہے بی موسیٰ کی کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سواہر کی ہند کی مثل سواہر اور مثل
کہ یہہ مجاہد سنا تھ و سکی یعنی میں و شہر سے نہ مثل ای شخص کہ اگر ایسا کہم کی پاس میں کہا اوسنی الفیوم میر تحقیق دیکھا میں نے اشکال سے انہوں نے اور
تحقیق میں نور انہوں انہوں نے بغیر میں ہونہ و تم نجات کو نجات کو پس ان سواہر کی و سکی ای شخص نے قوم اوسنی ہی پس انہوں نے رات میں

اور یہ مسئلہ کی پس نجات پائی اور چہ ملا یا ایک جماعت فی اوسین سے جس سحر کی اپنی مکالمین میں داخل ہوا اور فیکر دشمن کا پس ہلا کیا اور لو اور چہ
 او کہا اور دوا کو پس یہی مثال وکی کہ زبان برادر کی میر پس سیر کی اور چہ نری کر لایا میں سکوا و دشال مسکی کرنا وانی کی میری اور چہ ملا یا
 اور چہ کو کہ الایمان و سکوا حق سی یعنی دین شریعت روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی ف وڑا تو الا ہون نکاح اصل اسکی یہہ کہ عرب میں یہہ
 اک ان می دشمن کو اتنی دیکھتا اپنی قوم پر لو میری اوتار کر سر پر رکھتا اور چلا تا اخیر دارمہ و قوم بعد اسکے پیشل ہو گئی ہی ہر ہر ناگاہک و شہت
 ہا کے پیشل میں سر بہات حضرت بچال صادق تہی کہ نبی اشخرونی خدا کے میں ہن سید و حسن اپنی ہڈی کے قاک قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی کمثل رجل استوفى قذاراته فکلتا اعضاءه ما لم یحکمها جعل
 النفر اثنی وھذا الذی وابت الی تعمر فی النار یقفن فیھا و جعل یحجرھن ویغلبنہ فیکفجھن فیھا
 فانما اخذ یحجرھن عن النار وانتم تفتحون فیھا ھذا رواہ البخاری و مسلم و چہ ہا و قال فی اخرھا قال
 فذلک مثلی و مثلیکم انما اخذ یحجرکم عن النار ھکے عن النار ھکے عن النار و فتعلی عن یحجرکم فیھا متفق علیہ
 اور روایت ہی ابی ہر یہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مثل سیر مانند مثال وں شخص کے کہ جلالی اگ پس جبکہ روشن کیا
 نے کہ وہ اپنا شروع کیا پر والون فی اور اون جانور وں کی کہ کرنی بین اگ بین گنا اگ بین اور شروع کیا جلا تو والی فی کہ روکنا ہی و نکو
 اور وہ عالبت بین پس اصل ہونی بین اگ بین نکو اوسکی منع کرنی سی باز نہیں ہے اگ بین برقی پس میں کہ نہ ہون کون ہنہا ہی کہ
 بچاؤن اگ سے اور نہ نہیں ہی ہو سچ اوسکی جیسے روایت بخاری کی اور واطی سلم کی مانند اسکی اور کہا مسلم فی سچا خراس روایت کی فرما
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں مثل میری اور مثل ہنہا ہی ہی کہ میں کہوسی ہون کہ میں ہنہا ہی ہی بچا نکو اگ سے اور یہہ کہتا ہوں کہ او میری
 بچاؤں سے پس تم غالب مجھیشی جانی ہو سچ اوسکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی ف لیجئے میں حرام اور منع چیزین واضح بیان کر
 بین جیسی کوئی اگ روشن کر سی و دم کرتی ہو او میں نے کرتی ہو وہی بری کام اور میں منہم کرتا ہوں و حسن ابی موسیٰ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بعثنی اللہ بہ من اھدک العلم کمثل العشب الکثیر اصحاب ارضا
 فكانت منها طائفة طيبة فبکلت الماء فابکنت الکلاء و العشب الکثیر و كانت منها ارجاء
 امسکت الماء فنقع اللہ بها الناس فشربو و اسقوا و رعو و اصحاب منها طائفة اخری امٹاھی
 قیعان لا تمسک ماء و لا شربت کلاء فذلک مثل من فقه فی دین اللہ و نفعہ ما بعثنی اللہ بہ فعلم و علمہ
 و مثل من فقه بذلک رأسا و لم یعقل ھذا اللہ الذی ارسلت پیغمبر علیک اور روایت ہی ابی موسیٰ ہی کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مثال و چہ نری کہ یہی مجا الی ساتھ و سکی ہا رت اور علم ہی مانند مثال منہم بہت کہ یہی زمین کو پس
 تھا اوس میں بین ایک کہ راہ قبول کیا اولن فی یا نکو یعنی اپنی اندر خبر کیا پس وگا باخشیا کس کوا اور تر کو بہت اور تھا ایک ملک اولین
 سے سخت کہ تھار کہا پانی کو پس حوا الدن لبیک سکی کو کون کو پس یا اور بلا یا اور کہتی کی در پہنچا اوس میں بین ایک کسری اور کونہی
 کو پس میدان نہ تھا بنا پانی کو اور نہ جہا اگالہن ہی سبجہ مذکور ہو میں مثل ہی وں شخص کے کہ بچاؤں دین خدا کی اور نفع دیا و سکوا و چہ نری
 کہ یہی مجا الی ساتھ و سکی پس جانا یعنی سکیا اولن فی اور سکھایا اور مثال وکی کہ راہ یا ساتھ سکی سکو سبب خبر کی اور نہ قبول کی وں
 ہا رت الدن کی کہ یہی گیا ہوں بین ساتھ و سکی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی ف اس میں و طرح کی آدمی مذکور ہوئی ایک اٹھ اٹھانی والی

اور کہا تو آدمی فی سچ چل حدیث پائی کی کہ یہ حدیث صحیحہ ہی روایت کی گئی ہے یہ حدیث بخیر کتابت صحیحہ کی ساتھ سند صحیحہ کی ہے لیسے ناہم
 شریعت کا اعتقاد میں داخل ہیں اور عادات اور عبادات میں تہہ کمال خوشی کی یہ بات جب حاصل ہوئی ہی کر جاتی ہی کہ آدمی کی قدرت
 نفسانی پریشاں تو ما ہی ساتھ صفات نورانیہ کی اور بہرہ حالت نہیں بائی جانی ہی مگر اولاً الدین ہدو عن بدل بن الحارث
 المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اُحییٰ سداً من سنتی قد اُحییٰ بعیدی فان لک
 من الاجر مثل اجر من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شئاً ومن ابتدع بدعة ضلکولہ
 لا یرضہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثم من عمل بہا لا ینقص لک من اوزارہم
 شئاً رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن کثیر بن عبد اللہ بن عمر عن ابنہ عن جلدہ
 اور روایت ہی بلال بن خارث فرنی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سنہ کی زندقہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کی سنت کر کہ
 تحقیق چوٹی گئی ہی بعد میرے تحقیق و اسطی او کی ہی ثواب بند ثواب اون لوگوں کی کہ عمل کیا ساتھ و سنت کی بغیر اس کے ناقص ہو کہ
 ثواب بچو کی کچھ اور جس کی کہ نبی نکالی بعثت مگر اسی کہ نہیں راضی ہوا اس کے اللہ و رسول و سکا ہو گا اور او کی گناہ نامہ گناہوں
 اون شخصوں کی کہ عمل کیا ساتھ و سکا نہیں کہ ہو گا ہوں و کی ہی کچھ روایت کی یہ ترمذی اور روایت کی یہ بن ابی کثیر بن عبد اللہ بن
 عمر و اور روایت ہی باپ اون کی کہ نبی کی دادا سنی ہی عمر و فی حدیث یعنی سنت پر عمل کر نہ لو گئی ثواب بن کی ہی نہیں جو اور زندقہ کر نہ والی سنت کر
 برابر او کی ثواب ملے ہی اسطرح بعثت پر عمل کر نہ لو گئی گناہوں سے کچھ ہی نہیں بچا اور زندقہ والی کی ہی گناہ برابر او کی کہا جا تا ہی اور سنت
 سے مراد بات دین ہی خواہ فرض ہو یا سوار او کی جیسکے ناز جیسکے کو گن کر کہ آدمی سنی رغبت لاکر رواج دی اسطرح مصافحہ و رسوا کر کہ
 خیر بن منون ہدو عن عبد بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین کیا رزق الحارث
 گناہ تارن الحسنۃ الی حشرہا و لیست علی الدین من الحجاز معقل الا و یبہ من راس الحبل ان الدین
 غیر کیا و یبہ گناہ فظن لی للفر بآہم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعیدی من سنتی رواہ الترمذی
 اور روایت ہی عمر بن عوف کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق دین البتہ سنت و کما طرقت حجاز کی یعنی مکہ و مدینہ و متعلقا و متعلقا
 جیسکے سمٹتا ہی ساری طرف بل پائی کی و البتہ جگہ جگہ دین حجاز میں ہی جگہ جگہ کی ہی بکری پھاڑی چلی بہار تحقیق دین پیدا ہوا
 تھا ابتدا میں غریب ہو جا و گیا جیساکہ تھا ابتدا میں پس خوشحال ہی و اسطرح او کی دینی دست کر نہ کی و پھر نہ کر نہ کر نہ کی لوگ بھی میرے سنت
 روایت کی یہ ترمذی ہی و عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا رزق الحارث
 گناہ اتی علی ابی اسرائیل کل حد و التعل بالبعث حتی ان کان منہم من اتی امہ علی نیتہ لکان فی امی من
 یضہم ذلک و اتی بنی اسرائیل تفرقت علی ثنین و سبعین ملة و تغزوت امی علی ثلث سبعین
 ملة کلہم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ اصحابی رواہ الترمذی
 و فی روایت احمد و فی داود عن معاویہ ثنین و سبعین فی النار و واحدة فی الجنة و ہی
 الجماعة و انہ سیخرج فی امی اقوام و تجاری بہم تلك الا هؤلاء کما تجاری الکلب صلیحہ
 یفوض و یفوض و لا مفصل الا دخل اور روایت ہی عبداللہ بن عمر و ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ او گیا اور بہت

معلوم ہوا اور جن میں توحید میں شبہ کر کے ایک طرف نصیحت کیا گیا تھا ان کو کما فی فیض دفتر رسالہ تمام ہوا یہ کلام اب حدیث میں اکثر مشاہیر
 بزرگ والدین کی ساتھ ہے۔ دی کہ بیسی بزرگ الی پر بزرگ غالب فی فیض اور پانی سی بھاگتا ہی اور پیا سام جاتا ہی قوسی ہی جھوٹی مذاہب الی
 خواہش نفسانی غالب ہوئی اور علم حق سی بھاگ کر خیال گمراہی میں ہلاک ہوئی میں عیاداً بالہدیہ سید حق علی حضرت علیہ السلام رحمہ اللہ **وَعَنْ**
 عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُجْبِعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةً فَحُجَّ عَلَى صُكْلَاةٍ وَكَيْلَ اللَّهِ
 عَلَى الْجَاغَةِ فَكَثُرَ شِدَّةُ شِدَّةٍ فِي النَّارِ وَأَهْلُ التَّوْحِيدِ هِيَ اور روایت ابن عمر سی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق التوحید
 جمع کر لیا امت میر کو یکجا سجا علی امتی کی امت محمد اور پھر گرامی کی اور ساتھ اسکا ہی اور جماعت کی اور جو شخص کہ جس کی جماعت سے تنہا ڈالا جائے
 بیچ آگ کے یعنی جماعت جنتی کی سی اگر کہے کہ وہ جہنم فی الاجا و بیکار وایت کی بھی ترمذی فی ساتھ اسکا ہی جماعت پر یعنی خافلت اور مدد اور
 توفیق اور ناسید اللہ تعالیٰ کی ہی جماعت پر یہ خط نصبت ہی اس میں رحمت کی اللہ تعالیٰ فی عطا فرمائی ہی کہ جس چیز پر ہست حضرت کی متفق ہو
 ہے حق ہی ہوتی **وَعَنْ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا الشُّوَاذَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شِدَّةً
 فِي النَّارِ أَرَاهُ ابْنَ مَا أَحَدُكُمْ مِنْ حِرَابٍ أَوْ بِنْتٍ فِي كَيْتِ النَّبِیَّةِ اور اوصین ہی ہی روایت کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بیرونی کہ جماعت بزرگ کی پس تحقیق شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت تنہا ڈالا جائے بیکار آگ کی روایت کی یہاں ماجہ فی حدیث شمس ابراہیم صلعم
 کہ جسے بیچ کتابت کی **وَعَنْ** یعنی جو عطا اور قول فعل اکثر عاکی ہوں اونکی بیرونی اور اور بعد لفظ روا کی صاحب شکوہ فی سفیدی جھوٹی
 دی فی اس کے نام نہ کیا معلوم نہیں ہوا میرک شاہ فی عبارت مذکورہ لگا دی **وَعَنْ** النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْكُمْ قَامَ يَابَسِي إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَضْبَحَ وَمَنْ يَسْبِي وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غَشٌّ لِأَحَدٍ فَأَفْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَابَسِي وَذَلِكَ مِنْ
 سُبْحَتِي وَمَنْ أَحْبَبَ سُبْحَتِي فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مِنِّي فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التَّرمذی **وَعَنْ**
 اور وایت ہی انس کھا فرمایا واطی میر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بی بی میری اگر قدرت رکھتا ہی تو سکی کہ صبح کر کی در شام کر کی اور جن میں
 بیچ دل تبر کی کہند واطی کی پس کر تو پھر فرمایا بی بی میری اور شہید سنت میر اور حسنی دوست رکھا سنت میر کی پس تحقیق دوست رکھا بجا اور
 جسے دوست رکھا بجا ہو گا ساتھ میر چچ بہشت کی روایت کی بھی ترمذی فی ساتھ اس حدیث میں شاعر ہی اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا
 ہے محبوب رفاقت اخبرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہ جاعل کرنا اسپر بجا بنو خیال تو کر دیا در جہی حضرت کی سنت کی محبت کھنی والدین کا سبب نہیں ہیں
 کہ ایک طرف اور ایک طرف اللہ تعالیٰ الضیاع کر ہی ہم سکو ابراہیم بن حق **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ مَسَكَ يَدِي حِينَ هَذَا أَمْسَيْتُ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ وَأَهْلُ الْبَيْهَقِ هِيَ فِي كِتَابِ
 الزُّهْدِ لَكُمْ مِنْ حِكَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جہی کہ بیل
 کہ بیسی ساتھ سنت میر کی نزدیک گیر فی امت میر کی پس واطی وکی ابی اسو شہید وکار وایت کی بھی یہی فی کتابا ازہد میں حدیث ابن عباس
 سے **وَعَنْ** ابْنِ مَرْيَمَةَ أَلْسِي وَفَتْ مِنْ بَيْتِ زَنْدَرَنِي وَأُورُولِجِ دِينِي سَنْتِ كِي بَرِي شَفْتِ بَرِي هِيَ بَارِ شَهِيدِ وَكِي هِجْ زَنْدَرَنِي دِينِ كِي بَلْكَ زِيَادَهُ وَأُ
 بعض نسخوں بعد لفظ رواہ کی بیان بھی سفیدی جھوٹی ہی لیکن میرک شاہ فی نام نہ کیا لکھ دیا **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنَّهُ عَمْرٍو فَقَالَ إِنَّا سَمِعْنَا أَحَادِيثَ مِنْ يَهُودٍ نَحْنُ أَكْثَرُ أَنْ نَكْتُبَ بَعْضُهَا
 فَقَالَ أَمْتُهُو كُونِ أَمْتُهُو كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَأَلْصَقْتُ لِقَتِ جَنَّتْ كُمْ بِهَا بَيْضَاءُ بَقِيَّةً

اور مروج دین بندہ سب لیل کو اور اگلا مین بنامی حق سے اور سب کے برتری میں یہ کیا ہے کہ جب کسی نے یہ کہہ دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے
 عہد کیا ہے کہ تم لوگوں کو جو میں نے ہوسوا اللہ کا بندہ ہوں دوزخ کی ہیں تو یہ کہہ کر مشرک بن کر خوش ہوئی اور جلالتی کہ ہماری بت حضرت عیسیٰ ہی بہتر
 نہیں اگر عیسیٰ کہ معبود نصاریٰ کی ہیں حکم اس آیت کی دوزخ میں ہوگی ہم راضی ہیں کہ بت ہمارے ہی ذکی ساتہ دوزخ میں ہیں پس یہ کہہ کر یہ خبر
 کہ خبر کیا دوزی یعنی یہ بحث جو بخشی کرتی ہیں بطریق جدل خصوصیت کی کرتی ہیں کہ تو کہہ جسب خبر زبان کا جانتی ہیں کہ تعبد دین ہی بت بہتر
 کہ مراد میں یہ حضرت عیسیٰ وغیرہ اپنی بندگی سے نہ ہو **وَعَنْ اَبْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تَشْتَدُّ دُعا عَلَى
 أَنْفُسِكُمْ فَيَسْتَلِدَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَتَدُوا دُعا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَتَدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَنُتِلَاقَ بَقَايَاهُمْ فِي الصُّوَامِعِ وَالْزَبَابِ رَهْبَانِيَّةٍ
 ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ دُعا أَلَسَوْدَا** **وَدَا** اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمائی کہ سختی کر دے تم پر جانور
 اپنی کی پس سختی کرنا اللہ پر نہما کہ تحقیق ایک م فی یعنی بنی اسرائیل فی سختی کی اور جانور اپنی کی پس سختی کی لگا اور ان کی پس یہ جماعت کے ساتھ
 ان کی یہ صومعہ اور دیار کی یہ بنانیہ تھی کہ نکالنا ان کو نہیں فرض کہ تھی تھی اور روایت کی یہ ہے ابوداؤد نے **ف** نہ سختی کر یعنی پس باضغیٰ معابد
 نہ کر کہ نفس کے طاقت نہ کریں و مصلح کو اپنی اور حرام نہ کر و پس سختی کر لگا اللہ و فرض کر دیا ان کو اور تم طاقت دای محل و سکی نہیں کہیں کے
 اور جاہلنگی کرنی قوم نصاریٰ کو صومعہ میں اور جگہ بندگی کرنی ہو دیکو دیا کہ تھی میں اور یہ بنانیہ تھی میں بہت عبادت کر لیکو اور روایت
 کو اور انقطاع کر لیکو لوگوں سے اور ثبات وغیرہ بنا اور زنجیریں کر دین میں باغ نہیں اور سرکات ٹالنا اور جگہ اور رہاؤ و زمین طہنا وغیرہ لک اور پس
 زہد اہل کتاب کہ کرتی تھی پس مایا کہ بہر چیز میں دھون نہیں طاق آخر اعرالین تین بھی دین فرض نہیں کہیں نہیں خاک کو حق رعایت و سکی کرنا اور
 اور اکثر کا فرہوئی ساتہ میں عیسیٰ کی پس یہ کہہ دو گئی یا ظہریت قبول کہ بطور دین بادشاہ ہوئی اور چوڑی دی رہ بنانیہ پس سطح تم نہ کر و بعض
 اور مروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دین پر قائم ہی یہاں تک حضرت کا زمانہ یا حضرت پر ایمان لاؤ **عَنْ اَبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجَةٍ حَلَالٌ وَحَرَامٌ وَتَحْكِيمٌ وَمُتَشَابِهٌ وَأَمْثَالٌ فَأَحْلَوْا
 الْحَلَالَ وَحَرَّمُوا الْحَرَامَ وَأَعْمَلُوا بِالْحُكْمِ وَأَعْتَدُوا بِالْمُتَشَابِهِ وَأَيَّاهُ أَمْثَالِ هَذِهِ الْقَطْرِ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 الْإِيمَانِ وَكَفَّظَهُ فَأَعْمَلُوا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنَبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبَعُوا الْحُكْمَ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ نازل ہوا قرآن و پر پنج طرحی حلال و حرام اور حکم اور متشابہ و امثال اس حلال جانور حلال کو اور حرام جانور حرام کو اور عمل کر و ساتہ حکم کی اور ایمان لاؤ
 ساتہ متشابہ کی اور عبرت لکو و ساتہ متشابہ کی یہ لفظ مصابیح میں در روایت کہتے ہیں بیچ متشابہ ایمان اور لفظ او سکی میں پس عمل کر و ساتہ حلال
 و پر حرام اور پر و کر و حکم **ف** مراد حکم ہی ان میں ہی کہ ایک عنوان میں کہ متشابہ ہو چھائی ہو لہو فالو لکو اور و متشابہ ہی کہتے ہیں کہ اولیٰ خوب فہم ہوں کہ
 یہ ہم غیر ذلک ضرر مٹاؤں قصہ میں تن گذر ہو تو کی در ایمان و ساتہ متشابہ کہ اور جانور مراد اللہ تعالیٰ کی ہی اس سے ہی اگر یہ میں مطلب کا معلوم ہو و
 ایمان میں بعد لفظ و متبعو الحکم کی اتنی عبادت بطور پہلی ہی روایت کہی ہے **عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْرَأَتَيْنِ رُشِدَتَا فَاتَّبَعَتْهُمَا وَامْرَأَتَيْنِ غَيِبَتْ فَاتَّخَذَتْهُمَا وَامْرَأَتَيْنِ اخْتَلَفَتْ فِيهِ فَعَلَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَدَّاهُ**
 اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی امر میں طرح کی ہیں ایک مڑا ہی ہدایت او سکی پس یہ کہہ کر و سکی در ایک مڑا
 و اگر اسی و سکی پس بچ او سکی در ایک مڑا اختلاف کیا گیا ہی بچ او سکی پس بچ او سکی طرف الصدوق نے روایت کی یہ حدیث **ف** یعنی جس چیز
 کا حق ہو یا نہ حدیث ہی ثابت ہو عیسیٰ وجوب نماز و زکوٰۃ کا او سکی پس یہ کہہ کر ادب کا باطل ہوتا معلوم ہو عیسیٰ کفار کی زمین زمین غیر ذلک بچ

اوس اور جبل مریں اختلاف کیا کیا یعنی پوشیدہ اور مستبہ ہو حکم اوسکا اور وضوح نہیں یعنی کہی ہیں کہ لوگ زمین پہ سطوح اختلاف کرتی ہوں اور اللہ اور رسول فی اوسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کے اور تعین وقت قیامت کے پس تو یہی اوسے عقید کہ کچھ اور سیر و نجد کرے

الفصل الثالث فصل سیر عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم ياخذ الشاذلة والقاصية والثاحية وذئبا لكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة رواه احمد

روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق شیطان بہتر یا بھی آدمی کا مانند بہتر یعنی بکری کی کہ لٹن یا بھی بکری بہا گئی والی کو روٹھسی اور اوس بکری کو کہ دو روٹھسی ہو روٹھسی اوس بکری کو کہ کٹناری برہو روٹھسی اور جو تھم درون پہاڑ کی سی اور لازم ہی تھیر جاعت اور مجمع روایت کی یہ احمدی فص مراد یہ ہے کہ جو بہر یا ایک بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی رہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہی کہ جماعت علماء کی ایک ہو کر نہ ہینیا نکال ہی اور جو درو بہاؤ کی سی یعنی شامراہ اسلام چوڑ کر کر ہونگی کہ باہر تھیں مست ہونے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ إِلَى الْجَمَاعَةِ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِقَبَهُ الْأَسْلَامَ مِنْ عُنُقِهِ رواه أحمد وأبو داود

اور روایت ہی ابی ذر ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص ہر جماعت کے ابشت بہر یعنی ایک ساعت پر متحقی نکالا یعنی تھیر یعنی دھیر اسلام کا گردن چھوٹی ہو کر کے بہر حمد اور ابو داود فی

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيمَكُمْ أَقْرَبَ لِي تَقْضُوا أَمَّا عَسْكُمْ يَوْمَ كَاتَبَ اللَّهُ رُسُلَهُ رَوَاهُ فِي الْوُجْهِ اور روایت ہے مالک بن انس بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو زمین میں ہی جبر ہناری دو چیزیں ہرگز نہ ہوں کہ تم جب ایک بکری سے ہونگی دن دو ٹوٹو یعنی کتاب اللہ و سنت رسول و کتب یعنی حدیث روایت کی یہ جبر ہونگی

عَنْ غُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ قَوْمٌ يَدْعُونَ عِدَّةً لَا تَمُوتُ مِنْهُمْ مِثْلَهَا مِنْ السُّنَّةِ فَتَقْسَمُ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَانِهَا بِدَعْوَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی غصیف بن حارث ثمالی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں نکالی کسی قوم فی بدعت یعنی جو بدعت کہ فراموش سنت کہو مگر کہ آدمیانی جاتی ہی مانند اوسکی سنت پس جنگل مانا ساتھ سنت کہ بہتر ہی نکالتی بدعت کی سی روایت کی یہ احمدی فص مراد یہ ہے کہ جو بہر ہی نکالتی بدعت کے سے اگرچہ حسن ہو اس کے ساتھ اتباع سنت کہ بدعت ہوتا ہی نور اور ساتھ کہ قناری بدعت کے آئی ہی تاریکی مثلاً یا سخا جانا ابو جریب و اب کے بہتر ہی بنانی ہر اور در کے سی اسلیبی کہ رعایت کرنی والا کتابت کا ترقی کرنا ہی طرف مقام فریک اور ساتھ ترک و سلیکی منزل کرنا ہی اوس اور یہ باعث ہوتا ہی اوس فضل کے ترک کا حتی کہ مرتبہ ساوت قلبی کو بہت جیسا ہی کہ اوسکو دین و طبع کہتی ہیں کہ لدا ذکر جرح اور اس طرح سید جمال الدین لکھا ہی اور لکھا ہی کہ سرزمین بہتر کہ جسی مثلاً رعایت داب یا سخا کی کی تو اللہ تعالیٰ توفیق دینا اوسکو ترقی کی طرف و چیز کی کہ اعلیٰ اوس ہے اور جو اسکو ترک کر لگا تو باعث ہو گا ترک سکھ اور فضولون کی ترک کا یہاں تاکہ کہ پہنچا طرف خام بین اور طبع کی انتہی و مثل اسکی ملا علی فارسی فی لکھہ کہ لکھا ہی کہ کیا نہیں کہیتا ہی کہ کس راہ ہی ترک کرنا سنت کا باعث ملامت عتاب ہو تا ہی و اسکا بلکہ ترک کر غیصیان و عقاب تاب ہوتا ہی اور انکارا و سکا فی شبہ عجمی کہ دنیا ہی و بدعت کے ترک نہیں اگرچہ حسن ہو کہ ابی بکر امین سے نہیں لازم آتی

وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ يَدْعُونَ قَوْمِي دِينِي إِلَّا لَدَعُوا

اور مرد پکارنا بوالی سہی کہ او برا و سکی ہی نصیحت دینی والا اندک طرف سی بیچ پل ہر مومن کی یعنی خوشترے روایت کی بعدہ زمین فی اور روایت کی ہم نے او بھینچی فی بیچ شلابان کی نفل کی نوس بن سبحان سی اور سیطی حسی تندی فی اوس مگر تندی فی ذکر کی مختصر اوس حدیث میں کہ در میان بندہ کی اور حرام چیز دیکھی ہندی ہیں کہ انسی گزری نہیں پس حدیثی مراد میں احکام الصیاب و بیچ پل ہر مومن کی یعنی خوشترے جیب ملک بعدہ بنو قرآن کچھ فائدہ نہیں دینا کیونکہ کام قرآن کا راہ دینا ہی لیکن اوس سی نصیحت کی فی اور مقصود کہ چھیننا ساتھ نفلین و ہدایت الصیاب کی ہی کہ دلمین ڈالتا ہی **عین** ابن مسعود قال من کان مستنکاً فلیستک بمن قد مات فان الحس کا تو من علیہ الفتنة اولئک اصحاب رسول اللہ علیہ السلام کانوا افضل من هذه الامة اگر کھا قلوبنا و اعظمها علما و اکملها تکلفا انتاھم اللہ لصحبة نبیہ و لا قامة دینہ فاعل فی الھم فضلہم و اتبعیھم علی انھم و تسکون ایما استطعتم من اخلاقھم و سیرھم و کانوا علی الھدی

المستقیم رو کہ فی زین اور روایت ہی ابن مسعودی کھا جو شخص چاہی کہ پیروی کری کسی کی راوی پس جاہی کہ راوی پکڑے اور ان کو لو کہی کہ مگر ہی ہیں پس تحقیق زندہ نہیں من کیا جاتا او برا و سکی فتنہ سی یعنی دین میں درود لوگ اصحاب حضرت علی الدیلمی سلم کے تھے بھتوں سے اس امت کی بھت نیک اس امت کی باعتبار دل کی اور بھت کامل تھی علم میں اور بھت کم تھی تکلف میں پس کیا تھا او را و اللہ تعالیٰ فی وسطی صحبت ہے اپنی کی اور وسطی قائم کرنی دین اپنی کی پس بھچا تو ہم دھڑل دیکھی بزرگی و پیروی کرنا و انکی اور پریش قدم دہے اور پکڑی رہو جب تک ہو سکی خلق انکی اور ضلالت انکی پس تحقیق وہ بھی او را ہدایت سیدھی کی روایت کی بعدہ زمین فی و نصیحت ابن مسعود رضی فی سنی زمانہ میں تابعین کے کھی در مراد مردوں سی صحابہ رکھی و زندہ دن سی اہل زمانہ اپنی کی سوار صحابہ کی اور شاید انھوں نے صحابہ کی حقیقت کی جھگڑاھی دی و وسطی رد کرنی رافضیوں اور ملحدین کی اور بھتہ جو فرمایا بھت نیک اس امت کی باعتبار دل کی لغو صحابہ رض و دلمین خلوص و ایمان کامل کھتی تھی حبسکہ اللہ تعالیٰ فی فراہی اولئک الذین اتحن الدنوا بھم للتقویٰ یعنی جیسے صحابہ ہیں کہ امتحان کیا اللہ فی دلون اولئک و وسطی تقویٰ کی یعنی طرح بطرح کی سختیاں اور صمیمین و فیروا الین تا دیکھی کہ آیا صبر کرنی ہیں یا نہ پس باوجود سکی او را و راضی رضای پابا اور بھت کامل تھی علم میں یعنی علم تفسیر و حدیث اور فقہ و قرآنہ اور فرائض اور قصود خوب کھتے تھے اور فہم رہا اور غور عالی اللہ تعالیٰ فی عطا فرمایا تھا او را و نکو و یسا جمل ہوتا مشکل ہی اور بھت کم تھی تکلف میں یعنی بیچ پل کی تکلف تھی پس جلدی تھی نگلی بالو اور نماز پڑھتی تھی زمین پر اور کھاتی تھی ہر طرح کی برتن میں یعنی ادرکڑی وغیرہ کی باسن میں او را لیتی جھوٹا لو کا اور لپٹا حال علم میں تھا کہ کلام کر فی زمین مگر جو ضرور ہوتا او را و جو مسئلہ بنیانی ہو کھتا تھے ہم صحن جاننی خود امخوہ تکلف کر کے تقریریں نہ کھتی تھی اور فہم کر کے فتویٰ سنو سنو نہیں یعنی اپنی ہی زیادہ علم والیا کو اگر فی او را و بچھلا اور جاتی دس باسن انسی زیادہ علم کھتا اور سہاھی حال قرار میں تھا کہ پڑھتی تھی قرآن حق پڑھتی و سکیا اور بچھون خوب ساگ لگنی وغیرہ میں پڑھتی تھی اور سہاھی حال طین میں بچھلتے تھے کہ وہ قصص نہ کرتی تھی یعنی حال نہ لاتی تھی اور نہ ہوتا کرتی تھی اور نہ گر پڑتی تھی اور نہ جھگڑاتی تھی یعنی حال انہیں اور نہ جمع ہوتی تھی وسطی راگ و راضا میر کی حبسکہ کہ حال ہماری وقت کی لوگوں کا اور نہ حلقہ بنا کر بیٹھتی و وسطی ذکر جبر کی مساجد میں اور نہ اپنی گھر و زمین بلکہ وقتن بطور فرش کی بچھی رہتی اور را و احسن دیکھی سیر کر تین خوش بظاہر میں رہتی ساتھ خلق کی اور باطن میں متوجہ رہتی طوط حق کی و بھینتی جو ہمیشہ رونا او را کو قسم صوف اور سوت اور کتان سی اور نہ مقید تھی ساتھ بھینتی گدڑی وغیرہ کی بلاناظر اور کھاتی جو مہیا ہوتا قسم حلال و نہ واکر یعنی پرہیز کرتی تھی گورشت اور دودھ

اور یوں وغیرہ کہ اور سب سے پہلے جلیل القدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کرمی کامل کلی نبی حبیب کے فرمایا ہی ابنی فاضل نابو
یعنی ادب کہا یا جمعی کے بیٹے کی پس چھا ادب کہا یا محلو اور مردی چھا نبی ہی حبیب کہ شالو بکلی کر واد محبت وکی کہو اور اخلاق افکی سبکیو
اور اس حدیث فی فضیلت و رکمال صحابہ کا معلوم ہو کہ تمام خلافتی من حبیبہ فضل تہی و رکمال استعداد قبول کرنی بدایت کا کہتی تھی تو اللہ تعالیٰ
نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے انکو پسند فرمایا حبیب کے اس تین فرمایا والہم کلمہ التقوی و کلاوا حق بجا والہا یعنی لازم کیا السنی اور پھر کلمہ تقوی کا
اور تہی لائی ترا و مستحق تر ساتھ کلمہ تقوی کی اور ان میں آیا ہی کہ پروردگار تعالیٰ فی نظر فرمائی تمام بندگی و لونیر یا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا روشن تر از دیگر پس کہا نور نبوت کا اور میں و ریا یا صحابہ رضی اللہ عنہم کی و لو کہو بہت صاف و لائق تر پس اختیار کیا و انکو نبی صاحب
صحبت کے لیے و بعض بات تو خود ظاہر ہی بزرگوں کی صحبت میں پروردگار کی کر کر کس درجہ کو پہنچی من تعجب ہے کہ صحابہ کرام سارے عمر جو
پیشہ کے صحبت میں گذریں و رکمال فضل حاصل کریں حق و عین جابر ان عمر بن الخطاب انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یستخی من التورۃ فقال یا رسول اللہ ہذہ شیخۃ من التورۃ فسکت فجعل یمسح بوجہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یتغایر فقال ابوبکر یکتلک الشواکل ما تری ما یرجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فظفر عمر
الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ رخصینا
یا اللہ ربنا و یا لاسلامہ دینا و یسبحک مدینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الذی نفس محمد
بیدہ لو بدنا لکم مؤسی فالتبعموہ و ترک مؤمنی لصلکتم عن سواء السبیل و کوکان مؤسی
حکیم و ادھر کہ نبوتی لا تبعنی رواۃ الدار حیثی اور روایت ہی جابری کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسخہ توریہ کا پس کہا اے رسول خدا کی یہ نسخہ توریہ کا پس چپ ہے حضرت اس شروع کیا حضرت عمر بن الخطاب اور چہرہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر نہ تھا پس کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کو کہو تجھ کو کہ تم تو ایسا کرنا نہیں دیکھتا تو اسچیز کو کہ چہرہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس کیا حضرت عمر کی طرف چہرہ آنحضرت کی پس کہا پناہ کہ نہ ہا نہیں تہا بعد کی اللہ کی غضب و غضب رسول کی ہی را
ہوئی ہم ساتھ لے کر رب ہوئی پر اور ساتھ لے کر سلام کی دین ہوئی پر اور ساتھ لے کر نبی ہوئی پر پھر ہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فی قسم ہی و نوات پاک کے کہ جان محمد کی چہرہ ہاتھ و سکی کی ہی اگر ظاہر ہوئی و اعلیٰ تمہاری موسی پس پیر و کرنی تم اونکی و جو تر و تر
تم مجھ کو البتہ گمراہ ہوئی تم سید راہی اور اگر تم موسی زندہ اور با نبوت میر البتہ پیر و کرنا میر وایت کی بھہ داری فی ف جملہ کلمہ التورۃ
کا و عاری ہی و طے موت کی لیکن عرب بنی و عابدین اصل معنی اسکی مراد نہیں کہتے بلکہ مقام تعجب میں البتہ ہیں کہ تعجب ہے کہ تو یہ بات نہیں سمجھتا اور اس
حدیث ہی معلوم ہوا کہ ان نبوت کو جو ہر کہی غیر کی طرف رجوع نہ کری کتابوں بہو اور انصاری و حکما اور فاسا سے ہی علی و عتہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لا یشتر کلام اللہ و کلام اللہ یشتر کلامی
و کلام اللہ یشتر بعضہ بعضا اور انہیں ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کلام میر انہیں
نسخ کرنا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرنا ہی کلام میر کو اور کلام اللہ نسخ کرنا ہی بعض و کلام بعض کوف نسخ تغیر و تبدیل ایک حکم شریعت
کا ہی ہاتھ حکم دوسرے و اعلیٰ صلاح کا و دیکھ پس نسخ چار قسم ہے نسخ کتاب کا ساتھ لکبکا اور نسخ حدیث کا ساتھ حدیث کا اور نسخ کتاب کا ساتھ
حدیث کی اور نسخ حدیث کا ساتھ کتاب کے لیکن ظاہر اس حدیث سنی یہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب لکبکا ساتھ حدیث کی نہیں ہوتا پس دلیل حدیث

میں یہ ہوئی کہ مراد کلامی بیان وہ ہو کہ بطریق رسمی استنباط کی فرمایا ہو بطریق وحی کی یا یہ حدیث منسوخ ہو و اللہ اعلم بحقیقہ
 ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احادنا ينسخ بعضهم بعضا لكن نسخ القرآن
 اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثیں سیر نسخ کرتی ہیں بعض کو بعض کو مانند نسخ کرنے کی قرآن
 کے **وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيِّ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ فَرَضًا فَلَا تُصَيِّفُونَهَا
 وَحَرَّمَ حُرْمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُونَهَا وَحَكَ حُرُودًا فَلَا تَقْنَدُوا وَهَذَا صَدَقَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نَبِيِّانٍ فَلَا تَحْشَوْا
 عَنْهَا رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ **التَّاسِعُ** فِي تَرْكَ طَائِفَةٍ مِنْ أَلْبَابِ الْعِلْمِ الَّتِي هِيَ أَلْبَابُ الْعِلْمِ الَّتِي هِيَ أَلْبَابُ الْعِلْمِ
 لَمْ يَحْفَظْهَا فِي فَرْضِ كَيْسِي فَرْضِ بَشَرٍ ضَالٌّ كَرِهَ وَتَمَّ وَكَوْنُهُ عَيْنِي جَوَازٌ وَدَاوُكُوْنُهُ مُشْرُطٌ وَدَاوُكُوْنُهُ مُشْرُطٌ وَدَاوُكُوْنُهُ مُشْرُطٌ
 اور نہیں کہ داور حرام کہیں کسی چیز میں یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو ان کی اور مقرر کہیں حد میں یعنی قصاص غیر دین نہ بڑا جاؤ ان میں یعنی کسی زیادتی
 اور نہیں کہ داور سکوت فرمایا کہ کسی چیز میں سے یعنی نہیں کہ فرمایا حکم کسی چیز میں کا کہ وجہ میں با حرام میں یا حلال میں بدو نہ ہو یعنی کسی چیز
 نہ سبب کر داور نہ بڑا ہے است کی تینوں حدیثیں و اطمینانی **كِتَابُ الْعِلْمِ** کتاب سبب بیان کرنے کی علم کی اور فضیلت و سبب کی کتاب
 علم علم دین کہ متعلق ہے ساتھ کتاب سنت کی دو قسم ہے مبادی یعنی وسائل اور مقاصد مبادی علم ہی کہ معرفت کتابت کی و سیرت و
 ہے مثل لغت و صرف اور نحو وغیرہ کی و مقاصد جو کہ متعلق ہے ساتھ اعمال و اخلاق و عقائد کی اور ان سبکو علم معاملات کہ کہتی ہیں اور
 یہ علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک ہی کہ بعد عمل کر کے علم ظاہر بر زمین پڑا ہی کہ ساتھ و سبب حدیثیں ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہیں و معرفت
 ذات و صفات و افعال حق سبحانہ تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت و علم دراست کہتی ہیں بحکم صریح کی من عمل با علم و نہ علم
 عالم علم یعنی جو کہ عمل کرنا ہی علم پر نصیب کرنا ہی و سبب اللہ تعالیٰ علم او چیز کا کہ نہ جانی ہی اور نہ پڑا ہی پس علم ظاہر اور باطن جو شہوت ہے معنی
 او سبب میں اور ایک دوسری ساتھ نسبت ہی نہ نسبت تن اور جان و دل و پوست و مغز کی و راستیں و حدیثیں کہ فضیلت علم میں و درجہ
 میں ان سبب قسام کو شامل ہیں و بر تفاوت مراتب در درجات او سبب کی **فصل الأول** فی فضل العلم
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغُوا عَنِّي وَكُورَايَةً وَحَدَّثُوا عَنِّي
 بَيْنِي أَلْسِنًا يُبَلِّغُونَ وَلَا حَرَجَ وَهَذَا كَذَبٌ عَلَى مَنْ تَعَدَّى فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک یا دو حدیث کر دینی اور سبیل سے
 اور نہیں ہی گناہ اور جو شخص کہ جوٹ بناؤی میرے جملہ کے پس جابہی کہ ڈھونڈ ہی تمہارا اپنا دوزخ میں روایت کی یہہ بخاری فی حدیث مراد
 آپ سے وہ حدیثیں ہیں کہ مفید بہت ہوں جس سے من صحت بخالی جو چپے انجات پائی اور سوا اس کی اور حدیثیں کہ اس سبب طریقی جاسم
 ہیں پس معنی اس جملہ کی یہہ ہوگی کہ پہنچاؤ میری طرف حدیثیں میرا اگرچہ تھوڑی ہوں اس میں غنیمت و لائق پہلانی علم پر اور حدیث کر دینی
 اس سبب سے مراد یہہ ہی کہ جو قصصی خواہی بیان کرنا او لگا جائے سبب و احکام وغیرہ او کی نقل کرنے کی منع فرمائی میں جس کی سبب پہلی حدیث میں گذر
 چکا ہی کیونکہ نام شریعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہو گئیں اور ڈھونڈ ہی تمہارا اپنا دوزخ میں اس میں نہایت منہ اور
 ترجمہ جی جوٹ باندھنی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام اور بکیرہ گناہ ہی ساتھ اتفاق علما کی اور امام محمد جوینی نے او سبکو کفر کہا ہی اور
 یہ حدیث یعنی من کہ سبب علم آخر ملک تو از ان ہی بلکہ اس کی درجہ کو اور حدیث متواتر نہیں پہنچتی کہ بہت سے صاحبوں نے نقل کی ہی جتنی

اگہاھی یعنی ہوں فی کربا شہدہ صحابی اسکی راوی ہیں کہ انہیں مشرور بنی رہی ہیں ہر سید علی **وکن** سَمْعًا بِنِ جَنْدَبٍ وَالْمُعَدَّةِ
 ابْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يَرَى أَنَّهُ لَكَ بَيْتٌ فَهُوَ أَحَدُ
 الْحَاذِرِينَ دَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرقہ بن جندبہ ورمیرہ بن شعیبہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ حدیث کرے
 مجھے کوئی حدیث گمان رکھتا ہو کہ تحقیق وہ جوٹ ہی پس وہ ایک جھوٹو ٹوٹن میں ہی روایت کی ہے مسلم فی **و** کیونکہ سبب رواج دینی اور
 منشر کرنی اوسکی روگ جھوٹ بنانی والیکہا ہوا پس یہی ہوا **وکن** معاویہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عَلَيْكُمْ مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِخَيْرٍ يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ إِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ وَأَلَّهُ يُعْطِي مُنْفَعَتَ كَيْدِهِ اور روایت ہی معاویہ سی کہ
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ ارادہ کری اللہ تعالیٰ ساتھ اسکی بھلائی کا سمجھ دیتا ہی اوسکو چر دین کی یعنی احکام
 شریعت اور لطف اور صفت میں اور سوار اسکی زمین بامشاہورین اور اندیتا ہی روایت کی ہے بخاری و مسلم فی **و** یعنی میں حدیث
 وغیرہ بیان کر دیتا ہوں سمجھو اور فکر اور عمل و سہر جتا جتا یہ تعالیٰ چاہتا ہی **وکن** ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مُعَادِنٌ كَمَا عَادِنَ الذَّهَبُ الْفَضَّةُ خِيَارُهُمْ فِي الْبَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْأَسَدَةِ
 إِذَا قَعُوا حَادَوْهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابومرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ آدمی کان میں مانند کان سونی اور چاندی
 کے بستر اونی بچہ جاہلیت کی بستر اونی ہیں سچ اسلام کی جبکہ سمجھیں روایت کی ہے مسلم فی **و** آدمی کان میں مانند کان سونی اور چاندی
 کے یعنی نیک خلق اور صفات میں تفاوت ہیں موافق استداد اور بزرگی ذاتی جاسیکہ ایک کان ہی کہ او میں مل دیا تو ت پیدا ہوتی ہیں اور
 اور میں سونا چاندی در او میں سرمہ چونہ وغیرہ اور مطلب ہے البعد کی جگہ کا یہی کہ جو لوگ کفر کی حالت میں آجھی صفتیں کہتی تھی یعنی سخاوت
 شجاعت وغیرہ چاہے وہ جب مان ہوئی اور علم دین خوب حاصل کیا آجھی ہوئی سچ جاہلیت کی اصل ظلمت کفر میں جھپی ہوئی تھی جیسکے سونا وغیرہ
 کان میں خاک میں چھپا ہوا ہی جیسلمان ہوئی اور بھی رباخت کی ہر کیل وہ الایش جاتی ہی اور خالص کی اور ساتھ نور علم اور معرفت کی روش
 ہوئی **وکن** ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ أَلَّفَ اللَّهُ
 مَا لَا يَسْلُطُهُ عَلَى هَكَذَا فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ أَلَّفَ اللَّهُ لِحُكْمَةٍ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعْلِمُهَا مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ اور روایت ابن مسعود
 سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص جو حق و شخصوں کی ایک شخص دیا اوسکو الدینی مال و توفیق دی اوسکو اور خرچ کرنی
 اوسیکہ بچہ کل اور دوسر شخص ہی کہ دبا اوسکو اللہ علم بن حکم کرما ہی ساتھ اسکی اور سکھاتا ہی اوسکو روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے
ف مراد حسد سی بجان غبطہ ہی حسد اوسکو کہتی ہیں کہ کسی پر نعمت دیکھی ہی یہ آرزو کری کہ اوس سی دور ہو جاوے
 میرے آرزو کرنی درست نہیں مگر ظالم و مفید کی حقین کری تو درست ہی اور غبطہ یہ کہ آرزو کری کہ حال پر نعمت میر تین بھی جیسکے
 ظالمی کو ہی پس یہ آرزو آجھی بانو کی ہی کرنی درست ہی **وکن** ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْكُمُ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عَمَلٍ يُرْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ
 ہو تا ہی اوس نواب عل و سیکہ اگر نواب بن علو نکا باقی رہتا ہی صدقہ جاری با علم کہ نفع لیا جاوی ساتھ اسکی یا دلاصا کہ دیا
 کری و مسلم و سکی روایت کی ہے مسلم فی **و** یعنی نماز و زہ وغیرہ جو زندگی میں کوتاہی تھا با و سکا تو ذخیرہ ہوتا ہی ملیکا لاجد

لیکن آئندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب ملک تھا پانچا اب کر گیا نہ پا دیکھا کہ ان میں چیزوں کا بعد میں بھی بچتا رہتا ہی صدقہ جاریہ عسبی کوئی چیز
 وغیرہ وقت لگایا یا کوئی اول بنا گیا وغیرہ ذلک و علم کر لیا جاتا ہی جسی کوئی کن تصنیف کر لیا یا سکولم لگایا سید **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَسَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُفْرَةً مِنْ كُفْرٍ الدُّنْيَا نَفْسُ اللَّهِ عَنْهُ كُفْرَةً
مِنْ كُفْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ بَيَّسَ عَلَى مُعْسِرٍ لَيْسَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَكَتَ طَرِيقًا
يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ
اللَّهِ يُكَادُّ سَمْعُ بَيْنِهِمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَّرَهُمُ
اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسِيبُهُ وَوَاوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اور حسین سے
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص در کرسی مسلمان شیخی کو دنیا کی سختیوں میں سے دو کر لیا اللہ اس سے سختی کو سختیوں دن
 قیامت کی سہا و جسی آسان کر دیا اور پرتنگدست کی آسان کر لیا اللہ پر او کی سچ دیکھا کی و آخرت کی اور جسی کر پر دہ پوشی کی مسلمان
 کے پر دہ پوشی کر لیا او کی البیچ دنیا و آخرت کی اور اللہ تعالیٰ بیچ مدد دہ کی ہی جب تک کہ ہی بندہ سچ و بد بھائی اپنی مسلمان کی اور
 جو شخص کر چلی ایک سہا و میں کہ نہ ہونے سہا و ہی سچ او کی علم آسان کر لیا اللہ پر او کی سبب او کی راہ طرف بہشت کی اور عین جہم ہو
 کوئی قوم سچ کسی گھر کی گھر و عین ہی اللہ کی تعنی سجدہ و غیرہ میں پڑھیں کتاب اللہ کو اور معنی بیان کرین او کی پسین لگا و ترقی ہی
 او پر او کی تسکین اور وائستگی ہی اولو رحمت اور گھبرتی ہیں او کو فرشتہ اور وکر تا ہی او کا البیچ او کو کوئی کہ نزدیک او کی صبر
 یعنی ملائکہ مقربین میں اور جس کو کہ تاخیر کیا او کو عمل او کی فی عین جلدی کر لیا ساتھ او کی تسب و سکا روایت کی یہیہ مسلم فی و
 آسان کر دیا تنگدست یعنی مثلاً کیکی ذمہ قرض تھا اور وہ او کی ادوی عاجز تھا اسنی او کو مال پایا وہ ادا کر سی یا اگر اسکا قرض تھا
 اسنی بخشید یا یا محلت دی اور پر دہ پوشی کی یعنی حلیہ سکا ظاہر کر رسوا کیا اور دوسری معنی اسکی یہیہ ہیں کہ جو کوئی ستر وائستگی
 کا پڑ لپٹی تو ثواب مذکور پا دیکھا اور آسان کر لیا راہ طرف بہشت کی یعنی داخل کر لیا او کو بہشت میں سبب جزا اطاعت علم کی توفیق
 دیکھا عمل نکات کی باعث داخل ہونی بہشت کا ہوگا اور معنی سکینہ کی ہیں تسکین اور خاطر جمعی کر او کی سبب خواہشیں دنیا کی اور خوف
 اسوار اللہ کی دل سنی بکجا اہل و رضا ساتھ اللہ کی اور نورانیت پیدا ہوئی ہی اور اخیر حدیث کی یہیہ معنی ہیں کہ جسی قصور کیا عمل
 میں نسبت الی و سکا قیامت کو کچھ کام نہیں نیما بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ہو کہ درین راہ فلان بن فلان چیز نیست نہ
عَنْهُ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ**
اسْتَشْهَدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعُذِّقَ فَعَالَ فَمَا عَمَلَتْ فَمِنْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فَنِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ
قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيحٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي
النَّارِ وَرَجُلٌ تَعْلَمُ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعُذِّقَ فَمَا عَمَلْتَ
فَمِنْهَا قَالَ تَعْلَمُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتَهُ وَقَرَأْتَ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعْلَمُ الْعِلْمَ لِيُقَالَ إِنَّكَ عَالِمٌ
وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي

[illegible]

تَحْلَةً بِكَلِمَةٍ اَنَّا كَذَلِكَ جَئْتِي فَعَمَّ عَنْهُ وَاِذَا اَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انش سے کہ اہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرمائی کوئی کلام پیرتی اوکو میں بار فرمائی یہاں تک خوب سمجھ لیتے
لوگ ونسی اور جب کراتی اوپر کسی قوم کی پس ارادہ سلام کا کرتی سلام کرتی اور پیرتیں بار روایت کی یہ پیرتیں جانی فت یعنی جس بات
کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگوں نے سن لی ہوگی اور میں اکثر ایسا الفاظی ہوتا ہوں گا کہ میں بار فرمائی ہوں گی واللہ علم اور میں سلام
ایک وقت اذن جاسی کی اندر آئی کی پس وروسر اسلام تحیہ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کی کرتی ہیں اور پیرتیں رخصت کی وقت بخیر
سیدہ وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انك
ابدرني فاجلني فقال ما عندني فقال يا رسول الله انا اذله على من يحمله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من دل على خبي فكذلك مثل اجر قاعله رواه مسعود اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ ایک ایک
شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہ یہ کہ نہیں بل سکتی سو ہی سیر پس سوار و جو کو پس فرمایا حضرت نے نہیں میری پاس سوار
پس کہ ایک شخص کہ اسی رسول خدا کی میں بتاؤں و سکو ایسی شخص کو کہ دو سواری دی اوکو پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ آگاہ کر دی اور پہلائی کی پس وسطی اوکی ہی مانند نواب کرمزوالی اوس پہلائی کی روایت کی یہ سلمتی وعن
جبریل قال کتبا فی صدر النبی عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم عداة مجتبا
السماء والعباء متقلداي السيف عامتهم من مضرب بل كلهم من مضرب فمضض وجروا رسول الله
صلى الله عليه وسلم لما راى بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فامر بلاك فادن واقام فصلى
ثم خطب فقال يا ايها الناس اتقوا الله الذي خلقكم من نفس واحدة الى اخره الآية ان الله كان
عليكم رقيباً والاية التي في احشيتكم اتقوا الله ولتظن نفس ما قد كنت لعن تضك رجل
من ديناره من درهمه من ثوب من صاعبره من صاعبره حتى قال ولو بشق تمرة قال فجاء رجل
من الانصار بصرة كادت كفته تجر عنقه ابل قد عشت ثم تتابع الناس حتى رايت كوميئ
من طعام وثياب حتى رايت وجرا رسول الله صلى الله عليه وسلم يكفل كانه مذهب فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن في الاسلام سنة حسنة فله اجرها واخر من عمل
بها من بعدة من غير ان ينقص من اجرهم شيء ومن سن في الاسلام سنة سيئة كان عليه وزرها
ووزر من عمل بها من بعدة من غير ان ينقص من اوزارهم شيء رواه اور روایت ہی جبرہ سی کہ اہی ہم بیچ اول روز کے
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس اوکی پاس ایک قوم تنگی بدن والی ایسی کل یا عبا اور دالی ہوئی تھی تر دارین کلی میں اکثر دلی قوم
مضر کی تھی بلکہ سب نے کلی مضروب سی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے کہ کہ کیا اور پیرتیں اتر فار کا پس اخل ہوگی
میں یعنی اور اونکی پس کچھ نہ تلاش کیا کچھ نہ پایا پیرتیں پس حکم کیا حضرت بلال کو پس لڑائی کی اور کبیر کی پس نماز ہی یعنی ظہر کے
اجسمہ کی پیرتیں نہ آیا پس پیرتیں خطیب میں بہت کہ اسی لوگوں کو درود و گار پیرتیں ہی جانی بد کیا گیا لگو ایک جان سی یعنی
حضرت آدم علیہ السلام سی آخرتے تک اخیر اسکا میہ تحقیق اس پر اور تمہاری نگہبان اور پیرتیں وہ آیت کہ پیرتیں سورہ حشر کی ہی درود

اسے اور جاسی کہ نظر کر ہی آدمی اور سبز کو کر لگی بھیجی ہی واطی لکائی والی کی فرمایا حضرت فی خبرات کری شخص نیاراجی بن دھم اپنی میں ہی
 کپڑی اپنی بیس اور اپنی بیانہ کچھو نہیں ہی اور اپنی بیانہ کچھو نہیں ہی بیانہ تلک فرمایا خبرات کری اگر چہ کچھو کچھو کا ہو کچھو کا راوی فی بیس الایا
 ایک شخص انصار میں ایک شیل بھری ہوئی دینا کی یادرم کی اٹھہ اور سکا قریب تھا کہ شکا دی اوسکے لکھ تحقیق تھا گیا پھر شرمع کیا پی
 در پی لانا لکون فی بیانہ تلک دیکھی ہی و لوتھی غلہ کی اور کپڑی کی بیانہ تلک دیکھانی جھرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جانا گیا کہ سنا
 بھرا ہوا تھا یعنی بسبب شعی کی بھڑ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کے رواج دی بیج اسلام کی طریق نیک کو پس واطی اوسکی ہی لوتھی
 اوسکا اور لوتھ اب اوس شخص کا عمل کیا ساھتہ واطی پہلی سبکی بغیر ناقص ہوتی اجزا دیکھی ہی کچھ اور جسنی رواج دی بیج اسلام کی طریقہ بدکو ہوگا
 اور پراوسکی گناہ اوسکا اور گناہ اوسکا کہ جلیلی و سبب و جھلی و سکی بغیر اوسکی کہ نقصان ہوگا ہون دیکھی ہی کچھ روایت کی حدیث مسلم فی **فصل**
 الالباء کا جاول حدیث بن ابی ہاشم ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوپر کی راوی فی مجابی النما کھا! مجابی الباء دونوں لک کی قسم ہی بن
 اور پہلی آیت سورہ نسا میں ہی اوسمیں ذکر خبرات کر نیک اور نانی دارون ہی سلوک کر نیک ہی حضرت فی بھیتین چڑہ کر غیبت دلالت خبرات
وسنن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلم الا كان على ابن آدم
 الا و ل كفل من ذمها الا ان الله اول من سبقت القتل متفق عليه اور روایت ہی ابن مسعود ہی کھا فرما
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بغین خون کیا جاتا کوئی از روی ظلم کی مگر کہ ہوا ہی اور پہلی بی آدم کی ایک حصہ خون اوسکی ہی سوا
 کہ اوستی اول طریقہ نکالا قتل کر نیک روایت کی بھڑ بخاری و مسلم فی حدیث یعنی جو کوئی کسی کو قتل کر تاحی جتنا گناہ اوس پر کھا جاتا ہی
 تر تاحی قابل پر ہی کہ بیا حضرت آدم علیہ السلام کا ہی کھا جاتا ہی کیونکہ پہلی و سنی بھائی ایل کو مارا تھا و سنی کو جو حدیث
 معاویہ لا یزال من امی فی باب ثواب هذه الامم ان شاء الله تعالی اور ذکر کریں ہم حدیث معویہ کی کہ اوسکا
 سے لا ترال من امی بجا با ثواب مل ست کی اگر جاحی اللہ تعالیٰ اپنی مصاحبہ والی فی بیان ذکر کی ہی اور جسنی و ثاب **الفصل**
الثانی فصل دوسری سنن کثیر بن قیس قال كنت جالسا مع ابي الدرداء في مسجد دمشق
 فجاءه رجل فقال يا ابا الدرداء اني جئت من دين رسول الله صلى الله عليه وسلم فحدثني بحديث بلغني انك تقول
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حدثت لحاجة قال في سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا
 يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وان المسئلة لتضمر اجتهدا لطلب العلم وان العالم
 ليس خفي له من في السموات ومن في الارض والحيتان في خوف الماء وان فضل العالم على العابد كفضل النقي
 لينة البدر على سائر الكواكب وان العلماء درجة اهل بياء وان الانبياء لهم نور ثواب دينار او اوكاد و رها
 و انما و رقا العلم فمن اخذ اخذ بحظ و رقا و اخذ و احمد و الزميد و وابو ذر و دوان ما حدثت
 الدار في و سماء الترمذي و قيس بن كيسان روایت کثیر بن قیس کھا تھا میں نے سنا ہوا ساھتہ اور دار کی بیج مسجد دمشق
 یعنی شام کی پس آیا دون باس ایک شخص پس کھا ہی ابی و دردا تحقیق میں نے سنا ہوا تھا ہی باس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی واطی ایک
 حدیث کی کہ چھوٹی ہی کیونکہ بھڑ کہ تم نقل کرتی ہو اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہی بغین ابیمن واطی وراکم کی کھا ابو دردا پس تحقیق سنا ہی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمائی ہی جو شخص کہ جل ایک راہ میں یعنی قریب ہو یا دور ہو کہ طلب نامہ پیغمبر اوسکی علم یعنی علم دین کا حضور ہوا ہی بھت

چلتا تھی اللہ و سکواہ میں ہا ہون بخت کی سعی و تحقیق فرشتی تھیں پس باز واپسی و سہلی رضا مندی طالب علم کی و تحقیق عالم البتہ استغفار
کرنی ہیں و سہلی و سہلی جو کہ چہ آسمان کی ہیں یعنی ملائکہ و جو کہ چہ زمین کی ہیں یعنی جن انس و غیرہ اور مچھلیاں و دریا میں پانی کی اور تحقیق
فضیلت عالم کی اور عابد کی مانند بزرگی چاند جو ہون رات کی ہی اور پر تمام اور تاروں کی اور تحقیق عالم دارث میں چیمبرنگی اور تحقیق
نہیں و رتہ چھوڑ گئی دینا اور نہ درجہ اور سوار اسکی نصیب کر و رتہ چھوڑا ہی علم پس جس جی حاصل کیا علم کو یا اون حصہ کامل روایت کی جیسے
اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور طرمذی فی اور نام لیا را ویکار ترمذی فی نصیب بن کثیر لیکن صحیحہ کثیر بن قیس ہی جیسے کہ مصنف نے لکھا
ف نصیب آیا میں و سہلی اور کام کی یعنی سوا ہی سعی حدیث کی و کچھ غرض سیر نصیب اذھون فی اجالا و حدیث سنی ہوگی چاہا کہ سہلی
سکھن یا احتمال ہی کہ اذھون فی سعی ہوگی ایچا کہ بلا و سہلی نہیں پھر ابو در و رانی جو اگی حدیث بیان کی احتمال ہی کہ بھی حدیث اوسنی
پوچھی ہو یا وہ بہت شہقت و تمکاکا ایضا اس لہجی و سکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب ہے بھان نہ مذکور ہو اور کہتی ہیں باز واپس
باز و حقیقہ بچھاتی ہیں یا بیکہ نہ ہی تو اضع اور رجوع رحمت سی اور زمین و الوہن مچھلیاں ہو، اصل نصیب لیکن پھر جو ذکر فرمایا تو اشارہ
سے اسپر کہ مدینہ برسا اور حال ہونا نیزہ و رانی کا سبب بکرت علما کی ہی بھانیا کہ مچھلیاں و غیرہ بھی اندر پانی کی زندہ ہیں انھیں کی کت
سے اور فائدہ عالم کا متحد ہی یعنی اوڑھو گویا بھی بچھاتی ہی و فائدہ عابد کا لازمی یعنی اوسکی ذات کو ہی اس لیے عالم کو مشابہ چاند کی کیا کہ
روشنی اوسکی بھی سارے میں بچھتی ہی اور عابد کہ مشابہ ستارہ کی کہ اوسکی روشنی اور جامی نصیب بھیتی اگر کوئی کہی کہ عالم خالی عبادت سی نہ ہوگا
کہ علم بی عمل کو فضیلت نصیب اور بطرح عبادت بی علم کی صحیحہ نصیب ہوتی پس نون عالم ہی ہوگی اور عابد بھی پس فرق عالم اور عابدین
کیا ہی جواب یہ کہ اور عالم سی وہی کہ بتفصیل علم کی کہ انفا ساقہ عبادت ضروری کی یعنی فرائض و دراجبات اوسان نون مکتدہ کی کر کہ
صرف اوقات اپنی ساتھ شغل علم کی کر تھی اور کام اوسکا پھیلا نا علم اور تروجر دین کا ہی اور در و ساقہ عابد کی جیہ ہی کہ بتفصیل علم کی مشغول
عبادت میں رہتا ہی از بسکہ فائدہ و دلچیزی علم کا نصیب فضیلت سکی ہی عبادت پخت ہوئی اگر حدیث توشی بھی معلوم ہو تھی شرح السنہ میں
نویس رح ہی مشغول ہی کہ کھا نصیب چنانچہ میں کل دن کوئی چیز فضل طلب سی اگر گون فی کھا اونا کو نصیب و سہلی گوگوں کہیت یعنی خلوص نیت مانگی
کھا اذھون فی کہ طلب کیا اونا کا علم سبب نیت کا یعنی نیت آجی و رت ہو جاتی تو رسی ہی لکھا ہی بعضی عالمون کہ طلب کیا نہیں علم ہی فی خفا
پھر ہو گیا اللہ کی لہجی و امام شافعی رح کہتی ہیں کہ طلب کا علم کا افضل ہی نماز افضل سی کیونکہ باؤ و فرض عین ہوگا یا فرض کھالیہ و در و نون افضل میں افضل
سے ہدایت علی و عن ابی امامۃ الباہلی قال ذکر الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً من احدہما
عابداً والاخر عالماً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضل علی اذ لکم شہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ و ملکوتہ و اهل السموات و الارض حتی الثلۃ فی جحرها
و حتی تحت کعبہ یوم علی علم الناس فیجری رواہ الترمذی و رواہ الداریمی عن مکحول مرسل و لکین ذکر مجاز و قال
فضل العالم علی العابد کفضل علی اذ لکم شہ ہذہ آایۃ انما یخشى اللہ من عبادہ العلماء فا
سرد الحکایت الی اخیرہ اور روایت ہی الی امامہ باہلی سی لکھا مذکور ہوا ویر و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی و شخصوں کا ایک
و نصیب عابد اور دوسرا عالم یعنی حضرت سی پوچھا کہ افضل دونوں میں سی کون ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بزرگی عالم کا ویر
عابد کی مانند بزرگی میری کی اور پوئی تمنا کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اللہ تعالیٰ و فرشتی اوسکی اور اسل آسمان

قول حضرت کی مسلمہ و کہا حدیث میں اسکا منہ پورے اور سنا دہا کی ضعیف اور روایت کی گئی کسی طرح سی سبب ضعیف ہیں و
لیکن کئی طرح ضعیف جہاں جمہ ہوتی ہیں تو بعض کی بعض سی قوت پیدا ہوتی ہی اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہی اور طلبک نا علم کو فخر
ہے مراد علم سی وہ علم کہ جسکے ضرورت پڑتی ہی مثلاً جب کسی مسلمان ہو تو وہ واجب ہو کہ وہ سیر معرفت حاصل کی اور اسکی صفات کی درجات
نبوت رسول کا اور سوار انکی دن چیز و نکاح کر ایمان بدون اونکی صحیحہ نہیں اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہو علم احکام نماز کا سیکھنا
جب رمضان آیا تو واجب ہو علم احکام روزہ کا اور جب مالک تصابک ہو تو واجب ہو علم احکام زکوٰۃ کا اور جب بی بی کی تو علم حیض و نفاس
کا اور طلاق وغیرہ کا کہ جو تعلق ساتھ خاوند جو روکی ہی سیکھنا واجب ہو اسبطح بیہ شکر کرنی لگی تو مسائل و سکی سیکھنی واجب ہوں گی
اسیر اور چیز دیگر سب سے غرض کہ جو بات اسکو پیش آوے گی و سکا علم حاصل کرنا ہی فرض ہوگا اگر نہ کرے گا تو اشکنا دگا کہ ہوگا اور بعضوں کی
تردیک مراد علم سی علم خلاطین معرفت آفات نفس کی ہی یعنی حسد کینہ وغیرہ ہاں رجو چیز اعمال کو فاسد کر دی اور غفلت اخیر حدیث
کا یہ کہ جسکا جتنا استعداد ہو و نہا ہی علم و سکو سکھا دی مثلاً عوام کی اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کرے گا گراہ ہوگی و مجمل
علم بتانا غلیظ ہی و حق سید **و حسن** اِنِّیْ مُهْمٌّ یَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَصَلَتْ اَنْ لَّا یُتَحَقَّقَانَ فِی
مَنْکَرٍ فِیْ حَسَنٍ مُّسْتَمِثٍ لَا فِقْرَ فِی الدِّیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو خصلتیں ہیں نہ نہیں سب سے ہوتی چیز منافق کی ایک خلق نیک و دوسرے سمجھے بیچ دین کی روایت کی یہ ترمذی فی **ف** اس
حدیث میں رغبت دلائی اسیر کہ آدمی کو چاہی کہ یہ دونو صفتیں اپنے میں حاصل کری اور کہا تو پستی فی کہ حقیقت فقہ فی الدین کی ہے
ہے کہ دلیں سمجھے دین کو واقع ہو بہ زبان پر جاری ہو اور بموجب اسکے عمل کری اور حلال ہو اسکی سب سے خوف خدا اور تقویٰ بنو علی
و حسن اِنْتَرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ لَعْلَمٍ لِّهُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یُجِزَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاللَّیْثِیُّ اور روایت ہی انس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص نکلیں چڑ طلب علم کی لیں و بیچارہ خدا کی چہا
ملک سپر روایت کی یہ ترمذی اور دارمی فی **ف** یعنی جو کوئی نکلیں گہری یا اپنی شہر سی طلبک فی علم شرعی کی لیں خواہ فرض عین
ہو یا فرض کفایہ یعنی زیادہ حاجت تو بہا و کر نیوا لیکا سا ثواب پاتا ہی اس کے یہ یہی درج دینی دین کی اور ذلیل کرنی شیطان
اور کسر نفسی کے ہی پس یہ ثواب پاتا ہی جب نلک یہی طوط گہری کی در زمین اشارہ ہی اسیر کہ بعد یہی کی اس سی زیادہ
درجہ پاتا ہی کیونکہ وارث انبیاء کا ہوتا ہی بیہ تعلیم کرنی اور کامل کرنی ناقصوں کی و علی **و حسن** سَخَّرَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَقَارَہِ لَمَّا مَضَی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ ہَذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ اِلَّا سَنَادَہُ اَوْ دَالِکَ وَیَضَعُفُ اور روایت ہی بخیرہ ازوی سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص طلبک سی علم کو ہوتا ہی کفارہ اوں گناہوں کا کہ گذر گئی یعنی صغیر و گناہ روایت کی یہ ترمذی
اور دارمی فی اور کہا ترمذی بہ حدیث ضعیف الاسناد ہی یعنی البواد و راوی ضعیف گناہا سی **و حسن** اِنِّیْ سَعِیْدٌ لِّمَنْ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَنْ یُشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرِ یَسْمَعُ حَتّٰی یُکُوْنَ مَنَّعًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہرگز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سی یعنی علم سی کہ سننا ہی
او سکو بہا نلک ہوتی ہی نہایت و سکی بہشت روایت کی یہ ترمذی فی **ف** یعنی اخیر عمر کا طلبک علم میں رہنا ہی اور اسکی برکت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز کبریٰ السجود سجدہ کو کہنا میرا پس با دو کھسا اوسکو اور ہمیشہ با دو کھسا اوسکو اور پھینچا با اوسکو یعنی لوگو کو جسکیا
 کہ سنا پس بعضی اوشکا نوالی فقہ کی خین ہوتی فقہ اور بعضی اوشکا نوالی فقہ کی پھینچانی ہین طرف و شخص کی کہ روزیادہ ہی فقہ و سکتہ بن چیز
 ہین کہ خین خیانت کرتا اور پور دل مسلمانکا خلاص کرنا علی کا واسطی اوسکی اور نیز خراہی واسطی مسلمانوں کی اور لازم کرنا جامعیت مسلمان کی کو اسواسطی
 کہ تحقیق دعا کوئی گھیری ہوئی ہی اگلی پھیلانکی ہی روایت کی بھیہ شافعی فی ابھیہ فی بیچکتا بتخل کی اور روایت کی بھیہ احمد فی اور
 نزدیکی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی فی زید بن ثابت سی مکرندی فی اور ابو داود فی خین ذکر کیا ان لفظون کا ملت
 لا یفل علیہ خرا و سکتا **ف** نماز کبریٰ السجود فی روایت اولیٰ بیسی ہوا اور بھت خوشی ہوا اوسکو دنیا اور آخرت میں اور لفظ
 افقہ منہ تاک کہ مطلب بھیہ کی بعضی با دو کھنی والی حدیث کی خود خین سمجھ رکھتی ہین اور بعضی سمجھ رکھتی ہین لیکن جسکی اگی بیان کے
 روزیادہ سمجھ رکھتا ہی پس چاہی کہ جیسی ہی ویسی ہی پھینچادی تاکہ جسکو پھینچانی ہی وہ مطلب سمجھ لی بھیہ حدیث دلالت کرتی
 ہے اسپر کہ لفظ حدیث کی بعدی نقل کر دی اور لفظ لا یفل ساتھ زیر حرف ی کی اور زیر حرف غین کی بمعنی خدا یعنی کینہ کی ہی اور سا پھیش
 ی کی اور زیر غین کی اور ساتھ زیر حرف ی کی اور پیش خین کی بمعنی خیانت کی پس معنی بھیہ ہین کہ مومن خیانت خین کرتا ہی ان تین چیزوں پر
 یعنی بھیہ باتیں مومن میں ضرور پائی جاتی ہین اور خین داخل ہوتا مومن کی اندر کینہ کہ پھیر دی اوسکو حق سی جبکہ کرنا ہی بھیہ تین چیزیں اور
 معنی اخلاص علی کی بھیہ ہین کہ علی کرئی میں محض رضامندی اللہ کی منظور ہوا اور کچھ غرض نہ ہو یا خودی نہ منظور ہو پس بھلا اخلاص
 عام کو نکا ہی اور دوسر خواص کا اور لازم کرنا جامعیت کا یعنی موافقت کر سی مسلمانوں کی سچا عقدا کی اور علی صالح کی یعنی نماز جمعہ اور
 جامعیت وغیرہ کی اور لفظ میں ورا تھم اکثر نسخہ خین ساتھ زیر میم کی ہی ابھیہ نسخہ خین ساتھ زیر میم کی معنی بھیہ کہ دعا مسلمانوں کی گھیری
 ہوئی اوشکوں پس بچانی ہی اوشکو کہ شیطان کی سی اور گرا ہی سی اسین تنبیہ کی جو کوئی نکلتا ہی جامعیت اوشکی خین پھینچا اوشکوں اور برکت
 اوشکی دعا کی حق علی **و** **عن** ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **لَنْ يَكُونَ**
سَمِيعٌ مِّنَّا شَيْئًا فَبَلَّغْهُ كَمَا سَمِعْتَهُ فَرِيقٌ مِّنْكُمْ اَفْعَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه
وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ ابْنِ اَبِي اَسْوَدٍ اور روایت ہی ابن مسعود سی کھسا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرائی تھی نماز کبریٰ السجود اس شخص
 کو کہ سنا جسکی کچھ پس پھینچا یا اوسکو جسکا رسنا اوسکو پس اگر پھینچانی اگی بھت با دو کھنی والی ہوئی ہین واسطی اوشکی سنی والی سی روایت کی
 بھیہ نزدیکی اور ابن ماجہ فی اور روایت کی دارمی فی ابی دردا سی **ف** لکھا ہی علما فی کہ اگر فضا طلب فی حدیث میں ورا و سکی با دو کر فی
 میں اور پھینچانی میں کچھ فائدہ نہو تا سوسا امید واری برکت اس عاکی حضرت رسالت بنا و صلی اللہ علیہ وسلم سی کافی تھا دنیا اور آخرت میں
و **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اَتَقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي اَلَا مَا عَلِمْتُمْ**
فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَدًّا فَلَيْتَ بَوَّامَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه اور روایت ہی ابن عباس سی کھا فرما
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سچو حدیث کہ فی میری ہی گلا و چیز کو کہ جانو پس جینی جھوٹ بولا اور میرے جا کر پس چاہیے
 کہ وہ ہونڈی ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی بھیہ نزدیکی اور ابن ماجہ فی ابن ماجہ ابن مسعود اور جابر سی اور خین ذکر کیا ان لفظونکو سچو
 حدیث کہ فی میری سی گلا و س چیز کو کہ جانو **ف** اگر او چیز کو کہ جانو یعنی ساتھ لفظین کی یا ساتھ ظن غلب کے

آیات میں ثابت کیا کہ یہ کسے مخالفت میں ہے اور وہ مخالفت کمالی و رسواہی نہیں کہ نازل ہوئی کتاب لکھی جا کر تھی ہی بعض اوسکی
 بعض کو بہت جھٹلا کر بعض کو مسکوکو بعض سے پس جو جانو تم اوس پس کہ اور جو بخا لو پس سو پورا و سکوف جاننی والی و سیکلی روایت کی یہ چہ
 اور ابن ماجہ فی ف طرف جاننی والی کی یعنی طرف اللہ و رسول و سیکلی سو پورا مراد جاننی والی ہی وہ ہی کہ تم ہی علم زیادہ کہتا ہو
 علامہ من اور مثال سے چکڑی و پرگز چکی ہی بخ و **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْشَافٍ لِكُلِّ أَحَدٍ مِنْهَا خُطْبَةٌ كَوَ بَطْنٍ وَكَو كُجْلٍ وَكَو مَطْلَمٌ وَكَوَاهُ فِي شَجَرِ الشَّجَرَةِ اور روایت ہی بن
 مسعود کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا گیا قرآن اور سات طرح کی در سطحی ہریت کی و نہیں ظاہری اور باطنی اور وسطی
 ہر حد کی جگہ خبر دار ہوئی کی روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف** مراد سات طرح سی سات لغت ہیں جو مشہور نہی عرب میں ساتہ فصاحت
 کے کہ وہ یہ ہیں لغت قریش و بطنی اور سہل و تہامین اور لقیف اور بطنی اور بنی تمیم پہلی قرآن نازل ہوا یہ لغت قریش کے
 کہ لغت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جب نام عرب پر پڑتا اوسکا دشوار ہو انا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنا بیار بغانی سی التماس
 کیا کہ اس امر میں فراخی ہو جس کم ہو کہ کوئی اپنی لغت میں پڑھی حضرت عثمان غنی کی زیادہ کتاب اسطرح پڑھتی تھی جبکہ وہ ہون
 نے کہنے ہی کلام اللہ لکھا کہ اسلام کی شہر و زمین بھی تو فرمایا اور پڑھی لغت کے کہ زید بن ثابت فی ساتہ حکم حضرت ابوبکر کی اور
 صلاح حضرت عمر کی جمع کیا تھا اور حکم کیا ساتہ یاد آئی اور لغات کی اس کے کہ دیکھا انہوں نے کہ لوگ اختلاف کرتی ہیں اور بعضی
 بعض کو کا فر کہتی ہیں پس زیادہ لغات سے مگر کچھ اور متفق ہوئی اور سپر صحابہ اور باقی را بعد اذکی یہاں تک کہ قرآن سب کو پہنچا ساتہ
 سند و متصل کی اور باقی را یہ اختلاف کہ اس لغت میں مکر رہا یعنی ادغام اور امارہ وغیرہ کہ ان قرار میں جاری ہی اور بعض کو نزدیک
 مراد سات طرح سی ساتہ قرار میں ہیں جو کہ قرآن سب پر پڑتی ہیں کہ اسی علامہ کی کہ قرآن میں اگرچہ زیادہ ہیں سات سی لیکن وہ رجوع کرتی ہیں
 طرف سات و چون کی اختلاف سی ایک تو اختلاف کلمہ کا یہ جذبات اوسکی زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسرے اختلاف جملہ اور مفرد کا اور
 تیسرے اختلاف مذکر اور مؤنث کا جو تھی اختلاف صرفی مانند تخفیف و تشدید کی اور فتح اور کسر کی مانند شریعت اور لفظ اور لفظ کی
 بانچون اختلاف اعراب کا چوٹی اختلاف حروف کا جسکی لکن الشیاطین ساتہ تشدید لون کی اور تخفیف اوسکی ساتون اختلاف
 لغات کا ادا کرتی ہیں مانند تخفیم اور امارہ کی ہمار سی و ستاد و ن رحمہم اللہ فی یہی تقریر پسند کی ہی اور مراد ساتہ ظاہر کی یہ کہ سبیل
 زبان اوسکو سمجھتی ہیں اور باطن و کہ بندگان خاص حقیقی کی اوسپر مطلع ہیں در حد معنی طرف اور نہایت کی ہی یعنی ہر ایک
 ظاہر اور باطن کے ایک حد اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کی ہی ایک مطلع ہی یعنی مقام ہی کہ اوسپر چڑھنی سی یعنی اوسکی حاصل
 کرتی سی آدمی مطلع ہوتا ہی اوس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکھنا عبت کا ہی اور اون علوم کا کہ ظاہر معنی قرآن کی ساتہ اوسکی
 متعلق ہیں معرفت یا بے غل کے اور اسے منسوب کی در انداز کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہے اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اوسپر اور پاک کرنا تقریر
 کا اور صاف کرنا دل کا وغیرہ ذلک بعد حصول و سیکلی و در باطن قرآن کی مطلع ہوتا ہی اور امام محمد السنہ فی معالم التنزیل میں لکھا کہ
 کہ ظہر لفظ قرآن کی اور لطن و اویل و سکی اور مطلع فہم یعنی سمجھنے اوسکی کہ فکر کر ہوا لی پر تاویل اور معانی اوسکی جنسی کہلہتی
 ہیں اوسکی غیر بر نہیں کہلہتی بخ سید علی بخ **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ أَيْةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سَنَةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَاجِلَةٌ وَمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ

ابوداؤد و ابونعیم اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم میں ہیں آیہ مضبوط است
 تا تم باقرضہ عادی اور جو چیز کو سوار کی سی پس و فضل ہی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یعنی علم دین کی تین ہیں آیہ محکمہ
 یہ ہمارے ہی طرف ان بابہ کی آیہ محکمہ اسل کتاب کے ہی سچے ہی ذکر کی اور جو علوم کو وسیلہ ہوگی میں متعلق اسکی ساتھ ہیں اور سنت کاملہ یعنی
 حدیث کی ثابت ہیں تھہ محافظت منون و رسند و کی اور فضیلتہ عادی اشارہ ہی اجماع اور قیاس پر کہ نکال گیا کتاب سنت اور اسکو فرضیہ
 اسکی فرمایا کہ عمل و سپرد حسبہ جب سیکر ب سنت پر چنانچہ معنی عادی کی بھی ہیں کہ مثل و در عدیل کتاب سنت کی پس حاصل معنی حدیث کہ
 یہ ہوئی کہ اصول میں کیا ہیں کتاب سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوار کی ہیں فنون ہیں یعنی زبانہ معنی ہا حق و **و عن**
 عن ابن مالک الا شیعہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقص الا امير او مامون او
 مختار رواه ابوداؤد و رواه الدارقطني عن شعيب عن ابيه عن جده وفي رواية اخرى او مامون او مختار
 اور روایت ہی عوف بن مالک اشجے سی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصہ بیان کر گیا محکم یا محکوم یا تاجر کنیو الاروایت کی
 یہ ابو داؤد فی اور روایت کی دارمی فی عمرو بن شعیب اسنی باب تنبیہی و سننی دادا اپنی سی اور بیچ روایت دارمی کی لفظا و درایعہ
 ریاکاری ہی بدلی و مختار کی **ف** مراد قصہ سی بیان کرنا و عطا در نصیحت و قصی اور اخبار کا ہی معنی یہ ہیں کہ یہ فعل ضمن صادر ہو تا مگر
 تین شخصوں سی ان میں سے دو تو حق پر ہیں یعنی میرا اور ماوراجا ہی اذکر کردہ و عطیان کرین اور ایک یعنی منکر و سکونہ کھتا چاق پس حق و عطف کھنی کا
 اول تو حاکم کا ہی کہہ کر کہ وہ مہربان ہو تا ہی رعیت پر امور اصلاح اور ایک تو خیر انما ہی اگر آپ کھلکا عالم میں سی جو کوئی تصوی اور ترک طم کھتا
 ہو گا او سکونہ مقرر کر دیکھا پس مراد ماورسی ابابو یہ ہوا کہ حاکم کی او سکونہ حکم کر دیا اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرقت سی حکم کیا گیا ہو جسے
 علماء اور اولاد و عطف کھنی ہیں یا پس عین زجر ہی لاکھی ہو کوئی و عطف کھی جو کھلکا تو زراہ و فخر او طلب یا ست اور تکبر کی کہیگا علی **و عن**
 ابن هزيمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افترى بغير علم كان اثمه على من افترقا ومن اثنى
 على اخيه بامر يعمه ان الله ينفخ فيه نفثا فقد خانته رواه ابوداؤد اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کھا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فتویٰ بی علم دیا گیا ہو گا گناہ اسکا اوپر کہ جسنی فتویٰ دیا او سکونہ جسنی مشورہ دیا یا بیانی اپنی کو ساتھ ایک کام کے
 جانتا ہی کہ بھلائی ہیچ سوار سیکر ہی پس تحقیق خیانت کی او سکی روایت کی یہ ابو داؤد فی **ف** لینے ایک جاہل فی عالم سی مسئلہ پوچھا پس
 عالم فی مسئلہ غلط بنا دیا اور پوچھتی مالی فی او سپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہ غلط ہی تو گناہ عالمی پر ہو گا بشرطیکہ عالم فی اپنی اجتہاد میں قصور
 کیا ہو گا و جسنی مشورہ بدخواہی کا دیا و سنی خیانت کی علی **و عن** معاوية قال ان النبي صلى الله عليه وسلم
 نهى عن اكل غلات رعاة ابوداؤد اور روایت ہی معاویہ سی کھا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخالطہ دینی سی روایت کے
 یہ ابو داؤد فی **ف** لینے دو مسائل کہ اولی عالم کو مطالعہ میں ڈالی بسبب نکل ہونی او لیکل پس اگر ابتداء پوچھی تو حرام ہی کہہ کر کہ عین
 ایذا ہوتی ہی مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا ہی و رانظا راجبی تفصیل کا ہی درجہ حرام میں اور اگر کھیل کسی اور فی الیاس مسئلہ پوچھا
 اور اسنی او سکی جواب در بدلی میں و لیسامی پوچھا تو نہیں حرام علی **و عن** ابن هزيمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليكم ان تعلموا ان القرآن كلام الله فان من قرأه لم يزد له الا حسنة او من قرأه لم يزد له الا حسنة اور روایت ہی
 ابی ہریرہ سی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکر تم قرآن لیں جو چیز میں کہ البدنی فرض کی ہیں یا علم قرآن اور سیکر قرآن کو

اور سکھانے والوں کو اس ہی تحقیق میں قرض کیا جاوے گا یعنی مثال کے ساتھ اس عالم سی روایت کی بھی نزدیکی **و عن ابی الدرداء**
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشحص بخصیہ الی السماء ثم قال هذا اوارب
 یختل فی العلم من الناس حتی لا یفقدوا من علی الشجر رواه الترمذی اور روایت ہی ابی درادہ کی کھاتی ہم ساتھ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اونٹنی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پھر فرمایا یہی وقت جاوے گا کہ علم اور یقین بھانٹنے کے بعد طاق کے
 علم کی اوپر کسی چیز کی روایت کی بھی نزدیکی **و عن ابی ہریرہ** رواه الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 کہ اب علم ہی منقطع ہو گا ہی **و عن ابی ہریرہ** رواه الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ رواه الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 مالک بن انس ومثله عن عبد الرزاق قال اسحق ابن موسى وسیمعت ابن عیینہ انک قال هو العی
 الناہد والسمی عبد العزیز بن عبد اللہ انقل ہی ابی ہریرہ کی روایت ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 طلبت یگی علم پس زیادہ یگی سیکو عالم تر عالم مدینہ کی ہی روایت کی بھی نزدیکی ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 بن انس اور ماہذا اس کلام ابن عیینہ کی منقول ہی عبد الرزاق ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 زاہد ہی اور نام عمری کا عبد العزیز بن عبد اللہ **روایۃ** یعنی ابو ہریرہ کی بھی حدیث مرفوعہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہے
 راوی ابو ہریرہ کو لفظ ابو ہریرہ کی با وھیں ہی اسے اس طرح بیان کیا اور جگہ و ٹھکانے کی جلدی جلدی کے اور فرد در دراز کی یگی علم کی حامل
 کر نیکی ہی اور عمری اولاً انحضرت عمر بن الخطاب ہیں بڑی عالم زاہد نام و کا عبد العزیز نسباً و ٹکانوں ہی عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمرو بن
 بن عاصم بن عمر بن الخطاب پس نقل **ابن عیینہ** ہی مختلف ہوئی نزدیکی ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 اور اسحق بن موسی فی و ہنی نقل کیا کہ عمری زاہد ہیں اور جانا چاہی کہ ہر ایک نے باعتبار طاق کے کھاتی ہم ساتھ
 زمانہ صحابہ اور تابعین کی فرمائی ہی کہ مدینہ کی عالم سی زیادہ سیکو یگی با وھیں اور بعد انکی تو بڑی بڑی عالم پیدا ہوئی ج
 کے شہر و اسلام سی زیادہ تر علماء و مدینہ سی اور ظاہر ہی والد علم کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی بھی خبر دی ہی حال خیر
 زمانہ سی کہ علم وین مختصر مدینہ سنورہ میں ہو گا چنانچہ بعضی حدیثوں سی بھی معلوم ہوا ہی **و عن ابی ہریرہ**
اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله عز وجل بعث هذه الامم علی الراس
 کل مائۃ سنۃ من یجدہا رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کفر یا تحقیق اللہ عز وجل بھجیا ہی و ہنی نفع اس امت کی اوپر ہر سو برس کی اس شخص
 کو کہ نیک راہی و ہنی دین او سکبار روایت کی بھی ابو داود **و عن ابی ہریرہ** رواه الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 ہے کہ ایک شخص امت سی ممتاز ہو گا ہی اپنی اہل زمانہ میں کہ وہ اور تدریج دین کی کراہی اور بدعت کو دفع کراہی بھانٹنے کے بعد
 کے ہے کہ چلے سیکو یگی فلا تھا اور دوسری میں فلا تھا اور بعضی علمانی حمل عموم پر کیا ہی خواہ ایک ہو خواہ جماعت **و عن**
ابن ہشیم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یجدہا رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کھاتی ہم ساتھ
 من کل خلق عدو له یفنون عنه یریف العالین و انیخال المبطلین و تاویل الجاہلین

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمُدْخَلِ مِنْ حَدِيثِ بَقِيَّةِ بْنِ الْوَكِيدِ عَنْ مَعَانَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي أَهْبِيمَ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَزْرِي سِي كَهَا فَرَمَا رَسُولُ خُدَاصِلِيِّ السُّلَمِيِّ سَلَّمَ فِي لَيْلَتِي
 اس علم کو یعنی علم کتاب سنت کو ہر جماعت اندوہی نیکو سکی یعنی نفیہ معتقدہ دور کر کے اوس علم سی تغیر کرنا حدیسی بیہیہ والون کا ادھر
 بامیں ہونا باطلون کا اوزاویل کرنی جا بلوئی یعنی آیات و احادیث میں روایت کی بہیہ بیہیہ فی ہیچ کتاب بی کی کر نام اوس کا فعل ہی
 حدیث یقینیہ بن الولید سی اون فی معان بن رفاعہ سی اون فی ابراہیم بن عبد الرحمن عذر سی ہی **ف** لفظ رواہ البیہقی سی لفظ
 العذر سی کہتے عبارت پیچی لگا کی گئی ہی اصل نسخہ میں یہاں سفیدی چھٹی ہوئی ہی **وَسَدَنٌ كَذِبٌ كَذِبٌ جَابِرٌ فَاِمَّا شَيْخُهُ**
الْعَرَبِيُّ السُّوَالُ فِي بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کر کے ہم حدیث جابر کی کر لیا اوس کا ہیہ فاما شفاء العی
 السوال ہیج باب تیمم کی اگر چاہی اللہ تعالیٰ **الفصل الثالث فصل فی تیمم عن الحسن بن سہل**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَاءُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُجِبِيَ بِهِ اَهْلَ سَدَنِهِمْ فَيَكُنْ وَبَيْنَ
التَّبَيُّنِ دَرَجَةً وَاحِدَةً وَفِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الثَّارِغِي اور روایت ہی حسن بطریق ارسال کی کہانہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص کر آدمی اوسکو موت اور وہ طلب نامہو علم کو اوسو طلی کر رواج دی ساتھ اوسکی سلام کو ہر
 درمیان اوسکی اور درمیان نبوت کی فرق ایک درجہ کا ہوگا ہیج بہت کی کر وہ مرتبہ نبوت ہی روایت کی ہیہ دارمی فی **و**
عَنْهُ هُرَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا
كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ شَرَّ يَجْلِسُ فَيَعْلَمُ النَّاسَ الْحَبِيبَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ
اللَّيْلَ يَهْتَمُّ أَفْضَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَّلْتُ هَذَا الْعَالِمَ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ
شَرَّ يَجْلِسُ فَيَعْلَمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَالِمِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَهَظْلِي عَلَى أَدْنَى كُمْ رَوَاهُ الثَّارِغِي
 اور روایت ہی اوس میں ہی بطریق ارسال کی کہانہ پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصوں کی سی کہ نہی ہیج بنی اسرائیل
 کے ایک وغیرہ میں تھا عالم پڑھتا تھا نماز فرض پڑھتا تھا پائس کھاتا تھا آدمیوں کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکھتا دن کو اور نماز پڑھتا
 تمام رات کو نسا دن دو نو میں بہتر ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بزرگی اس عالم کی کہ پڑھتا ہی نماز فرض پڑھتا ہی پڑھتا
 سکھاتا ہی دوسرو کو علم او پر بندگی کر نبوالی کی کر روزہ رکھتا ہی دن کو اور کھاتا تھا ہی رات کو مانند بزرگی مبری کی او پرادی تھا رات
 کے ہی روایت کی ہیہ دارمی فی **ف** دوسرا شخص ہیہ عالم نہا کتر سب سے یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت میں کرنا تھا ہی حق
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيرُ فِي الدَّيْنِ إِنْ اخْتِجَ
إِلَيْهِ نَفْعٌ وَإِنْ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَخْنَى نَفْسَهُ رَوَاهُ سَرِزِينٌ اور روایت ہی حضرت علی رضی
 اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اچھا شخص ہیہ وہ کہ سمجھہ رکھتا ہو ہیج دن کی اگر احتیاج لائی گئی طرف اوسکی
 نفع دیا اور اگر بی پردائی کی گئی اوسکی بی پردا کیا نفس ہیہ کہ روایت کی ہیہ مزین فی **ف** حامل معنی حدیث کی ہیہ میں کہ
 لائق حال عالم کی ہیہ ہی کہ محتاج نہ کر ہی اپنی کو طرف خلق کی اور میل نہ کر ہی ساتھ مصاحبہ خلق کی اور طعم نہ کر ہی چھینا
 اوسکے اور مطلق القطاع ہیہ نہ کر ہی اور فائدہ پہنچا با ساتھ علم کی ترک نہ کر ہی بلکہ اگر لوگ محتاج ہوں اوسکے کو کو فی اور

عالم نہ ہو کہ علم ہی فائدہ دی واسطی اوس ضرورت کی طرہ دی لوگوں میں اور لغت پہنچا دی اور لکھو اگر محتاج نہ ہوں اسکی اور طلب فائدہ کی نہ
کرین بی پرہامو وی اوسنی در مشغول ہو دی سچ عبادۂ مولیٰ کی اور خدمت علم کی یعنی مطالعہ کر سی دین کے کارون کا اور تصنیف کر
علم پہنچا دی بہ حق **و حسن** عکرمۃ ان ابن عباس قال حدثنا النّاس کہ کل جمعۃ بقرۃ فان ابیت فمناکین
فان اکثرت فثلاث مرات لا یمل الناس هذا القرآن والافینک تا فی القوم وھم فی حدیث من حدیثہم
فتقص علیہم فتنظرو علیہم حدیثہم فتملکھم ولكن انصبت فاذا امرک فحدّثھم وھم
یشھقون تک وانظر السحیر من الدّعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلموا صحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری **و** اور روایت ہی عکرمۃ سی بہ کہ ابن
عباس نے کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لو کہی رو برو جمعہ من المبار اور اگر یہ قبول نہ کری پس دوبار یعنی اگر سہفہ میں ایک بار عظم
کہا کہ جانی خیر دوبار کہ پس اگر بہت کر سی تو تو تین بار اور نہ تنگ کر تو تو لکھو اس قرآن یعنی تین بار سی زیادہ بیان کر نہیں لہول
ہو کہی اور نہ پاؤں میں تنگ اس حالت میں کہ او تو قوم کی پاس اور وہو کہ بیچ باتون کی باتون ہی سی پس بیان کر تو افر
دعظ پس موقوف کر سی اور بارو کی باتین افکی پس تنگ کرنی دیکو لیکن جب رو پس جسوقت فرمائیں کرین تنگ پس حدیث بیان
کر او لکھو اور وہ غیبت کرتی ہوں اسکی اور موقوف کر تو عبارت متقی کو دعا سی پس بچہ لو اسکی پس تحقیق مبنی معلوم کیا حضرت
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یارون افکی سی نہیں کرتی ہی نہیں دعا وان میں روایت کی یہ بخاری فی ف وہ ہوں بیچ باتون
کے خواہ باتین دنیا کی کرتی ہوں یادیں کے اگر باتین دین کی ہیں قطع او کا مناسب نہیں اور اگر باتین دنیا کی ہیں شاید ساتھ حکم شہ
کے او لکھو چوڑنا اچانہ جائیں اور دعا و سنتی قرآن کو نا خوش کہیں اور کہیں رہوں اور بہت دین کی نہیں مگر مصلحت اگر قطع
کلام افکی میں ہو سی تقریب اس کلام سی او لکھو باز کہی غرض کہ نظر مصلحت وقت پر کہی اور ابن عباس جو فرمایا ہی باعتبار
اکثر کی فرمایا ہی کہ او سوقت میں لو کہ اکثر کلام دین کی میں مشغول ہوتی ہی اور موقوف کر عبارت متقا کو یعنی خافہ بند سی دعا میں
تکلف نہ کر اور حضرت کی دعا و نہیں خافہ بند سی جو بات ہوتی ہی تو لی تکلف از خود ہوتی ہی نہ تکلف بہ حق **و حسن** واثکہ
ابن الاسفیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فاد رکۃ کان لہ کفلاً
من الکجر فان کویڈر کہ کان لہ کفلاً من الکجر رواہ الدارمی **و** اور روایت ہی والہ بن
اسفیر کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس شخص نے طلب علم اور چل ہوا او سکھو ہو کا واسطی اسکی دوسرے ثواب اور اگر
چل ہوا او سکھو علم تو ہو گا واسطی اسکی ایک صدہ ثواب روایت کی یہ دارمی فی ف دوسرے ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا
کہ تحصیل علم میں کیسی دوسرے ثواب حاصل ہونی علم کا اور پڑانیکا اور دیکو یا ثواب سہل کا کہ علم پر کیا ہی اور دوسرے ثواب ایک ثواب مشقت
ہے کا ہو گا بہر تقدیر طلب علم میں رہنا چاہی اگر چل ہوا نور علی نور والاطلع علم میں مزاجی سادت ہی بہت گرجہ نتوان بہت
رہ بردن بہ شرط باری است و طلب مردن **و حسن** انی ہرکۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما
یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد ما یتہ علم عملہ ونشر و و لک صالحا ترکۃ او مضحکا ورتہ
ومسحک ابتاہ او بینا لابن السبیل بناہ او کفرا اجزاہ او صدقۃ اخرجہا من مالہ فی حق وجب

روایت کی تہہ دارمی فی ف گدزی و فجلسین یعنی صحابہ و دو جامع مجلسین کا کہ پیشی عقل کی طاعت تو دسائین متحول تھی اور دوسری مذاکرہ
 ماحم بن یحییٰ کی و بن یعنی جو مذکر و علم کا کہ فی تھی پس ہی زیادہ کی فضیلت ہوگی کہ سرداران بیا کی صلی اللہ علیہ وسلم اوکی ساتھ بیٹھی اور اپنی
 تلمیذ و بنین ہی گناہست گناہانرا از بعضی خبر نسبت کہ سلطان جہانکشا نے فرمایا **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدث العلم الذی اذا بکعہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثتہ اللہ فقیہا و کنت لہ یوم القیمۃ شافعاً و شہیداً
 اور روایت ہی ابی در واری کھا سوال کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا مٹی مقدار علم کی کہ جسوقت پہنچی او سکوا دی ہو فقیہ یعنی صاحب
 جاوی عالم ہر زمرہ علماء کی خرمن پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص با دہری و مطی نفع ہست میر کی چالیدین حدیثین جو مقدار
 دین و کیکی و کھا و یگا او سکوا اللہ قیامت کو فقیہ اور بہنگامین او سکادان قیامت کی شفاعت کر نیوالا اور گواہی او کی طاعت پر ف
 کھا مٹی علمانی کہ مقصود پہنچا چالیدین جو نکا مٹی لوگو کو اگر چہ یاد رکھتا ہو حسب اس حدیث کی اکثر علماء اچھل جائیں تصنیف کر کر میدار
 شفاعت اور گواہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ہیں یعنی **وعن** النبی بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم ہل تدون من اجود جوداً قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال اللہ اجود جوداً انما اجود بعبی
 آدم و اجودہم من بعدی رجل علم ما فنشک یاتی یوم القیمۃ امیراً و حدہ او قال امۃ و احدة
 اور روایت ہی النبی بن مالک کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا جانتی ہو تم کو ان اہل سنت سخی سخاوت کر نہیں عرض کیا صحابہ فی
 اللہ اور رسول او سکوا دانا زہی فرمایا اللہ ربہ اخی ہی سخاوت میں نبی خدا وکی میں نبی آدم میں سی اور بڑا سخی لوگو میں بھی میر وہ شخص کجا
 علم پس پھیلایا او سکوا او یگا دان قیامت کی ہنزلہ ایک سیکڑا یا ہنزلہ ایک وہ کی **ف** ہنزلہ ایک میر کی یعنی قیامت کو تھا مانند امیر کی او یگا
 کہ وہ تابع کیسا نصین ہو و یگا او وکی تساقطہ تابع او خادم ہوگی اور راوی کو شک ہو اھی کہ امیر او و فرمایا ہی یا بجای او سکے
 امیر و واحد فرمایا یعنی تن تھا مانند ایک گ وہ کی ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہو و یگا در میان خلایق کی اور باشوکت و شہوت
 او یگا او سدن یعنی **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منہومان لا یشیعان منہوم فی
 العلم لا یشیع منہ و منہوم فی الدنیا لا یشیع منہا و وی البیہقی الا حادیث
 الثلثۃ فی شعب الایمان و قال قال ابراہیم احمد فی حدیث ابی الدرداء ہذا متن
 مشہور فیما بین الثانی لکن لہ اسناد صحیحہ اور انھیں سی روایت ہی کہ تھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دو
 حرص کر نیوالی نصین بیٹ بھرا اوکا کہ حرص کر نیوالا بیچ علم کی نصین بیٹ بھرا اوکی اور ایک حرص کر نیوالا بیچ دنیا کی نصین بیٹ بھرا اوکی روایت
 کہیں تھیں فی حدیثین تمیز شعلہ بیان میں اور کھا کہ امام احمد فی بیچ حدیث ابی در واری یہ متن مشہور ہی در میان لوگوں کی اور نصین خا
 اسکے صحیحہ **ف** کھا امام نووی کی کہ یہ حدیث ضعیف ہی لیکن طریق اسکی متعدد ہیں کہ بعضون فی سبب بعضون کی قوت بڑی مٹی اور انفا
 رکھتی ہیں علماء ربہ کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں عمل کرنا جائز ہی علی **وعن** عبد اللہ بن
 مسعود منہومان لا یشیعان صاحب العلم و صاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم
 فیزداد رضا اللہ عنہ و اما صاحب الدنیا فیتکادی فی الطغیان ثم قد عبد اللہ

کَلَامُ الْإِنْسَانِ لِيَطْعَى أَنْ رَأَاهُ اسْتَعْفَى قَالَ وَقَالَ الْاَحْسَنُ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الْاَلْاَحْمَدُ
 اور روایت ہی عن سی کہ کہا کہا عبد الدین مسعود فی دور لیس بن نہیں سیر ہوئی ایک صاحب علم اور وہ صاحب نیا اور نہیں برابر ہیں
 دو نو آپس میں بر صاحب علم بن زیاد کرنا ہی رضا خدا کی و صاحب نیا پس زیادتی کرنا ہی بچہ سرکشی کی بہرہ ہی عبد الدین
 یعنی سند کی لمبی بہرہ آید ہرگز نہیں بون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرنا ہی اس لیے کہ دیکھا اپنی نہیں بی بردا یعنی لوگوں سے سبب کثرت مال
 کہ کہا عن فی اور بڑی عبد الدین دوسرے شخص کے حق میں بے فضیلت علماء میں بہرہ آید سوار کی نہیں کہ دُرتی میں الدین بندوں
 اس کے سی عالم روایت کی بچہ دارمی فی **وَحْنُ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا
 مِنْ أُمَّتِي سَيَقْعُقُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَافِي الْأَفْكَاءِ فَضْصِدْ مِنْ دُنْيَاهُمْ
 وَيَعْتَزُّوهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لِيَجْتَنِي عَنْ الْفِتَادِ إِلَّا الشُّعْرُ كَذَلِكَ لَا يَجْتَنِي مِنْ قِيْلِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدٌ
 ابْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس کہ فرمایا بیغمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق
 کہنے اگر کہت سیر ہی سمجھ حال کر نیکی بچہ دین کی اور بڑی قرآن کہیں گی جائیں ہم سرور دنی باس بن آپس میں ہم دنیا اذکی سی اور کسو
 کہیں گے اوسنی دین آید کو اور نہیں ہونا یہ یعنی دین و دنیا جمع نہیں ہو سکتی امرا کی صحبت میں نہیں ہونا مگر نقصان حبس کہ نہیں چنانچہ
 درخت خار دار سی مگر گناہ اس طرح نہیں جی جانی نزدیک اذکی سی مگر کہا مجھ میں صلح فی گو یا کہ وہ مراد کہتی ہی خطا یا روایت کی میں بڑ
 ماجہ فی **وَفِي** بڑی قرآن در جادہ کی امیر دنی باس اسطی انظار فضیلت و طمع مال و رجاہ کی نہ واسطی حاجت ضروری کی پس
 جب کہا جاوے گا اوسنی کہ کیونکر جمع کر و گی تم در میان نفقہ اور قرب و نیکی لو کہیں گی جائیں ہم سرور دنی باس کی فرنگ و محمد بن صباح
 اوستاد بخاری اور مسلم وغیرہ کی ہیں و کہتی ہیں کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کی لفظ خطا کا ہی وہ حذف کر دیا ہی یعنی حاصل نہیں
 ہوتی اذکی نزدیک سی مگر گناہ اور لفظ خطا با کی حذف کر دینی میں اشارہ ہی اس پر کہ زبان امرا کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہیں
 ہو سکا روایت ہی محمد بن سلیم سی کہ کہا اوہون فی کہی نجاست پر کی بہرہ ہی اوس قاری سی کہ ان امرا و ظالمین کی دروازہ پر جاوے
 اور میرا بپ کہتا تھا جگو کہ نہیں چاہتا میں کہ ہو وی تو عالم واسطی خوف اس کی کہ کہڑا ہو وی نو دروازہ امرا پر **وَحْنُ**
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ لَوَ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَبَّأُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوا عِنْدَ أَهْلِهَا لَسَادًا وَآيَةً أَهْلَ دِفَائِهِمْ وَ
 لَكُمُ بَدَلُهُ أَهْلُ الدُّنْيَا لَيَبْلُغَنَّ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْكُمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاجِلًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاكَ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ
 الْهُمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا كَحَيَاتٍ فِي آتٍ أَوْ دِيَّتُهَا هَلَكْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَرِيحَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ
 مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ إِلَى الْآخِرَةِ اور روایت ہی عبد الدین مسعود سی کہ کہا اگر اہل علم
 محافظت کرین علم کی اور کہیں و سکون و دیکھا اہل و سکی کی یعنی قدر دانوں علم کی البتہ سرور ہوں اسب علم کی اہل زمانہ اپنی کی
 ولیکن اوہون فی خرچ کیا اوسکو واسطی اہل دنیا کی تاکہ بچیں سبب او دنیا اذکی سی یعنی نہ واسطی نصیحت اذکی سی اور نہ واسطی
 سفارش کی پس دلیل ہوئی دنیا دار و نہ سنائی ہی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم سی فراتی ہی حسنی کہ گر دانا ہونو کو مہمت یا کہ

یعنی بہت آخرت کی کفایت کرنا ہی و سکو اللہ مقصود دنیا و سکیکو اور جو کوئی کر پر گندہ کرین او سکو قصد او سکی کہ حالات دنیا کی میں نہیں پڑا
 کرنا البیچہ کسی شکل دنیا کی ہلاک پہنچنی کسی حالت دنیا میں ہلاک ہو روایت کی یہہ ابن ماجہ فی اور روایت کی بیہقی فی مشکک یا من ابن
 عمری قول ذکی ہی من اجل الہوم آخر تک **ف** محافظت کرین علم کی یعنی ظالمون اور دنیا داروں کی صحبت بیٹھ سہ مان جاہ کی لہی جا کر علم
 کو ذیل کرین سردار ہون اہل زمانہ کی یعنی باعتبار کمال و بزرگی کی سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سی یہہ نہیں ہی کہ بادشاہ ہوا
 کرین پس جو کہ سوا انکی یہی زیر قدم اور زیر قلم اور نابعد عقل و در حکمون او نیکی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یرفع اللہ الذین امنوا منکم واللہ
 اولوا العلم درجات یعنی بلند کرنا ہی اللہ تعالیٰ درجی مومنون کی تم میں ہی اور انکی کردگی گئی ہیں علم اور بہت آخرت کی یعنی مقصد و کو
 ایک قصد کیا کہ وہ قصد آخرت ہی و سوار آخرت کی کوچہ مقصود دیکھا اور پر گندہ کرین تصدیق کی کہی کسی فکر میں لگا کہی کہ میں و بر نہیں پروا کرنا اللہ
 بچہ کسی جنگل کی ہلاک پہنچنی نظر رحمت نہیں کرنا طوطا وکی در نہیں کفایت کرنا فکر دنیا و نہ فکر آخرت کو پس ہونا ہی خیر الدنیا والاخرہ میں ہی
وَعَنْ اَلْاَخْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَفَنَہُ الْعِلْمُ النَّسِیَانَ وَاِضَاعَکَہُ اَنْ تَحْتَکَ
بِہٖ غَیْرَ اَھْلِہٖ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عِیْسَی بْنِ عَمْرٍا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِی اَفَنَہُ الْعِلْمُ نِی اَفَنَہُ الْعِلْمُ نِی اَفَنَہُ الْعِلْمُ
 اور ضائع کرنا او سکا یہہ ہی کہ بیان کر ملی و سکور و بر و نا اہل کی روایت کی دارمی فی بطرین ارسال کی **ف** یعنی بعد حاصل ہونی علم کی نیات
 آفت ہے اور پہلی حاصل ہونی سی نتیجہ سی انھیں میں کل نمی افنہ و لعلہ فائت اس حقیقت میں بہہ نہیہ اسبر کہ جو خیرین بہت بیان کی ہیں
 اولیٰ ہی یعنی کتا ہون سی ہی اور دل نہ لگاوی او خیر و خیرین کہ غافل کرین جس ہی اچھی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرنی ہیں انکی
 چنانچہ امام شافعی رحمہ فی شعر اسی مضمون کا لکھا ہی **س** شکوت ال و کعبہ سو حفظہ فادصال ال نزل المعاصی فان العلم افضل من الہ
 وفضل اللہ لا یطیع المعاصی یعنی شکوہ کیا میں ہی او شاد سی کہ نام او نکا و کعبہ ہی برائی حافظہ اپنی کا پس نصیحت کی مجھ کو چور فی کتا ہونکی انکی
 تحقیق عام فضل اللہ کا ہی و فضل اللہ کا نہیں دیا جائے لہذا کو اور غیر اہل ہی جو علم سمجھی نہیں یا عمل نہ کری بہ حق علی **وَعَنْ**
سُقَیْبَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْاَخْطَابِ قَالَ لِعَبْدِہٖ عَنِ اَبِیْہِ لَعَلَّہُ قَالَ اَلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یُحِبُّوْنَ قَالَ فَاِخْرَجَ
الْعِلْمُ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الظُّہْمُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی سفیان سی تحقیق حضرت عمر بن الخطاب فی فرمایا و اسطی کعبہ کون ہیں
 صاحب علم کی یعنی تمہاری نزدیک کہا کعبہ کہ وہ لوگ عمل کرین موافق او بجز کی کہ جانین کہا حضرت عمر فی پس کیا چیز نکالتی ہی علم کو دلوں
 عالمون کی سی یعنی برکت و بہت اور نور علم کو کونسی چیز علما را عمل کی دلونسی نکالتی ہی کہا کہ طعمہ روایت کی یہہ دارمی فی **ف** یعنی طعمہ
 کرنی مال و جاہ میں در رغبت کرنی چیز سبب ثناء دنیا کی ہی **وَعَنْ** **اَلْاَخْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِہٖ قَالَ سَاکِ الْجُلُوسِ**
السَّیِّئِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْتَأْذِنُ عَنِ الشَّرِّ وَتَسْلُوْنِی عَنِ الْخَبْرِ یَقُوْلُ مَا تَلْتَمِشُوْنَ قَالَ اَلَا اِنَّ
الشَّرَّ شَرٌّ اَرَا الْعُلَمَاءَ وَذَرَّ خَیْرَ الْخَبْرِ خِیَارًا اَلْعُلَمَاءُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ
 اور روایت ہی حوص بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ کہ پوچھا ایک شخص نے حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم سی برائی سی فرمایا کہ نہ سوال کرو تم
 مجھے برائی سی اور سوال کرو مجھی اہلانی سی فرمایا اسکو تین باپہر فرمایا خبر دار ہو تحقیق بدترین بدو کی بری علماء کی میں اور تحقیق بہترین
 پہلوئی پہلی علماء کی روایت کی یہہ دارمی فی **ف** اس لیے کہ لوگ علما کی نابعد رہتی ہیں پس سکا ویر کی علی خلق میں بہت سہرا بہت
 کرتی ہے اور معنی لفظ عن الشر کی ایک نوع ہی میں جو مذکور ہوئی اور دوسرے معنی یہہ ہیں کہ بدترین آدمیوں کا پوچھا کہ کون

اور یہی حقیقی موافق ترین سائنس جو آپ اور انظر علی سوال سی منہج اس لیے فرمایا کہ میں نبی رحمتہ ہوں حال نرمی بدی کا کیا پوچھتی ہو پھر نیک اور
 بد دونوں میں فرما بی: **و عن ابنی اللہ دہ قال** ان من اشهر النکاحین عند اللہ منزلة یوم القیمة عالمہ
 یتستقیم بعلمہ روایۃ اللہ الخ اور روایت شی علی ابی درود اسی کما تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کی منزہ میں دن قیامت کی وہ عالم
 کہ نہ نفس لیا اولیٰ فی سائنسہ علم انہی کی روایت کی یہی داری فی ف یعنی لیسہ علم سیکہ کہ لفعہ ندی یعنی خلان شرح علم سکھا! یہی معنی کہ علم غیر
 سیکہ الیکلن و سیر علی نیکاپس جہہ برہمی جاہل سی در عذاب سکانت تر عذاب اد کی سی جسدیکہ مستقول شی ویل البجائل مرہ ویل للعالم سبع مرہ
 یعنی دای شی جاہل کی لہی ایکبار اور دای شی عالم کی لہی شات بار اور وار و ہوا شی کہ اشد لوگوں کا عذاب میں دن قیامت کی وہ عالم ہوگا کہ اسکو
 فائدہ مند نہ کیا البدنی اسکی علم سی: علی: **و عن زیاد بن حذیر قال** قال لی عمر مہل تعرجت ماہدکم الا سندھم
 قلت لا قال کھیل من زلۃ العالم کجلال المنافع بالکتب حکم الامۃ المصلین روایۃ اللہ الخ اور روایت شی زیاد بن حدیر سی
 کہا کہ کما واسطی سیر عمر فی کیا جانا سی تو کیا چیز گرا دیتی سی بنا اسلام کو کما انہی ضنین جانتا میں فرمایا لادیتا سی بنا اسلام کو بھلسنا عالم
 کا یعنی خطا کسی مسلمین کرنی اور گناہ کرنا اسکا اور جھگڑنا منافق کا سائنسہ کتاب اللہ کی اور حکم کرنا مرہ دارون گمراہ کا روایت کی جہہ دارم
کلف مرہو سائنسہ کرنی بنا اسلام کی بیکار ہونا یا بچون کسوزن کا شی یعنی کلمہ تو حید اور چرا اور زکوۃ اور نماز اور زکوۃ کا کوئی نہ جیب
 عالم امر بالمعروف اور نفی عن المنکر جھوڑ دیتا شی بسبب غور ہش نفسانی کی توان چیزوں میں سین شی اور فساد واقع ہوتا شی اور جھگڑنا
 منافق کا یعنی اس شخص کا کہ انکار اسلام کری اور کفر و بدعت ولین پوشیدہ رکھی پس جھگڑنا اسکا سائنسہ کتاب اللہ کی یعنی رو کرنا اسکا
 شرح کو سائنسہ تاویلات باطلہ کی قرآن سی باعث سنی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا شی بہن دخل شی جھگڑنا رد انقض اور خواہ
 اور سب بد مذہبوں کا کہ میری میٹر شی تا ولین کر کر دین میں شک ڈالنی بہن علی **و عن الحسن قال** العلم عندک
 فعملکم فی القلب فذلک العلم التافہ وعلمکم علی اللسان فذلک حجتہ اللہ عزوجل علی ابن آدم
 روایۃ اللہ الخ اور روایت ہی حسن جہری شی کما علم دو علم بہن ایک علم تو بیچ و کلی پس جہہ علم نفع دیتا شی اور ایک علم اوپر
 کہ پس جہہ حجت ہی السیر و جل کی اوپر عیسیٰ آدم کی روایت کی یہی داری فی ف اول کو علم باطن کشتی بہن اور دوسرے کو علم ظاہر
 لیکن کچھ علم باطن بہن سی عین حاصل ہوتا جب تک اصل ظاہر کی نہ کری اور اس طرح علم ظاہر عین تمام تہا بدین اصلا
 کہ کما شی ابوطالب کی فی کہ یہ دونوں علم اصل بہن اور عین ہی پروا ہوتا ایک دوسری سی حبسی اسلام اور ایمان کہ ایک عین سی بغیر
 دوسرے صحیحہ عین اور مانند جسم فرد کی بہن کہ ایک دوسری جہا عین ہوتا یہی ملا علی قاری فی کما شی اور حضرت شیخ عبدالحق
 رح فی کما شی کہ علم نافع وہی کہ روشنی اسکی ولین پھیلتی شی اور اس سی پردہ دلی اور ہشتی بہن یعنی پردی جو مانع بہن فہم اور نہایت
 حقائق اشیا سی اور علم نافع و قسم پر شی ایک علم معاملہ باعث ہوتا شی عمل پر اور دوسرا علم کاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا شی اللہ تعالیٰ اپنے
 بند و عین سی جسکو چاہتا شی اسکی ولین جہہ نور ڈال شی اور علم زبان پر وہی کہ تاثیر فکری اور نورانی نہ کری و لکھو **و** علم جون
 بر دل زندہ باری شود علم جون بر تن زاری شود پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیون پر کہ لازم دیگا اور فرما دیگا کہ تمکو علم دینا
 یعنی اوپر سکون نہ عمل کجا اسی لیے کما گیا ہی کہ دای جاہل برا کیا راو عالم پر سترار کہ بدہ و دانستہ گمراہ ہوا **و عن ابنی اللہ**
قال حضرت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروعا نین فاما احکم ہما فنبشنتہ وینکم واما الآخر

بَلَدٌ يَنْتَهِي عَنْ هَذَا الْبَلَدِ يَعْنِي فَجْرُ الطَّامِرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ **و** اور روایت ابو ہریرہ سی کھا با در کہ نبی خیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی دو
 ابن نبی روطہ صلی علم ایک وغینہ سی پس پسیلا یا اسکو پرتھاری اور دوسرا پس اگر پسیلا وغینہ او سکوتو کا ما جا وی پھی کھا یعنی
 جگہ جاری ہونی طعام کی روایت کی پھی بخاری فی ف مراد اول سی علم ظاہری یعنی احکام و اخلاق کا اور دوسری علم باطن کے عوام
 سے پوشیدہ سی بسبب فہم پہنچی فیکسی ساتھ اسکے اور مخصوص صحتہ خواص کی علما اور عارفین سی یا دوسرا علم پھی تھا کہ حضرت سی معلوم ہوا
 تھا کہ فتنہ ایک قوم سی اٹھیکا بعد میر سی اور بدعات وغینہ سی شروع ہوگی اور ستقوم کا نام اور اول لوگوں کی بھی معلوم تھی حضرت ابو ہریرہ
 کہ علی بن وحی **و** عن عبد اللہ قال یا ایہنا الذکاس من حکم شیئاً فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم اللہ اعلم قال اللہ تعالیٰ لیس بہ قل ما سئلکم عنک من اجور وما انا
 من المتکلفین متفق علیہ اور روایت سی عبد الدین مسعود سی کھا کرا سی لوگوں کو شخص ک جانی کچھ پس کھی او سکوتو اور جو شخص
 کرتجانی پس چاہی کہ کھی اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہی پس شخص علم بھی کھنا وسطی و پیری کی کرتجانی کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنی تیز کرنا
 معلوم کا غیر معلوم سی ایک قسم سی علم سی فرمایا اللہ تعالیٰ فی و بطنی ہی اپنی کی کھنہ میں گناہین تم سی او پر اس قرآن کی کچھ بدلا وغینہ میں
 تکلف کرنا اونیسی روایت لکھی بخاری و سلم فی ف ایسے جو کچھ بھی معلوم کروادیا اور امرا و سکے پھنچا نیکیا کھنا ہوں و پھنچا تا ہوں اور کسی
 چیز کا اپنی طرف سے دعویٰ نہیں کرنا اور چیزوں کی شکل سی کہ تم او سکوتو پھنچی بحث نہیں کرنا کہ وہی تکلف کی سی ہی **و** عن ابن
 مسعود قال ان هذا العلم دین فانظر واعلم ان لا تخذل و ان لا یکنم رواہ مسند ابی اور روایت سی ابن مسعود
 سے کھا کہ تحقیق پھی علم یعنی علم کا دین سی دیکھو پس شخص سی پھی ہو دین اپنا روایت کی پھی سلم فی ف امین شاہد ابی
 کرا احتیاط کروا و خوب طرح حال راوی کا معلوم کرو کہ دیندار پرتیز کر کا حافظہ والا ہو کسی سی خصوصاً اہل بدعت و ہنوک و دیندار حضور و ابنت
 کرنی کا و **و** عن حذیفۃ قال یا معشر القراء استقیموا فقد سبقتم سبقاً یعیذا و ان اخذتم
 یمیناً و شہداً لقد ضلکم ضلالاً بعیذا و رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت سی خلیفہ سی کھا سی کہ وہ فاروقی سید ہو پس تحقیق تم پیش
 دستی لیں گی ہو پیش دستی دور اور اگر ہو جاوگی تم دھنی یا بائین اللہ گمراہ ہوگی تم گمراہ ہونا دور روایت کی پھی بخاری فی ف خطا
 ہے صحابہ کرام رضو کہ اول میں اسلام لائی جب نہ کیا ساتھ نہ بے منت کی تو پیشین سنی لکھیں و پیر کے بعد انکی ہوگی اگرچہ وہ عمل انکی سی کرتی
 لیکن انکی درجہ کو نہیں پھنچی کی سبب سبقت اسلام کی پس و کھو فرمایا کہ راہ شریعت و ظرافت و حقیقت پرستیم ہو کہ استقامت پھی ہی نہ را کر
 سے اور معنی استقامت کی پھی میں کہ ثابت رہی چھید و پراورد و دست کر سی علم نفع دینی والی پرا و عمل صالح پرا و اخلاص خالص رکھی
 اور حضور ساتھ اللہ کی رکھی درغائب ہو اسوی اللہ سی علی **و** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم تعودوا باللہ من حب الحزن قالوا یا رسول اللہ و ما حب الحزن قال اذ فی جہنم یعود
 منہ جہنم کل یوم اربع مائۃ مائۃ فیل یا رسول اللہ و من یخلفا قال القراء المداون باعائہم
 رواہ الترمذی و کذا ابن ماجہ و زاد فیہ و ان من ابغض القراء المداون بالیس
 یزورون الامراء قال بخاری یعنی الخو کہ اور روایت سی ابی ہریرہ سی کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 کہ پناہ پکڑو تم ساتھ اللہ کی حب الحزن سی یعنی کٹو سی علم کسی عرض کی صحابہ یا رسول اللہ و کیا سی حب الحزن فرمایا کہ ایسا ہی ہجو و زور

کے بنادے گزرتی ہے اوسے دوزخ میں چار سو بار کہا صحابہ فی رسول اللہ اور کون داخل ہوگا اوسین فرمایا قرآن پڑھنی والی دیکھ لیا
اپنے علموں کو روایت کی بہتر تفسیر فی اوسے طرح ابن ماجہ فی اور زیادہ کیا بیچ اوسکی اور تحقیق بہت دشمن رکھی گئی فاروقین طرف
اللہ تعالیٰ کی وہ لوگ ہیں کہ ملاقات کرنی ہیں سرداروں سے کہا محاربی فی کہ راوی ہی حدیث کا یعنی امراء ظالمون سی ف
نالہ ہی دوزخ میں یعنی نہایت گہری مشابہتوں کی بنیاد اگلی ہی دوزخ یعنی ایسا بڑا اور وحشت ناک ہے کہ دوزخ اوسے بنادیا جائے
ہے چہ جائے دوزخی فرمایا قرآن پڑھنی والی دیکھ لیا نبوی الیٰ نبی علموں کو اسمین داخل ہیں عالم اور عالم کا رہی کیونکہ علم قرآن ہی اس
حاصل ہوتا ہے اور عبادت ہی بحسب علم قرآن کی ہوتی ہے پس حال دنیا کا ہی ہے ہونگا ملاقات کرنی ہیں سرداروں سی یعنی ظلم دنیا
کے لیے ملتی ہیں اور جو کہ امراء المعروف اور نبی عن المنکر کی لپی یا بطریق جبر کی اور دفع شر اور نیک لپی جاتی ہیں اور انکا بہرہ حکم نہیں اور
مراد سرداروں سی سردار ظالم ہیں اس لیے کہ ملاقات امیر عادل کی عبادت ہی نہ حق علی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى لِسَانٍ مَنْ قَاتَلَ لِيَتَقَى مِنْ أَسْلَافِهِ أَسْمُهُ وَكَأَيُّنَ مَنْ
الْقُرْآنِ أَلَا رَسَمَهُ مَسَاجِدُهُمْ تَحَامُّهُ كَوَيْحِي خَرَابٍ مِنَ الْهَدْيِ عَلَيْهِمْ وَهُمْ تَشْرُونَ مِنْ تَحْتِ أَدِيمِ السَّمَاءِ
مِنْ عِندِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعْدُوهُ أَوَلَيْكَ حَقُّ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ اور۔ وایت ہی حضرت علی رضی سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی غریب کہ اور کیا لوگوں پر ایک مانہ نہیں باقی رہیگا اسلام سی لگا ایک نام اوسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن
گرم اوسکی مسجد میں اوسکی ہونگی آباد اور حقیقت میں خرابیگی ہدایت سی علما اور انکی بدترین ظالموں کی کرجی آسمان میں نزدیک
اوسکی سی نکلیگا فتنہ یعنی دین میں بسبب بددینی ظالموں کی اور انہیں میں میں بیٹھیکا یعنی سلاطین دیکھا اللہ ظالموں کو اور بر روایت
کے بیتے فی بیچ شعب الابان کی ف مراد رسم قرآن سی تجوید حروف اور پڑھنا لفظوں کا ہی بغیر سمجھنی معانی کی اور عمل کرنیکی
امرو انو ہی اوسکے پر اور خراب ہونگی ہدایت سی یعنی لوگ جمع ہونگی اور انہیں لیکن عبادت اور ذکر اللہ اور درس علم نہیں کر سکی
اور نہ **وَعَنْ** زیادہ کہ لکھتا ہے ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیعاً فقال ذاك عند اوان ذهاب العلم
قلت يا رسول الله وكيف يذهب العلم ونحن نقرأ القرآن ونفرضه ابناً وتاريخاً ابناً ابناً ابناً
إلى يوم القيمة فقال بكتك أمك زاد إن كنت لا أدرك من أفقه رجل بالمدينة أو ليس هذه اليوم والنساء
يفارقن القرآن ولا يجيلن لا يعلمن بشيء مما فيه من آراء الحكماء وأبواب الجنة مغلقة ولا للمدينة عندهم شيء
وكذا الدار من عن أبي أمية اور وایت ہی زیادہ بن لبیدی کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کسی چیز کا یعنی
فتنہ اور مبتلا ہوئیگا پس فرمایا بہر ہونگی وقت جاتی رہنی علم کی کہا مینی یا رسول اللہ کس طرح جاتا رہیگا علم اور ہم پڑھتی ہیں قرآن
اور پڑھتے ہیں بیٹوں کو اور پڑھتے ہیں ہماری بیٹی بیٹیوں کو دن قیامت تک پس فرمایا کہ کچھ شکوے مان تیری اسی زیادہ تحقیق تھا میں
گمان کرتا شکوے براسمچہ داور مدینہ سی بیچ مدینہ کی کیا نہیں بہرہ ہو اور نصاری پڑھتی توریہ اور انجیل کو نہیں عمل کرنی کچھ
اور سچیز سی کہ بیچ اوسکی ہی روایت کی بہرہ احمد اور ابن ماجہ فی اور روایت کی تفسیر فی زیادہ سی مانند اوسکی اوسے طرح داری فی
لسانہ سی ف یعنی عجب ہے کہ مقصود کلام کا نہ سمجھا اور گمان لیکھا کہ قرآن اور علم مراد تفسیر ہی پڑھنی اور جانتی اوسکی سی ہے
اور جسینی پڑھا اور جانا عمل کیا اوسے پر باوجود کہ بہرہ بات نہیں ہے کیا نہیں دیکھتا تو حال یہود و نصاری کا کہ پڑھتی ہیں اور عمل نہیں کرتے

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمَةُ النَّاسِ تَعْلَمُوا
 الْعَارِضَ وَعَلِمَتُوهَا النَّاسُ تَعْلَمُوا الْقَرْنَ وَعَلِمَتُهُ النَّاسُ فَإِنِّي أَنَا مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيَبْقَى
 يَكْظُمُ الْفَقْرَ حَتَّى يَخْتَلِفَ أَتَانُ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَخْجَلُ أَنْ أَحْكُمَ يَعْقِلُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَاللَّاحِقُطِيُّ
 اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا واسطی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو علم اور سکھاؤ اور سکھو لوگو کو سیکھو علم وافر ایضاً
 یا جو احکام کہ فرض ہیں اور سکھاؤ اور سکھو قرآن اور سکھاؤ اور سکھو لوگو کو سیکھو تحقیق میں ایک شخص ہوں کہ قبض کیا
 جاؤ گا اور علم ہی کہ ہوگا اور ظاہر ہوگی فتی یہاں تک کہ اختلاف کرے گی دو شخص سچ چیز فرض کی نہ باورے گی کسیکے فیصلہ کری
 درمیان و دونوں کی یعنی سبب ظلم کی اکثریت فتویٰ کی یہ حال ہوگا روایت کی دارمی نے اور دارقطنی نے **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يَنْتَفِعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يَنْفَعُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل علم کی کہ نفع لیا جاوے
 ساتھ و سکی یعنی نہ پڑاوی سیکھو اور نہ عمل کری اور مثل کبجہ کی کہ نہ خرچ کیا جاوے اور میں سے ہیچ راہ خدا کی روایت کی یہ احادیث
 دارمی نے **کتاب الطہارۃ** کتاب بیج بیان کرنی باقی کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن
 ابی مالک الأشجری قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحُجَّةُ لِلَّهِ بِمَكَّةَ
 الْإِيمَانِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعْلَانِ أَوْ تَكْدُنِ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ
 بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ذِيَاءٌ وَكَأَنَّ الْفَرَانَ حُجَّةُكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَخْدُو أَوْ يَنْتَفِعُ نَفْسَهُ فَمَعْرِفَتُهَا
 أَوْ مَوْجِعُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَكْدُنِ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لِحُجَّةِ
 هَذِهِ الرُّوَايَةِ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ
 بِذَلِكَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ روایت ہے ابی مالک اشجری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک رہنا آدمی ایمان
 ہے اور الحمد لہ کہتا بہر دینا ہی ترازو کہ یعنی ترازوی اعمال کو اور سجان اللہ الحمد لہ بہر دینا ہی یا فرمایا بہر دینا ہی ہر ایک کلمہ ہیچ
 کو کہ درمیان آسمانوں اور زمین کی ہی اور نماز نور ہے اور لہر دینا دلیل ہے اور صبر کہ نار و شنی ہے اور قرآن دلیل ہے واسطی میرے
 یا اوپر تیری ہر ایک شخص صبر کرتا ہی پس بیچتا ہی جی جان کو پس آواز کرتا ہی اور سکھایا کہ تا ہی اسکے روایت کی یہہہ سلم نے ابو یحییٰ
 ایک روایت کی لا الہ الا اللہ اور الحمد لہ کہ بہر دینا ہی اور ہیچ کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی ہمیں بائی مینی یہہہ روایت بخاری
 اور مسلم میں اور نہ کتاب حمیدی میں اور نہ کتاب جامع الاصول میں لیکن ذکر کیا اسکے دارمی نے بدلی سجان اللہ الحمد لہ کی ف
 پس ذکر کرتا مصابیح والیکہ پہلی فصل میں درست نہاد اور پاک رہنا آدمی ایمان ہے اس لیے کہ ایمان سے ہی جی اور چہوئی گناہ بخشی جاتی ہیں
 اور وضو سے چہوئی ہی گناہ بخشی جاتی ہیں پس اس باعتبار طہارت ہیچ مرتبہ آدمی ایمان کی ہوئی اور لفظاً و تملکاً و شکلاً و بیکاً ہے
 کہ حضرت نے لفظ تھان کا تھیہ فرمایا ہی یا تھامسفر اور معنی اس جملہ کی یہہہ ہیں کہ اگر انکی ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہی کہ ہر
 اوچتر کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور نماز نور ہے یعنی باعث رونمائی کی ہی قبر میں و ظلمت قیامت میں یا بہر باز
 کہتی ہی گناہ ہونسی اور بری باتونسی اور راہ دیکھاتی ہی طوط ثواب کے مانند رونمائی کی یا نماز روشن کرنے والی دل اور وضو کی ہی

اور سند و بنا دلیل ہی یعنی دلیل ہی اور پھر صدق دعویٰ یا با کمالی و محبت پروردگار تعالیٰ کی یا معنی یہ ہیں کہ جب بندہ سوال کیا جاوے گا تو قیامت کی مسرت الٰہی ہی تو صدقات اوکی دلیل ہوگی جو بین و صبر یعنی باز رہنا گناہوں سے اور مستعد رہنا طاعات پر اور جہد اور فرغ نہ کرنا مصیبتوں پر سبب روشنی کامل کا ہے کہ صابر ہمیشہ روزانی اور ادب و عبادت کا ہے اور قرآن دلیل ہی و اعلیٰ تیری یا اور تیری یعنی اگر عمل کیا قرآن پر و اعلیٰ تیری نہ کر لیا اور اگر عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اور تیری کہ جھگڑا اور پس چپا ہی اپنی جا کو یعنی صرف کریمو الٰہی ذات اپنی کو اوس کام میں کہ متوجہ ہی اوپر پس آواز دے گا ہی یا ہلاک کرنا ہی یعنی جب دن ہوا آدمی ایک کلام پر متوجہ ہوتا ہی اگر اکر کام میں آخرت کو ساتھ دنیا کی خرید اور زچہ دی آخوہ کو چھٹا یا نفس سے کہ کو غدا ایک خرہ سی اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کی خرید اور زچہ دی دنیا کو ہلاک ہوا اور اپنی جبلت غدا بن کر الٰہیت دنیا تو ان کی عقیبتی خری یا بخر جانن و در حسرت یراع **وہو** **ایہیں** **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **اذا دُلُّمُ عَلٰی مَا يَخُوُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ رُءُوسًا لِّلْجَنَّةِ قَالُوا بَلٰی يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلٰی الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطَايَا اِلَى الْمَسَاكِينِ اَنْتَظَرُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثٍ مَّا لِكَ بْنِ اَنَسٍ قَدْ لَكُمْ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ رَدَّ هَسْبَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ السَّزْمِزِي فِي ثَلَاثٍ** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا نہ بلا و نہیں ہوگا و بخر کہ در کمری السبب و سلی گناہ اور بلند کمری سبب سلی درج یعنی مراتب جنتوں میں کیا اصحاب نے ان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کی یعنی یا میں یا بھت جا بھین و کثرت سی رکعتا قد منو کا طون مسجد و کی یعنی سبب و سبب مسجد گھر سی اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کی پس یہ ہی رباط اور یہ حدیث الیک بن انس کی یہ ہی رباط یعنی ہی رباط و بار روایت سے یہ مسلم فی اور یہ روایت ترمذی کی تین بار **بارف** پورا وضو کرنا یہ ہی کہ اعضا و عضو پر پانی اچھی طرح پہنچا دی اور تین تین بار دہوہا اور انتظار نماز کا بعد نماز کی یہ ہی کہ مسجد میں بعد نماز کی دوسری نماز کا منتظر بیٹھا ہی یا اگر کئی تو دل و دھن نگار ہی اور رباط اسکو کھتی ہیں کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کی مقابلہ پہنچانی کی یہی بیٹھی نا وہ جلی نہ آوین سکا بڑا ناو آ گیا ہی اور اللہ تعالیٰ فی بھی حکم فرمایا اسکا اس آیت میں یا ایہا الذین امنوا اصبروا و صابروا اور البتو ا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھا نماز کی یہی عمل رباط ہی کہ ضعیفان کفار کی مقابلہ میں بیٹھی ہیں یحسان شیطان کی مقابلہ میں بیٹھا ہی کہ بڑا دشمن بن کا ہی اور زمر ضوضو کی چار میں دھونا تمام موفہ کا اور دھونا ناقصون کا کھینچو یک اور مسہر جو قتالی سرکا کرنا اور دھونا پانچ کا شخصی ہلکا و مسہر کرنا بالون ڈاڑھی کا جو کہ کلی ہوئی ہیں جلد موفہ کی سی فرض ہے متون میں تو یونہی لکھا ہی اور فتاویٰ عالمگیری اور درمختار میں روایت صحیحہ اور مفتی برہمہ لکھی ہی کہ دھونا ساری ڈاڑھے کا متصل جلد موفہ کی ہی فرض ہی اور لکھی ہوئی کا دھونا فرض یحسین سنت ہی اور یحسین وضو کی کچھ ہیں دھونا ناقصون کا پھینچون تک اور لبسم اللہ کھنی ابتداء وضو میں اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا اور خلال کرنا ڈاڑھی اور ناچکھوہ کا اور تین تین بار دھونا ہر عضو وضو کا اور نیت کرنی اور ترتیب سی وضو کا جس طرح قرآن میں مذکور ہی اور ساری سر پر مسہر کرنا اور پی در پی اعضا کو دھونا اور مسہر کا نوں ہلکا کرنا ساتھ پانی سر کی اور مستحیات اوکی یہ ہیں دائیں طرف سی شروع کرنا دھونا اعضا کا اور مسہر کرنا کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کی یہی بیٹھا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اوچلی وقت سی وضو کرنا غیر معذور کو اور پھر لینا انکو ٹھنی ٹھیلے کا اور اسے طرح قرط کا یعنی پانی وغیرہ کا غسل میں پس اگر جانی کہ پانی اوکی بھی ہو چنچا ہی تو مستحب ہے اور اگر جانی کہ پانی

یضین جنبنا لو وسکا بلالینا فرض شی اور مستحبہ کراپت وضو کری اوسے نہ کروادی اور کلام دیا نہ کری اگر کوئی حاجت فوت ہوئی ہو بغیر کلام
 کے تو خیر کرنی اور بسم اللہ پڑھنی نزدیک ہوئی بغیر وضو کی اور مسح کرنا اور دعائیں جو وقت دہوتی ہر عضو کی مشغول ہیں پڑھنی چنانچہ
 شرح ہندی حصہ چہمین کی میں تفصیل لکھی گئی ہیں دیکھ لی اور درود اور سلام ہی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں بعد حمام کرنی وضو کی اور
 زبانی میں بعد دہوتی ہر عضو کی درود اور سلام چنانچہ مستحبہا ہی اور بعد تمام کی شہادتین اور دعائیں کہ حدیث میں پڑھنی ان میں پہلا
 اور اربعہ بانی وضو کا قبلہ رخ کھڑی ہو کر بائیں ہوتی ہوئی اور قبا یعنی خبر گیری کری بانی چنانچہ ایک سچی بھوکالی اور سوچو کنی اور
 گوشہ چشم پر اور کوٹھن پانچ پر کہ خشک رہ جاوین اور کدو بات وضو کی بعد میں موضع پر بانی زور سے مارنا اور اسراف کرنا یعنی پانی
 زیادہ بجانا اور تین بار سی زیادہ دھونا اور تین مرتبہ کرا سنا تھہ بانی نمی کی اور نہضیات وضو کی پھر میں کہ وضو اربعہ بانی وضو عورت
 کے سے نہ کری اور نجس جگہ وضو نہ کری کہ بانی وضو کی حرمت کرنی چاہی اور سبھی میں وضو نہ کری اگر تین میں کری با وس جگہ کرے
 کہ وضو کی لمبی مقرر رکھی ہی تو جائز ہی اور وضو کی در شیعہ بانی وضو میں نہ والی نزع ملتی دھتار **وَحَسَنٌ** **عُثْمَانُ** **قَالَ** **فَإِذَا**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَوَضُّأٍ فَأَجْسَنَ الْوَضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَا مِثْرَ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ
مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ مُنْفُوعَةً كَيْفَهِ اور روایت حضرت عثمان سی لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص وضو کری
 پس چھ وضو نہ کری یعنی ساتھ رعایت سنتوں کی اور سبھا کے نکلنے میں لانا و اسکی یعنی صغیر و نادر بدن اسکی سی بھانٹا نکلتے آتے
 نیچے ناخونان اسکی سی روایت کی بغیر بخاری و مسلم فی وفی نکلتی ہیں سچی ناخونان و سکی سی بعد بانی ہی حامل ہوتی طہارت میں
 خوب پاک ہو جاتا ہی گناہوں میں مثل میں مضمون کی بھان بھی لولا کرتی ہیں کرشی ناک کی راہ کالہنگی **وَحَسَنٌ** **عُثْمَانُ** **قَالَ** **إِنِّي تَهَيَّأْتُ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِثْرُ
وَجْهِهِ كُلِّ خَطِيئَةٍ نَظَلَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ
كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ بَضْئَةً مَا يَدَا مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ
مَسَّتْهَا بِأَجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَفِيقًا مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ابی ہریرہ لکھا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کرا دہ وضو کا کرا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس ہوتا ہی موضع بانی نکلتا ہی موضع اسکی سی
 ہر گناہ کہ دیکھا تھا طرف اسکی ساتھ نکلتا ہی اپنی کی ساتھ بانی کی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ بانی کی یعنی جو گناہ انکھوں سی ہوتی ہیں جھڑ جاتی ہیں
 پس جو وقت کہ دھوتا ہی اپنی یا تھہ نکلتا ہی ناخونان و سکی سی ہر گناہ کہ پڑا تھا و سکو ناخونان اسکی فی ساتھ بانی کی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ بانی کی
 یعنی جو گناہ ہاتھ سی ہوتی ہیں جھڑ جاتی ہیں پس جب ہوتا ہی یا ناخونان نکلتا ہی ہر گناہ کہ جلی تھی اسکی طرف ناخونان اسکی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ یا
 کے بھانٹا کے نکل آہی با گناہوں سی روایت کی بعد مسلم فی **وَحَسَنٌ** **عُثْمَانُ** **قَالَ** **فَإِذَا** **رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَأْمُورٌ أَنْ يَتَوَضَّأَ صَلَوةً مُكْتَنِبَةً فَيَحْسِنُ وَضُوءَهُ وَخَشَعَتِ عَمَّا وَرَوعُهَا لَكَ كَأَنْتَ كَقَارَةِ لَمَّا
قَبْلُكَاهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَبْقَ كَيْفَةٌ وَذَلِكَ الذَّهْرُ بَلَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شخص مسلمان کرا دہی اسکو نماز فرض پس اچھا کری وضو
 اسکا اور حضور اسکا اور شروع اسکا مگر ہوتی ہی تھہ نماز کفارہ اون گناہوں کا کہ پھلے کیے تھے اس سی جب تک کہ

نہیں کیا کہ اگر ہم ہمیشہ تو اس بات پر ہی اصرار نہ کرنا کہ اگر ہم کسی مخصوص کسی زمانہ پر نہیں ہمیشہ ہی روایت کی یہ مسلم فی ف شوق نماز کی
ہے کہ ظاہر و باطن کی آداب بجا لاؤں کہ دل ترسان ہو اور بطریق جدہ کی جگہ پر کہی اور سوار نماز کی کسی اور چیز میں مشغول نہ ہو وہی درجہ
وہی ان کہی اور بدن اور کپڑی اور ڈاڑھی سی کیلئے تہن اور دامن اور بائیں طرف موہنہ نہ پھیری اور انگلیہ بند نہ کری اور رکوع کا
ذکر کیا اور جہد کا نہ کیا اس لیے کہ رکوع خاص نماز کی نمازیں ہے یہود و نصاریٰ کی نمازیں علیٰ العموم نہیں اور جب تک کہ نہیں کیا اور
کبرہ مقصود وہی ہے کہ اس طرح نماز گناہوں وغیرہ کو دور کرتی ہے کہ کبرہ کو **وَعَنْهُ** اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ
ثَلَاثًا ثُمَّ مَضَىٰ لِاسْتِنَاظِهِمْ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيُمْنَىٰ إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْبُسْرَىٰ
إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَىٰ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُمْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَيْفَ تَوَضَّأْتُ هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ يَصِلُ إِلَى رُكْعَتِهِ
كَأَنَّهُ يَجِدُ نَفْسَهُ فِيهَا بِشَيْءٍ عَظِيمٍ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَقَدِّمٌ لِيَكُونَ الْفُطْرَةُ لِلْبَحَارِ
اور ادنیٰ سی روایت ہی کہ وضو کیا اوہوں نے بس ڈالا یعنی پانی اور پاتھلہ سی کی تین بار پھر کلی کی اور ناک چھائی تین بار پھر
ہاتھ کی بعد دینی پانی کی ناک میں پھر دھویا موہنہ پنا تین بار پھر دھویا دامن بائیں ہاتھ پنا تین بار پھر دھویا بائیں ہاتھ
پنا تین بار پھر مسح کیا اپنی سر پر دھویا بائیں ہاتھ پنا تین بار پھر دھویا بائیں ہاتھ پنا تین بار پھر دھویا بائیں ہاتھ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میری پھر فرمایا جو وضو کی وضو میرا سا کہ یہی یعنی برحایت فرائض اور سنون کے
پھر نماز پڑھی و رکعت نہ بات کری دل ہی شیخ اس نماز کی کچھ بخشا جانا ہی و سطی اوں کی جو پہلی کیا گناہ سی روایت کی یہ بخاری
اور مسلم فی اور لفظ اسکی بخاری کی ہیں **ف** تین بار سی زیادہ دھونا اعضا وضو کا مکروہ ہی عجب نماز کی نزدیک و دھونا دھیمہ ہی کہ اگر اور
عضو تین بار دھو چکا ہی لو اب زیادہ نہ کری اس پر اور اگر ایک جلوسی آداب وضو دھویا اور دوسری آداب تو یہ ایک بار ہی ہوا پس اس طرح مثلاً
چہ جلوس تین بار کو بار کیا تو پہنہ زیادتی نہ ہوئی اور پھر نماز پڑھی و رکعت و رکعت دنی درجہ ہی اگر زیادہ ہی پڑھی فضیل ہی یہ
حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ بعد وضو کی نماز پڑھنی مستحب ہے اگر فرض یا سنتیں ہو کہ وہی پڑھنی کافی ہیں اور نہ بات کری دل ہی ہی
یعنی دل سی باتیں دنیا کی درجہ متعلق ساتھ نماز کی نہیں ہیں نہ کسی خیال سے کسی طیرت لگائی رکھی و اگر خطر ہی آوین اور اوں کو دفع
کری اور حضور سی باز کہیں کچھ غرض نہیں **وَعَنْ** عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضْوَكَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ مُعْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقُلُوبِهِ وَجْهَهُ لَا وَجِبَتْ
لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کری پس
اچھا وضو کری پھر کھڑا ہو پھر نماز پڑھی و رکعت متوجہ ہو کر اون دونوں میں ساتھ دل و موہنہ سی کی یعنی ساتھ باطن و ظاہر کی متوجہ ہو کر جب
ہوتی ہے و سطی اوں کی بہت روایت کی یہ مسلم فی **ف** پھر کھڑا ہو یعنی حقیقتہً کا حکم یعنی مثلاً بیٹھ کر پڑھی خصوصاً جبکہ بعد رکعتا
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يُقِيضُ صَافِيَةً
أَوْ قِسْمًا أَوْ ضَوْءًا ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا فَتُخْتَلَفُ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

التَّائِبَةُ يُكْفَلُ مِنْ أَثَمِهَا شَاءَ هَلْ كَانَتْ أَوْ لَا هُمْ مُسْلِمُونَ فِي صَحِيحِهِ وَالتَّائِبَةُ فِي أَثَمِهَا مُسْلِمَةٌ
 وَكَذَا ابْنُ الْأَثِيرِ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّوَوِيُّ فِي إِخْرَجِ حَدِيثِ مُسْلِمٍ
 عَلَى مَا رَوَاهُ وَكَذَا أَبُو النَّوْزِيِّ فِي جَامِعِهِ أَجْعَلَهُ مِنَ التَّوَّابِينَ وَأَجْعَلَهُ مِنَ الْمُتَّكِرِينَ وَالْحَدِيثُ
 الَّذِي رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ النَّبْتِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الصَّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعِ إِلَى أَخِيهِ
 رَوَاهُ أَبُو النَّوْزِيِّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةً أَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ يَحْمَدَ ۱ ۱ ۱ اور روایت ہی حضرت
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی نعمت میں سے کہ وضو کر لی پس نہایت کو بیجا دی یا فرمایا پس پورا کر لی
 وضو پہر کر لی شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبده ورسوله اور ہر ایک روایت مسلم نے شہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ اور شہد ان محمدًا
 عبده ورسوله مگر کہو لی جاتی ہیں واسطی و سکی در وازی بہشت کی تھون داخل جو جس جاسی اسطرح روایت کیا اسکو مسلم نے بیچر
 ہے کی اور حمیدی نے بیچر افراد مسلم کی اور اسطرح ابن اثیر نے بیچر جامع الاصول کی اور ذکر کیا شیخ محمد بن ابی الدین نووی نے بیچر آخر حدیث
 مسلم کی کہ اسطرح روایت کیا مہتمی اسکو اس عبارت کو در زیادہ کیا ترمذی نے یعنی شہادتین پر اس دعا کو ای بار خدا یا کر مجھی
 توبہ کر نیوا لولہی اور کر مجھی پاکیزگی کر نیوا لولہی اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محمد بن ابی اسنہ نے بیچر صحاح کی حسی وضو کیا پس اچھا
 وضو کیا آخر تک روایت کی وہ ترمذی نے بیچر جامع ابنی کی عبیدہ مگر کلامہ شہد کا پہلی ان محمد بن ابی اسنہ نے در وازی بہشت کی تھون بیان
 سبب شہادت کو کیا اعتبار کیا اور ہر ایک کو در وازہ کیا اور کہی ہر ایک کو بہشت کہی میں اوس حساب بہشت بولتی ہیں اور ذکر کیا شیخ علی بن
 نووی نے فی المحرر یعنی اسطرح روایت مسلم کی مہتمی بیان کی وہی روایت محمد بن ابی الدین نے ہی شرح مسلم میں نقل کی ہے اور اسکی اخیر یہ عبارت
 برادری ہے و زاد الترمذی آخر تک اور کر مجھی توبہ کر نیوا لولہی سی یعنی توبہ کرین گناہوں سی اور جمع کرین عیبوں سی اور اس سے مراد
 یہ ہے نہیں ہے کہ مہتمی گناہ بہت واقع ہوا کرین کلامہ مراد یہ ہے کہ جب گناہ واقع ہو دی تو توبہ الہام کر اگر چہ گناہ بہت ہوں تا مضمون اس
 آیت میں داخل ہو کہ میں ان کو بحسب التوابع یعنی اسد و دست رکھتا ہے توبہ کر نیوا لولہی یعنی نہ کو کہ نہیں بہرتی میں در وازہ مولیٰ بنی کی
 اور نہ میں نا امید ہوتی جس واسطی سی اور کر مجھ کو پاکیزگی کر نیوا لولہی سی یعنی پاک ہو دین بری اخلاق سی پس اس میں اشارہ ہے
 اس پر کہ طہارت اعضا کے کہ با اختیار میں ہی بجائے اور طہارت احوال طہارت تیری اتہمہ بلصیب کر اپنی فضل سے رباعی ای در خم جو کلام
 تو دل سمجھ کر گوی بیرون زفران تو جان کیسے موسیٰ بن جابر کہ دست ماست مستمیں تمام بنی اطلی کہ دست است از تو لبشوی بنی اور پس اچھا وضو
 کیا آخر تک بعد فاحصلی لوضو کی عبارت اس روایت میں ہے انتم قال شہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ اور شہد ان محمدًا عبده ورسوله اللہم صل علی محمد وعلی
 وعلیٰ علیہ السلام من المظہرین ففتح الثانیۃ ابواب الجنۃ و دخل من ایہا شاعر اور مگر کلامہ شہد کا پہلی ان محمد بن ابی اسنہ نے یعنی کلامہ شہد کا کہ پہلی لفظ ان محمد کی مصابحہ
 نے ذکر کیا ہے ترمذی نے نہیں ذکر کیا بیچر اعتراض ہی مصنف کا مصابحہ و پر کہ یہ حدیث جو صحاح میں لا باسجاری و مسلم میں نہیں ہے بلکہ
 جامع ترمذی میں ہے پس اسکو حسان میں لا باسجاری ہی تھا اور معلوم کیا جا ہے کہ جزری فی حصص میں ان تہہ و راز میں ماجہ و راز میں ابی اسنہ
 اور ابن سنی کی بیچر شہادتین کے لفظ ثلاث مرات کا ہے ذکر کیا ہے یعنی یہ کلمہ نہیں باہر ہے اور نسائی اور حاکم کی روایت میں بعد اللہم جعنا فی الخلق
 بہرہ چڑھنا آیا ہے بسبحا للہم و بحمدک شہد ان لا الہ الا اللہ انت تنفخون التراب لیک پس او کہ یہ یہاں کر پڑی ہے اور مستحب میں یہاں ذکر نہائی
 دالی کی یعنی یوحنا ۷ ۷ ۷ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اصاب منکم من اصاب منکم

یَوْمَ الْقِيَمَةِ عَرَّجَ كَلْبَيْنِ مِنْ أَثَرِ الْوَضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غَسَّاتَهُ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت الی ہر روز کسی کھانا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحنن است سیر بکری جاوے گی دن قیامت کی روشن پیشانی سفید ہوا
اثر سنو کی سی ہر جو کچھ جانی ہم جس جگہ کر دے کر کی روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہی کر کی روایت کی جیہ بجائی اور سلم فی غرضہم
انہ کی شنی سفید چہرہ اور بھل جسکی تھہ نہ نو سفید ہون یعنی بسبب نورو کی جیہ عصار روشن ہوگی اور معنی جیہ میں کہ جب بکری جاوے گی ہزار
لوگوں جس معشر میں باطرت جنت کی تو اس صفت پر ہوگی اور دراز کر سی روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کی اوپر سی ٹھوڑی کی نیچے
نکاب اور ایک کان سی دوسری کان تک خوب دھووی اور دراز کی تجھیل کی جیہ ہی کر نشینی کی اوپر تک پا تو دھووی اور دراز کر
تجھیل کا دیکھا اس لیے کہ دونو پسین لازم ایک دوسرے میں یعنی ایک کی دراز کی کو فرمایا تو دوسری آپ سے سجھے جاوے گی روح
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلَغُ الْحِلْيَةِ مِنَ الْمُعْتَمِرِينَ حَيْثُ يَبْلَغُ الْوَضُوءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ہی روایت کھانا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھا کر لو موس کو یعنی جنت چھان تک پہنچا جائی وضو کا روایت کی
وہ مسلم بن الفضل الثانی فصل دوسری عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اسْتَقِيمُوا وَلَوْ لَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَكُمْ أَلَكُمْ الصَّلَاةُ وَلَا يَحْتَا فِظْعُكَ الْوَضُوءُ إِلَّا مَوْعِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ
وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ثوبان سی کھانا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کر سیدہ ہوا اور کر عطاقت
سکوگی سیدہ ہی رضی کی اور جا لو کہ بہترین علون نمازی سی نمازی و رضین محافظت کرتا وضو پر مگر موس روایت کی جیہ مالک و احمد
اور بن ابی ابراہیم و دارمی فی فصل سیدہ ہی رہو یعنی مستقیم ہو اعمال پر او ہمیشہ سیدہ راہ چلو دین با میں نعل نہ کروا بسک جیہ امر بہت مشکل
تھا فرمایا بن تھوہ یعنی اوپر طرح تمام و کمال کی استقامت خیرین کر سکنی کی تم اور جب حکم کیا ساتھ نہ طاقت پائے گی استقامت پر اور نہ ادا
کر سکنی کے حقوق او سیکو تمام فعال و احوال میں تو اگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کی کہ اگر او سمین استقامت کر وگی تو مذاکر
سبب نصیبرات کا ہو جائیگا کہ وہ نمازی پس نگاہ رکھو شرائط اور ادائیگی اور ادا کر و حقوق بجاو سکی ارشاد فرمایا ساتھ مقدمہ او سکی کہ
اگر جسکو نصف ایمان فرمایا ہی وہ وضو و طہارت ہی فرمایا کہ خیرین محافظت کرتا او سکی یعنی سنن و اداب و سکی خیرین بجا لانا مگر موس
کامل جو ہمیشہ حاضر تھا ہی ساتھ دل اور بدن اپنی کی چر دہر دے رہا ہی اس لیے کہ حاضر ہونا او سکی درگاہ پاک میں بدون طہارت ظاہر
و باطن کی بعد ہی دے چر ع : عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَبَّرَ
لَهُ مِائَتَ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کھانا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کر وضو کر ہی اوپر وضو کی
کے جانی ہیں و سلی او سکی دس نیکیاں روایت کی جیہ ترمذی فی فصل ثواب جو وضو کا مفر ہی زیادہ اوں سی دس نیکیاں
کے جاتی ہیں اور کھاسی علمانی کہ یہ ثواب جب ہو چاہی کہ بعد وضو اول کی نماز فرض یا نفل پڑھ چکا ہو اور چہر وضو کر ہی او شرع
الستہ میں کھاسی کہ تجدید وضو کی مستحب ہے جو وقت کہ چلی وضو سی نماز پڑھ چکا ہی او بعضوں کی نزدیک کردہ ہی وضو پر وضو
کرنا جو وقت کہ صلہ وضو کی بعد نماز پڑھی ہو چر ع : الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ الْجَنَّةَ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
روایت ہی جابر سی کھانا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھشت کی نماز ہی اور کبھی نماز کی وضو ہی روایت کی جیہ

احمد بن حنبلہ جیسکے دروازہ بغیر کنجی کی نہیں کہلتا ایسی ہی آدمی بغیر نماز کی بہشت میں نہیں جاتا امین ببالغہ ہی محافظت کرتی نماز پر
 نماز حکم ایمان میں ہی کہ بغیر اسکی بہشت میں جانا میسر نہیں ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کری اور کبھی چھوڑی نہیں کہ یہ سبب ہی دخول
 جنت کا : **ح ۲۷** **وَعَنْ** شَيْبَانَ بْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ صَلَاتَهُ فَتَقَرَّرَ الرُّومُ فَلَتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا
 صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الظُّهُورَ وَكَمَا يَكُونُ عَيْنَانَا الْقُرْآنَ أَوْلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
 اور روایت بھی شبیب بن ابی نجر سے اسی اولیٰ روایت کی ایک شخص سے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی پس پڑھی سورہ روم پس منشا یہ ہوا حضرت پر پس جب نماز پڑھ چکی فرمایا کیا حال ہی لوگوں کا
 نماز پڑھتی ہیں ساتھ ہماری اور نہیں اچھا وضو کر فی تا و سوار اسکی نہیں کہ ہمہر شتباہ و اسی میں قرآن کو یہ لوگ روایت کی یہ نسائی نے
ف امین اشارہ ہی طرف اسکی کہ سنن و آداب کامل کریم الی میں واجب کو اور سبب برکت کی میں اور برکت ادنیٰ سرایت کرتی ہی
 غیر من جیسکے قصور کرنا امین باعث ضرر غیر کا ہوتا ہی اور انکی نہ ادا کر نہیں دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی اور یہہ حدیث باعث عبرت
 کی ہی اون لوگوں کی لمبی کہ تاثیر صحبت ہی غافل میں نہیں دیکھتی کہ سید المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتیبہ کی حالت پڑھنی قرآن کے
 میں کہ بہت وقت نزدیکی کا ہی صحبت ایک اولیٰ امی کی فی کہ کوئی آداب یا سنت وضو کی اس سے روگئی ہوگی تاثیر کی کہ قراءۃ میں تشابہ لگا
 پس کیا حال ہوگا اور انکا کہ مصاحبت الٰہی حق اور اہل بدعت کی میں گرفتار میں شب و روز عیاذ باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنا الی کا میر کشادہ
 اگر غفاری کہانی : **ح ۲۸** **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي يَدَيَّ أَوْ فِي يَدَيْهِ قَالَ النَّسَبُ رَضِيعُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَلَكُوتِهِ وَالتَّكْبِيرُ بِمَلَكُوتِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 وَالصُّلُومُ رَضِيعُ الْإِيمَانِ وَالظُّهُورُ رَضِيعُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت
 کی ایک شخص نے بنی سلیم میں سے کہہ گنا ان بانو کا یعنی جو انکی نوکر ہیں بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ماہہ میر کی بیچ ماہہ ہی کی فرمایا سبحان
 کہنا یعنی ثواب اسکا ہر دیتا ہی آدمی ترازو اور الحمد میر دیتا ہی رسول یعنی الحمد اسکو کہنا ساتھ سبحان اسکی لکھ میر دیتا ہی بالحمد میری فقط اور الحمد
 کہنا ہر دیتا ہی و میر کہ کہ در میان آمان و زمین کی ہی اور روزہ آداب میری اور پاک رہنا آداب ایمان ہی روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہانیہ حدیث
ف حسن بیچ ماہہ میر کی یہہ شک و شبہ یعنی پکڑ میں حضرت فی اوٹکلیان سید اوٹکلیان اور بتلی پر بند کر بیچ بائیں میں اور روزہ آداب میری میں
 پورا صبر تو یہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکی کہی یعنی بجالا دی اور گنا ہوسنی روکی یعنی نہ کری پس روزہ میں نفس کو طاعت پر روکی کہنا ہوتا
 اسلئے آداب میری : **ح ۲۹** **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجَانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ
 الْغَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ وَإِذَا اسْتَنْزَحَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ رَأْسَهُ
 خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ
 يَدَايَهُ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا امْسَكَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ حَتَّى تَخْرُجَ
 مِنْ أُنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ
 كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد الصاحبی ہی

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جہوت کہ وضو کرتا ہی بندہ مومن یعنی ارادہ کرتا ہی وضو کا پہرہ کلی کرتا ہی نکلتی ہیں گناہوں سے
 اوسکی سی اور جہوت کہ ناک سنگتا ہی نکلتی ہیں گناہ ناک اوسکی سی پس جہوت دہوتا ہی مومنہ اپنا نکلتی ہیں گناہ مومنہ اوسکی سی
 یہاں تک کہ نکلتی ہیں سچی پلکوں آنکھوں اوسکی سی پس جب کہ دہوتا ہی دونو ہاتھ اپنی نکلتی ہیں گناہ ہاتھوں اوسکی سی یہاں تک کہ نکلتی ہیں
 سچی ناخنوں دونو ہاتھوں اوسکی سی پس جب کہ کرتا ہی سر اپنی نکلتی ہیں گناہ سر اوسکی سی یہاں تک کہ نکلتی ہیں دونو کانوں اوسکی
 سی پس جب دہوتا ہی دونو بانوں اپنی نکلتی ہیں گناہ بانو اوسکی سی یہاں تک کہ نکلتی ہیں سچی ناخنوں بانو اوسکی سی پہرہوتا ہی چلنا
 اوسکا طرف مسجد کی اور نماز پڑھنی اوسکی زیادتی واسطی اوسکی روایت کی یہ مالک اور شافعی فی ف یہاں تک کہ نکلتی ہیں دونو
 کانوں اوسکی سی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ کان داخل سکھر میں جیسکے مذہب جفی ہی اسی کانوں کی مسح کی لپی سیایا ہی نہیں لیتی
 بلکہ جو پانی کہ مسح کر لپی لیا ہی اوس سی مسح کانوں کا ہی کر لیتی ہیں اور نماز پڑھنی اوسکی زیادتی واسطی اوسکی یعنی گناہوں سی بسبب
 وضو کی پاک ہو چکا اب نماز زیادہ ہوتی ہی یعنی سبب بندہ درجات کی ہوتی ہی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم وادعوا منہ منین وانا انشاء اللہ بکم لا حقیقۃ ودرجت انا قد رانی
 اخواننا قالوا او کنتنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی وانا اخواننا الذین لہ کیا تو بعد فقال کیف
 تعرف من لہ یات بعد من امتک یا رسول اللہ فقال اذایت لوان رجلا لہ خیل غس حججہ لہ
 بین ظہر من خیل دھبہم اکا یعرف خیلہ قال یا رسول اللہ قال فانہم یا تون
 غس حججین من النہضۃ وانما فتن ظہر علی النہضۃ رواہ مسلم اور روایت ہے
 ابی ہریرہ سی تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اتی مقبرہ میں یعنی جنت البقیہ میں دعا منفست
 کی لپی پہر کہا سلام ہی تمہاری جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہیگا اللہ ساتھ تمہاری ملنی والی ہیں اور آرزو رہتا ہوں میں
 یہ کہ دیکھوں پہاٹوں اپنی کو کہا صحابہ کی کیا نہیں ہم ہائی آپ کی اسی رسول خدا کہا کہ تم ہو یا میری اور پہاٹی میری وہ میں کہ نہیں
 اتی ابی پس عرض کیا صحابہ کی کس طرح پہچانو گی تم یعنی قیامت میں اؤلو کہ نہیں اتی است تمہارے میں سی اسی رسول خدا پس فرمایا
 خبر دو مجھ کو اگر ہو ایک شخص کہ ہوں واسطی اوسکی گوری سفیدیشانی اور ہاتھ پانوں درمیان گوڑوں نہایت سیاہ کی کیا نہیں پہچانے گا گور
 اپنی کو عرض کی صحابہ کی کہ بان مقرر پہچانے گا اسی رسول خدا کی فرمایا تحقیق وہ اوسکی یعنی قیامت کو سفیدیشانی سفید ہاتھ پانوں مشہور
 کی سی یعنی پس اس علامت سی اؤلو پہچانو لگا اور میں ہونگا میرا مان اؤلو کا اوپر حوض کوثر کی روایت کی یہ مسلم فی ف
 تم ہو یا میری یعنی تم ہائی ہی ہوا در فقی خاص میری ہوا اور اپنی نہیں پیدا ہوئی ہیں اور میری پیدا ہوئی یعنی تابعین وغیرہ وہ نما
 پہاٹی چارہ ہی اسلام کا کرتی ہیں میری ساتھ اور میں ہوں میرا مان یعنی کاروبار منفرت اور رفعت درجات انیکار گاہ صمدت میں
 پہلی جا کردت کرتا ہی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یؤذن
 لہ بالشجرۃ یوم القیامۃ وانا اول من یؤذن لہ ان یرفع رأسہ فانظر الی ما بین یدک یم فاعرف
 امتی من بین الاعمص ومن خلعتی مثل ذلک وعن یمنی مثل ذلک وعن شمالی مثل ذلک فقال رجل یا رسول اللہ
 کیف تعرف امتک من بین الاعمص فیما بین نوح الی امتک قال ہم عن شجرۃ من ارض الوضی لیس احد کذلک عیدہم

جاری زمین و صاحب غنیمت و جانای اکثر لوگ اس سلسلہ میں غافل ہیں اس طرح اگر کال و کتابا ہی اور اس ہی پیپ یا پچھلے کلام و ضرورت جابجا اور
 اگر بغیر در و کان کی پیپ وغیرہ کان ہی نکلی تو نہیں جائیگا یہ چیزیں تو تیرا مال و منو کی بیان ہو میں انہیں ہی و چیز وغیرہ اتفاق ہی سب جابجا
 کہ انہی و ضرورت جابجا ہی وہ جو چیز کہ نکلی گئی تھی ہی اور نیندا اور باقی چیزیں مختلف فیہ میں ہستی و درختا
فصل الاول
 فصل پہلے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَوةً مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ مُتَّقِئًا عَلَيْكَ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں قبول کیجا بی نماز اس شخص کی کہ
 جو وضو ہو جب تک کہ وضو نہ کری روایت کی بخاری مسلم فی **ف** یہ ہر دو کی حقین ہی کہ بانی رکعتا ہوا اور قدرت ہی رکعتا ہوا اسکی استعمال
 کی اور اگر بانی ہوا ہو لیکن قدرت نہ رکعتا ہوا اسکی استعمال کی تو ہم کر لی ساتھ خاک کی اور اگر نہ بانی یا وہی اور نہ خاک اور قدرت انہیں رکعتا
 ہو کہ اسکو فاقہ الطورین کہتی ہیں وہ نماز نہ پڑھی جب پانی وغیرہ یا وہی تو قضا پڑھی اور امام شافعی کی نزدیک یہ ہی کہ واسطی خیرت وقت کی
 پڑو لی اور جب پانی یا خاک ملی تو قضا کری ہماری علما ہی کہ اگر کوئی بغیر طہارت کی قصد نماز پڑھی اور حرمت وقت کا ہی اسی ارادہ
 نہ ہو فی توفہ کا فر ہو جاتا ہی اور اگر بغیر طہارت کی نماز پڑھی تو گوئی شرم کر کر تو ہی کا فر ہوتا ہی کیونکہ دونوں صورت میں اسی شرع کہ حیوانا
 شرع ہو **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَوةً بِغَيْرِ طَهَارَةٍ وَلَا صَلَوةً مِنْ غُلُوبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں قبول کیجا بی نماز بغیر طہارت کی اور
 نہیں قبول ہوتی خیرات مال حرام میں ہی روایت کی یہ مسلم فی **ف** کہ ہی بیض علما ہماری ہی کہ جو شخص خیرات دیتا ہی ال حرام ہی اور
 رکعتا ہی ثواب کی کا فر ہو جاتا ہی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمُعْتَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَ**
يَتَوَضَّأُ مُتَّقِئًا عَلَيْكَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ تھا میں ایک شخص بہت مذہبی ڈانہی والا پس تھا میں خیا کہ تا یہ کہ پوچھوں
 ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہی یا وضو واسطی ہونی بیٹھی انکی یعنی نکاح میوہ میں پس امر کیا میںی مقداد کہ پوچھ
 پوچھنی کا حضرت ہی میں پوچھا وہی فی یعنی اس طرح کہ ایک شخص ایسا ہی اسکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ دہو ڈالی شرا ہی کو اور وضو کر لی روایت
 کی بخاری مسلم فی **ف** اس میں تنبیہ ہی اس پر کہ داماد کو ذکر کرنا مشہور کا اور اور چیز کا متعلق ساتھ مباشرت عورتوں کی ہی روبرو ہو سکے
 مناسب ہنر نہ **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا**
مِمَّا مَسَّتِ السَّارِسَ وَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ لَا مَأْمَرًا لِأَجْلِ هَذِهِ السَّنَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
هَذَا مَسْنُوحٌ بِحَدِيثِ ابْنِ عَمَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْ
كَتَفَ شَاةٍ تَوَضَّأَ وَكَمْ يَتَوَضَّأُ مُتَّقِئًا عَلَيْكَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ اسنا میںی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرمائی تھی وضو کر و کھانی اوچھینہ کی سی کہ پہنچی اسکو آگ یعنی جو چیز آگ سی کی ہو روایت کی یہ مسلم فی کہاشیخ امام بزرگ
 مے السنہ فی رحمت ہر وی اسکی اوپر یہ حکم منسوخ ہی ساتھ حدیث ابن عباس کی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا فی درود ہو جو
 اسکا اوپر اور سلام کہا یا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی اور ہمیں وضو کیا روایت کی یہ بخاری مسلم فی **ف** دوسری تاویل
 اس حدیث میں یہ کہ فی میں کہ مراد وضو سی یہاں دہونا تاہنہ اور موہنہ کا ہی واسطی و دور کر بی چکانی کی کہ یہ سنت ہے

اور وہ نہ کا ہی واسطی دور کرنی چکناٹی کی کہ یہ سنت ہی اور اسکو وضو طعام کہتی ہیں اس صور میں منسوخ کہنی کی حاجت نہیں ہے چ :

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ مِنْ لَحْمِ الْغَنَمِ قَالَ
إِنْ شَبِثْتُ فَوْضًا وَكَانَ شَبِثٌ فَلَا تَقْضَىٰ مِنْ لَحْمِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَقْضَىٰ مِنْ لَحْمِ الْإِبِلِ
قَالَ أَصْبَحَ فِي مَكْرَاهٍ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَصْبَحَ فِي مُبَارَكَةٍ الْإِبِلِ قَالَ لَا رَوَاةٌ مُسْلِمَةٌ
 ہی جابر بن سمرہ ہی تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا وضو کر زمین گوشت بکری کی سی یعنی اسکی کہانی کی گئی تھی
 جانا رہتا ہی تو یہ کر دن فرما اگر چاہی تو پس وضو کر اور اگر چاہی تو نہ وضو کر اسکی کیا وضو کر زمین کہانی گوشت اونٹ کی سی فرمایا
 کہ ان وضو کر کہانی گوشت اونٹ کی سی کہا اوسنی کہ نماز پڑھو زمین چگہہ ہستی بکریوں کی کہا کہ ان کہا اوس شخص نے نماز پڑھو زمین چ
 جگہہ بندہ ہی اونٹوں کی فرمایا کہ نہیں روایت کی یہہ مسلم نے ف نزدیک امام احمد بن حنبل کی کہانی گوشت اونٹ کی فی وضو کرنا اتنا ہی
 اس لیے کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام عظیم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کی نزدیک وضو نہیں جاتا
 اس واسطی کہ انکی نزدیک محل حدیث کا ادھر وضو لغوی کی ہی یعنی ناتہہ مونہہ نہ ہو ڈان کیونکہ اسکی گوشت میں بسانہ اور چکناٹی زیادہ ہوتی
 ہی بکری کی گوشت سی یا یہہ حدیث منسوخ ہی اور اونٹوں کی بندہ ہی کی جگہہ جو نماز پڑھنی کو منع فرمایا ہی تو یہہ ہی تنزیہی ہی اور منع کرتے
 فرمایا کہ نماز میں خاطر جمعی نہیں رہتی خوف رہتا ہی اوسکی پہاگنی کا اور لات مارنیکا بخلاف بکریوں کی کہ غریب ہوتی ہی اور یہہ جائز ہونا اور
 منع ہونا اوس صور میں ہی کہ مرافض اور مبارک خالی ہوں نجاست سی اور اگر نجاست ہوگی تو مرافض میں ہی پڑھنی کر دہوگی ہے چ :

وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا
فَأَشْفَكَ عَلَىٰ سِدِّهِ اخْرُجْ مِنْهُ شَيْئًا مَكَرًا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّىٰ يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَكَهْنًا
 اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ق کہ باوی ایک تہا لایچ پٹ ابی کی کچہہ چیز یعنی فراہ سبب
 ریاہ کی بس مشتبہ ہو ادھر اوسکی کہ آیا نکل ہی اوس ہی کچہہ چیز یا نہیں پس نہ نکلے مسجد میں یعنی وضو کی لیں یہاں تک کہ سنی آواز یا معلوم کری
 ہو روایت کی یہہ مسلم نے ف یہاں تک کہ سنی آواز یا معلوم کری بویہ باعتبار غالب کہ ہی غرض اس حدیث سی یہہ ہی کہ یقیناً معلوم ہووی
 نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ ہی اور بویہ ہی جب وضو لیا بھی ہے چ :

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَرِبَ لَبَنًا فَمَضَغَهُ وَ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا مَتَّقُوا عَلَيْهِ
 اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیا دودہ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطی اسکی چکناٹی ہی روایت کی یہہ بخاری سلم نے ف اس حدیث سی معلوم
 ہوا کہ بعد کہانی چکناٹی چیز کی کلی کر لی مستحب ہے اس لیے کہ مونہہ میں بویہ دسکا کچہہ رہتا ہی سبب و احوال نماز میں پیش من پہنچی اور اسی برقباس
 کیجانی ہی جو چیز کہ مونہہ میں لک رہی ہی اور خوف ہو پیش من پہنچی کا اوس سی ہی کلی کر لی کہ مستحب ہی اور اس سی علانی استنباط
 کیا ہی دہونا دیو ناؤن کا پہل کہا نا کہانی سی سہرائی کی لیں گریٹین ہو سہرائی ناؤن کا نجاست و بیل سی لوزہ دہووی اور یہہ طرح
 خارج تو نہ کی کہانیسی ہی دہووی مگر تاہو لو اگر کچہہ نہ لگا ہو سبب اسکی کہ کہاں خشک نہا یا چچی وغیرہ سی کہا یا ہی تو خیر نہ دہووی اور سبب
 اس حدیث کو ساتھ بات کی یہہ ہی کہ کلی نہ کر دہمتات وضو سی ہے چ :

وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفَيْحَةِ بُوْصِيَهُ وَ أَحْرَجَ وَسَمِعَ عَلَى خَفِيَّتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا

ف یعنی جب آدمی جاگتا ہے تو گویا بندہ بن گیا ہے اور اسکی متعدد پرکریاں رہتی ہیں ہوا اور جب سوا تو اختیار جانا رہتا ہے اور جو طریقی
 چھوٹی ہیں اور گمان ہوتا ہے نکلنی ہوا کا پس ای گمان کی یہی زندگی وضو ٹوٹتا ہے **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم وکاء الشیء العینان فمن قام فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال الشیخ الامام
 محی الشیخ رحمہ اللہ هذا فی غیر الغار علیہما صحیح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یتوضؤون فی العشاء حتی یخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضؤون رواہ ابوداؤد والترمذی
 الا انہ ذکر فیہ یسأمون بکل یتظرون العشاء حتی یخفق رؤسہم

اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان سر نہ سرن کی دو ٹوٹا کہ میں بن پس جو شخص کہ سو گیا پس چاہے
 کہ وضو کرے روایت کی ابو داؤد نے اور کہا شیخ امام محی الشیخ نے رحمت کی اور دیکھا کہ جو بی سوا بیٹھنی والی کی اسکو غسل کہ صحیح ہوا ہے اور
 سے کہ کہانی اصحاب رسول خدہ اصل مد علیہ وسلم کی نظر کرتی ہتی نماز عشا کا یہاں تک کہ جبک جاتی ہتی سرائیکی پھر نماز پڑھتی ہتی اور
 وضو کرتی ہتی روایت کی ابو داؤد اور ترمذی کی مگر یہ کہ ذکر کیا ترمذی فی لفظی ناموں کا بدلی بتظر دن العشاء حتی یخفق رؤسہم کے

ف سوا بیٹھنی والی کی یعنی پہلے اس شخص کی جھٹین ہی کہ سوجا دی لیٹ کر پس جو سوزی بیٹھنی ہوئی اٹھ کر ٹھہری رہی متعدد اسکی نیز
 پھر چالی اور متعدد اسکی وسط پر ٹھہری ہوز میں پر پس نہیں ٹوٹتا وضو اسکا اگرچہ بہت سورا ہو چنانچہ حدیث الن ہی کہ ذکر ہوئی معلوم
 ہوا کہ مٹی ہوئی سولی سے وضو نہیں ٹوٹتا اور ترمذی بیٹھنی کی کہ فقہ میں مذکور ہیں فیاس سی یا اور حدیثی ثابت کی میں **وعن** علی
 ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اوصی علی من نام مضطجعا فانہ اذا مضطجعا

مفاجئہ رواہ الترمذی ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی تحقیق وضو لازم ہے اور اس
 شخص کی کہ سوجا دی لیٹ کر پس تحقیق جو وقت کہ لیٹا ہے اور سیل ہوجا ہی میں جوڑا اسکی یعنی پھر خوف ہے ہوا لگتی کاروایت کی یہ ترمذی
 اور ابوداؤد **ف** کہا میرا نہ والی یہ منکر ہے راوی امین زید والانی ہی وہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم اور مخالفت ثقات کی ہے **وعن**
 ابن بقرہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مضی احدکم کذا کذا فلیتوضأ رواہ مالک واکمل
 داؤد ابوداؤد والترمذی والنسائی ابویوسف والدارقطنی اور روایت ہے بسرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی جبکہ تہہ لگاؤ

ایک تہہ لگاؤ لپٹی کو پس چاہی کہ وضو کرے روایت کی مالک و احمد و ابوداؤد اور ترمذی اور سائی اور ابن ماجہ اور دارمی **ف** ستر کی
 چوٹی سے وضو کی ٹوٹنی میں اختلاف کیا ہے علانی بلکہ صحابہ کرام میں بھی اختلاف تھا امام شافعی رح کی نزدیک اگر ستر کو ننگی پٹیل سے چوٹی
 وضو جائز رہا ہے اور امام اعظم رح کی نزدیک نہیں ٹوٹتا دلیل انکی ہی حدیث ابعد کی کہ ساتھ روایت قیس بن علی کی کہ اوسنی اپنی باپ سے روایت

کی مسند اصفیہ میں مذکور ہے اور بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں جسکو شبہ ہو پھر ح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکھی خاطر جمع ہوجا
 اور ابن ہمام نے کہا ہے حق یہ ہے کہ دو ٹوٹتے ہیں درجہ جن سے یا نہ ہونے نہ ہونے ہی حدیث طلق کو یعنی جو اگر نہ ہو رہی ہے اس ہی کہ حدیث
 مروی قوی ہوتی ہے کیونکہ وہ علم کو خوب یاد کہتی ہیں بہ نسبت عمر و کل سی لہی گواہی دو ٹوٹنی ہونے لگاوا ہی ایک مروی ہوتی ہے **وعن**
عن علی بن علی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یسجد سجۃ بعد ما یتوضأ قال وہل
 ہو الا بضعۃ منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجہ شحۃ وقال الشیخ الامام محی الشیخ

رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَسْنُوحٌ لِأَنَّ أَبَاهُ بَيِّنَةٌ أَسْكَنَهُ بَعْدَ قَدْ وَوَطَّقَ وَتَدْرَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَيْتُمْ أَحَدَكُمْ بَيْتَهُ إِلَى ذِكْرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْ بَيْتَةٍ لَا أَتَى لَهَا لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ

در روایت ہی طلق بن علی سی کہا چچی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوئی آدمی کی سی سترائی کو چچی اہلی کہ وضو کیا اوسنی فرمایا اور نہیں ہی دو مگر ایک ٹکڑا گوشت کا اوس سی روایت کی بیہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی فی اور روایت کی ابن ماجہ فی مانند اہلی اور کہا شیخ امام محمد رحمہ اللہ فی بیہ منسوخ ہی اسو اہلی کہ ابو ہریرہ مسلمان ہوئی چچی آئی طلق کی اور تحقیق روایت کی ابو ہریرہ فی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو قتل کہ پہنچا دی ایک تہا لا تہہ اپنا طرف سترائی کی کہ نہو در میان ستر کی اور تہہ و سبکی کوئی چیز حائل پس چاہی کہ وضو کری روایت کی بیہ شافعی اور دارقطنی فی اور روایت کی نسائی فی سیرہ سی مگر کہ تہین ذکر کیا کہ نہو در میان ستر کی اور تہہ کے کچھ چیز بیہ کلام شافعیہ کا ہی کہ جب ابو ہریرہ اسلام بعد طلق کی لائی تو سننا اونکا حدیث کو ہی بعد سنی طلق کی ہو چکا پس حدیث ابو ہریرہ کی ناخ حدیث طلق کی ہوئی اور حنفیہ جواب دیتی ہیں کہ بعد اسلام لائی ابو ہریرہ کی سی بیہ کیونکہ لازم آتا ہی کہ ابو ہریرہ فی سنا ہی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہی کہ طلق فی بعد ابو ہریرہ کی سنا ہو دعوی تہا را تو جب صحیح ہو کہ بیہ ثابت کر دے کہ طلقی مرا پہلی اسلام لائی ابی ہریرہ کی سی یا چلا کیا اپنی مطلق اور نہیں صحبت بن را حضرت کی بعد اہلی اور کہا منظر فی کہ او بر تقدیر تعارض و حدیثی کہ پھر فی بین ہم طرف اقوال صحابہ کہ حضرت علی و ابن مسعود اور ابو داؤد اور خلیفہ و عمار رضی اللہ تعالی عنہم کہتی ہی کہ چوئی ستر کی سی وضو نہیں ٹوٹتا و اللہ علم بالصلوٰۃ ح: ع: وَحَسْبُ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَكَأَيُّ حُضَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ دَابْنُ مَبَاجَهَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَحِلُّ لِيَحْتَضِرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَحْتَاحِلُ لِسَنَادِ عُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ وَكَأَيُّ سَنَادِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبِيِّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مَرْسَلٌ وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتی بعضی بیویوں ہی کا پھر نماز پڑھتی اور وضو نہ کرتی روایت کی بیہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی اور کہا ترمذی فی نہیں صحیح نزدیک اصحاب ہمار کی ساتھ کسی حال کی سند عروہ کی عائشہ سی اور ہی سند ابراہیم ہی کی حضرت عائشہ سی اور کہا ابو داؤد فی بیہ حدیث مکر ہی اس لی کہ ابراہیم ہی فی نہیں سنا حضرت عائشہ سی ف اس مسئلہ میں ہی اختلاف ہی علما کا امام شافعی اور امام احمد ح کی نزدیک مضو ٹوٹ جاتا ہی ساتھ چوئی عورت غیر محرم کی اور امام مالک کی نزدیک ساتھ شہوت کی چوئی توجانا ہی اور نہیں تو نہیں اور امام اعظم رح کی نزدیک نہیں جاتا و دلیل انکی بیہ حدیث ہی در حدیث حضرت عائشہ کی کہ صحیحین میں مذکور ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت را نکو نماز تہجد کی ہی او پڑھتی تو تین سوئی ہوئی ہی اور ہوئی ہی دونو پالا میری ہج جگہ بجدہ آنحضرت کی پس قت بحدہ کی بالون میری ٹھو کہ تری میں سمیٹ لیتی پس معلوم ہو کہ چوئی عورت کی سی وضو نہیں جاتا اور یہ جو ہمیں کہا کہ عروہ کو سماع حضرت عائشہ سی نہیں ہی بیہ قول ہرگز صحیح نہیں ہوتا صحیحین میں اگر حدیثی سماع عروہ کا حضرت عائشہ سی ثابت ہوتا ہی اس بات کی نقل کر نہیں مصنف شکوہ کا جو کہ گیا ہی قول ترمذی کی کہ بیہ مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا ابو داؤد فی بیہ مرسل ہی یعنی ایک نوری مرسل کی ہی یعنی منقطع جواب اسکا بیہ ہی کہ حدیث مرسل حجہ ہی نزدیک ہمار ہی اور نزدیک جمہور کی پس بیہ ہی باعث طعن نہیں ح: ع: وَحَسْبُ نَبِيِّكُمْ فَلَا أَكْلَ لِسَوْنِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوسکی جواب سی اوسین کچھ فرق آگیا ہر سبب منوج ہونی کی طرف رد جواب ایک سیکی برع **وعن** انس بن مالک قال کانت
اکاؤاؤی واکوئی جملہ ہوتا فاک لکنا کما وحبذا انما دعوت بوضوء ففعلوا لہ تووضوا ففعلت لهذا الطعام الذی
اکلنا فقالوا اتوضؤون الطیبات لہ تووضوا منہ من هو خیر عندک رواہ احمد اور روایت ہی انس بن مالک سی
کہا تھا میں اور ابی بن کعبہ ریوطلو بیہی ہوئی ہیں کہا یا تمہی گوشت اور روٹی پہر منگو یا مینی پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابوطلوہ بن کعبہ
وضو کرتی ہو پس کہا مینی وسطی اس کہا بیک کہ کہا یا مینی ہیں کہا ان دونوں نے کیا وضو کرتی ہو کہا مینی پاکیزہ چیز کی سی نہیں وضو کیا اوس سی ذکر
شخص لی کہ وہ بہتر ہی جسی یعنی بنی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ احمد **وعن** ابن عمر کان یقول قبلہ التخل مسرکۃ
وجسہا بیک من الملامسة ومن قبلہا لک اوجسہا بیک فعلیہ الوضوء رواہ مالک والشلہ فیہ اور روایت ہی ابن
عمر سی کہ مینی کہتی بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چہونا اوسکو اپنی ہاتھ سی یہہ سی ہا مستہ سی ہی اور جو شخص کہ بوسہ لی اپنی عورت
کا یا چہونی اوسکو اپنی ہاتھ سی ہیں وپہر سی وضو روایت کی یہہ مالک در شافعی **ف** لاسستہ سی ہی مینی کلام السمرین جو مذکور سی کہ ان
ان چیزوں سی وضو لازم آتا سی اوسین یہہ سی ہی اولاستم النساء یعنی یا لاسستہ کہ عورت کو پس ابن عمر لی کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتھ
لکنا اوسکو داخل ہی لاسستہ مین جو کہ کلام السمرین مذکور سی نہ سبب شافعی ہی ہی ہی وہ معنی لاسستہ کی لیتی ہیں ہاتھ لکنا اور امام عظم
صاحب مینی لاسستہ کی حلقہ کی لیتی ہیں در خوب لیلین پس لائی مین فقہ کی کتابوں مین مذکور مین **وعن** ابن مسعود کان یقول
من قبلہ التخل مسرکۃ الوضوء رواہ مالک اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ ہی کہتی بوسہ لینا ایک شخص کی سی اپنی عورت کا وضو آتا سی روایت
کی یہہ مالک **وعن** ابن عمر ان عثمان الخطابی قال ان التخل من اللہ فی التخل من اللہ اور روایت ہی ابن عمر سی تحقیق عمر
بن الخطاب لی کہا تحقیق بوسہ لینا مس سی ہی یعنی داخل ہی میں جو کلام السمرین مذکور سی ہیں وضو کرواوس سی **ف** ان قولون صحابہ
میں کی سی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو جانا رہتا ہی جیسک نہ سبب مینی ہی اور امام عظم صاحب کی ہیں کہ اول تو یہہ روایتیں سب
موقوف صحابہ پر ہیں حکم انکار مرفوع کا سنا ہیں اور دوسری انکی نزدیک درجہ صحت کو یہی یہہ روایتیں نہیں پہنچتیں اور قطع نظر اسکی پہلی
جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو نہیں جانا اور
مسند بخیفہ مین روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی لیس فی التخل الوضوء یعنی بوسہ لینا سی وضو نہیں
آتا پس شاید یہہ حدیث ناسخ اور حدیثوں کی ہو واسطہ طرح **وعن** عمر بن عبد العزیز عن یحییٰ بن عیینہ عن یحییٰ بن الذاری قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء من کل دیم سائل رواہا الذاری قطی وقال عمر بن عبد العزیز
لقد کسبت من الذاری وکلاہ ویرید بن خالد یرید بن محمد بن عیسیٰ اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سی وہوں
نی نقل کی نسیم داری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی وضو لازم آتا ہی ہر خون مینی والی سی روایت کی یہہ دونوں قطنی لی اور
کہا واطفی لی کہ عمر بن عبد العزیز نہیں سنا نسیم داری سی اور نہ دیکھا اوسکو اور یرید بن خالد اور یرید بن محمد یہہ دونوں وی جمہول مین **ف** عمر
بن عبد العزیز بولی مین مردان کی نہایت عابد نہایتی شیک سیرت ہی حضور صا امام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع لی فاطمہ بنت
عبد المکاس سی کہ بومی انکی اپنی بوجہ کہ کچھ حوال اپنی سیان کا بیان کروا وہوں لی کہا کہ لوگ بہت نا پرہیزی آوا اور فزہ کہی والی جو مینی میر لیکن
رہا سی ڈرنی والا اوسکی برا بیٹنی سکھ بہن دیکھا جب گھر مین آنا تو مصیے پر اپنی کو ڈال دیتا اور روتا رہتا اور دعا کرتا یہاں تک کہ فیدہا وپہر

ادبہ غالباً کی پہر جاگنا اور بہ طرح کرنا تمام رات اور منہ قبلہ کی بہت زمین اور تہیم صحابی میں کلام اسد ختم کرتی رہتی ایک کعت میں اور کبھی ایک پہر
آپ بار بار پڑھتی تمام رات اور ایک رات یہ نہ نور بھی تہجد کو نہ اور ہی پس ایک برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام شب عبادت کرتی رہتی تانفس نہ راوی
اوس فعل کی اور یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہے وضو و خون بہنی والی سی یہ یہی خاصہ سہل مام عظم صاحب ج ہی کا ہی اور اور ایا مون کی نزدیک
اگر خون پشایٹ یا سنجانہ کی رستی سی نکلی تو تو وضو تو ٹپتا ہی اور اور جامی سی نکلی تو نہیں ٹپتا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہی اگرچہ واقفنی
نی ہمیں کلام کیا ہی لیکن ابن عدی فی بیج کتاب کا مکہ کی نزدیکین ثابت سی روایت کی ہی یعنی یہ حدیث اور طریق ہی کسہتی ہی اور واقفنی
لے جو امین کلام کیا ہی اور اسکا جواب یہ ہی کہ حدیث مرسل ہماری نزدیک و نزدیک جہور علما کی حجت ہی اور نزدیکین خالد افندیہ بن محمد
مجهول ہونی میں اختلاف ہی اور قطع نظر اسکی دلیل ہماری نزدیک یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من قار اور رعت اور نزدیک
فی صلوۃ فیکثر و لیتوا ولین علی صلوۃ الم یکن لیتی جنی فی کی یا جبکہ نکسیر یہوٹ یا مذی نکلی نماز اسکی میں پس یہ ہری اور وضو کری اور
بنا کری نماز اپنی جب تک کہ نہ کلام کری کذا فی الہدایۃ اور ابو داود میں ہی اس مضمون کی حدیث کی ہی پس معلوم ہو کہ خون سواہ سیلین کے
اور جامی سی نکلی تو یہی وضو ٹپتا ہی برح باب ہی بیج بیان ادب یا سنجانہ کی ف ادب ادسکو
اسی میں کہ کرنا اور اسکا اہا ہو خواہ وہ چہرہ بونی کی ہو خواہ کہ نیک **الفصل الاول** فصل پہل عن ابی ایوب لا یضاری
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلْتُمْ الْخَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَلْ بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَسْتَلْ بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَسْتَلْ بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَسْتَلْ بِرُؤُوسِكُمْ
غَيْرَ بِمَا تَقِفُ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْأَمَامُ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّحَرَاءِ أَمْ لَا
الْبُشَيْرِ فَلَا بَأْسَ بِمَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَلَجَتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ حَلَجَتَهُ مُسْتَدِيرًا الْقِبْلَةَ مُسْتَقْبِلًا لِلشَّمْسِ مُتَقَفِّحًا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب جاؤ تم یا سنجانہ میں پس نہ مونہہ کو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹہ دوا و سکو و لیکن مشرق کی طرف یا غرب کے
روایت کی یہہ بخاری سلم فی کہا شیخ امام محی السنہ شافعی فی رحمت کری اور کو اسہم حدیث یعنی حکم اسکا بیج جنگل کی ہی یہ بیج عمار تو کی مقتدا
ہمیں اسواصلی کہ روایت کی گئی ہی عبد السدین عمری کہ کہا چڑا میں اور بیچر قصہ کی واسطی بعضی کام اپنی کی پس دیکھا میںی حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یا سنجانہ پہر فی تہی یعنی یا سنجانہ میں پیٹہ دی ہوئی قبلہ کو سامنی شام کی روایت کی یہہ بخاری فی ف یعنی پس
حدیث سی معلوم ہو کہ اگر پشت بقبلہ یا سنجانہ کی لہی گھر میں بیٹنا درست ہی لیکن مشرق کی طرف یا غرب کی طرف خاص مدینہ والو کی ہی اور جو کہ اوس سمت
پر رہتی ہیں فرمائی اس کے قبلہ مدینہ کا جنوبی ہی پس جب مونہہ در پیٹہ قبلہ کی طرف نہ کریں گے تو البتہ مشرق اور غرب ہی کی جانب ہوگی اور
اس طرف کی شہر والون کو مشرق اور مغرب کی طرف مونہہ نہ کریں گے چاہی کہ قبلہ دور ہی پڑیگا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہی علما کا
نہ سہل مام عظم صاحب کیا یہہ کہ قبلہ کی طرف پشت و رد کری پشایٹ و یا سنجانہ پہر فی من خواہ جنگل میں ہو خواہ گھر میں اگر کرے گا تو مرگیا
کا ہوگا اور امام شافعی رح کی نزدیک جنگل میں حرام ہی اور گھر میں نہیں دلیل امام عظم رح کی ایک نوہم حدیث ہی کہ اس سی مطلق منع معلوم
ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گھر اور یہہ حدیث منع کی کثر صحابی زراعت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت فی سبب تعظیم قبلہ کی منع
فرمایا ہی پس اس بات میں جنگل اور گھر یا یہی جیسا کہ تھوگنا اور بالونبی کرنی قبلہ کی طرف ہر جامی منع میں اور محی السنہ فی جو حدیث علیہ
بن عمری فصل کی اور اسکا جواب یہہ ہی کہ شاید وہ پہلی منع کر نیکی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سی کچھ بہر کر دیکھی ہوں انہوں

لوگوں کو جو ہم پیدا ہوا ہے کہ وہ پہلی سی پشایب خشاک کن حاضر تھی ثابت نہیں ہوا ہے پس ہر کسی کو چاہی کہ وہ پہلا بعد پشایب کی دنیا کی یہ بات
 مکرر ہے کہ یہی حکما فراج قومی ہوا و یقین ہر قطرہ نہ انیکا اللہ و سکون قبا نی کافی ہوگا اور جو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا چنانچہ اکثر لوگوں کو ایسا ہی تھا
 ہونا ہی وہ پہلا نہ لیکھا تو ضرور بایجاد گندہ ہوگا اگر حضرت کسی نہیں ثابت ہوا تو باعث یہ ہے کہ فراج مبارک کی ہی تمنا حاجت نہ تھی البتہ تھی
 مثلاً قصہ نہ لی ہوا تب کو حاجت پڑی وہ بھی کہی کہ ہم نہیں لیتی یہ کہنا اور سکا ضرر کہ چکا غرض شائع کی دریافت کنی چاہی کہ کہیں نہ کد طہارت
 کے ہے بہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہی ایسی جگہ کہ گندی کپڑوں کی نہ مان پڑنی محض خطا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اکثر غذا بقیہ
 پشایب ہوتا ہے بالکل کرا دینا ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پشایب ہی پس تھیں وہ اول و پھر کرا ہی کہ سب میں گرفتار ہوگا بندہ
 اور کی قبر میں روایت کی یہ طہارتی لی اور اس کے عمر رضی اللہ عنہ بعد پشایب کے آیا ہے ہی فعل سبحانی کا حجت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی لازم کپڑ دوسری
 سنت اور سنت خلفاء راشدین میں کی چنانچہ وہ روایت حضرت بن اشعث بن مرقس ہی دو یہی ابوبکر بن یسار بن نمیر کان عمر فاروق اہل مسیح ذکرہ
 سبحانہ و جبر و لم یسہ ما یعنی نہی حضرت عمر کہ حبشیہ بکر بنی ہبیر بنی ہبیرا دیوار پر پانچہرہ راوند لگاتی اور کربانی اور حضرت شاہ ولی الحدیث ہمدانی نے
 ازادہ الخفا میں لکھا ہے کہ اس پر اہل اہل سنت کا ہی و مریض شیشہ کی ہرین سخن چینی یعنی و دشمنوں میں دشمنی ہو ایک کات و دوسرے کو ہنجادی فساد الہی کی
 یا آپس میں دشمنی ڈولادوی اس طرح کہ فعل کر ہی ایک کات و دوسرے کے اگل قسم کا فی غیر دسی کہا انوی ان معنی شیشہ کی ہرین نقل کہ کلام غیر کر کے اگل بقصد ہر ہنجار
 میں یہ بدترین برائیوں کی ہی صحیحین میں ہی کہی کہ جن میں داخل ہونیکا سخن چینی و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعبہ جاسی پر چکا کہ کرسا گناہ نوزت میں چڑھا کر
 کہا او ہون فی سخن چینی کرنی فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سکا گناہ زبا دہی و ہون کی کہا کہ سخن چینی ہی قتل ہی قطع ہوتا ہے اور اور برائیوں اس سے زیادہ
 میں اور یہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہر دسی غذا کے جب تک کہ بیشک ہون سبب تخفیف غذا بلکہ علانی یہ لکھا ہے کہ حضرت نے او کی ہی شفاعت اہل
 تہم میں مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگی عذاب میں ہا خلائک و دو گنہگار خشک ہون چنانچہ یہ بات صحیحہ مسلم کی غیر سی معلوم ہوئی ہی کہ فرمایا حضرت
 مقبول ہوئی شفاعت میری یہ کہ دروہ کیا اللہ تعالیٰ فی عذاب ان دونوں ہی حبلیک کہ گنہگار تر سبب کی نظر ہر تہم معلوم ہوتا ہے اور سوار اسکی سلاخ
 اور یہی بہت جہدیں لگیں ہون چوچا ہی و در شجر ہون دیکھ لی اور کربانی فی کہا ہے کہ گنہگار ہون سبب استہی دفع عذاب مگر یہ بات سبب بکوت مبارک
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی ہی اس سے یہ ہی معلوم ہو کہ زیارت کرنی صاحب جس کے بقول باعث تخفیف عذاب ہے مرد و عورت کی ہی طرح و تقریر
عن رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّهَ عَيْنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ
 سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزوں ہی کہ سبب ہر لعنت کی کہا صحابہ نے اور کیا ہون وہی رسول خدا کی فرمایا ایک تو
 وہ شخص کہ پانچا نہ پھر ہی بچ راہ لوگوں کی پانچ راہ لوگوں کی کہا ہے علما نے کہ مراد وہی ہے وہی کہ جلیو
 ہو یعنی اکثر لوگ ان گزرتی ہون و مراد وہی ہے کہ یہ لوگ کہی کہی گزرتی ہون و مراد وہی ہے کہ یہ لوگ کہی کہی گزرتی ہون و مراد وہی ہے کہ یہ لوگ کہی کہی گزرتی ہون
 میں ہوتا سوا کرتی ہون میں ان پانچا نہ پھر ہی **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تُشْرِبُ أَحَدٌ كَهْرًا فَلَا يَنْفُسُ فِي الْإِنَاءِ وَلَا ذَا الْإِنَاءِ الْخَلَاءُ فَلَا مَسَّ دِيكَ بِمَعِينَةٍ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
 ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پیو سی پانی تم میں ہی کوئی پس نہ دم لی باسن میں و جب وقت آدمی پانچا نہ میں
 پس نہ لگا دی ستر میں کو دوا ہنا ہنہ و نہ مستی کری سا تہہ ہنہ ناہنہ پنی کی روایت کی یہ ہنجاری مسلم نے **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَمِشُونَ فِي الْأَرْضِ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْأَرْضَ مِثْلُ الْقُرْآنِ لَوَيْتُمْ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَكَأَنَّ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ وَهِيَ عَيْنُ السُّودِ وَالْبَيْتُ مَسْجِدٌ وَهِيَ أَرْكَانُ سِتِّينَ الرَّجُلِ يَمِينُهُ رِجْلُهُ وَبُحْرَانُهُ وَالدَّارُ حُجْرَتُهُ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے سوا کسی نہیں کہ میں دہلی تہا رہی مانند باپ کی ہون دہلی بیٹی اپنی کی یعنی نصف ت اور تعلیم کرتی ہیں نگہا نا ہونیں مگر حقیقت آدم پر پانچا نہ میں پر سنا سنا کر دوسو نہہ فیلسفہ کی اور نہ پیٹھ پر و قبلہ کی طرف اور حکم فرمایا ساتھ میں تہیرون کی یعنی تین مہلکون سے بچنا کہری اور منع کیا استنجاکرنا ایسی یعنی سب پانچا نہہی و رتھ ہی سے اور منع کیا یہ کہ استنجاکر ہی دمی ساتھ دین نا تہی اپنی کی روایت کی یہہ این لہو اور داری نی ف سری حدیث کی سی یہہ معلوم ہوا کہ اولاد کو طاعت کتنی باپ کی وجہ سے اور باپ پر وجہ سے اولاد کو ادب کہانا اور سکھانا اور چیزوں کا کہ ضرور میں دین میں ع و ع عائشہ ؓ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفَرْعِ لَمَّا كَانَ فِي الْبَيْتِ فَطَعَامُهُ كَانَتْ يَدُ النَّبِيِّ لِيَحْمِلَهُ فَمَا كَانَ فَرَادِي فِي أَفْوَاهِهِ

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھا دہنا تہہ حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا دہلی مضمون کی اور کہانی کی اور تہا یا یان تہہ دہلی استنجاکر نیکی اور اپنی کی کہ ہر کدہ روایت کی بودا و دلی ف اہلی وضو کرتی اور کہانی کی یعنی داین تہہ سی وضو کرتی اور کہانی بیوی دمی سی و سہی طرح ارجحی اپنی لہی کام میں حبیبی کوئی چیز دینی یعنی وغیرہ فلک ہے اپنی تہہ سی کرتی اور دوسیر کی کہ کدہ ہون یعنی جن چیز و مکتوف نفس پاک کدہ و کدہ ہی میں حبیبی ناگ سنا وغیرہ فلک کو یائین تہہ سی کرتی اور ظاہر یہہ معلوم ہوا ہی کہ پانی ناگ میں تہہ سی تہی ہون اور ناگ یائین تہہ سی نکلتی ہون پس معمول شرفت زیون تہا اور اب عجب طور اکثر لوگوں کی اختیار کیا ہی کہ کتا یائین تہہ میں لہی ہون ورجوئی داین میں یا تو ادب شہرعت سی واقف ہی نہیں باغفلت کرتے ہون ایسا نہ چاہی بلکہ رعایت ادب کی کرن اور بیدار ہون خواہ غفلت سی ع و ع عائشہ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ مِثْلُ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَقْبِلُ بِهِنَّ فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب جاوے گا یا تہا طرط پانچا نہ کی پس لہاوی اپنی ساتھ میں تہہ استنجاکر سی ساتھ اذنی پس تحقیق یہہ پھر کفایت کر نیکی بانی سی روایت کی یہہ لہو بودا و دلی داری نی ف یعنی جب تین سیلون سی غسل نجاست پاک کی حالت پانی سی استنجاکر نیکی نہ ہی یعنی اصل طہارت حاصل ہوگی ورنہ تہہ تہی جائز ہوگی لیکن پانی سی استنجاکرنا مستحب ہے ع و ع ابن مسعود ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرُّفِّ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِذَا ذَاخُوا لَكُمْ مِنْ أَيْحَن رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہہ استنجاکر و ساتھ بلکہ دل و ساتھ تہہ ہی کی کہونکہ تحقیق وہ دہی تو شہہ ہی تہا ہی بہا یونکہ جانو میں ہی روایت کی یہہ ہونہی نی اولاد نی مگر سانی نی نہیں ذکر کیا نا و نا و نا کم من لہن ف تہہ خوراک جنو کی ہی اور لہو خوراک دکی جانور دکی شرع و ع رُوَيْفَعَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفَعُ لَعَلَّ الْحَيَوَانَ سَتَطْلُوكَ بَعْدِي فَأَخْبِرَ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَلَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَعَلَّدَ وَتَرَكَ رَأْسَهُ سَلَفَ بَرٍّ جَعِدَ أَبَتُهُ أَوْ عَظُمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرٌّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت کے رُوَيْفَعَةُ بْنُ ثَابِتٍ سے کہا فرمایا دہلی میری سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی رُوَيْفَعَةُ شاید زندگی دراز ہو تہی چھی میری پس خبر دے لوگوں کو یہہ کہ سنی گرہ لگانی ڈاری اپنی میں یا تہا روالا نا تہہ کا یا استنجاکر یا ساتھ نجاست جانور کی یا تہہ کی پس تحقیق محمد اوس کے برابر میں روایت کی یہہ بودا و دلی ف شاید زندگی دراز ہو تہی یعنی شاید تہی زندگی دراز ہو بعد انتقال میری اور دیکھی لوگوں کو کہ کرتی ہیں گناہ

پڑتی ہیں پس یہ پردہ کرنا بہتر ہی اگر نہ کر ہی کہیں نہ ہوں اور ہینا میں مایا کرنا اسکا اچھا ہی اور جہاں نہیں ہو کہ لوگ
دیکھیں کہ تو ضرور ہی پردہ کرنا نہ کر گیا تو گھٹکا رہو گا اور ضرورت میں اگر باسجائہ پہری تو دیکھیں والو نہرگہ ہی ضرورت سی بہم را دی کہ پردہ نہیں
پہنچی اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت میں مجبور ہی در تو وہ پشت کی طرف کر ٹیکو اسے فرمایا کہ الکی کی ستر کا پردہ دس غیر وی ہی کر سکتا
خلاف بھی کی کہ اوپر پردہ کرنا مشکل ہی **وَعَنْ** عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَكُونُ الْحُلُّ لَكُمْ فِي مَسْجِدٍ شَرِّهِمْ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْأَوَسَّاءِ مِنْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ كَذِبٌ كَرَاهِيٌّ يَعْتَمِدُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ
اور روایت ہی عبد الصمد بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ پشیا بکری کہ تہا رینج غسل خانہ اپنی کی پہر نہادی و مین
یا و شوکری اوسین یعنی عاقل سی عید ہی کہ نہائی کی جگہ پشیا بکری بہر وہن نہاؤ و شوکری ایلی کہ اکثر دوسرے پیدا ہوتی ہیں اس سی روایت
کی یہہ ابو داود و ترمذی سنائی فی مگر ترمذی سنائی فی ہین و گرا ترمذی نقل فیہ و ترمذی فیہ اکثر دوسرے پیدا ہوتی ہیں کہ رہ جائی
سجھ ہو جاتی ہی اور اوپر پشیا ہی بانی ہن سو اس دین پیدا ہوتا ہی کہ آیا اسکی چینیٹیں پڑی ہن یا ہین اور رفتہ رفتہ دو دلعین چنجا
پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چینیٹیں اوپر ہی اچھ کر پڑتی ہن یعنی ریتل ہو یا اوسین مدد ہو کہ ذرہ سا پشیا ہی نہ رک نہتا ہوب
تکلیف تا ہو تو ہین مکر وہ ہی و سین پشیا بکری نہادی احمد شین ترمذی ہی نہ ترمذی **وَعَنْ** عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِي مَسْجِدٍ شَرِّهِمْ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْأَوَسَّاءِ مِنْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ پشیا بکری ایک تہا رینج سو رخ مین روایت کی یہہ ابو داود و ترمذی سنائی فی اس ای کی سانب چوٹ
منزل کر پناہ نہ پشیا ہی یا اگر اوسین صنفیت جانو رہو گا تو وہ اندا یا دیکھا اور وضوون فی کہا ہی کہ وہاں جنات رہتی ہن چنانچہ منقول ہی کہ سعید
احمد و خزر جی صحابی فی پشیا بکری تہا رینج زمین حوران کی ایک سہ را زمین اوٹکو جنون فی مارو الا اور اوسین بہر شہر پڑتی ہی **وَعَنْ** عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ
سید الخرج مسجد عساة و قریبناہ بہر فام خط فوادہ و وضوون فی کہا ہی کہ اگر ایک سہ را پشیا ہی کی ہی مقرر ہو تو مکر وہ ہین اوسین
پشیا بکری **وَعَنْ** عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِي مَسْجِدٍ شَرِّهِمْ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْأَوَسَّاءِ مِنْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ
والطبرانی و ابوداؤد و ابن ماجہ اور روایت ہی معاوی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بچو تم سبوں لخت کی سی کہ نین چیز نین اکا سہ
کہ استنجا کرنا یعنی باسجائہ پہر نہا و پشیا بکری نہا لٹو پورا راہ مین اور بھی شایہ کی روایت کی یہہ ابو داود ابن ماجہ فی **وَعَنْ** عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ
کی سی یعنی سبیل نفل بد کی گزنی والی لخت کرتی ہن بالگوون کی منفعت ہی فاسد کی پس یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور ہوار
کہتی ہن اولن مکانوں کو کہ لوگ جمع ہوتی ہن باین داتین کر ٹیکو اور وضوون فی کہا ہی کہ لوگ کو کہتی ہن اور سایہ خواہ درخت کا ہو کہ
اور جن کا کہ لوگ نان مولی بیٹھی ہن اور انبی جانو رہتا ہی ہن **وَعَنْ** عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَكُونُ الْحُلُّ لَكُمْ فِي مَسْجِدٍ شَرِّهِمْ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْأَوَسَّاءِ مِنْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور نہایت ہی الی سعید ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ لکلیں دو داؤد
کہ جاوین طرف باسجائہ کی کہو لنی والی ہن شہر گاہ اپنی دو لٹو داوین کرتی ہن پس تحقیق اللہ تعالیٰ غضب مین آتا ہی اس سی روایت
کہ یہہ احمد ابو داود ابن ماجہ فی **وَعَنْ** عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِي مَسْجِدٍ شَرِّهِمْ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْأَوَسَّاءِ مِنْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ

[illegible]

کی اور میں کہا کہ انہی میں اور وضو پہ کی کہ میں ہوں اس کا اور غلط اور کا شک و ہی کی یہی ہی ابھر رہی ہے کبھی کی راوی کو شک نہ کیا ہی کہ لفظ تر
کا کہا ابھر رہی ہا کہ وہ کا تھوئیک کی یہی ہی کبھی تو میں لانا کہی رکھو میں اور ملتی ہاتھ زمین پر ملکہ دھوئی تا بوا بالکل جاتا
ہی اور خوب پاک ہو جاؤں ہا چنانچہ سہا کر اس طرح دھونا تا توں کا سنت ہی اور اور ترین میں بانی واسطی وضو کی اس سے لاتی ہی کہ وضو تھپہ بانی ہا
دست نہ تھا یا اس ریت ہی نہ درست تھا بلکہ بقدر وضو کی پانی تو میں نہ رہتا ہوگا اس ہی اور ترین میں بہ لاتی اور وضو میں ہی اس
حدیث سی یا سمجھا ہی کہ اگر وضو کی یہی اور ترین ہو اور تنہی کے ہی اور تو سختی ع ر ح **عن** الحکیمین سفیان قال کان الشیخ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا یال یوضو وضو فوجہ اذ اذ و اللہ اللہ اور روایت ہی حکم بن سفیان سی کہا ہی ہی صلی علیہ وسلم
جب کہ پانی چلتی وضو کرتی اور چھینتا دیتی شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہاں لو داد اور نائی فی ف یعنی تہوڑا سا بانی سر کی جگہ زار پر
چہرہ کی ہتی ہتی دفع و سوس کی یہی ہتی ناظرہ کا وہ ہم باقی ہی ہی حضرت پاک ہی و سوس یہ بات تعلیم است کی یہی ہی کہ اگر پانی نہ چہرہ کی
اور تری باونگی تو وہو اس قطرہ کا کہنگی اور بانی چہرہ کی لنگی و تری باونگی تو قطرہ کا وہ ہم نہ کرنگی بلکہ یہی جہانگی کہ وہی بانی چہرہ کا ہو ہی اس
راہ و سوسہ کی رک جاتی ہی اور ابن ملک سی کہا ہی کہ سر چہرہ کی ہی ناظرہ رک جاویں دفع و سوس کی سی ع **عن** اُمیمہ بنت
دقیقہ قالت کان للشیخ صلی اللہ علیہ وسلم من عید لکست سرہ یبوی فی اللہ لک لک اذ اذ و اللہ اللہ اور روایت ہی ابھی ہی رقیقہ کی سی کہا کہ
واسطی حضرت نبی صلی علیہ وسلم کی پیالہ لکھ چکا ہی چار بانی اونگی پشاب کرتی ہی و میں رکت روایت کی یہاں لو داد اور نائی فی ف رکتو سبب
وغیرہ کہ اور دہی میں حج ہوتا تھا اور ام کی یہی یہاں رہتا تھا یہی تعلیم است کی یہی تھا اگر اس طرح کرنگی تو سر و میں آرام باونگی اور رات کو باونچا
میں جانی ہی چھینکی وہ جگہ شیطاں کی ہی و ضرر افکار انکو نسبت میں کی زیادہ ہوتا ہی لیس کہ حضرت صلی علیہ وسلم اپنی امت پر بہت شفقت
کرتی ہی ہی اس ہی یہاں سکھائی اور کیا ہی کہ ایک شخص نا فہم پشاب حضرت کا اس پیالہ میں سی بیگا جیٹلک کہ زندہ نہاوسکی بدین ہی خوشبو
آتی ہی اور بعد اوسکی کئی بیرون ملک کی ولاد میں ہی باقی ہی ع ر ح **عن** عمار قال لانی الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ابول فاما فقال یا عمار لا تبزل فاما بلت فاما یعد رواہ الترمذی و ابن ماجہ قال الشیخ الامام
فی السنن رحمہ اللہ قد صح عن حدیث قال لانی الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم سباطہ فم فم فم فاما فاما متفق
علیک فاما لک لک اور روایت ہی عمر سی کہا دیکھا مجھ کو نبی صلی علیہ وسلم فی اور میں پشاب کرتا تھا کہ ہوا پس فرمایا ہی عمر پشاب
کہ کھڑی ہو کر پس نہ پشاب کیا مینی کھڑی ہو کر چھی اسی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ کی کہا شیخ امام محمد بن اسلم بنی رحمت کری الدوا کو تحقیق صحیح
ہو کہ خلیفہ سی کہ کہا آئی نبی صلی علیہ وسلم کو ٹھہر کیا فم کی باس پس پشاب کیا کھڑی روایت کی یہہ بخاری سلم فی کہا گیا تھا یہہ بے غشہ کی
ف اتفاق کہتی ہیں علماء کھڑی ہو کر پشاب کرنا کہ وہ ہی بعضی خیر ہی کہتی ہیں بعضی ترمذی اور یہہ عادت الیام جاہلیت کی ہی سبب ہی
عادت کی حضرت عمر رضی عنہ ہی کیا ہوا انکو کچھ عذر ہو اور حضرت فی جو کھڑی ہو کر کیا عذر تھا انکو بعضی کہتی ہیں جگہ شیطانی کی نہ بانی سبب نجاست
بعضی کہتی ہیں یا تو میں در تھا بعضی کہتی ہیں بیٹھ میں در تھا اس سبب یہہ سکی کھڑی کھڑی کیا ع ر ح **الفصل الثالث**
عن عائشہ رضی قالت من حد لک ان الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فاما فلا نصہ فاما ما کان
یقول الا فاما رواہ احمد والترمذی و اللہ اللہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی عنہ ہی کہا جو حدیث کری تمکو یہہ نبی صلی علیہ وسلم
پشاب کرتی ہی کھڑی ہو کر پس نہ پشاب جانا و مسکو نہ ہی کہ پشاب کرین مگر چھی روایت کی یہہ حمد اور ترمذی اور نائی فی ف تطبیق اس حدیث

کی ساتھ حدیث خلیفہ کی یہ بھی کہ حضرت عائشہؓ نے خرابی علم کی دی کہ حضرت گوہر بن کہی کہی ہو کر پناہ کرتی نہ دیکھتا تھا اور خلیفہؓ نے جو بیان کیا وہ حال باہر کا تھا اور وہ بھی تا دیر تباہی کی اور تا دیر اندھوں کی تھی اور جو کہ بسبب غریبی ہو تا ہی وہ مستثنیٰ ہی باوجود **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَبْرَةَ بْنَ أُسَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَاءَ أُجْحَى الْيَتِيمِ فَكَلَّمَهُ الْوَصِيُّ وَالصَّالِحُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ اخْتَدَعَ مَقْتَةً مِنْ الْمَاءِ فَضَخَّ بِهَا فَتَنَجَّ رَوْاهُ أَحْمَدُ وَاللَّاحِقُ قَطْعِيٌّ. اور روایت ہی زید بن حارثہؓ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ بن جبریلؓ کی ان کی پاس چہ اول و جبریلؓ کی کوئی کی گئی طرف حضرت کی یہ کہ ہا یا انکو وضو اور نماز پر چڑھا رہا ہوئی وضو کی یا ایک جلد بانی کا پہر چڑھا اور سکو شرمگاہ اپنی برادری کی یہ کہ ہمارے قطنی نے **ف** جبریلؓ کی کوئی کی صورت نہ کہائی تھی حضرت کی سامنی وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت یکساں اور بعد وضو کی چڑھنا بانی کا یہی دکھایا اور چہ بیٹا سہرہ و یا از ہر سر کی جگہ **وَعَنْ** رَاحِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَحِمْ رِوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْخَارِجِيَّ يَقُولُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَهْلُ شَيْخِ الرَّادِيِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میری پاس جبریلؓ پر کہا اے میری محبت کو وضو کر تو بس چہ کر لی بانی یعنی شرمگاہ پر وضع و سوس کی یہی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور سامنی محمد کو یعنی بخاری کہ کہی تھی بن علیؓ نے روایت کرنا اس حدیث کا منکر احدث ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ خَلْفَتُهُ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمُ فَقَالَ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ بِهِ قَالَ مَا أَمَرْتُكُمْ لَمْ يَلْتُمْ أَنْ أَقْضَا وَكَفَعْتُمْ لَكُمْ سُنَّةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا پناہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بس کہی ہوئی حضرت عمرؓ کی کہ اس نے فرمایا کیا یہی یہی عمرؓ کی کہ پناہ ہے کہ وضو کر ساتھ کسی کہا کہ نہیں حکم کیا گیا میں جبکہ پناہ کرو نہیں یہ کہ وضو پڑھ کر ان اور اگر کرنا میں البتہ ہوا یہ سنت روایت کی یہ ہا یا داؤد ابن ابراہیمؓ نے یعنی حکم بطریق جو کہ کہی ہوئی کیا گیا ہوں کہ ہر دفع بعد پناہ کے وضو کیا کروں اور اگر ہر دفع میری کام کیا کروں تو ہو جاوی یہ کام سنت ہو کہ ہر سنت ہی یہاں سنت ہو کہ ہر دفعی و نہ ہتھی کرنا ساتھ بانی کی اور ہمیشہ وضو ہر نہایت بلا خلاف یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتی تھی اور جو کلام بولتی تھی اس کی حکم کی کرتی تھی اور بولتی تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت یہی حضرت کی امور یہاں ہی یعنی حکم ہی و کسی کر کیا اگر جو ہر فرض در یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ تامل چکر وسطی تخفیف اور آسانی امت کی کہی ترک کر دیتی تھی **وَعَنْ** ابْنِ أَبِي قُيُوبٍ وَجَابِرٍ وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ هَذِهِ آيَةُ مَا نَزَلَتْ فِيهِ رِبْجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّخِذُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَالَ أَنِّي عَزَمْتُ فِي الطَّهْرِ فَمَا ظَهَرُوكُمْ قَالُوا نَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ قَالَ قَوْلُهُ ذَلِكَ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ. اور روایت ہی ابی ایوبؓ اور جابرؓ اور انسؓ سے تحقیق یہ کہ یہ جبنا نزل ہوئی بروج اس کی یعنی مسجد بنا کی مرد میں یعنی انصار میں ہی و دست کہی ہیں یہ کہ خوب پالی کرین اور اس دست کہی ہے خوب پالی کرنا انکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار کی تحقیق اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے تمہاری چہ طہارت کی پس کیا ہے طہارت تمہاری عرض کیا اور ہونوں نے وضو کرتی ہیں ہم دھلی نماز کی و غسل کرتی ہیں ہم جنات سے یعنی جاسکیا اور مسلمان کرتی ہیں اور ہتھی کرتی ہیں ہم ساتھ بانی کی یعنی یعنی ڈھیلوں کی فرمایا پس وہ بھی پیر لا زم پڑا و اسکو روایت کی یہ ابن ماجہؓ نے یعنی انصار ڈھیلوں

کی بی کہ اپنی گہری کو گونشی اچھی طرح صحبت کہیں ساتھ نہایت پاکیزگی کی حتی کہ کلام کر نیکی ہی اور غلطی ہو نیکی ہی سوا کہ کڑا لا کرین تاکہ کوئی مسبب نہ کر
 موندہ کی ایذا نہ دے اور کہا گیا ہی کہ سچ سوا کہ نیکی ستر فائدہ دینا دینی اور نکاہیہ ہی کہ یاد دہی کا کلام شہادت کو توڑ دیک موت کی اور قیون کہا فی من ستر طرح
 کی ضررین اور فی اور نکاہیہ ہی کہ بھول جاوے گا کلام شہادت کو یعنی وقت موت کی یا اللہ بچائو اس اور کہا ابن جبرلی کہ ناکہ ہی ہر شخص کو کو غفل ہو دی کہ نہ
 اپنی میں یہ کہ ابتدا کر ہی ساتھ سوا کہ کی اس ہی موندہ میں خوشنویس ہی اور بہت سلوک ہونا ہی کہہ والوں ہی **وعن** حذیفہ
 قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتحج من الیکل بشخص فاه بالسواک متفق علیہ
 اور روایت ہی حذیفہ ہی کہ اپنی ہی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ ہی ہوئی نماز نہج کی ہی راگو ملتی اور دہوئی موندہ اپنا ساتھ سوا کہ کی روایت کی کہ
 بخاری سلمی **وعن** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرة قص الشارب اعفاه
 اللحية والسواک واستنشق الماء وقص الاظفار وغسل البراجیم ونفق لایطوحنی العاتق وانقاه الماء
 قال الراوی وتوید العاتق الا ان تكون الموضوعة رواہ مسلم و فی رواية الختان بدل اعفاء اللحية لقہ احمد
 هذه الرواية في الصحيحين وكذا في كتاب الحميد بن ذکرها صاحب الجامع وكذا الخطابي في
 معالیر الشیخین عن ابی داود وروایت بخاری ابن یاسین اور روایت ہی حضرت عائشہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اوس چیزین
 میں فطرت ہی اپنی دین کے تین ایک تو کم کرنا لیونکا اور بڑا دینا تو مہی کا اور سوا کہ کرنی اور ناک میں بالی دینا اور زشونا ناغونوں کا اور دہونا چہرہ چوڑو
 کبکوار دور کر کرنی بال غفلوں کی اور موندہ کی بال زیر ناف کی اور کم کرنا بالی کالینی چہنجا ان ساتھ بالی کی کہا روایت کر نیوالی فی یعنی مصنف یا ذکر
 ابن ابی اس کیامین دویں جیسے نہیں گمان کو تائین مگر یہ کہ ہو گئی کرنی روایت کی یہہ سلم فی اور بچ ایک روایت کی ختمہ کرنا بلی بٹانی ڈاڑھی کی مصنف
 ہر بات مصباح والی فی کہی اور مشکوہ والا یہ کہتا ہی کہ نہیں بابا یعنی اس روایت کو صحیحین میں یعنی سچا ہی سلم میں اور نہ سچ کتاب جمعی کی کہ جامع ہو
 صحیحین کو لیکن ذکر کیا اسکو صاحب اصیل فی یعنی اپنی کتاب میں اور بہ طرح خطابی فی معالم السنن میں ابی داؤدی ساتھ روایت عابین ہا
ف دس چیزین ہیں فطرہ ہی یعنی یہ دس چیزین سب انیا صلوات اللہ علیہم کی شریعت میں سنت ہیں اکثر علما کی نزدیک معنی فطرہ کی ہی ہیں اور
 سوا اسکی اور اقوال ہی شرح مبین فضل ہوئی ہیں اعلی خوف درازگی کی ہی پر کٹا کیا اور کم کرنا بون کا روایت مختار اسمیں ہی کہ لبین کتر فرمایا ہی اکثر
 اس طرح کتر وادی کو کترہ اور کس ہونٹ کا معلوم ہوئی لگی اور ایک روایت امام عظیم حرمی کی ہی کہ لبین مقدار ہو و کی جابین اور غار بونوز زیادہ ہی کہنہ
 جابین کہ باعث خوشی کی ہیں خوشنویکی نظر وین و اس طرح کتر وانا کو کٹا نشان ہی تباقی ہیں ورموز وانا اونکا مکروہ ہی اور بعضون فی حرام کہا کہ
 اور بعضون فی اسکو بھی سنت کہا ہی اور دائر ہی بقدر طاقت ہی کی دراز چاہی کم اسچہزاد اگر اس ہی زیادہ ہی کہی جابین ہی شرطیکہ حد اعتدال سے
 نہ کتر جادوی ورموز وانا اور پست کرنا دائر ہی کا حرام ہی وروض اکثر مشرکوں کی ہی ماننا اگر زیادہ ہو وکی اور وضع ہی وکی کہ جنگو دین میں حصہ نہیں
 کہ وگروہ قنڈری میں ورموز وانا دائر ہی کا بقدر قیضہ کی وجہ سے سنت اسکو لی کہی ہیں کہ ثابت سنت ہی ہوا ہی جیسی نماز عید کو سنت کہتی ہیں
 اور بال ڈاڑھی کی لبنا نہیں ہی پاچوڑا میں ہی کتر کر بار بار کرنی جابین لیکن مختار یہہ ہی کہ کتر وادی وین سی کچھ ورموزہ کی اگر ڈاڑھی نکلی اور
 اسکو مؤد وانا نہ خستہ اور سوا کہ کر لی سنت ہی بالافان اور داود فی کہ ہی وجہ ہا اور احاق فی یہہ ہی زیادہ کیا ہی کہ اگر اسکو قصد
 چوڑی کا تو باطل ہوگی نماز اسکی اور ناک میں بالی دینا وضو میں سنت ہی اور غسل میں فرض ویر ہی حکم کلی کا ہی جو اگر مذکور ہوگی اور ناخون کی عطر
 کتر وادی اصل سنت اور ہوا وکی لبین ابی یہہ ہی کہ اس طرح کتر وادی اول میں مانتہ کی اونگلے شہادۃ کا پہنچ کی اونگلے کا پڑو کی پس اونگلے کا

[illegible]

یہی کہ جب تک کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام فی نہیں کیا اور در اجاسی یہی کہ با نگرہی نفس کو برسی باقون ہی اول بعضی روایت میں آیا ہی کہ حضرت
 آدم اور حضرت شیدائے اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون
 اور حضرت نوح اور حضرت عیسیٰ اور حضرت مظلمین ضعفان جوئی ہی اصحاب ابراہیم کی اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کی ہو کر
 پیدا ہوئی ہی اول بعضون فی حضرت کی ختنہ میں ختنہ ہی کیا ہی کہ بعد پیدا ہونے کی ایک ختنہ ہوا ہی اور حضرت خوشبو لگانے ہی ساتھ مشک
 کی اول بن حجر بنی کہاہی کہ تو ہی جس کی ہر چین ہر فضائل محل حرم دار ہوئی میں میں موسیٰ زیادہ میں ح ر ع وَحَنَ عَائِشَةُ
 قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ مِنْ لَيْلٍ وَلَا يَهْجُرُ فَيَسْتَقْبِلُهَا إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَرَأَاهُ أَبُو ذَرٍّ الْكَلْبِيُّ
 اور روایت ہی عائشہ ہی کہاہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوئی اکتوا ورنہ دنگو بس جاگتی مگر کہ سواک کرنے پہلی وضو ہی روایت کی یہی
 احمد ابو داؤد فی وقت اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ حضرت دنگو ہی آرام فرمائی ہی وقت قیلولہ کی پس یہی سنت ہی شب بیا رہی ایک سبب آسان ہونی
 ہے جب تک کہ سحر کبابی ہی روزہ آسان ہوتا ہی اور یہی معلوم ہوا کہ سوئی ہی وٹھ کر سواک کرنے سنت مکرہ ہی سبب نیکی موٹہ میں تفسیر آجاتا ہی
 اس سبب موٹہ صاف ہو جاتا ہی پہر آتال ہی کہ حضرت مغموکی ہی دوبارہ سواک نہ کرتی ہوں آپ کا تکرار ہی ہوں اور یہی پہر آتال ہی کہ وضو کی ہی دو
 بارہ ہوا کرتی ہوں وقت الاداء وضو کی با نگرہی کلمی کرنے کی واسطہ علم ر ع وَحَنَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقْبِلُ
 الْخَيْطَ مِنَ اللَّيْلِ وَالْخَيْطَ لَا يَتَوَضَّأُ وَلَا يَتَسَوَّكُ ثُمَّ اغْتَسَلَهُ وَأَدْعَاهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو ذَرٍّ الْكَلْبِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ ہی کہاہی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواک کرنے میں ہی مجھ کو سواک نہ دے دے نہ میں دنگو بس شروع کرنے میں ساتھ دے دے پس سواک کرنے میں پہر وضو میں دنگو اور
 یہی سواک حضرت کو روایت کی پہر ابو داؤد فی اس میں دلیل ہی اس کے بعد سواک کرنے میں دہر لینا اس کا سبب ہے اور کہا ابن ہمام فی کہ سبب یہی کہ
 عکبر کل کری اور یہ بار پانی ہی دھو دی اور سواک نرم ہوا اور حضرت عائشہ سواک کو دھوئی ہی پہلی موٹہ میں اس کے پہر پانی تھیک کے لٹا کر رک کر بکرت
 الیہ فی فی اس میں حضرت کو دیتی تھیک سواک کرنے جو باقی ہی ہلو سکر بورا کر لین اور میں دلیل ہی اس کے بعد سواک کرنے اور سواک کی رضامندی ہی سکر دھو
 و دلیل ہی معلوم ہوا کہ صاحب کے لٹا کر غیر فی بکرت حاصل کرنے ہی ہی ہر ع الفصل الثالث فضل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ
 سَاتِرِ بْنِ زَيْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَأُنِي فِي الْمَسَامِ الْأَسْوَاكُ لِسَوَاكُ فَنَجَّأَنِي مِنْ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ الْآخَرِ
 فَنَادَا لَتِ السَّوَاكُ الْأَصْغَرُ مِنْهُمَا فَفَقِيلَ لِي كَيْفَ فَذَقْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا فَامْتَنَقَّ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر کی تحقیق ہی صلی اللہ
 علیہ وسلم فی فرمایا کہ دیکھا میں ہی تین خواب میں کہ تارہوں سواک برک فی میری ہاں شخص ایسا کہ میں بڑا تھا دوسری ہی پس ارادہ کیا میں اسے
 سواک کا چوٹی کو او میں ہی پس کہا کیا وہی سیر مقدم کر دے میری کو پس کو میں سواک بڑی کو اون دونوں میں ہی روایت کی یہی بخاری ہی سلم فی
 اس بزرگی سواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑی کی دینی کو کہ فضل ہے چوٹی ہی اور میں شہارہ ہی اس کے کہانا اور خوشبو وغیرہ اس کی دینی
 میں ہی پہل بڑی ہی ہی ع ر عَنِ ابْنِ أُمَامَةَ أَنَّ سَهْمَ بْنَ لَحْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَاءَنِي جَزَاءٌ بِلَّيْلٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قَطُّ إِلَّا أَسْرَأَنِي بِالسَّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَخْفِيَ مَقْلَدَ بِي رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا
 نہیں تیسری ہاں جبریل علیہ السلام کہ حکم کیا مجھ کو ساتھ سواک کی تحقیق میں اس کے کہ چیل ڈالو میں اگلے جانب موٹہ ہے کہ روایت کی یہی بخاری
 فی میں سبب کہ کہ کہ جبریل کی کہ سواک کا کہ تارہوں خوف ہوتا ہی ہی موٹہ جلا جلا کیا وَحَنَ قَالَتْ كَانَ سَهْمُ بْنُ
 لَحْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ كُنْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَاكِ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ اور روایت ہی ابن ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق ہی

روایت کی یہہ دارمی نے **ف** مفسود راوی کو یہاں یہہ تھا کہ نسبت کلی اوزناک میں بانی ذی اوزناک منشی کی میان کرمی اور باقی وضو معلوم تھا ہر
ایسے زبان کا باج **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْصُصًا وَاسْتَشْفَقَ مِنْ**
كَفِّهِ فَاحْتَفَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَهْوَاؤُهُ أَوْ رَوَاهُ ^{ابن الترمذی} ہی عبد السم بن زید کی کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی اوزناک میں بانی دیا ایک طرح سے
کیا یہہ بن بار روایت کی یہہ بودا و اور ترمذی نے **ف** کیا یہہ یعنی مجموعہ یاہر ایک بن بانی میں وہ حامل ہیں یا یہہ کلی کی اوزناک میں بانی
دیا ایک طرح سے تین بار یہہ طرح کیا یا یہہ کہ تین کلیاں تین جلوہ لسنی کین یہہ یہہ طرح ناگ میں بانی عیامین بار اور اخیر میں مناسب نزاد و مطابق اکثر روایات
کی میں اور ایک مثال یہاں دہی ہو سکتا ہی کہ یہہ دولو جین بن ایک ہر ایک تہہ ہی کین دولو تہہ نہ لگا یا اور یہہ طرح یہہ خیالات اور یہی حدیث میں
یہہ میں **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ يَدَ امْرِئَةٍ وَأَذْنَيْهَا بِأَطْبَافِهَا بِالسَّبَا حَتَّى دَخَلَ هَا**
بِأَمْرٍ مِمَّنْ كَرَاهِي ^{ابن الترمذی} اور روایت ہی ابن عباس ہی تحقیق ہی صلعم ہی مسح کیا بلندی کا اور دولون کا لون بنی کا اندر انکی ساتھ دولو اوٹکلیوں
شہادت کی اور وراوی ساتھ انکو ٹھون بنی کی روایت کی یہہ نالی نے **وَمِنْ الرِّبَيعِ بِنْتُ مَعْقُودٍ أَهْلًا سَرَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَصَبَّحَ سَرَاةً مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَذْبَرَ وَصَدَّ عَنْهُ وَأَذْنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي رَوَايَةٍ
أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَادْخَلَ إصْبَعِيهِ فِي بَحْرِ أَذْنَيْهِ سَرَاةً أَوْ بَوَادٍ وَدَرَى التَّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُولَى وَأَكْثَرُ دَابِّنْ فَاجِدُ الشَّاذِلِ ^{ابن الترمذی} اور روایت
ہے ربع بنت معوقی یہہ کہ اون نے دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی کہا پس سج کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کچھ کہ اکلے جانب سے اور
سے اور جو کچھ اکلے جانب سے اکلے ٹھون بنی کو اور کانون بنی کو ایک بار اور ایک روایت میں ہی کہ تحقیق دہون فی وضو کرتی میں نفل کین دولو اوٹکلیاں
یہہ بیچ دولو نور انون کانون بنی کی روایت کی یہہ بودا و اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی در احما اور ابن ابی ہر **وَوَسَّوْا** ^{ابن الترمذی} لفظ صغیر
اور اذنیہ عطف کبی گئی ہیں لفظ راسہ ہر کو عطف خاص طے عام ہیں یعنی سج کیا ساتھ بانی سر کی یعنی جو بانی کسج سر کی ہی یا نہا اور کسج
مسح کیا چنانچہ مذہب اہم عظم صاحب کبی ہی در صغیر کہتی ہیں اس جگہ کہ در میان کانون اور ایک ہے اور ایک ہے اس جگہ کہ بانی سر کی یعنی جو بانی کسج سر کی ہی یا نہا اور کسج
کافی فی القایس و ابن الکاسی کہا ہی کہ صغیر اون انکو کہتی ہیں کہ در میان کانون و ذامید کی ہیں دولو طرف سر کی پس یہہ یعنی مناسب ہیں یہہ
منظر کی اور شرح السنہ میں لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علانی چیز تین بار سر کر کے کہ راست ہی یا نہیں بل اکثر علماء قومی کہتی ہیں کہ ایک بار ہی مسح کر کے
چنانچہ فنون ابو یوسف کہتے ہی اور شہود و شہادتی ہی میں یہہ ہی کہ مسح میں بار کرنا کہ برارینا یا لیتا جاوی سنت ہی اور اکثر علماء ہی برہین مگر شافعی
کہ تین بار سج کرنا مستحب کہتے ہیں و بالو وروانی کہا ہی کہ حدیث حضرت عثمان ہی کہ صحیح جہرین وہ دلالت کہتی ہیں کہ سج ایک بار ہی اور شمنی نے کہا
کہ تین بار سج کرنا ساتھ ہی یا ہون کی بدعت ہی لیکن ہر میں کہا ہی کہ تین بار سج کرنا ایک ہی بانی ہی شروع ہی اور روایت کیا گیا ہی یا ہم عظم
سے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ صَنَعَ سَرَاةً يَمَاءَ غَيْرِ فَضَّلَ**
يَدَيْهِ رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْنَدُ ^{ابن الترمذی} اور روایت ہی عبد السم بن زید ہی تحقیق دن فی دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور سج کیا سر پہنے
کو ساتھ بانی کی کہ نہ تھا چاہا ہوا تھون ہی یعنی اور نہ بانی یکہ سج کیا روایت کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی یہہ سلم فی لیکن ساتھ زبادی کی کہ
اوسین در عصار وضو کی دہون کا ہی ذکر ہی **ف** حنفیہ کی کتابوں میں مذکور ہی کہ اگر کوئی اہمہ ہو چکا اور ترمذی اوکلی جو بانی ہی اور کسج اگر
کر لیا تو سج ہو جائی اور اگر کسی عضو پر سج کیا تھا اور اوکلی ترمذی باقی ہی تو اوس تراوی مسح درست نہیں وراک حلیت ہی اس باب میں نفل
کرتی ہیں ابن مسعود ہی در صحت میں ہی ساتھ روایت میں ایسے عمل نفل کیا ہی بار غیر من فضل بدیہ کہ لفظ غیر ساتھ بک ہی یعنی سج کیا ساتھ

پاس آمد و رفت بہت کبہتی و اونس بہت حدیثیں بنتی اور منفعل ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تی جا بر کوشا و کردیا تھا کہ لعنہم کی ایسی کہ ایک شخص اولاد میری سی تیری پاس آنکہ علم سکھی گا چنانچہ یہ جا بر پاس نقشہ لاتی تو جا بر اندھی ہی سبب کبر سن کی بوجہ ہی کہ لوگوں ہی بہہ فرمائی کہ میں ہوں مجاہد بن علی پس جا کہتی مرجایا ابن رسول اللہ و ولدہ بطریقہ ریحا تہ یہ ہر تہہ بنا امام باقر کی گریبان میں ڈالتی اور گردن اور لعل و سیتہ پر سپہری اور یوں اخلاص عقیدت کی ہرچ داغ انص محبت کی سوغت کی دیکھی کہ پوچھہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو چاہہ حدیثوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ ہر باب میں دن سی بہت حدیثیں اور کہتا ہوں پس ثابت فی امام محمد باقری پوچھا کہ کیا اسکو حدیث کی ہی جا بر فی بہت عادت حدیثیں کی ہی کہ قاری شیخ کی لگی کہتا ہی خدا فلان عن فلان اپنی اسناد کو پہنچا ہی حضرت کمال درخچہ چکا ہوتا ہی اخیر کرا فرار کرتا ہی کہتا ہی علم یہہ ایک طرق روایت سی ہی اور ہی بہہ سن کر کہنی شیخ کی حدیثی فلان خرما کہ درگرمستا ہتا ہی فرج ع و عمن عمنہ اللہ بن مرثد قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضع امراتین مزینین قال ہونو علی لک اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہتا حدیثیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وضو کیا و دو و بالینہی اعضا وضو کی دو دو بار دہوئی اور فرمایا یہہ نور ہی اور پوز کی فت یعنی ایک بار دہوئی سی وضو اور ہر دو ایک نور ہر دو سیکر ہر دو سی سنت اور ہوئی یہہ نور پوز ہر دو ہر دو ع و عمن عثمان قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضع ثلثا قال ہذا وضوئی و وضوؤ الا نبیاء قبلی و وضوؤ انما ہی ہم رد اہل اہل ذن و التووی صنفہ الثانی فی شراہ مسلم اور روایت ہی عثمان رضی کہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہہ سی وضو میرا اور وضو نبیوں کا پہلی جسی اور وضو ابراہیم کا روایت کی یہہ دو حدیثیں زین فی اور نووی فی ضعیف کہا ہی و دیگر کو شرح مسلم بن ف حضرت ابراہیم کا ذکر بعد ذکر کرنی ایسا کی جو کیا اسکو تخصیص لعنہم کہی ہیں یعنی عام کی بعد حاصل نکا ذکر کیا سی کہ یہہ طہارت نفاست بہت کرتی ہی ہر عمن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا لکل صلوۃ و کان احدا ینکفہ الوضوء عالم یحذرنہ انہ لک اور روایت ہی انس سی کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی ہی و اسی ہر نماز کی یعنی فرض کی اور تھا ایک ہر نماز کفایت کرتا و اسکو ایک وضو جب ملک تر و ثوبا وضو روایت کی یہہ داری فی ف حضرت کو ہر نماز کی ایسی نیا وضو کرنا پہلی وجہ تھا بہت متروک ہو چکا حدیث بابعدی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ حضرت اہل بیت سی یا وضو کرتی ہی ہر عمن عمن ابن حبان قال قلت لعبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر اراکیت وضوء عبد اللہ بن عمر لکل صلوۃ ظاہرا کان او غیر ظاہر عن ابنہ فقال حدثتہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر الغسیل حدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اہرا بالوضوء لکل صلوۃ ظاہرا کان او غیر ظاہرا قلنا شق ذلک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیرنا السواک عند کل صلوۃ و وضع عنہ الوضوء الا من حدث قال فکان عبد اللہ یبکی ان یرہ فتوة علی ذلک ففعلک حتی مات مراکہ احمد اور روایت ہی مجاہد بن جحان ہی کہ کہ کہتا ہی و اسی عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کی خبر دی وضو عبد اللہ بن عمر کی اسی ہر نماز کی یا وضو ہوں یا وضو کس سی لیا ہی یہہ پس کہا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کو اسماء بنت زید بیٹی خطاب کی فی یہہ کہ عبد اللہ بن عمر بیٹی حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کی بیٹی حدیث کی و اسکو یہہ کہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کی گئی تھا کہ ہر نماز کی یا وضو ہوں یا وضو ہوں پس جبکہ شکل ہوا یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کی گئی ساتھ سوال کی نزدیک ہر نماز کی و موقوف کیا گیا اونس وضو کرنا یعنی وجہ ہر نماز کی ایسی مگر بوقت بیہوشی

[illegible]

سریزی سی تین بار فرمایا روایت کی بہہ بودا وادرا احمد اور داری کی مگر احمد اور داری کی نہیں نکلا سہی کہا میں تم بادیت راسی ف ایسا اور کہا
کہا یہ سی غدوسی یعنی کئی حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی یہی سرپرستی سی یعنی جب بہر ہندید اور وعید میں سنا لو سب طے پانی نہ پہنچنی کی بالکل
نیچے سرپرستی معاملہ دشمنوں کا سا کیا یعنی شومخ شومخ کو مار ڈالنا ہی ویسی ہی مینی سرکی بال منڈا ڈالی پس احمدیث سی بہرہ معلوم ہوا کہ ہمیشہ بال
منڈانی سرکی جائز ہیں اگرچہ سنت کہنی ہی ہیں کیونکہ مکہ حضرت نعلی الصلی علیہ وسلم اور خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم منڈانی نہ تھے سوار حج کی اور در و حضرت
علی کس کہنی سی بہرہ معلوم ہونی ہی کہ دشمنی سری مینی کسی دعوٰی کی ہی یعنی زینت و تزخیم کی ہی نہیں کی بلکہ یہ سب جو مینی بیان کیا امین
گواہ ایک طرح کا عذر کیا ترک ملاومت کسی کہ حضرت سی ثابت ہونی تھی اور اس حدیث سی قوت حاصل ہوگئی اور یہ کہ حدیث کو بھی شرع **وعن**
عائشہ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یوضئ بعد الغسل رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ
اور روایت ہی عائشہ رضی کہا تھی ہی صلی علیہ وسلم نہیں وضو کرتی تھی غسل کی یعنی غسل کی پہلی جو وضو کرتی اوسی پر انکفار کی بہرہ غسل کر
وضو کرتی روایت کی ترمذی اور بودا وادرا و رسانی اور ابن ماجہ **وعنها** قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغسل
اُستہ بالخطی وھو جنب یحییٰ بن خالد وکے یصیب علیہ الماء رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عائشہ رضی کہا تھی ہی
صلی علیہ وسلم دہوتی سرائیسا تہ خطمی اور وہ دہوتی جنابت سی کفایت کرتی ابہر اور نہ ڈالتی سر پر بانی یعنی خالص روایت کی بہرہ بودا وادونی ف
جیسی بہان انکولن وغیرہ سی سرد دہوتی ہیں ہی طرح عیب بن خطمی سی دہوتی ہیں ابن حضرت عائشہ تھی ہیں کہ حضرت کفایت کرتی تھی ساتھ ہی
پانی کی سر پر ڈالتی تھی خطمی دہوتی کی لمبی اور اور بانی نہائی وقت سر پر نہیں ڈالتی تھی یعنی جبیکہ لوگ پہلی سرد دہوتی میں بعدا وکی غسل کرتی
ہیں اور وہ بانی سر پر ڈالتی ہیں یون نہ کرتی تھی اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہیں پانی سی سر کو دہوتی تھی اور وہیں خطمی کہ ہوتی ہوئی کر پانی کی طبیعت
متغیر نہ ہوتی ہوگی یعنی سیلان باقی رہتا ہوگا **ع** **وعن** یعلیٰ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأخذ بجلد یغسل
باللہز فیمسح المینبر فیمسح اللہ وانشی علیہ شوقا قال انک اللہ حی ویتہ وحب الحیاء والنساء فاذا اغتسل
احدکم فلیستتر رواہ ابوداؤد والنسائی و فی روایتہ قال کان اللہ یتستتر فاذا اراد احدکم
ان یغتسل فلیتقار بشیء اور روایت ہی یعلیٰ سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی علیہ وسلم نے دیکھا ایسا شخص کو کہ نہانا ہی
یعنی ننگا پس پڑ ہی منبر پر یعنی وعظ کی لمبی پس حمد کی بعد پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیاء والا ہی یعنی مسلمانہ نہا ہی بندوں سی حیاء مند نہ کا سا کہ
حقو کرنا ہی بہت پردہ پوش ہی یعنی گناہ اور عیب و دن کی ڈانٹنا ہی دوست رکھنا ہی حیاء اور پردہ کرنا کو پس جسوقت کہ نہا وای ایک تہارا
یعنی پیدا نہیں پس چاہی کہ پردہ کر لی روایت کی بہہ بودا وادرا و رسانی فی اور دچم ایک روایت سنائی کی کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہے پس
جسوقت ارادہ کر سی ایک تہارا بہہ کہ نہا وای پس چاہی کہ پردہ کر سی ساتھ کسی چیز کی **ف** عادت شریف حضرت کی بہہ تھی کہ کسی بڑی بات
کا بیان کرنا منظور ہوتا تو منبر پر چڑھ کر حمد کرتی اور اسکو بیان فرمائی پس بہان جو بیان فرمایا حاصل دیکھا بہہ ہی کہ حیاء اور پردہ کرنا صفات الہی
سے ہیں نہ ہی بند وکی لمبی ہی دوست رکھنا ہی کہ حتی الامکان دکی صفات نبی میں حاصل کرین یعنی حیاء اور پردہ کیا کرین **ع** **الفصل**
الثالث فصل سیر عن ابی بن کعب قال لما کان الماء من الماء لخصمہ فی اول الکملہ فوجھ عنہا
رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی ہی ابی بن کعب نے کہا سوا اسکی نہیں کہ تہا نہا ماسنی کی نکلتی تھی خصوصت تبار سلام میں پھر منہ کیا گیا
اس سی روایت کی بہہ ترمذی بودا وادرا و رسانی فی یعنی پہلی بہہ حکم تہا کہ غسل جب یہ وجہ ہوتا ہی کہ منہ نکلی اگر جماع کیا اور منہ نہ نکلی

نفس والی ان سب باتوں میں مثل جنسی کی ہی ہوتی ہے و یا ب **مخاطبات الجنۃ و طہارۃ** باب ہی بیچ بیان نکلتا
جنسی کی اور اس چیز کی کہ جائز ہی ہو سکوت مراد مخاطبات جنسی سے یہاں بیٹھنا اور کلام کرنا اور مصافحہ کرنا اور منافقہ کی اور معاملات کرنی ساتھ
اوسکی طرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال لقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا نجس**
فاخذ بیدہ فمشیۃ معہ حتی فعل فاسکلت فالتی الرجل فاعسکلت ثم جئت وھو قاعد فقال یرب
کنت یا یاھو فقلت لہ فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ہذا لفظ البخاری ویرسلہ معنہ
وزاد بعد قوله فقلت لہ لقیۃ وانا نجس وکرہت ان اجالسک حتی اغتسل وکذا البخاری فی رواۃ
اور روایت ہی بہرہ یہی کہہا کہ ملاقات کی معنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا میں جنسی پس پڑا حضرت فی ما تہہ میرا پس چلا میں ساتھ
یہاں تاک کہ بیٹھی پس چکی ہی کل گیا میں بہرہ کیا میں مکانہ پس نہایا میں بہرہ کیا میں اور حضرت بیٹھی ہوئی ہی پس فرمایا کہا ان تہا تو امی ابوہریرہ پس
ذکر کیا معنی واصلی یعنی حال بناس فرمایا سبحان اللہ متحقق مسلمان نہیں ناپاک نہ تہا یہ لفظ بخاری کی میں درسلم میں معنی اوسکی اور زیادہ کی بعد
قول اوسکی کہ یہ لفظ پس کہا معنی وکلمات کی متنی مجھ اور میں تہا جنسی پس کردہ جانا معنی یہ کہ بیٹھوں میں تہا ہی پاس یہاں تاک کہ غسل کروں اور
اسی طرح ہی زیادہ کیا بخاری فی بیچ اور روایت کی **عن ابی ہریرۃ قال لقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا نجس فاکسکلت**
اس ہی حقیقہ ادنی جس نہیں ہو جاتا اس ہی پسنا اور جو تہا جنسی کا پاک ہی اور مخاطبات ساتھ وکی یعنی مصافحہ اور بیٹھنا اور اوٹھنا وغیرہ واکسات تہہ
اوسکی جائز ہی **عن ابی ہریرۃ قال لقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا نجس فاکسکلت فالتی الرجل فاعسکلت ثم جئت وھو قاعد فقال یرب**
کنت یا یاھو فقلت لہ فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ہذا لفظ البخاری ویرسلہ معنہ اور روایت ہی
ابن عمری کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی فی واصلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق یہ کہ بہرہ بیٹھی ہی اوسکو جنابت راکو پس فرمایا واصلی وکی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وضو کر اور وہو مال ستر لینا بہرہ سرور روایت کی بہرہ بخاری اور سلم فی جنسی کی لمی یہ طہارت واصلی سولہ
کہ ہی معنی جب یہ کیا تو پاک سوا اور اس ہی معلوم ہوا کہ جنسی کو سنت ہی وضو کر لینا جبکہ ارادہ کری سونیکا بانہیہ کرنی مثل میں اس کے ضرورت
کے یا غیر ضرورت کی اور وہو نا ستر کا پہلی ہی اور وضو بعد لیکن بیان کرنی میں وضو پہلی ذکر کیا واصلی نعیم اوسکی **عن عمارۃ**
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا کان جبنا فاکراد ان یناکل او یناقر تووضا
وضوۃ لہ لصلوۃ متفقۃ علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی کہا اپنی بی بی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوئی جنسی پس
ارادہ کرتے یہ کہ ہا میں یا سودین وضو کرنی وضو نماز کا سار روایت کی بہرہ بخاری سلم فی **عن ابی سعید الخدری قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ انی محک کھ اھلک ثم اراد ان یناقر فلیتوضا بیدہا وضوۃ ارادہ مسلّم
اور روایت ہی ابی سعید خدری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب لہی ایک تہا را اپنی عورت کی پاس بہرہ ارادہ کری یہ کہ بہرہ
یعنی دوبارہ جماع کا ارادہ کری پس چاہی کہ کر لی درمیان ووضو کی وضو روایت کی بہرہ سلم فی کہہا میں ہلکے کہ اس بات میں بہت
پاکیزگی حاصل ہوتی ہی اور نشانہ اور لذت خوبہ کی ہی اور اس حدیث میں اور حدیث عمر بن اور حدیث عائشہ میں اشارہ ہی ابہر کہ مستحب جنس
کو بہرہ کہ وہو وی ستر لینا اور وضو کر ہی نماز کا ساجیکہ ارادہ کری کہا نیکیا یا بیٹی کا یاد و بارہ و جل کر نیکیا یا سونیکا اور وضو فی کہا ہی کہ مراد وضو
سے کہا فی بی بی کی حقین یہاں وہو نا تون کا ہر اور بہرہ جنہو علما میں کیونکہ حدیث ثانی میں صریح بیان اسکا گیا ہی **عن ابی ہریرۃ**

اور جنہی کی جنت میں جو فرمایا امین تہید یاد اور نہ جہنم میں ہی تا میں غسل نہ کر تا کہ عادت نہ بکریں جنہی میں ہی کی نوح **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
إِبْنِ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ حَرْمٍ أَنَّ لَا يَمْسَسُ الْقُلُوبُ
الْأَخَاطِرَ وَلَا هَلَاكَ الدَّارَ قَطُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن عمر بن حرم سی کہ تحقیق اور مشیطین کہ لکھا اور اسکو حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دہلی عمرو بن حرم کی بہت تہا کہ نہ ہاتھ لگا دی تو انکو مگر باک معنی با وضو روایت کی یہ لکھ اور دہلی قطنی نے **وَأَخْبَرَنَا**
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نوح بن مین کی کسی شہر کا عامل کر کہ بھیجا تھا اور ایک کاغذ لکھ کر انکی ساتھ کر دیا تھا اور مین بیان فرما اے رسول خدا
 صدقات اور روایت وغیرہ لکھا تھا اور انجملہ اس کتاب میں یہ لکھا تھا جو مذکور ہوا **وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ أَتَقَلَّبْتُ جَمْعَ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ فِي**
حَاجَةِ فَتَحَضُّوا بِنُحْمٍ حَاجَةً وَكَانَ مِنْ حِدِّ يَتَبَّهَ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَنْ رَجُلٌ فِي سِلَاقَةٍ مِنَ السَّكَّاتِ فَلَوْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حِدِّ مَنْ غَارِظًا أَوْ بُولًا فَسَلَّوْهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَسُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ
أَنْ يَتَوَارَى فِي السِّلَاقَةِ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَاظِ وَمَسَّحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ
ضَمَّ يَدَيْهِ إِلَى خَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى السَّجْلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمَسَّ عَمْرِي أَنْ أُرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ
إِلَّا كَأَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طَهْرٍ وَلَا أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی نافع سی کہ ابی بکر بن محمد بن عمر کی دہلی استنجا کر نیکی پس فرخت تھا
 کہ ابن عمر نے استنجا ہی اور یہی حدیث دہلی اور مین یہ کہ لکھا کہ اگر ایک شخص بیچ کوچہ کی کو چو مین سی پس ملاقات کی حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق فلح ہوئی تھی وہ پانچا نہ سی یا پناپ پس سلام کیا اور پی پس نہ جواب دیا اور اسکو حضرت نے یہاں تک کہ جب
 فریب ہوا وہ شخص یہ کہ چپ جا دی کہ کبھی مین ہا دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ناہلہ تھی دیو اور اوپر پیرا ونون ناہو لگو مو نہ ہا
 پر پیرا مارا اور پیرا پیرا ہا تہہ دو نو ناہو پیرا تہم کیا پیرا جواب دیا اور اس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہیں سن کر کیا لکھو یہ کہ جواب دن
 تجھی سلام کا لکھ یہ کہ نہ تہا مین باکی پر روایت کی یہہ ابو داؤد نے **وَفِي** جواب سلام کا اس ہی نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالیٰ کا ہی اصل مین اگرچہ بیان
 معنی سلامتی کی مین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کی مناسب جانا اور یہہ جو ایسی کہ صحابی نے لکھا کہ حضرت پانچا نہ سی نکلتی تھی اور
 مین قرآن پڑھا تھی اور اور بعضی حدیثوں سی ذکر کرنا بغیر وضو کی ثابت ہوا سی ظاہر مین آپس قیاض معلوم ہوا سی جواب کا یہہ سی کہ بیوضو
 جو ذکر کرنی تھی عمل حضرت پر کرتی تھی اور یہاں عمل عریض پر کیا دہلی تعلیم امت کی یعنی جائز بیوضو ہی ہی لیکن افضل با وضو ہی ہی اور حدیث
 مین اصل ہی ہے کہ جو کو فی بسببہ رکی جواب سلام سی قاصر ہو مستحب ہے اسکو کہ بعد از ان عذر بیان کر دی تا نسبت کبر بکیرف نہ کیا جا دی اور یہہ
 ہی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمُ**
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ أَعْتَدَ لِيَكِي قَالَ إِنْ كُنْتُ هُنَا أَنْ أَذْكُرَ اللَّهُ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ وَلَا أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي الْإِقْلَاقِ تَوَضَّأَ وَقَالَ كُنَّا اور روایت ہی ہاجر بن قنفذ سی یہہ کہ وہ آیا حضرت کی پاس اسحالت مین کہ وہ پناپ کرتی تھی پس
 سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب یا حضرت نے اوپر پناپ نہ لکھو کیا پس پند کیا طرٹ و سکی وہا تحقیق مین کہ وہ کہنا ہون یہہ کہ ذکر کر و ن اللہ کا لکھو
 پر روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور روایت کی شامی نے نوح حسی تو خدا کا کہ لکھا جاکہ وضو کیا جواب دیا اور **الفصل الثالث فصل تہی**
عَنْ أَوْسٍ سَكَنَهُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يَتَنَامَ نَحْوَ بَيْتِهِ ثُمَّ يَنَامُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 روایت ہی ام سلمہ سی کہ ابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنہی مین پیر مین پیر جاگتی پیر مین روایت کی یہہ احمد نے **فِي** پہل ایک حدیث مین

معلوم ہر جگہ کہ حالت جنابت میں حضرت وضو کر کے آرام فرمائی تھی پس یہاں بھی یہی مراد ہے اور یہاں بیعت بیان جواز کی بھی کرتی تھی: **وعن**
 شعبۃ قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل من الجنابة یغتر بیدہ الیمنی علی یدہ الشمالی سبعة فرائد
 ثم یغسل عنقه فینشی منہ کما فنبخ فمالی فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یکتعک ان تدری فمویضاً
 وضوءاً کما لخص لک ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یتطہر رواہ ابو داؤد اور روایت ہے شعبہ سے کہا تحقیق بن عباس تہی غسل کرتی جنابت سے دوا تھی وہی ہاتھ
 اپنے سے اور بائیں ہاتھ کی یعنی بانی سات بار پہرہ دہوتی تھے اس میں بائیں ہاتھ کی ایک بار کھینچی دفعۃً الا بانی پہرہ پہرہ جیسی کہ اس میں تین
 جانتا میں پہرہ فرمایا تہرہ جو ان تیرے اور کچھ جزئی منع کیا تھیکو یہ کہ جانی پہرہ وضو کرنا کا سا پہرہ بانی بانی پہرہ کا اس طرح تھی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرتی روایت کی یہ ہر دو ادونی فت حدیثوں میں جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک کی وہرہ کا
 پہلے تہرہ ہو چکی کہ آیا ہی یا تو مطلق ہر بار یا ہی یا دو بار یا تین بار چنانچہ پہلی فصل بالیہ کی میں بن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہاتھ دہوتی او میں ہی باقیہ گنتی کی ہی پس یہاں جو شعبہ نے ابن عباس سے سات بار دہونا تو نکاح روایت کیا تو یہ کہ کسی صورت خاص
 میں ہو گا ورنہ ہی بہت طہارت حاصل کر نیکی ابن عباس کو نسخ ہونا دہوتی سات بار کا نہ پہرہ چاہو گا اور اگر چہ بیعت میں معلوم ہوا کہ شاکر کو شہر کی لگی
 شہر بارہا چاہی کہ عمل و سکی باور کسی اور شے کو پہنچا ہی کہ او کو غفلت غیر در تہیہ کری ح **وعن** ابن رافع قال ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اغتسل من الجنابة یغتر بیدہ الیمنی علی یدہ الشمالی سبعة فرائد ثم یغسل عنقه فینشی منہ کما فنبخ فمالی
 فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یکتعک ان تدری فمویضاً وضوءاً کما لخص لک ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یتطہر رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پہرے ایک در تہیہ مو یو پہرہ تہرہ
 جلع کیا سب نہانی نزدیک کی اور نزدیک کی کہا ابو یوسف نے کہا میں نے وہی حضرت کی ہی رسول خدا کی کیوں کہ بانی غل کیل ذکر فرمایا یہ تہیہ ہی ہر دو
 نہا خوب پاک کرنا ہی اور بہت خوش نیت ہی نفس کو اور بہت تہرہ کرنا ہی روایت کی یہ ہر دو ادونی فت کہ باطیبی نے کہ طہیہ سنا سب سے ورنہ ہی
 نماز کی اور تہرہ کی طہیہ باطن کی بانی ہی از الہ الخلاق دکی ہی اور دوسرے ورنہ ہی حاصل کرتی اچھی نسلوں کی حاصل کیا یہ کہ اس طرح
 نہانی ہی خلاق برہی شل خضہ وغیرہ کی درہو تہی ہی درہو ہی اخلاق یعنی حلم و تقویٰ وغیرہ حاصل ہوتی ہیں اور اوپر جو کچھ ذکر اسب تہرہ تہیہ
 حضرت فی صحبت کر کر انہر کہ اسے غل کیا و دہو ہی بیان جواز اور سانی کر دینی است کہ تہا اور فضل پہرہ ہی جو ایک بار کہ ہر چل کی بعد غل کیا
ح **وعن** الحکیم بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتر بیدہ الیمنی علی یدہ الشمالی سبعة فرائد ثم یغسل عنقه فینشی منہ کما فنبخ
 فمالی فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یکتعک ان تدری فمویضاً وضوءاً کما لخص لک ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یتطہر رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پہرے ایک در تہیہ مو یو پہرہ تہرہ
 عروسی کہنا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ وضو کر ہی مرد ساتھ ہی ہوتی بانی وضو غل عورت کی روایت کی یہ ہر دو ادونی فت
 تہرہ ہی اور زیادہ کیا تہرہ ہی یا فرمایا ساتھ تہیہ بانی وضو عورت کی اور کہا یہ حدیث صحیح ہی فت لفظ سورہاں یعنی یقیہ بانی طہارت
 کے ہے را کو نکاح ہوا ہی فقط لفظ من اللفظ فضل کہا باور کا اور کہا سید جلال الدین نے کہ حمل کیا دی نہیں حدیث اور جو کہ باطل حدیث ہی تہرہ ہی یا فرمایا
 نہ ہو ہی پہلی حدیث کی ساتھ کہ حضرت فی ہی ہوتی بانی یعنی بیرون ہی کی ہی وضو کیا ح **وعن** حمید بن الحارث قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان یغتر بیدہ الیمنی علی یدہ الشمالی سبعة فرائد ثم یغسل عنقه فینشی منہ کما فنبخ فمالی فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یکتعک ان تدری
 فمویضاً وضوءاً کما لخص لک ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطہر رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم پہرے ایک در تہیہ مو یو پہرہ تہرہ

جَعَلُوا إِيَّاهُ إِذْ دَاوُدَ وَالْكَلْبَاقُ وَرَأَى أَحْمَدَ فِي أَوَّلِهِ عَلَى أَنْ يَنْقُضَ أَحَدُكُمْ نَاصِلَ بَوَّابٍ أَوْ يَنْقُضَ كَلْبًا وَرَأَى إِبْنُ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمُرَةَ
 اور روایتی حمید حمیری ہی اہل قات کی بیٹی ایک شخص کے صحبت کہی تھی حضرت بنی صلی علیہ وسلم سی جابر بن حبیبی صحبت لکھی ابو ہریرہ نے کہا اور
 کہ منع کیا رسول خدا صلعم فی بہ کہ نہادی عورت ساتھ بھی ہوئی پانی غسل مرد کی یا نہادی مرد ساتھ بھی ہوئی پانی غسل عورت کی زیادہ کیا مد
 لے اور چاہی کہ چلو میں دونوں اہل روایت کی ابو داود اور نسائی فی اور زیادہ کیا احمد فی اول حدیث میں منع کیا حضرت فی بہ کہ لکھی کہ
 ایک ہمارا ہر روز یا شب کہ غسل کی جگہ میں اور روایت کی یہاں بابر فی عبد الدین جریر سے ف ہر روز لکھی کہ فی منع قرانی اس ہی
 کہ بہ طریقہ بنا و سنوار والوں کا ہی سنت یہی کہ ایک روز در میان لکھی کہ کسی اور غسل کی جگہ پناہ کرنا منع ہے کہ اس ہی و سوسا
 ہوتا ہی ہے

باب حکم المیاء باب بیچ احکام پانی کی **الفصل الاول** فصل پہلے عن ابی ہریرۃ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغُ لِمَا أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِرِ الَّذِي لَا يَخْرُجُ مِنْهُ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رَوَايَةِ
 قَالَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِرِ وَهُوَ جُثٌّ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا هَرِيرَةَ قَالَ يَتَنَادَوْنَ تَكَادُوا

روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلعم فی کہ پناہ کی ہی ایک قسم پانی ٹھہری ہوئی کی یا کہ نہیں جاری ہو تا پھر غسل کر ہی
 اوسین یعنی در وہی عاقل ہی کہ پناہ کر ہی پانی میں و پھر اسی ہی نہادی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی اور ایک روایت مسلم کی میں اور ایک نہ نہادی
 ایک تھا یا پانی ٹھہری ہوئی میں حالت میں کہ وہ جیسی ہو کہا لوگوں کی کس طرح کر ہی ابو ہریرہ کہ لکھی ابو ہریرہ کہ لکھی چلو لیکہ ہر پانی کی پناہ
 ف مراد پانی سی یہاں پانی قلیل ہی اگر کثیر ہو تو حکم جاری کا کہ اس ہی اور جس نہیں ہوتا پناہ غیر وہی اور نہانا اوسین جائزی اور بخون فی کہا
 اگر کثیر ہی ہو اگرچہ وہ جس نہیں ہوتا لیکن اس میں پناہ کرنا خوب نہیں شاید کہ اوسکی دیکھا کہ لکھی وہی پناہ کر بنا و عادت اہل کبڑ میں اور رفتہ رفتہ
 پانی متغیر ہو جاوی یعنی رنگا ورمزاد و بدل جاوی پس و پرتندہ رادل کی یعنی جس صورت میں کہ پانی کم ہو ہی ہنی حرمست کی ہی ہی اس کے پانی
 جس ہو جاتا ہی اور او پرتندہ رانی کی یعنی جبکہ پانی بہت ہو ہی ہنی کراست کی یعنی ہی اور قلیل اور کثیر کی لگی بیان کرنگی انشاء اللہ تعالیٰ اور
 قید نہ جاری ہو سکی اس کے لکھی کہ جاری پناہ کی پانی ہی جس میں ہوتا اور کہا ہی علمانی کہ بہ تمام تفصیل نہیں ہوا اور اس وقت قضای حاجت پناہ
 میں ظن کر وہ اوس منوع ہی اسکی خوف جنات کی کہ کہی ہی ہذا رات کو زمین شہی میں یہاں پانی ہوتا ہی کہ انشاء اللہ تعالیٰ ابن جریر الکلی و اخیر حدیث ہی
 معلوم ہوا اگر کثیر ہی پانی میں تہہ دالی پانی یعنی کی ہی مستعمل نہیں ہوتا اور اگر تہہ دالی و میں تاکہ ہو دی او کو جنابت ہی متعل ہو جاتا ہی و ح
 وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبال في الماء التراب يركد رواه مسلم

اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہ پناہ کر ہی پانی ٹھہری ہوئی میں روایت کی یہہ سلم فی **وعن الشافعي بن يزيد** قال
 ذهبت في خالتي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابن اخي وجع فسيه رأسي ودعالي بالبركة ففوضنا
 فشربت من وضوئه فمئت فظفرت إلى خاتمة النبوة بين كفيه مثل رتر الحجله متفق عليه
 اور روایت ہی سائب بن زید ہی کہا لکھی مجھ کو خالہ ابی طرف بنی صلی علیہ وسلم کی پس کہا اسی رسول خدا کی تحقیق یہاں خالہ جابر ہی پناہ
 پیر میری سر اور دعا کی میری ہی ساتھ برکت کی پھر وضو کیا پس پناہ پانی وضو حضرت کا پیر میرا ہوا میں چھی رشت حضرت کی پس دیکھا میں
 طرف میری وضو کی و میان موند ہوں و لکھی مانند گندی چھی کہہ کی روایت کی یہہ بخاری مسلم فی ف پانی وضو کی ہی مراد ہی جو وضو
 کے بعد برتن میں بچرا باجو کہ اعضا وضو ہی کرتا جانا تھا اور میری وضو غسل چھی کہہ کی کہہ ہی کی ہی ریت اور مقدسین و میری وضو او سکول

کہتے ہیں کہ پہلی کتا ہون میں علامت حضرت کی تھوڑی سی کوہنوت اونکی سوتھوہنوت ہونگی پس جب حضرت پیدا ہوئی تو اوس سے پہچانی گئی کہ نبی
 اقرا الزمان بھی میں اس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی در او بہت وجہ تسمیہ لکھی ہیں نبوت درازگی کی نہیں ذکر کیا اور وکی باطن میں لکھا
 تھا وحدہ لا شریک لا اور نظام میں لکھا تھا تو جہ جنت کا کنت چاکا کنت ستھوہنوت اور وکی پیدا ہونیکا وقت بعضوں نے تو یہ کہ کہا ہے کہ جب سینہ مبارک
 چاک کر کر گیا تو بچہ وکی پیدا ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت کی پیدا ہونے ہی یہہ مہر پیدا ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ مہر سیت حضرت
 پیدا ہوئی واللہ اعلم شرح الفصل الثانی

فصل دوم عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسئل عن الماء يكون في الفلاة من الماء من الدواب والنبات فقال اذا كان الماء قلتين لم يحل
 الخبث رواه احمد وابوداود والترمذي والنسائي والتاريخ وابن ماجه وفي اخره

لا يحد داود فانه لا ينجس روايت ابن عمر عن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال پانی کی سی کہ ہوتا ہے چھ
 جگہ زمین کی اور حال دھیر کی سی کہ نوبت نبوت پانی میں دیر قسم چار پاؤں اور فروں سی یعنی وہ انکار زمین سی یعنی ہرین اور پناج غبر
 کرتی زمین حال دسکا کیا ہے پس فرمایا جسوقت کہ ہر دوسری پانی دو قلعہ نہیں دھنا مانا پاکی کو لیتی پلید نہیں ہوتا پلیدی پڑنی سی روایت کی یہہ احمد
 ابو داود و ترمذی نسائی دارمی ابن ماجہ اور بیچ روایت ابو داود کی ہے کہ تحقیق وہ زمین ناپاک ہوتا ہے قلعہ طوسی منگلی کر کہتی ہیں کہ زمین
 مشک پانی آتا ہے اور قلعین میں بیٹے در مشکوین پانچ مشک پانی اور وزن قلعین کے پانچا کیا ہاں کی حساب سوا چہدہ من علانی کہا ہے نہ سہل نام شافعی
 کا ہے ہی کہ جب پانی مقدار قلعین کے ہو بخش نہیں ہوتا نجاست کی پڑنی سی جب تک کہ رنگ اور فرو اور بوزن شغیر ہو لیکن پناج ہے کہ اس حدیث کی صحت
 میں اختلاف ہے در میان محدثوں کی سفر السعادت کی مصنف نے کہ بڑی محدث ہیں کہا ہے کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور ایک
 جماعت کہتی ہے کہ صحیح ہے اور علی بن عقیل کہ امام ابن ائمہ حدیث کی اور اوستا میں نجاست کی دھون میں کہا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہوتی ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کہا ہے علانی کہ یہہ فحاشا ہے جماع صحابہ کی ایک نگلی جاہ زفر من گر پڑا تھا پس ابن عباس از ابن زبیر فر
 حکم کیا ساری پانی نکالنی کا اور یہہ بات اکثر صحابہ کی سامنی ہوئی اور کہیں اسکا انکار نہیں کیا واللہ اعلم اور کہا ہے علانی کہ دو نو فر تو کو لینی حنفی شافعی
 کو بیچ اندازہ اور حدیث شافعی پانی کی کوئی حدیث صحیحہ حضرت سے ثابت نہیں ہوتی ہے کہ اتنا ہوی تو بخش ہوتا ہے اور اتنا ہوی تو نہیں بخش ہوتا
 اور علی او کی کہ ائمہ مذہب شخصہ ہیں دھون کہا ہے کہ حدیث قلعین اگرچہ صحیح ہے لیکن ہم جو اوپر عمل نہیں کرتے سبب کیا یہہ سی کہ قلعہ کی کوئی معنی آو
 زن منگلی کہہ ہی کہتی ہیں اور مشک کو بھی اور چوٹی پہاڑ کو بھی پس تہیقین کی نہیں معلوم ہوتا کہ یہاں مراد اوس سے کیا ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی ہے

کہ جو علما اظہار حدیث پر عمل کرتے ہیں نہ سہل نہ کیا یہہ کہ پانی پلید نہیں ہوتا نجاست کی پڑنی سی حال میں خواہ جاری ہو خواہ ٹھہر ہو کم ہو یا بہت
 ہو خواہ رنگ اور فرو اور بوزن ہو یا نہ ہو اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہی ہے کہ اگر بہت ہو پلید نہیں ہوتا اور اگر ٹھہر ہو پلید ہو جاتا ہے اور یہہ
 جو حدیث برفضا حدیث کی ہے کہ لا اظہر لانجاست یعنی پانی پاک ہے نہیں بخش کرتی اور کو کوئی چیز اور اسکو دلیل بنی شہرانی میں صحابہ اہل واد
 ساتھ اسکا پانی کثیری ہے پس اگر اختلاف کیا ہے ائمہ ربیعہ نے بیچ مقدار قلعین کہنے کی امام مالک تو کہتی ہیں کہ جس پانی کا رنگ فرو بوزن نجاست
 پڑنی سی وہ کثیری ہے اور جو شغیر ہو جاعنی وہ قلیل ہے اور امام شافعی اور احمد کہتی ہیں کہ جو مقدار قلعین کے ہو کثیری ہے اور اگر کم ہو قلیل ہے اور امام عظم
 ح اور او کی مذہب پالی کہتی ہیں کہ اگر پانی مقدار ہو کہ ایک طرف کی اطلاق سی دوسری طرف منہلی وہ کثیری ہے اور قلیل اور بعض متاخرین نے وہ درود
 کو کثیری کہا ہے : وعن ابن سیرین الخدری قال قيل يا رسول الله اني صليت من بئر جصاعة وحي بئر تلقى فيه

نوحیث ذکر کی گئی کہ ولایت اعلیٰ ہر کسے ہی صحیح نہ ہوئی اور نیز قدر اس کے کہ بانی بن ذوال کھنہ میں اور چند روز پہلے دینی بن
 اوسکا شریعت میں جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اور سبب جاتی ہی جہلک وہ تیر تہ نہ ہو وی حلال ہی چنانچہ آنحضرت کی لپی ہی بنتا تھا پس منو
 اوس کے کہ نا مختلف فیہ ہی ام اعظم ح کی نزدیک یہی ہی کہ اگر بانی خالص باوی جائز ہی اوس حضور اور اوسکی ہوتی ہوئی تیم جائز نہیں اور یہی
 حدیث ابو زید کی بیان کی ہی اور شافعیہ اس حدیث میں ہی سبب سے کہ مذکور ہو اطمین کرنی میں اور اس حدیث کو ضعیف کہتی ہیں اور نزدیک تحفہ
 کے معلوم ہو کہ حق ساتھ امام ابو حنیفہ کی ہی اور جہالت راویوں حدیث کی دفع ہی اور ہذا ابن مسعود کا رات جن کی نایت ہوا ہی کہ جب آنحضرت
 دعوت جنات میں مشغول ہوئی ابن مسعود کو ایک جامی پہنا گئی اور دائرہ اعلیٰ کر دیکھتا ہوا اوس دائرہ میں نہ بابر تکلیف اور یہہ جو کہا کہ اوس شب
 آنحضرت کی ساتھ نہ تھا اور یہہ کہ وقت ہم حکام ہونے کی جنات ہی حاضر تھا یا وقت باہر تکلفی آنحضرت کی ہمراہ نہ تھا میں خرب کو ملا یہ ح
وَمَنْ كَبِشَتْ يَدَيْتُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَتْ مَحْتِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنْ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ دُرَّةً
فَجَعَلَتْ يَدَيْهَا مِثْلَ يَدَيْهَا أَلَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبِشَتْهُ فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا ابْنَتُ
اِحْنِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَحْمُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيَكُونُ بَعْضُ رِثَا
مِنَ الطَّوْغَاتِ عَلَيْكُمْ أَوْ الطَّوْغَاتُ فَإِنَّ رِثَا مَالِكٍ وَأَحْمَدَ وَالزَّمْزِمِيَّ وَالْبُؤْدُودَ وَالنَّسَائِيَّ وَأَبْنَ مَاجَةَ وَاللَّحَارِيَّ
 اور زوایت ہی کہشہ بنت کعب بن مالک سے اور ہی وہ بھی بیٹی ابی قتادہ کی یعنی اوکی جو رو ہی تحقیق ابا قتادہ یعنی سلسلہ اوسکا آیا اوسکی
 پاس پس ڈالا کہشہ فی وسطی زکی پانی وضو کا یعنی باس میں ہر لئی بیٹے میں لگی اوس سے پانی پس بیٹہ کیا ابو قتادہ فی وسطی اوسکی ہا ہر
 یعنی نابا سانی بی بیوی بہانہ لگ پیا اوسنی کہا کہشہ فی پس دیکھا ابو قتادہ فی محکو کہ کہتی ہوں من طرف اوکی پس کہا کیا التجب کی ہی ہر
 نتیجہ میری کہا کہشہ فی پس کہا میں مان کہ ابو قتادہ فی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا تحقیق بی نہیں بلیدہ تحقیق وہ پہنچوالی ہے
 نمبر بالفطوطاغات کہا روایت کی یہہ مالک را محمد اور زیدی ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی فی ابو قتادہ فی کہشہ کو پہنچو
 کہا اس لیے کہ عادت بعضی عرب کے ہی کہ بعضی مخاطب پہنچا یا چکا کا مینا کہتی ہیں اگرچہ حقیقت میں ہو کیونکہ آپس میں بہائی جاریہ اسلام کا کہتی ہیں
 اور یہہ جو فرمایا کہ بلیدان طوافین ہیں قبر طوافات یعنی اگر زمین طوافین ہیں اور اگر مادہ ہیں طوافات ہیں و طواف یعنی خادم کی ہر
 بلید کو خادم فرمایا اس لیے کہ یہہ بھی خدمت کرنی میں کہ مودی جائز و نکوراتی ہیں یا اکی نمبر گیر میں ہی ثواب ہر نامی مانند ثواب نمبر گیری غا
 کے یا مانند خادم کی پھر فی میں ہر حاصل حدیث کا یہہ کہ بلیدان گرد ہمارے بہت پھر فی ہی ہیں مانند خادمین کی اگر حکم ساتھ نجاست ہوئی
 او ٹیکلی کردن تو بہر نہت و شوری پڑی پس اس لیے اجازت دے کہ جو ٹہرہ و نکا بخش نہیں یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جو ٹہرہ و نکا پاک ہے نہ یہہ
 شافعی ہی ہی ہی اور ابو حنیفہ ح کی نزدیک کہہ تہرہ ہی ہی اگر اور بانی سوامی اکی جو ٹہرہ کی نہ لے ویس وضو کر ہی اور تیم نہ کر ہی اور اگر پاک
 بانی موجود ہو اور اکی جو ٹہرہ ہی وضو کر ہی جائز ہو گا لیکن کہ وہ اور یہہ کہ وہ اس کے کہتی ہیں کہ اور حدیث میں ہی کہ وہ زندہ فرمایا ہی اور زور
 نجس ہوا ہی لیکن یہہ حدیث نہاسن الطوافین معارض اکی پڑی پس یہہ نجاست سے کہت کی طرف لے لی ع ح **وَمَنْ دَاوَدَ بَنَ صَدْرًا**
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاهُ إِذَا رَسَلَتْهَا بِهَرِيسَةِ إِلَى عَالِشَةَ قَالَتْ فَجَدَّ مَاءً لَهَا فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ أَنْ ضَبِعَهَا فَجَاءَتْ هَرِيسَةً
فَاكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَالِشَةُ مِنْ صَلَواتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتْ لَهَا هَرِيسَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيَكُونُ بَعْضُ رِثَا مِنَ الطَّوْغَاتِ فَيَنْ عَمَلِكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ بِهَا رَأَاهُ الْبُؤْدُ أَوْ رَوَايَتِي دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ مَنِ رَوَاهُ
 سے اونہی نقل کی گئی تھی کہ تحقیق از او کہ نبوالی اوسکی نی بھیجا اوسکو ساتھ ہر سید کی طرف حضرت عائشہ کی کہا اوسکی نی پس یا مینی عائشہ کو
 نماز پڑھتی ہیں شامہ کیا طرف میری کہ کہہ دی کہ کو پس لئی بلی پس کہا یا اوسین پس جبکہ خارج ہوئیں حضرت عائشہ نماز پڑھتی ہی کہا یا اوسین کہہ
 سے کہ کہا با تہا بلی نی پھر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بلی نہیں بلید تحقیق وہ ہی پھر نبی اللہ بن سی مین پھر تحقیق دیکھا تھے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنی اتنی ساتھ بھی ہوئی پانی بلی کی روایت کی پہلو بو داؤد بنی ف اشارہ کیا حضرت عائشہ سی ساتھ ساتھ
 کے یا سکر کی اس سے معلوم ہوا کہ طرح کا اشارہ نماز میں جائز ہی کیونکہ یہ عمل کثیر نہیں ہی اور مفسد نماز کا یا کلام ہی باطل کثیر اور حضرت وضو کرنی اتنی تھا
 بیچے ہوئی پانی بلی کی جو اسکو کر دے غریب ہی کہتی ہیں بل کی نزدیک یہہ حدیث معمول و برعل کر نیکی ساتھ حضرت کی شاد و بریان جواز کی اور
 جو کہ یا کہ تھی میں انکو حاجت تاویل کی کہ نہیں نہیں اور کہا ہی علمانی کہ مستحب معلوم ہوتا ہی پانی بلی کا حدیثوں ہی ہر ح و عن
 بَابُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ بِهَا مَا أَفْضَلَتْ الْحُرْمَةُ قَالَ نَعَمْ
 وَبِمَا أَفْضَلَتْ السَّبَاعُ كُلُّهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ اَوْرَوَاتِ هِيَ جَابِرِي كَمَا سَوَالُ كُنِي گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا وضو
 کرین ہم ساتھ اوس پانی کی کہ چوٹا کیا ہوگہ ہون نی فرمایا کہ ان اور ساتھ دوس پانی کی کہ چوٹا کیا ہو سب دزدون نی روایت کی بہ شرم
 السبتین ف اس سی معلوم ہوا کہ چوٹا دزدون کا پاک ہی جیسا کہ عبد السلام شافعی کا ہی اور ہمار سی نزدیک چوٹا دزدون کا جس کے کہونکہ لعاب
 اونکا اس میں چڑتا ہی اور وہ اونکی گوشت سی پیدا ہوتا ہی کہ وہ نہیں ہے اور حدیث میں کہ اسکی طہارت میں دار و ہول میں وکی صحت میں کلام ہی اور اگر
 صحت کو ہی کہ نہیں تو مردا پانی سی پانی برسی حوضونکا ہی کہ کھل میں ہوتا ہی چنانچہ حدیث بھی اور ابو سعید سی کہ اگر کئی دنگی یہہ بات معلوم ہو
 ہے اور اگر پانی اور دزدی علی العموم مراد ہون نولازم آتا ہی کہ چوٹا کئی کا ہی پاک ہوا ہو دیکھ یہہ کسی نی نہیں کہا ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ بڑی ہی
 حوضونکی حتمین فرمایا ہوگا مسئلہ اگر گنا عضو انسان کا پاک ہو اور اسکا کپڑا اگر غصہ کی حالت میں پکڑی تو پلید نہیں ہوتا اور اگر لڑائی کی
 پکڑی پلید ہوتا ہی اس کے کہ غصہ کی حالت میں فقط و تونسی پکڑتا ہی در و انونین طویٹ نہیں ہوتا اور کہ پلید کی حالت میں ہونٹونسی پکڑتا ہی وہ
 زہر نی میں کذا فی الحیض اور جو نہاگہ ہو نکا اور چھو نکا مشکو کہ ہی سبب شک کا یہہ کہ نہارض ہی حدیثوں میں بعضی سی حرمت معلوم ہوتی ہی اور بعض
 سے کیا صحت چنانچہ قاضی بن دولو روایتیں مذکور ہیں در صحابہ میں یہی اختلاف تھا حضرت ابن عمر بنی اور ابن عباس طاہر تھی ہی ہر ح
وَعَنْ اُمِّ هَانِئَةَ قَالَتْ اَخْتَسَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَبَيْنَهُمَا فِي فَصْبَعَةٍ فِيهَا اثَرُ الْعَيْنِ
 رَوَاهُ الشُّعْبَةُ اَوْرَوَاتِ هِيَ ام ثانی سی کہا تھا نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میونہ ایک کپڑی میں کہ او میں تہا نشان آئی گند ہی
 ہوئی کا روایت کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ فی مینونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تھا اور ثار شیکا کپڑی میں تہا کہ پانی متہی ہو جا تا یہہ کہا
 شافعیہ نی اور ہمار سی نزدیک اگر پاک چیز سی پانی متہی ہو جاوی وضو اوس سی جائز ہوتا ہی اگر پانی اوس کا طہا ہو جاوی تو نہیں درست
 ہوتا ہر **الفصل الثالث** فصل تیسری عن یحییٰ بن عبد الرحمن قال ان عمر بن الخطاب فی زکب فقیہ عمر
 ابن العاص حتی وردوا حوضا فقال عمر ویا صاحب الحوض هل ترد حوضک السباع فقال عمر
 ابن الخطاب یا صاحب الحوض لا تخبرنا فان اردنا علی السباع ورد علیک واد رزین قال زاد
 بعض الرواة فی قول عمر وانی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لها ما اخذت فی

اور روایت ہے اسامہ بن ابی بکرؓ کا کہ جب ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کیا اسی رسول خدا کی خبر دو محلو کوئی ہم میں سے
 جس وقت کہ پہنچی کپڑی خونی و سیکو خون حیض کا کس طرح کری فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہنچی کپڑی ایک تہا سیکو خون حیض
 سے پس چاہی کہ ملی چنگوئی پھر دبو دی اوسکو ساتھ بائی کی پھر نماز پڑھی اوسین یعنی اگرچہ تر ہو وی روایت کی یہہ بخاری و مسلم
وَحَن سَلِيمَانُ بْنُ يَسْرَدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يَصْبِيهِ الثَّوْبُ فَقَالَتْ كُنْتُ أَجْلِسُهُ مِنْ ثَوْبٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَرَّ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَتَرَ الْفَسِيلَ فِي ثَوْبِهِ مُتَفَقِّعًا عَلَيْهِ اور روایت ہے
 سلیمان بن یساریؓ کا کہ چاہی حضرت عائشہؓ سی حال منی کی سی کہ پہنچی کپڑی پس کیا حضرت عائشہؓ نے ہی بن دبوئی اوسکو کپڑی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس نکلتی ہی طرف نماز کی اور نشان دہوینکا کپڑی حضرت کی بن ہوتا روایت کی یہہ بخاری و مسلم
فَیہہ حدیث دلالت کرتی ہی اور یہ نجاست منی کی نہ یہاں ام ابیہ صلیہ و امام مالکؒ کا ہی ہی اور امام شافعیؒ کی نزدیک با کہ ہی مثل
بِیْنِیْهِ كَيْفَ : وَحَن الْأَسْوَدُ وَهَاتَا مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِیْهِ دَاوُدُ عَلَّقْنَاهُ وَالْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ لَحْنًا وَفِيهِ يَصْبِيهِ اور روایت ہے اسود و امام سی کہ دو دون نقل کرتی ہیں حضرت عائشہؓ کی کہ کہا اوتھون فی کہ ہی بن رگڑنی منی کہ یعنی خشک کپڑی
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہہ سلم فی اور ساتھ روایت علقہ و اسود کی کہ نقل کیا دونوں فی حضرت عائشہؓ سی مانند اسی اور
 اوسین یہہ ہی ہی کہ پھر نماز پڑھے اوسین **فَیہہ حدیث یہی نجاست منی پر دلالت کرتی ہی نہ یہاں امام اعظمؒ ح کا ہی ہی ہی کہ تر ہو**
كُوْدُو دُوِي اُرَكَ هَیْهِ كُوْكَ كُطْرِيْلُ اَنْدَرَسَرِيْتِ نَكْرِي اَجْزَشَكْ هُوْنِي كِي رَكْرَكْ جِيْثَا وَ اَلِي بَارِع وَحَن اَوْ فِلْسِيْ يَنْتَ هَضِيْتِ
اَهَّا اَتَتْ رَابِعًا لَهَا صَخِيْرِيْنِ لَوْ يَأْكُلُ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِيَرَةٍ فَبَاكَ عَلَى ثَوْبِهِ فَرَأَى كِبَاءً فَنَضَحَهُ وَلَمْ يُغْسِلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام قیسؓ بنت محصور
 سے کہ تحقیق دولائی اپنی چوٹی بیٹی کو کہ نہا با تہا اوسنی کہا نا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بن تہا یا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم فی اپنی گود میں پس بشارت کر دیا اوسنی حضرت کی کپڑی پس منگوایا پانی پس بہا دیا اوس جاگہ و زمین دہو یا خوب ملکہ اوسکو روایت کی یہہ
 بخاری و مسلم فی **فَیہہاں امام شافعیؒ کی بن یہہ ہی کہ اگرچہ شیر خواہ کہ نہوز ناچ نہین کہا تا ہی بشارت کر دیا پانی اوسپر چہرہ کنا فایت**
اگر تا ہی حاجت دہوینکی تبین و نظاہر اس حدیث سی ہی ہی معلوم ہوتا ہی و امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ کے نزدیک بہر حال دہونا ہی چاہی
اور مراد لغت یعنی چہرہ کنی سی کہ اس حدیث میں کہ باسی اولیٰ نزدیک ہونا ہی اور اکی جو کہا کہ نہین دہو یا اوسکو یعنی سبالغہ دہوئی میں نہین کیا
یہہ منی اس بچہ میں کہ بعضی حدیثین مثل تشریح اس ابول دراندہ کی دلالت کرتی ہیں پھر کہ ایک کی بشارت کو دہوئی اور طحاوی فی
کہا کہ مراد لغت ہی یہاں بہا نا پانی کا ہی بغیر منی اور پخوڑنی کی اور اس حدیث سی معلوم ہو کہ شہب ہی رگڑو کو لوجا نا بزرگون کی پاس
برکت حاصل کرنکی ہی اور مست سے تواضع اور زمی کرنی ہو کوں غیرہ سی بَارِع وَحَن عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخِلْتُ الْهَائِبَ فَقَدْ كَسَيْتُ رِدَاءَهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سی کہ اسنا
 یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی ہی جس وقت کہ دباغت دیا جادی خیر اوس تحفیج پاک ہو جاتا ہی روایت کی یہہ سلم فی **فَیہہ**
دباغت کہی ہیں جڑی کی پاک کہ نیکو نجاست وغیرہ سی اور دباغت جہاں وغیرہ سی ہونی ہی یا آفتاب میں رگڑ کہ خشک کرتی ہیں اور

فت یعنی ساتھ چٹری اور پٹی مردار کی پہلی دباغت کرینی نفع نہ لو اور بعد دباغت کر نیل جائز ہے اگر حد متوالی بہہ بات معلوم ہوئی ہو
اور اگر علم کا بھی نہ ہو بہی ہی ع **وعن عائشۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یسمنتم بجلد المیتۃ
اذا دبیعت رواہ مالک و ابوداؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ فائدہ اونہا
جاوی ساتھ چٹری مردار کی جبکہ دباغت کیا جاوی روایت کی بہہ مالک ابوداؤد و فت جہڑی دار کی حتمین امام مالک سے دو روایت
ہیں ظاہر تر روایت بہہ ہی کہ بعد دباغت کی پاک ہو جانا ہی لیکن ہمتال نہ کیا جاوی گزرتیم چیزوں خشاک کی اور بانی کی اور سواریا
کے اور تلی چیزوں میں نہ استعمال کیا جاوی شروع **وعن میمونۃ** قالت من علی الشی صلی اللہ علیہ وسلم یجالی
من قیش یخزون شاة لهم مثل الحمار فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتمہا ہا ہا
قالوا انہا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہا الماء والقرظ رواہ احمد و ابوداؤد
اور روایت ہی میمونہ سے کہا کہ گزری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی شخص قریش میں کھینچی تھے انہی بکری مولی ہوئی کو مانڈ کھینچی گئے
کے پس فرمایا و علی اوکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹکی لیا ہوتا تھی چٹرا اسکا عرض کیا اونہوں نے تحقیق بہہ مردار ہی یعنی فرج
کے ہوئی نہیں ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کرنا ہی اسکو بانی اور پٹی کیلک کی یعنی دباغت لسی ہو جانی ہی روایت
کے لیچہ ابوداؤد و فت یعنی اس ہی طہارت کاملہ حاصل ہو جانی ہی پس طہارت مختصر بہہ نہ ہوئی بلکہ وہو بہ غیر وہی بہی
ہو جانی ہی لیکن مستحب یوں ہی جبیکہ بیان فرمائی ع **وعن سبکۃ بن النجفی** قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلک جماعۃ فی غنۃ بنو ثعلبۃ علی اہل بکیت فاذا ارقۃ بۃ معلکۃ فکساک الماء فقالوا لہ یارسول اللہ انہا
میتۃ فقال دباغھا طہرھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سلمہ بن محقق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک
میں اوپر گھر ایک شخص کی پس نہ ناگہان شکستہ ہوئی پس انگاپانی پس کہا لوگوں نے وہی حضرت کی یا رسول اللہ تحقیق بہہ مردار
ہے چٹرا دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنا ہی اسکی ہی اسات بہہ ابوداؤد و فت **الفصل الثالث**
فصل بیری عن امرأۃ من بنی عبد اللہ کہ شعل قال قلت یارسول اللہ ان لنا طریقا الی المسجد منبتۃ علیہ
نفعل اذا مضی نا قال فقال الیکس بعدھا طریقی ہی اظیب منہا قلت ج بل قال فہذہ یطہرکم رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی ایک عورت سے کہ اولاد عبد الاشہل کی سی تھی کہا کہ ہماری سی رسول خدا کی تحقیق و علی ہمار ہی راہ طرف مسجد
گندہی پس طرح کرین ہم جو فت کہ مینہہ برسانی جاوین کہا اوس عورت نے پس فرمایا حضرت انی کیا نہیں چھی اسکے کوئی راہ کہ دو پاک ہو
اوس ہی کہا مینہی نان فرمایا کہ پینہ ہی بدلی و سکی روایت کی پہلو داؤد و فت یعنی گندہی راہ سی جو نجاست گنتی ہی اور بہہ راہ
پاک میں اتی ہی اوس نجاست سی پاک ہو جانی ہی بسبب گندی جانی کی زمین پاک پر سخی اس حدیث کی اور حدیث ام سلمہ کی کہ دو فصل
میں گزری قریب قریب ہیں پس شاید بہہ تدار نجاست کی حتمین فرمائی ہو کہ جو تہ اور منورہ کو لگی تو یوں پاک ہو جانی ہیں راہ و پشایہ
مثال و سکی جو تہ اوکیر کیو یا بعض بدن غیرہ کو لگی تو بغیر دھوئیک ہی نہیں پاک ہوتی اور اسے طرح کپڑے میں سی نجاست تدار ہی بغیر
دھوئیک ہی نہیں پاک ہوتی ع **وعن عبد اللہ بن مسعود** قال کنا نضرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلک ولا نؤصا من الموطع رواہ الترمذی **ع** اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا ناظر

ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ وضو کرتی تھی ہم نے نہ دھوئی تھی بالو تین چلیبی سی روایت کی یہہ زندی فی ف
 لیفہ پاؤ اور جو نہ وغیرہ نجاست میں بہر جا نا بسبب چلیبی راہ کی تو بہر دھوئی نہ او سکو بہر خشک نجاست کی حقین کہا کہ وہ اگر گجانی تو پاک زمین
 پر چلیبی سی پاک ہو جاتی حاجت دھونیکے نہیں تھی اور زنجاست جو گجادی سبب کی نزدیک ہونا ہی چاہی باہر وہم ہی کہ گرد و غبار گج
 تو دھوئی نہیں ر ح و عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فلو کان یؤدب لکن ذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ تھی اتی جاتی مسجد میں بیچ زمانہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تھی صحابہ کہ دھوئی ہوں کچھ سبب کے روایت کی یہہ نجاری فی ف لیفہ ابتدا اسلام میں کہ دروازہ مسجد
 میں تھا کہ کسی کسی کتی خشک سبب اتی تھی بن ہوا او سکا ضرور نجاستی تھی جبہ وازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی ر ح و عن ابن عمر قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسجد علی ما یؤکل ولا یسجد علی ما یشر بہ ولا یسجد علی ما یلعب بہ رواہ احمد
 اور روایت ہی براہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں مضائقہ ساتھ شایع سچہ کی کہ کہا یا جادی گوشت او سکا اور ہر روز
 کے پہلے حمد اور اذقطنی فی ف ظاہر اس حدیث سی تسکینا ہی امام مالک امام احمد اور محمد ابویوسف شافعیہ کے پشائے جانور و لگا کہ کہا
 جاتی بیٹ باک سی اور امام اعظم اور امام ابو یوسف اور رب علماء کی نزدیک نجاست مغفہ ہی وہ تھی ہن کہ اسکی مقابلہ میں بہر حدیث عام واقع ہوئی تھی
 من الجوز فان غاصت ذاک لقیہ منہ یعنی پاکی حاصل کر دینا سبب اس ہی کہ اگر غذا غیر اسی سی ہونا ہی بموجب اسکی ہر نجاست میں معلوم ہوا
 ہے پس احتیاط ہی چاہی ہی کہ اسکو ہی نجس کہیں ر ح یاب المسب علی الخفین باسبج بیان سح کر لی کی نزدیک
 ف مسح موز و لگا جائی ساتھ سنت اور آثار مشہورہ کی اور تبصرہ کی ہی ایک حاجت فی حافظوں حدیث کی سی کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر
 ہے اور جمیع کی میں بعض محدثوں فی راوی او سکی صحابہ سی اسی ہی باوہ ہوئی ہر کچھ عشرہ مشر وہی وین ہن و ابن عبد البر ہی کہا کہ نہیں
 جانتا میں علماء سلف سی کیسکہ کو اونی الکفار کہا ہوا و حسن بصری ہی کہا کہ سر صحابہ رضی اللہ عنہم کو بابا یعنی کہ سب اعتقاد کا کرتی تھی اور
 کرخی ہی کہا کہ خوف کفر کا ہی مجھی دیکھ کہ قبول نہ کی مسح موزہ کو اس ہی کہ حدیث کا اسباب میں وارہ ہوئی ہن بیچ معنی تو اتر کی میں و امام
 ابو حنیفہ ہی کہا کہ قائل ہوا میں ساتھ مسح موزہ کی یہاں تک کہ ہر چیز میں شین بھی مانند روشنی قناب کے بعد اسکی جانا چاہی کہ مسح کرنا موزہ
 پر رخصت ہی اور دھونا یا نالو کا غریمت لینی اولی و درہدایہ میں سح کہ جو کوئی اعتقاد نہ کی مسح موزہ کا وہ بتدرع ہی لیکن جو کوئی اعتقاد نہ کی
 اور مسح نہ کر سی بسبب بیت فی قناب دیا جانا ہی اور مواہب لدنیہ میں ہی کہ علما کو اختلاف ہی ہن کہ مسح کرنا موزہ پر فضل ہی یا او سکو اذکار
 پاؤ دھوئی فضل میں بعضوں فی تو کہا ہی کہ مسح کرنا افضل ہی کہونکہ ہن رد ہی مل بدعت کا لینی ردوافضل خارج کا کہ وہ طعن کر لی ہن
 اس پر چنانچہ فقہاء مذہب امام احمد کا ہی سح او امام نووی ہی کہا کہ مذہب ہمارا ہی علما یعنی شافعیہ کا یہہ ہی کہ دھونا یا نالو کا افضل ہی اس سبب کہ یہہ
 اصل ہی لیکن شرط یہہ کی ترک نہ کر سی سح کو اور صاحب فخر السعادت ہی کہا کہ آنحضرت کو تکلیف تھا دو توجیز وین اگر موزہ پہنی ہوئی نہ
 اوتار لی یا نالو دھونیکے لیا و اگر نہ پہنی ہوئی موزہ نہ پہنی مسح کی ہی اور علما کو اختلاف ہی لیکن اچھی بات یہی ہی کہ موافق سنت
 کے ہو لینی فی سکتے کہی اسباب میں ر ح الفصل الاول فصل ہے عن شہیدین ہا فی قتال
 سالت علی بن ابی طالب عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ اشیاء و
 لیکل یمن لیسافہ ویوما ویکلہ لقیہ رواہ مسلمہ اور روایت ہی شہیدین ہا فی سی کہا کہ پوجا میں حضرت علی بیٹی ابیطالب

جائے کی باک سی اور امام اعظم اور امام ابو یوسف اور رب علماء کی نزدیک نجاست مغفہ ہی وہ تھی ہن کہ اسکی مقابلہ میں بہر حدیث عام واقع ہوئی تھی

کے سی مدت سحر کر لی کہی ہوز پر پڑا کہا حضرت علیؑ فی مدت تہرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین دن و تین رات ساقو کی بسی اور
ادرا بکدن اور ایک رات مقیم کی بسی روايت کی بہتہ سلم فی وقت بیسی ساقو تین دن و تین رات ملک سجہ کیا کری اور مقیم ایک رات دن اور تار دار اس
مدت کی جہوہ عالم کی نزدیک سوقت سی ہی کہ جب حضورؐ کوئی مثلاً ایک شخص فی وہیہ کو وضو کر موزہ پہنا اور وضو کرنا شام کو تو شام سی
اکت ن ایک رات گنی گلے **وَعَنِ الْمُخَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ** عَنْ أَمْعُرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ
الْمُعِينَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْغَاظِ فَحَلَّتْ مَعَهُ إِدَاوَةٌ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعُوا اخَذَتْ أَهْلِيهَا
عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَضَعَهَا عَلَيْهِ جُبَّةً مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسُ عَنْ ذِئَاعِيهِ فَضَاقَ لَهَا جُبَّةً
فَاحْجَرَتْ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَالْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِئَاعِيَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتَيْهِ وَعَلَى الْإِعَامَةِ ثُمَّ
أَهْوَيْتُ لِأَنْزِلِ عَنْ خَشِيَّتِهِ فَقَالَ دَعُهُمَا فَإِنِّي أَذْخَلُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا بِثَوْبٍ رَكِبَ وَسَكَبَتْ
فَانْتَهَيْتُمَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ كَانُمَا إِلَى الصَّلَاةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدٍ وَقَدْ رَكَعَ خَيْرُهُمْ
رُكْعَةً فَلَمَّا أَحْسَسَ بِالسَّجْدَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّسُ نَاقُومًا عَلَى السَّجْدَةِ فَادْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَعَهُ
فَرُكْعَتَا الرَّكْعَتَيْنِ سَبْعَتَانِ إِدَاوَةٌ مُسَلِّمٌ وَرَوَاتُ هِيَ مَعِيهِ بَنُ شُعْبَةَ سَيَّ كَ تَخْشِقُ وَهَوْنُ فِي جِهَادِ كَمَا سَاهَتْهُ رَسولُ خدَا صلی اللہ علیہ
وسلم کی جہاد تو کہ کا کہا معیرہ فی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پانچا تہ کی پہلی فجر کی پس دنہائی مینی ساتھ اوکی چہا گل پس
جب پہری شروع کیا مینی بالی ڈان نا تو ان وکی پر چہا گل سی پس ہوئی دولون ہاتھ مینی اور موہلہ پنا اور تہا او نہر جبہ صوف کا شروع
کیا کہو نا اتون اپنی ہی پس تنگ ہون سنین جبہ کی پس نکال مینی دولون ہاتھ مینی بھی جبہ کی اور ڈالیا جبہ کو اپنی موند ہون پر اور
دولون ہاتھ پہر سح کیا اپنی پیشانی پر چہا تو تہائی حصہ پر اور اوگر پڑی پر پہر قصد کیا مینی تانکا لون مین دولون ہوزہ اوکی پس فرمایا چہو
انکو پس تحقیق مینی پہنا تہا او نکو اوسا لہ من کہ پاک تہی مینی پانویں سح کیا او نہر پہر سوار ہوئی اور وار ہوا مین اپنی بھی ہم طرف قوم کے
اور تحقیق قوم کہری ہوئی تہی طرف نماز کی یعنی نماز صبح کی اور نماز پڑھو الی تہی او نکو عبد الرحمن بن عوف و تحقیق فرمہو الی تہی او نکو ایک
رکعت پہر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا چہی مینی کا مینی تاحضرت امت کرین پس اشارہ کیا حضرت فی طرف اوکی
کہ بوہی کٹھارہ پس بالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک دو کہتو نہیں سی ساتھ اوکی یعنی دوسری رکعت میں قنہ کیا اور نکال چن سلام پہر پہر
بے کہری ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوگر ہوا مین ساتھ اوکی پر چہی مینی وہ کہت کہ روگئی تہی مینی اسی روايت کی بہتہ سلم فی وقت حضرت پہل
فجر کی پانچا ترشہ لیگی مین دلیل ہی ابر کہ مستحب کہ پہلی داخل ہوئی وقت عبادت کی سی سالان عبادت کا درست کری اور صلیت
بہرہ ہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کر وادی تو جائز ہی اور راوی فی بعد ذکر کرنی نا تو مکی دہو نیکی دہو نا موہلہ ذکر کیا کلمی وزناک مین
بالی دینا نہ لوگیا اختصار کی بسی بازا راہ نیاں کی باس بسی کہ وہ داخل مین موہلہ کی حلیہ مین اور پڑی بر مسح کر نیکی بہرہ مینی مین کہو تہائی
سر پر مسح کر وادی سنت کی بسی بجای مسح تمام سر کی پکڑی کر لیا تحقیق کی بابا لہو مین ہو چکی ہی اور دوسرے رکعت مین قنہ کیا اس
معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنی سی کم درجہ والیکا قنہ کر تو جائز ہی اور بہرہ ہی معلوم ہوا کہ مسح ہونا امام کا شرط نہیں مین رخصت امام
اکا کہ وہ تہی مین شرط ہی اور اخیر حدیث سی بہرہ معلوم ہوا کہ سبکی کوئی رکعت امام کی ساتھ نہر ہی رہ جاوی تو وہ اوکی ادا کی بسی تک ٹھی

اور توڑتا ہے اسکو اور تا زمانہ روز کا بعد حدیث کی اور توڑتا ہے اسکو گدڑ نامت مسح کا اگر خوف بہت ملے تو کھڑا ہو کر سجدہ کی نیکی اگر ادا کرے
 میں خوف ہی ملتے پاؤں کا مسح نہیں تو منی کا جب تک خوف باقی ہے مسح ہی باقی ہے اور اگر موزہ اوٹا یا مدت مسح کی گزر گئی اور یہہہ ہا تو صوبہ
 تو فقط باقیہی و ہر یوی از سر نو وضو کرنا ضرور نہیں اور اگر آدھی سی زیادہ قدم پٹنڈلی موزہ میں نکل باوی تو یہی مسح ٹوٹ جاتا ہے اور اگر مقیم
 فی مسح کیا اور پہلی گذر فی ایک کثرت دن کی یہہہ مسافر ہو تو مدت سفر کی پوری کرے یعنی میں راندن تک کیا کرے اور پہلے اگر مسح کیا مسافر فی اور
 بہر مقیم ہو گیا ایک کثرت دن کی بعد تو اوٹا ردالی موزہ کہ مدت اسکی ہو چکی اور دھند و رشلا نظر کی وقت وضو کر موزہ پہنچا و ہر سوامی عذر کی چیز کی کسی اور
 چیز سی وضو ٹوٹ جاوے تو مسح اسکو جائز ہے جب ملک وقت اسکا ہے اور بعد تمام ہوئی وقت کی مسح ٹوٹ جاوے گا و ملتفی **باب التیم**
 ابہہ ہی بیچ بیان تہم کی ف تہم لغت میں یعنی قصد کی ہے و شریعہ میں ملاہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اسچیز کا کہ قائم مقام خاک کی ہے یعنی
 پتھر چوہ و غیرہ اور ملنا سونہلہ و را تہہہ برا و سکو ساتھ نیت طہارت کی اور علما کو اختلاف ہے تہم کی تہم کی دو تہہہ ہیں ایک مونیہہ کی ہے اور دوسرا
 دو فوٹو کی ہے کو مونیون تک ایک ضرہہہ ہی اہلی مونیہہ و تہہہ مونیون کی پس ال یعنی دو ضرہہہ تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک کما
 اور رفتار نہ ہر شافعی کا ہے یہی ہے اور بعضی حنبلیہہ نکات ہے اور یہی قول حضرت غلی و ابن عمر و حسن بصری و شافعی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان
 ثوری اور اکثر علما کا ہے اور دوسرے یعنی ایک ضرہہہ شہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی کا ہے و یہی مقول ہے عطاء اور کھول اور ازہری و غیرہ
 سی اور دو ٹوٹا جنبہ چار میں بھی واقع ہوتی ہیں چنانچہ اگلے دیکھیں **ع الفصل الاول** فصل پہلے عن جندبہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **فَضَلْنَا عَلَى النَّاسِ شَيْئًا جُعِلَتْ صُفُوفُكَ صُفُوفُ الْمَلَائِكَةِ**
وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ لَنَا بُيُوتُنَا كُلُّهَا إِذَا تَوَضَّعْنَا لِلدَّاءِ رُكُوعًا روایت ہے خدیجہ سی کہا فرمایا رسول خدا
 صلعم نبی بزرگی نبی گئی ہم کو گوہر یعنی پہلی مونیہہ ساتہہ تین چیزوں کی گردالی گئیں صغیر ہمارے یعنی نماز میں یا چہا دین مانند صفوں و مشکو کی سی
 حبیبہ او کو صفت باندہ عبادت کو تین قربا و بزرگی حاصل ہوتی ہے ایسی ہی ہو کہ اور گردالی گئی و اہلی ہمارے زمین نام نماز گاہ او گردالی گئی مٹی
 اس کے و اہلی ہمارے پاک نبی الی جو بق کہ پادین بانی روایت کی یہہہ سلم **ف** اگلی امت میں قید جماعت کی نہ ہی جس طرح چاہی و طرح نماز پڑھ
 لینی اور نماز نہ جائز ہوئی تھی اوکلی سوا کمال و بیعت کی کہ یہہہ نام اوکلی عبادت خالوکی ہیں اور تہم ہی اوکو کہ نادرست نہ تہا پس فرمایا کہ ان میں با تو تہہ
 ہمیں رنگی ہے اوپر کہ ہر حاجت سی نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور وعدہ ایسی تو اکیلا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوئی یعنی جہاں نماز پڑھنی جائز ہو جائیگی اور
 جہاں بانی نہ ملے مٹی سی تہم کر لین اور صحت سی معلوم ہوتا ہے کی خاص مٹی ہی سی تہم کرے و پیر سی تہہہ کرے جیسا کہ ہر شافعی و غیرہ کا ہے اور امام
 ابو حنیفہ اور مالک و محمد رحمہم کی تردید است ہے ہر چیز سی کہ وہ جن میں ہوا و جن میں سی وہ چیز سی کہ لگ سی نہ چکی اور نہ نرم ہو وی اور
 جلانی سی لاکہ نہ ہو جاوی دلیل اگلی حدیث جابر کی ہے کہ صحیح بخاری میں منقول ہے وہ یہہہ ہی جعلت لی الارض مسجد و اوطوہ را یعنی گردالی گئی
 میری ہی زمین مسجد ہوا پاک گردالی پس لفظ ارض شامل ہے ہر چیز کہ وہ جن میں سی ہوا و **ع** **وَعَنْ عَسْمَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ**
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْقَضَ صَلَاتُهُ إِذْ هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَوِلٍ لَمْ يُصْبِرْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ
يَا خَلْدَانُ أَنْ تُصْبِرَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَحْصَا بَيْتِي جَنَابَةً وَكَأَمَاءَ قَالَ عَلَيْكَ يَا الصَّغِيرُ فَإِنَّهُ يَكُ فَيْدَاكَ مَشْفُوعًا عَلَيْهِ
 اور روایت ہے عمران سی کہا تھی ہم سفر میں ساتہہہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑائی لوگوں کو پس جبکہ پہری نماز پڑائی سی ناگمان دیکھا ایک شخص
 کہ ایک بیٹا ہی قوم سی کہ نماز پڑھی تھی اون فی ساتہہ قوم کی پس فرمایا حضرت فی سیر فی منہ کہا سچا لوی فلا فی یہہہ کہ نماز پڑھی تو ساتہہ قوم کی کہا

پہنچ کر جنابت اور نہین باقی فرما بلازم ہی تھجو مٹی یعنی نیم اوس پر تحقیق اور کھنچے کھجور دیت کی پہنچ کر دو سلم ۲ **وعن** عمار قال جاء رجل
 الى عمر بن الخطاب فقال لاني اجنبت فلما احببت الماء فقال عمار لبعض امانتك من كبرنا كما في سعة انا وانت
 فاما انت فلم تضرب واكفانا فتمسكت فصبليت فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال انما كان
 يكفيك هكذا فصبب النبي صلى الله عليه وسلم بيمينه الارض ونفخ فيها ثم مسح بها وجهه وكفيه رواه
 البخاري ومسلم وفيه قال انما يكفيك ان تضرب بيمينك الارض تحت قدميك ثم تغمض بها وجهك وكفيك اور روایت ہی
 عمار ہی کہا یا ایک شخص طرف حضرت عمرؓ کی پہنچ کر جنابت اور نہین با یا مٹی یا پانی یعنی آبا تم کم کر دن یا کیا کر دن پس
 کہا عمار فی وسطی عمر کی کیا نہیں یاد کرتی تم تحقیق ہی اچھ مٹی میں اور تم یعنی اور تم دو وجہی ہوئی ہیں یعنی نماز نہیں پڑھی اور میں لوٹا خاک
 میں اور نماز پڑھی پھر ذکر کیا پھر پانی سارا حال رو برو حضرت شعبہ سلم کی فرمایا سوار کی نہیں کفایت کرتا ہی تھجو ہر طرح ہی پس ہی صلی سلم
 دو لوٹا تھہ پانی زمین پر اور بڑھو کٹ رہی اور میں پھر مس کر کیا ساتھ دیکھی موندہ پانی پر اور لوٹا پانی پر روایت کی یہہ بخاری اور سلم میں مانند عمر
 اور نبیج اسکے یہہ ہی کہا سوار کی نہیں کفایت کرتا ہی تھجو یہہ ماری دو لوٹا تھہ پانی زمین پر پھر پھونکی پھر مس کر کیا ساتھ دن دو لوٹا
 سر نہ پانی پر اور لوٹا پانی پر **ف** اس نیت میں جو حضرت عمرؓ کا ذکر نہیں لیکن آبا پانی ہی طرف حدیث کی کہ حضرت عمرؓ فی اوس شخص کو جو
 دیا لاتصل یعنی نماز پڑھ جب ملا کہ نہ پادی پانی نہ سب عمرؓ کا ہی تھا کہ جنبی کی ہی نیم نہیں اور ممکن ہی کہ حضرت عمرؓ جو سکوت کیا پہلے کو
 ہوں حکم تیمم کا جنبی کی ہی پانی سارا قصد بیان کیا تا اوس تا یاد دادی کہ جنابت کی لین ہی تیمم جائز ہی اور میں ہی نماز نہیں پڑھی یعنی آ
 توقع پر کہ پانی یا بجا اور بگا پہلی جانی وقت کی یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قائم مقام وضو کی ہی غسل کی دیر ہی بات ظاہر ہی سبیل سے اعتقاد کیا گیا
 تھا کہ انکو تیمم سلا ہی طرح معلوم نہ تھا اتفاق نہ ہوا تھا حضرت سی سوال کر کیا کابین تیمم اعتقاد اور نہ کجا نہ تھا بل تیمم قائم مقام غسل کی ہی ہے
 اور میں لوٹا خاک میں یعنی دھون کی جانا کہ جس ہی غسل میں نام اعضا پہنچانی ہیں ہی ہی خاک نہ چھانی جائی اور تیمم ہی پہونکی کہ مٹی ہونہ
 کو لاک کر موندہ نہ بگا ہی کہ وہ حکم شامہ میں ہی شملہ ہی ہیں السد کی میدائش کی بگا تھو کی بعضی فرقہ جو ہیبت وغیرہ موندہ کو مٹی میں منج ہی اور
 یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ تیمم میں ایک ضربہ کافی ہی جیسا کہ بعضیوں کا ہی اور امام عظم اور امام مالک رامام شافعی کی نزدیک ضربی جائز
 ایک موندہ کی ہی اور ایک تو کی ہی کہیںوں کہا پس انجیہ اس حدیث کی شیخ محمد الرزین نووی فی یون کی ہی کہ متصور حضرت کو فقط یہاں تیمم
 کہ صورت ضروری کی کہا اور عمار کو کہ طرح کر کیا کہ جنابت کی ہی لوٹا خاک میں ضرور نہیں کی کیفیت ساری تیمم کی بیان کرتی یہ منظور ہی وسطی عمار کو
 تعلیم ضروری کی روایت کی ہی اور روایتیں جو عمار ہی حج حق تیمم کی ہی میں اوسین حج و وضو میں مذکور میں اور ارفیقین یہاں ذرا عین یعنی
 اتہ کہیںوں تاکہ میں شرح **وعن** ابی الجهم بن الحارث بن الهمدانی قال مررت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول فمسكت عليه
 وجهه ودعا عليه ثم رددت عليه فمسكت عليه حتى قام الى اجدار حنطة بعضا كانت معه فوضعه يده على اجدار فمسكت
 السنه وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابی الجهم بن حارث بن صہبی کہا کہ راہین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور روایت
 کرتی ہی پس سلام کیا مٹی یا ذہرین جوابے یا تھجو سلام کا یہاں تک کہ پڑھی ہوئی طرف لوٹا کی پس کپڑا دوسوا پالا ہی کہ پڑھی ساتھ دیکھی پھر کپڑا
 تھہ پانی دلو پر پھر مس کر کیا پانی پر اور لوٹا پھر جوابے یا تھجو کہا صاحب شکرہ فی انہین پانی مٹی یہہ روایت صحیحین میں اور نہ کتاب حدیث

کے شروع کیا ہم کرنا نہیں کیوں ہی بہت معنی مناسب ہیں اس مقام کی اور صحابہ نے جو اس طرح بتیم کیا سبب دیکھا یہ تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ لفظ عید کا
آیت تیمم کی میں طلاق آیا ہے اس بات پر کہ طلاق سبب پر ہو سکتا ہے اور جب وہ علانی نظر کی کہ تیمم فرج ہی وضو کا پس چنانکہ وضو میں ہاتھ دھوئی ہیں
پھر تک تیمم میں ہاتھ پیرا چاہی اور سو اسی حضرت کی تیمم میں جو آیا ہے کہ مسیح کیا اور عین برادری ہی یہی معلوم ہوتا ہے عرض
تیمم کی سافر و جو کہ دروہو پانی ہی ایک کوس سافر و یا مقیم خواہ شہر میں خواہ باہر شہر کی بالستیلاری کی کہ ڈرنا ہو زبادی اوسکی ہی یا ڈرنا ہو
دیر کا چھ ہی ہونی جاری کا ڈرنا ہو دشمن کا ہند کی یا ایساں کا یا ڈول وغیرہ بہم پہنچی تو ان سب صورتوں میں تیمم کی اور پھر کسی کہ جن میں سے
ہو مانند سنی کی اور ریت کی اور چونہ کی اور ظنی کی اور سرسری کی اور تھال کی اور تپہ کی اور سب جواہرات کی سوا ہی معنی کی اور منگی کی اگرچہ ان چیز
غبار ہو اور جو چیز جن میں سے ہو اوس سے تیمم جب مست ہو گا کہ غبار ہو اور شرط تیمم کی یہ ہے کہ عاجز ہو استعمال پانی کی ہی حقیقتہً حالاً اور
طہارت خال کی ہی شرط ہے اور سبب عیب یعنی عجز یا تیمم پر ہاتھ پیرا کہیں خالی زہی اور تھال دیکھی ہی اور ضروری نیت کی اور
عبادت مقصود کی کہ جو صحیح ہوئی ہو بدون طہارت کی یعنی نماز پڑھنے کی نیت کی نیت کی نیت کی کافر اسلام کی ایسی یا کوئی تیمم کی مسجد میں نماز
لیے تو اوس نماز جائز نہیں ہونگی اور نہ میں شرط ہے نیت کی یا عبادت کی اور طوطیم کا یہ ہے کہ دو دن ہاتھ زمین پر داری پیرا ونگو چار کو موندہ پیر
پیر ہی پیر دو ستر و سطرچ اگرچہ ٹاڑی اور پیر ہی پہلی دامن ہاتھ کی اور کی رخ بائیں ہاتھ کی اور دائر کی رخ پر بھی سمیت پیر اس طرح
دائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ پیر ہی اور برابر ہی امین چھپی اور محدث اور الحاض و انفس الی اور جائز تیمم پہلی کی وقت نماز کی اور پھر ہی
اوس جو چاہی فرض و نفل مانند وضو کی اور جائز ہی واسطی خوف فوت ہو نماز جنازہ کی یا عید کی ابتداء و رنار یعنی پہلی ہی اور درمیان میں
نہ واسطی خوف فوت ہوئی جمعہ کی اور نماز و قیسم کی اور نہیں توڑنا ہی و سکو موندہ جانا مالک کو ٹوٹی ہی اوسکو وہ چیز کہ وضو کو ٹوٹی ہی اور توڑنا اگر
قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کی ہی اور توڑنا ہی قادر ہونا پانی کی استعمال پر اور اگر سافر پانی اپنی سیباب میں نہ کہہ کر پھول گیا اور نماز پڑھ
تیمم ہی تو پیر چپ پانی یا داوی تو نماز کہ پیر ہی نہیں اور سبب اوسکو کہ توقع کہتا ہی پانی ہاتھ لگنے کی کہ نماز کی نماز کو آخر وقت تک نہ چھو جائے
کہ وقت مکرہ نہ آجادی اور وجہ طلب پانی کا میں سو چار سو ہاتھ تک لگے گمان کہتا ہی نزدیک سیکیکا اور نہیں تو نہیں اور وجہ سبب خریدنا
پانی کا لگاسکی پاس قیمت ہی اور وہ چاہا ہی شغل کو یعنی اپنی بہاد اور نہیں تو نہیں اگر کسی فقیہ کی پاس پانی ہی تو مالکی و سبب اگر وہ نہ دی
تو تیمم کی اور اگر تیمم کی مانگی ہی پہلی یا جنی تیمم کی شہر میں واسطی خوف جائز کی تو جائز ہی بلقی باب الغسل المسنون
باب ہی سبب ان غسل مسنون کی الفصل الاول فصل پہلے عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
إذا جاء أحدكم الجمعة فليغتسل متفق علیہ روایت ہی ابن عمر ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ اوی ایک ہاتھ لانا نماز
کی پہلی کہ نہادی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی فخرنا یہہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کی ہی کہ اوس طہارت ہی جمعہ کا کہی اور بعضی کہی ہر
کہ غسل واسطی بخیر و کرم دن جمعہ کی ہی اور غسل جمعہ کا مستحب ہوگا کہ دیکھ چھو کہ اور امام مالک کہ نزدیک احب ہے بحسب ایک روایت کی بزور
وعن ابی سعید بن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة واجب علیکم غسل وارجح علی کل
محدث متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نہانا دن جمعہ کا وجہ ہر مانع پر روایت
کے یہہ بخاری اور مسلم فی ف وجہ یعنی نابت ہی کہ نہیں الا ہی جوڑنا اوسکو اور یہہ حق نہیں ہیں کہ وجہ ہر مانع دیکھا کہ نہانا
کہا ہی علانی کہ یہہ و نفل کی واسطی تا کہ نہا تجاہد کے جسبکہ سنی میں کہ رغابت خلائی کی یہہ وجہ ابتداء اسلام میں مسجدین جوئی ہر

اور کل صوفی پستی چہی اور متنبین بہت کرنی ہی پس جبکہ لکھو پسنا آنا تو لوگ زیادہ پانی نہی سبب ہوئی کہ اسے لفظ واجب فرمایا گا لوگ حکم نہا نیکی و عبادت
قبول کر لینے شروع ہو گئے۔ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ يَعْزِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ عَامٍ يَغْتَسِلُ بِغَسَلِ النَّاسِ**
يَغْتَسِلُ بِغَسَلِ النَّاسِ وَحَسْبُهُ مَشْفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ کی کہ فرمایا رسول خداؐ مسلمین کی حق ہی یعنی ثواب و سلامت ہی الایافی ہر
مسلمان پر یعنی غافل بالغ بر یہ کہ نہاوی ہر شے میں ایک دن یعنی جبکہ کو کہ وہ بوی اذیعین مسلمان اور بدن بنا روایت کی یہہ تجارتی اور مسلم کی

الفصل الثاني

الفصل الثانی فصل دوسری عن سمر بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فمما و
 نعمت ومن اغتسل فالغسل أفضل رواه أحمد وأبو داود والترمذي والنسائي والدارقطني ورواه ابن ماجه وصححه ابن خزيمة
 وان جمعة کی بس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہی وہ اور چنی کہ غسل کیا یعنی نماز جمعہ کی پس غسل بہتر ہی روایت کی پہلے تہجد ادا و در تہجد کر
 اور دومی تی ف لفظ فیہا نعمت کی معنی بہترین یا افضلیتہ اخذ و نعمت الفرضیہ یعنی فرض ادا کیا خوبہ رض ہی وہ اور بہرہ حدیث
 صریح دلالت کرتی ہی ابہر کہ غسل ان جمعہ کا سنت ہی وجہین میں شرع **وعن** ابو حنیفہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل

فَلْيَغْتَسِلْ وَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَنَّ أَحَدَهُمَا إِذَا دَخَلَ مِنْ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ اَوْ رُوَايَتْ هِيَ ابْنُ أَبِي شَرِبَةَ هِيَ كَمَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ الصَّلَاةَ عَلَى سُلَيْمٍ
جُونَمًا هِيَ مُرْدِيكُسُ جَاهِسِي كَأَيْسَبِي رُوَايَتْ كِي بِهْلَهْ بِنِ لَجَبَنِي اَوْ زُرِّيَادَهْ كَيَا اَحْمَد اَوْ رَسَنْدِي اَوْ رَابِدَو اَوْ دُونِي اَوْ رَجْوَكُونِي اَوْ بُهَائِي اَوْ رُو
كَو لَعْنِي اراده كسي اَوْ بُهَائِي كُنَّا بِنِ جَاهِسِي كَقَضْوَا كَرَمِي ف نهادی تهرانی کی بی کن شاید چندین غیره ایک پڑی ہون اور یہ امر استحباب کی ایسی ہے
اگر علماء کی نزدیکی کہ نہ حدیث صحیحہ میں کچھ ای کا لازم نہیں تہمیر مقدمہ مسیت بن جنل جب ہنلا و تم اوسکو اوجو کوئی ارادہ مردہ کی اؤ ہائیکار کرئی
وضو اس لیے کر لی کہ وقت اؤ ٹھانی جنازہ کی با وضو رہیکا جسبازہ رکھا جاویگا نماز تہدی نہیں جائیگی بہلہ مہری احتیاب کسی ہی سبکی نزدیک
ع : وعن عائشة أنها قالت صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من أربع من الجنابة ويقيم الجمع مع وضوء

انجیامۃ فی غسول المیت دواہ ابو داؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی تحقیق بنی صلی السلا علیہ وسلم حکم فرماتی ہی ساتھ نہانی کی چار چیزوں سے جنابت سی اور دن جمعہ کی اور سینگ کی انجوانی سی اور غسل نی میت کی سی روایت کی یہہ ابو داؤدنی ف ثابت نہیں ہوا کہ حضرت عائشہ میت کو دیا ہو کسی اسے معنی غسول کی پہلی ہی این کہ حکم فرماتی نہانیکا اور ان چار غلو میں سی جنابت کا فرض ہی باقی استحکام رجوع ہی لگو او دو شہرائی کی لمبی نہادی ناخون غیر ہی پاک ہو جادی روح : **وعن قیس بن عاصم** **أنه أسلم** **فأشبهه النبي صلى الله عليه وسلم** **أن يغسل بكتاء** **وسيد له دواء اللزقین** **وأبو داؤد** **والتشاحیث** اور روایت ہی قیس بن عاصم سی کہ تحقیق یہہ سلمان ہوئی ہر حکم کیا او نکو بنی صلی السلا علیہ وسلم فی یہہ کہ نہادین ساتھ پانی اور بیری کی پتو کی روایت کی یہہ تفسی اور ابو داؤد و رسانی فی ف کافر جو سلمان ہوا کہ غسب ہی تو غسل کرنا وی واجب ہے و رے مستحب و صحیح تر یہہ ہی کہ کاشیہات کا پہلی پڑی اور نہادی بعد اور سنت ہی او سکو

کہ تھی۔ وہ پہلے بنا اوس جگہ کہ کہ تھی میں موندنا بنا روایت کی یہ مسلم نے فی حدیث بہ بات بسبب مخالفت یہود کی اور تہاہت بحسب حضرت عائشہ
 کی کرتی تھی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ حال حاضر عورت کی ساتھ کھانا اور پیوٹھا جائز ہے اور اعضا اوس کی نجس نہیں ہے **وَعَنْهَا**
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي خُجْرَتَيْهِ وَأَنَا كَأَحْيَا ثُمَّ يَقِفُ وَالْقُرْآنُ مُنْفَقٌ عَنْكَ
 اور روایت ہے اوہیں ہی کہا کہ کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیکہ کی سیری گو دین و دہوتی میں حاضر یہ پڑھتی قرآن روایت کی یہہ بخاری اور
 مسلم نے فی حدیث لالت ہے اس پر کہ حال حاضر کی ہی ظاہر میں اور نجس ہے حکام نزع **وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
نَادَيْتَنِي الْخُجْرَةُ مِنْ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنَِّّي كَأَحْيَا فَقَالَ إِنَّكَ حَيْضَتُكَ لَيْسَتْ فِيكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوہیں ہی عائشہ
 سے کہ کہا فرمایا واسطی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی جگہ جو طہور یا مسجد میں نبی مسجد کی یا کہ کھڑی رہ اور تہہ بڑا کبوتر یا مسجد میں سے
 لیے بس کہا میں نے تحقیق میں حاضر ہوں نبی کیونکہ تہہ مسجد میں بیٹاؤں بس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہیں ہے تہہ تیری میں روایت کی یہہ
 مسلم نے فی حدیث اس معلوم ہوا کہ حال حاضر اس پر مسجد کی کھڑی رہ کہ مسجد میں سی کوئی چیز اور تہالی تو جائز ہے نزع **وَكُنْ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي خُجْرَتَيْهِ وَيَقِفُ عَلَيْكِهِ وَأَنَا كَأَحْيَا ثُمَّ يَقِفُ عَنْكَ اور روایت
 ہے بیوقوفہ سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی چار دین میں ہوتا بعض اوجکام مجبور اور بعض اوجکام حضرت پر اور میں ہوتی حاضر
 روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے فی حدیث اس معلوم ہوا کہ تمام اعضا حاضر کی پاک ہیں سوا فرج کی ورنہ نماز اوس پر کھڑی میں کہ بعض اوجکام
 نجاست پڑھتا ہوا اور بعض اوجکام نمازی پر ہوتا نہیں جائز ہوتی اور کہا سید جلال الدین نے کہ کہا ہے صاحب تہ مجرب نے کہ یہ حدیث نہیں پالی نہیں سمجھتی
 میں ساتھ ان الفاظ کی لکھن و مین مضمون مانند مضمون کی ہے اور ابو داود و دین ہی ہی والد علم نزع **الفصل الثاني** فصل
دوسرے سکن اِنِّ هُيْءَ قَالَتْ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا وَأَمْسَاةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا
فَعَلَّ كَهْنًا يَأْتِيهِ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 لا يجر هذا الحديث أنه من جملة ما لا يجر في بيته من الحيض روى ابن جرير في حديثه عن عائشة روى ابن جرير في حديثه عن عائشة روى ابن جرير في حديثه عن عائشة
 حالضہ سی یا بد فعلی کرسی عورت کی بچہ سی یا اوی کا ہنس کپاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ و میں کی کہ نازل کیا گیا ساتھ پر روایت کی یہہ ترمذی
 ابن ابجر داری فی ابویج روایت ابن ابجر اور داری کی یون ہی کہ جو کوئی اوی کا ہنس کپاس پس سچا جانی اوسکو و چیز میں کہ کہا ہے اس پس تحقیق
 کا فرما اور کہا ترمذی فی نہیں جانی ہم اس حدیث کو کہ حکیم ترمذی کہ نقل کیا ابی تیمہ سی وان نقل کیا ابی ہریرہ **ف** یعنی جو کوئی حلال نکھر کر
 حالضہ سی طلع کرسی یا کسی عورت سی یا بد فعلی بچہ سی کرسی یا کا ہنس کو سچا جانی وہ کا فرما تہائی و اگر حلال بخانی پہلی اور دوسرے چیز کو اگر
 کا ہنس کو سچا جانی تو فاسق ہوتا ہے اس صورت میں اسکی یہہ لنگی کہ اوسنی کفران بہت اسکا کیا اور دوا کا ہنس وہ شخص ہے کہ خبر میں بتاؤ
 زمانہ آئندہ کی اور یہی حکم ہی بخومی وغیرہ سی یا بچہ سی کا اور بچہ سی بد فعلی کرتی میں جو قید عورت کی لنگائی امین لالت ہی اس پر کہ مرد سے
 اعلام کرنا اس سی ہی زیادہ بڑا ہے **وَكُنْ** **مُحَاذِبٌ** جَبَّارٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ أَصْنَانِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ
مَا قَوْكَ إِلَّا تَزَادُوْكَ التَّحَقُّقُ مِنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ تَرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
لَيْسَ يَقِفُ عَلَيْكَ اور روایت ہے معاذ بن جبل سی کہا کہ کہا میں نبی ہی رسول خدا کی کیا حلال ہی واسطی میری عورت پر میری
 اور وہ ہوا بعض فرمایا و چیز کہ ہوا پر تہہ نیک کی از بچہ بنا اوس فصل ہی روایت کی یہہ زرین فی اور کہا محلی البنتہ فی کہ اسناد کھر

ہیں نوی ف حلال ہی وہ چیز کہ ہوا پر تہہ بند کی تہی تہ بند کی اور بچا تہہ بند کی اوپری ہی افضل ہی اس کے
 کہ مبادا وہی کہ پیشی اور حضرت سی جو ثابت ہو ہی کہ حضرت عائشہ کی تہ بند کی اور دبر تہہ بند غیر ملکا کی تہی تو باعث بہہ تھا کہ حضرت قادری اپنی
 نفس پر اور دلیا نہیں ہو سکتا یہ حدیث ہی ہو یہی حدیث ہی **وعن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا وقع الرجل بأهله في حائض فليصنع دینار رواه أبو هريرة والنسائي والدارقطني وابن ماجه
 اور روایت ہی بن عباس کہا فرمایا رسول خدا صلعم فی شخص کہ صحبت کری تہہ عورت اپنی کی حالت حیض میں اس جاسی کہ سردی آوے یا
 روایت کی بہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ فی **ف دینار** ساری چار ماہ نہ ہو سکتا ہوتا ہی اگر کو سولہ روپی تولد ہو تو
 ایک تہہ چہ روپی کا ہو اور آوے دینار میں روپی کا کہا ہی خطابی نے کہ اکثر علماء بہہ میں کہ کفارہ اسکا استغفار ہی اور بن ہش فاضی اور ابن حنفیہ
 کا ہی ہی ہی لیکن مستحب نہ نزدیک فاضی کی بہہ کہ سردی ایک دینار اگر صحبت کی ہی آمد خون میں اور نصف دینار دی حالت انقطاع خون کر
 میں اسے طرح بن ہام خفی نے ہی کہا ہی کہ جو کوئی اپنی بیوی سی حلال جائگہ اس حالت میں طی کری تو کافر ہو تا ہی اور حرام جائگہ کری تو گنہگار
 کیا اور واجب ہے اوپر تو برابر سردی ایک تہہ یا آوے دینار از روئے احتساب کہ اور حنفی میں ہی کہا ہی کہ بہہ حدیث اصل ہی یا موقوف ہی ہر
 عباس برادر ہشیم جو ہونی مرفوع متصل حضرت **ع وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كان دما في
فدينار ولو كان دما أصغر فصنع دینار رواه أبو هريرة والنسائي والدارقطني وابن ماجه
 حیض سرخ پس ایک تہہ یا دینار جو وقت کہ ہو خون زرد پس آوے دینار روایت کی بہہ ترمذی فی **ف** جو علماء کہتی ہیں کہ سبب صحبت کر تہی ابتدا
 خون میں ایک تہہ یا دینار قطع من لشفنا بنا وینا مستحب ہے وہ ہی حکما لہی ہیں کہ چونکہ ابتدا میں خون سرخ ہوتا ہی اور آخر کو زرد ہو جاتا ہی
ح الفصل الثالث فصل میری عن زید بن أسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما يحل لي من أمتي وكهي حائض فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم نشدني ما إذا كانت حائض
شأنك يا علي رواه مالك والدارقطني اور روایت ہی زید بن اسلم ہی کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 کہا کیا جیز حلال ہی میری بی عورت میری سی و محال میں کہ ہو وہ الحائض پس فرمایا دہلی او سکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خوب مضبوط
 کہ تو دوسرے تہہ دینار اسکا پہر کام تہہ اوپر او سکی ہی یعنی تجھ کو ناف کی اوپری فائدہ اوہا تا مایل ہی اور بخ ہی حرام روایت کی بہہ اہل رواد
 فی بطریق ارسال کی **وعن عائشة** قالت كنت إذا حضت تركت عن الميثاق على الحصى فذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم وكنه ذلك من حديثه رواه أبو داود وأبو هريرة والنسائي والدارقطني وابن ماجه
 بوری بی زید بن اسلم کہ ہونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کی اونٹن دیک ہو میں عائشہ حضرت کی یہاں تک پاک ہو میں روایت کی بہہ
 ابو داؤد فی **ف** ظاہر میں بہہ حدیث مخالف ہی اوپر کی حدیثوں کی جو کہ دلالت کرتی ہیں اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیونکی ساتھ حالت حیض
 میں بیٹھتی وغیرہ کہتی تھی جواب دسکا یہ ہی کہ بہہ حدیث منسوخ ہی ساتھ اون حدیثوں نباشت کہ یا اس حدیث میں نزدیک ہونی ہی مراد ہی
 جامع کرنا یعنی اس حالت میں جاع نہ کر کی تھی جسکیہ کام المیزن آیا ہی ولا تقر بوزن حتی یظہر یعنی صحبت نہ کر و عورت نہ سنی یہاں تک کہ پاک ہو
 اور اس حدیث میں لفظ قلم تقریب کا ساتھ نہ ہر حرف ہی کی اور پیش حرف رکی خود لہم عدل و حتی یظہر و لون ساتھ حرف ت کی ہیں اکثر
 صحیح لفظوں مشکوٰۃ کی میں تو یونہی ہیں اور ہر جہاں شہید جلال الدین کی کہا ہی کہ صحیح یون ہی کہ قلم تقریب تہہ زبردونی و حرف کر

اور رسول اللہ کی لامل کو زہری اور لم نکلن ساتھ زہری لہی لون کی او پیش دوسری اور لفظ لظہ لون سی اور میرک فی کہا ہی کہ سیدہ زہرا علیہا السلام اصل بودا و دین شروع **بَابُ الْمَسْتَحَاضَةِ** باب ہی بیج بیان مستحاضہ کی ف مستحاضہ اس عورت کو کہتی ہیں کہ جسکی رحم میں سے خون جاری ہوتا ہی غیر ایام حیض اور نفاس کی رحم میں ایک گاہ ہی کہ نام اسکا عادل ہی وہیں خون جاری رہتا ہی اور حکم اسکا یہ ہی کہ او میں نماز اور روزہ اور اور عبادتین و صحبت کرنی منع نہیں شرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشہ** قالت جئت فاطمۃ بنت ابی جحیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یدارسو اللہ اللہ الی آخر کة استخاض فلا اظہر افادہ الصلوۃ فقال لا ایتا ذلک عرق و لو لکین یحیض فاذا اقبلت حیضک فکدی الصلوۃ و اذا اذبت فاعسلینک لکم فخر صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی جحیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ای رسول خدا کی تحقیق میں ایک عورت ہوں کہ استخاضہ کی جاتی ہوں پس نہیں پاک ہوتی پس کیا جو روزہ و نماز فرمایا نہیں سوار جسکی نہیں کہ یہ خون پاک گاہی اور نہیں ہی خون حیض کا پس جو وقت کہ آدمی حیض چکے پس جو روزی نماز و جو وقت چاہا ہی وہ پس دہوا ہی سی خون کو یعنی درپہر نہا پر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** ابن ام عظمیٰ کا مذہب یہی کہ اگر ایک عورت معذوہ تہ یعنی و سکوعا تہی کہ مثلاً چہ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی و دن عادیہ کیو امین ایام حیض کی ٹھہری اور اول دن و نوین نماز وغیرہ جو روزی اور جب دن تمام ہو دین تو خون ہو کہ نہادی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدیہ ہی یعنی پہلا عر حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کہ نوہ امین اکثر دن حیض کی کہ دس دن میں او کو ایام حیض کی ٹھہری اور اور امون کی نزدیک عمل تہر بر کر ہی یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر لیا نہیں ہی تو مستحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیثائندہ میں مذکور ہی اور ایام عظمیٰ کہتے ہیں کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آئی ہی روایت کی گئی ہی و طریق سی ایک تو او میں ہی ہی مرسل در و دوسری مضطرب و نہیں ذکر کیا ہی رنگین کا کہ حدیث عروہ کی میں سو حال اسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جس میں اعتبار دن زن کا ہی اور وہ سند ہماری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اور ظاہر یہ کہ یہ عورت معذوہ نہی اور کہا ہی شافعی کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کیلئے اپنی شرمگاہ دہویا کری اور ایام البوحیفہ فی کہا ہی کہ جب قتاوی جہی دہوی ہر نہ دہوی اور لنگوٹ باند ہی اور وضو کری جلدی جلدی پھر خون جو جاری ہی امین معذوہ ہی جو جا ہی ہی آخر وقت تک شرح **الفصل الثانی** فصل دوم **عن عائشہ** قالت یدارسو اللہ اللہ الی آخر کة استخاض فلا اظہر افادہ الصلوۃ فقال لا ایتا ذلک عرق و لو لکین یحیض فاذا اقبلت حیضک فکدی الصلوۃ و اذا اذبت فاعسلینک لکم فخر صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی جحیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ای رسول خدا کی تحقیق میں ایک عورت ہوں کہ استخاضہ کی جاتی ہوں پس نہیں پاک ہوتی پس کیا جو روزہ و نماز فرمایا نہیں سوار جسکی نہیں کہ یہ خون پاک گاہی اور نہیں ہی خون حیض کا پس جو وقت کہ آدمی حیض چکے پس جو روزی نماز و جو وقت چاہا ہی وہ پس دہوا ہی سی خون کو یعنی درپہر نہا پر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** ابن ام عظمیٰ کا مذہب یہی کہ اگر ایک عورت معذوہ تہ یعنی و سکوعا تہی کہ مثلاً چہ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی و دن عادیہ کیو امین ایام حیض کی ٹھہری اور اول دن و نوین نماز وغیرہ جو روزی اور جب دن تمام ہو دین تو خون ہو کہ نہادی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدیہ ہی یعنی پہلا عر حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کہ نوہ امین اکثر دن حیض کی کہ دس دن میں او کو ایام حیض کی ٹھہری اور اور امون کی نزدیک عمل تہر بر کر ہی یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر لیا نہیں ہی تو مستحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیثائندہ میں مذکور ہی اور ایام عظمیٰ کہتے ہیں کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آئی ہی روایت کی گئی ہی و طریق سی ایک تو او میں ہی ہی مرسل در و دوسری مضطرب و نہیں ذکر کیا ہی رنگین کا کہ حدیث عروہ کی میں سو حال اسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جس میں اعتبار دن زن کا ہی اور وہ سند ہماری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اور ظاہر یہ کہ یہ عورت معذوہ نہی اور کہا ہی شافعی کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کیلئے اپنی شرمگاہ دہویا کری اور ایام البوحیفہ فی کہا ہی کہ جب قتاوی جہی دہوی ہر نہ دہوی اور لنگوٹ باند ہی اور وضو کری جلدی جلدی پھر خون جو جاری ہی امین معذوہ ہی جو جا ہی ہی آخر وقت تک شرح **الفصل الثانی** فصل دوم **عن عائشہ** قالت یدارسو اللہ اللہ الی آخر کة استخاض فلا اظہر افادہ الصلوۃ فقال لا ایتا ذلک عرق و لو لکین یحیض فاذا اقبلت حیضک فکدی الصلوۃ و اذا اذبت فاعسلینک لکم فخر صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی جحیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ای رسول خدا کی تحقیق میں ایک عورت ہوں کہ استخاضہ کی جاتی ہوں پس نہیں پاک ہوتی پس کیا جو روزہ و نماز فرمایا نہیں سوار جسکی نہیں کہ یہ خون پاک گاہی اور نہیں ہی خون حیض کا پس جو وقت کہ آدمی حیض چکے پس جو روزی نماز و جو وقت چاہا ہی وہ پس دہوا ہی سی خون کو یعنی درپہر نہا پر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** ابن ام عظمیٰ کا مذہب یہی کہ اگر ایک عورت معذوہ تہ یعنی و سکوعا تہی کہ مثلاً چہ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی و دن عادیہ کیو امین ایام حیض کی ٹھہری اور اول دن و نوین نماز وغیرہ جو روزی اور جب دن تمام ہو دین تو خون ہو کہ نہادی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدیہ ہی یعنی پہلا عر حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کہ نوہ امین اکثر دن حیض کی کہ دس دن میں او کو ایام حیض کی ٹھہری اور اور امون کی نزدیک عمل تہر بر کر ہی یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر لیا نہیں ہی تو مستحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیثائندہ میں مذکور ہی اور ایام عظمیٰ کہتے ہیں کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آئی ہی روایت کی گئی ہی و طریق سی ایک تو او میں ہی ہی مرسل در و دوسری مضطرب و نہیں ذکر کیا ہی رنگین کا کہ حدیث عروہ کی میں سو حال اسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جس میں اعتبار دن زن کا ہی اور وہ سند ہماری ہی صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اور ظاہر یہ کہ یہ عورت معذوہ نہی اور کہا ہی شافعی کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کیلئے اپنی شرمگاہ دہویا کری اور ایام البوحیفہ فی کہا ہی کہ جب قتاوی جہی دہوی ہر نہ دہوی اور لنگوٹ باند ہی اور وضو کری جلدی جلدی پھر خون جو جاری ہی امین معذوہ ہی جو جا ہی ہی آخر وقت تک شرح **الفصل الثانی** فصل دوم **عن عائشہ** قالت یدارسو اللہ اللہ الی آخر کة استخاض فلا اظہر افادہ الصلوۃ فقال لا ایتا ذلک عرق و لو لکین یحیض فاذا اقبلت حیضک فکدی الصلوۃ و اذا اذبت فاعسلینک لکم فخر صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی جحیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ای رسول خدا کی تحقیق میں ایک عورت ہوں کہ استخاضہ کی جاتی ہوں پس نہیں پاک ہوتی پس کیا جو روزہ و نماز فرمایا نہیں سوار جسکی نہیں کہ یہ خون پاک گاہی اور نہیں ہی خون حیض کا پس جو وقت کہ آدمی حیض چکے پس جو روزی نماز و جو وقت چاہا ہی وہ پس دہوا ہی سی خون کو یعنی درپہر نہا پر نماز پڑھ روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** ابن ام عظمیٰ کا مذہب یہی کہ اگر ایک عورت معذوہ تہ یعنی و سکوعا تہی کہ مثلاً چہ روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی و دن عادیہ کیو امین ایام حیض کی ٹھہری اور اول دن و نوین نماز وغیرہ جو روزی اور جب دن تمام ہو دین تو خون ہو کہ نہادی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدیہ ہی یعنی پہلا عر حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہو گئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کہ نوہ امین اکثر دن حیض کی کہ دس دن میں او کو ایام حیض کی ٹھہری اور اور امون کی

و معنی سب کلمات و بیان کی بخشی جاتی ہیں مگر کبریا نہیں بخشی جاتی بدو فیصل الہی کی اور اگر کوئی کہی کہ حسب اعتبار کو ہر روز کی نمازوں کی
 مثلاً یا تو جمعہ وغیرہ کو سب نمازوں کا جواب سکا یہ ہے کہ یہ ہر ایک صلاحیت مثالی کی کہی ہیں پس اگر صغیر و کنا ہو تو تین تین تو انکو یہ سادہ دینی ہیں الہی
 کہیے جاتی ہیں اسطیٰ و سبب تک نیکیاں اور بلند کی جاتی ہیں درجی و سبب یہ ملا علی غامدی کی لکھا ہے اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے یہ جواب لکھا ہے
 کہ یہ کفارہ کریمو الہی میں اور صلاحیت و سبب تک نیکیاں ہوا اور سبب ہوا ہی مثلاً اگر ایک فی تقصیر نماز میں کی اور وہ لائق کفارہ کی نہ ہو تو مجتہد
 مثلاً ہی اور اگر جمعہ میں یا دو نو میں تقصیر کی وضمان و کفر مثلاً ہی اور اگر جمع ہو وین یعنی سب لائق کفارہ کی ہوں تو سب کفر خوب مثلاً ہی اور
 بحث زیادتی تکفیر کی ہوگی انکس جرائع و کفرانی ایک ہی ہی لیکن کہی ہوئی ہیں تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہی **و عنہ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذینکم لو ان نهاراً یبای احکمکم یغسل فیہ کل یوم خمساً هل یفتی مرث
 ذکر نہ شئی قال لا یفتی مرث ذکر نہ شئی قال فذلک مثل الصلوات الخمس یغسل فیہن الخ یا متقی علیہ
 اور روایت ہی اور نہیں ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خبر و وجہ کہ اگر وہی نہر یا ہر روز واری ایک نہر کی معنی مثلاً کہ نہاں ہی اور
 ہر روز یا پنج بار یا کئی بار یا ہر سال ہی سب کی سب کہ صحابہ کی نہیں جاتی ہر سال ہی سب کی سب کہ فرمایا بس یہ مثال ہی یا چون نمازوں کی مسافرت
 سے البسبب کی گناہ یعنی صغیر و روایت کی یہ بخاری اور سلمی **و عن** ابن مسعود قال ان رجلاً اصاب من امرأۃ
 فذلک قال الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فانزل اللہ تعالی و اقرع الصلوة طن فی الشہار و ذلک
 من اللیل ان الحسنات یذهب بن السیئات فقال الرجل یدرسون اللہ الی هذا قال لجمیع امی کلہم
 و فی رواۃ لیس علیہ من امی متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود ہی کہا کہ تحقیق ایک شخص فی ایک عورت کا بوسہ
 یا ہر یا و حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بس خبر کی و کہی ہیں حضرت فی انکو کہہ جواب نہ دیا منتظر حکم الہی کی ہی بعد از ان اوس شخص
 فی نماز پڑھی ہی بنی صلی اللہ تعالی فی یہ بیت اور قائم کہ نہ نماز کو چھ دو لون طرفوں کی او چند ساعات رات کی تحقیق نیکیاں مثالی ہیں ہر ایک
 فی گناہ صغیر و ہر ایک اوسنی یا رسول اللہ و اسطی میری ہی یہ بات خاص فرمایا و اسطی تمام امت میری سبکی و ایک روایت میں جواب یوں کہ
 کہ یہ بات و اسطی اوس شخص کی ہی کہ کیا سا تہ سب کی امت میری ہی جو بعد برائی کی پہلائی کر گیا ہی بات و سبکی ایسی حال ہوگی
 روایت کی یہ بخاری سلمی فی **و** نام اوس شخص بوسہ یعنی والی کا الیہ تہ تہ تہ فی اوس شخص روایت کی ہی اوسنے کہا کہ انی میری
 پاس ایک عورت کچھ برین مول یعنی کوس کہا یعنی اوسکو کہ میری گھر میں کچھ برین اس سے زیادہ اچھی ہیں اس میری ساتھ گھر میں کی پس بوسہ کنا
 کیا یعنی اوسکو کہ کیا اوسنی و اس میری پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جبیکہ بیان نہ کو ہی اور دو نو طرفوں کی ہی مرا ہی دل رزاور
 آخر روز اول روزین نماز صبح کی ہی اور آخر روزین ظہر و عصر اور قائم کہ نہ نماز چند ساعات رات میں یعنی نماز مغرب و عشا کی پڑھ کر
و عن انس قال جاء رجل فقال یدرسون اللہ الی اصبحت حدثاً فافندہ علی قال و کہ یسألہ عنہ و
 حکمت الصلوة فصلى ثم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقضی الشی صلی اللہ علیہ وسلم
 قام الرجل فقال یارسول اللہ اصبحت حدثاً فافندہ فی کتب اللہ قال الیس قد صلیت معاً قال نعم قال فان اللہ قد عفا
 اوجہک متفق علیہ اور روایت ہی انس ہی کہا یا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق یہو چھوچھو نہیں مد کو بن فام کہم کہ و اوسکو مجھ کہا و ہی فی
 اور نہ جو حضرت فی اوس حال حکمی اور وقت آیا نماز کتب نماز پڑھی اوسنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جبکہ پوچھل خبر

[illegible]

کی اور کیا اوسکو اونگہا کی کی اور پھر یعنی ہمیشہ پہلی اور باطل نہ کی بسبب بنائی اور دکھائی کی وجہ اور خود کی محافظت کی وصی دین اپنے
 کی یعنی اقصیٰ امور دین پہلی اور جتنی ضائع کیا اوسکو پھر شخص اسطرح و جتنی کی کسوا نماز کی ہی بہت ضائع کر نوا لا ہی بہر کہا یہ کہ پڑھو نماز
 خیر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز بہا تنگ کہ ہوسایہ مانا ایک تہار کی یعنی ہوسایہ پہلی کی اور پڑھو نماز عصر لہی وقت کہ انساب بلند ہو
 سفید صاف بقدر و جتنی کی کچلی سوار چہ کوس یا کوس پہلی اور پڑھو نماز صبح وقت کہ غایت جادی سورج اور پڑھو نماز صبح وقت
 کہ غایت ہوشی تہائی رات تک پس جو سو دی یعنی پہلی چٹاکی پس سو دی اٹھیلن کی پس جو سو دی پس سو دی اٹھیلن کی پس جو سو دی پس سو دی
 اٹھیلن کی اور پڑھو نماز صبح لہی وقت کہ ساری ظاہر ہونے لگتی یعنی صبح کی تاریکی میں پڑھو رات کی نہ کہ ایک کی محافظت
 نماز کی کی محافظت کہ امور دین کی کی ساری کا نماز ستون بن کا ہی اور باز کرتی ہی یا پڑھو نماز کی اور جتنی سکھ ضائع کیا یعنی بالکل نہ پڑھی یا وجبات
 اوسکی ترک کی تو وہ ہوسایہ نماز کی اور وجبات اور حجابات کو بہت ضائع کر نوا لا ہی کو تیکہ ہم اصل عبادتوں کی ہی حجاب کا خیال نہ کیا تو غیر سیکھا کیا کیا گیا
 اور جو فرمایا کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یعنی بعد اوسکی متصل ساتھ و سکی کا اول وقت نہ کر کا اور ہر ہر بات اعتبار مکان خاص کی زوال
 کہ وہاں سایہ پہلی اسقدر ہو گا جیسکہ در معلوم ہو چکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی اتہ مختلف مکانوں اور زمانی کی اور نہ سو کو اٹھیلن و سکی بہرہ و عا
 ساتھ ہی الارضی اور بقیہ ارضی کی و سکی لہی کہ تغافل کری نماز عشا کی اور سورہی بغیر سورہی بہرہ و عاتین باہکی تاکہ کی ہی کہا ہی ابن حجر شافعی
 کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سوا پہلی نماز کی حرام ہی اور ہمارے نزدیک ہم حمل ہی تفصیل پر کہ اگر بعد دخل ہونی وقت کی سو دی اور مکان
 کہ ہمارے کی تمام وقت نماز کہیں ہوا ہی رہو گا تو نہیں جائز ہی و سکو نماز اگر اعتقاد ہی اپنی نفس پر کہ بغیر جگہ کی جاگ و پڑھو گا ایسی وقت کہ کامل
 نماز پڑھو گا وقت میں تو جائز ہی اور اگر پہلی وقت کی سو دی تو اوہ میں اختلاف کیا ہی علما نے بعضے تو پہلی ہی تفصیل ہی میں ہی بیان کرتی ہیں
 اور بعضے کہتی ہیں کہ اوہ میں مطلق حرام نہیں اس لہی کہ پہلی وقت کی مکات ساتھ نماز کی نہیں اور تفصیل جو پہلی صورتیں بیان کی وہ موافق تو عد
 ہمارے کی ہر ع و حسن ابن مسعود قال کان قد ذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطحس فی الضیف
 ثلثۃ اقدار الی خمسۃ اقدام وفي الشتاء خمسۃ اقدام الی سبعۃ اقدام رواہ ابو داؤد والنسائی
 اور روایت ہی ابن مسعود کی کہا تھا انداز نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ زمین میں قدم ہی بائیں قدم کھل و رجائی میں بائیں قدم
 سے سات قدم تک روایت کی بہرہ البودا و دورسانی فی وقت زیادتی بیج سایہ جائز کی س لہی ہوتی ہی کہ سایہ پہلی اوس تفصیل میں زیادہ
 ہو ناہی اور گرمی میں کم خصوصاً حرم شریف میں والا بڑھ لون وقت برائے ہیں اور بہر تقدیر بہرہ حدیث دلالت کرتی ہی اور ناخنہ کی نظر
 کی وقت زوال ہی اور قدم مراد ہی ساتویں حصہ قدر شخص کی سی اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکی کہ قد آدمی کا سات
 سات قدم و سیکلی ہوتا ہی شرح بہرہ جدول کہی جاتی ہی کہ مناسب ہتمام کی ہی میں مقدار ہر مہنی کی سایہ پہلی کی اور اوقات
 نماز کی و در مقدار شفق اور صبح صادق کی کہی ہی اول بعض اصطلاحات اسکی معلوم کیا جاہی تا مطلب کا خوب سمجھا جاوے جانے
 جاہی کہ ایک قدم ساٹھہ دقیقہ کا ہوتا ہی اور ایک قیضہ ساٹھہ آن کا ہوتا ہی اور آن بہرہ ہی کہ اوہ میں گیا رہ بار لفظ ائدہ کا کہیں
 اور ایک گھر سی ساتھ پہل کی ہوتی ہی اور ایک پہل ساٹھہ ریزہ کا ہوتا ہی اور ایک ریزہ ساٹھہ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف
 کہی کی ہوتا ہی جیسکہ کہیں آن اور ذرہ ہوتا ہی کہ اوہ میں ایک حرف ہی نہ کہ سیکلیں و بعضوں نے کہا ہی کہ کل و کو کہی نہ کہ ایک
 ائدہ بار لفظ ائدہ کا کہیں بہرہ جدول فراخیر الصنم فی تجب لفق و الخلاۃ شاہجہان اولیٰ لہی اور حضرت شاہ ولی اندھ جت دہلوی رح فی سنن

[illegible]

باب تعجیل الصلوٰۃ باب بیچ بیان جلدی نماز پڑھنی کی فضیلتی نماز میں اصل ایسہ کہ جلدی کرے اوس میں بوجہ قول اللہ تعالیٰ
 کُنْ تَابِعُوا الْاٰخِرَاتِ یعنی پھر جلدی کرو پہلا یونین مگر کہ جہاں شروع فی تاخیر کو فرمایا ہے وہاں تاخیر کرے اور امام شافعی کی نزدیک اصل وقت نماز پڑھنے
 میں سب سے مطلق اور امام غزالی کی نزدیک صحیح ہے اگر کسی میں نظر کو ٹھنڈی وقت پڑھے اور فجر کو روشنی میں سب تو نہیں اور عشا کو در کر کہ پڑھے
 اور عصر کو شبی یا خیر کرے یہاں تک کہ آفتاب غمیر نہ ہو و او ربیلہ ہی پڑھنی کی حد یہ ہے کہ نصف اول وقت کہیں پڑھے ہی **فصل اول**
 فصل پہلی عن سيار بن سلمة قال دخلت انا و ابي على ابي بزرغ الا سلكني فقال لك ابي كيف
 كان رسول الله صلى الله عليه و سلم يصلي المَكْتُوبَةَ فقال كان يصلي اربعين ركعة التي تدعو بها
 الاول حين تدحض الشمس و يصلي العَصَا ثوباً جدياً الى رجليه في اقصى المدينة و الشمس حية و
 سبب ما قال في المغرب كان يستحي ان يخرج العشاء التي تدعونها العتمة و كان يكره اللهم قبلها و الحديث بعد لها و كان
 من صلوٰۃ الغداة حين يعرف الرجل جلسته و يعرف الاستين الى المائدة و في رواية و لا يبالى بتأخير العشاء الى ثلث الليل الا يجب ان
 قبلها و الحديث بعد لا يفتقر تحييده و ايت هي بار بن سلامی کہہ کہ داخل ہوا میں اور بار میرا اور ابی بزرہ سلمی کی پس کہا اسکو باب میری
 فی کس طرح تھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی فرض اس کہا تھی پڑھتی نماز ظہر کی کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز جو وقت کہ وہ تھی
 دوپہر اور پڑھتی نماز عصر پھر پڑھتی بعد عصر کی ایک ہم میں سی طرف مکان اپنی کی بیچ کنارہ مینہ کی اور آفتاب زندہ ہوا یعنی چٹا

ہو تاغیر سی کہا ساری اور پھر لا میں اور پھر کو کہ کہا ابو بکر نے بیچ حق نماز مغرب کی اور پتی حضرت کہ سبب کہی تھی یہ کہ دیر کر پڑھیں نماز عشاء اور
نماز کہ کہی ہو اور اسکو عجمہ اور پتی حضرت کہ وہ کہتی تھی سوائے کو پہلی عشا کی اور بات کہ نیکو چھی او سکی اور پتی پڑھتی نماز صبح کو اسوقت کہ پہچانا
آدمی چند شین سے آگے اور پتی سائہ تیرسی سو تیرون تک اور پتی ایک ایت کی یہہہ کی کہ نہیں پروا کرتی سائہ دیر لگاتی عشا کی نہائی رات تک
اور نہیں دوست کہتی سوائے پہلی عشا کی اور بات کہ نیکو چھی عشا سی روایت کی یہہہ بخاری اور سلم فی ف ظہر کا وقت جو اس میں ذکر ہو نماز یہہہ
کہ اسوقت جائز کی دلو میں پڑھتی ہوگی گرمی میں تہندی وقت میں نماز پڑھتی حضرت سی ثابت ہوئی ہی تو لا اور فعلا اور عجمہ کہی میں تاکہ
کو کہ بعد غائب ہوئی شفق کی پیدا ہوئی ہی عشا کو عجمہ کہی تھی کہ کو حضرت فی ان اس میں منع فرمایا اور مراد تاخیر سی تاخیر تہائی رات تک کی ہی
اور کہ وہ کہتی تھی سوائے پہلی عشا کی اور بات کہ نیکو چھی سکی یعنی دنیا کا کلام نہ کر کہ وہ کہتی تھی اس لیے کہ ختم عمل عبادت و ذکر اور پھر کو
کہ فہم بہن موت کی ہی اور شرح حالت میں کہا ہی کہ اکثر علماء کہہ کہتے ہیں سوائے پہلی عشا سی اور بعضوں فی اجازت دی ہی اور پتی ابن
عمر دہنی تہائی و سکی اور بعضوں فی اجازت دی ہی رمضان میں اور کہا لوفی فی جب لکبت دی نیندا اور نہ خوف ہو فوت ہوئی وقت کا تو سونا
کہ وہ نہیں اور کلام نہ کر کہ بعد عشا کی ایک جماعت علماء کی کہ وہ کہہ ہی از بخانہ ایک عید بن سبب کہ کہی تھی سوسہ نماز عشا سی یعنی غیبت عشاء
جسوسہ سے زیادہ طرف میری لکھ کلام کرنی ہی بعد اسکی اور اجازت دی ہی بعضوں فی کلام کرنی کی علم میں اور پتی اس کی کہ ضرر ہو جائے تو ہی
اجازت دی ہی کلام کر کے سائہ گہرا لونی اور ہمان کی یہہہ طاعلی تاری سی فی کہا ہی اور شیخ عبدالحی فی کہا ہی کہ دلو تیر و میں اجازت
ہے سونا اگر ہو وی سائہ قصد دفع کمال و حاصل کرنی نشاط کی نماز میں جائز ہی خصوصاً رمضان اور کلام اگر ضرر ہی ہی اور پتی یہودی
وہ ہی جائز ہی **وعن** محمد بن عیسیٰ بن عیسیٰ قال سالت ابا یوسف بن عبد اللہ عن صلۃ اللہ فی صلی اللہ
علیکم و آفکال کان یصلی الظہر یا لھا جرحۃ والغصۃ الشمس حیمۃ والمغرب اذا وجبت العشاء اذا کثر التکلیف فلو اقلی الخ
اور روایت ہی محمد بن عمرو بن حسن بن علی ہی کہا پھر چاہی جابر بن عبد السدی حال نماز میں صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تھی نماز پڑھتی ظہر
دو پھر ڈھلی اور پتی عطر و س حال میں کہ آفتاب ہوتا نہ دھنی روشن اور مغرب جو وقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جو وقت کہ ہونی بہت
لوگ جلد ہی پڑھتی اور جب حق کی کم دیر کہ کر پڑھتی اور پتی صبح اندھیری میں روایت کی یہہہ بخاری اور سلم فی ف عشا کی جن میں جو کہا اس
معلوم ہوا کہ اگر سائہ قصد کثرت جماعت کی نماز کو اول وقت سی تاخیر کر میں جائز ہی بلکہ مستحب کہا ہی علماء کی کہ امام ابو حنیفہ فی اول وقت کو ترجیح
جو اگر نماز اول وقت کا نہیں کیا ہی ہی سبب نہیں کیا ہی یہہہ کہ اول وقت فضیل نہیں ہی اول وقت بذات فضل ہی لیکن سبب بعض عوارض خارجی کی
تاخیر اولی ہونی ہی اور صبح جو تاریکی میں پڑھتی تھی ظاہر سبب کا یہہہ معلوم ہوتا ہی کہ بیڑہ سطحی حاضر ہونی جماعت کثیر کی ہا کہ صحابہ
بیدا تھی رات کی سوائے پہلی ہونی تھی پس صبح کو سوری ہی موجود دھنی تھی اور اس حدیث سی یہہہ نہیں معلوم ہوا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی
میں پڑھتی تھی اور اگر ہو وی ہی تو روشنی کو وقت پڑھنی میں واقع ہوا ہی اور ام جہاری نزدیک راجع تر ہوا ہی فعل ہی: **وعن**
انس قال کنا اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالظہر لیسجدنا علی اذاننا انشاء اللہ منفق عن کثیر من الخ
اور روایت ہی انس سی کہا تھی ہم جو وقت نماز پڑھتی پھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سجدہ کرتی ہم پھی پھر ڈھیر و سطحی سجاوا
گرمی کی روایت کی یہہہ بخاری اور سلم فی اول وقت عشا کی ہی میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا مستحب کو پھی ہونی کی پھر ہی پڑھتی
ہے اور شافعیہ تاویل کرتی ہیں کہ وہ پھر ہی پھی ہونی تھی بلکہ گرمی کی لیے سجدہ کرنا پھر یا رکا تھی اولی نزدیک جائز نہیں ہی سجدہ

رنا اوس کپڑی پر کہ علی سبب حرلت کی تعلی کی اور حضرت سوا بیل الصلوۃ میں اس حوالہ سے لایا ہی کہ اول وقت میں زمین زلزلہ
 گرم ہوتی ہی پس گرمی میں تھلرول وقت پڑھتی تھی باوجودیکہ یہ بات اس میں معلوم نہ کی کیونکہ بعضی وقت صبح غیر اول وقت کی ہی زمین گرم ہوتی
 ہے بلکہ زیادہ تر صبح **وَمِنْ رِوَايَةِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَدَّ أَحَدُكُمْ الْحَسَّ فَأُثِرَ دُونَ**
بِالصَّلَاةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْخَارِجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالضَّحَى فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَسِّ مِنْ فِيضِ حُجَّتِهِمْ وَأَشْتَكَّتِ النَّارُ
إِلَى رِجْلِهَا فَقَالَتْ رَبِّ اكْلُ بَعْضِي بَعْضًا فَإِنَّ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ
أَشَدُّ مَا تَجِدُ وَنَ مِنْ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُ وَنَ مِنْ الزَّمْهِرِيِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
لِلْخَارِجِيِّ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُ وَنَ مِنْ الْحَرِّ فَقَدْ سَمِعْتُهَا وَأَشَدُّ مَا تَجِدُ وَنَ مِنْ الْبَرِّ فَمَنْ زَمَّهْرِيْدَهَا
 اور روایت ہے میری یہ کہ فرمایا رسول خدا سلم فی جبکہ شدت گرمی کی پس ٹھنڈی وقت پڑھو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کی ابوہریرہ
 سے لفظ بظہر کا بجای الصلوۃ کی آیا ہے یعنی ٹھنڈی وقت پڑھو نماز ظہر کی اور اس روایت میں بہتر زیادہ آیا ہے پس سختی شدت گرمی کی بہا ہے دوزخ
 کے اور شکایت کی آگ فی طرفت ربی کی کہ ایک ای رب سے کہ آیا بعضی میری فی بعض کو پس ان دن زیادہ علی او سکی ساتھ دوم یعنی کی ایک
 دم جاڑی میں اور یکدم گرمی میں شدت آوچیر کی کہ پانی ہو تم گرمی سے اور شدت آوچیر کی کہ پانی ہو سردی سے او نہیں دوزخ کی سبب ہے کہ
 گرمی اور جاڑ میں پس روایت کی یہم بخاری اور سلم فی ابویچ ایک نایت کی واطی بخاری کی شدت آوچیر کی کہ پانی ہو تم گرمی سے سبب دم گرم
 دوزخ کی سے ہی اور شدت آوچیر کی کہ پانی ہو تم سردی سے پس بیٹم سرد او سکی سے **ف** کہ آیا بعض میری فی بعض کو یہم کنایہ ہی اختلاف
 اور از دحام اخرا سے گو یا ہر ایک چاہتا ہی کہ فنا کر دی دوسرے کو واطی بخاری و سکی پس حکم کیا ساتھ دوم یعنی کی مراد ساتھ ہی شعلہ رنا اور
 باہر نکلتا او سکا ہی دوزخ سے جیسکے جوان دم لینا ہی و مراد باہر نکلتی ہی اور ایسی وقت میں نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ شدت بہت ہوتی
 اس لیے کہ وہ وقت شخ حاصل نہیں ہوتا اور اس میں شبہ دار نہ ہوتی بلکہ دل تو یہم کہ شکایت کے آگ فی اور اوس دم سرد نکلتا ہی سکی کیا سنی
 جواب یہم کہ مراد آگ ہی جگہ لہ و سکی ہی یعنی دوزخ اور اس میں طبقہ نہر رہی ہی دوسرے یہم کہ یقیناً معلوم ہوا کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب و ارض و
 او سکی سے پس اس کو آثار دوم یعنی دوزخ کی سے کہ اسکی کیا وجہ جواب کا یہم کہ سختی گرمی اور سردی کیلئے فرمایا ہی آثار دوم یعنی دوزخ کی سے جس
 گرمی کو اور سردی کو اگر کو فی فلسفہ ہی کہ سختی گرمی اور سردی کی ہی سبب قریب و بعد آفتاب کے ہی جواب کا یہم کہ وجود او سکی ہو سکتا ہی اور دوزخ
 کی دم فی سختی نہ کر یا ہو انکا باوجود خبر خبر صادق کی ہے لہذا طریقہ سلام سے یہم کہ جو سبب صیث کی جاہی کیچ وقت سختی سردی کی نماز فجر کو ہے
 تاخیر گرمی جواب کا یہم کہ سردی صبح کو آفتاب نکلتی تاکہ ہی ہی اگر جب تک تاخیر نہ کرے تو وقت جلا جلا ہتا ہی اور اس صیث ہی معلوم ہوا کہ گرمی میر
 ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہے اور یہ طرح صحابی ہی ہی مقول ہی ہی حدیث بخاری کی آیا ہے کہ صحابہ نماز ٹھنڈی وقت پڑھتی تھی یہاں تک کہ ٹیلوں کی
 زمین پر پڑنے لگتی تھی اور ٹیل پہلی ہوتی ہی فی بین سائی او سکی دیرین زمین پر پڑتی ہیں بخلاف چیزوں دراز کی مانند مارون وغیرہ کی کہ اگر کو
 سا جلدی معلوم ہوئی لگتی ہیں اور بعضی روز تو نہیں آیا ہی کہ صحابہ دیواروں کی سائے میں ہی نماز کو جاتی تھی در دیوار میں دوسو وقت میں سات گز کو
 نہیں اور بعضیوں فی آدمی وقت تک تاخیر کر کہ آیا ہی دیرید ہی حل کرنا برا و کو اور وقت زوال کی واطی ٹھنڈی او سکی کی نسبت گرمی وقت پڑھ
 جیسکے بعضی شافعی کہتے ہیں کیونکہ مہر ما و سکا سردی نسبت استوا کی خلاف خبر یہ کہ ہی اور ہلایہ میں لکھا ہی سختی گرمی ادن غہر وغینہ
 صبح وقت پہنچنی آفتاب کے ہی ایک مثل کو پس ابراہیم جو کہ اوس سے ہی تاخیر گرمی حاصل یہم کہ حدیث میں صبح یا لغہ ابراہم کی بہت سے وار د ہو

ہیں اور وہ جو بیچ حدیث نبی سے آیا ہے کہ ہمیں حکایت کی آنحضرت سے گری و دو پہر کی پس قبول نہ کی عرض ہماری وہ محمول ہے اگر اور ہونے لگا
 تاخیر کی تمام وقت سے کی تھی و اللہ اعلم اور یہ جو امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر اور حضرت ہی اور وہ بھی وہی کہیں اس کے بیچ طلبت عات کی مسجدوں میں
 جانی ہیں و شفت کہینچے ہیں اور جو کہ تہا ادا کرے یا مسجد قوم کی میں پڑھے دوست کہ کتابوں میں کہ تاخیر نہ کرے اول وقت سے یہہ مخالف
 ظاہر حدیث کی ہے اور نزدیکی ایک حدیث لایا ہے کہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ آنحضرت فرمیں ہی حکم کرتی تھی ساتھ براد کی باوجود ویکہ سب ایک جگہ جا
 جمع تھے اور کہا نزدیکی کی کہ قول دشمن کا اگر کیا ہی طرف تاخیر ظہر کی بیچ شدت گری کی اولی و درشت سے ساتھ بیاباع کی پر ع
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُلي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مِنْ تَفِيقِهِ حَيَّةً قَدْ هَبَّ الدَّاهِبُ
 إِلَى الْعَوَالِمِ فَيَايَتُهُمْ وَالشَّمْسُ مِنْ تَفِيقِهِ وَبَعْضُ الْعَوَالِمِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ
 وَأُخْرَى مِنْ تَفِيقِهِ وَأُورِدَتْ هِيَ نِسْ سِي كَمَا تَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِبٌ بِهِيَ عَصْرُ كِي أَوْافَاتِ الْبَيْتِ يَوْمًا أَوْ زَمَنًا بَعْضِي رَوَى
 بِسُجَاتَا جَانُوا الْأَطْرَفَ عَوَالِي مَدِينَةٍ كِي بِسُ بِهِيَ آؤُكِي بِاسِ وَأَوْفَاتِ بَلَدِ يَوْمًا أَوْ بَعْضِي عَوَالِي مَدِينَةٍ كِي جَا كُوسِ بِهِيَ يَا بَانْدَا كِي سِنِي
 قَرِيبًا كُوسِ كِي رَوَاتِ كِي بِهِيَ نَجَارِي دَرِ سَلَمَ نِي **ف** عَوَالِي حَمِجَ عَالِيَتِ كِي هِيَ وَوَسْكَانِ هِيَنَ شَهْرٍ بِاسُ شَهْرٍ مَدِينَةٍ كِي بَلَدِي بِسُ ع
عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاتُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا
 أَصْفَرَتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَسِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَقَسَى أَرْبَعًا لَا يَدْرُكُ اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے او ہنہن ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیہنی نماز عصر کی کہ اخیر وقت میں بیچ جانی ہی نماز منافق کی ہی بیہنا ہوتا
 انتظار کرتا ہی قناب کا یہاں تک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سیگنوں شیطانی یعنی قریب غروب سے ہوتا ہی اگر ہوتا ہی آخر
 نماز کی ہی پس ٹھونگیں اٹا ہی جا رہنہن یا دکر تا اندک او مہین گرتھوڑا روایت کی یہہ سلم ن ی **ف** ٹھونگیں اٹا ہی جا رہنی جلدی جلدی
 سجدی کرتا ہی اخیر طہانیت کی جب سیکہ جانور دا نہ چٹنا ہی اور جحد و عصر میں ہوتی ہیں جہد اور یہاں چار فروائی اس ہی کہ پہلی سجدہ کی بعد
 جب سہرا ہی طرح نہ اٹھا یا نو د و لون سجدوں کی حکم ایک سجدہ کا یکڑا یا باعتبار کی فرمایا کہ دو لون سجدہ کو ایک کر لی اعتبار کیا اور خاص عصر
 کا ذکر کیا اور نماز کو نہ کیا اس ہی کہ یہہ نماز وسطی ہی سکس عایت مذکر فی ہیبت جرات ہی ہیبت اور وکلی و سکس ہی مظهر فی کہ خبی تاخیر کیا
 نماز عصر کو قناب سے زرد ہونی تک پس تحقیق شاہ کیا اپنی کو ساتھ منافق کی کہ چونکہ منافق نہیں آ زرد کرتا ہی صحت نماز کی بلکہ بیہنا ہی وسطی
 بچنی کی تھوڑی اور ہنہن برادر تا ہی تاخیر کی اس ہی کہ ہنہن چاہتا ہی تو اب بن واجب مسلمان کو کہ مخالفت کرے منافق کی **ح**
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ دَخَلْتُ نَعُوذُكَ صَلَاتِي الْعَصْرَ لَأَتَمَّ وَأَوْفَى وَأَهْلُ قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص فوت ہو جاؤ اور اس ہی نماز عصر کی پس گویا کہ لوئی گئی اہل وکلی
 اور مال اس کی روایت کی یہہ نجا رہی دَرِ سَلَمَ ن ی **ف** بیہ جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئی اس کی گھر کی لوگ و مال بالکل یا ناقص
 ہونی پس چاہی کہ ڈری اسکی فوت ہونی سی مانند ڈرنی کی جانی رہنی اہل و مال کی سی بلکہ زیادہ اوس اور وجہ خاص اسکی فکر نہ کرے
 یہہ کہ یہہ نماز وسطی ہی پس ترک کا بدتر ہی ترک کرنی غیر اسکی ہی **ع** **وَعَنْ** بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ تَرَكَ لِعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ رَوَاهُ ابْنُ حِبَارٍ
 اور روایت ہے بَرِيدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فی جس شخص نے جو پڑھی نماز عصر کی پس شخص باطل ہوئی اہل وکلی روایت کی یہہ نجا رہی ن ی **ف** سبب ترک کرنی پس نماز

کہ نماز ہی اسکی تو ذرا ہی اسکی اذکار اور فوت ہوئی ہی فضیلت جماعت کی پس اسکی ابو ذر بنی ندبیر اسکی پوچھی فرمایا نماز پڑھو تو سخت وقت پیر
 اگر یا تو نماز کو یعنی حاضر ہو و تیرا وقت سا بڑھو نہ کی پھر پڑھو نماز کہ یہ جو اسکی ساتھ پڑھیں گے نفل ہوگی اس معلوم ہوا کہ اگر امام یا دیگر کسی نماز کو وقت
 مستحب ہو تو معتد بہ ہو لگو چاہی کہ نماز اپنی پڑھ لیوں اول وقت میں ہر امام کی ساتھ پڑھیں تو افضلیت وقت کی اور جماعت کی یا دین اور یہ حکم عباد
 مظهر حق اس لیے کہ صبح اور عصر کی بعد نفل پڑھ کر وہ میں اور دیگر کے تین رکعت ہوتی ہیں اور نفل تین رکعت شریعت میں ہوتی اور اس حدیث میں یہ حکم جو
 مطلق ہے اسبب ضرورت کی تھا کہ نماز اول امام کی ساتھ پڑھیں تین وقت اور دوسرے کہ وہ کا ہونا آسان ہے تفتنہ اور تہائی ہی یعنی اسے ضرورت
 میں اسباب ہوجاتی ہیں کہ روایت اور اس حدیث میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ واقع ہوئی نبی کے زمانہ میں ہر ع
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ **وَمَنْ أَدْرَكَ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ**
 روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی بائی ایک رکعت صبح کی پہلی کھلی آفتاب کے پس تین بائی اوسنی نماز
 صبح کی اوسنی بائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلی تو دوسری آفتاب کی پس تین بائی اوسنی عصر یعنی نماز اسکی باطل نہیں ہوگی پس چاہی کہ باقی
 رکعتیں پڑھ کر نماز پوری کر لی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب طلوع اور غروب ہونی آفتاب کی نماز فجر
 اور عصر کی باطل نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ اور تواتر اسکی کی نزدیک یہ کہ نماز فجر کی سب طلوع ہونی آفتاب کے باطل ہوجاتی ہے اور نماز عصر
 سب غروب کے باطل نہیں ہوتی لیکن یہ حدیث محبت ہے اور جو باطل کا یہ کہ نماز عصر کی غروب ہونی آفتاب کے باطل ہوجاتی ہے اور نماز عصر
 وارو ہونی میں نماز کی تہی میں وقت طلوع کی اور غروب کی نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل پس عمل کیا مہنی قیاس پر جب قیادہ اصول فقہ کی کہ
 جب قیاض ہوا وہی دو تینوں تو جو ع کر ہی حدیث میں اور اگر دو حدیثوں میں تعارض ہو وہی تو جمع کر ہی قیاس میں پس قیاس فی ترجیح ذکر
 حکم اس حدیث کو نماز عصر میں اور ترجیح دی حکم حدیثوں ہی کی کہ نماز فجر میں اس لیے کہ وقت نماز فجر کا نام کامل ہے پس جب ہوتی ہی نماز ساتھ
 صفت کمال کی اور جب سب طلوع ہونی آفتاب کی نقصان دین گیا تو اودا ہونی جب سبکہ جب تہی تہی یعنی کامل اور آخر وقت عصر کا کہ آفتاب
 اوسین زرد ہوتا ہی ناقص ہے پس جو یک سکا ہی تہ صفت نقصان کی ہوا پس ساتھ طاری ہونی نقصان کی سبب غروب کے فاسد نہیں ہو کر
 اور ادا ہوگی جیسکہ واجب ہے تہی تہی ناقص اور شافعیہ ہا دیشہ ہی کو مخصوص ساتھ نفل کی کہ تہی ہیں اور فرائض کو تینوں اوقات میں
 جائز کہ تہی ہیں لیکن ظاہر حدیثوں ہی تہی عام معلوم ہوتی ہے اور ابن ملک نے پہلے جملہ حدیث کی یہ معنی کہی ہیں کہ جس بائی ایک رکعت نماز صبح
 پہلے طلوع ہونی آفتاب کے پس تحقیق با وقت کا پس اگر نہیں تھا پہلے نماز کی پھر و اہل ہی لیکن تحقیق باقی رہتا وقت ہی بعد ایک کھنک تو
 لازم ہوتی ہی وہ نماز اسکو **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةٍ**
الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَلْيَسْتَمِمْ صَلَاتَهُ وَكَذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةٍ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَلْيَسْتَمِمْ صَلَاتَهُ رواہ البخاری اور روایت ہے و نہیں ہی کہ اگر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حق وقت کہ باوی ایک تھا ایک رکعت
 نماز عصر پہلے غائب تہی آفتاب کے پس چاہی کہ تمام کر ہی نماز اپنی و جو وقت کہ باوی ایک رکعت نماز صبح ہی پہلی کھلی آفتاب کے پس چاہی کہ باوی
 تہی نماز اپنی روایت کی یہ بخاری ہی **ف** پس چاہی کہ پوری پڑھیں نماز اپنی حنفیہ اسکی یہ معنی کہی ہیں کہ عا دہ کر ہی اسکو یعنی قضائے
 پڑھ ہی اسکی اور شافعیہ وہی معنی کہی ہیں جو کہ پہلی حدیث میں مذکور ہوتی **وَعَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

ناک کئی ہوئی اور بہت سی بایں بنائیں جس کی معمول ہی ان عورتوں ناقص العقل والدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائی اور مردہ دینی لہجہ کا
 بہاؤوں کی طرح نہ پک بھی ہی بایں بنائیں وہ عجیب فی اور کہا ان ہی فرمایا کہ یو یو سیری کہتی ہی کہ تھاری ناک کئی غرض اور کئی بہت ہی کہ کو کو کو
 کہنے سے جو بات کہ حقیقت میں بک نہیں ہوتی ہی وہ بک نہیں ہو جاتی اور اس کی کر نیوالی کی شخصیت میں بٹا نہیں گستا اور حضرت مولانا عبد القادر
 رحمہ اللہ فی دیکھو الایامی کی قاید میں ترجمہ ہی حدیث کا لکھا ہی وہ یہ کہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اسی علی میں کام میں دیکر
 نماز فرض جب وقت آدمی جنازہ جب موجود نہ ہو زائد عورت جب مرد ملی اس کی ذات کا جو کوئی دوسرا خاندان نہ ہو جب کا اس کا ایمان سلامت
 نہیں اور جو نیک ہوں لوڑی غلام یعنی بیادہ دلی سی مغرور نہ ہو جاوین اور تھارا کام چھوڑ دین یعنی اگر اوپر اعتقاد ہو کہ بہت نیک سخت میں
 بیادہ دلی سی کام چھوڑ دین لے اور نہ کا بھی مسلح کر دو **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ الْوَقْتِ**
الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رَضِيَهُنَّ اللَّهُ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ دَوَاهُ التَّوْبَةِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اول وقت نماز کا سب سے شوقی اللہ کا ہی اور آخر وقت سب سے ناکر فی روایت کی یہ ترمذی فی وقت مراد اول وقت ہی اول
 وقت مختار ہی یہ اس کے کہا کہ حنفی کی نزدیک جو بعضی نماز کو تاخیر کرتی ہیں یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی میں میں ہوتی ہی اس کے کہ اوکھا اور
 وقت مختار نہیں دینیں تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سب سے ناکر ہی وقت آخری ملو وقت کراہت کا ہی مثل متغیر ہونی افتاب کی عصر میں اور
 غنا پر ہنی بعد آخری رات کی پس یہ سب عفو کا ہی یعنی خیر مواخذہ ہے نہیں ہونیکا کہ نماز فہمی **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
سَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا وَآهَ أَحْمَدُ وَاللَّزْمِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التَّرمذِيُّ لَا يَرَوْنِي الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُصَمَاءِ وَهُوَ كَلِمَتَانِ
يَا لِقَوْلِهِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ اور روایت ہی ام فروہ سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نسا عمل افضل ہی یعنی بہت ثواب
 رکھتا ہی فرمایا نماز اول وقت پر ہنی روایت کی یہ احمد ترمذی ابو داؤد فی اور کہا ترمذی فی نہیں روایت کیجانی یہ حدیث کہ حدیث
 عبد اللہ بن عمر عری ہی اور وہ نہیں قوی نزدیک محدثوں کی **ف** نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کی افضل ہی ہی اگر ساتھ جماعت کی یہ
 اور بعضی حدیثوں میں دھماؤ کو بھی افضل فرمایا ہی دنا افضلیت اضافی مراد ہی یعنی بغضا عمل بعضی حیثیت اور جہت کرفضیت رکھتا ہی اور
 عملوں پر اور بغضا عمل ورجحیت اور جہت سی فضیلت رکھتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنی ہمہ وجہ ہمہ فضیل ہی بعد ایمان کی سب اعمال
 پر اور سب عبد اللہ کا یوں ہی عبد اللہ بن عمر بن حفص بن غصم بن عمر الخطاب پر عبد اللہ حضرت عمر کی اولاد میں ہی اس کے اسکو عری کہا اور ترمذی
 فی قولیں بالقوی کہا اور اور دن فی کہا ہی بلکہ یہ حدیث صحیح ہی قتال بن مالک ح ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا حَتَّى يَقْبِضَهُ اللَّهُ تَعَالَى دَوَاهُ التَّرمذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا
 نہیں نماز پر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کوئی نماز آخر وقت دوبارہا ناک ففات دی اوکو اللہ تعالیٰ فی روایت کی یہ ترمذی نے
ف یعنی جب حضرت نماز پر ہنی وقت مختار ہی میں پڑھتی ہی مگر ایک بار آخر وقت میں پڑھی ہی بان جواز کی یہی شاید کہ حضرت عائشہ فی اور
 نماز کو اس میں نہیں گنا ہی کہ جو حضرت فی جبرئیل کی ساتھ آخر وقت پڑھی ہی کو کہ وہ وقت معلوم کر نیک ہی اتفاق ہوا تھا اور ایک بار ایک
 سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑا کہ وہاں فی وہی میں مجسوم نہیں کہ وہ تعلیم کی یہی تھی سوای ان دوبار کی ایک دفعہ پڑھی آخر وقت اوکو
 معلوم کر لین کہ یہاں تک جائز ہو جاتی ہی **وَعَنْ ابْنِ أَبِي قُبَيْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْرِي أَمِغْنِي يَحْيَى**

اَوْ قَالَ عَلَى الْفُطْرَةِ مَا لَمْ يُوجَّهْ وَالْمَغْرِبُ إِلَى أَنْ تَشْتَدَّكَ الْجُحُومُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الْإِسْحَاقُ عَنْ الْعَبَّاسِ
 اور روایت ہے ابی الیوب کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پہلی امت سیرا تہ پہلائی کی یا فرمایا فطرہ پر یعنی طریقہ اسلام پر
 جب تک کہ نہ دیر کی گئی مغرب کو پہنچے کہ بہت ہوں ستاری روایت کی ہے ابو داؤد فی اور روایت کی ہے دارمی فی عباس **ف**
 سے معلوم ہوا کہ ہجرت ستارہ کلینی کی کہ اسے نہیں ہوتی جب تک ہوتی ہیں کہ اسے جانی ہی اور حضرت ابی جویا زناخیری کی ہی بیان
 جواز کی یہی کی ہی والد اول ہی وقت پہنچی ہی **ع** **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَوْ كُنَّا أَنْ شَقَّ عَلَى امْرِئٍ أَنْ يُؤَخِّرَ وَالْعِشَاءَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ لَوَضَّعْنَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تہ مشکل جانتا میں اسے بنی برا البتہ حکم کرنا اور نہ کو یعنی وجوہا بہ کہ
 تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات کیا تہی رات تہی کی پہلے اور تہی اور ابی ہریرہ **ع** **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأَعِزَّةً هَذِهِ الصَّلَاةُ فَإِنَّكُمْ قَدْ فَضَلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَكُمْ تَضَلُّعُهَا أُمَّةٌ فَبِكَلِّمُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور روایت ہے ابی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دینی گئی
 ہر سائے اس نماز کی تمام منوبہ اور زمین پہی ہر نماز کسی است فی پہلی تہی روایت کی ہے ابو داؤد فی **ف** پہلی جبریل کی حدیث میں گنلا
 ہے کہ اور ہون فی حضرت کو پانچون نمازین پڑا کہ ہا نہ وقت الانبیا میں قبلک دس سی معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلی نبیا کو قت میں ہی پہنچی
 تہی اور اس ہی معلوم ہوا کہ یہ حاصل سی است پر فرض ہونی الطبیق ان دونوں حدیثوں میں محدثین فی یون دی ہی کہ عشا خاص اگلی
 رسول ہی پہنچی ہی کہ یہ است سی زیادہ اذہر و احب تہی اذہل است پر و احب تہی جبکہ نماز تہجد کی و احب تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول اعضا
 کے اذہر میں و احب تہی میں و احب تہی میں جو فرمایا کہ نہ وقت الانبیا میں قبلک دس سی عشا کا و احب ہونا امتونیز نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ انبیا
 پہنچی ہی اور اوس میں جو فرمایا کہ یہ نماز انہیں پہنچی کسی است فی پہلی تہی اس سی انکار اگلی نبیا کی پہنچی کا نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ اور اہل
 نہ پہنچی تہیں خاص ہی است پہنچی ہی پس دونوں حدیثوں میں تعارض نہ باقی رہا اوس حدیث میں ساتھ لفظ نہا کی اشارہ ہی طرف
 وقت اشراق کی کہ اوس میں شریک میں تمام انبیا اور تہیل و کی خجالات و در وقتوں کی کہ اذہل الطبیعی **ع** **وَعَنْ الثَّعْلَانِ بْنِ شَيْبَةَ**
قَالَ أَنَا أَعْلَمُ لَوْ قُتِلَ هَذِهِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا
لَسَقَوْهَا الْقَبْرَ لَمَّا كُنْتُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ عَسَاكِرَ اور روایت ہے نعمان بن شیبہ سی کہا میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی عشا پہلے
 کا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی اس نماز کو وقت ڈوبنی چاند تہی تہی کی روایت کی ہے ابو داؤد اور دارمی فی **ف** تہی
 شب کو چاند قریب پہنچنے حصہ رات کی خوب ہوتا ہی پس یہ حدیث ہی دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پہلی اس ہی کہا کہ یہی عشا
 کو ہی عشا کہتی ہیں بنی ہند اسکی یہ عشا پہلی ہی **ع** **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ أَسْفَرُوا وَإِلَّا فَحَسْبُ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ مَا يَجْزِي وَأَمَّا الَّذِينَ يَذْهَبُونَ إِلَى أَنَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَسَاكِرَ
 اور روایت ہے ابی رافع بن خدیج سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی میں پہنچو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی میں پہنچنا نماز
 کا بہت بڑی داسلی ثواب کی روایت کی ہے تہی ابو داؤد اور دارمی فی اور ہنیں نزدیکی کی یہ لفظ فائز عظم لاجر **ف** ظاہر عبادت
 اس حدیث کی سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ نماز فجر شروع اشراق یعنی روشنی میں کری ظاہر تہی تہی ہی کہ شروع اور ختم دونوں نماز

گو وقت آرام کا ہی مشقت آجین زیادہ ہوتی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات میں افضل ہے جیسے کہ یہ
 امام اعظم رحمہ اللہ اور کبھی حضرت اول وقت میں پڑھتی ہے جبکہ حاضر ہوتی ہے اکثر صحابہ جیسے کہ در حدیث میں آیا ہے کہ جو صحابہ اول جمع
 ہوتی ہے اول نماز پڑھتی ہے اور جو دیر جمع ہوتی ہے دیر کر پڑھتی ہے امام احمد کا مذہب ہے ہی ح و سنن بخاری بن سمرقہ قال کان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوات کثرت فی صلاۃ من صلاۃ تکون یوحی الیہ العتمة بعد صلاتہ تکون
 شیئا وکان یحفظ الصلوات رواہ مسندہ اور روایت ہے جابر بن سمرقہ کہ ہا ہی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی نمازین مانند یعنی قرینہ زون تہار کی یعنی رعایت و قات میں باقی صفات میں اور اخیر کرتی عشا کو بعد
 نماز تہار کی کچھ دیر ہوتی سبک پڑھتی نمازین روایت کی یہ ہے سلم بنی ف جابر بن عشا کو عتمة کہا باوجودیکہ منع آیا ہے اس سے شاید کہ یہ پہلے
 پہنچے ہی کی اونکو کہا ہوا اس لیے کہ بہ نام مشہور تھا لوگوں میں اس آہی طرح نیچا لیگی اور یہ حدیث صحیح دلائل کرتی ہے تاخیر نماز
 اور ہوتی سبک پڑھتی نماز کو یعنی چوٹی سوترین پڑھتی کہسا ابن حجر بنی کہ یہ دوس صورتیں تہا کہ امام ہنوتی و اہل رعایت ضعیفوں کی قرار دے
 یہ ہوتی اور یہ بیات باعتبار اکثر کی کہی ہے اس لیے کہ سورہ اعراف بھی مغرب کی دو کستونین حضرت سی پڑھتی آئی ہے کہتا ہوں میں کہ یہ بھی لوگوں
 سب سے ہی یعنی حضرت کی ساتھ نماز میں کسی کیفیت کی ہی کڑی طویل قرار دین لوگوں کو بیخ نہین معلوم ہوتا تھا بلکہ باری شوق کی طالب یا ہوتی کی
 پڑھتی ہی بخلات اور کوئی نماز کی کہ وہ میں یہ بات ہوتی شکل ہی بخ و سنن ابن سعید قال صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوات کثرت فی صلاۃ من صلاۃ تکون یوحی الیہ العتمة بعد صلاتہ تکون
 شیئا وکان یحفظ الصلوات رواہ مسندہ اور روایت ہے ابن سعید کہ کہا نماز پڑھتی ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کی نماز عشا کی یعنی رواہ کیا ہوتی کہ جماعت نماز عشا کی پڑھیں ہم حضرت کی ساتھ پڑھنے شروع لائی یہاں تک کہ دوسری قرینہ ہی رات کی فرما لازم کہ پڑھیں اور
 جبکہ پڑھیں ہی کی بل لازم کہ پڑھیں ہی کہ ہم جبکہ پڑھیں ہی کی یعنی جگہ ہوتی تفرق نہ ہوں ہمیں فرما تحقیق لوگ نماز پڑھیں ہی بلکہ پڑھیں ہی ہوتی جبکہ ہوتی ہی کی
 تحقیق ہم ہمیشہ ہوتا نمازین جب کہ ہوتا نماز کی یعنی حکم اور انبائی ہی کا حاصل ہی در اگر ہوتا ضعیف اور باری ہما کہ لبتہ دیر نمازین ہی
 رواہ ہی رات تک ایت کی یہاں بود اور در سائی فی ف لگ نماز پڑھیں ہی نماز شام کی پڑھ کر سورہ جیسے کہ گزچکا ہی کہ کوئی اہل دین میں سچ انظار
 نہیں کرتی ہر نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ کہا جاوی یہ ہوتی ہیں کہ اور محلوں کی دل کہ اس مسجد میں حاضر نہیں ہین نماز عشا کی پڑھ کر سورہ یہ
 سے مناسب ترین ساتھ قول البعد کی و انکم لن تزالوا ہر حال در اس حدیث سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ تاخیر عشا کی آدمی رات تک روئے
 بلکہ مستحب و اہل حال ہوتی مشقت کی سچ عبادت کی بخ و سنن ابن سعید کہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصلی الصلوات کثرت فی صلاۃ من صلاۃ تکون یوحی الیہ العتمة بعد صلاتہ تکون شیئا وکان یحفظ الصلوات رواہ مسندہ اور روایت ہے ام سلمہ ہی کہا
 ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتی و اہل ظہر کی کسی یعنی عوا کی گرمی کی اور تم بہت جلدی کرتی ہو اہل نماز عصر کی سخت
 سے روایت کی یہاں نماز تہائی فی مقصود و رغبت دلا تا ہے اور التزام اتباع کی ترجا اور یہ حدیث ہی دلائل کرتی ہے اور مستحب
 ہوتی تاخیر عصر کی جیسے کہ یہ ہمارا ہی بخ و سنن ابن سعید کہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوات کثرت فی صلاۃ من صلاۃ
 تکون یوحی الیہ العتمة بعد صلاتہ تکون شیئا وکان یحفظ الصلوات رواہ مسندہ اور روایت ہے ابن سعید کہ کہا نماز پڑھتی ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حسب وقت کہ ہونی گرمی مہینہ ہی وقت نماز پڑھتی اور حسب وقت کہ ہونی سردی جلدی کرنی نماز کو روایت کی یہہ نسائی فی حدیثین جو
ظہر کی جلدی پڑھتی ہیں اور دیر کر پڑھتی ہیں وار وہ ہونی میں احدیث سی تعارض و تکا دفع ہو جاتا ہی کہ سردی میں جلدی پڑھتی اور گرمی
میں دیر کر **و عن** عبد اللہ بن الصامت قال قال لینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما سئل عن عیہ
بعیدی اہراء یشتغلون الصلوۃ لوفیہا حتی ینہب و فہا فصلوا الصلوۃ لوفیہا فقال رجل یا
رسول اللہ اصلی معہم قال نعم رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبادۃ بن الصامت کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق
ہونگی تیرے پیچھی میری سردی یا زکر میں گی او کو جو میں یعنی خواہش نفسا میان وقت پڑھنی سخت وقت پڑھنا پڑھنی میں یہاں تک کہ جانا یہی کا وقت
اوسکا یعنی وقت کہ است کا آجاو گیا پس پڑھو نماز اپنی وقت پڑھنی اگر چہ تنہا ہو لیکن اس طرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص فی یارسول اللہ
نماز پڑھوں میں ساتھ دیکھی فرمایا کہ ان یعنی نماز یاد تو اسے اور فتنہ نہ دو وہی روایت کی یہہ ابو داؤد فی **و عن** یحییٰ بن
قال لیس فی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون علیکم اھراء من بعدی یؤخرون الصلوۃ فی لکھ و کھ علیہم فصلوا معہم ماصلو
الصلوۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی قبصہ بن وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہونگی تیرے سردی پیچھی میری
کرتگی نماز کو یعنی وقت سخت پس وہ فائدہ ہی دہلی تہا ہی اور وہ وبال ہی او پر پس نماز پڑھو ساتھ دیکھی جب تک کہ نماز پڑھیں وہ طرف قبل
کے یعنی کعبہ کی روایت کی یہہ ابو داؤد فی **و عن** ابی وہ فائدہ ہی یعنی اگر پہلی اونکی وقت پڑھنی نماز پڑھ لی اور پھر اونکی ساتھ پڑھ ہی تو یہ
تہا ہی لپی نقل ہونی ثواب زیادہ پاو گی اور اگر پہلی نہ پڑھ ہی اونکی ساتھ ہی پڑھ ہی تو یہی نہیں مضر نہیں کیونکہ تمہی دہلی خوف فتنہ اور وہ
مفسدہ کی پڑھ لی در وہ وبال ہی یعنی مضر ہی اونکو کیونکہ قادر ہی ہر کہ تاخیر نہ کرنی اور پھر باز رکھا اونکو اور دینی امر عقبی سی پنج رع د
و عن عبد اللہ بن عبد بن النجیر انہ دخل علی عثمان و کھ حصی فقال انک امام عاقل و کولک ما تری
و یصلی لک امام فتنہ و نکھ فقال الصلوۃ احسن مما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم و لا کساف
فاجتنب لیساء تم رواہ البخاری اور روایت ہی عبید اللہ بن عبد بن خیار سی یہہ کہ وہ داخل ہو حضرت عثمان پر اور وہ ہی گرمی ہو
یعنی اپنی مکان میں جن ایام میں کہ شہید ہونی پس کہا تحقیق تم ایام ہو سکی اور نہ پڑھ ہی تم کو وہ چیز کہ دیکھتی ہو یعنی بلا اور حادثہ اور نماز رکھا
ہیں امام فتنہ کا اور گناہ جانتی میں ہم یعنی اوسکی ساتھ نماز پڑھتی ہیں فرمایا نماز بہتر ہی او پیچھی کہ عمل کرنی میں لوگ پس حسب وقت کہ نیکی کر لیں
پس نیکی کر ساتھ اونکی اور جب بڑائی کریں پس پنج برائی اونکی سی روایت کی یہہ بخاری فی **و** امام فتنہ کا یعنی سردی یا غیون اور فتنہ
کا نام اوسکا ثانیہ تن بشر تہا اور اصل اخیر حدیث کا یہہ کہ لوگوں کی ساتھ نیکی میں شریک رہ نہ بد بین اور یہہ بات حضرت عثمان رضی سبب
تہا ہی دینداری اور انصاف کی صادر ہونی کہ ایسی حالت میں ہی اونکی پہلا لی کو اچھا کہا اور اس میں دلیل ہی ہر کہ نماز پڑھنی پیچھی ہر نیکی
بلکہ جائز ہی جاسکیہ نہ سبب اہل سنت اور جماعت کا **باب** یہہ باب پنج تہہ فضائل نماز کی اور اوقات اوسکی **الفصل**
الاول فصل فی عبد اللہ بن روایت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکم التارک
صلی قبل طلوع الشمس و قبل غروب الفجر الصلوۃ رواہ اور روایت ہی عمارہ بن روبہ سی کہا سنائی میں رسول خدا صلعم سی کہ فرمائی
تہ ہرگز نہ داخل ہو گا اگر میں وہ شخص کہ نماز پڑھ ہی پہلی کلکتی افتاب کے اور پہلی چہنی افتاب کے یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی سلم نے
ف یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑھ ہی ہر دو لون نماز میں وہ خزانہ کو رپا دی ظاہر احدیث کا لالت کرتا ہی ہر کہ جو کوئی ان دو لون نماز نہ پڑھ

مدامت کری ہرگز دوزخ میں نہیں داخل ہو بجاہ سبب ترک ادا ناز و ان کی اور نہ سبب کرنی اور گناہوں کی و لیکن جمہور علما کی نزدیک یہ بات
 سہری ہوئی ہے کہ نمازین صغیر و کبار ہوں گے دوزخ میں نہیں نہ کبر و کوبس طلبی فی اسکی یہ تفسیر بیان کی ہے کہ صبح کو آدمی آرام میں ہوتا ہے اور عصر
 کی وقت تجارت میں مشغول ہوتا ہے پس جو کوئی باوجود ان مواعظ کی محافظت کرتا ہے ان دونوں نمازوں کی نوظاہر اسکا اور اسکا مقصد اسکا
 ہوتا ہے کہ اور علموں میں بھی کسی زیادتی نہیں کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہے وَالصَّلَاةُ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ کَثِيرًا وَتُذَكِّرُ بِاللَّحْقِ اِنَّ
 یہ بیجا ہے اور ربی باتوں سے بے غش و کجی کی ہے و سکی اور اگر گناہ میں نہیں داخل ہو بجا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد مبالغہ ہے بیجا بیان کرنی فضیلت
 ان دونوں نمازوں کی کہ فضیلت انکی چاہے اس بات کی کہ یہی ہے کہ محافظت کرتا والا انکا ہرگز دوزخ میں نہ جادے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نَبِذْهُ
 ہرگز برابر باوجود اسکی ہے اگر چاہے اسکی نہ بخش دی ان دونوں نمازوں کی پڑھنی خیر کے کی جگہ ادا کریں ہوں بَرَحَ وَحَسَنَ اِنَّ مَوْسٰیَ قَالَ اَلَا
 سَمِعَ اللّٰهَ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِّنْ صَلٰی الْاَبْرَارِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقًا عَلَیْہِ اور روایت ہے اہل بیہوش
 سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جنسی کہ میں دوزخ میں نہ ہوں وقت کی داخل ہوگا بہشت میں یعنی صبح اور عصر با صبح اور عشاء
 کی یہ تجارتی اور مسلم فی **وَحَسَنَ** اِنَّ ہٰرِبَیْنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُعَاقِبُونَ فِیْکُمْ مَدَّ تِلْکَ بِاللَّیْلِ
 مَدَّ تِلْکَ بِالنَّهَارِ وَیُجْتَمِعُونَ فِی صَلَوةِ النَّجْیِّ وَصَلَوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یُخْرِجُ الَّذِیْنَ بَاؤُوا فِیْکُمْ فَلِیْسَ اَلْهَدْرُ بِیْہُمْ وَہُوَ اَعْلَمُ بِیْہُمْ
 کَیْفَ تَرٰکُمْ فِیْ عِیَادَیْ فِیْقُوْا لَوْ تَرٰکُمْ وَہُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَنْتُمْ تَہْجُرُوْہُمْ یُصَلُّوْنَ مُتَّفَقًا روایت ہے ابھر رہی ہے کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی آتی میں بیچ تمہاری قریشی راگذا دوزخ میں دیکھو یعنی داخل بیجا ہے اور کہنے کے اعمال بندوں کی اور جمع ہوتی ہیں نماز فجر میں
 اور نماز عصر میں پھر جمع ہوتی ہیں وہ قریشی کہ کہتی تھی بیچ تمہاری پس پوچھتا ہے اسی ربی و کا یعنی احوال در اعمال بندوں کی اور حال
 یہ کہ وہ خوب جانتا ہے احوال بندوں کا سطح چھوڑا تھی میری بند دیکھو پس کہتی ہیں وہ پوچھتا ہے اسی اوکواس حالین کہ دوزخ میں پڑھتی تھی اور کہتی
 ہم انکی پاس صحابہ کی وہ نماز پڑھتی تھی روایت کی یہ تجارتی اور مسلم فی **وَحَسَنَ** جمع ہوتی ہیں قریشی یعنی صبح کی نماز میں دوزخ میں
 فرشتوں کی جمع ہوتی ہیں ایک تو وہ راگذا رہی تھی ہم میں اور ایک کہ دیکھو اعمال کہنے کی ہی آتی ہیں یہ طرح عصر میں جمع ہوتی ہیں وہ دیکھو
 رہتی تھی اور وہ دیکھو عمل کہنے کی ہی آتی ہیں پھر اس کی رہی ہوئی صبح کی نماز کی بعد جاتی ہیں اور دیکھو عصر کی بعد پس جب جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ
 پوچھتا ہے باوجودیکہ اسکو بکا عالم خوب ہے لیکن پوچھتا ہے اسی و اسی ظاہر کرنی فضیلت کی اور فخر کی اگلی ملائکہ کی کہ اوہ ہوں فی طعن کیا تھا
 جب اللہ تعالیٰ فی حضرت آدم کو پیدا کرتا تھا برا کیوں تو پیدا کرتا ہے کہ خوریزیاں گلیں در فساد کرتی ہیں زمین میں اولیٰ پنی تعریف کی ہے کہ
 کہ ہم میری تسبیح و تہلیل در حدیث میں غیبت دلائی ہے اگر کوئی کہ ان وقت میں ہمیشہ عبادت کیا کریں تا عمل انکی ساتھ پہلانی کی عرض ہے
وَحَسَنَ جَنْدَبَةُ لَقِیْتُ النَّبِیَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ صَلَّى صَلَوةَ الصُّبْحِ فَہُوَ فِی
 ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا یُطْلَقُ سِوَ اللّٰهِ مِنْ ذِمَّتِہٖ شَیْءٌ فَاِنَّہٗ مَنْ یُطْلَقُ مِنْ ذِمَّتِہٖ شَیْءٌ یَدْرُکُہٗ ثُمَّ یُکَلِّبُہٗ عَلٰی وَجْہِہٖ نَارَ جَهَنَّمَ
 رَفَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ شُرَہِ الْمَصَابِیْہِ الْقَشِیْرَةِ بِذَلِکَ الْقِیَاسُ اور روایت ہے جب قیاسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ فہم اسکی ہے بیچ عہد اور امان او سکی ہے ذیبا اور آخرت میں پس نہ طلب کری یعنی ضرر
 کری تھی اللہ و اسی ذمہ پنی کی ساتھ کسی چیز کی پس وہ جیسا کہ طلب کری اسی ذمہ پنی کی ساتھ کسی چیز کی باوجود اسکو سپرد الیکا اسکو
 اوپر مہمہ و سکی دوزخ کی آگ میں روایت کی یہ مسلم فی اور بیچ بعضی نسخہ مصابیح کی شہر بھی ہے اسی بدلی قسری کی **وَحَسَنَ** یعنی جسے پڑھا

نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و امان میں ہی پس مسلمان کو نماز چاہی کہ اوس پر مسلو کی نہ کریں نہ اوس کو قتل کریں نہ اوس کا مال چھینیں نہ اوس کو
 ضیبت کریں نہ اوس کی بی بی و بیوی کو کریں اگر اوس شخص کی بی بی و بیوی اسی اللہ تعالیٰ کی حمد میں خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا
 اور جس اللہ تعالیٰ فی مواخذہ کیا اوس کو کچھ نجات نہیں یا مرد و عورتی نمازی کہ وہ موجب امان کی ہی یعنی نہ چوڑ و نماز صبح کی پس اللہ تعالیٰ
 بسبب اس کی عہد و وجود در میان تمہاری اور در میان ربنا تمہاری ہی پس مواخذہ کرے گا بسبب اس کی شمس باع **وَعَنْ** ابی ہریرہ قال
 قَالَ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَعَثَ اللَّهُ النَّاسَ مَا فِي اللَّيْلِ وَالصُّبْحِ إِلَّا وَكُلَّ شَيْءٍ لَكَ يَحْيَىٰ وَالْأَمَلُ أَنْ يَسْتَهْجُوا
 عَلَيْكَ لَا سَهْمًا وَلَا تَوْعَلَةً مَا فِي النَّهْيِ لَا اسْتَبَقُوا إِلَيْكَ وَلَا يُعَلِّقُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوْعَلَةً وَلَا
 حَقًّا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ **روایت** ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر جانیں آدمی کو کیا کچھ نواب سے اذان دینی میں اذان دینے
 پہلی صفت پہلی میں پہرے پانچ کوئی وجہ تہجیر اور زیادتی کی بلکہ یہ کہ قرعہ ڈالیں و سپر البتہ قرعہ ڈالیں یعنی فضیلت اذان اول و صفت اول
 البتہ کہ اگر نزع کریں البتہ اذان دینی پر ادر صفت اول کی کہڑی ہوئی پر ادر قرعہ ڈالیں بلکہ نام پر پڑی تو تہجیر ہی اور اگر جانیں کرے گا
 ثواب پانچ سویری جانی کی واطی نماز ظہر کی البتہ جلدی کریں طرف اولیٰ اور اگر جانیں کرے گا کچھ نواب پانچ نماز عشا کی اور صبح کی البتہ اذان
 نماز و زمین اگرچہ جلین آپس میں پر روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** معنی تہجیر کی اگر یہ لین کی جو کہ مذکور ہوئی تو فیضیلت سوار گری کہ
 پہلی کی کیونکہ وہ میں ظہر تہجد ہی وقت پڑی تہجیر کی ہی جلدی کرنا طرف طاعت کی اور بعضوں فی تہجیر کی یہ معنی ہی ہیں
 کہ جمعہ کی ہی و یہ کہ جانا اور اگرچہ جلین سرین یعنی اگر قوت بالو کی چینی کی نہ کہیں طرح آدین کہ بطرح ضعیف جلتی ہیں **رح** ع
وَعَنْ ابی ہریرہ قال قَالَ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَدَلَهُ الْقَتْلُ عَلَى الْمُتَّقِينَ مِنَ النَّجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَا يُعَلِّقُونَ مَا
 فِيهَا وَلَا تَوْعَلَةً وَلَا حَقًّا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ **اور روایت** ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی نماز
 نیا و ہجاری منافق و غیرہ اور عشا ہی اور اگر جانیں و تہجیر کو کہ پانچ اونی ہی نواب البتہ آدین اذان نماز و زمین اگرچہ جلین سرین پر روایت کی یہ
 بخاری و مسلم فی **ف** منافقوں کی فرج میں کل عبادت ہی بہت ہونامی اور نماز جو پڑی ہیں کہ کانی سانی کی ہی پڑی ہیں اور یہ
 و دونوں وقت جو ہیں اسرحت اور لذت نیند اور سردی کی ہیں و انہم یہ ہی ہونامی کہ کوئی کسی کو کہ پچاننا ہی پس اس سے اویہ یہ نمازین بہت
 بہاری ہیں و یہ میں نادر ہی ابیہ کہ مومن مخلص کو سنا جاہی اس ضلعت کما شایستہ و فی ساتھ ہنوی باع **وَعَنْ** عثمان رضی اللہ عنہ
 قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكُونُ الْعِشَاءُ فِي جَمَاعَةٍ فَكَانُوا قَدْ خُفِّضَ اللَّيْلُ مِنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ
 فَكَانُوا صَلَّوْا اللَّيْلَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **اور روایت** ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ پڑی نماز
 عشا کی جماعت میں پس گویا کہ قیام کیا آدمی رات و شبی نماز پڑی صبح کی جماعت میں پس گویا کہ نماز پڑی تمام رات روایت کی یہ مسلم
ف پس نواب نماز صبح کا زیادہ ہی نواب عشا کی کہ یہ چھ حکم نماز پڑی تمام رات کی ہی یا مرد یہ ہی کہ نماز عشا کی اور اگر کسی نواب قیام
 آدمی رات کا یا یا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدمی کا نواب یا مرد و عورتی پڑی ہی نواب تمام رات کا **وَعَنْ** ابن عمر
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلِبُكُمْ إِلَّا غَرَابُكُمْ عَلَى اسْمِ صَلَوةِ تَكُمُ الْمَغْرَابُ
 قَالَ وَيَقُولُ لَا غَرَابُ فِي الْعِشَاءِ وَقَالَ لَا يُغْلِبُكُمْ إِلَّا غَرَابُكُمْ عَلَى اسْمِ صَلَوةِ تَكُمُ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ
 لِعِشَاءٍ فَإِنَّهَا تَعْتَمِدُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مُسْلِمٌ **اور روایت** ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ غالب آدین

نہیں کہنا اور نام یعنی نماز تہا ربکی منکر کیا وادی بنی کہی تہی گنوار کہ میہ عشرہ ہی اور فرمایا حضرت فی کہ نہ غالب وین منکر گنوار
نماز تہا ربکی عشرہ پس تحقیق وہ السکی کتابین عشرہ ہی یعنی اس آیت میں من بعد صلوة الشاء نام کا لغت فرمایا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرنی تہی
سبب درود و قنوت کی روایت کی بیہ سلم فی ف مراد گنوار و منی گنوار جاہلیت کی میں کہ درود نماز مغرب کو عشرہ کہی تہی اور عشرہ
کو عتمة پس حضرت فی منع فرمایا کہ تم بیہ نام نہ لیا کرو کہ ہمین غلبہ و کمال لازم آتا ہی کیونکہ جب دکانا نام کہا ہو یعنی لگی لوگوں کو وہ غالب ہیں کہ منکر
او لکی بولی بنی میں جاری کی ہو نام لو کہ کتاب سنت میں واقع ہوئی ہیں یعنی مغرب و عشرہ اظہار تہی غراب کو ہی تہہ غلبہ کرنی کی لیکر
حقیقت میں نہیں مسلما لو کہ وہی ہو انقت افکی ہی تا غلبہ و کمال لازم نہ ہادی اور اس ہی معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کی درست
کرنی چاہی ہی جو ہا میں کہ کنار و بخار کی زبان بجاری ہوں اذن ہی پر پیکر نا چاہی ہی و رشتہ ہی کی حضرت فی بیان فرما کر انا شاہ فرمایا
اور وجہ نام کہ منی عشرہ ساتھ قول بنی کی فائزہ لغت میں بجلال لیل لفظ قسم صحیح تر روایت میں ساتھ بیہ معرفت کی ہی اور عتمة ہی میں کہ
کو یعنی وہ اعوانیک ہی میں ہی تہی عشرہ کو سبب درود و قنوت کی کہ بعد چہ بیہ شفق کی مدہنا شروع کلتی تہی بعد و سکی ہی تہی میں
اکہ روایت میں لفظ لغت عتمة ساتھ بیہ صحیحہ کہل کی ہی یعنی نماز عشا کی ٹایکی میں ہی جاتی ہی سبب درود و قنوت کی ہی تہی نام و وقت
تا ریک شہور تہا عربین جنبت اسلام کی پہنچی اور نکلنا وقت میں شروع ہوئی عربی عشا کو صلوة العتمة کہی لگی میں ہی کی لگی اور اس
ہو کہ وہ ہوا بیہ نام واسطی مشاہیر ساتھ لیل جاہلیت کی بیہ بیہ حدیث میں جو لفظ عتمة کا را ہی وہ بلی ہی کی کہ ہوا ہو کہ حرج
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال یوم النحر فحسبنا نحن صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر صلوۃ اللہ
و قنوتہم تاراد متفق علیہ اور روایت ہی طرزی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا دن خندق کی کہ باز کہنا کا فروں
فی کہو نماز پیر کی سنی کہ نماز عصر کی ہی پھر المدنیالی دکی کہہ و نکو اور غیر دیکو لگی ہی روایت کی بیہ بخاری مسلم فی دن خندق کی کہ
لو سکولوم الا فرج سے کہی میں اس غزوہ کو خندق ہی میں ہی کہی ہیں کہ اگر درمستہ کی خندق کہو دلی ہی سلمان فارسی کی مشورہ ہی اور حضرت خود
ہی ہا و سکی کہو دلی میں شریک ہوئی تہی اور بڑی بڑی بیخ و سین او ہا لی شدہ ہو کہ کل در سردی اور محنت کہو دلی کی اور بیہ غزوہ شہ
چار یا سہ یا بیخ میں ہوا ہی او میں سبب تر واد و ریر اندازی کی چار یا زین حضرت کی فوت ہو میں کہ ایک دین میں کی عصر ہی تہی حضرت فی در
انہار زیادتی فیصلہ کی سکی کی فرمایا جسنا از خاک مطلب برق دعا کا بیہ کہ غدا ب رنا اور آخرت کی میں وہ کہ قرار ہیں و حضرت کو جنگ کا جہا
نکاد ہی آتشی ہی بیخ پہنچی اور بد دعائے کی اور یہاں کی سبب کا بیہ ہی کہ یہاں حق السکا فوت ہوا کہ نماز ہی و روان حضرت کل نفس پاک کا حق
تہا نہ چا کہ اپنی نفس کی ہی بد دعا کریں و رحمت ہی معلوم ہوا کہ صلوة وسطی نماز عصر کی ہی در قول اکثر علما کا صحابہ و تابعین اور قول
الوصیفہ کا اور احکا اور سوامی انیکہا ہی ہی پس قرآن شریف میں جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات و صلوة الوسطی لفظ وسطی کی معنی عصر
ہے کے لینگلی اور اکثر اختلاف صحابہ و تابعین کا بیخ عین اس آیت کی کہ دفع ہا ہی چنانچہ فضل ابنہ میں آویگا پہلی سنی اس حدیث کی ہو گا کہ اپنی
اجتہاد ہی کرتی ہو سکی بعد حدیث کی متعین ہوا کہ نماز عصر کی ہی واللہ اعلم رخ **الفصل الثانی فی صلوات**
عن ابن مسعود و بیہ صحیحین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر رواۃ
الترمذی حدیث روایت ہی ابن مسعود اور سمرقہ بن جندب ہی کہا دونوں فی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام العین
نکوتر ہی نماز عصر کی ہی روایت کی ہی ترمذی فی کہ کہہ دیکر در میان میں پہنچی در نماز دن کی کہ در نماز دن رات کی **عن** فی ہر سیرۃ

ساتھ اندکی اور نہ کھڑی ہو یعنی نماز کی لمبی جہت کہ کھڑا ہو وہ موزن بہانے کے دیکھو جو محمد بن کیونکہ پہلی امام کی کھڑی ہونا صحیح بیفائدہ اور ہانا آہ اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکلفی ہونگی جبرہ سی بعد شروع کرنی موزن کی تکبیر کو اور داخل ہونی ہونگی مجرب محمد بن نزدیک کہنی موزن کی ہے علی الصلوۃ اور اسی لمبی کہا ہی الاموال ہجاری فی کھڑی ہو دین امام اور قوم نزدیک ہے علی الصلوۃ کی اور شروع کرن نماز نزدیک ثبات الصلوۃ کی ہے **وعن** زید بن الحارث الصمدی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اذان في صلاة الفجر فاذننت فاذن بلاك ان يعقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احاصدوا فاذن من اذن فهو عقيم رواه الترمذي اور روایت ہی زیادہ دین حارث صمدی ہی کہا حکم کیا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ اذان کہنہ پنج وقت نماز فجر کی پس اذان کی سزا پہرا را وہ کیا بلال فی یہ کہ تکبیر کی پس فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم فی تخریق بہائی صمدی کی فی اذان کہی ہی اور جواذان کہی پس ہی تکبیر کہ روایت کی یہ ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ فی **ف** بہائی صمدی مراد ہی زیادہ دین حارث صمدی ہی جو کو فی اسبق قیلہ کا ہونا ہی و بسو جہا میں بہائی اوس قیلہ کا کہی ہیں و امام شافعی کی نزدیک کہ وہ ہی تکبیر کہی غیر موزن کو موجب احمدی کی و امام ابو حنیفہ کی نزدیک کہ وہ ہین ہے کیونکہ اکثر ہونا تھا کہ ابن ام مکتوم اذان کہی ہی اور بلال تکبیر کہی اور یہ حدیث دیکھ نزدیک محمول ہی ہے کہ ناگوار ہو موزن کو تکبیر کہی غیر کے یعنی اگر موزن برامانی تو نہ کی اور بزرگمانی تو کی ہے **ع** الفصل الثالث فی سیرہ عن ابن عمر قال کان المسلمون حین قالوا الحمد لله یجوعون فیحکمون للصلوة ولکن ینادی بها احد فتکلموا یومئذ فی ذلك فقال بعضهم ائخذوا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم قرقنا مثل قرین الیهود فقال عمر او لا تتبعون رجلا ینادی بالصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم یابلا لکم فم فنادی بالصلوة متفقاً روايت ہی ابن عمر ہی کہا تھے مسلمان جہت کر آئی مدینہ میں جمع ہوتی پس نمازہ کرنی اور معین کرنی ایک وقت کا اور دین و معین نماز کی ہی اور نہ تھا کہ کرنی کہ پکار کر واسطی نماز کی پس گفتگو کی مسلمانوں فی الکیدن اس میں پس کہا بعضون فی بنا یومئذ ناقوس النصارى کی اور کہا بعضون فی بنا و سینگ اندہ ہنگامہ ہو دیونگی پس کہا حضرت عمر کی کیا بہین ہیجرت تم ایک شخص کو کہ آواز کری ساتھ نماز کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اے اسی بلال کھڑا ہو بلال و ازکر ساتھ نماز کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** پس آواز کر ساتھ نماز کی یعنی کہ الصلوۃ جامعۃ ہیں اگر ہے ہی مراد ہی جو کرنی ساتھ ہلوقت کے زناد شریعی یعنی اذان اس توجہ ہی توفیق حاصل ہو جاتی ہی پہلی حدیث میں کہ ایک مجلس میں پہلی شروع کر کہ ہر طرح آگاہ کرنا تھا پہر اور مجلس میں عبد الدین زید فی خواب کہا پس حضرت بنی اوزانکو شروع کیا یا نوساتہ کی وحی کی یا ساتہلہ نہا کے ہے **وعن** عبد الله بن زيد بن عبد ربہ قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس جعل یصوب به ثلاثين جميع الصلوة طاف في و كانا نائم رجل من الناقوس في يده فقلت يا عبد الله اتبع الناقوس قال وما صنع به قلت ندعاه الى الصلوة قال افلا اذكرك على ما هو خير من ذلك فقلت له بلى قال فقال تقول الله اكبر الى اخره وكذا الاقامة فلما اصبحت اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بما رايت فقال انها الرواية حق انشاء الله ففهم مع بلال قال فقلت ما رايت فليؤذن به فانه اذنى صوته منك ففهم مع بلال فجعلت الوتة عليه ويؤذن به قال فسمع بذلك عمر بن الخطاب وهو في بيته فخرج بجرداءة يعقوبيا رسول الله صلى الله عليه وسلم يا حي لقد رايت مثل ما اري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فليكن له رواه

وأيضا رواه الترمذي

ابوداؤد والدارقونی وابن ماجہ الا لله محمد بن ابراہیم قال الذین من هذا الحديث صحيح لكنه لم يصح في نسخة
اور روایت ہی عبد السدین زید بن عبد ربیع کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ساتھ ناقوس کے کرتا رہا یا وہی تاکر یا جادو
اوسکو واسطی حاضر ہوئی لوگوں کی جماعت نماز کی یہی خواہش دیکھائی دیا لہذا کثرت شخص کو اٹھا رہا ہی ناقوس کو بیچ ہاتھ لپی کی سرکار
میں ہی سی ہندی السد کی بیچنا ہی تو ناقوس کو کہا اوسنی کیا کر گیا نواسکو کہا میں بلاؤنگی ہم سبب کی طرف نماز کی یعنی نماز باجماعت کی کہا
اوس شخص فی کیا نہ تبارک و تعالیٰ و نہیں سچا وہ چیز کہ بہتر ہی اس میں کہا میں واسطی اوسکی کرمان تبارک ہی کہا عبد السد فی میں کہا اوسنی کہہ السد کہ
آخر اذان تک رہی طرح تکبیر کہ میں جبکہ صبح کی مینی آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میں خبر دی مینی اوسکو اسچیز کی دیکھی تھی میں
میں فرمایا تجھے یہ خواب لیتے ہی جو چاہی خدا پس کہڑا ہو تو ساتھ بلال کی اور تبارک اوسکو وہ چیز کہ دیکھی تھی تو میں میں چاہی کہ اذان
دی ساتھ اوسکی میں تخمین بلال بلند اور نہی تجھی پس کہڑا مومین ساتھ بلال کی پس شروع کیا میں تبارک اٹھا اوسکو اذان اور وہ اذان دیتی تھی
کہا روایت کر نمالی فی میں اوسکو یعنی اوز اذان حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطا کی فی اور وہی سچ گہرائی کی میں نکلی کہ بیچ ہوئی جادو ہی یعنی سبب بلکہ
کبھی تھی ای رسول خدا کی قسم ہی اوس بات کی کہ پہچا ہی نکو ساتھ ہی کی لبتہ دیکھا میں نماز اسچیز کی کہ دیکھا گیا عبد السد فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فی میں واسطی خدا کی ہی تفریق روایت کی یہہ ابوداؤد اور دارقونی اور ابن ماجہ فی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا ابن ماجہ فی تکبیر کا اور کہا ترمذی
میں یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی فی نہیں بیان کیا قصہ ناقوس کا شاید کہ معنی حکم کر نیکی یہاں یہہ میں کہ ارادہ کیا حضرت فی حکم لیکھا
اور اسے طرح تکبیر کہ یہہ مود ہی ہماری مذہب کی کہ تکبیر ہی مثل ذاک ہی اور یہہ خواب حق ہی یعنی سچا ہی مطابق ہی وحی کی یا موافق ہی
اجہتا دکی اور انشاء اللہ اس میں تبرک کی ایسی شک کے یہی نہیں اور حضرت عمر فی جو کہا کہ دیکھا میں مثل اسچیز کی دیکھا عبد السد فی شاید کہ یہہ بات
اوسنوں فی بعد ہی خواب لیکلی کہی ہو یا مکاشفہ ہی خواب دیکھا معلوم کیا ہوا اور کہا زودی فی کہ اس حدیث ہی یہہ نکا کہ مستحب ہو یا مؤذن کا بلند
اور از خوش اوزاد و شریعت اذان کی دوسری سال ہجرت کی میں ہوئی اول یوضون فی کہا اول میں شیخ **وعن** ابن کثیر قال
خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَّةٍ الصَّبِيِّ فَكَانَ لَا يَمُوتُ حَتَّى لَا تَدَاَهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَتَّى يَرْتَجِلَهُ أَوْ أَوْدَاهُ
اور روایت ہی ابی بکر ہی کہ کہا اسکا میں ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی نماز صبح کی میں گذرتی تھی ساتھ ہی شخص کی مگر کہ بکارتی اوسکو واسطی
نماز کی یا طاقی اوسکو ساتھ ہوا زانی کی روایت کی یہہ ابوداؤد و شیخ اس معلوم ہوا کہ جگہ اناسکو نماز کی یہی جائز ہی خواہ پکار کر بجلا دی خواہ
بنا کر **وعن** مالک بلغه ان المؤذن جاء عماراً يؤذنه للصلاة الصبية فوجدناه دائماً فقال الصبي قحط من التوفيق
فأمرهم أن يتجملوا في نداء الصبية رواه في التلخيص اور روایت ہی مالک سے پہنچا اوسکو یہہ کہ مؤذن آیا حضرت عمر کی پاس خبر دار کرنا
اوسکو واسطی نماز صبح کی میں پایا اوسکو سوتا ہوا پس کہا اوسنی نماز بہتر ہی نہیں دی پس حکم کیا اوسکو حضرت عمر فی یہہ کہ مقرر کر اسکو بیچ اذان صبح
کے روایت کی یہہ مومین **ف** الصلوة خير من النوم پہلی سی صبح کی اذان میں کہنا سنون تھا اب جو مؤذن فی حضرت عمر کو یہہ کہہ کہہ
کر چکایا اوسکو ناگوار معلوم ہوا فرمایا کہ یہہ جگہ جہاں کہنا سنت ہی وہیں اسکو کہا کہ سونے کی جگہ کی فی میں سوار اذان کی نہ کہا کہ میں یہہ مراد ہی
جعلها فی اذان الصبح ہی اور اوس ہی حتمات لوگوں فی کہی میں مگر یہہ توجیہ خوب **وعن** عبد الرحمن بن سعد بن طارق
سَعْدُ بْنُ مَوْزِينَ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَفْتُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَأَ
بَلَاكَ أَنْ يَجْعَلَ خَبْرَ عِيْدِهِ فِي أَذْنَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَرْفَعُ لَكَ رَجُلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی

مسلمہ علیہ وسلم کہی کہ تحقیق بلالؓ فی شروع کی تکبیر کہی پس جب کہا اذہون فی قدامت الصلوۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قدامت
 کہی باز کہوا صلوا ہمیشہ کہی اوسکو اور فرمایا بیچ باتی تکبیر کی مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کی روایت کی یہاں بوداودنی **ف** مانند حدیث عمر کی
 جو کہ اسی باب میں پانچویں حدیث گذر چکی ہی حال یہ کہ تکبیر کی کلمات کا جواب میطرح دیا کہ جو مؤذن کہتا گیا کہ جی علی الصلوۃ جی علی الفلاح کہنی
 کی وقت لاجول پڑھی وقت قدامت الصلوۃ کہنی کی وقت قافما الصلوۃ کہا کہ **وَسَمِعَ النَّبِيَّ قَالًا قَالًا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا يَزَالُ يَتْلُو الْآذَانَ الْإِقَامَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی نہیں پیری جاتی دعا ورمیان اذان اور تکبیر کی روایت کی یہاں بوداودنی فی **ف** یعنی ضرور قبول ہوتی دعا ورمیان وقت پس دعا کیا
 کہ دعا وقت میں دریا کہ روایت بن آیا ہی کہ صحابہ بنی بوچا کہ کیا دعا کیا کہ بن یا رسول اللہ فرمایا انگو اسی عاقبت دنیا میں اور آخرت میں
 اور نظام اس عبارت ہی عام معلوم ہوتا ہی کہ دعا خواہ متصل اذان کی کری یا قافا صلیٰ لیکن بہتر یہ کہ متصل اذان کی الگی طرح د
وَسَمِعَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَارُ كَنْتَارًا أَوْ قَلَمًا تَرْدَانِ النَّبِيُّ عِنْدَ النَّبِيِّ
عِنْدَ الْبَاسِ جِئْنَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِي رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ أَنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ كُنْ
وَتَحْتَ الْمَطَرِ اور روایت ہی سهل بن سعد ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دعا میں ہیں کہ نہیں روکی جائیں یا فرمایا
 کہ کہ روکی جاتی ہیں یعنی نہیں روہو نہیں ایک عازر دیکھ اذان کی یعنی وقت شروع ہونی اذان کی یا بعد کی اور دوسری وقت لڑائی کی یعنی
 ساتھ کفار کی جو وقت کہ لیں یعنی انکی ساتھ یعنی کی یعنی جب کہ قتل و قتل شروع ہو چا وی اور ایک روایت میں ہیں بجای وقت لڑائی
 آخرت کے یہ القاطر وینچی مینہ کی یعنی مینہ میں کہڑا ہو کہ دعا کی روایت کی یہاں بوداودنی مگر دارمی نہیں کہ لفظ تحت طر کا **وَسَمِعَ**
عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَوَى بَارِسُ بْنُ اَللّٰهِ اَنَّ الْمَوَدِّينَ يَصُفُّونَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُ
فَاِذَا اَنْتَهَيْتُمْ فَصَلُّوا بِحُطَّاءَ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر ہی کہا ایک شخص فی یا رسول اللہ تحقیق اذان نبی والی بزرگی کہتی ہیں یہ
 پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہہ جیسا کہ کہتی ہیں مؤذن پس جبکہ فارغ ہوئی جواب اذان کی ہی پس سوال کر یعنی جو چاہ ویا جاوے گا
 کہ یہاں بوداودنی **ف** بزرگی کہتی ہیں یہ یعنی نسبت ہمارے انکو بسبب انکی ثواب زیادہ حاصل ہونا ہی پس کیا فرمائی ہو ہو کہ سبب
 لاحق ہوں ساتھ انکی یہ عرض و ہون فی کی الکی حضرت فی جواب فرمایا کہ بطرح مؤذن کہی نہیں و میطرح کہنی گرجی علی الصلوۃ جی علی
 الفلاح کی وقت لاجول پڑہ جیسکہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا نتیجی مثل اصل نواز کہ تکبیر پہر دعا کر نیکی زیادہ جواب سے جو فرمایا اذہون اشارہ ہی
 اس پر کہ اگر جواب مؤذن کا ویگا بعد اوسکی دعا کر نیکی زیادہ ہوگا فضیلت میں اور حدیث ہی معلوم ہوا کہ مسجد میں یہی جواب اذان کا کہی تا ثواب
 اذان کا پادوسی بخلاف اسکی کہ مشہور ہی گوئیں کہ وقت حال ہونی اجابت فعلی کی اجابت قولی درکار نہیں **بِرَجْعِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ**
فصل میری سن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الشيطان اذا سمع النداء بالصلاة
 ذهب حتى يكون مكان المروءة قال المروءة ومن المروءة على سبيل وتلا نين ميد
 رواه مسلم روایت ہی جابر ہی کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمائی ہی تحقیق شیطان جو وقت کہ سنا ہی اذان نماز
 کو ہٹا جاتا ہی یہاں تک کہ پہنچا ہی مکان روحانک کہا راوی فی اور دعا مدینہ سی چہنیں کو سن روایت کی یہاں بوداودنی **ف** مراد
 شیطان کہ جن شیطان ہی یعنی سیا سر دبا و نکا ظاہر تر ہی ہی اور حاصل اسکی ابعد کہ یہاں کہ شیطان مصلی سی اس قدر دور ہو جاتا ہی کہ جتنا

نزد خدا و زمین سی دوری اور در اولی البوسیان طلحین نافع ہی کہ راوی ہی جابر سی **و عن** علقمة بن وقاص قال قال رسول الله
 معاوية رداً اذن مؤذنه فقال معاوية قال مؤذنه حتى اذا قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله قلنا
 قال حتى على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وقال بعد ذلك ما قال المؤذن ثم قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك رواه احمد اور روایت ہی علمتہ بن وقاص سی کہ کہ تحقیق تہا میں نزول
 معاویہ کی نگاہ اذان دی سودن اوکی نی پس کہا معاویہ نی جیسا کہ کہا اوکی مؤذن یہاں تک جو وقت کہا مؤذن نی حی علی الصلوة کہا لا حول
 ولا قوة الا باللہ پس جیسا مؤذن نی حی علی الفلاح کہا لا حول ولا قوة الا باللہ علی العظیم اور کہا جیسی کہ کہ کہ کہ کہا مؤذن نی یہ کہ معاویہ نی
 سے رسول خدا صلعم سی کہ فرمائی ہی بیطرح کہ کا طبیسی کہ کہ لفظ العلی العظیم ربا و فی ناد ہی روایات میں **و عن** ابی ہریرہ قال
 سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فقام يردد: لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال
 مثل هذا يقبض الله له من الجنة فاما النسيان اور روایت ابی ہریرہ سی کہ کہ کہ ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پس کہ ہی ہونی بال اذان
 کہ ہی لگی پس جیکہ ہی فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ کہی نندہ کی یقین سی داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہی شائی فی ف جو شخص
 کہ کہی ناندہ کی یعنی خواہ جواب ہی اذان کہہیں کہی یا اذان ہی میں یا مطلق خلوص دل ہی متخی ہوگا داخل ہونی جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ ہی جنت
 یا نہی اوکی **و عن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سمع المؤذن يفتتحه قال واذا رواه
 ابو داود اور روایت ابی ہریرہ سی کہ کہ کہ ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پس کہ ہی ہونی بال اذان
 ابو داود و فی **و عن** ابی ہریرہ سی کہ کہ کہ ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پس کہ ہی ہونی بال اذان
 ہوں اور دوبار لفظ انا کہنا و طی جوا شہداتین کی ہی اس سی یہ معلوم ہوگا کہ حضرت ہی مکلف ہی گواہی دینی کی اپنی رسالت پرانہ تمام
 امت کی پہر اختلاف سے امین کہ حضرت گواہی انہما ہی گواہی کی تہی ہی یا فرمائی تہی شہدائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ حضرت مثل گواہی
 ہمار کی گواہی دینی ہی جیکہ اوپر حدیث میں حضرت معاویہ سی گذرا کہ اوہوں نی مؤذنگو جواب ہی میں و شہد ان محمد رسول اللہ کہہا اور
 پہر کہ کہی حضرت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہ کہ ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پس کہ ہی ہونی بال اذان
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اذن ثلثي عشر سنة وجبت له الجنة وكذب له
 بتأديته في كل يوم ستمون حسنة ولكل اقامته ثلثي حسنة رواه ابو حنيفة اور روایت ہی ابن عمر سی
 کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اذان دی بار بار واجب ہونی ہی و طی و کی بہشت او کہی جانی ہیں و طی
 او کی بسبب اذان دینی او کی ہر روز میں یعنی بدل ہر اذان کے ساتھ نیکیاں و بدی نیکیہ کی پس نیکیاں روایت کی یہی میں ماجہ فی ف ابی ہریرہ
 بہ نسبت اذان کی شاید اس سے فرمایا کہ کہیہ خاص کہ کہی حاضرین ہی کی ہی ہونی ہی اور اذان غائبین و حاضرین دونوں کی ہی یا اذان ہر
 محنت زیادہ ہونی ہی اور کیہ میں کم **و عن** عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا كان المغرب رواه البيهقي
 في الصحاح الكبيرو اور روایت ابی ہریرہ سی کہ کہ کہ ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پس کہ ہی ہونی بال اذان
 نے حج دعوات کبیر کی ف شاید کہ دعا وہی جو حدیث ام سلمہ کہیں اور گذری یعنی اللهم هذا اقبال لیک ان ترزق باب باب حج مبارک
 کرنی بعضی احکام اذان کی **الفصل الاول** فصل ہے عن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال لا حول ولا قوة الا بالله

اِذَا اُتِيتَ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوْهَا سَعُوْنَ وَاَنْتُمْ تَسْتَوْنَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَاكُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
فَاتَسْمُوْا مُتَّقِ عَلَيْهِ وَفِي رَاوِيَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاَنْ أَحَدَكُمْ رَاَدَا كَانَ يَخُذُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

اور روایت ہی ابیہرہوسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جہت کہ گنبد کی بجائی واصلی نماز کی پس اور نماز کو وڑتی اور اوتھ جلیں
اور لازم ہی بہین نماز فارسی پس جو باؤ ساتھ امام کی پس اور اگر یعنی بعد فراغ امام کی اوٹھ کر ادا کر دیا
کی یہ بخاری و مسلم فی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ بھی آیا ہی پس تحقیق ایک تھا را جہت کہ قصد نماز ہی طرف نماز کی پس وہ نماز ہی یعنی حکما
اور ثواب **ف** کہا ہی غلامی کہ عیادت سبکی غفلت کی ہی وڑنا واصلی نماز کی اگر جلدی کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ گنبد انلی بادی
نہ پہلی سی متحد ہونا چاہی تھا شانی کہ مجموعہ ہی یہ حضرت شیخ ان کہا ہی اور ملا علی رح فی کہا ہی کہ اختلاف کیا ہی غلامی کہ جو کوئی
وڑنا ہو تو ہی نگینہ ولی کی سی وہ جلدی کری یا نہیں پس کہا ہی بخاری فی کہ جلدی کری کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فی سنی تفسیر میں ہے جلدی
کی طرف مسجد کی اور بعضوں فی اختیار کیا ہی یہ کہ جلی و فارسی بموجب حدیث کی کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس نماز ہے میں اور یہ بتا
جب کہ نہ واقع ہوا و سب تفسیر یعنی اگر دانستہ دیر کر گیا یہ بات نہیں حامل ہونا چاہی اور خاصہ یہ کہ جلدی کری ساتھ و فارسی نہ ساتھ
وڑنے کی تا عمل حدیث پر ہی ہوا و ثواب نگینہ ولی کا ہی تہہ سی بخاری اور بطرح حکم جمعہ کا ہی اگر چاہتا ہی اگر جلدی نہ کر دینا تو امام سلام
پہرہ دیگا اسورین ہی جلدی کر شرک ہو وی امام کی ساتھ **وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي** اور یہہ باغالی ہی فصل

درسی الفصل الثالث فصل منہی عن **بَابُ ثَلَاثٍ** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةَ بَطْرِ بَنِي كَلْبَةَ وَوَكَلُ بَدَلَا أَنْ يَوْظَمَ لِلصَّلَاةِ وَقَدْ بَدَلَا وَرَقًا حَتَّى اسْتَقِطُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَسَقَطَ
الْقَمَرُ فَقَدْ نَزَعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي وَقَالَ لِهَذَا وَكَرِهَ شَيْطَانُ
فَرَكُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا وَأَنْ يَوْصَوْا وَأَمَرَ بَدَلَا أَنْ يَأْتِيَ
لِلصَّلَاةِ أَوْ يَقِيمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَصْرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ فَرَعِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فَيُحْيِي غَيْرَ هَذَا إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ
أَوْ تَسِيَهَا ثُمَّ فَرَعَ إِلَيْهَا فَلْيَصِلْهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيَهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ التَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ اتَى بَدَلَا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَجْعَلُهُ ثُمَّ كَمَرْتَنُ يُعَدُّ ثُمَّ كَمَرْتَنُ الصَّيْحُ
ثُمَّ كَمَرْتَنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَا فَأَخْبَرَ بَدَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مِنْ سَلَا

روایت ہی زید بن سلم سی کہا کہ ادرسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخرات کی راہ مکہ کی میں اور حکم کیا بلال کو یہ کہ بجائی واصلی اور نکو وڑو
تا نک پس سو گیا بلال یعنی تھوڑی دیر کی بعد سبب غیبہ مندی کی اور سو گئی لوگ یہاں تک مجاگی اوصحابین کہ تحقیق طلوع ہوا و نیز آفتاب پس جاگو
لوگ یعنی پہلی حضرت جاگی پہر اور اصحاب پس تحقیق گنبد انلی یعنی سبب غیبہ مندی کی ہونی نماز کی پس حکم کیا اور نکو بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ
سوار ہو دین یہاں تک تکلیف میں کل سی اور فرمایا تحقیق یہ کہ کل ہی کہ مسلط ہی اس میں شیطان پس سوار ہوئی یہاں تک کہ کل ہی اوس جگہ سے
پہر حکم کیا اور نکو بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ اور بن اور وضو کر میں اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہی واصلی نماز کی اور نگینہ کی پس نماز

پہنچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لوگوں کی یعنی قضا و صبح کی جماعت سے ادا کی پہنچ پھر یعنی نمازی اور دیکھی گاہریت اذکی پس فرمایا میں نے
 کے لیے لوگوں تحقیق اللہ فی قبض کین تہین ارواحین ہمارے اور اگر چاہتا البتہ پھر اذکو طرف ہمارے بیچ غیر اس وقت کیے پہلی اس وقت کی کتابت تک
 ہوتا پس اس وقت کہ سووی ایک تہا غافل ہو کر نمازی پہنچا ہوا ہی نماز پھر گہری طرف اسکی پس چاہی کہ پڑھتا ہو اسکو وقت
 اذکی میں نے ملکہ اذان و تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کی ادا کر دی پھر اتفاقات کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ابی بکر صدیق کی پس فرمایا
 شیطان آیا بلال کی پاس درود پڑھتا تھا پس تکیہ گویا اذکو پھر پڑھی و تکبیر تپکتا را اذکو حبیبی تپکتا جاتا ہی اذکو ہاتھ تک سو پھر
 پکارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس خبر دی بلال نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مانند اسچیز کی کہ حضور ہی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو پس
 کہا ابوبکر نے گواہی دیتا ہوں میں نے تحقیق تم رسول خدا کی ہو روایت کی بہہ ملاک فی بطریق ارسال کی ف بیچ راہ کہ کی اس معلوم ہوا کہ بہہ واقعہ
 اور پھر اور پہلا واقعہ دیکھو کہ وہ درمیان میں خیرہ اور دہنہ کی ہوا تھا اور بہہ مکہ اور مدینہ کی درمیان میں اور فقط اذکان نیادی للصلوة اور پھر
 میں یعنی جس کی ہی مانند اذکی یعنی اذان و تکبیر و نون کا حکم کیا یا اذکے کسی ہی مگر فضل اور اکل پہلی ہی بات ہی کہ نہ کو نہ عید ہی و سکی روایت
 ابوود اذکی اذکے معلوم ہوا لا اذان والا قائلہ و جبکہ کہ تہا پڑھتا وقت اسکی من نظام اسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ چہ کر ہی نماز چہرہ میں و دہر کر ہی نماز
 میں لیکن اس میں بعضی علما خفیہ فی خلاف کیا ہی کہ قضائیں جسکی ہی پڑھتا و اسب اور معنی فصیحہ اسدہ میں یعنی تکیہ گویا بلال کو جب پہلی حدیث میں
 کہ راہی کہ بلال و نہ شہی تکیہ کا کہ سو ہی اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث میں پہلی تو غفلت کو نہ کیا طرف اللہ تعالیٰ کی اس جگہ میں ابن اسحق جہا درود
 اور پھر نسبت کیا اذکے غفلت کو طرف شیطان کی جواب کا بہہ دیا گیا ہی کہ بہہ مسئلہ غلط انحال کا ہی یعنی اذکی اذکی اللہ تعالیٰ نے پیدا کر فی فینا اور انسان
 کا اذکے میں پس قادر کیا شیطان کو و پھر کی کرنی پر غفلت اور نہ پیدا کر ہی قسم تپکتی وغیرہ ہی اور ہی میں من اظہار معجزہ کا ہی کہ حضرت نے حال بلال
 کا بیان فرما دیا اس ہی حضرت ابوبکر نے تصدیق و سکی کہی تہا خرنک کہا ہے **وَسَكَنَ لَنْ جَمْعًا قَالْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
خَصَمْتُكَ اِنْ هَكَفْتَ كَرِهِي عِندَ الْمَوْءِدَيْنِ لِمَسْأَلَةِ صِدْقِهِمْ وَصَلَّى تَمَّ وَتَوَلَّى اور روایت ہی ابن عمر ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ ننگی ہوئی ہیں بیچ گروں و نون و نون کی و پہلی مسلمانوں کی روزی اذکی اور نماز اذکی روایت کی بہہ ابن ماجہ نے **ف**
تکے ہوئی ہیں بیچ گروں و نون و نون کی یعنی ثابت ہیں ہون و نون کی و مد و جزین مسلمانوں کی تا احتیاط کریں و کی کہ وہ و جزین سہین روزی اذکی اور
نماز اذکی کہ انکی اذان پر روزہ افطار کرتی ہیں اور نماز پڑھتی ہیں حال بہہ کہ ہون و نون کو چاہی کہ رعایت وقت کا لحاظ کریں مالوگوں کی ان و جزین و
خلل نہ آوی ذہن ح باب المساجد مواضع الصلوة اسے بیچ بیان مسجد و کئی در جگہوں نماز کی **ف**
 مرا جگہوں نمازی یہاں در جگہ میں کہ نماز اوغین کر وہ ہو وی یا نہ کر وہ ہو وی چنانچہ بیان و سکا حدیث میں ان و سکا اور بیچ فضائل مسجد کی حدیث
 بہت آئی میں کچھ نہ میں ہی تو مشکوٰۃ میں مذکور ہوئی ہیں در کچھ اور کتا بو میں ہیں چنانچہ ترجمہ فیضان دیکھا چاہی کہا جاتا ہی تا مسلمان و سکی بزرگ
 معلوم کر کہ عبادت کرنی او میں غنیمت جانیں یا ہی کہ ابو ذر نے اپنی بیٹی ہی کہا ای بیٹی میری چاہی کہ ہو وی مسجد گہرا اسلی کی تحقیق منی سا کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تہی مسجدین گہر متیون کی ہیں پس جیسا کہ ہو وی مسجد خاص ہوتا ہی اللہ و غلط و سکی راحت اور رحمت کا اذکو نہ سکا
 بلضر اظہر ہی طرف حبت کی اور عبد الرحمن بن مفضل ہی روایت ہی کہ ہم حدیث کی جانتی ہی مسجد فلعہ محکم ہی شیطان سے بچنے کی ہی اور حضرت عمر
 سے روایت ہی کہ مسجدین گہرا سہ کی ہیں زمین میں اور حق ہی زیارت کی گئی بہہ کہ اگر ام کر تا ہی زیارت کی نہوالی ہی کا یعنی اللہ زیارت
 کیا گیا ہی اور جانا والا او میں زیارت کر نہوالا ہوتا ہی پس وہ اکر ام کر تا ہی مسجد میں آئو الویحا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جگہ گناہ

آدمی سجہ میں داخل ہونے کی باوجود اصلی ذکر اصد کی مگر اسد فعال نظر کو باہمی طرف او کی ساتھ مہربانی اور رحمت کی جیسے کہ نظر مہربانی اور رحمت کے
 کرنی ہیں ال غائبہ جبکہ انہی دو چیز غائبہ کا اور بعضی حدیث میں جو جگہ پڑتی ہے میں منہ آئی ہے دو اوس صورت میں ہی کہ ایک جگہ یہ خاص
 سجہ میں مقرر کر دی اس طرح کہ نہ پیشی اور جگہ ہوا ہی او کی پس بہت ہی اگر وہ اصلی ذکر اصد کی با نماز کی ہو تو یہ تکیہ میں خوف رکھا ہوتا ہے اور
 یہ جو حدیثیں جگہ بہ جگہ نقل ہوئی ہیں ان میں ممول ہیں ابہر کہ سجہ کو جگہ سکون کی مہرادی نماز کی پس اور ذکر کی پس نہ وہ اصلی اور فرض کے
 اغراض و مقاصد اور جتنوں نے یہ ہے **ع الفصل الاول** فصل میں حسن **ابن عثمان** قال **لما دخل النبي صلى الله عليه وسلم**
عليه وسلم البيت دعا في نواحيه كلها واكثر يصل حتى خرج منه فلما خرج ركبهم كعتين في قبيل الكعبة
وقال هذه القبلة رآه البخاري ورواه مسلم عنه عن اسامة بن زيد
 روایت ہے ابن عباسؓ کا جب داخل ہوئی تھی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں یعنی دن فتح کی کہ دعا کی پچ کو نون او کی پس سجہ کو نون یعنی جہاد
 کو نون اور نہیں پڑھی نماز یہاں تک کہ نکلی وہیں پس جبکہ نکلی پڑھیں در کعتیں سامنے کعبہ کی اور نماز ابہر ہی قبلہ روایت کی ہے یہ بخاری
 فی اور روایت کی مسلم فی اور نہیں ابن عباسؓ کہ نقل کی اور نہیں فی اسامہ بن زید ہی یہ قبلہ نماز کہ کعبہ کی جانب کیا اور یہاں فرمایا
 کہ امر قبلہ کا اور متوجہ ہونے کی جانب کی قرار پایا اور ہرگز منہ منہ نہیں ہو سکا اور یہ نہیں ہیں کہ قبلہ ہی کی کی جانب تھا اور متوجہ ہونا اور
 طرف درست نہیں اور نہ یہ معنی ہیں کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف باہر ہی معتبر ہے اور اندر نماز درست نہیں جیسے کہ امام مالکؒ کہنی ہیں پچ نماز فرض کے
 اور تنہا بل علم کی نزدیکی طائر میں نقل پڑھنی کعبہ کے اندر جو حیثیت عمر رضی اللہ عنہ کی اور اختلاف کیا ہے پچ فرض کی پس گئی ہیں جبہ و طرف جہاد
 اور منع کیا ہے اوس الکامل و احمد فی **ع** **حسن** **عبد اللہ بن عثمان** بن **عمران** **بن عبد اللہ بن رسول اللہ** **صلى الله عليه وسلم** **دخل**
الكعبة هو واسامة بن زيد وعثمان بن طلحة النخعي وبلال بن رباح فاعلموا عليه وكثت فيها
فسالت بلال لا حين خرج ماذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال جعل على اعراسه فمضى عن يمينه فقلت
اعلمه ورواه وكان النبي يومئذ على سبعة اعمدة فوصله منقو اور روایت ہے عبد العزیز عمری کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم داخل ہوئی کسی میں اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ و بلال بن رباح پس بند کیا بلال فی یا عثمان فی کعبہ حضرت بلعی تا لوگ
 جو ہم نہ کرین اور پھر ہی حضرت اوسین یعنی اور دعا میں مشغول رہی عبد العزیز عمری ہیں کہ میں فی پوچھا بلال ہی جس وقت کہ نکلی بلال حضرت
 کعبہ باہر گیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یعنی کعبہ میں پس کہا بلال فی کیا ایک ستون بائیں اپنی اور کیسی دو ستون داہنی آخر
 اوئیں ستون چپے آئے اور تھا خانہ کعبہ و سدن چہ ستون پر یعنی ابئیں ستون میں پھر نماز پڑھی روایت کی بخاری مسلم فی **ع** اس
 سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کعبہ کی اندر نماز پڑھی اور پہلی حدیث ہی کہ ابن عباسؓ اسامہ سی روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت
 نے نماز نہیں پڑھی اور جبہ تطبیق ان دونوں حدیثوں کی ہے کہ جبکہ میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا اور دعا میں مشغول ہوئی پھر
 دیکھا اسامہ فی دعا اکتی پھر وہ ہی دعا میں مشغول ہو گئی کسی کعبہ کی کوئی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی میں تھی اور بلال
 فریستہ آنحضرت کی آنحضرت فی جو نماز بعد دعا کی پڑھی و ہون فی نماز میں دیکھا اور اسامہ فی دیکھا اس لیے کہ دور تھی اور دعا میں مشغول
 تھے اور نماز ہی سب سے اور دروازہ بند تھا اور یہ ہی آیا ہی کہ حضرت فی اسامہ کو باہر بھیجا تھا بائیں لاوین دیوار کی تصویر ونگی سنا کر
 لیے پس ہر سنا ہی کہ آن حضرت فی نماز اوس عرصہ میں پڑھی پڑھیں مختار ثنایت کہ نماز اسی نماز کا ہی نہ نفی اسکے **ع** **ع** **ع**

اِنْ هِيَ رِيَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ صَلَاتِي فِي مَسْجِدٍ مِنْ هَذَا خَيْرًا مِنْ اَلَّتِ صَلَاتِي فِيْمَا سِوَا ۱۵
المسجد الحرام متفق عليه **كيفية** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد
میرے گھر کی بہت ہی عمدہ ہے بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کی روایت کی بہت بخاری و مسلم نے **ف**
سوا مسجد حرام کی کہ ان میں بہ نسبت اور مسجدوں کی لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس جگہ میں کہ ان ثواب کا
جگہ ہوتا ہے اس میں جابر قول ہیں وہ یہ کہ وہ سا حرام ہی اور دوسرا یہ کہ وہ مسجد جامعہ ہی اور یہی ظاہر ہوتا ہے کلام اصحاب ہاں
اور سب کو اختیار کیا ہے بعض شافعیہ نے بھی اسی کہ اصحاب بخاری نے کہا ہے کہ فضیلت خاص کی گئی ہے ساتھ فراض کی کہ نوافل کے
اور میرا یہ کہ وہ مکہ ہی اور اختیار کیا ہے اس کو بعض علماء نے بسبب اس حدیث ابن ماجہ کی و صلوة بکۃ بئمانۃ الیٰہ یعنی نماز مکہ میں مضاعف
لاکھ درجہ ہوتا ہے کہ وہ مکہ ہی بہت ہی سببوں میں شروع **وعن** ابی سعید بن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیکم السلام لا تشدوا الحبال الیٰ التلثة مساجد المسجید الحرام و المسجید الحطیبی و مسجدی هذا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو تم کجاؤں کو گرد طرف تین مسجدوں کی یعنی مسجد کربلا
تین مسجدوں کی مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہ روایت کی بخاری و مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہے
کہ منع کیا حضرت اختیار کرنے میں سفر جگہ کی کسی کہ سوائے ان تین جگہوں کی ہی کہ پروردگار تعالیٰ نے بسبب یا دینی بزرگی کی ان کو ممتاز اور
کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ بطور تقریب و عبادت کی سوائے ان مواضع کی قصد نہ کریں اور سفر نہ کریں اور اگر کچھ حاجت پڑی مثل تحصیل علم
اور تجارت اور ادوی حقوق وغیرہ کی یہ بات اور ہی اور سفر ساتھ اس قصد کی جائز ہے لیکن سفر نہ کریں و اہل زیارت قبور صالحین اور
واہل منجی کی مواضع مبرا کریں اختلاف ہے بعضی مباح ہے میں اور بعضی حرام کہذا فی مجمع البحار والاعلام اور بعضوں نے یہ معنی کہی ہیں
کہ قصد نہ کرنا بطریق نذر کی سوائے ان تین جگہوں کی درست نہیں اور اگر نذر کریں بیچ غیر ان تین مسجدوں کی واجب نہیں ہوتا و افراد و سکا اور
نیصون ان کی کہا ہے کہ کلام مستاجدین ہی یعنی کسی مسجد کی کسی سوائے ان تین مسجدوں کی سفر جائز نہیں اور اور مواضع سوائے مسجد
کے خارج ہیں مقصود اس کلام کی یہ کہ کسی بندہ مسکن عباد الخی کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہوں کا اور سفر لیا گیا ہے کہ نہ
ترین مقامات کی ہیں یعنی اگر سفر کریں تو طرف ان تین مسجدوں کی اور نیز ان کی مشقت کتنی بے نایدہ ہے نہ یہ کہ سفر سوائے ان تین جگہوں کی اور
تھیں شرح ذوالرشاء ولی صاحب حدیث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ ابدال الغد کے بیچ بیان معنون اس حدیث کی کہا ہے ترجمہ دینی کلام
کا بعینہ کیا جاتا ہے کہنا ہوں میں ہی اہل جاہلیت قصد کرتی تھی مکانات منظمہ کا کہ انہی گمان میں ان مکانات کو بزرگ جانتی تھی اور
زیارت کرتی تھی اور برکت حاصل کرتی تھی اور اس طرح کی قصد کرتے تھے اور بزرگی جان فی میں تحریف اور فساد ہر قدر ہے کہ نہیں پوشیدہ
پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فسادانہ لجا دیں غیر شعائر ساتھ شعائر کی اور ہوجا دیں سید و اہل عبادت غیر اللہ کی اور حق نزدیک
میری یہ کہ قبر اور جگہ بندگی کرنے کی کسی ولی کی و یا زمین سے اوکوہ طور ب بہت باریک تھی میں یعنی ان سببوں کی طرف سفر نہ کریں
انتم **وعن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یکن یبغی و من یبغی روضۃ لمن ریا ضحۃ
و من یبغی علی حقہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے در بیان گھر میری
کے اور میرے کسی ایک یا غی یا غی بہت کسی اور میرا اور عرض میری ہی روایت کی بہت بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جگہ

عبادت کر لگا اوس جگہ میں کہ درمیان گہری میری کی ہی پہنچی کا طرف باغ کی باغون بہشت کیسی در جو کوئی لازم کر لگا عبادت
نزدیک میری ہو لگا دن قیامت کی حوض کوثر میری اور کہا امام مالک کہ حدیث باقی ہی ظاہری ہی پراور خضہ یعنی ٹھکڑی کی ہی یعنی بہر
جگہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سی اور پھر وہیں عود کر لگا اور زمین فنا ہو گا مانند اور زمین کی اور کہا تو رشتہ بینی کہ نام رکھا گیا ہی
اس جگہ کا روضہ اس ہی کہ زیارت کرنی والی حضرت کی قبر کی دروفا کی بنی والی ملائکہ اور جن انس ہمیشہ مشغول رہتی ہیں وہیں عبادت اور
دگر آمدین جنت جاتی ہی ایک جماعت اتی ہی دوسرے میں اس ہی روضہ کہا جس کی حلقون ذکر کی کو ریاض جنت فرمایا **ع** **روعن**
ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأتی مسجد کعبہ کل سبت مائتین اور کہا کعبہ صلی فیہ رکعتین متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد قبا میں ہر ہفتہ میں پاد ہی ہی اور وار ہی پس نماز پڑھتی اور میں دو رکعتیں
ف قبا نام ایک جگہ کا ہی تین کوس مرینہ منورہ حضرت جبریل علیہ السلام کی ہجرت کر دینے میں شرف لاکھ میں داخل ہوئی ہی پہلی ایک مسجد اور وہیں بنائی اور
مسجد قبا کہتی ہیں پس وہیں حضرت ہفتہ کو تشریف لیتا ہوا کہ دو رکعت تحیمۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیمۃ المسجد کی ہو پڑھتی ہی اور اور
دلیل ہی سیرکہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کی سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی تھی ہی کہا اس حجر کی کہ صحیح ہو ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ نماز پڑھتی قبا میں مانند عمر کی ہی اور سعد بن ابی وقاص ہی روایت ہی کہ دو رکعتیں پڑھتی مسجد قبا میں محبوب بن طرف میری اس
کہ جو زمین بیت المقدس دو بار اگر جانیں لوگ اوس کو ایک کو قبا میں البتہ مارن طرف اوکی جگہ اونٹوں کی یعنی دو درازی مشقت سفر کے
اور کہا کہ ابن زحر **ع** **وعن** **ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی اللہ مساجدھا
والتقصن الیہ لکرم قال اللہ اسماھا **وآد مسکون** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی محبوب
نیا وہ مسکانون کی شہر دن میں طرف اس کی مسجد دن کی اور بہت مغفوض مسکانون شہر دن کی طرف اس کی بازار اولی روایت کی یہ مسلم
ف مسجد میں جگہ عبادت کی ہیں اسلی اللہ تعالیٰ دوست کہتا ہی اور کو یعنی مسجد والوں کو خیر پہنچا ہی اور بازار جگہ فعال شیطاں کے
ہے یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور بھروسہ کی اسلی و کو مغفوض رکھتا ہی یعنی اونکی رہنی والوں کو راستی پہنچا تا ہی یہاں
ایک شہہ دار دھوتا ہی کہ بت خالی اور شرابی اور چکلے بدرہن بازار سی اونکو کیوں مغفوض تر بن کہا جواب یہ کہ بازاروں کی کہ خیر
کے لئے شارع کی طرف حکم ہی اور ان چیزوں کی کہنی کا حکم ہی نہیں پس جو چیزیں کہ کہنی جائز ہیں اونیں بازار مغفوض نہ ہی **ع** **وعن**
عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجد ابنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عثمان لگا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ بنادی وہی خدا کی مسجد بنا تا ہی اللہ واسطی اوکی گہر بہشت میں
روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** وہی خدا کی یعنی خالص و سکی رضا مندی کی ہی بنادی نہ وہی واسطی در کہا فی سانی لوگوں کی ہی ہی کہا
کہا ہی کہ جو کھی نام اپنا مسجد یہہہ دلیل ہی اور عدم اخلاص و سکی در کہا طبعی کہ تلخ مسجد امین قلیل کی ہی ہی یعنی اگرچہ چوٹی
مسجد بنا دی چنانچہ ایک ایت میں با ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند کونسل طبر کی یہہہ بنا لہ ہی خوردی و رنگی میں **ع** **وعن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجید اراح اللہ لہ لکرم من الجنۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ جادی اول روز میں طرف مسجد
کے باخرو زمین تیار کر تا ہی اللہ واسطی اوکی مہانی اوکی بہشت میں ہی جہنم جادی اول روز کو باخرو ذکر روایت کی یہ بخاری

سلم لی یہ اشارہ ہی ہے کہ اگر کو بسجد خانہ خدا ہی مضبوط کرنا ہی وہ زیارت کرنا اور ان کی اپنی کی اور محروم نہیں جو قرآن مسجد میں
جان کی وقت جو کتنی نیتیں کرنی جائیں اور وہیں ہی ایک ہی ہے چنانچہ بیان کیا اور کتاب میں صحیح شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کی
التفصیل سے جو حکم ہی ہے **وَعَنْ ابْنِ مَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْظُمُ التَّكْسِيرَ جِدًّا فِي الصَّلَاةِ**
أَعِدْهُمْ فَأَعِدْهُمْ مَشَى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَمَرٌ إِلَّا مَا مَرَّ اعْظُمُ أَحْسَنُ مِنَ الَّذِي
يُصَلِّي تَعْبَتُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی بڑا لوگوں میں سی از رو
ثواب کیج نماز کی جو دور اور نکاح پس دور اور نکاح از روی چلتی کی یعنی جتنا کہ دور ہو گا مسجد سی و تنہا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص
کہ منتظر ہو نماز کا یہاں تک نماز پڑھی ساتھ امام کی بڑا ہی از روی ثواب کی دس شخص کے نماز پڑھی پھر سو پڑھی روایت کی یہ بخاری سی
ف یعنی جو کوئی تاخیر کری نماز کو تاکہ پڑھی او سکوا ساتھ امام کی ثواب بہت بڑا ہی اوس کو پڑھ کر سو پڑھی اور انتظار امام کا ٹکری اگر
وقت مختار سی میں پڑھی اور اگر کوئی چوٹی جماعت کی ساتھ پڑھی یا او سکی ساتھ پڑھ لی کہ حق امامت کا نہیں رکھتا ہی اور دوسرا
انتظار جماعت کثیر کا کر ہی در ساتھ و سکی ادا کر ہی کہ حق امامت کا او سکا ہی اسی قیاس بہت ثواب بڑا ہی پہلی سی خصوصاً کہ یہ سب
سلم کی کر ہی ہے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَّتِ الْبُقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنِي سُلَيْمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ**
فَبَكَرَهُمُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَّغْنِي أَمَّا قُرَيْبٌ دُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لَنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سُلَيْمَةَ دَيَارَكُمْ تَكْتَبُ أَتَاؤُكُمْ دَيَارَكُمْ تَكْتَبُ أَتَاؤُكُمْ دَيَارَكُمْ تَكْتَبُ
اور روایت ہے جابر سی کہا کہ خالی ہوئی گھر گرد مسجد کی پس راہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ او نہ دین نزدیک مسجد کی پس پہنچی یہ خبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا او کو حضرت نے کہ پہنچا ہی جگو یہ کہ تم راہ دہ گیتی ہو کہ نقل کر دینی او نہ آؤ نزدیک مسجد کی کہا او نہون نے کہ
ایسی رسول خدا کی تحقیق راہ دہ کیا مہتی پس کہا ای نبی سلمہ پڑھی رہو اپنی گھر وہیں لگی جاوین نقش قدم تہا کی تہری پہنچی گھر وہیں
لکے جاوین گی نقش قدم تہا کی روایت کی یہ سلمہ نے **ف** بنو سلمہ قیلہ ہی انصار میں سی وہ حضرت کی مسجد سی دور رہتی تھی جب گرد
مسجد کی کچھ گھر خالی ہوئی سب مہجانی تھیں والوں او کیکی با اور جابی جاہنی کی نو او نہون نے آؤ و کی مسجد کی پاس آہنی کی
نے او پھر فرمایا کہ وہیں رہو جتنا دور ہوگی وان سی آنی میں قدم بہت رکھو کی وہ نامہ اعمال میں لگی جاوین گی اور باعث زیادتی ثواب کی
ہوگی **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاجِبٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعَهُ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَتَوَخَّ**
إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَعَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ
أَمْرًا ذَاتَ حِسْبَةٍ وَرَجُلٌ لَمْ يَخَفْ اللَّهَ وَرَجُلٌ نَصَدَّقَ بِصِدْقَةٍ فَلَحَقَهَا حَوْلًا لَعَلَّ سَعَالًا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سات شخص ہیں کہ سایہ میں رہی گا او کو اللہ بڑی سایہ
آپ کی و سلم کہ نہیں سایہ او سکا ایک سر را عادل در دوسرا جوان کہ جزائی خر کر ہی اللہ کی بندگی میں اور تیسرا وہ شخص اول او سکا لگا
مواہی مسجد میں جو وقت کہ نکلتا ہی دس یہاں تک پہنچاوی طرف او سکی اور چوٹی وہ شخص کہ محبت کہتی ہیں آپ میں واسطی اللہ کے
کہتی ہوتی ہیں او سکی محبت میں اور جدا ہوتی ہیں او سکی محبت میں اپنی حاضر و غائب خالص محبت کہتی ہیں اور چوٹی ان وہ شخص کہ باور رکھتا

الذکر تنہا پس بہت ہی نیکو بین دیکھی اور چہا شخص وہ ہی کہ بلایا او کو ایک عورتہ فی کما صاحب اور جمال کی ہو یعنی بارادہ بظاہر پس کہا
تحقیق میں درتا ہوں کہ کسی اور ساتواں وہ شخص کہ دیکھتے مدرس چہا یا او کو وہاں تک نہ جانا بائین ہاتھ او کی فی کما کیخارج کیا داہنی ہاتھ
او کی فی روایت کی یہ بخاری مسلم فی ف سایہ میں کہی گالینی داخل کریگا رحمت اپنی میں اور محفوظ کہی گالینی آخرت کیسی اور
بعضوں فی کہا ہی کہ مراد سایہ سایہ عرش کا ہی اور آخر جملہ کی معنی یہ ہیں کہ اس طرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہیں جانتا ہی وہ شخص کہ بائین
او کی ہوتا ہی اوس چیز کو کہ خارج کرتا ہی دہن طرف زبانی و بعضوں فی معنی اسکی ہی کہی ہیں جو صاحب جمعہ فی لکھی اس صورت میں یہ کہ
ہے لعل پوشیدگی سی در سرح و عنده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الرجل في الجماعة
تصعق على صلواته في بيته وفي سوقه خمس وعشرون ضعفا وذلك انه اذا اوصى فاحسن
الوصي ثم سخن ثم الى المسجد لا يحسن جهه الا الصلوة لم يخط خطوة الا ارفعته له بها در جنة
وخط عنه بها خطبته فاذا صلى لم ترك للملائكة نضلي عليه ما دام في مصلاته اللهم صل عليه اللهم ان
ولا يزال احدكم في صلوة ما انكحل الصلوة وفي رواية قال اذا دخل المسجد كانت الصلوة تحبسه وذاك في دعاء الملائكة
اللهم صل على ما لا يدع في فيه ما لا يحسن في فيه متفق عليه اور روایت ہی اور نہیں ہی ہر
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز آدمی کی بیچ جماعت کے بعد جس کی زیادہ ہوتی ہی اور نماز او کی کی گہر میں پڑھی اور بار بار
میں اپنی دوکان وغیرہ میں کہ چہاں تجارت کی لینی بیٹھا ہی اور یہہ اسو اعلیٰ کہ جسوقت وضو کیا پس چہا وضو کیا یعنی ساتھ رعایت شرف
اور آدھ کے نکلا طرف مسجد کی نہ نکلا او کو گھر نمازی لینی خاص نماز ہی کیلی نکلا کچھ اور عرض نہیں ہی نہیں رکعت کو ہی قدم گر بند کیا جاتا
دہن او کی سانہ اوں قسم کی درجہ ذاب میں اور دور کیا جاتا ہی اوس سبب اسکی گناہ جسوقت کہ نماز پڑھتا ہی ہمیشہ رہتی ہیں فرشتی دعا کرتے
او کو جب تک کہ بیچ نماز کی جگہ اپنی کی ہی یا الہی بخش کر او پر یا الہی رحم کرے اور ہمیشہ پڑھتا یا ایک تیار یا نا میں جب تک کہ منتظر ہی نماز کا
اور ایک روایت کی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد میں اس حالت میں کہ ہوتی ہی نماز روک فی والی دیکھی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرماتا
کے یا الہی بخش مٹلی او کی یا الہی قبول توبہ کر او پر جب تک کہ نہ ایذا دی اوس میں یعنی کسی مسلمان کو زیادہ سے باناتہ سے جب تک وضو جاری ہو اور
روایت کی بخاری مسلم فی ف ہے معلوم ہوا کہ جب جس صلو اب ناما کہ جب تک کہ جماعت پڑھی اور مسجد میں پڑھی اور منی آخر حدیث کی یہ ہیں کہ ملائکہ
دعا کرتی ہیں جب تک کہ کسی کو ایذا نہ ہو یا اگر یہ حدیث سنو ہی ایسی ہی کہ بعد حدیث ظاہری کو بیان کیا کہ جب تک کہ نہ وضو کر لی یعنی اگر کسی کو
دیکھا وضو کر لیا تو فرشتی دعا نہیں کرنی کی وراس میں یہہ ہی معلوم ہوا کہ یہ فضیلت شریف ہے اسر کسل نماز پڑھ کر میں بیٹھا ہی اور اگر نماز پڑھ کر
اور جای جائی یہہ فضیلت فوت ہوتی ہی اور فرشتی مشایخ نماز پڑھ کر گوشہ میں جا بیٹھی ہیں دہن خوش تشویش وقت کی دربار کی اگر یہہ
نہیں صریح اور اوس میں فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت پڑھی رہی کی بیچ جبکہ نماز کی نہیں حاصل ہونی حر و سکن اور تسبیح
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل احدكم المسجد فليقل اللهم افخر لي ابواب رحمتك واذا
خرج فليقل اللهم اني اسألك من فضلك رواه مسلم اور روایت ہی ابی سید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم فی جسوقت کہ داخل ہوا ایک تیار مسجد میں پس جا بیٹھی کہ ہی یا الہی قبول میری دروازی رحمت زنی کی اور جب نکلی پس خارج
کر ہی یا الہی تحقیق میں انکنا ہوں تیری فضل تیرا روایت کی یہہ مسلم فی ف دروازی رحمت کی قبول سبب برکت اس مکان شریف کی

عباس و معاذ بن جبل سی اور زیادہ کیا ترمذی فی او من ہم کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی معنی بعد فی علم کی بہر سوال کیا ای محمد کیا جانتا ہی تو نہ کچھ
 چیز کی گفتگو کرنی ہیں فرشتی مقررین کہا معنی کہ ان بن جانتا ہوں گفتگو کرنی میں کفار است میں یعنی اول اعمال میں گناہ و انسی جہر فی میں او کو نام
 جہر فی میں بیٹھہ نہی سی مسجد و من بعد نماز من کی معنی و طلی ذکر اور دعا کی یا و طلی انتظار نماز و وسیع کی او جہر فی میں پادہ جلیبی سی
 طرف جامعہ ان کی اور پو را پچانی یا فی وضو کیسی اوقات ناخوش میں معنی حالت بیماری یا سردی میں درجہ سی کیا یہہ زندہ ہر گناہ سہہ بہا
 کے اور ہر گناہ سہہ بہا کی کی درمگو پاک گناہوں انہی سی مانند اسدن کی کہ جناہ و سکونان و سکی فی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی ای مسجد بوقت نماز
 پڑ و چکی تو بس کہہ یا الہی تحقیق میں سوال کرنا ہوں تجھی کرنا نیکوین کا او چھوڑنا برا ہوں کا او دوستی سکینوں کی معنی میں را و نکود دست کہو
 یا و جہی دوست سکینان و درجہ بوقت ارادہ کیا سہہ بہہ بند و انہی کی فتنہ کا معنی لگاری کا یا نہر نہی ہر گناہیں و اٹھا کجگو طر فی بنیر فتنہ کی معنی
 غیر گراہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی معنی و طلی زیادتی تعلیم بنیر بنی کی بعد ہر کی بیان کہی او ہوں فی کفار است یا کہا حضرت فی و طلی زیادتی بیان کی است
 کہ سب حاصل ہونی علم کی جانب ہی سی اور درجہ است یعنی و طلی کہ جنسی مرتبہ بند و کا درگاہ حق میں بلند ہوتا ہی یہہ میں پر گند و کرنا سلام کا غیر
 ہر مسلمان سی سلام علیک کرنی آہنا ہوا یا غیر آہنا اور کہلا نا کہا نیکیا اور نماز پڑھنی را نکو او سو فتنہ کہ لوگ سو فی ہوں اور لفظ احدیت کی جسیکیہ نیکی
 میں میں میں یا یا معنی و نکو عبدالرحمن سی مگر شرح لسنہ میں فتنہ اگر یہہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کو خواہ میں تہاجید کا کہ است میں آباہی کو کچھ نکال
 نہیں کیونکہ آدمی خواہ میں کسی غیر شکل کو شکل دار دیکھتا ہی و شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر یہہ دیکھنا بیدار میں تہاجید کا اور روایت میں
 آباہی تو بس ضرور ہوگی ابھن تاویل کرنی مراد سہہ بہہ صورت کی صفت ہی کہ تجلی کی سہہ بہہ صفت جمال و لطیف کرم کی اور اطلاق صورت کا صفت
 پر اکثر آہی جسیکیہ کہتی ہیں صورت حال کی سی ہی او صورت مبلکہ کی سی ہی اور جائنہ سی یہہ کہہ میں معنی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معنی
 دیکھا معنی ریل ہی کو او میں اچھی صورت میں تھا اور کس چیز میں بحث کرتی ہیں یعنی کوئی عمل میں کہ فرشتی او کئی فضیلت میں بحث نہ کر گفتگو کرنی
 میں یا او کئی ایجالی میں ہیچ جگہ قبولیت کی جھکائی میں یا بس میں وہ کہنا ہی میں پہلی ایجا ان میں رکھا نہلہ بنا یہہ کہنا ہی اس سی کہ خاص
 کیا او کو سہہ بہہ زیادتی فضل و درکرم اور انعام کی جسیکیہ بادشاہ کسی خادم پر ہر ان ہونی میں تو آہلہ و سکی پیٹہ پر کہتی ہیں اور اگر وہ میں تہیہ
 ذاتی میں بس بانی مینی سردی او سکی یہہ کہنا ہی پہنچنی تراوس فیض کسی قلب شریف میں بس حبیب فیض قلب شریف میں پہنچا تو حضرت فرما
 میں کہ جانی مینی ہر چیز کہ آسمان و زمین میں ہی اور پڑھنی آنحضرت فی مناسب حال کی در سہہ بہہ قصد گو اہی کی او دیر ممکن ہونی او سکی ہیلت و
 کہ کمال خزانہ یعنی ای محمد جسیکیہ مینی مخلوق آسمان و زمین کی چیزوں کا علم دیا ا طرح دکھائی ہمیں ابراہیم کو عالم ربوبیت کی اور الوہیت کی اور دیکھو
 من المؤمنین عطف کیا گیا ہی مخدوف یعنی دکھائی ہمیں ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کی تاکہ دلیل بکڑی سہہ بہہ و سکی او پر ہماری اور تاکہ
 ہودی یقین کر نیو المؤمنین سی اور اخیر حدیث میں شمارہ ہر ہی کہ آدمی کو جا ہی کہ جمع کر ہی میں میں صفت تواضع و خویش اور عبادت کی
 شرف مرد سجد و استسکرامت سجد و ہر کہ ان ہر دو زار و عدش ہر دو زار طہر نہ **وَحَنَ اَبُو اَمَامَةَ قَالُ قَالَ لَسْتُ اَللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کَلَّمَهُ خَنَامٌ عَلَی اللّٰہِ رَجُلٌ حَرَجَ غَارِیَا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَہُوَ خَنَامٌ
عَلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَقَاہُ فِیْدُ خَلَّہُ الْجَحِشَہُ اَوْ یَرِہُہُ بِمَا نَاکَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَہٖ وَ رَجُلٌ رَا حَرَامَ
الْمَسْجِدِ فَہُوَ خَنَامٌ عَلِ اللّٰہِ وَ رَجُلٌ دَخَلَ بَیْتِہٖ بِسَکَرَمٍ فَہُوَ خَنَامٌ عَلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُو اَدُو اور روایت ہی ہر
 سے کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین شخص میں کہ سب کا ذمہ لیا ہی اللہ فی معنی وجہ کیا ہی اپنی یہہ کہ محفوظ رکھیگا اور

نسرودن دنیا اور آخرت کیسی ایک شخص کو نکالنا چاہا کہ اسی اللہ کی اومین پس وہ دوسرے ہی اللہ کی بیان تک وفات دی و سکو اللہ کی نظر
 کرے اور سکو پیش قدمی باہر سے و سکو ساتھ اس چیز کی کہ پہنچی و سکو ثواب یا عینیت یعنی پہلی اور دوسری صدیقین سعادت میں کی حاصل ہو کر
 اور دوسری صورت میں سعادت دنیا کی غرض کہ ہر طرح قاعدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرے شخص وہی کہ گیا طرف سجد کی پس وہ دوسرے بالبدلی
 ہے یعنی وہ سب سے اوپر کہ کوشش و ثواب اور سکا ضلع نہیں کر فی کا اور تیسرے شخص سے کہ داخل ہوا کہ پہنچی میں ساتھ سلام کی پس وہ دوسرے
 اللہ کی ہی روایت کی یہم بودا و دینی **ف** داخل ہوا کہ میں ساتھ سلام کی او کی و معنی ہیں ایک یہ کہ وقت داخل ہوئی کہ پہنچی گھر والے
 سلام کہی پس حضورت میں اللہ کی دوسرے او کی ہی یہی کہ تیرے و برکت و سکو اور او کی گھر والوں کو دیکھا اور دوسری معنی یہم میں کہ لازم
 یکے پس گھر میں رہنا اور گھر سے باہر نہ نکلی واسطی طلب میں و سلامتی کی صحبت خلق کسی صدیقین اللہ کی دوسرے یہم ہی کہ سلامت کہیں گے اور سکو
 اخلاص سے او پہلی شخص کی ہی جو اللہ کی دوسرے یہاں بیان کیا اور دوسری اس کی نظر ہی پس **وَعَنْهُ** قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَى صَلَوةٍ فَلْيَقِئْ قَاجِرَةً كَاجِرِ الْحَلِجَةِ الْحُجَّيْ وَمَنْ
 خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ النَّبِيِّ كَالْيُحْيِيهِ إِلَّا يَأْتِيَهُ قَاجِرَةً كَاجِرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَوَةٌ عَلَى الرَّصْلَةِ كَالْعَقْرِ بَيْنَهُمَا
 كِتَابٌ فِي عِلِّيَّاتٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ **و** اور روایت ہی اور میں ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص نکلا
 سے گھر اپنی ہی با وضو قصد کرے لایا طرف سجد کی و بطی ادای فرض کی ثواب و سکا مانند ثواب حج کرے والی حرام یا نہ تھی والی کی ہی اور جو شخص نکلا
 طرف نفل پہنچی چاشت کی شفت میں الا اور سکو کر نفلوں کے لیے خاص قصد نماز کی نکلا لایا نہ تھی ریا اور غرض کی پس ثواب سکا مانند ثواب
 عمرہ کر فی والی کی ہی نماز پہنچی چھی نماز کی کہ یہم بودہ کلام ہو در بیان اون دو کو تک ابی اعلیٰ ہی کہ لکھا جاتا ہی عین میں روایت کی یہم
 والو دا و دینی **ف** اس حدیث میں صنوشا با حرام کی ہی اور نماز شاہ حج کی اور وہ شہدیکے یہم ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل رہتا ہی حجت
 سے کہ گھر سے نکلتا ہی تا وقت آئی گھر کی مثل حاجی کی و برابری ثواب میں جمع وجوہ کر نہیں مقصود ہی والا حج کرنا عبت ہو اور عمرہ و نہایت حج کر
 اند نماز نفل کی ہی نہایت نماز فرض کی اور نماز چھی نماز کی حرکت معنی اسکی یہم ہیں کہ ادوات کر فی بسا زبہ و محافظت کر فی و سبب لایا نہ تھی
 اس چیز کی کہ خلافت او کی ہی ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل علی اس ہی نہیں یہم طہارت یا سبب لایا نہ تھی یا طہارت نام ہی فرشتوں عمل کہیں
 والوں کی دلوان کا کہ نہجانی جاتی ہیں طرف او کی اعمال صاحبین کے پس **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِرِيَاضٍ أَوْ بَنَاتٍ فَارْتَقِئْ يَارَسُولُ اللَّهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قَبْلَ وَمَا لَوَيْعُ
 يَأْسُ اللَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **و** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جگہ کہ روئے تہج با عون نہایت کی پس یہم بودہ کہا کہ لکھا گیا ہی رسول خدا کی کیا میں باغ بہشت کی فرمایا کہ سجد
 کہا گیا اور کیا ہی یہم بودہ کہا نام یعنی یہم بودہ خوری او میں یکے کہیں یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ واللا الہ الا اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 ترمذی فی **ف** مسجد کو باغ حشر کا سلیس فرمایا کہ عبادت کر فی و میں سبب یہ حال ہوئی باغ بہشت کا و معنی یہی کہ اصل میں ہیں
 یہم کہ باغ میں جا کر جو طرح یہم بودہ اور لذت کی چیزیں کہا دینی اور نکلی طرف نہروں غیرہ کی سیر کیلی جیسے عادت ہی لوگوں کی وقت چاک
 باغ میں بہرہ متاع کیا گیا ہی سبب پہنچی کی ثواب یہم بودہ تو خلاصہ حدیث کا یہم ہی کہ جب گزرے مسجد دان میں تو تسبیحات مذکورہ یہم بودہ اور
 سے ثواب بہت حاصل ہوتا ہی پس **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَرَّ بِرِيَاضٍ أَوْ بَنَاتٍ فَارْتَقِئْ يَارَسُولُ اللَّهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قَبْلَ وَمَا لَوَيْعُ
 يَأْسُ اللَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **و** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا

علامہ ابن کثیر و جہین بیان کی ہیں اول یہ کہ حلقہ کر مینا مخالفت ہی بہت اجتماعی نمازیوں کی دوسرے کہ جمع ہونا و طاعتیہ و کرامتیں
 کما دوسرے فایز ہوں وین مشغول ہونا اور کام میں نہ چاہی اور حلقہ کر مینا باعث غفلت کا ہوتا ہی ان صورتوں میں ہی مخصوص ساتھ
 حلقہ کر مینا وقت خطبہ کی نہیں تیسری یہ کہ وہ وقت جب اپنی کا اور مشغول ہوں یکا ہی ساتھ ہی خطبہ کی اور متوجہ ہو یکا طرف او کی
 اس صورت میں مراد نہیں ہی حلقہ کر مینا ہی اور دو صورتوں پہلی میں ہی تشریف ہی اور تیسری صورت میں ہی تشریف ہی
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ذار الیک من یدیعہ او یدناہ فی المسجین فقولوا لا ذار
اللہ تجارتک فلا ذار الیک من یشد فیہ ضالۃ فقولوا لا ذار اللہ علیک رواہ الترمذی و الدارمی
 اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو وقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ چاہا ہی یا خریدنا ہی سجد میں کچھ سیر
 ہو نہ نفع دی اور سودا گری تیری میں اور جو وقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ دھونڈنا ہی ساتھ بلند آواز کی سجد میں گم ہو ہی چہ کو پس کہو ہی
 سلمان فرمیں ہی اللہ یعنی نبی ہی تیری خبر روایت کی یہ ترمذی اور دارمی ہی و **عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
علیکم ان یستغاد فی المسجید وان یشد فیہ فی الاشجار و ان تغام فیہ الخدود رواہ ابو داؤد
فی سننہ وصاحب جامع الاصول فی عن حکیم بن حزام روایت ہی حکیم بن حزام ہی کہا منہ کیا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم فی اس کی کہ قصاص لجاوی یعنی ہل خون کی خون کیا جاوی سجد میں درہم کہ پڑی جاوین سجد میں شتر اور یہ کہ قیام کہ
 جاوین و سجد میں یعنی شل حد زنا اور حد شرب پانی اور رائی ان کی روایت کن ابو داؤد و بی بی بی و صاحب جامع الاصول و بی بی بی
 حکیم ہی یعنی لغیر لفظ این حرام کی اور مصابیح میں جابر ہی درہم صول میں نہیں یا گیا و **عن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھی عن ہاتین الشحین ین یعنی البصل والثوم وقال من اکلھما فلا
یقرب من مسجدا و قال ان کتم لکبا اکلہما فامیت ہما جحش رواہ ابو داؤد اور روایت ہی معاویہ بن قرہ ہی اون فی نقل
 کے ہی باسے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی منع کیا ان دختوں ہی یعنی سیار اور لہس اور فرمایا جو کوئی کہا دی ان دونوں کو پیر
 نزدیک ہو ہی ہماری مسجد کی یعنی مسجد سلمانوں کی اور فرمایا اگر ہو تم خواہ خواہ کہا نموا لی ذکی پس ماردا و نکو بکا کہ یعنی بو او کی دو کر مسکائی
 روایت کی ابو داؤد ہی **عن ابن کثیر** بیان ہی پہلی جملہ کا اور پس نزدیک ہو ہی یہ مباغہ ہی بیج نہ الی کی سجد میں یعنی نزدیک ہی نہ
 آوی مسجد کی چچا ہی اندر آنا اور نہ نزدیک ہونا تا یہی نہ داخل ہوئی ہی پس **عن ابن سعید قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم لا أرض کلہا مسجدا ولا مقبرة ولا حمام رواہ ابو داؤد و الترمذی و الدارمی
 اور روایت ہی ابی سعید کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ساری زمین سجد ہی یعنی نماز و سجد ہی کی کہ ابنت حاضری ہو مقبرہ
 کے اور حمام کی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی ہی و **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
فی سبعة مواطن فی المسجدة والمقبرة والقارعة الطریق وفي الحمام وفي مباحین الاہل و فوق
ظہر یدیت اللہ رواہ الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہی ابن عمر ہی کہا منہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ یہ کہ نماز پڑھی جاوی سات جگہ میں بیج جگہ نجاست پڑنی کی اور جگہ بیج ہوئی جانور دن کی اور مقبرہ کی اور بیچون بیج راہ کی
 اور بیج حمام کی اور بیج جگہ بندہ ہی اوٹوں کی اور اوپر پشت خائز کعبہ کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ ہی **عن بعض**

ہا یعنی اگلے علماء کا مذہب یہ ہے کہ نماز متعین میں مکروہ ہی و اعلیٰ ظاہر حدیث کی اور بعضی کہتی ہیں کہ جائز ہی لیکن نماز پر مہنی جانب قبر کی حرام
 ہے بالاتفاق یہ مسئلہ مفصل شروح میں اور فقہ میں مذکور ہے چاہی وہ ان کی ہی اور فریلا اور مجرہ میں نماز پر مہنی منع ہی بسبب مذکور
 ہونی نجاست کی یعنی ان مکانوں میں اگر صاف جاسی میں نماز پر مہنی کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پڑھلی جہاں پر مہنی تو یہی مکروہ ہی
 کہ اس میں حقارت دین کی لازم آئی ہی نماز پاکیزہ اور اچھی جگہ میں پڑھنی چاہی نہ کہ ایسی جاسی اور راہ میں اسلمی منع ہی کہ مسجد گنبدی
 لوگوں کی نماز میں دھیان بٹنا ہی اور لوگوں کو تنگ نہ ہونا ہی اور اگر لوگ نماز کی آگاہی ہی بیضر و تہ گذرین گی وہ گنگنا ہو گلی اور اگر لوگوں
 کو ضرورت ہو گی نماز میں گنگنا ہو گا ان کی گذر نی ہی اور جام میں نماز مکروہ ہی اس لیے کہ وہ جگہ ہی ستر کھلنی اور رہنی شیطانوں کی اور رشتہ
 پر ہی نماز مکروہ ہی اسلمی کہ لی ادبی ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ ساتوں جگہوں مذکور میں جو نماز پر مہنی منع ہی ہنی اس میں تحریمی
 ہے یا تنزیہی س ح: **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَلَتْ فِي هَذَا بَيْتُ الْغَنَمِ وَكَأَنَّ**
فِي أَعْطَانِ الْأَيْلِ وَهَذَا الرَّفْدِ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا بیتی غنم کی
 اور نہ نماز پر مہنی انکو کی روایت کی یہ ترمذی فی ف از نو کی جگہ نماز اسلمی منع ہی کہ خوف ہونا ہی انکی کہلجانی اور فرمایا
 کایں نماز خاطر جنبی ہی نہیں ہوا دیگر لوگ کی جاسی بہتر نہیں ہوتا س ح: **وَعَنْ ابْنِ جُبَايْنٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا رَكَاةٍ الْغُبُورِ وَالْمُسْلِحِ وَاللَّسَّ جِرَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْنَادُ وَالنَّسَائِيُّ
 اور روایت ہی ابن عباس ہی کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی عورتوں زیارت کرنے والوں قبروں کی کو اولعت کی و لکھو کہ جو بکھڑ
 قبروں پر سجدین یعنی قبروں کی طرف سجدہ کریں اور روشن کریں چراغ روایت کی یہ بلو داود و ترمذی نسائی فی ف حضرت نبی تبارک اسلام
 منع فرمایا۔ تہا زیارت قبور سی بعد کی اجازت فرما لی بعضی کہ کہتی ہیں کہ یہ جازت عام ہوئی مردوں کو بھی و عورتوں کو بھی پس یہ ہے
 پہلے ہی ایست ہی عورتوں کو زیارت قبور کی اور بعضی کہتی ہیں کہ اجازت مردوں ہی کو ہوئی عورتوں کی حق میں نہیں باقی ہی بسبب قیلت
 صبر اور جرع اور فرج اولیک ظاہر حدیث کا مؤید ہی قول کا ہی اور تثنی ہی زیارت قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم ہی نزدیک جو
 کہ یعنی حضرت کی زیارت سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی و اعلیٰ سرف اور ضلع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہیں
 کہ اگر قبر کی پاس ہی رستہ جلانا ہوا اور لا گیر دن کی لیے چراغ رکھی یا چراغ کی روشنی میں کچھ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہی چراغ جلانا پس
 اصول دین میں چراغ جلانا قبر کی لیے نہ ہوا بلکہ در کام کی لیے ہوا س ح: **بِإِذْنِ اللَّهِ وَبِإِذْنِ رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 کو زیارت قبور کی ساتھ قول چھتر کی مکروہ تحریمی ہی چنانچہ مشہل میں کہا ہی کہ سبب زیارت قبور کی مردوں کو اور مکروہ ہی عورتوں کو انہی
 اور کن جیالیں و غنیمین لکھا کہ اس پر عورتیں پس نہیں حلال ہی انکو یہ کہ تکلیف طرف مقابر کی اسلمی کہ روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ
 سے از علی الصلوۃ والسلام لعن ترذات القبور انہی اور لضا اللہ حساسین آیا ہی کہ پوچھی گئی قاضی جو انکلی عورتوں کسی طرف مقابر
 کے اور خرابی و قباحت پہنچ تکلیف کی پس کہا مست پوچھ جو انہا و فرساد ہی بیچ اسلمی بلکہ پوچھ مقدار اس جہیز کسی کہ لاحق ہوتی ہے
 اسکو لعنت ہی اور جان کہ عورت جب راہ کوئی پہنچنی کا ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کی اور ملا لکھی کی وجہ تکلیف ہی گئی ہیں و سکو شایعین
 ہر طرف ہی اور جب کہتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اس پر فرج میت کی اور جب پہرتی ہی پہرتی ہی اللہ کی لعنت میں اسطرح بیان تاکہ پہرتی
 ہے اور حدیث میں آیا ہی کہ عورت تکلیف ہی طرف مقبرہ کی لعنت کرتی ہیں اور سکو فرشتی ساتوں آما نون کی اور ساتوں یمون کی پسر

چلتی ہی بیچ لعنت الہی اور جو عورت دعا کرتی ہی بہت کی ایسی ساتھ خیر کی اپنی کہ زمین دہتا ہی اللہ تعالیٰ اور سکوت اب حج اور عمر کا اور روایت
 سے مسلمان اور اب ہر برہمنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز کھلی مسجد سی بس کٹھری ہوئی اپنی اگر کی دروازی پر پس آئیں بیٹھی ادنیٰ حضرت
 فاطمہؓ نہیں کہا حضرت ابی اؤلو کہا اسی آئی تو کہا ادھون فی نکلی تھی میں طرف مکان فلانی عورت کی کہ مری تھی پس کہا حضرت ابی کیا
 کے تھی تو ادنیٰ قبر پر بس کہا حضرت بنی معاذ اللہ یہ کہ کہ وہیں ایک چیز بعد اونچیز کی کہ مری تھی وہ چیز کہ سنی مینی پس فرمایا حضرت ابی اگر
 جاتی تو ادنیٰ قبر پر بنانی بوجہت کی انہی اور قاضی ثناء اللہ بانی تھی فی رسالہ الابین کہ اسے کہ زیارت قبر کی مرد و نلو جائز ہی
 نہ عورتوں کو انتہی **وعن ابی امامہ** قَالَ اِنْ جِئْتُمُوهُنَّ اَلَيْتُمْ سَاكِنَاتٍ لِّمَنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِنَّ فَكُلُّنَّ اَمْرًا مِّنَ الْمَقَاعِدِ
فَسَكَتَ عَنْهُ وَكَانَ اسْكُتَ حَتَّىٰ يَخْبُرَ بَيْتُكَ فَسَكَتَ وَجَاءَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاكَلَ فَقَالَ مَا لَلسَّائِلِ
 عَنْهَا يَا سَعْدُكَ مِنَ السَّائِلِ لَكِنْ اسَاكَلَ رُبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى ثُمَّ قَالَ جَبْرِئِيلُ يَا سَعْدُكَ اِنَّ دَنُوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا
 مَا دَنُوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جَبْرِئِيلُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُّوْرِ فَقَالَ
 شَهِدَ الْمَقَاعِدَ اسَاكَلَ وَحِينَ الْمَقَاعِدَ مَسَاكَلَ رَوَاهُ ابُو جَبْرِئِيلَ فِي صَحِيحِهِ **اور** روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا تحقیق کہتے ام
 یہو دیون میں سے پوچھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ لو کسی جگہ بہتر ہی پس جب ہی حضرت جواب بنی سی اور کہا اپنی دلیل کہ چپکا رہو گا
 یہاں تک کہ اوی جبریلؑ لہجہ کی ہی اور ابی جبریلؑ علیہ السلام پس پوچھا حضرت ابی پس کہا جبریلؑ فی نہیں دو شخص کہ پوچھا گیا اوس سے دنا
 تر پوچھنی دایسی یعنی آیات کو جیسا تم نہیں جانتی دایسی ہی میں ہی نہیں جانتا لیکن پوچھوں گا میں رب تو کسی کہ بابرکت ہی اور یلینہ قدر ہے
 پھر کہا جبریلؑ فی اسی محمد تحقیق میں نزدیک اللہ ہی نزدیک ہونی کہ کہ نہیں نزدیک ہوا میں اللہ ہی کہی فرمایا حضرت کی کس طرح اور کس قدر نزدیک
 ہوا تو اوی جبریلؑ کہا جبریلؑ فی ابی در میان سیر اور در میان او کی ستر ہزار ہدی نور کی پس فرمایا اللہ تعالیٰ فی بدترین مکانوں کی بازار
 ادنیٰ اور بہترین مکانوں کی مسجد بن ادنیٰ روایت کی پہلے بن جہان فی ابی صحیح بن ابن عری ف پہلے ہدی بہ نسبت مخلوقات کی میں
 نہ بہ نسبت خالق کی حق سبحانہ تعالیٰ ہدی میں نہیں ہی بلکہ لوگ ہدی میں ہیں یعنی پر دہ نفسانی اور جسمانی وغیرہ میں مانند حجاب کتاب کی بہ
 نسبت مذہبی کی کہ دو ہدی میں ہی یعنی نہیں دیکھ سکتا نہ آفتاب رسائل فی پوچھا بہتر مکان اور جواب میں پہلی بیسی دونوں بیان کی
 متبادل کی ایسی کہ گھر حسن اور شیطان کی دونوں کی معلوم ہو جاوین اور اس عین ہی یہ معلوم ہو کہ کوئی ایک سلسلہ پوچھا جاوے اور وہ جاتا
 نہو تو لازم ہی اور کو کہ جلدی فکری جواب دینا اور غیرت فکری پوچھنی میں اپنی سی زیادہ علم والی سی پس یہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم اور جبریلؑ علیہ السلام کی ہی اور اصل مشکوٰۃ میں بعد لفظ رواہ کی غیدی چھوٹی ہی نام کتاب کا نہیں لکھا بیچ ہی یعنی عالموں فی نام کتاب
کا لکھا ہی شرح س: **الفصل الثالث فصل میری عن ابی ہریرۃ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدَیْ هَذَا لَمْ یَأْتِ اِلَّا لِحَاجَةٍ یُعْلَمُکَ اَوْ یُعْلَمُکَ فَمَنْ یَمْنُزِلُہٗ اَلْجَاهِدُ فِی سَبِیلِ
 اللّٰهِ فَکُنْ جَاءَ لَیَعْبُدَ ذٰلِکَ فَمَنْ یَمْنُزِلُہٗ اِلَّا لِحَاجَةٍ یُعْلَمُکَ اَوْ یُعْلَمُکَ فَمَنْ یَمْنُزِلُہٗ اِلَّا لِحَاجَةٍ یُعْلَمُکَ اَوْ یُعْلَمُکَ فَمَنْ یَمْنُزِلُہٗ اِلَّا لِحَاجَةٍ یُعْلَمُکَ اَوْ یُعْلَمُکَ
 روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ اسامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ آدمی اس مسجد میر میں نہ آدمی کہ وہ سلی نیک
 کام کی کہی و سکوا یا سکھلا دی اور کو پس نہ تو اب میں باندھا دکر بنوا کی ہی خدا کی راہ میں در جو شخص کہ آدمی و سلی خیر کام نیک یعنی اند
 اور و عیب غیرہ کی پس وہ مانند اس شخص کہ ہی کہ دیکھتا ہی طرف بآئینہ ساجی کی روایت کی یہم این ماجبی اور بہتر فی شعب الایمان میں

ف اس مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں کروہ عظیم الشان ہی اور اور مسجد میں تالیج اور فرع اوکل میں اس حکم میں یعنی اور مسجد و کما ہی ہر
 حکم ہی اور نہ آدمی مگر واسطی نیکام کی کہ سیکھی و سکوا یا سکھلا دی او سکوا سیکھتی اور کہا نیکو خاص کر ذکر کیا واسطی انہا فضیلت او نیکلی والا
 نماز اور عکاف اور تلاوہ اور ذکر ہی ہی حکم کہتی ہیں اور دیکھتا ہی طرف باب غیری کی یعنی بیہ مثل و من شخص کہ ہی کہ آپ کا چیز نہیں
 رکھتا اور غیر کی چیز دیکھ کر حسرت لجا تا ہی یعنی الہی ہی بیہ شخص کہ جب خیرین تو ان کا دیکھتا کہ مسجد میں خیر کی ہی حسرت کرے گا اور رنج و
 کہ میں کیوں الہی دولت سی محروم رہا یا بیہ معنی ہیں کہ جب ہی غیر کی چیز دیکھتا یعنی ارادہ اعلیٰ بن کا کہنا منع ہی یو ہی مسجد میں غیر نیکام کی کہ
 انا منع ہی ہر س: **وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَلَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدَمَ عَلَى النَّاسِ
 مَرَمَانٌ يَكُونُ حَرِيثَتُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَهْرِ نُسْيَاهُمْ فَلَا تَجْأَلُوا السُّوْهُمَ فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ مَرَوَاهُ
 الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ** اور روایت ہی حسن بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی آدیگا لوگون بزرانہ کہ
 ہونگی باتیں او نکی مسجدوں و نکی میں سچ مقدمہ دنیا او نیکلی پس نہ بیٹھا تم او نکی ساتھ یعنی اگرچہ ہم کلام نہ ہو اوسنی تا شریک نہواؤ نکی پس نہیں
 واسطی السدر کی بچ او نکی کچھ حاجت روایت کی بیہ معنی فی شعب الايمان من **ف** یہ سننا ہی اس کہ اللہ تعالیٰ تیرا ہی اوسنی اور وہ خارج
 دین اللہ تعالیٰ کی عہد اور پناہ ہی ان کہنا ہی ہی نہ قبول ہونی طاعت او نکی اور بیہ حدیث دلالت کرتی ہی ابہر کہ مسجد میں کلام دسا کا کرنا مکروہ
 ہے اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں بچ منع ہونی کلام دنیا کی مسجد میں در شاید کلام سی وہ مراد ہی کہ عبت اور بیفائدہ اور بہت ہو اور اگر ایک مکمل
 ہو کہ اس منہ کہ نہ ہو نکی داخل سین نہوگا نوح: **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَصَّصَنِي رَجُلٌ
 فَظَنَنْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَذْهَبَ فَإِنِّي يَهْدِي بَيْنَ خِصَّتَيْهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمْ أَوْ مِمَّنْ أَهْلُ
 أَنْتُمْ قَالَا مِمَّنْ أَهْلُ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَجَعْتُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِي
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْخَائِزُ** اور روایت ہی سائب بن یزید ہی کہ کہا تھا میں سوتا مسجد میں پس تنکری ماری جگو
 ایک شخص نے پس دیکھا مینی نہیں کہا ان وہ حضرت عمر بن الخطاب ہی پس کہا جالی سری پاس ان دونوں شخصوں کو کہ مسجد میں بجا کر باتیں کر
 رہی تھی پس لایا میں اون دونوں کو او نکی پاس پس فرمایا حضرت عمر بن عمر کن لوگو میں سی ہو تم بافرایا کہا نکی ہو کہا اون دونوں نے ہم میں اہل
 طائف سی فرمایا حضرت عمر بن عمر کی اگر موتی تم اہل بیتہ البیتہ انا دیتا میں تکوینی اما از بسکہ بیان کی رہنی والی نہیں ہو مسجد شریف کی مرقفہ
 نہیں مہذو ہو یا سافر ہو متحتی عفوا و شفقت کل ہو بلکہ کرتی ہو او ازین اپنی مسجد رسول خدا کی سین درود ہو جو اللہ کا ادب اور سلام روا
 کہ یہ بخاری نے **ف** لفظ اوکا اور سن ابن اثما میں شک دی کا ہی اور مکروہ ہی آواز بلند کر لی مسجد میں اگرچہ ساتھ علم کی ہو
 طیبہ **وَعَنِ مَالِكٍ قَالَ بَنِي عُمَرَ حَبَّةٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ شَمَّى الْبَطِيحَاءُ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْغُظَ
 يُنْشِدُ شَعْرَ الْوَيْلِ لَهُمْ صَوْتُهُ فَلْيَحْزِرْ إِلَى هَذِهِ الرَّجَّةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ** اور روایت ہی مالک کہا بنا یا تھا حضرت عمر نے ایک حیو نہ اوکا جانب
 مسجد کی نام تھا اوکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کہ سی بیہ کہ غن سی کر سی باڑی شعر بلند کر سی آواز اپنی پس جا ہی کہ نکلے طرف
 حیو ترکی روایت کی بیہ موطا میں **وَعَنِ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَامَةً فِي الْقُبْلَةِ فَشَقَّ
 ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى سَرَى فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ يُبِيدُهُ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَأَمَّا يَبْجُو
 رَبَّهُ وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ فَلَا يَبْزُقُ أَحَدَكُمْ قَبْلَ قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارَةٍ أَوْ تَحْتَ**

قَدْ مِثْلَهُ ثُمَّ اخَذَ طَرَفَ رِءَاسِهِ فَمَضَى فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى الْبَعْضِ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا سَرَّاهُ الْبَيْتُ الْخَرِيفِي
 اور روایت ہی اس کے کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ریشہ کونچ جانے قبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرت پر بیان تاکہ دیکھا
 کیا اثر پہنچا چہرہ مبارک اوں کی پس کہرتی ہوئی اور کہہ جا اوں کو ساتھ ساتھ ہنہ بنی کی پس فرمایا تحقیق ایک ہمارا جو وقت کھڑا ہوا ہی نماز
 میں پس ہوا ہی نہیں کہ سرگوشی کرنا ہی پروردگار ہی اوں تحقیق پروردگار اوں کا درمیان اوں کی اور درمیان قبلہ کی ہی پس نہ ہو کی کوئی
 ہمارا جان قبلہ کی و لیکن بائیں اپنی یا چپے یا زور اپنی کی پہر یا حضرت فی کو چہا دل اپنی کا پس نہ ہو کا اوں میں پہر یا بعض سیکو اوں بعض کی پہر
 فرمایا کری اس طرح سی روایت کی ہر بخاری فی ف پروردگار اوں کا درمیان اوں کی اور درمیان اوں کی سنی اس کی یہ میں کہ وہ قصد کرنا
 رب بنی کا ساتھ ساتھ جو ہونی کی طرف قبلہ کی پس لفظ راس کلام کی یہ کہ مقصود اوں کا درمیان اوں کی اور درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا یہ
 کہ چھادی اس طرف کو نہ ہو کی اور حکم نہ ہو کی کا بائیں طرف اور چپے قدم کی دس صورتیں اگر نماز مسجد میں پڑھا ہو اور مسجد میں اگر پڑھا ہو تو نہ ہو کر
 ابی بن حبیبی وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ شَرَّكَ
 أَمَّ قَوْمًا بِصُفْقٍ فِي الْبَيْتِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَوْلِهِ
 حِينَ فَرَّجَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَأَخْبَرَهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّكَ قَدْ أَذَيْتَ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ سَرَّاهُ الْبُودُ أَوْ د اور روایت ہی سائب بن خلداسی اور دواکث شخص ہی صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہا اور
 تحقیق ایک شخص نام ہوا ایک نام کا پس نہ ہو کا اسی طرف قبلہ کی اور غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 قوم اوں کی جو وقت فارغ ہوا وہ نماز ہی کہ نماز پڑھا ہوئی و اسی ہمارا یہ بعد کی پس ارادہ کیا اسنی چپے و کی نماز پڑھا ہو اسی کا و اسی و کی
 پس منع کیا قوم اوں کا اور خبر دی اوں کو ساتھ ساتھ فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا اوں فی ہنہ یعنی منع کرنا قوم کا امت کو روز
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت فی کہ ان اوں کا ہی راوی اگر گمان کرنا ہوں بن یہ کہ فرمایا اوں حضرت فی یعنی چہ بیان
 سبب منع کرنا امت سی یہ کہ تحقیق فی راوی تو فی اللہ اور رسول و سیکو یعنی سبب کرنی اس فعل منع کی روایت کی یہ ہو راوی و عَنْ
 مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اخْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنِ صَلَوةٍ الضُّحَى حَتَّى كُنَّا
 نَنْتَظِرُ عَيْنَ الشَّمْسِ فَمَخَّرَ سَرِيحًا فَتَرَابَ بِالصَّلَوةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَوةِهِ
 فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا صَوْتَهُ فَقَالَ لَنَا عَلَى مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْقَلَبَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَّا إِنِّي سَأَحِلُّكُمْ مَا حَسَنِي
 عَنْكُمْ الْعَدَاةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَمَوَّضَاتٍ وَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرَ لِي فَمَعَسَتْ فِي صَلَوتِي حَتَّى اسْتَشْفَلْتُ فَأَذَا
 أَنَا بِرَحْمَةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَحْتَضِمُ أَمَّا لَا أَقُولُ لَا أَذَرُ
 قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَيْتُهُ وَضَعَهُ كَفَّهَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَا مِلْهُ بَيْنَ ثَدْيِي فَخَلَّى إِلَيَّ كُلَّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَحْتَضِمُ أَمَّا لَا أَقُولُ قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ
 مَشَى الْأَقْدَامَ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْمَجْلُوسِينَ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ رَأْسَ بَاغِ الْوُضُوءِ
 حِينَ الْكُرْهُاتِ قَالَ ثُمَّ فِيمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ

ذات و سکی کی کبر بزرگ ہی اور ساتھ سلطنت و سکی کی قدیم ہی شیطان راندی ہوئی سی فرما با حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہتا ہی کوئی یہ کہ
 کلمات وقت و قبل و بعد میں کہتا ہی شیطان محفوظ رہا میری شہرتی بہ بندہ تمام دن روایت کی بہ بودا و ادنی **وَعَنْ عَطَاءِ**
ابْنِ یَسَافِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُ قَبْرِي وَتَنَالِ الْعَبْدُ أَشَدَّ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ
أَتَّخَذُوا قَبْرِي مَسَاجِدَ مَرَقَاهُ مَالِكٌ هَرَبَ لَكَ اور روایت ہی عطاء بن یسافری کہ کہا فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یا اہل نبی کو میری قبر کو بت کہ پوجی جا و بخت ہو غرض اللہ کا اس قوم پر کہ پھر ان میں قبر میں انہی انبیا کی سجدہ کا وہ روایت کی انہم مالک
 مرسل **ف** یعنی تم میری قبر کو مانند بت کی سچ تسلیم کر لی گوئی اور بار بار آئی اور سکی واصل زیارت کی یعنی بطور سبیل کی و دست و جو سبیل کی و سکی
 طرف واصل سجدہ کی جسکی سنتی میں و در کشتی میں ہم انہی بعضی فرارات اور مقامات کو یعنی مثل تہان غیرہ کی در جملہ شد غصب بہرہ و سجدہ
 جملہ سنا غرضی جملہ علی ہی کہو یا کہا گیا کہ کیوں آپ دعا کرتی ہیں اور سجاو یا شد آخرت یعنی ازراہ مہربانی اور شفقت کی اور راست کی
 بہ دعا کرتا ہوں کہ مبادا یہ ہمیں گرفتار نہوں جیسی ہو و گرفتار ہو کر غصہ کی گئی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةُ فِي الْحَيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رَوَاتِهِ يَعْنِي الْبَسَاتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَحْنُ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ
 اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست کچھی تہی نماز پڑھنی باغون میں کہا بعض راویوں اس حدیث یعنی کہ امر جملہ
 سے باغ میں روایت کی بہ نزدیکی اور کہا بہ حدیث غریب نہیں نہیں نامی ہم سکو کہ حدیث حسن بن ابی جعفر کیسی تحقیق ضعیف کہا ہی اور
 یحیی بن سعید وغیرہ **وَعَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةِ**
وَصَلَاةِ فِي مَسْجِدِ الْقِبْلَةِ أَحْسَنُ عَشْرِينَ صَلَاةً وَصَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ خَمْسُ مِائَةِ صَلَاةٍ وَ
صَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى خَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاةُ فِي مَسْجِدِي خَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاةُ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مِائَةَ أَلْفَ صَلَاةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالک کہ کہا فرما یا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نماز آدمی کی سچ گرا و سکی برابر ایک نماز کی اور نماز و سکی محلہ کی مسجد میں برابر چیس نماز و سکی اور نماز و سکی سچ مسجد کی کہ جمعہ نما
 جاوی او میں اپنی جامع مسجد میں برابر سو نماز و سکی اور نماز و سکی سچ مسجد قصی یعنی بیت المقدس کی برابر چیس ہزار نماز و سکی اور نماز
 و سکی سچ مسجد میری کی برابر چیس ہزار نماز و سکی اور نماز و سکی سچ مسجد حرام کی یعنی مکہ کی برابر ایک ہزار نماز و سکی روایت کی یہ میں احمد
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوْلَى قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ
قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ حَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا أَدْرَكَكَ
الصَّلَاةُ فَصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذری کہ کہا مینی ای رسول خدا کی کوئی مسجد نیائی گئی زمین میں پہلی فرما یا
 حرام کہا مینی پہر کوئی فرمایا کہ مسجد قصی یعنی بیت المقدس کہا مینی کتنی مدت ہی در میان اول و دوم کی فرمایا چالیس برس پہر فرمایا کہ
 ساری زمین سطحی تیری مسجد ہی حکم مسجد کا کہتی ہی کہ جائز ہی او میں نماز جہان با و ہی تجکو نماز پس نماز پڑہ روایت کی یہ بخاری و مسلم
مست یہاں ایک نکال و در ہوتا ہی کہ باکی خیمہ کی حضرت شہر بہم علیہ السلام میں و ربانی بیت المقدس کی حضرت سلیمان علیہ السلام اور
 و دومین میں فرق زیادہ ہر برس ہی پس فرق چالیس ہر سکا کیوں کہا جو اب سکا بہر ہی کہ ابن جوزی نے کہا ہی کہ اس حدیث میں نماز

ہی اور اول بنا کہی ان دونوں مسجدوں کی اور پہلی کعبہ حضرت ابراہیمؑ کی نہیں بنایا اور نہ پہلی حضرت سلیمانؑ کی بیت المقدس بنایا کیونکہ منقول
ہے کہ اول جو بنایا کعبہ کی کہی حضرت آدم علیہ السلام کی کہی بلکہ وہاں کی اولیٰ پہلی زمین میں پس ہو سکتا ہی کہ کعبہ بنی دکنی اولاد میں سی بنا
بیت المقدس کی کہی ہو اور اوہ میں جالین سکافرق ہو بعد اوسکی دوبارہ حضرت ابراہیمؑ کی کعبہ بنایا اور حضرت سلیمانؑ کی بیت المقدس و ان جہر
عسقلانی کی کہا کہ پایامنی شاہد وہی سکلام کی رقصہ کو کہ ابن شہام کی کتاب الشجاعت میں لکھا ہی کہ جب بنایا آدمؑ کی کعبہ کو حکم کیا انکو پروردگار
تعالیٰ کی وہی سیر کر نی بیت المقدس کی در بنائی اوسکی پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی و میں پس تقدیر میں فاصلہ جالین برسا کعبہ نہیں لکھا
بعض الشرح جرح : اور لو توجہ کسی ہماری و شاد و سنی الدرحمت کری افریہ یہ منقول ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ عرم کی کعبہ بنایا تو خدا مسجد کی مقرر کر
ہو گی ہی طرح بیت المقدس کہی حد مقرر کر دی ہو گی پس ہو سکتا ہی کہ اس جگہ پھر ادنیٰ میں فرق جالین برسا کا ہو **باب**

السکندر یہ باب ہی پنج بیان و اکنی شرمگاہ کی **ف** اس باب میں مولف جدیدین ستر و پیمانی کی کثرت اطمینان سی ہی لایا ہی در
سوار اوسکی اور جدیدین ہی پنج بیان لباس کہ حضرت فی اوصحابہ و معین نماز پڑھی ہی لایا ہی : **ح** **الفصل الاول**
فصل چہاں عن عمر بن ابی سلمہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد متشکلاً
یہ فی بیت ائم سلمہ واضعاً طرفیہ علی عاتقیہ متفق علیہ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سی کہا کہ دیکھنا سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ نماز پڑھتی ہی ایک کپڑے میں شمال کہی مئی کو پنج گرام سلمہ کی کہی ہوئی دو نظر بین اوسکی اور موند ہون ہی کی روایت کی یہ بخاری
اور سلم فی **ف** اشمال کہی میں اوسکو کیوسی کنارہ کپڑے کا کہی دہنی موند ہی پنجی ہا میں ہاتھ پکی سی اور یوی اوس کنارہ کو کہ ڈالا ہی ہا میں
ہاتھ پنجی در میں ہاتھ کسی پیر کہ لگا دی سینہ پر اور اکثر تباہی گھر دہنی کی سینہ پر اوس صورت میں ہوتی ہی کہ گوشی کپڑے کی دراز نہ ہون اور
خوف کھلیا نکا ہوا اور دراز نہ ہون حاجت ہاتھ کی نہیں جیسا کہ لباس فقیر و بن کی سی ظاہر ہوتا ہی سلی پنج عبارت بعض شاریین کی
قد گرہ لگان کی نہیں واقع ہوئی اور ان صورتوں میں جو لفظ متشکل و متوشح اور مخالفت میں طرفیہ کی ہی میں معنی انکی ایک ہی میں : **ح** **س**
و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی
عاتقیہ منہ شیء متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ نماز پڑھی ایتبار ایک کپڑے
کہ نہ ہو اور موند ہون اوسکی کی اوس کپڑے میں سی کچھ روایت کی یہ بخاری اور سلم فی **ف** یعنی جیسا کہ شمال کی صورت مذکور ہوئی اور
کہا ہی اکثر علانی کہ حکمت اس میں یہ کہ جب ایک کپڑے کا بھیند کیا اور کند ہون پر اوہ میں سی نہ ڈالا خوف ہو گا ستر کھلیا نکا اور صورت بی
ادبی کی ہی ہی اور کہا ہی امام مالک ابو حنیفہ و شافعی و دجہو علما کی کہ یہ نہی تنہر ہی ہی نہ تحریر ہی پس اگر نماز پڑیگا ایک کپڑے میں
کہ کند ہون پر نہ ہو اور ستر نہ ہو تو نماز اوسکی ہو جائیگی لیکن ساتھ کہ بہت کی اور امام احمد اور بعضی کلیل علما کی کہا ہی کہ نہیں صحیح ہو سکتا ہی نماز
اوسکی اور نہ ہون فی عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر نہ : **و عنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من صلی فی ثوب واحد فلیک الف بین طرفیہ و زاکہ الخار اور روایت ہی اوہ میں سی کہ کہا سانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم سی کہ فرمائی ہی کہ جو شخص نماز پڑھی ایک کپڑے میں پس جامی کہ مخالفتہ کری در میان دونوں طرفوں اوسکی یعنی جیسا کہ طور حال
کا مذکور ہوا روایت کی یہ بخاری ہی **و عن عائشہ** قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوبین
لہا احلام فنظر الی احلامہا نظراً فلما انصرف قال اذهبوا بجمیعہ ہذہ الی اخی جہم و اثنی بانیجانیۃ

روایت ہی مسلمہ بن کعب سی کہا کہ کہانی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ تمہارا ہون کیا پس نماز پڑھو میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی ہمارا
کہ ان اور کھنڈی لگائی اوسین اگرچہ ساتھ کاشی کی ہو روایت کی یہ ابو داؤد فی اور روایت کی نسائی کی مانند کسی فی بعضی میں کفار
کیا کہ تاہون اور اوس وقت فقط کہ تاہی بہتتا ہون لگائی وکی نجی نہیں ہونی اس لیے کہ کفار کن بھی دھڑنا آسمان ہو پس وہی ایک کرتی
ایں نماز پڑھ لیا کہ دن فلیہ بان لیکن گنڈی لگایا کہ یعنی گریبان دھکا اگر فرائض ہو کہ ستر اوس میں سی وقت رکوع و سجود کی معلوم ہوتا ہوتا ہوتا
کہ کیا اگرچہ کاشی ہی ہی ہوتا ستر معلوم ہو چ : **وَعَنْ** ابی ہریرۃ قال یخبرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یصلی فی
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذْهَبَ فَوْضًا فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللہِ مَا لَکَ اَمْسَ تَنْتَ اَنْ یَقُضَ صَلَاۃُ
قَالَ اِنَّہُ کَانَ یُصَلِّی وَهُوَ مُسْبِلٌ اِذَا رَأَیَ وَرَاءَ اللہِ لَا یَقْبَلُ صَلَوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِنْ رَاہُ اَبُو دَاوُدَ وَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوس وقت کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا لگائی ہوئی انداز اپنی فرمایا واطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پھر آپس کہا ایک شخص فی ای رسول خدا کی کیا ہی واطی تمہاری کہ حکم کیا تھی اوسکو یہ کہ وضو کر
فرمایا تحقیق وہ نماز پڑھتا تھا اور وہ لگائی ہوئی تھا انداز اپنی اور تحقیق اندھین قبول کرنا نماز اوس شخص کی لگائی ہوئی ہو انداز اپنی رہا
کے یہ ابو داؤد فی **ف** سبل کی ہی اصل میں اوسکو کہ پڑا دراز پڑی کہ زمین بہت ناہو بطریق ناز و کبر کی اور یہ مخصوص اس تھا انداز ہی کہ
بہنیں لیکن اکثر شمال سکا از میں ہوتا ہی پس تخنوں سی بچا کر نادہن کا انداز کا مکروہی ایسی فرمایا کہ نہیں قبول کرنا انداز اوسکی یعنی
کمال نماز کا نہیں قبول کرنا اور نو اسبہن دینا اوسکو اگرچہ اصل نماز ہو جائے ہی اور وہ شخص باوجودیکہ با وضو تھا اور پھر اوسکو وجہ کہ نہ فرمایا
پسند اسبہن یہ تھا کہ افسر کری وہ شخص بیچ سبب کہ نہ کی پس معلوم کری بہ اس فعل کی ورا اللہ تعالیٰ بسبب برکت حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ طہارت ظاہر کی پاک کر دی باطن اسکا تہہ و نازی اس لیے کہ طہارت ظاہر کی تاثیر کثرت ہی ہی طہارت باطن کی : **ح** س **وَعَنْ**
عَائِشَۃُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ صَلَوةٌ حَتَّی یُغْتَسِلَ بِمَاءٍ اَوْ بِمَاءٍ اَوْ دَاوُدَ وَ اَللّٰہُ مِیْنُ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیا جانی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتھ وضو ہی کی یعنی بغیر سر و کفن
کے نماز نہیں ہونی روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی فی **ف** مراد یہاں حالص سی عورت بالغہ ہی کہ نہ ہی جن جن کو خواہ حیض آوی یا نہ آوی
اور اوسین دلیل ہی ہے کہ سرور بال عورت کی ستر میں پس لنگی سر نماز پڑھی نہیں ہونی نماز اوسکی در اسبطح اگر بار ایک پٹا اور ہی ہو کہ رنگ
بال بایں کا معلوم ہوتا ہوا اوسین ہی نماز نہیں ہونی اور یہ حکم آزاد عورت کا ہی اور لڑکی کی نماز لنگی سر ہو جانی ہی طہارت کا اوسکا ستر نہ ہون
سے ستر و کاشی ناف سی زانو کی نجی کاشی مانند مرد کی اور پٹا و پٹہ اور پہلو ہی سیڈھا لگہی : **وَعَنْ** اَوْسَمَکَۃَ اَنَّہَا سَأَلَتْ
رَسُولَ اللہِ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُصَلِّیَ لَکَ اَوْ فِی دَرَجَۃٍ لَکِ لَیْسَ عَلَیْکَ اَرَاکَ قَالَ اِذَا کَانَ الدَّخْرُ سَابِغًا یُعْطِ
ظہرَیْ فَلَیْسَ بِاَرَاہُ اَوْ دَاوُدَ وَ دَکَ جَمَاعَۃٌ وَ قَفُوْہُ عَلَیْ اَمَّ سَمَکَۃَ **وَعَنْ** اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ اوہون فی بوجہ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھی عورت بچہ کرتی کی ورا وڑ ہی کی کہ نہ ہو اوہ پڑھتا تھا یا جو وقت کہ ہو کہ تاہو را کہ دیکھتی پشت قدم اوہ
یعنی ستر یا بغیر لنگی کی ہو جائیگی روایت کی یہ ابو داؤد فی اور ذکر کیا ابو داؤد فی ایک جماعت مخدین کی کو موقوف کیا اوہون فی اوسکو
ام سلمہ یعنی کہا ہی کہ قول ام سلمہ ہی حضرت کی حدیث نہیں **ف** اسبہن دلیل ہی ہے کہ پشت قدم عورت کی ہی ستر ہی واجب ہوتا ہوتا
اوسکا نماز میں پس : **وَعَنْ** ابی ہریرۃ قال یخبرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یصلی فی الصلوة وان یطعی

الرجل خاها سراً أو كبراً أو دلاً أو غير ذلك من ذلك

سے نمازین اور منع کیا اس سے کہ وہ ان کی آدمی موہ نہ پنا روایت کی یہم بوداودا اور ترمذی فی ف معنی سئل کی یہم ہین کہ اوہی کی بکیر ہیریا
موزہ ہون پراور دلو و ظفرین و سکی کل ہین یعنی کل نمازی پس یہم منع ہی طلق س لی کہ شان بکیر کی ہی اور نمازین بہت ہی نمازی سے
مکہ وہ ہوتی ہی اور عرب پڑھی کی کو نہ سی ڈوٹا بلڈ ہی ہی کہ وہ نہ جیسا بتا ہوا دوس سی ہی منع فرمایا ایسی کہ قرآنہ جی طرح اس ہی نہیں
ادا ہوتی اور جسدہ پورا نہیں ہوتا اور جو کوئی حاشی لی باڈ کارلی اور او سکی موہ نہ سی بہ بوآئی ہوا و سکو نمازین ڈاکننا موہ نہ کا تاہم ہی سحیح
ہیں ح **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي سُرَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يَصَلُّونَ**
فِي بُلُغِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ كَرَاهَةَ الْبُؤْسِ اور روایت ہی شدا دین اوس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خلاف کر وہو دیون کا یعنی
ساتھ ادا کرنی نماز کی جو تو نہیں اور روز و نہیں پس تحقیق وہ نماز نہیں پڑھتی اپنی جو تو نہیں اور نہ روز و نہیں روایت کی یہم بوداودا و ف
اس معلوم ہوا کہ عمل کرنا انکی مباح پر و سلی ظاہر کرنی خلاف گناہوں کی جہا ہی اگرچہ وہ چیز مباح ہی لیکن ایسکہ او سکی کہ نہیں خلاف
و نہ کا لازم آہی حکم عزیمت یعنی دلوت کا بد کرنی ہی ح **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ حَلَمَ تَعْلِيَهُ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ الْقَوَامَ يَعْلَمُونَ فَلَمَّا
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى الْفَتَانِ فَمَا لَكُمْ قَالَوا أَرَأَيْتَ إِنْ أَلْقَيْتَ
تَعْلِيمَكَ قَالَ لَيْتَ أَعْلَمُ قَالَ لَيْتَ قَالَ لَيْتَ قَالَ لَيْتَ قَالَ لَيْتَ قَالَ لَيْتَ قَالَ لَيْتَ قَالَ لَيْتَ
إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي تَعْلِيهِ قَدْ رَأَى فَلْيَمْسُكْهُ وَلْيُصَلِّ
فیہم سارا و ابوداود و الداریموط اور روایت ہی ابی سعید خدری کہا اوس وقت کہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑھتی اپنی یاروں کو ناگا دواتارین دونوں پاوشین اپنی پس کہا اوکو بائین طرف تہی یعنی دور ہٹا کر بائین طرف رکھیں پس جبکہ
دیکھا یہ قوم فی نکال دالین و ہون فی پاوشین اپنی پس جبکہ پڑھکی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے فرمایا کیا باعث ہوا
اور نکال دینی تنہا ہی کی پاوشون کو کہا اوہنوں فی دیکھا ہمیں ایکو کہ نکال دالین تہی پاوشین اپنی پس نکال دالین ہمیں ہی پاوشین اپنی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق جبریل آئی سری پاس پس خبر دی جبکہ یہم کہ تحقیق بیج دونوں پاوشون کی نجاست ہر
سبوقت کراوی ایک تنہا راسجد میں چلا ہی کہ دیکھلی پس اگر دیکھی پاوشون میں نجاست پس چاہی کہ پونچھ دالی و سکو اور نماز پڑھی اوہنیں
یعنی پاوشین ہین ہی روایت کی یہم بوداودا و دوسری فی ف قدر ساتھ زرقاف اور ذال مجہد کی اس میں کہ ہی ہیں او سکو کہ طبعیت
مکہ و رکھی او سکو لیٹا ہیریکہ جو تہین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اوس دست تہو کہ کہہ گناہی جبرگلی ہوگی مانتہ نیست وغیرہ کہ الا
نماز رسول پڑھتی کیونکہ بعض نماز اوس ہی پڑھی تہی حضرت جبریل فی جو خبر دی اور حضرت فی او سکو اوتار ڈا الاسبب یہم تہا کہ حضرت کی نماز
میں تہرالی بہت ہی لگا رہنا او سکا مناسبت نراج شریف تہا اور بعض شافعیہ تہی ہیں اگر نجاست پڑھ وغیرہ کو لگی رہیں اور مصلی کو علم ہوگا
نہو تو نماز ہو جاتی ہی یہ قول قدیم شافعی گاہی در یہم حدیث دلیل ہی ہے کہ متابعیت حضرت کی وجہ سے اس ہی کہ صحابہ فی ہجر و سکی کہ حضرت
کو جو تہ اوتار دالی دیکھا آسبب اوتار دالی موقوف ہو چکی تہا دیکھا اور حضرت فی او سکو جو تہ نہ کہا پس ح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعُ تَعْلِيَهُ عَنْ عَيْنَيْهِ وَلَا عَنْ نَيْسَانِهِ

کہا کہ یہ سنی پہلی کیا ہی تاج کو کوئی جاہل مذہبی نہ کہی اور جانی کہ نماز ایک پیر میں جائز ہی اور خلاف سنت کی نہیں چنانچہ پہلی وہاں تھا اور اس حق کہا کہ اس کو کیوں تو برا جانتا ہی حضرت مکی زمانی بن کوسا ہم بن کا تھا کہ اس پاس دو کپڑی تھی اور اجماع ہی علماء کا کہ نماز دو کپڑو میں پڑھنی افضل ہی وہ سب پہلے پہلی کہ اس میں جرج ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی اور صحابہ رضی فی جو ایک کپڑ میں نماز پڑھی ہی کہی تو سبب تھوئی دوسرے کپڑی کی پڑھی ہی اور کہی بیان جواز کی ایسی پر حاصل تھی کہ اگر ایک پڑی بن سبب فی دوسری کپڑی کی یا دو پہلی غیر تسلیم جواز کی پڑھی تو جائز ہی اور اگر بطریق کاہلی درختان کی پڑھی تو چاہیں اور اس میں تنبیہ ہی ایسے صحابہ کرام رضوہ طعن اور غیر انہی مری ترک سنت پر اور گمان نیک کہی اونکی ساتھ یعنی یہہ جانی کہ یہہ بیان جواز کی ایسی کیا ہوگا یا کچھ اور غدر ہوگا بس رخ و عن ابی بن کعب قال الصلوة فی الثوب الواحد سنة لا تجزئ لعلہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجاب علینا فقال ابن مسعود انما کان ذلک اذا کان فی الثياب قلة فاما اذا وسم اللہ فاعلم فی الثوبین انہی رواہ احمد اور روایت ہی ابی بن کعب کہ نماز ایک کپڑ میں سنت ہی تھی ہم کرتی یہہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ عیب کیا جاتا تھا ہمیں کہا ابن سعد فی ہذا اسکی نہیں کہی یہہ بات جیوت کہ تھی چ کپڑو کی قلت پر جیوت کہ شافعی کے المدنی پس نماز دو کپڑو میں بہتر ہی روایت کی یہہ احمد فی باب السيرة باب بیج بیان سیرہ کی ف مراد سیرہ بیان و چیز ہی کہ نماز کی کی کپڑی کجا وی انند دیوار یا ستون یا کلاسی وغیرہ کی تاجکہ سجود کی سبب کی تھیں ہوا و گذر نوالا کی او کسی کنگار ہنوی اور داری او کی کہ ایک تھی ہی ہوا اور پرکاری کی ایک گشت سی ہوا و ستر و دام کا ستر و مقتدیون کا ہی یعنی اگر امام کی کی ستر ہو تو مقتدیون کی کیسی گذرنا جائز ہی اگرچہ اونکی کی کوئی چیز حائل نہ ہو و سترہ کی ویسی گذرنا جائز نہیں مگر یہہ کہ باوی انہو الا فرج یعنی خالی جگہ صفت پہلی میں تو جائز ہی و سکو یہہ کہ گذر کی کی صفت دوسرے کی کیونکہ دوسری صفت الوکات قصوری کہ کی نہ پڑھی اور اور انکام او کی آگے حدیث میں مذکور ہیں جس الفصل الاول فصل بیع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعدو الی المصلی والعنہ یلین یدینہ یحکم و یصحبہ بالمصلی ین ید ید فیصلی الیہا رواہ البخاری و رایتین عمری کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتی اول روز میں طرف عید گاہ کی اور چھی کی اونکی او نہائی جاتی اور پڑھی کجا ہی من اکی اونکی پس پڑھتی طرف او کی روایت کی یہہ بخاری فی ف معمول یہہ تھا کہ خادم اکثر اوقات پڑھتی حضرت کی ساتھ کہتے تھے و طعی ستر کر فی اور پہلی توڑنی اور مانند ایک برح و عن ابی جحیفۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکتہ و هو بالاطی فی قبة خمراء من ادم و رایت بلالہ اخذ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رایت لکاس یبکون ذلک الوضوء فہن اصحاب منہ شیئا منہ یومئذ یصیب اخذ من بلال ید صاحبہ ثم رایت بلالہ اخذ عنہ فر کوا و جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حلة خمراء مشر اللہ العنہ بالاناس العنہ و رایت لکاس و اللہ ان یمن ین ید العنہ منفق علیہ اور روایت ہی ابی جحیفۃ کہ کہا و یکا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ کی درود ہے الطبع میں بیج خیمہ سرخ کی کہ چہرہ کا تھا اور دیکھا مینی بلال کو کہ لیا پانی بجا ہوا و حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا مینی لوگوں کو کہ جلد کرتے تھے اوس پانی کو پس سکو کہ بیج گیا اوس میں سی کچھ پانی مل لیا او سکو مٹھہ اور بدن ہی براور جیکو نہ بیجا اوس کی اوسنی تراوت تانبہ یا پانی کی سی پیر دیکھا مینی بلال کو کہ لی بیجی پس گاڑ دیا او سکو اور نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیج جوڑی سرخ کی کہ تھا خط دار دار

اور نہائی ہوئی نماز پڑھی طرف برجی کی ساتھ لوگوں کی دورگشت اور دیکھا مینی لوگوں کو اور چار یا پون کو گزرتی تھی برسی برجی کی روایت کی یہہ بخاری مسلم فی ف الطیر نام ایکٹہ کہ اسی نزدیک مکہ کی پنج راہ مناک کی دسکو محصلہ بطحا پہی کہتی جن اوس نامہ کو الطیر اسلیسی کہتی ہیں کہ اوسین سنگریزی ہیں اور حاکمہ تھی ہیں دو کینرون کو ایک لنگی اور ایک طابہ در اوسین سرخ خط تھی جیسکہ میان ہر اگل پور کی لنگیان ہوتی ہیں پس زاسخ مرد بین ہیں کہ اسکا پٹا کدودہ خریشی ہی مرد و فکو اور اس معلوم ہوا کہ سترو کی برسی گزرتا اوسون و جالون کا درستہ نہ چہ : **وکن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض راجلہ فی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ فی زائد البخاری قلت : اقل آیت اذ کھبت الزکات قال کان یأخذ الرجل فیجعل فی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخری اور روایت ہی نافع ہی کہ نقل کی بن عمری یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی سامنی بیانی اور طانی سوار یکا ہیں نماز پڑھتی طرف اوسکی روایت کے یہہ بخاری مسلم فی اور زیادہ کیا بخاری فی کہا نافع ہی کہ کہا مینی بن عمری کہ خبر و محکو کہ جب طانی اوٹ چرئی اور پانی پینی کو لنگیا کرتی تھی حضرت یحییٰ بن کثیر کو سترو کرتی تھی کہا ابن عمر ہی تھی کجا وہیں درست کر اگلی کہیتی دسکو بہر نماز پڑھتی طرف چمپلی لکڑی اوسکی مینی وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترو کرتی تھی **وکن** طلحہ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اوضع احدکم یلک یلک مثل مؤخرۃ الرجل فی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبال من من وراء ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوقت کہ کہی ایک تمہارا اگلی بنی ستروماند چمپلی لکڑی کجا دی کیلی ہیں نماز پڑھی اور نہ برداری جو کوئی گزری برسی اوسکی روایت کی یہہ مسلم فی ف یعنی پڑھتی نمازی گزرتا کیسا اسکا کئی خریشی قطع نہیں کر نیکا مینی یہہ میں کہ بردار لکھی گزرتا لنگیا نہیں ہونیگا گزرتی نہ چہ : **وکن** ابی جہیم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلم ما فی المصلح ما ذاعکبہ لکان ان یقف اربعین خیر لک من ان یمش بنین یدہ قال ابو النضر ادری قال اربعین یوماً او شھراً او سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو جہیم ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر جانی گزرتا لنگی مصلی کی سی کر کیا گاہ ہی اوپر البتہ ہودی نہیں رہتا اور نہ گزرتا اگلی مصلی کسی چالیس تک بہتر و کجا ہی گزرتی سی اگلی مصلی کی کہا ابو نضر ہی کہ ایکٹہ دی احمد ش کا ہی کہ نہیں جانتا میں کہ کہا چالیس ن یا چالیس مینی یا چالیس یا روایت کی یہہ بخاری او مسلم فی ف کہا امام طحاوی فی مشکل الآثار میں کہ مراد چالیس س ہیں نہ چالیس مینی اور نہ چالیس ن اور یہہ بات ثابت کی ہی و ہون فی حدیث ابی ہریرہ کہ کسی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اگر جانی وہ شخص گزرتا ہی اگلی بیانی اپنی کی وضو کر اوس چالیس کردہ سرکشی کرتا ہے ربیع بن سی ہنی اگر گاہ ہکا جانی تو البتہ ہودی نہیں رہتا جگہ مینی برسر بہتر و طحاوی اور قدیم ہی کہ کہی دسکو بس **وکن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اصلی احدکم الی شئ یستحب من التائب فارد ان یجتاز بین یدیکہ فلیدفعہ فان ابی فلیقائلہ فالتائب ہو شیطان ہذا لفظ البخاری و مسلم معنا : اور روایت ہی ابی سعید ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوقت کہ نماز پڑھی ایک تمہارا طرف ایچہ کر کر وٹا کئی دسکو لوگوں مینی سترو کر کر کی کہ حائل جو در میان اسکی اور در میان لوگوں ہی پس راہہ کر کی کوئی یہہ گزرتی اگلی دسکی خبر سترو کی دسکی ہیں تا ہی کہ باز کر ہی دسکو بہر گزرتا ہی پس قتل کر ہی اوسکو پس ہوا اسکی نہیں کہ وہ شیطان ہی یہہ لفظ بخاری کی ہیں اور و طحاوی مسلم کی معنی اسکی ف قتل کر ہی اسکی یہہ معنی نہیں ہیں کہ جائز ہی قتل دسکا بلکہ مراد یہہ ہے کہ بہت بر ہی اوسکی اگلی جو

گذاشتند و او را سکوته می داد و کہا قاضی عیاض بن ابی کبیر اگر دفعه کرمی او سکو سا تهله و بجزی که جائز ہی دفع کرنا ساهله و سکی و روه م جاو کر
 پس نہیں قصاص پس ساهله اتفاق علماء کی اور دیت و جب ہمیں اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں و جب لی ہی بعضی کہتی ہیں نہیں پس
 وہ شیطان ہی یعنی شیطان لی بہہ کام اوس ہی کہ وایا یا مراد یہ ہے کہ وہ شیطان آدمی و نکاح ہی ایلی کی شیطان کی معنی سرکش کن کی
 خواہ جنون میں ہو خواہ آدمی و ان میں سی ایلی شیر را دی کو شیطان انس کہتی ہیں طبیعی و سکن ائی هر یوة قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَقَطُّعُ الصَّلَاةِ الْمَذْعَةُ وَالْحِمَامَةُ وَالْكَذِبُ وَيَقْبِي ذَلِكَ مِثْلُ مُوجِرَةِ
 السَّحَابِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْجَانٍ ابْنُ بَرِہہ سی کہا فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی تو طوطی ہیں نماز کو عور اور گدا اور کتا اور حمار
 اس توڑیکو رکنا اوس چیز کا کہ مانند لکڑی چلی کجا و کی عور و روایت کی بہہ سلم لی ف جمہور علماء و صحابہ و غیر ہم کام بہہ نہیب کہ گدا
 چیز یا کو شیخ شخص اگر مصلی کی اگی سی گذری نماز تو متنی نہیں خواہ یہ بیون چیزوں ہوں یا غیر ان کی و در حدیثین جو اس باب میں آئی
 میں مجہول ہیں و بر مبالغہ و تاکید کی کچھ کہہ کر لی ستر کی یا مراد یہ ہے کہ یہ چیزوں خشوع اور حضور نماز کو کہ سہ اور روح نماز کی میں کہو
 میں یا مراد یہ ہے کہ قریب کہ کوٹ جاویں بہت مثل ہونی دل مصلی کی ساهله لی اور حاصل ان بیون چیزوں کو ایلی ذکر کیا کہ انہوں
 دل بہت شغول ہو جانا ہی عورہ کا حال تو طاس ہی اور گدی کی ساهله شیطانیں کہہ ہوتی ہیں سی ہی سہبہ اعوذ بربہ ہی وقت غلبہ
 اوس کے اور کتا بخیر نہایت ہونا ہی بخیر و سکن عائشہ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیر
 اللیل وانا صغیر رضہ بنینہ و بین القبلة کا غیر اخلاص و رایت ہی عائشہ سی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تو
 را کھوا و در عرض میں ہوتی در میان حضرت کی اور در میان قبلہ کی یعنی سامنی نماز عرض میں ہونی جنازہ کی کی نمازیوں کی ریتا
 کے بہہ بخاری اور سلم لی ف بہہ شمار ہی طرف و سکی کہ تمام سامنی ہوتی نہ ایک شہ میں اور با وجود و سکی حضرت نماز ادا کرتی پس معلوم
 ہوا کہ اگی انا عورہ کا نماز میں نماز کو نہیں توڑنا بخیر و سکن ابن عباس قال اقبلت را کیا علی انان وانا یومئذ قد
 تاهرت الاخذتکم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس عینی الی غیر جلد فمررت
 باین یدی بقبض الصف تکررت و انہ سہلت الا ان ترفع و دخلت فی الصف فام یتکرر ذلک علی احد متفق علیہ
 اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا آیا میں سوا گدی ہی پا و در میں تھا اوس دن قریب بلخ کی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز توڑ
 تے ساهله لوگوں کی منا میں بدون دیوار کی یعنی بدون سترہ کی پس گذر میں اگی بعض صف کی اوچھوڑ دی گدی کی کہ چرتی ہی اور دخل
 ہوا صف میں پس ابجا کیا اسکا بچہ کسی فی روایت کی بہہ بخاری اور سلم لی ف عرض بن عباس کی بہہ گدی کی اگی گذر میں
 نماز توڑ لی اور بہہ ہونا مانع نہوی ہی ایلی کسینی کی اگی گذر میں ہی اسکا بکبار **الفصل الثانی** فصل دوم
 عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئا
 فان لم يجد فليصيب عصاه فان لم يكن معه عصا فليخط خطا ثم لا يصبره ما فرأى ما كراهه ابو داود وابن ماجه
 روایت ہی ابیرہہ سی کہا فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی جب تو صلی ایک تم میں سی پس چاہی کہ کسی سامنی منہ
 اپنی کی ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند ان کی و در کچھ میں گزرا دی کہہ پس چاہی کہ کہہ کر سی عصا یا نالیں گزرا ساهله و سکی عصا
 پس چاہی کہ کتبہ خطیہ تر ضم کر لیا اوسکو وہ گذر لیا اگی و سکی یعنی خشوع نماز میں خلل نہیں ڈالینا روایت کی بہہ ابو داود و ابن ماجه

ف اگر زمین نرم بود و عصا گدازدی و اگر گز زمین سخت بود عصا نسا سانی بر که دی تا که مشایخ گدازدی کی پوشش منیہ میں لکھا ہی کہ اگر رکبہ لی عصا بنا اگلی بینی اور نہ گاڑی عصیوں کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی و سکو شدوسی اور بعضوں فی کہا ہی کہ نہیں کفایت کرتا اور کفایت میں کہا ہی کہ طول میں رکبہ لی عرض میں در خط ہینچنا قول قدیم نام شافعی کا اور قول امام احمد کہا ہی اور بعضی مشاخرین ہماری شاخ کے ہی ساتھ اسکی قائل ہوئی ہیں و در نزدیک اکثر مشایخ ہمارے کی اور نزدیک کات کے خط معتبر نہیں و در شافعی فی ہی قول جدید تر انکار ہکا کیا ہی اور کہا ہی کہ حدیث جو اس باب وارد ہوئی ہی ضعیف اور مضطرب ہے اور خط حائل ہونے میں اعتبار نہیں لکھا اور دوسری معلوم اور متبرہ نہیں ہوتا اور مختار صاحب یہ کہا ہی ہی ہی اور شیخ ابن ہمام فی کہا ہی کہ اول ہی اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز ہی رکھتا ہی و در وجہ جہت خاھر کا ہوتا ہی اور بعد اہل اختلاف کی اپنی صفت خط میں کہ سطر ح کا خط پہنچے بعضوں فی کہا ہی کہ بشکل لیل کی اور بعضوں فی انبا جانتے بلکہ کی کہا ہی اور بعضوں فی عرض میں کہ در بین طرفت با میں طرف کو لجاوی اور مختار لسا ہر خط ہی کہ فی بعض الشرح و حسن سہیل بن ابی حاتمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اخر کمر الی سترۃ فلیکن منہا لا یقطع الشیطان صلواتہ رآہ ابوداؤد اور روایت ہی سہیل بن ابی حاتمہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیوۃ کہ نماز پڑھی ایک تہا طرف تہو کی پس چاہی کہ نزدیک ہو اوس نماز توڑی شیطان اوپر نماز اوسکی روایت کی پہلہ بوداؤدی **ف** نزدیک تہو کی نماز پڑھی کہ بعد و قرآن کے کر سکی نماز توڑی شیطان نماز اوسکی یعنی اگر وہ ہو گا تو احتمال ہو گا کیسے کہ نہ بکا اگلی ہی پیش طیار سوسہ سکا وین قولی کا اور حضور قلب میں فرق دیگا جب حضور نماز میں ہو ا تو گو یا توڑے گئے نماز اوسکی کیون کہ ثواب دن حضور طلب کے نہیں ہوتا اور نزدیک ہی میں اس کی ہی چاہی ہی **و** عن المقداد بن الاسود قال ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی غروب ولا عروج ولا شجرة الا جعلہ علی حاجبہ الا یمن والا یسر او لا یضمہ لہ صمد ارآہ ابوداؤد اور روایت ہی مقداد بن سوسدی کہ کہا نہیں کیا ہی سنیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی طرف لکڑی کی و در ستون کی اور نہ درخت کی لکڑی کر نی اوسکو سیلے داہنی ہون یا بائیں ہون اور نہ قصد کرتی و اسکی قصد کرنا سید و کاروایت کی پہلہ بوداؤدی **ف** یعنی تہو کو بچوں بیچ پیشانی کی سامنی کرتی بلکہ دین یا بائیں ہون کی سامنی کرتی تا شاہد بت برستی کی ساتھ ہوج **و** عن الفضل بن عباس قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بادیہ لنا معہ عباس فصلی فی صحراء لیس بین یدینہ سترۃ وجماعہ لنا کلینہ فنبشائر بئین یدینہ فما بالی بذلک سرآہ ابوداؤد و للشیخ ای نخوہ اور روایت ہی فضل بن عباس کہ کہا آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی بیچ جنگل ہی کی در ساتھ وکی ہی عباس بن نماز پڑھی جنگل میں کہ نیا اگلی حضرت کی تہو اور ہماری گدی ہی اور کینا کبلائی حسین کہ حضرت کی پیش پر و اکی سکی روایت کی پہلہ بوداؤدی اور سنائی فی مانند سکی **ف** عرب میں رسم ہی کہ چند روز جنگل میں جا کر شمی کپڑی کرتی ہی اور دان تہی ہی اور ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تھا پس جن نون میں کہ عباس جنگل میں گئی ہوئی ہی حضرت گومان رونق افزا ہوئی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تہو اگر نہ کرنا نہ کر اگلی وجہ میں ملکہ مستحب ہے اگر لوگوں کی گز گاہ میں نماز پڑھتا ہو **و** عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع الصلۃ شیء وادھر واما استقطعہ فاما ہو شیطان نماز کا ابوداؤد

فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِنْ رَجَعَ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْفَى الَّتِي بَعْدَهَا عَلِمْتَنِي يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَفِيزِ الْقِبْلَةَ كَذَلِكَ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
 ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى اسْتَبْرَأَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ
 جَالِسًا ثُمَّ انْبِئْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رَوَايَةٍ ثَمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَكُونُوا قَائِمًا ثُمَّ ارْفَعْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكُمَا مُتَّفَقٌ
 اور روایت ہی الی ہر پردی بہر کہ ایک شخص داخل ہو اسی میں در رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھی کوئی مسجد میں پس نماز پڑھی و
 شخص نے اپنے اور رعایت تبدیل کران اور قومہ در جلسہ خوب پھر آپا سلام کیا حضرت پس فرمایا دہطی و سکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی اور تجہ پڑھی سلام پھر چاہیں نماز پڑھیں تو فی ہنہ پڑھیں پس پھر گیا وہ پس نماز پڑھی یعنی جسطرح کہ پہلی پڑھی تھی پھر آپا سلام
 سلام کیا پھر فرمایا حضرت فی اور تجہ پڑھی سلام پھر چاہیں نماز پڑھیں تو فی ہنہ پڑھیں پس کہا اوس شخص فی بیج میسر بارگی یا
 اوس میں کہ بعد میسر کی ہی یعنی جو تھی با میں سکھلا و مجکواسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پھر ہر طرف نماز کی یعنی ارادہ کرتو نما
 کا پس پورا کر وضو پھر سانس کی کڑا موقوفہ کی ہر کجہ کہ پڑھیں جو آسان ہو ساتھ پڑھی قرآن سی پھر رکوع کیہاں تک تیری تو رکوع میں پھر
 اوٹھا یعنی سر رکوع سی یہاں تک سیدنا ہر تو کڑا پھر سجدہ کر نہاں تک خاطر جمع سی کہ تو سجدہ پھر ہاں یہاں تاکہ خاطر جمع سی تھی تو
 پھر سجدہ کر نہاں تاکہ خاطر جمع سی کہ تو سجدہ پھر اوٹھا مریاں یہاں تاکہ خاطر جمع سی تھی تو اور بیج ایک روایت کی یہ ہے کہ پھر اوٹھا تو سر نہاں
 تک کہ سیدنا پھر ہو تو یعنی دوسری رکعت کی لمبی اس روایت میں جلسہ شراحت کا ذکر نہیں پھر کہ یہ بیج ساری نماز میں روایت کیہاں سجدہ کی کو
 نے اس حدیث میں لیل کہ پڑھی ہی امام شافعی و احمد اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس حدیث میں لیل کہ پڑھی ہی امام شافعی و احمد اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس حدیث میں
 اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی اوسکی نہو فی سی یعنی کی نماز کی در یہہ نشان قرینیت کا ہی کہ ایک فصل سبب نہو فی اوسکی کی کہ متنی
 اور باطل ہو جاوے اور طمانینہ و سکوت میں کہ خاطر جمع سی رکوع وغیرہ میں تیری کہ جو رکعت کی اپنی اپنی جاوے پڑھادین اور طمانینہ
 رکوع اور جو دین نزدیکی حنیفہ اور محمدی و حبیبہ نہ فرض و قومہ در جلسہ میں سنت ہی در یہہ توجہ اس حدیث کی یون کرنی میں کہ مراد
 نہو فی نماز سی نہو نکمال و سکیکا ہی کیونکہ بیج آخر اس حدیث کی ساتھ روایت الی داود اور ترمذی اور نسائی کی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم فی فرمایا جو تمام کیا تو فی اسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کجہ کہ ناقص کیا تو فی اس ناقص کیا نماز پڑھی سی در یہہ نشان وجوب و
 سنت کا ہی کہ فعل بغیر اوسکی ناقص و تمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ نماز پڑھیں کیو اوس شخص کو اس ہی فرمایا نا نمازی کہ انیت اور نقصان
 کے ہو فی نہ اس کے باطل اور محدوم تھی و اگر فرض ہوئی تو اول سی مخ کرنی اور اوس سی باز رکعتی اور پھر ورنی اوسکو کہ بغیر قرآن
 نماز ادا کری و اس حدیث میں لیل ہی سپر کرنی کری جاہل پر مسائل سکھائی میں در دلیل ہی سپر کہ مستحب سلام کرنا وقت یعنی کی اگر
 کہ رہو اور نہو پڑی و سکی بعد ہوا و دلیل سپر کہ جو کوئی غفل لاوی بعضی اجابت نماز میں تو نہیں جیہو فی نماز اوسکی در وہ مصلہ نہیں
 کہلا تا بلکہ کہیں کی کہ نہیں نماز پڑھی اور پہلی روایت میں جلسہ شراحت کا ذکر نہو یعنی پہلی در تیری رکعت میں دوسرے سجدہ کی بعد
 میسر کر اوٹھی میں یہہ سنت ہی امام شافعی کی نزدیکی و امام عظمیٰ کی نزدیکی نہایت تحقیق اسکی لگی ہوگی بیج اس : وَعَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفِيزُ الصَّلَاةَ بِالسَّكْبِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَدِّ لِلَّهِ سَرَّ
 الْعَلَمِينَ وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ سَرَّ

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی میں غریب و درگاہ ہوں تم میں ہی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا میں نے ان کو سبقت کر کے کھڑے
 کرتی دونوں ہاتھ اپنی مقابلہ و نمونہ ہوں اپنی کی وجہ سے کھڑے کرتی محکمہ کرتی دونوں ہاتھ اپنی کی وجہ سے کھڑے کرتی محکمہ کرتی
 برابر گردن کی ہوی پس جو وقت کہ اوٹھائی سر پائے کھڑے ہوتی سیدھی یہاں تک کہ پہلے پہل چوڑے ہاتھ اپنی پس جو وقت کہ سجدہ کرتی کرتی
 ہاتھ اپنی زمین پر یعنی مقابلہ موتہ کی نہ بچھائی اور نہ سمیٹتی اور نہ طرف پہلو کی در ساسنی کہنی و نگلیان بالوائی کی طرف قبلہ کی
 پس جو وقت کہ بیٹھتی بعد در رکعت کی بیٹھتی اوپر بائیں بالوائی کی اور کھڑا کرتی دایاں پس جو وقت کہ بیٹھتی بیچ رکعت اخیر کی اگر کھڑا
 مانیان بالوائی اور کھڑا کرتی دوسرے یعنی دایاں اور بیٹھتی کوئی اپنی بر وایت کی یہ سجاری فی وقت جب تک سیر کھیتی کرتی ہاتھ اپنی متنا
 دو لونو نمونہ ہوں اپنی کی نہ شیبہ فعی میں یوں میں کرتی میں درباری نزدیکی مقابلہ کو کو تو لکھی کہی کہ یہ ہے یا ہی حدیثوں میں توضیح
 وایتوں میں اوپر کی جانب لکھ لکھ ہی آیا ہی پس امام ابو حنیفہ فی متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی فی بیچ تطبیق ان روایات کی کرا
 ہے کہ نگلیان ہاتھ کی مقابلہ کا نام ہی کی زمین و اگر کھڑی برابر لو کی در سلسلہ و نگلیو تک مقابلہ و پر کی جانب لکھ کہی کہ ہر طرف میں چل
 سبب انہوں نے ہو جاتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ یہ وقت مختلفہ میں ہوں یعنی کہی سید طرح اوٹھائی ہوں کہی سید طرح اور محکمہ کرتی دونوں
 زانو سہمہ دونوں ہاتھ لکھی اور کھڑا وہ رکعتی ہی و نگلیان و کھڑا ہی علما کی کہ اوٹھائی رکوع میں کھڑا وہ رکعتی ہی و نگلیان و کھڑا وہ رکعتی ہی
 اور بیچ کبیر تحریر کیا اور شہد کی بطور خود چوڑی و نہ سمیٹتی و نگلیو یعنی و نگلیان و نگلیان زمین پر کہی اور بیچ اوپر بازو دھائی ہوں
 الگ پہلو کی کہی کہ اگر کبیر یکا یک چاہی تو بیچ ہی کل جائی اور اس حدیث میں مذکور ہو کہ نو مہ کی سجدہ میں جا دی پہلی زانوین پر کہی
 با ہاتھ دونوں طرح درست ہی اگر پہلی زانو کھیتی فضل اور مختار اگر نامہ کی ہیں : ح : و سکن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کان یرفع یدیه حذو منکبیه اذا افتتح الصلوة واذا کثر التکبیر واذا سارع راسه من التکبیر
 رفعهما کذلک وقال سمیع اللہ لمن حمدہ وابتاک الحمد لو کان لا یفعل ذلک فی الشکر و متفق علیہ
 اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اوٹھائی ہاتھ اپنی برابر نمونہ ہوں کی جبکہ شروع کرتی نماز جو وقت
 تک کہ بیٹھتی و اسطی رکوع کی اور جو وقت اوٹھائی سر پائے رکوع ہی اوٹھائی دونوں ہاتھ سید طرح ہی اوپر کھیتی شاہدنی و اسطی و سکی کہ حمد کی
 او سکی یعنی قبول کی تعریف و سکی ہی ربتا ہی و اسطی تیری ہی حمد اور ہی حضرت انہیں کرتی ہی یہ بیچ سجدہ دن کی روایت کی یہ بیچ سجدہ
 اور سلم فی وقت و اسطی تیری ہی حمد یعنی جو کوئی کیسکی تعریف کرتا ہی تیری ہی تعریف کرتا ہی کیونکہ بیدار گزوا لا سبک کا تو ہی ہی پس تعریف
 مصنوع علی حقیقت میں صلح ہی کی ہوتی ہی اور اس معلوم ہوا کہ ہر نماز پر دیوالی اسمع اللہ اور در بنا و لونو کہی و امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہے
 نہا پہنچی والی کی حقین اور جماعت میں پڑھنا ہو تو امام سمع اللہ کی اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام ہی دونوں چیز میں کہی اور
 اسکو اختیار کیا ہی امام حامدی فی اور ایک ایسا امام ابو حنیفہ ہی اسطی منتول ہے اور مقتدی فقط ربنا ہی کہی ان کی نزدیک ہے اور نہیں کرتی تو
 سجدہ و نہیں یعنی جب سجدہ میں جاتی اور سر ہوتی سجدہ و نہ ہاتھ نہ اوٹھائی مختار و غایہ کا ہی ہی کہ ان فون میں ہاتھ نہ اوٹھائی غایہ
 کے نزدیک جو رفع یدین صحتہ کو پہنچا ہی انہیں جگہوں میں وقت کبیر تحریر کی در رکوع کی جانب کی وقت و سر ہوتی ہائی رکوع ہی اسو
 ان میں جگہوں کی ثابت نہیں ہوا ہی کذا فی سفر السعاده : ح : و سکن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوة کثر رفع
 یدیه واذا سارع رفع یدیه واذا قال سمیع اللہ لمن حمدہ رفع یدیه واذا قام من الركعتین

رفع یدیه و رفع ذلک ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہی مافعی کہ تحقیق ابن عمر ہی جو وقت کہ داخل ہوئی نماز
 میں تکبیر پہنچی اور اوٹھائی دلوں ہاتھ پہنچی اور جو وقت کہ پہنچی سبب الدین حمد اوٹھائی دلوں ہاتھ پہنچی
 اور جب اوٹھتی دور کتوشی اوٹھائی دلوں ہاتھ پہنچی اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر ہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر ہی روایت کیا کہ حضرت
 اس طرح کیا روایت کی یہہ بخاری ہی و عن صالح بن الحویرث قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
 رفع یدیه حتی یجاذی بھما اذنیہ و اذا رفع سراسرہ من الركوع فقال سمیع اللہ لمن حمدہ ففعل مثل
 ذلک فی رواۃ حتی یجاذی بھما فرفع اذنیہ متفق علیہ اور روایت ہی مالک بن حویرث ہی کہ کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم جو وقت تکبیر پہنچی اوٹھائی دلوں ہاتھ پہنچی یہاں تک برابر کرتی اونکو اپنی کانوں کی وجہ وقت اوٹھائی سر پہنا کر عسی پس کہ پہنچی سبب الدین
 حمد کرتی مانند اسکی یعنی دلوں ہاتھ برابر کانوں کی اوٹھائی اور بیچ ایک ایست کی یوں آیا ہی یہاں تک برابر کرتی دلوں ہاتھ اوٹھائی کہ جانب
 کانوں کی ہی کی روایت کی یہہ بخاری ہی کہ جانا جا ہی کہ اوٹھانا تا نکاح سوا ہی تکبیر شریعہ کی مختلف فیہ ہی در میان ہمارا اور شریعت
 کے اور خبی یہہ ہی کہ حدیث میں درآورد دو جانب میں موجود ہیں پس یا تو یہہ ہی کہ پہنچی اوٹھائی ہونے کی نہیں یا یہہ کہ اول ہاتھ ہونے میں منسوخ ہوا پس
 اب ہاتھ نہ اوٹھائی کی ذکر کی جاتی ہیں تا حق ظاہر ہو جائے کہ ترمذی ہی جامع ترمذی میں دو باب لکھی ہیں اول باب رفع یدین کا ہی نزدیک
 رکوع علی ایمن حدیث میں عمر کی لایا ہی جو کہ اوپر گزری اور دوسرا باب لکھا ہی کہ نہیں دیکھا گیا ہاتھ اوٹھانا مگر نزدیک شروع نماز کی اس باب میں
 حدیث علیہ کہ عبد الدین سعود رضی اللہ عنہ لایا ہی کہ ابن سعود ہی اپنی یاروں ہی فرمایا کہ ادا کی مینی ہاتھ تہا ہی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پس ادا کی ابن سعود ہی نماز اوٹھائی دلوں ہاتھ پہنچی مگر اول بار وراقی باب میں کہا کہ برائے ابن عازب ہی یوں ہے لایا ہی
 اور کہا ترمذی ہی کہ حدیث میں سعود ہی حسن ہار سنا ہاتھ پہنچی قائل ہیں اکثر اہل علم صحابہ زین العابدین اور قول سفیان ثوری ہی وراہل کو فہم کا ہی
 یہ ہے اور جامع الاصول میں حدیث میں سعود ہی کو ابی داؤد اور ترمذی ہی در حدیث بار بن عازب کو ہی ادا دوسی لایا ہی کہ کہا ابن سعود
 نے کہ دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب نماز شروع کرتی اوٹھائی دلوں ہاتھ پہنچی دلوں کند ہون کی نزدیک تکبیر نہ عود کرتی اور ایک
 روایت میں کہ کہ پہنچ اوٹھائی ادا دلوں ہاتھ پہنچا تک فارغ ہوتی نماز ہی اول بار وراقی ہی جو کہا ہی کہ یہہ حدیث صحیحہ نہیں ہی احتمال کیا
 کہ مراد صحیحہ ہونا سنا ہاتھ پہنچ بقی خاص کے ہودی پس ضرر نہیں کہ ناچ صحت اصل حدیث کی اور احتمال کہتا ہی کہ ثابت کہنا حدیث حسن کا ہوتا
 موافق و سکی کہ ترمذی ہی کہا ہی در حدیث میں بلا خلاف لائق دلیل لی ہی جیسک یہ مقدمہ میں معلوم ہوا اور امام محمد ہی بیچ موطن اونی کی بعد
 از روایت مینی حدیث میں عمر کی کہ بیچ رفع یدین کی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹھائی کی رکوع سنی ہی ہی کہا ہی کہ نسبت یہہ کہ کہ یہہ
 ہر جگہ ہی اور اوٹھتی میں لیکن رفع یدین سوا ابتدا نماز کی لکھا ہی زیادہ ہوا در یہہ قول ابو حنیفہ کا ہی در بیچ اسکی آثار بہت سنی میں بعد اسکی
 عاصم بن کلثبہ زمری ہی کہ اوٹھتی روایت کی اپنی باب سے کہ وہاں العین حضرت علی کسی ہی سنا ہاتھ بعد در روایت لایا ہی کہ حضرت علی رفع یدین
 سوا تکبیر اولی کی نہ کرتی ہی اور عبد الغزیز بن حکیم ہی لایا ہی کہ کہا دیکھا مینی ابن عمر نے کہ اوٹھائی ہی ہاتھ بیچ اول تکبیر قشاح کی اوٹھتی
 اوٹھائی ہی سوا و سکی در مجاہد ہی روایت کی ہی کہ کہا اوٹھتی فی ثربی مینی نماز ہی بن عمر کی پیش ہاتھ اوٹھائی ہی مگر تکبیر اولی میں اور بعد
 از روایت کی ہی کہ دیکھا مینی عمر بن الخطاب کہ کہ نہیں اوٹھائی ہی ہاتھ ہی مگر تکبیر اولی میں پس حضرت عمر اور علی و ابن عمر
 رفع نہایت فرج سے کہ ہی کہ ہی جلیب کا عل عدم رفع یہو لو پس جو کچھ کہ خلافت اسکی نقل کریں اولی و لائق سنا ہاتھ قبول کی ہوا و شر حر

اور نہ اوٹھائی دو نو سوست میں لیکن نہ اوٹھانا نہ ٹوٹنا اولیٰ اور اس طرح یہی در اور علماء حنفیہ کی کہانی کہ ہاتھ دوہائی مسخ ہوئی واللہ اعلم وصحہ
 أَنَا سَأَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وَزْنِ مَنْ صَلَّاهُ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَكُنِيَ قَاعًا كَرَاهَهُ الْحَارِثُ
 اور روایت ہے ابوبکر اس کے تحقیق اور ہونے کی دیکھا بنی صلی مسخ ہو گیا کہ گونا گوں چیزیں ہوتی ہیں جو وقت ہوتی ہیں چنانچہ اس کی نماز میں
 سے نہ کھڑی ہوتی یہاں تک کہ سیدھی بیٹھتی ہے روایت کی یہ ہے بخاری میں ہے کہ پھر اس کے بعد سیدھے ہاتھ نیکی سجدی دوسرے
 بیٹھتی ہے بعد اس کی دھڑکتی ہے اس کو جیسے رحمت کا کہتی ہیں کہ شافعیہ کی نزدیک سنت ہے اور حنفیہ اس کی شکل کیفیت بیٹھنے کی ہے پہلی قدم
 میں اور بعد بیٹھنے کی ساتھ دلوں کا تھوکنے کیلئے زمین پر گر کر اوٹھتی ہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ در امام احمد کی ساتھ روایت مختار کی یہ
 بسبب غبار کی زمین وغیرہ کی تھاپیں جو حاجت اس کی تھوڑی سی جھین ہوتی ہیں در امام شافعی کی ہے جیسا کہ روایت ہے اور دلیل ہماری حدیث
 البہرہ کی ہے کہ تہذیبی ہے لایا ہی کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھتی اور پرست قدموں کی یعنی بغیر اس کی کو بیٹھیں اور اگر چہ بعض
 طرق اس حدیث کی صحیفہ میں لیکن صحیحہ الامامین کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ بن مسعود لایا ہی کہ وہ اوٹھتی ہے نماز میں
 اور پرست قدموں کی بغیر اس کی بیٹھیں اور حضرت علی و حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر یہی اس طرح لایا ہی در علما ابن ابی
 عباس لایا کہ پائینی بہت صحابہ کو کہ جب سر اوٹھاتی ہے دوسرے سجدہ رکعت پہلی و تیسری کیسی دھڑکتی ہے جیسے کہ ہوتی ہے بغیر اس کی
 کہ بیٹھیں در اور زہار اور اناس میں بہت ہیں بعض حدیثین کہ خلاف اکل کی ہیں محمود و دیگر بن اور ضرورت کی ہیں باج و عجز
 وَأَمَّا بِنَحْوِ الْفَرَاغِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَمَا تَرَاهُ الشَّخْفَ يَتَوَدَّهُ ثُمَّ وَضَعَ
 يَدَيْهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا ارْتَدَّ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ وَرَفَعَ فَلَمَّا قَالَ سُبْحَانَ
 اللَّهِ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَيْهِ سَرَّاهُ مُسَلِّمٌ اور روایت ہے وائل بن حجر کی کہ تحقیق اس کی
 دیکھا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوٹھائی دو نو ہاتھ اپنی اموقت کہ داخل ہوئی نماز میں نکیر کی یہ ہر ہاتھ سے ہاتھ کھڑی اپنی میں ہر کہا
 ہاتھ پائین ہاتھ پر چبڑا دے کیا یہ کہ کوع کر بن نکالی دو نو ہاتھ اپنی کیر لسی یہ اور ہاتھ پاؤں کو اور نکیر کی یہ کہ کوع کیا یہ چبڑا کیا
 سبح اللہ الحمد اوٹھائی اپنی دو نو ہاتھ پر چبڑا کیا سجدہ کیا در میان دونوں ہاتھ اپنی کی روایت کی یہ سلم فی و ہاتھ سے ہاتھ پر
 ظاہر ہے کہ اگر درین ہاتھ سے بعضوں کی کہ مراد یہ ہے کہ آئین میں ہاتھ چبڑائی کہانی علما کی کہ یہ شاید سبب سے ت جارہی تھائی اور
 و اپنی ہاتھ کا پائین پرستق علیہ در میان اماموں کی مگر امام مالک کے نزدیک چھوڑی رکنا ہاتھ اپنی اور جائز ہے ہاتھ سنا ہی لیکن امام
 ابو حنیفہ کی نزدیک ناٹکی نجی ہاتھ رکھی در امام شافعی کی نزدیک کیا برسیتہ کہنے ناف سے اوپر اور حدیث میں دونوں جانب میں لگی ہیں اور کہانی
 علما کی کہ امر اس باب میں اس کی جو کچھ کری درست ہے و ناٹکی نجی رکنا ہاتھ اپنی علما کی کہ یہ شاید سبب سے ت جارہی تھائی اور
 لینے حاصل کی یہی چیز ثابت نہیں بلکہ دونوں طرح لایا ہی اس جگہ ایسا ہاتھ امام ابو حنیفہ کی جو کچھ کہ مقرر اور متناہج صورت اس کی ہے اختیار
 کیا کہ و ناٹکی نجی رکنا ہی در اس حدیث میں معلوم ہوا کہ ہاتھ کو وقت تکیر کہنے کی اور اوٹھانی کی کیر لسی نکال لیوی باج و عجز
 سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى الْحَارِثُ
 اور روایت ہے سہل بن سعد کی کہ کہانی لوگ حکم کی جاتی یہ کہ کہی دمی ہاتھ دھڑکا اور پائین ہاتھ اپنی کی نماز میں روایت یہ بخاری
 نے اس میں شمار ہے کہ لاتی ہے کھڑی ہوئی کو الکی جبار کی کہ اوٹھو ہاتھ سے ندی بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر رکھی اور سر چبڑا کہی

صحیحہ فی روایت لانی کا دوسرے میں حدیث ابی حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علی زکریا علیہ السلام کا تہہ کاٹنا جائز ہے علیہما
 ودر تہہ کاٹنے سے چھٹا ہوا عن جنبہ وقال ثم سجدا فامکن انفع وجہتہ الاخری وحی ایدہ عن جنبہ
 ووضعت کفہ عن جنبہ ومنتکبہ وقد تم بین یمنہ ویمینہ غیر حامل بطنہ علی شئ من
 تحتہ حتی فرغ ثم جلس فافترش رجلہ الیسی واقبل یدہ الیمنی علی قبلتہ ووضعت کفہ الیمنی علی زکبہ
 الیمنی وکفہ الیسی علی زکبہ الیسی وانشأ علی صیغہ یعنی السبایہ وفی آخری لہ واد اقعک فی التکلیف
 فقع علی بطن قدمہ الیسی و نصب الیمنی واداکان فی الزاویۃ افضی یورکہ الیسی الی الاخری
 و آخرہ قد مینہ من ناحیہ واحدہ اور روایت ہی ابی حمید ساجد سی کہ کہا ہے دس شخصوں کی صحابہ
 صلہ اللہ علیہ وسلم کسی کہ میں خوب جانتا ہوں کسی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کہا صحابہوں کی پس بیان کرو کہا ابی حمید
 نے کہ یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ کبھی ہوتی طرف نماز کی وٹھائی دونوں تہہ نبی یہاں تک برابر کرتی اور کو موٹہ ہوں
 اپنے کچھ تکبیر کہتی پھر قرآن پڑھتی پھر تکبیر کہتی اور اوٹھائی دونوں تہہ نبی یہاں تک برابر کرتی اور کو موٹہ ہوں
 کے پھر رکوع کرتی اور کہتی دونوں تہہ نبی اپنی گھٹنوں پر بیٹھ کر کئی گھبراہٹ سے سر پٹا اور نہ بلند کرتی یعنی بیٹھتا اور نہ کھڑا
 کہتی پھر اوٹھائی سر اپنا پس کہتی سمع اللہ من حمدہ پھر اوٹھائی دونوں تہہ نبی یہاں تک برابر کرتی دونوں موٹہ ہوں نبی کی در حال
 تکبیر کہتی ہوتی پھر کہتی اللہ اکبر کہتی حکمتی طرف زمین کی سجدہ کی پس دور کہتی دونوں تہہ نبی دونوں تہہ نبی سی اور موٹہ کی اور کھڑا
 پاؤں نبی کے یعنی اس طرح کہ اوٹھائیوں کے فہم کی طرف ہوتے پھر اوٹھائے سب اپنا سجدہ سے
 اور موٹہ سے بانیان پاؤں نبی کے بیچنا پس بیٹھتے اور پھر پھر سید سے ہوتے یہاں تک
 کہ پھر سب سے یعنی ہوجاتی سر پٹہ کی طرف ٹھکانی نبی کی در حال تکبیر برابر ہوتی یعنی یہاں تک کہ نبی لفظ یعتدل کی پھر سجدہ کرتی یعنی
 تکبیر کرتی ہوتی پھر کہتی اللہ اکبر اور ٹھہرتی اور موٹہ بانیان پاؤں نبی پھر کہتی اوپر یعنی جلد سے راحت کرتی پھر اعتدال کرتی یعنی ٹھہرتی
 خاطر جمع سی یہاں تک کہ پھر کہتی سر پٹہ ٹھکانی نبی پر پھر کہتی ہوتی پھر کہتی دوسرے رکعت میں مانند اسکی یعنی سوا سب اک اللہ اور احوال
 شروع رکعت میں پھر جو وقت کہ کبھی ہوتی در رکعت پڑھ کر یعنی بعد تشہد کی اللہ اکبر کہتی اور اوٹھائی دونوں تہہ نبی کند ہوں تاکہ جیسکے تاکہ
 حق نہ دیک شروع کرتی نماز کی پھر کہتی اس طرح بیچ باقی نماز نبی کی یہاں تک کہ جب تک تا وہ سجدہ کہ کبھی اسکی ہی سلام یعنی اخیر رکعت
 کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اسکی بعد تشہد اور سلام ہی نکالتی بانیان پاؤں نبی اور پھر پھر کہتی کوئی پراور بائیں جانب نبی کی پھر سلام پھر کہتی
 اور دس صحابیوں کی کہ کچھ کہاتوئی اس طرح ہی حضرت نماز پڑھتی روایت کی پہلو بود اور دارمی کی اور روایت کی ترمذی اور
 ابن ماجہ کی معنی یہی اور کہا ترمذی کی یہ حدیث صحیح ہے اور صحیح ابی داؤد کی حدیث ابی حمید کسی یہاں آیا ہے کہ پھر کہ
 کہا پھر کہی دونوں تہہ نبی اور دونوں نمازوں نبی کی گویا کہ کبھی ہوتی ہوں اور انکو اور مانند چلی کی کیا دونوں نبی کو یعنی
 اور کیا کہنیو کو پہلو و سنی گویا کہ نبیان مشایخ چلی کی ہوتی اور پہلو نہاں کمان کی جیسکے لگی کہا پس دور کہا کہنیو کو دونوں پہلو
 سے اور کہا راوی نبی پھر سجدہ کیا پس ٹھہرایا نا کہ نبی کو اور نبی کی نبی کو زمین پر اور کیا سوا کیا دونوں نبی کو یعنی کہنیو
 کو پہلو نبی کی اور کہتی دونوں تہہ نبی برابر کوٹہ ہوں ابی اور کشادگی کی در میان دونوں نبی کی نہ لگانو الی ہی پیش نبی

کو کسی چیز پر زانو نہ بنی سی بیان تاکہ خارج ہوئی سجدوں پہ پہنچی یا بانیاں یا زانو اور متوجہ کی پشت دہنی یا زانو ہی کو قبلہ کی طرف اور کہا دہنا ہاتھ نہ پھینچی دہنی کی اور بانیان ہاتھ پنا اور بائیں پھینچی کی اور اشارہ کی ساتھ انگلی ہنی کی یعنی مبارک کی و بیچ اور روایت ابو داؤد کی یوں ہی اور جو وقت کہ پڑھتی بیچ دو رکعتوں کی پیشہتی اور بیسوی بانوں بائیں ہنی کی و کمر کرتی دہنا یا زانو یا اور جو وقت کہ ہونی بیچ چوتھی رکعت کی لگاتی بانیاں کو لا طرف زمین کی و رکعتی دولہ بانیاں ایک طرف ہفت من خوب بنا ہوں اسے ناز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیواسے معلوم ہوا اگر کوئی دعویٰ زیادتی علم کا موافق واقع کی وسطی ایک صلحت کے کرمی بغیر نفسانیت کے تو درست ہی اور پھر کہ کبھی ہی صحیح معلوم ہوتا کہ کبھی شرمیہ جی ہاتھ اوٹھانی کی کہتی ہی جیسا کہ نہ پہلایم ابو حنیفہ کا ہی اور پھر نہیں یا تاکہ اور پیشانی کی کو زمین پر اس ہی معلوم ہوا کہ سجدہ ساتھ ناک اور پیشانی کی کی دولوں کی کرنا چاہی کہ آنحضرت ہتیر مواظبت کرتی تھی اور اور حدیثیں ہی موافق آئی ہیں پس پورا سجدہ ہوتا ہی ساتھ کبھی پیشانی کی اور ناک کی اگر ایک کو ان دولوں میں ہی رکھا بسبب نذر کی کردہ نہیں اور اگر بغیر نذر کی ایک کو رکھا پس اگر پیشانی ر س کے زمین پر اور ناک کبھی تواجز ہی اجماعا لیکن کردہ ہی اور اگر ناک بالعموم کیا یعنی ناک کبھی اور پیشانی نر کبھی پس جائز ہی بکراست نزدیک نام عظم کی اور نزدیک صحت کے نہیں جائز و علیہ الفتوے اور اشارہ کی ساتھ انگلی کی یعنی مبارک کی مبارک ہی ہتیر ہات کی و انگلی کو سیدہ نام ایام جاہلیت کا ہی کہ عرب وقت گالی ہنی کی اس انگلی کو اوٹھنا ہی یا زانو سجدہ کبھی ہی کہ سب سے گالی کی ہیں سلام میں کلام سجدہ ساتھ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کی و سکو اوٹھانی ہیں پس اس حضرت اشارہ کیا وقت پڑھتی کلمہ شہادت الخیات میں کہ وقت کبھی نفی کی یعنی شہدان لا الہ الا کہ کن و انگلی اوٹھانی اور وقت اثبات کے یعنی الا الہ کبھی پر کہدی برج سقا علیگیری و عکن وائل من حرج آتہ انصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قائم الی الصلوٰۃ رفع یدیه حتی کاننا یحییٰ منکبہ وحادا انہا مینہ اذنبہ ثم کبر رواہ ابو داؤد ورفی مرد ابی کہ لہ یرفع انہا مینہ الی شجۃ اذنبہ روایت ہی وائل بن حجر ہی یہ کہ دیکھا او ہوں فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت کہ کبھی سوط نماز کی اوٹھانی دولہ ہاتھ ہی یہاں تک ہونی متعادل دولہ موٹھ ہوں اوٹھانی اور اوٹھانی انگوٹھی اپنی برابر کا اور اپنی کی پھر کبھی روایت کی یہہ بودا وونی اور بیچ ایک است بلای داؤد کی یہہ ہی کراوٹھانی تھے انگوٹھی اپنی کا لون کی لون تاکہ یہہ حدیث ہی موافق ہے اب جلیفہ کی ہی کہ کبھی ہی ہی ہاتھ اوٹھانی کی اور انگوٹھی کا لون کی لون تک اوٹھانی ہی ہ و عکن فیصۃ بن ہلب عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فیاخذ شمالہ یمینہ رواہ الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہی فیصۃ بن ہلب کہ وہ روایت کرتی میں باپ ہی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہست کرتی ہماری پس پکڑتی بانیاں ہاتھ پنا ساتھ دہنی ہاتھ ہی کی یعنی قیام میں روایت کہ یہہ ترمذی اور ابن ماجہ بنی و عن رفاعة بن رافع قال جاء سرجی فاصلى في المسجد ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم أعد صلواتك فانك لم تصل فقال علمي يا رسول الله كيف أصلي قال اذا توجهت الى القبلة فكبر ثم اقرأ بأم القرآن ما شاء الله أن تقرأ فاذا ركعت فاجعل ركعتك على ركعتيك ومكن ركعتك واما مد ظهرك فاذا ارفعته فاقم صلبك وامنفع راسك حتى ترجع العظام الى مفاصلها فاذا سجدت فمکن للشفو فاذا ارفعته فاجلس

علیہ وسلم بعد عشا کی چار رکعت پڑھتی تھی اور نماز چاشت میں بھی چار رکعت پڑھتی تھی اس میں اور یہ بھی ہے کہ چار رکعت میں شہادت
زیادہ ہوتی ہے بسبب در تک پہنچنے کی وجہ سے عبادت میں شہادت زیادہ ہوتی ہے فصل ہوتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ نماز دو رکعت
ہے مراد اس میں ہے کہ نماز نفل طاق نہیں بلکہ دو رکعتیں ہیں یعنی عاجزی کرنی ہے باطن میں اور تضرع عاجز
کرنی ظاہر میں **ح** **الفصل الثالث** فصل تیسری عن سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلِّیِّ قَالَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ
أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ بِمَجْمَعٍ بِالْمَدِينَةِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ لَبَّحَهُ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ
وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رایت ہی سعید بن حارث بن علی سی کہ کہا نماز پڑھا کر
ہمکو ابو سعید خدری بنی پس بکا کر کہی تکبیر وسوقت کہ او ہا یا سہرنا سجد سی اور وسوقت کہ او ہی دو رکعت پڑھ کر
اور کہا اس طرح دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری فی مقصود یہ کہ امام سب تکبیر میں بکا کر کہی اور خاص
چند تکبیر میں اتفاقاً بیان کہین شاید کہ مذکور انکا ہوا ہو گا اس لیے ہی بیان کہین اور بیچ روایت اسمعیل کی ذکر تکبیرات کا بھی آیا ہی کیا تھا
باجانب ہی ابو ہریرہ داک نماز ابو سعید بنی پس بکا کر کہین تکبیرات شروع نماز کی اور کوع کی بیان کی سار حدیث **ح** **و** عن عَمْرِو بْنِ
قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَلَمَّا كُنْتُ ثَلَاثِينَ وَخَمْسِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لَا بَيْنَ عِبَادِ اللَّهِ أَحَقُّ فَقَالَ تَحَلَّيْتُ
أَمَّاكَ سَنَةَ إِبْنِ الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا نماز پڑھی میں بھی ایک
بوہرہ کی یعنی ابی ہریرہ کی مکہ میں پس کہین بائیں تکبیر میں پس کہا میں واسطی ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہی پس کہا
ابن عباس کی کم کری تجھکو ان تیری بہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کے یہ بخاری فی **ف**
یہ بائیں تکبیر میں چار رکعتوں میں ہوتی ہیں تکبیر تحریر کی اور مردان اور نبی میں یہ تکبیر میں بکا کر کہی چودہ دین میں پس
عکرمہ فی ابو ہریرہ کی بکا کر تکبیر میں کہی تعجب کیا **ح** **و** عن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسِدًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا خَفَضَ دَرَفُ فُلٍّ لَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلَواتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور
روایت ہی علی بن حسین بطریق رسال کی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کتنی نماز میں جب تک کہ یعنی رکوع سجد میں اور
اوہتی یعنی وقت قومہ اور جلسہ و قیام کی پس ہمیشہ رہی یہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان تاکہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ ہی
یعنی وفات یا ہی روایت کی یہ **ح** **و** عن عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّابُ مَسْعُودٌ أَلا أُصَلِّيْكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لَمْ يَزَلْ يَدْبِرُ الْكَلِمَةَ وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرٍ لَا فِتْحَاحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ كَيْسٌ هُوَ بَصِيحٌ عَلَى هَذَا اللَّغْنِ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا واسطی ہماری ابن مسعود کی کیا نہ پڑھا ہو
مکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھا ہی اور نماز پڑھا ہی دونو ہاتھ اپنی مگر ایک بار ساتھ تکبیر شروع کرنی نماز کے
روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی فی اور کہا ابو داود فی یہ صحیح نہیں اور اس معنون کی **ف** ترمذی فی دو باب
کے میں اول نورف یدین میں اور دوہر باطلہ م رفع یدین میں اور اس دوسری باب میں یہ حدیث لایا ہی اور کہا کہ اس مقدمہ
میں برابر بن عازب سی ہی حدیث اسی ہی اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور ساتھ ہی فائل میں بہت صحابہ و تابعین اور قول
سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا ہی ہے ہی لیکن ان عبد البر بن مبارک سی پہلی باب میں نقل کیا ہی کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہے

ابن مسعود کی حدیث صحیح عدم رفع یدین کی ثابت نہیں اور سوائے اس حدیث کی بیچ مقدمہ عدم رفع کی جبار اور انار بہت سے چنانچہ اسے
 مذکور ہوئے ہیں: **وَعَنْ أَبِي حَمْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ**
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ رواه ابن ماجہ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم جس وقت کہ کھڑی ہوتی طرف نماز کی سانس ہوتی قبلہ کی اور اوڑھائی ہاتھ پڑی اور کہتی صد کہبر روایت کی یہ بن جانی **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّاهِرُ فِي مَوْحَرِّ الصُّفُوفِ رَجُلٌ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ
فَلَمَّا سَلَّمَ تَادَرَوْا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلا تَتَّبِعِي اللَّهَ أَلا تَرَى كَيْفَ تَضَلُّ رَأْسُكُمْ تَرَوْنَ
أَنَّهُ يَخْفَى عَنِ سَنَنِ عِمَامَةِ الصُّفُوفِ وَاللَّهُ إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رواه أحمد
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ نماز پڑھتی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ظہر کی اوجہ اخیر صف کی شخصیں تھاپیں بری طرح
 پڑھتا تھا نماز میں جب سلام پھیرا دیتی پکارا اور سکوغمیہ خدمت صلی اللہ علیہ وسلم فی ای فلانی کیا نہیں دوتا تو اندیشی کیا نہیں دیکھتا تو
 کس طرح پڑھتا ہی تو نماز تحقیق تم گمان کرتی ہو یہ کہ پوشیدہ ہوتی ہی مجھ پر کوئی چیز اور اس چیز سے کہہ کر فی ہوتم قسم ہی اس کی تحقیق
 میں البتہ دیکھتا ہوں بھی اپنی ہی جیسا کہ دیکھتا ہوں اگلی اپنی ہی روایت کی یہ احمد فی صف یہ دیکھتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 آگے اوپر بھی ہی بطریق خرق عادت یعنی معجز کی تھا ساتھ وحی یا الہام کی دیکھ کر بھی تہا ہمیشہ اور موند اس کی یہ حدیث ہے کہ جب نبی حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم ہوا کہ کہاں گئی منافقون نے کہا کہ مجھ کہتا ہے میں خبر آسمان کی پہنچا ہوں اور یہ نہیں جانتا کہ انور
 اس کی کہاں ہی نہیں فرمایا حضرت فی واللہ نہیں جانتا میں مگر جو کچھ کہ معلوم کروادی مجھ کو یہ وردگار میرا اب دیکھا یا مجھ پر درود کا میری
 لئے کہ وہ ایسی ایسی جاتی ہے اور مہاراد اس کی ایک رحمت کی شاخیں اگلی ہوئی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میں بشر ہوں نہیں جانتا میں
 بغیر معلوم کروائی حق کی اس لئے لڑائی کچھ کیا ہے لی حال ت نماز فضل و در علی حالتون حضرت کی تھی ظاہر ہونا حقائق اشیا کا اور ظلم
 ہونا اور اس حالت میں بہت کامل تھا اور شہود حضرت کا موجودیت کا کائنات سے نہ تھا یعنی حالت حضور میں اور غیر میں حضرت سے
 پوشیدہ ہوتی نہیں حضور کا ملین کا ایسا ہی ہوتا ہی اور مشائخ کی کہابی کہ نماز مقام کشت اور حضور کا ہی نہ حمل غیبت اور استخراق
 کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت کی دولون موند ہوں کی درمیان میں درود رخ تھی اولیٰ تھی دیکھتی تھی یہ بات غریب
 اور روایت صحیح سے ثابت نہیں **أَبَابُ مَا يُقَرَّبُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ** باب ہی بیچ بیان اور پھر کہ کہ پڑھتی بعد
 تکبیر خیر کہہ کی **ف** صحیح حدیثوں میں دعائیں اور اذکار کہ بیچ وقت شروع کرنی نماز کی وارد ہوئی میں شل وجہت آخر تک کی اور پھر
 اللہم اور سوار اولیٰ کی سب سے پڑھنا اور نماز دیکھا شافیہ کے بیچ فرائض اور اول کی سب سے ہی بالفضل اور نزدیک ابو حنیفہ اور مالک اور احمد
 کے فقط سبحانک اللہم آخر تک پڑھی اور جو کچھ کہ سوا اس کی روایت کیا گیا ہے محمول دیر اول کی ہی یعنی نفسون میں حضرت
 پڑھتی تھی کذا فی الہدایہ اور نزدیک ابو یوسف کی سبحانک اللہم اور انی وجہت دولو پڑھی اور مختار طحاوی کا ہے ہی ہی ایٹا زری
 اختیار کہتا ہے کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑھی یا پہلی اور سکی در شہور ہے ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللہم کی پڑھے
فصل الأول **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَسْتَبِينَ التَّكْبِيرَ وَبَيْنَ الْفَرَاغِ لِسِتَ كَاتَةً فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ أَتَيْتَ وَأَمْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ

الْقَرِئَةُ مَا تَقُولُ قَالَ اَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ تَقْنِي مَنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقْنِي الثُّرْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالشَّلْوِ وَالْجَلْوِ وَالْبَرَكِ مُتَّقٍ عَلَيْكَ رَوَيْتَ هِيَ ابْنُ هِريره سى كهبا هى رسول خدا صلى الله عليه وسلم چپ هى يعنى بكار كه نه بر تهى درميان تكبیر و درميان قنوة كى چپ هى بس كهبا هى قربان هوباب پير تهارسى اوران سيراى رسول خدا كى پوچتا هون من هسى چپ هى تهارسى كودرميان تكبیر و درميان قنوة كى كهبا هى هونم و هين فرمايا كهتا هون من بالهى دورى دال درميان سيراى و درميان گنا هون هيرى كى حيسكه دورى كهى تونى درميان مشرق و درمغرب يعنى بهت سى گنا هيرى بالهى باك كه مجكو گنا هون هى حيسا باك كيا جانا هى كپتر اغيديل هى يعنى خوا باك گنا هون هى بالهى هودال گنا هيرى سا ته يالى اور برت اور اولون كى روايت كه بخارى اور مسلم نے في اخير كى جمله سى مراد يه هى كه باك كه مجكو گنا هون هى سا ته طح طرح كى بخشون كى بس بهان بمانه منظور هى بخشش مينان جيزون هون و هونا حقيقه هين مراد سى : وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي رَأْيِهِ كَانَتْ فِيهِ الْفَتْحُ الصَّلَاةُ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَواتِي وَسُكُوتِي وَخُجُوعِي وَمَا تَنِي اللَّهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ سَرَفِي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى خَيْرِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي إِلَّا خَيْرُهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَ سَعْدُكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدِكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَالْيَكُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا ارْمَعْ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَكَدْتُ وَبِكَ اَصْنَتْ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَهَجِي وَعَظْمِي وَعَصْنِي فَإِذَا سَرَفَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَدَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا لَمْ يَلْمِشْتُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اَصْنَتْ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدْتُ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالشَّهَادَةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنُتُ وَمَا آخَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي زَوَايَا الشَّافِعِيِّ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَالْيَكُ

لا مینا آمینك ولا ملجأ الا اليك تباركت اور روايت هى حضرت علی رضی الله عنه سى كهبا هى نبی صلى الله عليه وسلم حیووت كه كهترى هون طرف نماز كى اورا يك روايت بن هیه هى كه هى حیووت كه شروع كرتى نماز كى كپترى سیر كهترى متوجه كیا مینى منه اپنا درسطى و سلى كه پید كیا آسمانون اور زمین كود خال كیه متوجه هون اولاهون طرف حق كى و در سیرار هون دین باطل هى اور هین بین شرک كرنوا لوان هى تحقیق نماز هى اور عبادت سیرا و زنده رهتا سیرا اور در نماز او سلى الله سى كى هى كه بروردگار هى عالمون سكا هینر كو سى شرک كى سكا اور سا ته سلى حكم كیا كیا هون هون و زمین هون سكا لوسنى بالهى تو بادشاه هى هین كوسى مبهودو كرتو تو هى بروردگار امیر اور زمین بنده تیرا هون ظلم كیا هنى نفس هنى پراور اقرار كیا مینى سا ته گنا هنى كى يعنى اور تونى فرمايا هى هى كه جو بنده است

کہ منیٰ اگر کبھی تین حدیث میں حضرت عمرؓ کی ثابت ہوں اور قول کسی راوی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمرؓ سے ہی صحت کو پہنچی کی تو وہ بھی
 سے ہوں گی نہ اور کچھ: س: ح: **وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَنَتَيْنِ سَكَنَتَانِ**
إِذَا كَبَّرَ وَسَكَنَتَهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمُصَوَّبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِينَ فَصَدَقَهُ ابْنُ بَنِي كَعْبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَسَمُرَةُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْإِسْرَافِيُّ أَخْبَرَهُ اور روایت ہی ہمزہ بن جندب کہ
 تحقیق اسنی یاد رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعنی جب ہنا ایک جب ہنا جوق کہ بکیر تحریمہ کہ چلتی اور دوسرے جب ہنا جوق
 کہ فارغ ہوتی پڑھنی غیر المصوب علیہم ولا الصالین کسی پس یہاں کیا اسکو الیٰ بن کعب روایت کی یہہ ابوداؤدی اور روایت کی ترمذی اور
 ابن ماجہ اور دارمی فی مانند اسکی ف پہل سکتی ہی مراد نہ چکا کر پڑھنا ہی پس وہ متفق علیہ ہی در بیان سب علی کی واسطی میں ہی دعا
 کہ اور سکتہ دوسرے سنت ہی نہ رکش فعی کی نامقتدی سورۃ فاتحہ پڑھنا اور نہ سارعت امام کی ساتھ لازم نہ آوی کہ وہ ممنوع ہی اور نہ
 خفیہ اور مالکین یہہ سکتہ مکر وہی: ح: **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا**
قَضَى مِنَ الشَّرْكَهِ الْبَاقِيَةِ اسْتَفْهَمَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُنْ هَكَذَا فِي حَيْضَةِ مُسْلِمٍ
وَذَكَرَ الْحَمْدَ فِي أَفْرَادِهِ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی
 کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوق کہ کبھی ہوتی دوسرے کعت پڑو کہ شروع کرتی پڑھنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ جب ہی پڑھنا
 صحیح مسلم میں ہی اور ذکر کیا اسکو حمیدی فی بیج کتاب افراد ہی کی در ہی طرح ذکر کیا جامع الاصول والیٰ فی فقط مسلم ہی ف یعنی
 جب کعت کی بعد دوسرے شفعہ شروع ہوا تو جگاہہ تو ہم پڑھنی استفتاح کی ہی پہلی بیان کیا کہ جب دوسرے شفعہ شروع کرتی تو سکتہ واسطی
 پڑھنی دعا ہی استفتاح کی نہ کرتی بلکہ پڑھنی شروع کر دیتی اور یہہ ہی احتمال ہی کہ معنی یہہ ہوں کہ جب کبھی ہی ہوتی واسطی کعت دوسرے کی شروع
 کرتی پڑھنا الحمد کا بیج: س: **الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَرْكِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْهَمَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَتَحِيَّاتِي وَمَا بَيْنَهُمَا عَلَى رِيبٍ غَيْرِ الْمُحْدِثِ إِلَّا أَحْسَنَ مَا لِي
وَأَحْسَنَ الْإِخْلَاقِ لَا يَهْدِي إِلَّا أَحْسَنُهَا إِلَّا أَنْتَ رَقِيقِي سَبَّحْتَ الْأَعْمَالِ وَسَبَّحْتَ الْإِخْلَاقِ
لَا يَبْقَى سَبِّهَا إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ الشَّيْخُ اور روایت ہی جابر ہی کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوق کہ شروع کرتی نماز کہ
 کہتی نہ کہتی تحقیق نماز میری اور عبادہ میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ پروردگار عالموں کی ہی بہترین کوئی شریک و سکا
 ساتھ اسکی حکم کیا گیا ہو نہیں اور میں ہوں اول مسلمانوں کا الہی راہ دکھا مجھ کو واسطی بہترین اعمال کی اور بہترین خلقوں کی بہترین راہ
 دکھا تا واسطی بہترین اعمال اخلاق کی اگر تو بچا مجھ کو بری علموں ہی اور بری خلقوں ہی نہیں بچا تا میری علموں اور بری خلقوں سے
 مگر تو روایت کی یہہ سنائی فی **ف** میں ہوں اول مسلمانوں کا لکھا ہی علمانی کہ نہ بات خاص حضرت ہی کی لٹی ہی کہ اول
 سے اسلام اور نہیں کا ہی کہو کہ ہم غیر سابق ہوتا ہی اسلام میں ہی امت بیز اور قرآن میں حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یوں کہیں اور روا
 حضرت کی در یہہ بات درست نہیں آئی جہوٹ لازم آتا ہی پس بعضوں نے کہا ہی کہ نماز اس سی فاسد ہوتی ہی لیکن صحیح یہہ ہی
 کہ اگر قصد تلاوت آیۃ قرآنی کا کری نہ خبر دنیا حالت اپنی ہی تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور کہتا ہی نیکہ ضعیف کہ اگر پس جملہ کو خبر راہیں

اور معصود الشاہ جو مجید ایمان و اسلام سی اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہوا ایک جبر کہتا ہی جبکہ نابعد اربا دشا ہون کی وقت وترتی
 حکم کی کہی ہیں جو حکم ہوا اور پہلی جو فرمان برداری کر دیکھا میں ہونگا معصود ظاہر کرنا اور الشاہجیت اور اطاعت کا ہی والد علیہ السلام
 وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ
 وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي قَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِينًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشِيرِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي بَعْضِ
 إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ
 ثُمَّ يَقْرَأُ الرَّاهُ النَّسَاءُ اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ کہی ہی ہوتی پڑھتا
 نفل کہی ہی السہبت بڑا ہی متوجہ کیا یعنی مسئلہ بنا واسطی و مکی کہ پیدا کئی آسمان اور زمین درحالیکہ میں توجہ کرنا الاہون اور زمین میں
 شکر کسی اور ذکر کی حدیث اندہ حدیث جابر کی مگر یہ کہ کہا محمد بنی وانا من المسلمین یعنی اور جابر بنی وانا اول المسلمین کہا تھا یہ کہا یا الہو
 تو ہی بادشاہ ہی نہیں کوئی مہبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجھ کو پڑھتی قراءۃ یعنی بعد اذ وہ سبلہ کی روایت کی یہہ تسائی فی
بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ باب قراءۃ کا بیچ نماز کی **ف** قراءۃ نماز میں نزدیک سب علما کی فرض ہی نزدیک نماز
 کے ساری نماز میں اور نزدیک کہ تین رکعت میں باعتبار لاکثر حکم الکمل کی اور ہماری نزدیک دو رکعت میں ورنہ یہ یک نام احمد کا
 قول مشہور کی موافق شافعی کی ہی اور ایک روایت میں موافق ہماری اور نزدیک حسن بصری اور نزدیک ایک کثرت میں فرض ہی
ح: الفصل الأول فصل پہلی عن عبادۃ بن الصامیت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْتَدْرَكَةٍ لَمْ يَقْرَأْ
 بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَصَاحِدًا روایت ہی عباد بن صامیت کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تہنیں ہونی نماز پوری کسی
 شخص کے نہ پڑھی احمد روایت کی یہہ بخاری سلم فی اور ایک روایت مسلم کی میں یون کہ تہنیں ہی نماز اسکی کہ نہ پڑھی احمد اور زیادہ
 اور **ف** یعنی احمد اور ساتھ ہلکی کچھ و زہبی پڑھنا ضروری سند کی ہی ساتھ اس حدیث کی امام شافعی فی اور احمد فی بیچ ایک
 روایت کی ورنہ فرضیت پڑھنی فاتحہ کی نماز میں اس کی کہ نفی کی نماز کی اس کی کہ فاتحہ پڑھی اور نزدیک اس نفی نکال کی ہی یعنی
 نہیں اسکی نماز پوری نہیں ہونی دلیل ہماری قول اللہ تعالیٰ کا ہی فاتحہ امانتیر من القرآن یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سی اور حضرت
 نے سب ایک عربی کو فرمایا و اقرانہ تیسر محکم من القرآن یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو ساتھ تیری قرآن ہی پس فرض کہ نماز بغیر اسکی روا
 نہو پڑھنا ایک سبہ بائیں آیتہ کا ہی قرآن سی خواہ فاتحہ ہو یا سوراہ اسکی اور کچھ ورنہ پڑھنا فاتحہ کا واجب کہ نماز بغیر اسکی ناقص
 ہوتی ہی **ح: وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ بِهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ**
فَهِىَ خَلَامٌ لَنَا غَيْرُ نَمَامٍ قِيلَ لَآبِي هُرَيْرَةَ أَنَا نَكُونُ دَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ أَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا
قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي عَلَى عَبْدِي
وَإِذَا قَالَ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ قَالَ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ يَا أَعْلَى كَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِي
وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ

الَّذِينَ انْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَا الْعَبْدُ يَدْعُو لِعَبْدِي مَا يَسْكُنُ رُكُوعًا وَكُفً
 اور روایت ہی الی ہر ہر کسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص کہ نماز پڑھی اور پڑھی اوسین الحمد پس وہ نماز ناقص ہے
 کہا اسکو تین بار نہیں پوری ہوئی پس کہا گواہی البہرہ کی تحقیق ہونی ہیں ہر پڑھی امام کی یعنی جب پڑھیں کہا اوسہون فطرہ وہ ہر
 اسہتہ اسطرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی تقسیم کی یعنی نماز درمیان اپنی اور نماز
 بندی ہے آگے آدھون آدھ یعنی حمدنا میری میری ہی اور دعا بندی کی میری اور دعا بندی میری کی ہی جو امام کی پس جبکہ ہی بندہ الحمد
 رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بند میری فی اور جو وقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ثنا کی حمد
 میری فی اور جو وقت کہتا ہی بندہ ملائکہ الام الدین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تنظیم کی میری بند میری فی اور جو وقت کہتا ہی بندہ ایاک
 نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یہ درمیان میری اور درمیان بند میری کی ہی یعنی عبادۃ اللہ کی ہی اور دعا گاہی بندہ
 کے ہی ہی اور دعا گاہی میری ہی جو امام کی یعنی رواؤسکی کزنا ہون اور جو وقت کہتا ہی بندہ اہل الصراط المستقیم صراط اللہ انعمت علیہم
 غلام المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ علیہم دعا گاہی بند میری اور دعا گاہی بند میری کی جو امام کی روایت کی ہی یہ سلم فی تقسیم کی
 نماز اور نمازی یہاں سورہ فاتحہ کی دینی میری لیل کی پڑھی البہرہ کی ساتھ اس حدیث کی دعا گاہی پڑھنی فاتحہ کی مقتدی کو یعنی فضیلت
 فاتحہ کی ایسی کہ اور درمیان ہونا اسکا نماز میں اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کی سات تین تین من خالص اللہ کی ثنا میں ملائکہ
 الدین ہر ایک ایک یعنی ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہی درمیان بند ہی اور خدا کی کہ آدھ ہی آدھ یعنی ایاک نعبد میں اور دعا گاہی
 اور آدھ ہی آدھ میں یعنی ایاک نستعین میں طلب حاجت ہی بند ہی کی درمیان جو او سکے بعد میں دین خاص غائب کی ہی اللہ تعالیٰ ہی اور یہ
 حدیث دلالت کرتی ہی ہر کہ سبکہ داخل شد کہ درجہ اسکا نہیں جسبکہ مذہب ہا ہی کیونکہ اگر داخل سکیں ہونا انہ تین ہوتی ہیں پس تقسیم
 صحیح نہیں ہونا ایاک طرقت ساری چاروں ایک طرقت ساری ہیں ہونا کہان اور اسب سبکہ دلالت کرتی ہی کہ کائنات آتو نہیں ہی صراط اللہ
 انعمت علیہم ہی روح و حسن انشئ ان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم کو ابابکی دعویٰ کا لانا یقیناً تحقیق الصلوات
 یا محمد اللہ رب العالمین رُکُوعًا وَکُفً اور روایت ہی اس سبکہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر ہی شروع کرتی نماز ساتھ
 الحمد للہ رب العالمین کی روایت کی یہ سلم فی نظر اس حدیث ہی یہ معلوم ہونا ہی کہ حضرت الحمد کی پہلی بسم اللہ پڑھتی ہی ولیکن
 پڑھنا اسکا متفق علیہ ہی کہ سبکہ خلا و اوسمین نہیں اور در حدیثی پڑھنا اسکا ثابت ہوا ہی خواہ سبکہ کو جز فاتحہ کا کہیں جسبکہ
 شافعی کہتی ہیں باجز نہ کہیں جسبکہ حنفیہ کہتی ہیں پس شافعیہ تاویل کرتی ہیں اس حدیث کی کہ مراد الحمد للہ رب العالمین ہی سورہ فاتحہ
 جسبکہ کہتی ہیں کہ الم پڑھی اور سورہ بقرہ مراد ہوتی ہی پس یہ اس کے کلاما کبلا پڑھتی ہی اور ہم کہتی ہیں کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ سبکہ
 پکار کر تر پڑھتی ہی نفی مطلق تر پڑھنی کی نہیں کیونکہ ثابت ہوا ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور خلفاء راشدین ہی اور اور صحابہ کرام
 اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کجا کر نہیں پڑھتی ہی لیسیم اللہ کو اگرچہ نماز جہر ہوتی اور شیخ ابن ہمام فی بعضی حفاظ ہی یعنی جبکہ بہت سہ
 حاشیہ میں یاد ہوتی ہیں نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہیں ہوتی ہی کہ جہر ہونا ہی جہر کر فی سبکہ کی مگر کہ اسکی اسناد میں کلام ہی تخر
 اور کہتی ہی صحابہ و تابعین اور تبع تابعین وغیرہم ہی ان گنت مشغول ہی کہ جہر نہیں کرتی ہی اور ارحیاناً اگر بعضو لشی جہر روایت
 کیا گیا ہی تو واسطی تعلیم کی تھا یا سبب بحال ترک مقتدیوں فی ثنا اور ترمذی فی دو باب کہی ہیں ایک میں حدیثیں جہر کر فی سبکہ

کہے ہیں اور دوسرے میں ترک جہر کی اور ترجمہ دی ہی حدیثوں ترک جہر کیا اور کہا ہی کج اس جانب کی ہیں اکثر اہل علم کی اصحاب ہی مثل ابی
 بکر اور عمر اور عثمان و علی وغیرہم کی اور تابعین غیر ہم ہی بڑھ **وَعَنْ** ابی ہریرہ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْكُمْ سَلَامٌ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمْسَقُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ
 قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٌ أَخُوهُ وَفِي الْخُرَاجِ لِلْبُخَارِيِّ
 قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمْسَقُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ مَنْ هَمَزَ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِنَ
 الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیث کہ
 آمین کہی امام پس آمین کہنے ہی جب امام بعد قراۃ فاتحہ کی آمین کہتا ہی اس وقت فرشتے ہی آمین کہتی ہیں پس ہم ہی اس وقت آمین کہو
 کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جاوی آمین اسکی اور آمین فرشتوں کی جیسا ہی اسکی جو اگلی گزری گناہ اسکی روایت کی یہ بخاری
 مسلم ہی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت علی جبوقت کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص کہ تطابق
 ہو کہنا اسکا کہنی فرشتوں کی جیسے جاوینگی اسکی جو اگلی گزری گناہ وہیہ لفظ بخاری کی ہیں اور مسلم میں مذکور اسکی اور چار روایت
 کی بخاری میں کہ جبوقت آمین کہی چہنہی والا قراۃ یعنی امام باہظن چہنہی والا پس آمین کہو اسکی کہ تحقیق فرشتے آمین کہتی ہیں پس جو شخص
 کہ موافق ہو آمین اسکی آمین فرشتوں کی جیسا جاتی ہیں اسکی دہ گناہ اسکی **ف** سنئے آمین کن یہ ہیں کہ یا اللہ قبول
 کر دعا میری اور مراد فرشتوں ہی حفظ یعنی فرشتے عمل کہنے والی ہیں اور بعضوں ہی کہا کہ اور فرشتے میں سوا اسکی بڑھ **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَتَحْتُمْ لِيَعْلَمَ مَكْرَمَتُكُمْ
أَحَلَّكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُحْبِبُكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ
وَرَكْعَةً فَكَبِّرُوا وَأَمَّا كَعُودُ الْإِمَامِ يُكْرَهُ فَبِكَلِّمْكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِكَلِّمْكُمْ فَبِكَلِّمْكُمْ
قَالَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ
لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَادَةَ وَذَاقٍ فَأَنْصَرَفُوا اور روایت ہی ابی موسیٰ شمر
 سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیث کہ وقت کہ پڑھو تم نماز پس سید ہی کہ واجب صفتو تمکو پھر امام ہو ایک تہا را پس جبوقت کہ اللہ
 کہی امام پس لک کہ کہو اور جبوقت کہی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین قبول کریگا دعا تہا را ہی اللہ پس جبوقت کہ اللہ کہی امام
 اور رکوع کری پس لک کہ کہو اور رکوع کر پس تحقیق امام رکوع کرنا ہی پہلی تہا را ہی اور اوٹھا ہی پہلی تہا را ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی پس یہ پہلی اسکی فرمایا حضرت فی اور جبوقت کہ کہی امام نما اللہ فی اسکی کہ حد کرنا ہی اسکی کہو یا اسے اسی رب
 ہمارے واسطی تیری احمد ہی سنتا ہی اللہ تہا را ہی روایت کی یہ مسلم ہی اور ایک روایت مسلم کہیں ابی ہریرہ اور قتادہ سے یہ لفظ
 زیادہ ہی اور جبوقت پڑھی پس جب رکوع پس یہ پہلی اسکی یعنی جا ہی کہ مقدار رکوع متعین اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ
 دو لحظہ کہ سبقت کی ہی امام فی ساتھ اسکی تہا را پہلی رکوع کر نیکی پورا ہو جائے ساتھ اس لحظہ کی کہ ناخیر کی اسکی متنی بعد سر
 اوٹھا ہی اسکی رکوع ہی یعنی جیسا امام کی بعد رکوع میں گئی ہی اور ہی ہی بعد اسکی پس مقدار رکوع امام کی ور

مقتدی کی برابر ہوئی دریں کہلہم ربنا کہلہم ربنا اور ایک روایت بن ربنا وکلم محمد ساتھ وادکی نبی آباہی اور ایک روایت میں اللہم ربنا
وکل محمد ہی اور محدث میں دلیل ہی ابوحنیفہ کی یہی کہ وہ کہتی ہیں امام سید السراج وکلم ہی در مقتدی ربنا اور امام شافعی کی نزدیک وکلون
کلمہ ہی امام ہی اور مقتدی ہی اور منفر وہی اور نزدیک صاحبین کے امام ہی دونوں کی مثل منفر کی اور امام ابوحنیفہ ہی ایک روایت یا
اسطرح ہی لیکن ربنا چکی کی مدیکلہ غازی دونوں کلمی کی بالانفاق اور کلمہ کرنا ایک پر ہی جائز ہی اور خاص ہی یہی کہ کلمہ ربنا پر
کرمی اور سید المدائنی ہی ہوئی کہی اور ربنا حالت قیام میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی یہی کہ مقتدی امام کی بھی
نہ ہی چکی کلمہ ہی نماز جہی ہوا ہی ہج : **وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الطَّهْرِ**
الْأُولَى بِأَوَّلِ الْكِتَابِ سُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَوَّلِ الْكِتَابِ وَيُسَمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَا نَا
وَيُطَوِّلُ فِي النَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي النَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ
وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ ہی کہنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھیں پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ اور
پھر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ اور دو رکعتوں میں پہلی میں سورۃ فاتحہ حفظ اور سنائی حکوایت یہی در وادکر فی قرۃ پہلی رکعت میں در وادکر نہ دراز
کر لی دو رکعت میں سورۃ بقرہ صراط ہی صبح میں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم ہی **ف** نماز پڑھیں کہ یہہ سننا ایہہ کا
قصہ نہانا لوگ جانیں کہ بعد فاتحہ کی سورہ پڑھتی ہیں یا فلا فی سورہ پڑھتی ہیں اور بعض ظہر کی تفاتی پہلی در پہلی رکعت دراز پڑھتی ہیں
امامی ہی یہہ ہی سباز وین اور نہ سباز محمد کا یہی ہی ہی ظہر اور عصر اور صبح میں حدیث ہی ثابت کیا ہی اور منکر رکعت کو قیاس
ایہہ کیا ہی اور عبد الرزاق ہی آخر اس حدیث کی الیاسی کہ ہم گمان کرتی ہیں کہ مقصود آنحضرت کا اس دراز پڑھنے ہی یہہ تھا کہ لوگ یہہ رکعت
یا وین اور ابو داود اور ابن خرمیہ ہی الیاسی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ و ابو یوسف کی یہہ مخصوص ساتھ نماز فجر کی ہی کہ
وقت نہندا و غفلت کا ہی والا دونوں رکعتیں بیچ احتیاق قرۃ کی بارین پس مقتدی پر ہون چنانچہ ایک حدیث میں بیان اسکا آباہی کہ
حضرت ہر رکعت میں بعد تیس سیکہ کی پڑھتی اور دراز پڑھنا جو اس حدیث میں آباہی محمول ہی ابہ کہ دعاء ہفت تہا اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھنا
تھے اور تین آیتوں ہی کم زیادتی ہوئی ہی اور خلاصہ میں کہا ہی کہ قول امام محمد کا جب بعضی جہاں کذا فی شرح ابن الہمام ہج :
وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَتَبَ خُرَيْمٌ رَفِيقًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَرَّرَنَا
قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الطَّهْرِ قَدْ قَرَأَ أَلَمْ تَنْزِيلُ السُّجْدَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
قَدْ تَلَّيْنِ آيَةً وَحَرَّرَنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدْ لَمْ يَصْغِفْ مِنْ ذَلِكَ وَحَرَّرَنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
مِنْ الْعَصْرِ عَلَى قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الطَّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى الصَّغْفِ مِنْ ذَلِكَ وَأَمَّا اور روایت
ابی سعید خدری ہی کہ کہا ہی ہم اندازہ کرتی کہ پڑھتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر میں در عصر میں پس نماز کرتی ہم کہ پڑھ
ہوئی حضرت کا بیچ دو رکعتوں پہلی کی ظہر ہی مقتدی پر ہی الم تنزل السجدہ کی اور ایک روایت میں یونس کہ پڑھتی ہی ہر رکعت میں
بعد تیس آیتوں کی در اندازہ کیا ہم ہی کہ پڑھتی آنحضرت کا پہلی دو رکعتوں میں مقدار آدہی کی اس آیت از و کیا ہم ہی کہ پڑھتی ہی آنحضرت
کا بیچ پہلی دو رکعتوں نماز عصر ہی اور مقدار کہ پڑھتی ہوئی و لیکن پہلی دو رکعتوں میں ظہر ہی اور بیچ پہلی دو رکعتوں کی عصر ہی اور مقدار کہ پڑھ
اویس کی روایت کی یہہ سلم فی **ف** مقدار پڑھتی الم تنزل السجدہ کی یعنی دو رکعتوں میں مقدار پڑھتی ہی ہر رکعت میں و اخیر

مسنون کی موافق ہی روایت مندرجہ کہ لفظ تیسریں کی توجہ پڑھتی ہی پہلی کی کہ سورہ مذکور میں افسوس بتین ہیں اور بر تقدیر معنون دل کی پڑھ
 آئندہ مخالفت ہوئی اس روایت کی اور پہلی دو کتب میں متضاد روایت کی اوس اس معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی اخیر کی دو کتب میں ہی سورہ
 پڑھتی ہی تیسریں پہلی ہی قول جدید امام شافعی کا موافق اس کی ہی لیکن قنوی قول قدیم پڑھتی کہ وہ موافق نہ سبب ابو حنیفہ کی ہی پس کل
 کیا جادی کا فعل انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پڑھتے نہ سنت پر یعنی کہی اس طرح پڑھتی ہی تا لوگ سکا جائے تو نا معلوم کریں جانا
 جانی کہ سلم قائل ہیں کہ اخیر کی دو کتب میں اختصار کرنا سورہ فاتحہ پر سنت ہی اور ہمارے نزدیک کہ تسلیم کہی با سکوت کری تو یہی
 جائز ہی لیکن قرارہ افضل ہی اور غمی اور ثوری اور تمام علماء کو قد کی بہترین اور حیطین کہا ہی کہ اگر قصد سکوت کری رہا و اعلیٰ مخالفت
 سنت کی وریج روایت حسن بن زیاد کی ابو حنیفہ ہی آیا کہ قرارہ اخیر کی رکتوں میں اور ابی شیبہ فی حضرت علی و ابن مسعود روایت
 کیا ہی کہ قرارہ پہلی دو لون رکتوں میں و تسلیم کہ اخیر کی دو لون کذا الشیخ اور یہ ہی کہا ہی کہ اگر اخیر کی دو لون رکتوں میں سورہ فاتحہ اور
 کوئی سورہ پڑھ سجدہ ہوگا و جنسین ہوتا صحیح ہی ہی پہلی کر پڑھنا ہی سورہ فاتحہ کا اخیر کی رکتوں میں سنت ہی اور ترک کرنا سورہ کا واجب
 نہیں اور صحیح ترین روایت کہی ہے کہ پڑھنا سورہ کا اخیر میں کہ وہ نہیں کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی آیا ہی کہ کہی کہی زیادہ کرتی ہی سورہ
 فاتحہ وریج دو رکتوں اخیر کی لیکن مستحب ترک کرنا سورہ کا شرح: **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِالنِّسْلِ إِذَا بَعَثَنِي وَفِي رَوَايَةٍ بِنِسْبَةِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الْعَصْرِ
يَقْرَأُ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْلُكَ مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ ہی کہا ہی ہی صلی اللہ علیہ
 وسلم پڑھتی ظہر میں البیل ذالغشی اور ایک روایت میں کہ پڑھتی ہی اسم ربك الاعلى و عصر میں نا خدا کی اور صبح میں دراز اس روایت کہ یہ مسلم فی
 بعضہ حدیثوں میں جو واقع ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی ہی غلالی نماز میں غلالی سورہ اور بیان نہیں کیا کہ پہلی میں پڑھتی ہی یا دو لون
 یا ایک رکت میں بلا تعین پہلی یا دو ستر کی پس یہ عبارت ان سبب احتمالات کو شامل ہی لیکن ہر حال کر نکلی و پڑھتی ہی ایک سورہ کی دو رکت میں کہ اگر
 لازم آوے گی یا بعض سورہ کی یعنی توڑی ایک میں پڑھتی ہی توڑی ایک میں اور یہ دو لون بعد میں اگرچہ جائز ہیں اسلی کہ وقوع انکا انحضرت صلی
 سی نا دہی اور فقہانی کہا ہی کہ پڑھنا نام نہ کرنا اگرچہ توڑی پڑھنے ہی افضل ہی پڑھتی بعض سورہ کی اگرچہ طویل ہو یہ حکم سوا تراویح کی ہی کہ اوچتیں تم
 کرنا ساری پہلی میں افضل ہی چوتھی سورہ پڑھتی ہی اور حمل کرنا اور پڑھتی ہی بیچ ایک رکت کی خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا اگر
 صحیح عبارت کی در سنا میں بعضی ثقات فقہاء کہ کی ہی کہ شیوخ فضیول کی ہی کہ یہ جو فقہانی تعین کی ہی طوالت مفصل اور ساط مفصل اور قصار
 مفصل کی یہ تیسریں پہلی رکت میں پڑھتے ہی **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ**
فِي الْمَغْرِبِ بِالنِّسْلِ مُتَقَوِّعًا اور روایت ہی جابر بن سمرہ ہی کہ پڑھتی ہی سورہ مغربین سورہ طور روایت
 کی یہ بخاری و مسلم ہی **وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ**
فِي الْمَغْرِبِ بِالنِّسْلِ سَكْرَتِ عَنْ قَامَتَقَ عَنَّا اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی کہ پڑھتی ہی سورہ مغربین سورہ طور روایت
 و سلم کہ پڑھتی ہی مغربین سورہ مرسلات عفار روایت کی یہ بخاری و مسلم ہی **ف** یہ حدیث میں اور وہ حدیث کہ اوچتیں آیا ہی کہ حضرت
 نماز مغربین سورہ اعراف اور انفال در دھان پڑھتی ہی اور ایسی ہی اور حدیث میں کہ مثل انکی واقع ہوئی میں دلالت کرنی میں اور پڑھتے
 ہوں قرارہ کی جسکے فقہانی کہا ہی کہ طوالت مفصل فخر ترین و ظہر میں اور اد ساط عصر و عشا میں اور قصار مغربین پڑھتی ہی پس اصل دلیل

فتحا کی بیعت تین قرار کی یہی کہ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کو فدی ہی کہا تو میں نے یہی حاصل لہی ہی اور یہی قرار
کا قرار پایا حال یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں قرار قرار کا ج طول وقصر کی مختلف تھا ساتھ اختلاف احوال و اوقات کی درمست
جواز کی بعد ازیں مقرر ہوا امر اور یہ قرار حضرت عمر کی اور ضرور یہی کہ ان کو کو یہ دلیل درمست حضرت سی س باہن ہو گا اور شاید اکثر اوقات حضرت
اسطیخ پڑھتی ہوگی جب کہ حضرت عمر کی کہا اور کہی کہی خلا و اسکی ہو گا غرض کہ میں کافی ہی قول حضرت عمر کا دلیل ہوئی میں بیعت
وَمَنْ جَابِرٌ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَعَهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَايَعَتْ قَوْمُهُ فَصَلَّى لَيْلَةً
مَعَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَأَفْتَحَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ فَاحْرَفَتْ رَجُلٌ
فَسَلَّمَ تَوَضَّعَ وَحَدَّثَهُ وَأَضْرَفَتْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا فَاقَتْ يَا قُلَانِ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا يَتَيْنِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا خَيْرَ لَهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاحِجٍ نَعْمَلُ بِالْمُحَارَبَةِ وَإِنَّا مُعَاذُ أَصْلٍ مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اتَى قَوْمَهُ
فَأَفْتَحَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ وَقَالَ
يَا مُعَاذُ أَفَتَسَاءُ أَنْتَ أَقْرَأُ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَالْيَلِيلُ رَاغِبٌ فِي غَيْبِي وَسَيِّحٌ فِي
سَبْكِ الْأَعْلَى مُتَّقٍ لِكَلِمَةٍ اور روایت یہی جابر ہی کہ انہا ہی معاذ بن جبل نماز پڑھتی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے
اپنی قوم کی پہلی نماز یہی معاذ بن جبل کے ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہلی نماز یہی قوم میں ہیں امام موسیٰ انکی پس شروع کی سورہ بقرہ
پس پہلی ایک شخص نمازی پس سلام پہلی نماز یہی پہلی و چلا گیا پس کہا لوگوں میں نا سکویا متناق ہو گیا تو ای فلائی یعنی یہی نفاق ہو گیا
سایا تو ای ای فلائی کہ جماعت ہی نکلا اور کہاں جو دیکھی نمازی کہا اوسے نہیں متناق ہوا میں قسم ہی اللہ کی اور البتہ ان کا میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دوں گا ان کو پس یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ای رسول خدا کی ہم اونٹ والی ہیں کہ بائی
کہینجی ہیں ہندو کی یعنی درختوں کے پھینون میں دیتی ہیں محنت کرتی ہیں ہم دن کو اون کو تحقیق معاذ بن نماز یہی ساتھ ہی عشا کی پہلی نماز
قوم کی پاس پس شروع کی سورہ بقرہ یعنی مجھی امین پنج ہوا کہ دیکھا ہنگا اپنا پس توجہ ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کی پس
فرمایا ای معاذ کیا فتنہ میں ڈالنا لاہی تو یعنی لوگوں ہی جماعت چہر و اگر دین میں خلل ڈلوا نا ہی پڑہ و الشمس وضحا اور وہ الضحیٰ اور
والیل والضحیٰ اور سچ ہم ربکا علی روایت کی یہی بخاری و مسلم فی **ف** پس سلام پہلی یعنی اگر یہ محل سلام کا تھا لیکن اسنی جاا
کہ نمازی ساتھ سلام کی نکلی تا مشابہت ہو ساتھ تمام مولیٰ نماز کی اور ایک روایت میں بعد سچ ہم ربکا علی کی یہ سورہ میں ہی روایت
کے گئی میں ان السمار الفطرت اور اذا السمار الشفت اور بروج اور طارق اور شافعیہ فی ساتھ ہی حدیث کی دلیل پکڑی ہی ہی پیر کہ فرض
پڑھنا لیکو اقد انرا نفل پڑھنا لیکو جائز ہی اسلی کہ معاذ جو حضرت کی ساتھ نماز پڑھتی ہی فرض دا ہو جاتا تھا پس نماز جو قوم کی ساتھ
پڑھتی ہی نفل ہوئی ہی اور قوم کی نماز فرض ہی پس معاذ کی اس فعل کی انحضرت فی تفسیر کی یعنی رو ار کہا منع لفرما یا او شافعیہ کی نزدیک
یہ جائز نہیں پس جو شافعیہ کو غنیہ یہی ہیں کہ نبی ایک امر ہی کہ نہیں مطلع ہوا اور یہ کوئی مگر ساتھ خبر دینی نیت کرنی دالی کی پس جائز
ہے کہ معاذ حضرت کی ساتھ نماز بہ نفل پڑھتی ہوں تا یہ کہ میں حضرت سی طریقہ نماز کا اور برکتا و فضیلت حضرت کی نماز کی حاصل ہو
اور دفع کریں اپنی نفس سے ہمت نفاق کی پہلی ہی ہوں قوم کی پاس اور پڑھائی ہوں ان کو نماز فرض و اطلی حاصل کرنی و دلو فضیلت

وَسَلَّمَ بِعَمْرِو بْنِ دَاوُدَ الْبَصَرِيّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی عابد الدین ابی داؤد سی کہ کہا خلیفہ کیا مروان فی ابو ہریرہ کو مدینہ پر
 اور نکلا مروان طرف کہ کہیں نہ پڑائی جیسا ابو ہریرہ فی جمعہ کی پس پڑھی سورہ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسرے رکعت میں سورہ اذکار کہ
 المنافقون پس کہا شامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کڑھتی تھی یہ وہ دو سوڑ میں دن جمعہ کی یعنی نماز جمعہ میں روایت کی یہ
 نے وعن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین فی الجمعة یسیر
 السورۃ الاعلیٰ وھل اشدٰ حلیث الغاشیۃ قال فلما اجتمع العید والجمعة فی یوم واحد
 قرأ کما قال النعمان رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی دو نو عید دن میں اور جمعہ میں
 ہم ربکا اعلیٰ اور اہل تکا شیشا الغاشیہ کہا نعمان بن ابی عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتی یہ وہ دو سوڑ میں دو نو نمازوں
 میں یعنی عید میں اور جمعہ میں روایت کی یہ سلم فی اس معلوم ہوا کہ کڑھنا ان دو نو سوڑوں کا ان نماز میں سختی کہی اور یہ
 یہ معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ میں ہمیشہ پڑھتی تھی بحرحرح عُبَیْدُ اللّٰہُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
 سَأَلَ اَبَا وَاَقْبَلِ الْبَیْهَقِیَّ مَا کَانَ یَقْرَأُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَضْحَى وَالْعِظَمِ
 فَقَالَ کَانَ یَقْرَأُ فِیْہَا بَقِ وَالْعَرَّازَ الْمَجْدِیَّ وَاَقْرَبَتْ السَّاعِدَ رَوَاهُ اور روایت ہی عابد الدین کہ تحقیق عمر بن الخطاب
 پوچھا ابو واقد شامی سی کہ کیا پڑھتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان میں اور عید ظہر میں کہا تھی پڑھتی ان دو نو میں سورہ
 ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ سلم فی مقصود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس پوچھتی سی یہ تھا کہ حافضین ہکوتین اور
 اونی ذہن میں قرآن کی طریقی والا باوجود اس قریب کہ حضرت سی کہتی تھی اور حضرت کل حوالہ اقوال سی واقف تھی نہ جاننا او کما بعد
 بحرحرح عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا فی رکعتی الفجر قبل ان یقرأ
 الکھن وقل ھو اللہ احد رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھی بحرحرح دو نو
 سنت فجر کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد روایت کی یہ سلم فی وکن ابن عبید اللہ قال کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولي اٰمینا باللہ وما اٰزل الینا والینا فی ال عہد اب قل یا
 اھل الکتاب تعالوا الی کلیمۃ سکو بیکنا وینکم رَوَاهُ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی
 حج دو نو رکعتوں سنت فجر کی قولوا امنا باللہ وما اٰزل الینا کہ سورہ بقرہ میں ہی اور روایت کہ سورہ آل عمران میں ہی قل یا اھل الکتاب تعالوا
 الی کلیمۃ سوا ربینا وینکم روایت کی یہ سلم فی پہلے آیت ساری یون ہی قولوا امنا باللہ وما اٰزل الینا وما اٰزل الی ابراہیم وسمیع
 اسحق و یعقوب والا سباط واولی موسیٰ علیہم واولی النبیون میں رہم لا تفرق بین حدیثہم وحننہم لا یسئلون اور دوسری آیت آل عمران کہ
 یون ہی قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلیمۃ سوا ربینا وینکم لا لا تعبد الا اللہ ولا تشرک بشیئا ولا تتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ قال
 تولد فھو لواءا اشھد باننا مسلمون ظاہر یہی سی کہ کہی یہی یہی تھیں پڑھتی ہو گئی قل یا اور قل ھو اللہ احد پڑھتی ہو گئی اور اس سے بھی معلوم
 ہوا کہ پڑھنا بعض سورہ کا خصوصاً سورہ کی درمیان میں سی کہ وہ نہیں بحرحرح الفصل الثانی فصل دوسرے عن ابن عبید اللہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتحہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم رَوَاهُ الدَّیْمِذِیُّ وَقَالَ ھَذَا
 حَدِیْثٌ لِّیْسَ بِسَنَادٍ یَذَّاکَ روایت ابن عباس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز میں ساتہ نام اللہ الرحمن الرحیم

اَلَا اَعْلَمُكَ خَيْرَ سَعَادَتَيْنِ قَرِيبَتَا فَعَلَمَتْنِي قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْعَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَا كَيْفَ
 يَرْفَعُ سِرَاتِي بِمَا جَعَلَا فَعَلَمَا نَزَلَ لِي صَلَاةُ الصُّبْرِ حَتَّى يَهْمَا صَلَاةُ الصُّبْرِ لِلنَّاسِ وَلِلنَّاسِ وَلِلنَّاسِ
 فَرَفَعْتُ اِلَيْكَ فَقَالَ يَا عَقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّشَاوُحُ اور روایت ہی
 عقبہ بن عامر سے کہ کہا تھا میں نے کبھی نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ناؤ کی سفر میں بس کہا واسطی میری ای عقبہ نے سکھایا وہیں
 بجگو بہتر سوزین کہ پڑھی گئیں بس سکھایا میں بجگو قتل عوذ ر الفلق اور قل عوذ بر الناس کہا عقبہ بن ابی نہیں دیکھا حضرت نے بجگو کہ خوش کیا گیا
 میں ساتھ اون دونوں کی بہت پس جبکہ تری واسطی نماز صبح کی نماز پڑھی ساتھ ملاں دونوں کی نماز صبح کی واسطی لوگوں کی پس جبکہ
 ہونے پہری طرف سے پس فرمایا ای عقبہ کیا دیکھا تو نے روایت کی یہم ہلو ولودا ولولسا لی فی ف بہتر سوزین کہ پڑھی گئیں یعنی متدلیعہ و بعضی
 بنا داگنی میں بہترین حضرت نے عقبہ سے سوال کر کہ جب یہ سوزین سکھایا میں تو دیکھا انکو کہ یہ بہت خوش ہونے لیلی کر او میں بیان لید بقالی
 کے حدایت اور بالی وغیرہ کا مانند اور سوزی نہیں لی حضرت نے صبح کی نماز میں دیکھو کہ فرمایا کہ ای عقبہ کسی کہی تو نے فضیلت انکی
 کہ صبح کی نماز میں افضل نمازوں کی ہی اور قرآنہ و ازاد میں تحت اکوڑ دینی شرح : **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَلِمَةَ الْجَمْعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
رَوَاهُ فِي شَرَحِ السُّنَنِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَذَلِكَ لِكَلِمَةِ الْجَمْعَةِ
 اور روایت ہی جابر بن سمرہ کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی نماز مغرب میں جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون و قل ہوا احد روایت کی
 یہ شرح اسنے میں اور روایت کی بن جابر ابن عمری مگر تحقیق اونی نہیں ذکر کیا شبہ کا ف نماز مغرب سے مراد فرض نہ کیا ہی اور احتمال ہی
 کہ سنت مراد ہوا اور بن جابر بن عبد لفظ قل ہوا احد کی بانی حدیث یوں نقل کی ہی فی النساء سورۃ الجمعۃ والمنافقون یعنی شیعہ کی عشا میں
 یہم دو سوزین پڑھتی ہی اور کہا ہی ابن مالک یہم اور شعل سل محمول دوام نہیں ہی بلکہ کسی کبھی پڑھتی ہی کبھی نالوگ جوارا و کا سکھایا
 کر لین بز **وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَحْضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ**
فِي الْكُعْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي السَّائِرَتَيْنِ قُلْ صَلَاةُ الْعِصْرِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَذَلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی عبد ہر
 بن مسعود کہ کہا نہیں کن سکتا میں کہ سقد رسا دینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھتی ہی قل یا ایہا الکافرون و قل ہوا احد صحیح و ذکر ہوا
 سنت کی کہ پڑھی مغرب میں اور دو کتوں میں کہ پہلی نماز فجر کی ہیں روایت کی بہت مذہبی فی اور روایت کیا سکوا بن جابر بن ابی ہریرہ سے مگر او
 نہیں ذکر کیا جمعی مغرب کے ف نہیں کن سکتا میں یعنی اکثر حضرت کو یہ پڑھتی ہی دیکھا کہ سب کثرت کی کن نہیں سکتا بز **وَعَنْ**
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشَدَّ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ فَلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْآخِرَتَيْنِ
وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِعَصَا الْمَفْضَلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسْطِ الْمَفْضَلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْرِ بِطَوَالِ
الْمَفْضَلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے اون
 نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ فی نہیں نماز پڑھی یعنی پڑھی کی کہ بہت مشابہ نماز کی پڑھتی میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی غلامی شخص سے کہا سلیمان فی نماز پڑھی یعنی چھپاؤں یعنی غلام کی پس بھی دراز کرتی پہلی دور کھین طہر کی اور ملکی کرتی بھی دو چھپائی اور
 ملکہ کرتی بھی نماز عصر کو اور پڑھتی تھی مغربین سوڑین چوٹی مفصل کی اور پڑھتی تھی عشا میں بیچ کی سوڑین مفصل کی اور پڑھتی تھی صبح پڑھتی
 لیے سوڑین مفصل کی روایت کی یہ سالی فی اور روایت کی بن حاجی لفظ و تحف العصر کتاب ف مراد غلامی شخص سے بعضوں نے کہا کہ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ میں در بعضوں نے کہا کہ کوئی اور شخص حاکم تھا مدینہ کا مردان کبطرت سے وہ مرد ہی اور نماز ظہر میں طوال مفصل پڑھتی نہ
 بیان کین بلکہ محل کہا کہ دراز کرتی تھی اور عصر میں ہی تخفیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتی تھی یا اوساط اور انقباض کا عمل سیری کہ صبح اور
 ظہر میں طوال مفصل یعنی دراز سوڑین مفصل کی پڑھتی تھیں اور عصر و عشا میں اوساط مفصل یعنی بیچ کی سوڑین مفصل کی پڑھتی تھیں اور مغرب میں
 قصار مفصل یعنی چوٹی سوڑین مفصل کی پڑھتی تھیں اور درمیان مفصل سے اوپر قول مشہور کی سوڑین اخیر قرآن کی ہیں سورہ حجرات سے آخر تک مفصل
 اوکو اس لیے تھی کہ معنی فصل کی ہیں جدا ہونا پس یہاں سے سوڑین چوٹی چوٹی ہیں کہ ایک دوسری جدا ہیں البتہ بیان میں ہوا
 بسم اللہ کی در سوڑین و سین تین قسم کی ہیں دراز اور بیچ کی درجہ کی در چوٹی پس حجرات سے بروج تک جو سوڑین ہیں انکو طوال مفصل
 کہتے ہیں یعنی دراز مفصل کی در روج سے لے کر ایک اوساط مفصل یعنی بیچ کی درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل بخروج : **وَعَنْ**
عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالَ فَتَقَلَّتْ عَلَيْكَ الْقِرَاءَةُ
فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ فَلَمَّا نَعَّمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَإِنَّ الْكَلِمَاتُ لَكُمُ لَقِيْفًا يَهَارُوهَا أَبُو دَاوُدَ وَالدَّرِمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمَعْنَاهُ وَفِي رَوَايَةٍ لِإِبْنِ دَاوُدَ قَالَ
وَأَنَا قَوْلُ مَا لِي يَنَارُ عَنِّي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُ إِلَّا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جِئْتَ إِلَّا بِرُءِ الْقُرْآنِ
 اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا تھی ہم چھپتی تھی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر میں پس پڑھا حضرت فی قرآن پس بہاری ہوا اخیر
 پڑھنا لیجس پڑھ چکی نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھا کرتی ہو چھپتی امام اپنی کی کہا ہم فی البتہ اسی رسول خدا کی فرمایا نہ کیا کہ وہم یعنی نہ پڑھا کر کو کچھ
 مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہیں نماز اس شخص کی کہ نہ پڑھی یہ سورہ روایت کی یہم ابو داود اور ترمذی فی اور واسطی نسائی کی معنی اس کے
 اور بیچ روایت ابی داود کی کہا اور میں کہتا تھا یعنی اپنی میں جبکہ قرآن مجید بہاری ہوئی کیا ہی واسطی سیری کہ نزاع کرنا ہی مجس قرآن
 یعنی دشوار نہ تھی پڑھنا اوسکا مجس جانا یعنی کہ یہ تھاری پڑھتی کی سبب تھا پس پڑھو کچھ قرآن ہی جسوقت کہ میں بکار کر پڑھوں مگر
 سورہ فاتحہ **ف** بہاری ہوا پڑھنا سبب بہاری ہو سکا یہ تھا کہ لوگوں نے حضرت کی چھپی قرآن پڑھی اور چھپی ہو کر حضرت کی قرآن سننے
 اس کے اول کی نماز میں نقصان آیا اسنی تاثیر کی حضرت کی قرآن میں کہ کامل میں ہی کہی تاثیر ناقص کہو جاتی ہی جبکہ کتاب الہام تاثیر گذار
 کہ ایک در حضرت فی صبح کی نماز میں قرآن شروع کی اورنگی بہر بیان سبب کہی کا کیا کہ ایک قوم میری چھپی کہڑی ہوئی تھی کہ وضو خوب
 نہیں کرتی یعنی دینی مجہد میں تاثیر کی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ فرض ہی پڑھنا سورہ فاتحہ کا نماز میں در علمانی سمین کتاب
 کیا ہی امام عظم صاحب مذہب بن امام اور کلمی نمازی کو پڑھنا اسکا وجہ اور امام کی چھپی نہ پڑھی نماز سیری ہوا مجس دلیل و دلی ایہ
 کلام اللہ کی ہی داؤد اور قرآن فاستمعوا کہ انصتوا یعنی جب قرآن باجادی پس سناؤ اور جبکی سناؤ اور حدیث کو سمجھو کرتی ہیں بتداریر
 یعنی یہ حکم انداز اسلام میں تھا اور باقی اللہ کا اختلاف اگلی مذکور ہی : **وَعَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْرَفَ مِنْ صَلَوةٍ جَعَلَ فِيهَا الْقِرَاءَةَ فَقَالَ هَلْ قَرَأْتُمْ أَحَدًا مِنْكُمْ إِنْهَا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ

باب رکوع عن عامر بن ربعیۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم اداء عَمَدَ بَيْنِ الْخُطْبِ الصَّحْبِ فَقَرَأَ فِيهِمَا سُورَةً يُوسُفَ وَ
 سُورَةَ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً قِيلَ لَكَ اِذَا الْقَدْ كَانَ يَعْقُومُ حِينَ يَطْلُمُ الْخَبْرُ قَالَ اَجَلٌ رَوَاهُ
 مَا لِكُ **ف** اور روایت ہے عامر بن ربعی سے کہ کہا نماز پڑھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے صبح کی پس پڑھیں اوسین سورہ یوسف اور سورہ حج پڑھیں
 پھر پڑھیں کہ گاہا دوسری عامر کی اوس وقت البتہ کھڑی ہو کر حضرت عمر وقت طلوع فجر کی یعنی اول وقت کھڑی ہوتی ہوں گی کہ اس قدر پڑھتی
 تھے کہ ان روایت کی یہہ **الف** اول وقت صبح کی نماز پڑھیں جائز ہے کہیں کچھ خلاف نہیں پس یہہ حدیث محمول ہی جواز
 پر نہ غنا یعنی اولیت پر پہلی کہ حدیث میں نہیں ہی دلالت اور ہمیشگی اس کی ذریعہ **و** عن عبد بن شعیب عن ابنہ عن جابر
 قال ما من المفضل سورة صغيرة ولا كبيرة الا ان سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 فيها الناس في الصلوة المكة تنوبه رواه ما لِكُ **ف** اور روایت ہے عمر بن شعیب سے ان فی نقل کی
 اپنی باب یعنی شعیب سے ان فی نقل کی اپنی دادا عبد الدری کہ کہا اوسی نہیں مفصل سی کوئی سورہ چوٹی اور بڑی مگر کہ میں سنی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ امامت کرتی تھی ساتھ اس کی لوگوں کی نماز فرض میں روایت کی یہہ **الف** یہہ بیان جواز کی ہی تھا
 کہ لوگ معلوم کریں کہ سورہ پڑھیں نماز میں جائز ہے **و** عن عبد الله بن عتبة بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله عليه وسلم في صلاة المغرب يحسب الدعاء رواه الشيخان **ف** اور روایت ہے عبد الدین بن عتبہ بن مسعود سے کہ کہا
 پڑھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز مغرب حم دغان روایت کی یہہ نسائی فی طریق ارسال کی **ف** حم و دغون رکعتوں میں
 پڑھیں ساری حم بالبعض فرع **باب الركوع** باب ہی حج بیان رکوع کی **ف** سنی رکوع کی نیت میں ہر چہ کہنا
 اور یہہ مکن ہی نماز کا ساتھ کہنا سنت کل و خاص اسی ہی نماز میں اور اسنو کی نماز میں نہیں ذریعہ **الفصل الاول**
نقل جابر عن ان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجدة فوالله اودى منكم
 من بعد ذلك مستغفر عني زواريت على اني سميت رسول الله صلى الله عليه وسلم ايدى منكم اودى منكم
 من البتة وکہتا ہوں تمکو چھٹی سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** مراد یہہ مکرسی یہہ پھر کہ نام ہی سجدہ اور رکوع کی دا
 کر نہیں جلدی نہ کری اور دیکھتا ہوں چھٹی سے یہہ دیکھنا ازراہ معجزہ کی تھا تحقیق اسکی با صفتہ اصلوہ کی تیسرے فصل میں گذر چکی ہے
 ذریعہ **و** عن ابياء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سجدة ويكبر السجدة ثنتين ولا يرفع من الركوع
 فاحلوا القيامة والعقود ويناكروا **ف** اور روایت ہے بخاری اور مسلم کہ کہا تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور مٹنا
 اونکا درمیان دو سجدہ وکلی وجوب وقت کہ اوٹھیں رکوع ہی سو کہ پڑھیں اوس میں کی یہہ چاروں چیزیں ہوتی تھیں قرینہ برکی روا
 یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی قیام کہ اوٹھیں قراءہ پڑھتی تھی البتہ دراز ہوتا تھا اور فقو کہ حسین الخیات پڑھتی تھی وہ ہی دراز ہوتا تھا
 اور باقی ارکان رکوع اور قعود و سجدہ اور جلسہ با پسین قریب برابر کی ہوتی تھی مقدار میں ذریعہ **و** عن ابنه عن جابر
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ قال سمع الله لمن حمده فاقبضت يقول قَدْ اَوْفَوْهُ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ
 بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ اَوْفَوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ف** اور روایت ہے اس کے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام
 کہ کہتی سمع اللہ من حمدہ کھڑی رہتی یہاں تک کہ کہتی ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتی اور پڑھتی درمیان دو لون سجدہ دن کی

اوسکی کہ تعریف کی و سکی پس ہوا الہی ہی ربیاری و اسی تیری ہی حمد ہی پس تحقیق جو شخص کو موافق ہو کہ با اوسکا کہنی فرستوگی بخشی جانی ہر
 پہلی اوسکا وہ اور کچھ کہی کہی ہیں روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی و کلام متعلق اس مقام کا باب القراۃ کی پہلی فصل میں گذر چکا اور گناہین
 موافق وعدہ کی بخشی جانی ہیں اور کیا یہی ہر ازرا فضل کی جاہی تو بخندی حرج **و عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع ظفرہ من الركوع قال سمع اللہ لمن حمدہ اللہ ربنا لک الحمد
میلہ السموت و میلہ الارض و میلہ ما شئت من شئ بعد اور روایت ہی عبد الدین ابی دنی
 سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتی بیٹھتی ہی رکوع سی کہتی سنا الدن و اسی کہ تعریف کی و سکی یا الہی ہی رب
 ہماری و اسی تیری ہی تعریف سامان ہر اور زمین ہر اور بقدر بہر فی اوچتر کی کہ جاہی تو بعبہ کی یعنی بعد آمان زمین کی اور چیز میں کہ نہ ہر
 نہیں سدا کی ہیں سدا کی روایت کی یہہ سلم فی و کلام جو بعد ربنا لک الحمد کی ہیں نماز نفل میں بیٹھتی ہیں خفیہ کی نزدیک ہر
و عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من الركوع قال اللہ
ربنا لک الحمد الحمد للہ و میلہ الارض و میلہ ما شئت من شئ بعد اهل الشاء و الجحش ما قال العبد
و کلمتک عبد اللہ لا مانع لما اعطیت و لا معطى لما منعت و لا یفعل ذالک الا بحکمک الیہ منک الحمد رواہ مسلم
 اور روایت ہی ابی سعید خدری کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتی سر ایا رکوع سی کہتی یا الہی ہی رب و در گاہ ہر
 و اسی ہی تعریف آسان ہر اور زمین ہر اور بقدر بہر فی اوچتر کی کہ جاہی تو کسی بیٹھتی ہی لونی زمین کی لانی تعریف اور بزرگی کی لانی ہر
 اوس چیز سی کہ کہا بندہ فی یعنی حضرت فی یا سبہ دن فی اور سبہ ہی بندہ میں یا الہی نہیں کوئی روکنی والا اوچتر کو کہ دی تو لونی
 اور زمین کوئی دینی والا اوچتر کو کہ منع کیا تو لونی اور زمین لغع دینی و ولتند کو عذاب ہر و ولتند ہی روایت کی یہہ سلم فی و عن
 رفاعة بن رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمار رفع رأسہ من الركوع قال
 سمع اللہ لمن حمدہ فقال رجل وراءہ ربنا و لک الحمد کذا طیباً مبارکاً فیہ فکلمنا النضر و قال
 من الکلم انما قال انا قال کایت بھت و فلانین ملکاً یبذل رؤفایہم یکذبہا اول رواہ البخاری و روایت
 ہی رفاعة بن رافع ہی کہ کہا ہی ہم نماز پڑھتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب اوٹھاتی سر ایا رکوع سی کہتی سنا الدن و اسی کہ
 کہ تعریف کی و سکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا بھی حضرت کی ای ربیاری اور بخیر ہی لیبی تعریف ہی تعریف بہت پاک یعنی آمیزش شرک و پاک
 برکت کی کہی و میں یعنی ساتھ کثرت اور اخلاص و حسن و کمال پس جب پھر حضرت نمازی فرمایا کوں تھا بولنہو الا لیسے ان کلمہ کا پڑھنی والا کہا
 شخص نے کہ میں تھا فرمایا کہ یہاں یعنی کہتی اور میں فرشتی ہیں کہ جلدی کہ فی میں کونسا او نہیں ہی کہی ثواب و کلمہ کا پہلی روایت کی یہہ بخاری
فصل الثانی فصل دوسری عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یجوز لرجل ان یصلیٰ حتی یتیم ظفرہ فی الركوع و السجود رکواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن
 ماجہ و الداریمی و قال الترمذی و هذا حدیث حسن صحیح روایت ہی ابی سعید و انصاری ہی کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کہنات کہ فی و قبول نہیں ہوتی نماز آدمی کی یہاں تک سید ہی کری بیٹھتی ہی رکوع میں اور سجد میں روایت
 کے یہہ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی فی اوکہا ترمذی فی یہہ حدیث حسن صحیح فی شرح منیۃ المصلی

میں کہا ہے کہ تبدیل امکان کی یعنی کرم سجود میں آنا بیہ نہ کہ سب اعضا اپنی تہکافی پر جاوین فرض ہی نزدیک لیو یوسف کی ورنہ
 الامون کی بوجہ سجدہ کی اور ادنی مقدار اس کی بقدر ایک تسبیح کی ہی اور واجباً نزدیک بوحیفہ و محمد ح کی بہر کہا شرح منیہ میں کہ
 سطح قوسہ کرم رخ اس اور جلد نہ نو ن سجود نہیں اور طمانیت سببہ فرض میں نزدیک لیو یوسف کی اور نزدیک عظم اور امام محمد ح
 کی سنت میں اور ابن ہمام کی کہا ہے لائق ہی کہ ہر وی قوسہ اور جلد واجب رخ و **وہن** عقبۃ بن عاصم قال لما نزلت
 فسبح باسم ربك اعظمه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها في ركعتي عكم فلما نزلت سبح باسم
 ربك اكلها قال اجعلوها في سجوتي کم رواه ابو داود وابن ماجة والدارقطني اور روایت ہی عقبہ بن عامر ہی کہ کہا
 جب تری پہلے تیس باکی بیان کرنا ہم پروردگار اپنی تری کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تم مضمون اس آیت کا کرم عی
 میں یعنی کہو سبحان العظیم ہم جب تری پہلے تیس باکی بیان کرنا ہم پروردگار اپنی تہکافی فرمایا کہ تم مضمون اسکا سجدہ ہی میں یعنی تری
 سبحان بل الاسلی روایت کی بہر ابو داود اور ابن ماجہ اور دارقطنی **وہن** عقبۃ بن عاصم قال لما نزلت سبح باسم
 الله صلى الله عليه وسلم اذ اركع احدكم فقال في ركوعه سبحان ربّي العظيم ثلث مرات فقد تكرر ركوعه
 وذلك اذ ناه واذ اركع سجدة فقال في سجده سبحان ربّي الاعلى ثلث مرات فقد تكرر سجوده وذلك
 اذ ناه رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة وقال الترمذي ليس اسناده متصل كمن
 عونا لک یکتی ابن مسعود اور روایت ہی عون بن عبد اللہ صلی و سنی نقل کی بن مسعود ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جب وقت کہ کرم عی ایک تیس کی کرم عی میں سبحان العظیم میں بائیں تختیق پورا ہوا کرم عی اسکا اور یہہ ہی او ناوہر ہوا اسکا او
 جب وقت کہ سجدہ کر لی ہے سجدہ اپنی میں پاک ہی پروردگار یہر بلند تین بائیں تختیق پورا ہوا سجدہ اسکا اور یہہ دنی درجہ اسکا ہی روایت
 کے بہر ترمذی ابو داود اور ابن ماجہ اور کہ ترمذی فی نہیں سند ہی متصل سوطی کہ تختیق عون فی نہیں ملاقات کی بن مسعود ہی و
 یعنی ادنی درجہ کمال سنت کاتین باہر والاصل سنت کیا میں ہی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ باہر ہی اور علی درجہ
 سابع بار اور نہایت کمال کی کہہ حد نہیں لی و بعضون فی دس تک کہا ہی و بعضون فی قریب مقدار قیام کی لیکن امام کو رعایت مقتداون
 کے لازم ہی اور ساتھ حدیث منقطع کی دلیل پیکر ناصر نہیں رکھتا اس کی کہ امیر عمل کرنا فضائل اعمال میں جائز ہی اجماعاً رخ ع و
وہن حذیفة انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی رکوعه سبحان ربّي العظيم وفي
 سجوده سبحان ربّي الاعلى وما أتى على آية حجة الا وقف وسأل وما أتى على آية عذاب الا وقف
 وتعد رواه الترمذي وابو داود والدارقطني ودروى النسائي وابن ماجة الى قوله الاعلى وقال
 الترمذي حسن صحيح اور روایت ہی حذیفة ہی کہ او نہون فی نماز تری ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہ
 حضرت کہتے ہی کہ میں سبحان العظیم و سجدہ میں سبحان بل الاعلی و نہیں تہ تہی کی یہ جہت بزرگ کہ نہیں اور تہی عادی نہیں آئی کسی آیت عذاب کے
 بزرگ کہ نہیں اور پناہ مانگنی عذاب روایت بہر ترمذی ابو داود اور دارقطنی فی اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ فی قول دیکھی الاعلی تک
 اور کہا ترمذی فی بہ حدیث حسن صحیح ہی **وہن** حذیفة ہی کہ میں سبحان بل الاعلی و نہیں تہ تہی کی یہ جہت بزرگ کہ نہیں اور تہی عادی نہیں آئی کسی آیت عذاب کے
 وہ جائز نہیں کہتے ہیں بنا مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراۃ کی نماز فرض میں اور ممکن ہی حمل سکا جواز بزرگ کہ نہیں حضرت فی بیان

کچھ لکھنا نہیں سوا ضرر کی طرح : **وَعَنْ** الشَّيْخَانِ بْنِ مَرْثَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا فِي السَّارِبِ
وَأَنَّ فِي السَّارِبِ قَاتِلًا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ الْحُدُودُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَهُ هُنَّ فُجُورٌ وَفِيهِمْ عَقَقٌ
وَأَسْعَى الشَّرِيفَةُ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَكْبُرُ وَلَا يَكْذِبُ
وَلَا سَجُودَ هَارٍ وَلَا مَالِكٍ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ عَنْهُ

اور روایت ہی نعمان بن مروسی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گناہ کرتی ہو بچہ حق شراب پیو والی کی اور نہ کرتی والی کی درجہ دے کر کہی واپس لے لی گئی
انکا کشف ہی اور یہ پوچھنا پہلی نازل ہوئی حدوں کی تھا کہا صحابہ نے اللہ و رسول و سکا وانا تر ہی کہا کہ یہ بین گناہ کبیرہ اور ان میں سے
سزا اور بہت بڑی سزا پوری اوسکی ہی کیچہ راوی نمازی میں سے ہی کہا صحابہ نے اور کس طرح چراوی نمازی میں سے ہی رسول خدا کی فرمایا
نہ پورا کری رکوع اوسکا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہ لکھنا اور روایت کی داری فی مانند اسکی ف لفظ ترون سے کبڑی ہی ہے
اوسکی یہ بین کہ کیا اعتقاد کرتی ہو اور ایک نسخہ میں ت کی پیش ہی ہے معنی اسکی یہ بین کہ کیا گناہ کرتی ہو اور یہ پہلی نازل ہوئی حدوں کی
جہاں یہ راوی نے بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت نے یہ سوال پہلی و تری حدوں کی کیا تھا کہ جب کبھی ان ان افعال کی بھی طرح معلوم
تھے اور بعد اوتری حدوں کی شک نہ اٹکی برائی میں نہ : **بَابُ السَّجْدَةِ وَفَضْلُهُ** اسے بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنا
کے اور بزرگی و سکی کی ف سے سجدہ کی لغت میں ہیں ہر زمین پر رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرم میں معنی اسکی یہ بین کہ سرزمین پر
رکھنا اور وجہ مخصوص کے : **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرُوتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ وَأَطْلُفِ
الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكُنْ مِنَ النَّيَّابِ وَلَا الشَّعْشَعِ مُتَّقِ عَلَيْهِ رَوَيْتُ هِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرٍّ
حُكْمُ كَيْلَا هُوَ نَهْنِمْ بِيَهُ كَسَجْدَةٍ وَكَرُونِ مِنْ سَاتِ ثَوْبٍ بِرِيشَانِي بِرَدٍّ وَدُونًا تَوْبَةً وَدُونًا تَوْبَةً وَدُونًا تَوْبَةً وَدُونًا تَوْبَةً وَدُونًا تَوْبَةً
نَبَالُونِ كَوْرًا وَبِتِ كَيْهِ بَخَارِي وَرَسُولِي فِي سَجْدَةٍ كَرُونِمْ سَاتِ ثَوْبٍ بِرِيشَانِي سَجْدَةٍ كَرُونِمْ سَاتِ ثَوْبٍ بِرِيشَانِي سَجْدَةٍ كَرُونِمْ سَاتِ ثَوْبٍ بِرِيشَانِي
ہے کہ سجدہ پیشانی اور ناک سے دونوں سے کری بغیر اسکی سجدہ روا نہیں ہوتا اور امام ابو حنیفہ و صاحبین کی نزدیک گریشانی سے فقط کری جائز
ہے لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کی اگر ناک سے فقط کری تو صاحبین اور شافعی کی نزدیک جائز نہیں اگر جگہ پیشانی میں عذر ہو تو ناک سے جائز ہی اور امام
ابو حنیفہ سے دو روایتیں ہیں ایک ایست میں جائز نہیں اور ایک ایست میں جائز ہی لیکن مکروہ اور رکھنا قدموں کا سجدی میں ضروری اگر دو
بالو سجد میں ادھنالی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک ٹھالی تو مکروہ ہی اور جب میں فرض ہی رکھنا اور گلی قدم کا طرف قبلہ کی اگرچہ ایک ہو
اور اگر کبھی تو نہیں جائز اور لوگ اس سے میں غافل کہانی از المتحار اور اور جگہ در مختار میں ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ کرنا ساتھ
پیشانی کی اور دونوں قدموں کی اگر رکھنا ایک گلی کا دونوں قدموں میں ستر طبعی اور رکھنا مالوٹکا اور زانو کا سنت ہی نزدیک حنیفہ اور
شافعی کی اور رکھنا کرین کیوں کو یعنی سجد میں جائز وقت کبڑی ستمیں تا خاک کو دودہ نہوں اس سے بھی منع فرمایا بغیر اس غرض کی دن
میں ستمیں یاد امن باندہ لین سے منع ہی اور رکھنا کرنا مالوٹکا یہ کہ جمیع کر دستا وغیرہ میں رکھ لی یہ ہی مکروہ ہی چاہی یوں کہ
جو پڑی رکھی نا وہ ہی سجدہ کرین : **وَعَنْ** النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدُوا لِي فِي السَّجْدَةِ
وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ بَيْنَ سَاطِئِ الْكَبِ مُتَّقِ عَلَيْهِ رَوَيْتُ هِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرٍّ
کے اور بزرگی و سکی کی ف سے سجدہ کی لغت میں ہیں ہر زمین پر رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرم میں معنی اسکی یہ بین کہ سرزمین پر
رکھنا اور وجہ مخصوص کے : **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

[illegible]

اور چاہی کہ کہی دونوں اہل بیت پہلی زانوون پہلی روایت کی پہلو بودا و اور نسائی اور دارمی نے کہا ابو سلیمان خطابی نے کہ حدیث میں
 بن حجر کی نسبت ثابت ہی حدیث سی اور کہا کیا یہ حدیث منسوخ ہی **ف** نہ بیٹھی اندیشہ ہی وراثت کی یعنی گھنٹی نہ کہی پہلی زانوون کی جسک
 اوشت بیٹھا ہی مشابہت وی و سکوا تہہ بیٹھی اوشت کی با وجہ دیکھا اوشت کہ گستاخی تہہ پہلی زانوون کی سلی کی کہ گستا آدمی کا یا زانوون
 ہونہا ہی اور گستاخانہ کا تہہ میں پس گستاخی پہلی کہی تو مشابہہ اوشت کی بیٹھی کی پس یہ حدیث مخالفت ہونی حدیث اول کی کہ
 دلالت کرتی ہی اور کہی زانوون کی پہلی زانوون کی اور در میان مایون کی یہی اختلاف ہی جمہور ائمہ و راوہ و راوہ حنیفہ و در شاہ فیہ و راوہ بن جابر
 عمل حدیث وائل بن حجر کہ پہلی گذری کرتی ہیں کہ زانوون پہلی زانوون کی کہی ہیں اور ایک راوہ و راوہ و راوہ علماء کی عمل حدیث
 ابو ہریرہ پر کرتی ہیں کہ تہہ پہلی زانوون کی کہی ہیں پس لکھا ہی علماء کی کہ حدیث اہل کی صحیحہ اور مشہور تر ہی حدیث ابی ہریرہ کی ہی اور ایک راوہ
 نے حفاظ سی اور سکو تصحیح کیا ہی اور ترجیح دیا ہی اور جب وہ حدیثیں مختلف تھیں تو عمل حدیث قوی راوہ صحیحہ پر کرتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہی
 کہ حدیث اہل کی نسخ ہی حدیث ابی ہریرہ کی و بیج صحیح ابن خرمہ کی یہی با ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تبیین جاتی تھی تو ابتدا کرتی تھی
 گھنٹوں کی پس نہیں دونوں جو یہ شاردہ کی مولف نے ساتھ قول نبی کی قال ابو سلیمان آخر کتاب **و** عن ابن عباس قال کان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجودین اللہم اعف عنی و اعف عنی و اھل ذریعتی و کافونی
 و اھل ذریعتی و اھل ابوداؤد و الدارقونی و روایت ہی ابن عباس کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہی در میان بین دونوں سجودوں کی باہر
 بخش مجکو اور رحم کر مجبور ہدایت کر مجکو اور عافیت کر مجکو یعنی بیانات دارن در امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دی مجکو روایت کی
 یہ بودا و اور ترمذی نے **و** عن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجودین اللہم اعف عنی و اعف عنی و اھل ذریعتی و کافونی
 و اھل ذریعتی و اھل ابوداؤد و الدارقونی و روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہی در میان دونوں سجودوں کی ہی و یہ کہ بخش مجکو روایت
 کے یہ نسائی اور دارمی نے **ف** ابن ابی جریج کی روایت میں اس کہ کوین بار گستاخی ہی **الفصل الثالث** فضل نبی
عن عبد الرحمن بن شہیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن نفعۃ الغرابة** افترش
 السیم و ان یوکل النحل المکان فی المسجد کما یوکل البعیر رواہ ابوداؤد و الترمذی و الدارقونی
 روایت ہی عبد الرحمن بن شہیل کہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر نکال دینی کوتی کی سی اور بیجا دینی درندگی کی سی و یہ کہ جگہ مقرر
 کر کہی آوی سجود میں جسک مقرر کرنا ہی وراثت کی پہلو بودا و اور نسائی اور دارمی نے **ف** ابن ابی جریج کی روایت میں اس کہ کوین بار گستاخی ہی
 کو اونا اوٹھا کی وقت جلہ سی چون زمین پر اسکر داما اوٹھا لیا ہی و در جگہ کی وقت پہنی زمین پر بیجا دینی جسک درندگی جانور تہہ بیجا کر
 بیٹھی ہیں بل کہی بیٹھی وغیرہ کی در مسجد میں نماز کی ہی ایک جایی مقرر کر کی کہ اپنی سوا کسی کو دان نہ بیٹھی دی جیسی اوٹ دیکھا ہی مقرر کر
 لیا کی وراثت و ان نہیں بیٹھا مسجد جگہ سوا کوئی ہی نبی ہی ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اوٹ کر اوس سے منع کرنا کہ وہ اور منسوخ ہو
 اور حال ہی منقول ہی کہ ہادی علماء کی نزدیک کہ وہ سے یہ کہ پڑی مسجد میں مکان حسین کر و زمین نماز پڑی سلی کہ عبادہ عبادہ ہو جانی
 ہے اوس میں اور ہادی ہونی ہی و سکی غیر میں اور عبادت جیسا دت ہو تو ترک کر لی و سکو بیجا سلی مکر وہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پر کیا جا
 ہے اسکا کہ مسجد میں جگہ مقرر کر کی و سکی غرض فاسد کی **و** عن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجودین اللہم اعف عنی و اعف عنی و اھل ذریعتی و کافونی
 و اھل ذریعتی و اھل ابوداؤد و الدارقونی و روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہی در میان دونوں سجودوں کی ہی و یہ کہ بخش مجکو روایت

کی یہی بیان اور ہزاروں کی یہی بیان ہے کہ راوی نے کہا کہ میں نے حضرت فی ثبارة کی یہی اسطرح اور نگلی بند کی جیسطرح ترین کی یہی بند کرنی ہے اور
اوسکی پہلے کہ بند کر لی جیٹنگلیا اور اوسکی پاسکی اور نگلی اور بیچ کی نگلی اور اور نگلی شہادت کی کہلی کہی اور کہی گوشتی کی سر کو اور نگلی شہادت کی کہلی
نام شافعی فی اور امام احمد فی ایکے استین ہی حدیث علی کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہے یعنی لمونی کی وکی صورت پہلے کہ بند کر لی جیٹنگلیا اور
اوسکی پاسکی اور نگلی اور کہول اور نگلی شہادت کی اور کہی سر انگوشتی کا اور بیچ کی اور نگلی کی اور حلقہ کڑی نزدیک خفیفہ کی اور خنجر اور سہلیم احمد بن
ہے اور شافعی یہی بیچ قول قدیم کی ساتھ اسکی فاعل ہیں اور بیچ حدیث مسلم عبد العبد بن سیرکی اگی مذکور ہی ونگلیا اور بیچ حدیث احمد اور ابوالہاد
کے پہلے راکل بن جبرسی آیا ہی اور نزدیک لکے بند کر لی ساتھ نگلیا ہی ہنہ تہہ کی اور کہلی کہی اور نگلی شہادت کی اور بیچ بعضے حدیثوں کی
اشارہ بغیر عقد کی ہی آیا ہی اور مختلف بعضی خفیفہ کا ہی ہی ہی غالباً علی حضرت کا ہی مختلف تھا کہی اسطرح اور کہی اسطرح اور وجہ تطبیق
بیچ اکثر جگہوں کی کہ روایت مختلف تھی ہیں یہی ہی اور جانا چاہی کہ خفیفہ روا النہر اور بند وستان کی فی اس عمل عقد اور شہادت کو ترک کیا
ہے اور متفقہ میں کرتی تھی اور انکی متناخرین میں اختلاف ظاہر ہی لیکن مختار نزدیک علامہ حرمین کی اور اور شہر زون عرب کے کرنا اوسکا ہی
اور شیخ ابن ابیہام متفق خفیفہ کی فی کہا ہی بیچ اول تہہ کی شہادت میں تہہ کہلی اور بیچ وقت تبیل کی اور نگلیا ان بند کر لی اور شہادہ کر لی وہا
ہے کہ منع کرنا اشارہ کہ خلاف روایت کی ہی اور محیط میں لکھا ہی کہ وہا نا دین بنابہ کا نزدیک خفیفہ اور محمد کی سنت ہی اور
اسطرح ابوالوسف سی روایت کیا گیا ہی اور علامہ مخم الدین زاہدی نے کہا کہ متفق ہیں روایات صحابہ طاری کی کہ یہ سنت ہی پس جیٹنگلیا
کا فحش میں اور فقہاء اور بہت صحابہ اور تابعین اور علماء کو فہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا وہ بہت حدیثیں روا قوال صحابہ کی اس میں وارد ہوئی ہوں
تو عمل کرنا اوسیر اولی اور بیچ ہی اور صورت شہادہ کی پہلے کہ اوہا دی ونگلی وقت کہی الا بعد کی نزدیک شافعیہ کی اور ہمارے نزدیک ابیہام
وقت کہی لا الہ کی اور تہہ کی نزدیک کہی الا بعد کی اور جیٹنگلیا کہ اشارہ اور کہی جانب نکری تا وہ نہ دلاوی جہت کا اور علامہ نگلی یعنی شہاد
ساتھ وحدانیت حق کی کہ فی نزدیک کہی لا الہ الا اللہ کی جیٹنگلیا کو تہہ اور ذکر کو دعا ہی کہی ہیں یہی کہ اوسکی ہی لایق القام اور اکرام
کے ہر ہا ہی بیچ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَتَوَضَّعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى أَصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ** اور روایت ہی عبد العبد بن زبیر کی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہتے ہیں
یہے نماز میں تہہ کہی وہا تہہ پنا اور برائین کی ونگلی اور بان تہہ پنا اور برائین کی ونگلی اور شہادہ کی ساتھ نگلی شہادت کی ونگلی اور کہی گوشتی اپنا
بیچ کی ونگلی ہی کی ونگلی ہی بائیں تہہ ہی ہی گھٹنا اپنا یعنی کہی یوں ہی کرتی روایت کی یہہ مسلم فی ہمارے مذہب میں اشاری کی
وقت اسطرح حلقہ کرتی ہیں اور شافعیہ کی ان جیٹنگلیا تحیات کی یہی جیٹنگلیا وسوقت ہی حلقہ کر لی اور ہمارے نزدیک شہادہ کی وقت حلقہ کر لی ہم
**وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِيَادِ
السَّلَامِ عَلَى جَبْرِئِيلَ السَّلَامَ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامَ عَلَى إِدْرَاقَ النَّصْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا
بِوَجْهِهِ قَالَ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا اجْلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ الْحَيَّاتُ
لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ
عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ**

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَلْتَحِيزُ مِنَ الدُّعَاءِ أَحَبُّهُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ
 مُتَّقُوا عَذَابِي اور روایت ہی عبد المدین مسعود کہ کہا تھی اہم جو وقت کہ نماز پڑھتی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی اہم یعنی پھر
 بیشی تشہد کی پہلی شرف مع ہوتا دسکی کی سلام اللہ علیہ پہلی سلام پہنچنی کی اور بندہ دن و سکی کی سلام ہی جبریل پر سلام ہی میکائیل پر
 سلام ہی اور خلائی کی یعنی اور فرشتی بر فرشتوں میں یا نبی یا نبیائیں ہی پس یہہ کلمات عوض النجات کی چڑا کرتی تھی پس جبکہ پہری ہی سلام
 علیہ سلم یعنی فلاح ہوئی نمازی منوجہ ہوئی ہمہ ساتھ ہونہی کی یعنی نہ ساتھ نہری کلام کی فرمایا کہ سلام اللہ علیہ سلمی کہ اللہ خود سلام ہی بخیر
 سلام ہی بر نقیصا لونی ہی اور آفتون ہی اور دینا ہی سلامتی بندہ کو کافات ظاہر اور باطن کی سی یس سلامتی و سکی ہی ثابت ہی اور
 اوستی ہی اور دعا کرنی ساتھ سلامتی و سکی ہی چاہی کہ جبکہ احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیشی کہ تہا رانما زمین پس چاہی کہ کہو
 بندگی سکہ کہنی کہنے جو کہیہ ہونہی پڑھیں اور چہی بات نہ نکالنی ہیں اللہ کی ہی اور بندگی بن کی یعنی نماز وغیرہ اور بندگی مال کی یعنی زکوۃ وغیرہ
 یہہ ہی اللہ کی ہی ہی سلامتی ہی ہمہ سب کتون سی ہی تری اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوستی سلام ہمہ یعنی جو کہ حاضر ہیں قسم انسان اور ملائکہ
 اور جنات ہی اور اور بندہ دن نیک نجات اللہ کی پس تحقیق کہ تہا ہی ہمہ دعا و غاری پہنچتی ہی برکت و سکی ہر بندہ کی نیک کہ آسمان میں ہی اور
 زمین میں بعد اوستی ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار واصل تمام اعمال کا ہی فرمایا گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود قابل بندگی کہ
 سوا اللہ کی اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندہ کی و سکی ہیں اور رسول و سکی ہمہ چاہی کہ اختیار کری دعائیں ہی جو کہ خوش دلی و سکو پس دعا کہ
 اللہ ہی برکتی کہ یہہ بخاری اور سلم فی ف کہا ابن ملک شکر روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہو تو نشانہ کی اللہ
 تعالیٰ کی ساتھ ان کلمات کے لیا تھا بعد و صلوات الطہات پس فرمایا اللہ تعالیٰ فی السلام علیک ایہا النبی رحمت اللہ وبرکاتہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم فی علینا علی عباد اللہ الصالحین کہ لیا جبریل فی تشہد ان لا الہ الا اللہ و تشہد ان محمد رسول اللہ تھی اور قید صلح کی اس لیے لکھی کہ
 سلام نہ انہیں لائن ہی مفسدہ کو اور بندہ ضائع وہی کہ قائم ہو ساتھ حقوق اللہ تعالیٰ کی اور بندہ دن کی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی
 رح فی فرمایا ہی کہ صلح ایک حالت ہی کہ زوال ہو اور وہ اپنی کا اور قائم ہو اور مدحت پر چاہی کہ اب اسامی برضا اور سونہی والا امور اپنی کا طر
 اللہ تعالیٰ کی جو جیسی اگر حاجتہ دایک اور نیستی ساتھ ہلائی کی کہ تھی جیسے اس حال کو پہنچتا ہی تو ضرر و سب آفات نفسانی اور زمانہ
 سے امن میں ہوتا ہی اور التجات پڑھنی اور دو قعدہ دن میں اور قعدہ چ کا واجب اور قعدہ اخیر کا فرض ہے **ح** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ
 يَقُولُ الْحَيَّاتُ الْمُبَرَّكَاتُ الصَّلَوَاتُ الظَّنِيَّةُ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
 وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ سَمِعَهُ مُسَلِّمًا وَكَمُ أَحَدًا
 فِي الصَّحَابَةِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحَابَةِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَبِسَلَامٍ عَلَيْنَا يَغْيِرُ الْإِفْ وَلَا يَكُنْ
 سَمِعَهُ صَاحِبَ الْجَامِعِ عَيْنَ التَّرْمِذِيِّ اور روایت ہی عبد المدین عباس کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سکھاتی کہ تشہد جیسے سکھاتی کہ سورۃ قرآن ہی پس تھی کہتی یہہ کہ عبادتین منہ سے کہنی کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان
 مال کی اللہ ہی کی ہی بن سلام ہی تہا ہی نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں و سکی سلام ہی ہمہ اور اور بندہ دن اللہ کی کہ نیک نجات ہیں اور
 دینا ہونہی کہ نہیں کہی جو درگاہ اللہ درگاہی بنا ہونہی کہ محمد رسول خدا کی پس روایت یہہ سلم فی ف کہ تھی جیسے اس حال کو پہنچتا ہی تو ضرر و سب آفات نفسانی اور زمانہ

[illegible]

فرمایا کہو یا الہی رحمت پہر اور محمد کی درو پر آل محمد کی جسیکہ رحمت پہی توئی براہیم برادر آل براہیم تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الہی رحمت
 پہی محمد برادر آل محمد جسی رحمت پہی توئی براہیم برادر آل براہیم تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی کرم سلم فی ہمز
 وکر کیا علی براہیم و نو جگہ ف کس طرح درود پہیچین ہم آپ پر حاصل کیا یہہ کہ اللہ تعالیٰ فی جو کھو فرمایا ہی آپ پر درود اور سلام پہیچینی
 کو تو کثیت سلام پہیچینی کی ہنی معلوم کی کہ پہیہ التحیات میں کیا ہی السلام علیک یا الہی پس درود کیونکر پہیچین درید جو کہا کہ اللہ تعالیٰ کثیت
 سلام پہیچینی کی تو مراد یہہ کہ حضرت کی زبان تعلیم کردائی اوسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اس ہی کہی کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہی کیونکہ
 دو احکام نہیں بیان کرتی تھی مگر ساتھ ہی کی اور آل محمد پر آل یعنی اہل و عیال کی ہی اور سبکی یعنی العباد کی ہی انھی میں اور بعضوں نے کہا کہ
 ہر مومن آل ہی اور بعضوں نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ حدیث میں مراد آل ہی العباد میں اور بعضوں نے آل کو تفسیر کیا ہے
 اہل بیت کی یعنی وہ کہ جو صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اول یہہ کہ اہل بیت اسراج اور اولاد حضرت کی ہیں اور حضرت
 علی پہی دخل و زمین میں شہب خٹلا و لیکلی ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس میں ذکر حضرت براہیم ہم ہی کا کیا اونہی کا نہ کیا اسلی کہ جہا تجھ
 کہ میں اور حکم کیا گیا ہی ساتھ متابعت و کی کی اصول میں میں اور برکت پہیچینی ہمیشہ رکھ وراثت رکھ وکیل ہی جو بزرگی کہ دی ہی اول
 اوکو اور مگر مسلم فی نہیں ذکر کیا علی براہیم کو و نو جگہ یعنی پہی درود میں نہ و میرین الفاظ و اس یوں میں کما صلیت علی آل براہیم اور کہا کہ
 طلال براہیم شرح برع **وَعَنْ أَبِي حَمْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ قَالُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی حمید سعدی ہی کہ کہا کہا صحابہ
 نے اسی رسول اللہ کی کس طرح درود پہیچین ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الہی رحمت پہی محمد پر اور آل محمد پہیچین
 اور اوکی اولاد جسی رحمت پہی توئی براہیم برادر آل براہیم تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی کرم سلم فی ہمز
 تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی کرم سلم فی ہمز الفاظ صلوٰۃ کی مختلف آئی ہیں اور پڑھتا اون درود کو کہ اول حدیث
 مذکور ہوئی کا فی ہی کہنا سمعنا من الشیخ ابو یوسف روایت میں جو و اجماع رحمت تر رحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہیں پہنچا کذا قالوا وبعضہ
 محدثین نے کہا ہی کہ روایت یہہ یافعی و ترجم علی محمد آل محمد کا ترجم علی براہیم و علی آل براہیم کی حدیث حسنہ و اللہ تعالیٰ علم شرح برع و
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَدَّاهُ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پہیچینی کا مجھ پر کیا رحمت پہیچینی کا اللہ اس پر دس بار وراث
 کہ یہہ سلم فی ف درجین حکم اس کی ہوتی ہیں من جابا بحسنہ فدر عشر اشبا یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس و سکی ہی
 پس برابر و سکی ہی شرح **الفصل الثانی فی فضل دوسرے حدیث** **عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا صَلَوَاتٍ وَحُظَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرَفَعَتْ
 کہ عشر دس حاجت سدا و الشا ہے روایت ہی انس ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
 پہیچینی مجھ پر دواک بار رحمت پہیچینی کا اللہ اس پر دس رحمتیں و بخشش جاوگی اس دس گناہ اور بلکہ کسی جاوین گل و سکی ہی دس درج
 یعنی چہ قرب حق کی روایت کی یہہ نسائی نے **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى النَّاسِ**

اگر اور گھر والوں کو پہنچیں اور فالص سجدوں میں ادا کر داور تو قبل گہرہ و ن میں گزرا فسل گہر میں ادا کرنے فصل میں ۱۲
 کرنیسی ساجدین یا مرد و تہن مرد دفن نکرو اور دفن ہونا حضرت کا گہر میں خصائص حضرت کی سی ہی اور کو نہ چاہی اور ممکن ہے
 کہ معنی یہ ہوں کہ قبروں کو جگہ سکونت کی نہ تھی یعنی جس جگہ سوخت میں خاموشی اختیار کیا ہی تاکہ نرمی دلی اور رحمت نہ جاتی
 سحر ہیکلہ زیارت کر لیا ہی گہر و ن میں پھر آیا کرد و دست تھیرا تو قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عید گاہ کی نہ کرد کہ حج ہوا سپر سائیت
 اور سرور اور لہو لوب کہ موجب غفلت کا ہی جیسکہ ہو داور نصاریٰ اپنی انبیاء کی قبروں پر کرتی ہیں جس جیسی یہاں قبروں پر عزت و
 جا کر خرافات کرنی ہیں بہت برا کرنا اور کما اور حضون کی کہا ہی مراد یہ ہے کہ میری زیارت کو مثل عید کی نہ کرد کہ برہمن ایک دیواری حاضر
 ہوا کہ ویکلہ کنہ حاضر ہوا کہ ویکل صورتیں غیبت دلائی اور کثرت زیارت اپنی کی اور حاضر ہونیکل و س درگاہ بہت پناہ میں رزقتا الہ
 اور لگی اسکی فرمایا کہ درو دیو جو مجھ اور اقلیہ بعد مسافت کا نکر داس لی کہ درو دتھا رہنچتا ہی مجھ کو جہاں کہ پڑھو تم سہیں شالی خزانہ فیض
 مشاقون کو پس اگر جب سبب ضرورت کی دور ہوں لیکن چاہی کہ توجہ اور حضور قلبی ہی غافل نہ ہوں بہت قرب جانی جو بوجہ بعد کا لی سہل
 ح ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَخِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عَنْهُ فَاكَمْ يُصَلِّ
 عَلَى وَرَخِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَخِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَذْرَكَ عَنْهُ آبَاؤُهُ الْكِبَرُ
 أَوْ أَحَدُهُمْ فَكَمْ يَذْخِرُهُ لَهُ الْجَنَّةُ زَادَ التِّرْمِذِيُّ رَوَيْتُ هِيَ أَبُو بَرٍّ رَوَى عَنْهُ خَدِصِلِي السَّعْدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خَالِ لُودِ هَذَا دَس
 شخص کی کہ ذکر کیا گیا میں نزدیک اسکی پس ہر جا درو و مجبور اور خال لود ہونا کہ اس شخص کے کہ آیا اوپر رمضان پر گزرا گیا پہلی س کے بیشتر
 کیجا دی وہ اسکی اپنی عبادہ اور حق و سنی اور کئی بخشش اسکی ہونا اور خال لود ہونا اس شخص کے کہ پانزدہ ایک باب اسکی فی بوڑھا لی کہ آیا ایک ان میں پس
 نہ خال لود ہونا اسکو بہت بہت کی بہت شرف خال لود ہونا خوار اور ہلاک ہو وہ شخص کے کہ ذکر کیا جاؤ نہیں یعنی یا جا دی نام مر اور اسکی ساغر
 اور درو نہ بھی مجر ظاہر محدث کا یہ کہ گہرہ کہ مجلس میں نام حضرت کا لیا جا دی درو دیو چنا و حبیب نامی اسکی کہ اسکی ترک پر عید آکر
 مگر یہ کہ کہیں کہ دلیل جو کہ عید آخرہ کا ہوتا ہی اور یہ عید اس قبیلہ کا نہیں نہایت یہ ہی کہ دلالت کرتا ہی سحاب فی فضلیت
 برادر اخیر حلیہ کا حاصل یہ ہی کہ نیکی باب کے ساتھ نکی وراون کی حق نہ ادا کی اور رضامندی اوکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونی بہت
 کے ہونی ح ح وَعَنْ أَبِي طَالِبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشَيْرِيُّ وَجْهَهُ فَقَالَ
 إِنَّهُ جَاءَ فِي جَبْرِ عَيْنٍ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا
 صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَأَاهُ النَّسَائِيُّ وَالذَّارِقِيُّ
 اور روایت ہی ابی طلحہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شریف لالی یعنی یاروں کی پاس و خوشی معلوم ہوتی ہی ہج چہرہ
 مبارک و نیکی پس فرمایا یعنی پہلی سوال کرنا نکی کی یا بعد سوال کی کہ تحقیق آیا میری پاس جبریل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرمان
 ہے کیا تمہیں رخصی کرنا چاہو امی محمد یہ کہ نہ بھی درو و تجربہ کو لی امت تیری سی مگر کہ رحمت پہنچو نہیں اوپر دس بار در نہیں سلام پہنچتا
 تجربہ کو بھی امت تیری سی مگر سلام پہنچتا ہوں اوپر دس بار روایت کی یہہ نسائی اور دارمی نے ف خوش ہونا حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا اس بشارت سی در علی حاصل ہونی تو اس کے امت کی ہی تھا کہ نہایت غرض و خوشی حضرت کی طلب سیکر ہی در علی امت
 کے ح ح وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي

ادب دعا کا سکھایا اور در حدیثوں میں معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی بعد میں جہود و صلوات پڑھی کہ ارا دی فی پھر نماز پڑھی ایک بار و شخص نے بعد اسکی
پس تعریف کی اسکی اور در وہیجا بنی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور دعا کی پس فرمایا اسکی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای نماز پڑھنی والی
دعا کہ قبول کجاوی گئی روایت کی یہ ترمذی فی اور روایت کی ابوداؤد و اور نسائی فی مانند اسکی **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ
بِالشَّعَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم شریف کہتی تھی اور ابوبکر و عمر ساتھ و مکی حاضر تھے پس جب بیٹھا میں یعنی بعد ادا کرنی نماز کی شروع کی مینی تعریف اللہ پر
پھر در وہیجا بنی صلی اللہ علیہ وسلم پھر دعا کی مینی و اسکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **يَا جَادِ يَا جَادِ يَا جَادِ يَا جَادِ يَا جَادِ يَا جَادِ** کی یہ
ترمذی فی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَكُنَّ أَلَامُ الْكَيْلِ الْآوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْهَا أَهْلُ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ**
النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى الْإِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ فَحَسْبُكَ سَرَّاهُ أَبُودَاؤُدُ روایت ہی ابی
ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی و شخص کہ خوش لگی اسکو یہ کہ و یا جادی ثواب ساتھ سپا نہ پوری کی یعنی جسکو خواہش
ہو کہ ثواب پورا اور بہت سالی جو وقت کہ پہنچی در وہیجا کہ اہل بیت نبوہ کی پس چاہی کہ کسی یا اہلی رحمت پیچ محمد پر کہ نبی سلمے ہیں
اور او مکی بیسیوں پر کہ ان میں مسلمان کی ہیں اور اولاد او مکی پر او اہل بیت او مکی پر جیسکہ رحمت پہنچی ثوابی او پڑ اولاد او جیسکہ رحمت کی تحقیق
فی تعریف کیا گیا نہ کہ ہی روایت کی یہ ابوداؤد فی **ف** امی لغت غاصل حضرت کا ہی کہ مذکور ہی نوربت اور انجیل میں اور تمام کتاب
میں جو کہ آسمان سے اتری ہیں امی لغت میں اسکو کہتی ہیں کہ نہ کہہ جاد نہ کہی کو پڑ و مکی اور مکتب میں نہ کیا ہوا و کسی سے کسی سے کہانہ
ہو یہ پند سبب ام کی یعنی مکی طرف یعنی جیسا کہ مکی پیش ہی نکلا ہی ویسا ہی ہی کہ کسی فی لکھو یا پڑ ہو یا انہیں بے شکا میں
کہ مکتب زنت و خطنہ نوشتہ بغیر مسئلہ آموز صد مدرس شد پیتی کہ تا کہ وہ قرآن درست پکشت خانہ خندلست لبست بتلیم
و ادب اور اچہ لبست پک خود نا غازا و آدم و ب نہ او بعضوں فی کہ ہی کہ امی مشوب طرف ام القری کی یعنی کہ کی کہ وہ اصل ہے
ساری زمین کی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ الَّتِي مِنَ ذِكْرِ نَسْتِ**
عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ
اور روایت ہی حضرت علی رضی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سخت نخیل ہی کہ ذکر کیا گیا میں یعنی نام لیا گیا میرا نذر
اسکی پس نہ در وہیجا مجیر روایت کی ترمذی فی اور روایت کی یہ احمد فی حسین رضی اسکو کہ ترمذی فی کہ یہ حدیث حسن
صحیح غریب **ف** سنے مالکی خواہش کی سبب اسکا جبکہ جبلت طبعی کی آدمی نخیل کرنا ہی کہ سیکو بال نہیں دیتا پس اسکا نخیل تو ہی ہے
بڑا نخیل وہ ہی کہ ساتھ حکم سل و غفلت کی ایک کلمہ پیام آنسرو مکی نفس پیچہ میں نکال سکتا اور ادای حق اور شکر لغت
کا نہیں کرنا احسان و انعام و مکی لیس ہی کہ اگر جانین او مکی نام پڑھا کرین بجا ہی چہ جامی ایک کلمہ مرحبا ہی پکشت ثنا قال

بہ پیغام دوست پہ کلم جان از سر عبت خدای نام دوست بخ : **وَعَنْ** ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِ بَنِي سَمِيعَةَ مِنْ صُلَى عَلَيَّ نَائِيًا بَلَّغْتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو کوئی درود بھیجی مجھ پر تو ایک سیر کی گزشتہ سنہا میں ہر ایک کو
 اور جو درود بھیجی مجھ پر تو بھی پہنچا یا جاتا ہوں اور کو روایت کی یہ بھی ہے فی شُعَبِ الْإِيمَانِ **ف** یعنی پاس ایک درود جو دستا ہوں یا
 اور درو والی کا درود ملا کہ سیاحین پہنچانی ہیں در جواب سلام کا یہ صورت دیتا ہوں اس معلوم کیا جا رہی کہ حضرت پر سلام پہنچانی کی
 بزرگی ہی اور حضرت پر سلام پہنچانی والی کو خصوصاً بہت پہنچانی والی کو کیا شرف حاصل ہوتا ہی اگر نام عمر کی سلام تو ملا ایک جواب دی ہوتا
 ہے جو جہاں کہہ سلام کا جواب دی ہے سلام کی نچہ در جواب لیں اب ہر حد سلام ہر اس کی جواب پڑ تو بخ **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَوةً رَوَاهُ
 اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کی کہ جہاں درود بھیجا ہی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت پہنچا ہی اللہ اور سب درود فرشتی اور اس کی نسبت
 رحمتیں روایت کی یہ حدیثی **ف** شاید کہ یہ ثواب مخصوص ساتھ دن جمعہ کی ہو اس لیے کہ دارودہا ہی کہ ثواب اعمال کا جمعہ میں
 شتر حصہ ہوتا ہی اسی لیے حج اکبر شرج برابر ہوتا ہی اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہی یعنی قول ابن عمر کا ہی لیکن حکم مرفوع میں
 ہے اس لیے کہ ثواب اعمال کا بغیر شری کی حضرت سی نہیں کہہ سکتی بخ : **وَعَنْ** مُرْوَيْجَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حَجَّةٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجَبَتْ لَهُ
 شَفَاعَتِي رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی روینح سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجی اور جو کسی کو
 یعنی بعد درود بھیجی کی یا اللہ اور اراو سکونج جگہ کی کہ مقرر یہ ہر دو یک میری دن قیامت کی وجہ ہوتی ہی و سکی ہی شفاعت
 میری روایت کی یہ حدیثی **ف** مراد جگہ ہی مقام محمود ہی اور شفاعت حضرت کی نیت ہی سب ممانوں کی ہی لیکن اس کو زہر
 خاص قابل ہوتا ہی کہ شفاعت واجب ہوتی ہی اس لیے در اس میں شہادت ہی طرف اشارہ کی ساتھ حسن خاتمہ کی **ح** **وَعَنْ**
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ تَحْتَ لَفْجَةٍ فَقَالَ طَالَ
 السَّجْدُ حَتَّى أَحْشَيْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَحِثُّ أَنْظُرُ فَرَقَمَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ
 فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي إِلَّا أَتَيْتُكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ
 لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَهَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف کی کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ داخل ہوئی بلع کجی رون کی میں ہر
 سجدہ کیا پس دراز سجدہ کیا یہاں تک کہ درامین یہ کہ اللہ تعالیٰ فی وفات ہی او نکو کہا عبد الرحمن فی بس ابامین دیکھتا تھا
 میں کہ آیا درندہ میں یا مردہ پس دہما یا حضرت فی سر پڑا پس فرمایا کیا ہی و اسی میری یعنی کوئی چیز پیش کی تجھ کو کہ خبر عادت
 غم اور گہراست کی بالی جانی ہی پس کہ کیا میں نے ڈرنا پس اوطی او کی کہا روی فی پس فرمایا حضرت کی کہ تحقیق جبریل علیہ السلام
 نے کہا مجھ کو کہ نہ خوشخبری دون میں تجھ کو یہ کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرمایا میری ہی کہ جو شخص درود بھیجی تجھ پر رحمت پہنچا
 میں او سب اور جو سلام بھیجی تجھ پر سلام بھیجی نکا میں او سب روایت کی یہ حدیثی **ف** اور زیادہ کیا احمد فی بخ بعض روایات

کے کہ فرمایا حضرت فی بس سجدہ کیا منیٰ علیٰ اللہ کی انہی کہ اسنادی فی نقل کی یہ پہلی فی بیچ خلافت کی حاکم سی اور کہا یہ حدیث صحیحہ سی اور نہیں جانتا میں بیچ ہی نہ کر کی کوئی حدیث صحیحہ اس اور اس کی بی طرف متعدد میں بیچ و عن محمد بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شیء حتیٰ ینزل علیٰ نبیہا رواہ الترمذی اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تحقیق دعا پڑھی گئی ہی در میان آسمان اور زمین کی نہیں پڑھتی زمین سے کچھ بہانہ ملے کہ درود پہنچے تو اوپر ہی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی فی ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود پہنچنے پر اور درود خود مقبول ہی بظہیر اور توسل اس کی دعا ہی مقبول ہوتی ہی سے سورسکن ہوئی شوش کہ در کعبہ پہ دست در بای کیوترز وہ ناگاہ رسیدہ اور حسن حصین میں ہی کہ کہا شیخ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ کی کہ جب لگی تو اللہ تعالیٰ ہی حاجت پہ پس تیار کرساتھ درود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دعا کر جو چاہے ختم کر ساتھ درود کی اور اس میں ہی کہ اللہ سبحانہ ہی کرم ہی قبول کرنا اور دونوں درود کو اور وہ بزرگتر ہی اس میں کہ چہرہ دی اوس دعا کو کہ در میان اون دونوں کی ہی یعنی و سکی کرم ہی بعید ہے کہ اون کی در میان میں کی دعا قبول کر ہی اور کہا طبعی کہ احتمال ہی کہ یہ کلام حضرت عمر کا ہو جس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہی لیکن کہا ہی محقق بیچ علماء حدیث میں کہ مثل سکی راوی ہی آخر طرف سی نہیں کہ یہ کہنا ہی بس یہ مرفوع ہی حکما اور یہ مرفوع ہی روایت کی گئی ہی بیچ باب الدعاء

فی التشہد اب ہی بیچ دعا کی بیچ تشہد کی یعنی بعد التحیات اور درود کی کہ سنت ہی اوس وقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہی کہ بعد پڑھنی التحیات اور درود کی دعا کر ہی جو کہ خوش آوی او سکو لیکن مشابہ کلام کو گون کی نہو مثلاً اول کہ یہ کہ یا المدروئی دی مجھ کو وغیرہ اور بیچ باب التشہد کہ حدیث ابن مسعود کہ میں ہی گذرا کہ پہر اختیار کر ہی دعائی جو کہ خوش آوی دی اور اور اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دعائیں خاص ہی دار وہو ہی ہیں تشہد میں پڑھنی کی ہی پس مراد دعا ون خوش آئید ہی بیچ دعا کہ حضرت سی متقول ہو میں ہوئی حاصل یہ کہ چنگل نہا ساتھ ان دعائوں کی اولی اور فضل ہی کہو کہ جامع ہیں مشاہد دنیا اور آخرت کو بیچ **الفصل الاول** فضل پہلی **عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلعن فی الصلوۃ یقول اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الذی یخرج واعوذ بک من فتنۃ المعیا وفتنۃ الممات اللہم انی اعوذ بک من اللائم ومن المغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تشنعینک من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حذات فکذب ودعہ فاکلف متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی نماز میں یعنی بعد تشہد کی کہ ہی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تم تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ کا فی دجال کی سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ زندگی کی سی اور فتنہ موت کی سی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری گناہ سی اور عرض ہی پس کہا دعا طلی اون کی ایک کہ سی و ا نے بہت تعجب ہے پناہ مانگتا تھا ہر عرض سے پس فرمایا تحقیق جو وقت آدمی فرخدا ہوتا ہی بات کرتا ہی بس جہوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی بس خلافت کرتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی ف دجال خیر زمانہ میں پیدا ہوگا اور دعویٰ خدا کا کرے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا آخر کتاب میں ذکر اسکا آدینکا اور مسیح دجال کو اس میں کہتی ہیں کہ ایک کلمہ و سکی علی ہوئی**

مردمانی سادات او کی کہ پہلو او کی من ہوتی کہ کاشکی اندر نہ نام جانشو و پہلو می تو نہ تا بتقریب سلام افتد نظر بر روی تو روح :
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سمر بن جندب کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ نماز پڑھ چکی متوجہ ہوتی ہمہ سائہ منہ بنی کی روایت کہ
بہ بخاری فی **ف** یعنی جب نماز پڑھ چکی تو منقذہ تو کی طرف منہ کرکے بیٹھی برع : **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَصَرَّفُ عَنْ يَمِينِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی انس کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہر فی یعنی کہی مصلی ہی دا
ابنی سی روایت کہ بہ سلم فی **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَواتِهِ**
یہی **أَنْ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَصَرَّفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ** لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيرًا يَتَصَرَّفُ عَنْ يَسَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن
مسعود ہی کہ کہا نہ مفر کر ہی ایک تبار او طلی شیطان کی حصہ نماز بنی من ہی اعتقاد کر ہی بہر کہ لازم ہی او بہر بہر کہ نہ بہر ہی مگر دا ہی
بہت تحقیق کہہا یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر ادا کر بہر فی تہی بائیں طرف بنی ہی روایت کی بخاری اور سلم فی **ف** حاصل
بہر کہ بعد سلام بہر فی کی کہی تو بہر فی تہی دائیں طرف سی دہشتی ہی بائیں طرف او اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام بہر فی اور دعا
نامتی اور جانب حجہ شریف کی کہ بائیں طرف ہی تشریف لی جاتی او کہی برعس اسکی کرتی کہ بائیں طرف ہی بہر فی اور دائیں طرف ہی
اول کو غیب یعنی او لو بہر چل گیا ہی کہ او میں دائیں طرف ہی شروع کرنا ہوتا ہی او فعل انخسرت کا اکثر ہی طرح تھا لیکن این معبود
رغم کہی ہی کہ او بہر صورت یعنی بائیں طرف ہی بہر نا اگرچہ حضرت یعنی جائز ہی اور کہی لیکن سنت میں اعتقاد و جب ہو کی کا مکر ہی غیر
بیل صورت کو دا جب بخانی اور حضرت شلع کی سی کہ دوسری صورت ہی اعراض کر ہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالی دوست
کہتا ہی بہر کہ عمل کیا جاوی خستون او کی بر جبا کہ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوی غرضتو بہر اور شافعیہ فی ان دو لو حدیثون ہی
مکلا ہی کہ مصلی کو چاہی کہ بہر فی طرف حاجت کی اگر حاجت دہن طرف ہی یعنی مثلاً مکان او سا دوسری با کچہ اور کام رکھتا ہی
او طرف تو دائیں طرف بہر ہی اور اگر بائیں طرف ہو بائیں طرف پیر اور حضرت علی رم ہی ہی ہیطرح منقول ہی کہی ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم منقذہ یون کی طرف ہی منہ کرکے بیٹھی اور پشت قبلہ کی طرف جیسکہ او پر حدیث میں گذرا او حصہ شیطان کا اس میں ایسی کہا کہ
کہ جبا یک چیز غیر لازم کو اپنی بر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہو ایں جاتا رکمال نا ناو اسکی کا کہا طے ہی کہ اس میں دلیل ہی بہر کہ
سنے اصرا کیا ایک مرتبہ براور کیا او سکول لازم اور نہ عمل کیا حضرت پر تحقیق بینا او بہر شیطان مگر او نہ کیو پس کیا حال ہی او سا
کہ اضرا کر ہی بدعت اور خلاف شریع براور بہر چارون حدیث یعنی حدیث عامر کی اور عمرو کی اور انس کی اور عبد اللہ کی متعلقات
اس با کسی من برع : **وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَمَجِئْتُ يَقُولُ مَرَّتٍ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ
تَبْعْتُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی براء بن عازب کہ کہا ہی ہم جب نماز پڑھتی پیچھی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست کہی تہی ہم بہر کہ ہون دہنی حضرت کی تو متوجہ ہون ہمہ سائہ منہ بنی کی یعنی وقت سلام کی
اول ہمار ہی طرف متوجہ ہون کہا برار فی پس نا یعنی حضرت کو کہ فرماتی تہی بعد سلام کی ای رب میری سچا محکما عذابا ہی

اولیٰ کی اور سلام پہرہ کی بائیں سے لے کر پہلی سلام علیکم ورحمۃ اللہ بیان تک کہ کھلائی دینی سفیدی بائیں جیسارہ کی روایت کی یہیہ البراد وادو
 تندی اور سانی بن اور نہیں ذکر کیا ترمذی فی حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی ابن جری عمار بن باسری **ف** یعنی ترمذی
 نے حتی یری بیاض خدہ نہیں نقل کیا ہے دونو جانی ابعد رکھا کان سلیم عن مبیۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن یسارہ السلام علیکم
 ورحمۃ اللہ اور خطا پہرہ ہی کا ابن جری ہی ساری حدیث روایت کی ہی بغض اسکی مانند ترمذی کی **ع** وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَوَاتِهِ إِلَى الشُّقْرِ الْأَيْسَرِ
 إِلَى الْجُمُورَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ اور روایت ہی حمد الدین سودی کہ کہا تھا بہت پہرہ بانی صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نماز پڑھی جانی بائیں کی طرف حجرہ وہی کی روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا تہا طرف مسجد کی بائیں
 طرف محراب کی پس وہ پہرہ ہی بائیں جانب تھا اور داخل ہوئی نہی حجرہ وہی میں **ع** وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي السَّامِتِ
 عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ إِلَّا ضَامٌّ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي
 صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ السَّامِتِ لَمْ يُدْرِكْ الْمُغِيرَةَ
 اور روایت ہی عطاء خراسانی ہی اون فی نقل کی مغیرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نماز پڑھی امام اوس جگہ
 کہ نماز پڑھ چکا ہے اوس میں یہاں تک کہ سرکہ جاوی روایت کی یہیہ البراد وادو کی اور کہا البراد وادو کی کہ عطاء خراسانی فی نہیں ملاقات
 کے مغیرہ ہی یعنی پس یہ حدیث منقطع ہی **ف** یعنی جہاں فرض پڑھی ہیں وہاں سنت نہ پڑھی بلکہ جگہ بدل کر اوجا ہی پڑھی اور
 یہ حکم خاص امام ہی کی ہی نہیں ہی بلکہ مستند ہوں کی ہی پڑھی اور منع اس ہی اس ہی کیا کہ انا انوالا یہ گمان نہ کری کہ محصل منور نماز
 فرض ہی میں ہیں با اس ہی کہ دونو جگہ ہیں گو ہی دین قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رحمہ اور ملا علی رح فی لکھا ہی کہ کہا
 بعضیوں فی کہ یہ حکم اون نماز وہیں ہی کہ بعد اذکی سنتین لائے ہیں ورنہ کی بعد سنت نہیں لائے صبح اور عصر کی یہ حکم نہیں اور بعضیوں
 نے کہا ہے کہ یہ حکم سب کا روز میں **ع** وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَمَ حُمْلَ الصَّلَاةِ
 وَتَهَضُّهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس کہ تحقیق بخبر
 صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلائی نہی صحابہ کو نماز پڑھنی پڑا ومنع کیا انا کہ یہ کہ بہرین وہ پہلی پہرہ فی حضرت کی نماز ہی روایت کی یہیہ البراد
 نے **ف** رغبت دلائی نماز پڑھنی تاکہ رکنی اور رغبت دلائی نماز یہ نماز جماعت کی برہا مطلق نماز پڑا ومنع فرمایا کہ پہلی حضرت
 کے نماز ہی نہ پہرین نامرود عورت رستی میں مل جاویں جیسکہ اوپر حدیث میں گذرا کہ حضرت اور لوگ ٹپھی رہتی نہی یہاں تک کہ
 کہ عورتیں جلی جاتی تھیں پہرہ تھیں حضرت اور لوگ اس صورت میں نہی تھیں ہوگی در احتمال ہی کہ مراد پہرہ ہی اوشہ کہ ٹپھی رہتا سبوت
 کا ہی پہلی سلام امام کی پس یہ حرام ہی ہمار نزدیک **ع** الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ شَدَّادِ بْنِ
 أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَوَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَكْمَرِ وَالْغَزَاةَ
 عَلَى الرَّشَاءِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ لِعَمَلِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ
 خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
 اور روایت ہی شداد ہی اوس ہی کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی نماز پڑھنی نہیں یعنی بعد

نفسہ کی آباہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی ثابت و بنا دین کی مقدمہ میں اور قصد کرنا یا ریت پر اور مانگتا ہوں تجھی شک و گمان سے پاک اور جو
 نیک کنیز کی اور مانگتا ہوں تجھی دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہوں تجھی پہلائی جو کہ جانتا ہی تو اور بنا دے مانگتا ہوں ساتھ تیری بڑائی
 اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو اور خوش فاقہ ہوں تجھے پہلی اونگ ہوں کہ کہ جانتا ہی تو روایت کی بیہوشی فی اور روایت کی احمدی اندکسی و قصد کرنا
 لینے لازم کروں ہم ساتھ اور حدیث تیرے ساتھ ہوں مانگتا ہوں تجھے غیریست کا یعنی غریب کو مقررین لغت کتیری طاعت میں لینے قائم ہوں تیرے حکم پر اور چون محمود
 چیزوں سے اور جو عبادت تیرے آگاہ کروں اوسکو ساتھ شریط اور ارکان و سکی لئی اور قابس لیم یعنی پاک بری عقیدہ دینی اور میل کر لئی
 خود آہشوں نفسانی پر اور خالی ہو اسکو اندسی و سالک میں خیر و تعالیم لفظ کا اس جملہ میں موصول ہے یا موصولہ اور عائد محذوف ہے اور
 من زائد ہے یا بیانہ اور میں محذوف ہے تقدیر سکی یوں ہی سالک شینا جو خیر و تعالیم یعنی مانگتا ہوں میں تجھی اکابر کے کہ وہ بھی ہو جو کہ
 جانتا ہی تو کہ وہ بھی ہے نہ جو کہ میں ابھی جانتا ہوں سلی کہ نیکہ ایک چیز کو اچھا جانتا ہی اور نفس الامر میں وہ بھی ہوتی ہی سہہ و عافیت
 نے تعلیم است کی لہجہ کی ہی کہ لو کہ یزید والا حضرت کو سب پہلا بیان حاصل نہیں اور برائون ہی محفوظ نہی اور گناہ و گنہگار بھی نہی
 ع: ح: وَكَانَ جَابِرٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّسْبِيحِ
 أَحْسَنُ التَّكْلِيمِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر کی کہ ابی ہریرہ
 اللہ علیہ وسلم کہتی ابی نماز میں بعد التجابت کی بہترین کلام اللہ کا اور بہترین طریقہ کا طریقہ محمد کا ہی روایت کی ہے یہاں
 نے: وَكَانَ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمًا يُقَالُ
 وَجْهَهُ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّمَالِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ ابی ہریرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر
 نماز میں ایک سلام سانس منہ پانی کی بہر حکمتی طرف ائین جانب کی تہوڑا سا روایت کی ہے تندی فی و یعنی ابتدا سلام کی قبلہ
 رخ کرتی پھر در میان سلام میں کچھ دایین طرف مائل ہوتی ایسا کہ سفیدی رخسار و مبارک کی معلوم ہوتی جیسے پہلی روایتوں میں گزرا
 اور تمام کرتی سلام کو امام مالک کی تفسیر میں آیا ہے سلام ہی بنظر ظاہر اس حدیث کی اور ترمذیون امام ابو اور علماء قائل و وسلا موان کہ
 میں دست دار ہوتی بہت حدیثوں کی سننا میں درنا و دل حدیث کی یہ ہے کہ بکار کر کہتی ابی کہ سلام اور دوسرے جگہ سے: ح: :
 وَكَانَ سَمُرَةَ قَالَ أَهْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرُدَّ عَلَى الْأَصَامِ وَتَخَابَ وَأَنْ يَسْلِمَ
 بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سمیرہ سے کہ کہاں کیا ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کرین ہم
 وقت سلام پہر لئی کی جو اسلام امام کی اور یہ کہ محبت کرین ہم پہرین اور یہ کہ سلام کر لئی بعض ہم میں ک بعض کو روایت کی ابو داؤد و
 نیت کرین ہم یعنی مفتہ ہی جو سلام پہرین نیت کرین کہ امام کی سلام کا جواب ہے ہن جو کہ امام کی دایین طرف ہوں دوسری سلام میں نیت جواب
 کے کرین اور جو کہ بائین طرف ہوں چھپے سلام میں نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کی ہوں دونوں سلام میں
 ہن نیت کرین اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو ہی سلام پہرینی ہونی نیت کرنی چاہی کہ مقابل ہوں بر سلام کرتا ہوں
 اور محبت کرین ہم پہرین یعنی نمازوں ہی اور نام ہوں ہوں ہی محبت کرین اور خوش خلقی سے پیش اور ہن اگی سکی قرا با کہ سلام پہرینی
 بیچ نماز کی پسین ایک دوسرے کی یہی نیت کرین یعنی دایین طرف میں دایین طرف والوکی اور بائین طرف میں بائین طرف والوکی نیت
 کو ہی اور نماز کو دونوں سلاموں میں نیت ملا لکھ کر بھی کرنی چاہی کہ یہ بھی حدیثوں میں آیا ہی کہا ہی بعض علماء جاری فی کہ

سنت ہے اور لوگوں نے اسکو ترک کر دیا ہے **بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ** باب ہی بچ بیان ذکر کی
 بچہ بی نماز کی **ف** مراد و کرسی عام ہے دعا ہو یا غیر و سکی اور اختلاف ہے اس میں کہ مصلیٰ بعد اذان نمازوں کی کہ سنتیں ہیں کشتہ
 میٹھی در مختار میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے تاخیر کرنی سنتوں کی یعنی بعد فرضوں کی مگر بقدر اللہ ہم انت اسلام اخراجات اور کہا حلوائی فی ہنیر
 مضائقہ ساتھ فصل کی ساتھ اور ادکی و اختیار کیا اسکو کمال فی کہا جلی فی اگر ارادہ کی جاوی ساتھ کراست کی کراست تخریج
 لواؤٹھ جانا ہی خلاف کہتا جو نہیں اور بچ یا دیو کی ہی حل کرنا پڑی ہی کا قلیل پر اور تحبہ یہ کہ استغفار کر ہی تین بار اور پڑی
 ایہ الکری اور معوذات اور کہی سچاں الحمد اور الحمد اور الحمد اکثر تین تین بار اور پڑی تحلیل پوری سو کر نیکی اور دعا مانگی اور ختم
 کری ساتھ سچاں ربک بالغرثا ترک کہتے ترجمہ ہی بعینہ عبارت در مختار کا اور مستحب ہے کہ قوم تو بڑا دین صفو نکو اور امام اگی با بچہ
 ہٹ کر کڑا ہی نا مشتبہ نہو دی انو انو پڑ کپنوز جاعت بن میں اور کوئی انو الا اسی تو ہم پر اگر اقتدا کری تو قاسم ہو دی اقتدا
 اور سکا اور اختلاف ہے اس میں کہ فضل بہرہ دین طرف ہی بابا میں طرف و صحیح ہے کہ اختیار رکھتا ہے جس طرف چاہی بہرہ کی اور
 اکثر اس میں کہ بائیں طرف پیری تا بائیان اسکا دانیان سہو اور بچ مسجد شریف نبوی کی بائیں طرف کہ حجر و شریف او دہر ہی ہی بہرہ
 افضل ہی بالاتفاق اور پہلی پڑ لینا سنتوں معمولی کا منافی نہیں ہی اور بعض کہ بچ بعضی دوان اور اذکار کی حدیث نہیں و غم
 ہے اور تحلیل قیام کی و خطی سنتوں مغرب کی منافی نہیں پڑ ہی تہ الکری اور مانداو سکی کی جیسے کہ حدیث صحیح میں وارد ہو ہی کہ پڑ ہی عبد
 خیر اور مغرب کی دس بار لا الا الحمد و الحمد لا شریک الا الحمد و الحمد و علی کل شئی خیر اور بعضی آدمی جو جلد ہی کرتی ہیں کہ ایہ اکثر
 مغرب کے سنتوں میں پڑ ہی میں کچھ نہیں و مخالفت سنت کی ہی کہ پڑ ہی قتل یا اور قتل ہو الدعا حد کچ سنت مغرب کی وارد ہو ہی
الفصل الاول فصل ہے عن ابن عباس قال کنت اعرف انقضاء صلوة من رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر متفق علیہ روایت ہے ابن عباس کہ کہا تھا میں پہنچانا نام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کیکا ساتھ کہی الدار کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** اختلاف کیا ہے شاخیں فی بچ بیان کرنی مراد کی
 ساتھ تکبیر کی بعضوں نے کہا ہے کہ مراد تکبیر ہی یہاں ذکر ہی جیسا کہ صحیح میں ابن عباس سی آیا ہے کہ اور بلند کرنی ساتھ ذکر
 وقت فارغ ہونی لوگوں کی نماز فرض سی حج زانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر ہی کہا ابن عباس فی کہ پہنچانا تھا میں تمام ہونی
 نماز کو ساتھ اسکی پہر لا یا ہی بخاری احمد ثبت کہیں معلوم ہوا کہ مراد تکبیر ہی مطلق ذکر ہی اور حل کیا ہی شافعی فی حضرت کی اس جہر کو
 اسکر تھا و اعلیٰ تعلیم مقتدیوں کی چنانچہ بعضی وغیرہ فی دلیل پکڑی ہی چکی ذکر کرنی ساتھ خبر صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی
 حکم کیا صحابہ کو ساتھ رک کرنی چلائی کی کہ تحلیل تکبیر پکار کر کرتی ہی اور فرمایا کہ تم نہیں پکار فی ہو پیری کو اور نہ غائب متفق وہ
 ساتھ تھا ہی ہی سننا ہی فریب اتھی و بعضوں نے کہا ہے کہ مراد تکبیر ہی وہ تکبیر ہی کہ بعد نماز کی تسبیح تحبہ کی ساتھ دس بار یا میں بار
 پڑ ہی میں و بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت کی زمانی میں بعد نماز کی تکبیر ہی ہی ایک بار یا میں بار و بعضوں نے کہا کہ یہ ایام مناسبت
 تھا کہ تکبیرت تشریق کی کہتی ہی اور بہر تقدیر مشکل ہے کہ یہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکھتا ہے کہ سلام سی تمام ہونا نماز کا نہ جائز
 ہے اور تکبیر ہی جانتی جوابل سکا بہر ہی کہ وہ چوٹی ہی شاید کہ ہمیشہ جاعت میں نہ حاضر ہونی ہون گی اور احتمال یہ ہے ہی کہ
 جاعت میں ہونی ہون لیکن پہلی صفت میں کہ پڑ ہی ہونی ہون میں نہ پہنچائی ہی تمام ہونی نماز کو ساتھ سلام کی **ح** **ع** **ذ**

علیہ السلام جس وقت کہ سلام پیریں نماز اپنی سی کہتی ساتھ کہ اور بلند کی نہیں کوئی مجھو وگرا اندھا کیلا نہیں کوئی شریک و سکا او کی
 ہے ہی با و شاست اور اسی کی ایسی ہی نسبت لیت اور وہ چیز پر قادی نہیں باگشت گناہوں سی اور نہیں قوۃ عبادت پر مگر عام
 اند کی نہیں کوئی مجھو وگرا اندھا و نہیں عبادت کرتی ہم مگر کوئی او کی ایسی ہی نسبت یعنی نسبتیں اسی کی طرف سی ہیں اور اس
 کی ایسی ہی بزرگی اور اسی کی ایسی ہی معرفت یا نہیں کوئی مجھو وگرا اندھا اس کی دالی میں ہم و اس کی بندگی کو اگر چہ کمرہ کہیں
 کا فردایت کی یہ سلم فی ہبہ کلہ ہی حضرت پکار کر پڑھتی و اسی تعلیم ہست کی اور نوری فی کتابین میں لکھا ہی کہ فضل
 جیکے پڑنا ہی سچ اس کی اور سوا اس کی خواہ امام ہو یا منفرد مگر یہ کہ حاجت ہو وی ساتھ تعلیم اس کی کی تو پکار کر پڑھی اور اس پر
 حل کیا گیا ہی پکار کر پڑھنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو اور بعد اس کی کہ اہل ہوا کو کو جبکہ پڑھنا افضل ہی ہے ح
 وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ دُخْرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنَ أَمْرِ ذُلِّ الْعَصْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَحَذَابِ الْقَبْرِ سَرَاوَاهِ الْبُخَارَى ۝
 ہے سعدی یہ کہ سعدی تعلیم کرتی اپنے اولاد کو یہ الفاظ اور کہتی کہ تحقیق بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی بنا و پڑھتی ساتھ اس کی
 کے بھیجی نماز کی یا الہی تحقیق میں بنا و پڑھتا ہوں ساتھ تیری امر کسی در بنا و پڑھتا ہوں ساتھ تیری بخیلی سی اور بنا و پڑھتا ہوں ساتھ
 تیری ناکار و عمر سی اور بنا و پڑھتا ہوں ساتھ تیری فتنہ دنیا کی سی اور خدا سے تیری یعنی جو چیزیں کہ سبب عذاب قبر کی ہیں روایت
 کے یہ بخاری فی ہبہ مراد ہیں یہاں نہ جبر و نہ طاعت پر ہی اور مراد اس کی یہ ہے کہ نہ دفع نہ پنا دی غیر کو
 ساتھ ال کی یا علم کی یا خیر خواہی کی غیر ذلک و ناکار و عمر یہ ہی کہ عقل میں خال جاوی اور حضار ضعیف ہو جا ورن ایسی عمر
 بنا و اسی اس کی کہ مقصود عمری یہ ہے کہ شکر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اپنی طرح ادا کری اور ایسی عمر میں یہ غرض فوت ہوتی ہی
 ۝ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَنْوَأَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
 قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا لِلدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يَصْلُونَ كَمَا
 نَصَلِي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَصَدَّقُ وَلَا تَعْتِقُونَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعَلَيْكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَكَسَفَقُونَ بِهِ مَنْ
 بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مِنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا أَيْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نَسْتَحْجِزُ
 وَتَكْبِرُونَ وَتُحَدِّثُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ ابْصُرُوا فِي مَرْجِعِ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانَنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ يَتَفَعَّلُونَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ
 فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَكِنَّ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ إِلَى آخِرِهِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ
 نَسَبُوهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَكْبِرُونَ عَشْرًا وَتَكْبِرُونَ عَشْرًا بَدَلُ ثَلَاثِ
 وَثَلَاثِينَ ۝ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق فقیر ہا جہن کی ایسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
 بس کہا اور ہوں فی تحقیق لی گئی دولت دالی و دجی بلند یعنی ثواب و رزق پر ضای حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہر

یعنی ادھون فی جرات علی صل کیا اور لایق بہشت کی نعمتوں کی ہوس ہی ہمارا کیا حال ہی پس فرمایا حضرت انی کیا سبب عرض کیا حضرت
 نماز پڑھتی ہیں حبیبی ہم نماز پڑھتی ہیں اور روزی رکھتی ہیں حبیبی ہم روز رکھتی ہیں یعنی ہمیں بیچ دی سکتی اور وہ انکو دے کر میں دے
 نہیں آزاد کر سکتی یعنی سبب فلاس کی پس انکا ثواب دہنیں کو حاصل ہی اور ہم محروم ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انی کیا سبب عرض کیا
 انکو ایسی چیز کہ پہنچ جاوے سبب سکی درجی اور انھوں کی کو کہ بڑھ گئی ہیں تم ہی یعنی پہلی تمہاری سلام لای ہیں اور بڑھ جاوے سبب
 اون کو گون پر کہ پہنچ تمہاری ہیں یعنی بان میں یا بدھوئی ہیں اور نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیاء میں ہی بہتر ہی مگر وہ شخص کہ کری مانند او چیز
 کہ وہ تم یعنی کہ جو غنی کی کہ پہنچ سکا اور ہی تم بہتر نہیں ہوئی کی بلکہ وہ تم ہی بہتر ہوگا مانند تمہارے ہوگا کہا اور انھوں نے بہتر فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اور اللہ اکبر ہو اور اللہ اکبر ہو چھی ہر نماز کی تینیس بار کہا البصالح ہی پس پہنچ فقر و مہاجرین کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پس عرض کیا اور انھوں نے کہ سنا بہا تینوں ہماری ہی کہ مالدار ہیں و چیز کو کہ کی تھی پس کیا اور انھوں نے مانند او کی یعنی بہتر فضل ہی
 ہو ہی وہ ہمیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انی فی فضل اللہ کا ہی دیتا ہی و جسکو چاہتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم ہی اور انھیں
 قول ہی صالح کا آخر تک مگر نزدیک سلم کی اور یہ ایک روایت بخاری کی یہ ہی کہ سبحان اللہ پڑھو چھی ہر نماز کی دس بار اور اللہ اکبر پڑھو دس
 بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار یعنی تینیس بار کہ پہنچ روایت میں جو آیا ہی کہ پڑھو چھی ہر نماز کی تینیس بار اس عبارت میں میں ان حال
 میں یا تو یہ کہ تینوں ملکر تینیس بار ہوں یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینیس تینیس بار
 ہو چنانچہ عمل مشائخ کا یہ ہی اور یہ فضل ہی اور بعضی روایت میں جو یہ ہی آیا ہی یا یہ تینوں ملکر تینیس بار پڑھو ہی کہ آہن ہی ہر ایک
 تینیس بار ہو جائیگا اور یہ فضل اللہ کا ہی یعنی فضیلت دنیا اعتقاد کو کہ فضل اللہ کا ہی کہ دیتا ہی جسکو چاہتا ہی صبر کروا و رضا الہی
 پر رہی ہو کہ اوسنی بزرگی دی ہی یعنی بندوں کو بعضوں پر اور اس میں شمار ہی یہ کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر ہی لیکن خاں
 نہیں ہی غنی طرح طرح کی خوف گناہ کی ہی اور فقیر امن میں اس ہی کہا ہی الم غزالی رح فی احیاء العلوم میں کہ گوگون فی اختلاف کیا
 اس مسئلہ میں پس گئی ہیں جنید اور خواص و اکثر لوگ طرف غنیت فقر کی اور کہا ہی ابن عطائی کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرنا
 افضل ہی فقیر صابر ہی رح و عن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معقبت لا تجنب
 قائلہن اذ فاعلہن ذمیر کل صلوة مکتوبۃ ثلاث وثلاثون تسبیحۃ وثلاث وثلاثون تحمیدۃ واربع
 وثلاثون تکبیرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی کعب بن عجرۃ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انی
 کتنے الفاظ ہیں نماز کی چھی کی کہنی کی نا امید نہیں ہوتا ثواب کہنے والا انکا یا فرمایا کرنی والا اور کجا چھی ہر نماز فرض کی تینیس
 سبحان اللہ کہنا اور تینیس بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہ سلم ہی و عن انی ہر بڑہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ فی ذمیر کل صلوة ثلاثا وثلاثین وحمد اللہ ثلاثا وثلاثین وکبر اللہ
 ثلاثا وثلاثین فبذلک تسعة وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ الملائکہ
 الخ و هو علی کل شیء قدیر غفر ث خطایا ہ وان کانت مثل زبد البحر رواہ مسلم
 اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انی جو شخص کہ سبحان اللہ کی چھی ہر نماز کی تینیس بار اور اللہ
 کہے تینیس بار اور اللہ اکبر کہے تینیس بار پس ثانیون ہو ہی اور ہی و اسی پورا کرنی سیکڑی کی یہ کلمہ نہیں کو کسی شریک و سکاوی

لے ہی بادشاہت و راوی کی بھی سب سے پہلی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاوے گی گناہ اوکی اگرچہ ہون مانند جہاں کی یا کسی بہت رشتہ کے بہ مسلم فی بعضی روایتوں میں بعد از الحمد کی بھی دمیست اور بعضی میں یہ بخیر ہی زیادہ آیا ہے اور یہ کلمات کرنا کی بھی پڑی ہے اور میں عدوا کی مختلف آئی ہیں کہیں حضرت سطح پڑتی ہے کہیں سطح ماتین سی جس طرح ٹیڑھ کا سنت واد ہو جائی گی اور کہا ہے حافظ بن عراقی نے کہ یہ سب سے پہلی ہیں اور جو زیادہ ہیں پس وہ پسندیدہ ترین طرف اللہ تعالیٰ کی اور ثنات پہلی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتی نہیں تسبیح کو ساتھ دہی تہہ کی اور کیا ہے کہ فرمایا حضرت فی شمار کر و ساتھ نگینوں کی ایسی کہ وہ بوجہی جاوے گی و طلب یائی کی کی جاوے گی اور صحابی سی کچھ کر کی گنیمتوں پر ہی پڑنا ثنات ہوا ہی پس افضل نگینوں کی پڑنا ہی اور جائز گنیمتوں وغیرہ پر ہی ع ر ح ہ الفصل الثاني فصل دوسری عن ابنی اما مة قال قيل يا رسول الله اني الذعاء اسمع قال جوف الليل الاخر ودر الصلوة المكتوبة بان رواه الترمذي روایت ہی ابی امامہ سی کہہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سی وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا در میان راتین کہ جانب اخیر میں ہی یعنی سحر کی وقت اور فرض نمازوں کی پہلی روایت کی یہ ترمذی فی وعن عقیبة بن عامر قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرع بالعمود آت في ذبيرا كل صلوة فراه احد و ابوداود و النسائي و البيهقي في الدعوات النكبة اور روایت ہی عقیبة بن عامر سی کہہا حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ پڑ جو نہیں معوذات پہلی ہر نماز کی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی فی دعوات کبیرین ف معوذات و سونین میں کہ جنگل سری لفظ معوذ کا ہی یعنی قل عوذ برب الفلق اور قل عوذ برب الناس و لفظ معوذ کا جامع ایسی الامی کہ اقل جمع و میں و لیضون فی کہا ہی کہ قل ہوا اللہ اور فلان ہی معوذات میں قل عوذ برب الفلق اور قل عوذ برب الناس کو علیہ و کبر کل کو تسبیح معوذات کر یا اگرچہ اول و دوم لفظ عوذ کا نہیں ہی پس بموجب س قول کی چار سونین میں ہو فرمایا قل یا اور قل ہوا اللہ اور قل عوذ برب الفلق اور قل عوذ برب الناس ع وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا افعل مع قوم يذكرون الله من صلوة الغداة حتى تطلع الشمس احب الي من ان اغتني امر بعة من وليك اسطيعك وكان افعل مع قوم يذكرون الله من صلوة الغداة الى ان تغرب الشمس احب الي من ان اغتني امر بعة رواه الترمذي اور روایت ہی انس سی کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت بیٹنا میرا ساتھ ایک تم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت صبح کی انفا نہ نکلتے تک بہت بہتر ہی نزدیک میری اس سی کہ آنا و کرون میں چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کسی اور البیت بیٹنا میرا ساتھ و س قوم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز عصر کی سلی قناب غروب ہونی تک بہت بہتر ہی نزدیک میرا اس کہ آنا و کرون چار غلام روایت کی یہ ابو داود ع فاہر یہ ہے کہ اخیر میں ہی چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کسی مراد ہوں در احتمال یہ کہ مطلق ہوں اور تخصیص اولاد حضرت اسمعیل کی اس ایسی ہی کہ افضل عرب میں و حضرت انکی اولاد میں ع وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كأجر حجة وعقرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية ثمانية ثمانية رواه الترمذي اور روایت ہی انس سی کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص نماز پڑھی فجر کی جماعت میں پڑھی یاد کر سی اللہ کو آفتاب کھلتی تک پڑھی

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ قَالَ قَالَ امْرُؤَانِ اَنْ سَمِعَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكَدَّرَ
 اَمْرُجَا وَثَلَاثِينَ فَاَتَى سَرَجُلٌ فِي السَّاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ اَمْرُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْجُدَ
 فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاَجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ جَسًا وَعِشْرِينَ
 وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَجَبَهُ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفْعَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسْلِيَةُ وَاللَّذِي فِيهِ اور روایت ہی زید بن نابت سی کہ کہا حکم کی اور
 ہم یہ کہ تسبیح کرین چھی ہر نماز کی نینتیس بار اور الحمد کہیں نینتیس بار اور البکہ کہیں چونتیس بار پس دیکھا ایک شخص فی الصاری میں سی خوا
 میں ایک فرشتی کو پس کہا اوس فرشتی نی اوسکو کہیا حکم کیا ہی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہ کہ تسبیح کر چھی ہر نماز کی اتنی اور اتنی کہا
 الصاری نی اپنی خواہ میں کہ ان کہا اوس فرشتی نی کہ مقرر کرو ان میںون کلمات کہ چیس چیس بار اور دخل کرو امین لاله الا البکہ چیس بار
 یعنی انکی سو کی پوری ہو جاوی پس جب جم ہوئی آیا وہ الصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نی پس عمل کرو ہر طرح روایت کی یہ کہ حمد اور تسلی اور داری نی **ف** پس کرو تم ہر طرح شاید مراد یہ ہی کہ
 ہے ہر نماز اور یہ سب فقرہ حضرت کی ایک جود و کرسی ہوا اور اگر حضرت تقریر نہ کرتی ترا خواہ سب محبت ہوتا یہ **ع** وَعَنْ عَلِيٍّ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَعْوَادِ هَذِهِ الْمَثَلَةِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي
 دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمِنَهُ اللَّهُ
 عَلَى إِمَارَةٍ وَدَارٍ جَارِهِ وَأَهْلٍ ذَوْنِ رَأْيٍ حَوْلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ
 اور روایت ہی حضرت علی رضی کہ کہا سنا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی او برکتیوں اس میں کہ یعنی منبر پر فرمائی تھی جو کہ یہی
 آیت الکرسی چھی ہر نماز کی نہیں نہم کرتی اوسکو دخل ہونی بہشت کی سی مگر موت اور جو چڑھی اوسکو اوسوقت کہ جاوی خواب گاہ یعنی میں اس
 دینا ہی اوسکو اللہ اوسکی گھر پر اوسکی ہمسایہ کو یعنی جو گھر کہ اوسکی گھر سی ملی ہوئی میں اور کہتی گھر کہ اوسکی یعنی اگر چہ اوسکی گھر سی نہم
 ہوئی ہوں روایت کی یہ بہت ہی فی شعب الا یامنین اور کہا کہ اسناد اوسکی ضعیف ہی **ف** اول مضمون حدیث کی بظاہر میں ایک شکل
 وارہ ہوتا ہی کہ موت مانع دخول جنت کی نہیں ہی بلکہ یہ جان والی ہی جنت میں غل ہر سہ معلوم ہوتا ہی کہ یوں کہی الا بحسبہ اس لمی کہ تہ
 مانع دخول جنت کی ہی کہ اس عالم میں آدمی پیدا و سکا جواب میں یہی کہ موت پردہ ہی درمیان خل جنت کی پس جب کہ موت اور جو چکی
 حاصل ہوتا ہی دخول جنت کا لہذا ذکر الطیبی در بعضی کہتی ہیں کہ مراد موت سی ہوتا بندہ کا قبر میں ہی پہنلی و تہی کی جب کہ ہی کا قبر کو
 جاوی کہ بہشت میں بلا توقف اور یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال میں عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی او اول جملہ حدیث
 کا تسلی اور ابن جان اور طبرانی نی ہی روایت کیا ہی اور ایک روایت میں قل ہو اللہ ہی اوسکی ساتھ یہی الی ہی **ع** وَعَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ صَلَاةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ
 مِنْ صَلَاةٍ الْغَرْبِ وَالضُّبْحَةِ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَيَّدَ لَهُ الْخَيْرُ وَجِيءَ وَهُوَ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَطُمِئَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ
 وَبُرِّفَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْرًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَكَانَ يُجَلُّ

لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِيهِ إِلَّا الشِّرْكَ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمْدًا لَا مَرْجَلًا يُفْضَلُهُ يَقُولُ أَفْضَلُ مَا قَالَ رَوَاهُ
 أَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ حَقًّا عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِلَى قَوْلِهِ إِلَّا الشِّرْكَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ
 وَلَا يَدِيهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عبد الرحمن
 بن غنیمت ہی اور بنی فضل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت بنی جو شخص کہیں پہلی پہر کی جگہ نمازی اور پہلی مؤثر بنی بانوہر کی نماز
 مغرب و صبح ہی یعنی جسطرح تشہد کی پہلی بیٹیا ہی اسی پہلی بیٹیا بعد مغرب و صبح کی پہلی کہہ کہہ بنین کو بی معبود و مگر اللہ کے کیلا ہی نماز
 کوئی شریک و سکا او سکی ہی ہی با و شہادت و او سکی ہی ہی توفیق و سکی با تہہ بن ہی پہلی ہی و زید و زنا ہی اور با تہہ ہی اور وہ ہجیر
 برفاد ہی دس با لکھی جاتی ہی و طلی او سکی ساتھ ہر ایک کی دس نیکیاں در دو رکعت جاتی ہیں اوس دس برائیاں اور پندرہ کی جاتی
 ہیں و طلی و سکی دس دوزخ اور موتی ہیں یہ کلمات و طلی و سکی المان ہر بی چیز ہی در بنا و شیطان راندی ہوئی ہی اور بنین ہجیر و طلی
 کئے گناہ کی ہر ایک کرسی او سکی یعنی سبب فی فوق استغفار یا مغفرت کردگار کی مگر شریک یعنی اگر شریک کر لگا بنین بخشنا جائی گا اور ہر گناہ
 بہترین لوگوں کا از روئی عمل کی مگر وہ شخص کہ زیادہ ہو و اوس یعنی زیادہ کہی او ہجیر ہی کہہ او سنی روایت کی پہلہ حمد کی اور روایت کی
 ترمذی ہی مانند سکی ابو ذریٰ نا قول و سکی الا الشِّرْكَ وَتَبِينَ و کر کیا نماز مغرب کا اور لفظ بیدہ الخیر کا اور کہہ یہ حدیث صحیح غریب ہی
 وَحَنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قَبْلَ خُجْدٍ فَعَقَوْا عَنْنَا كَثِيرَةً
 وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ أَجْرُهُمْ مَا دَأَبْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِّنْ هَذَا الْبَعْثِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَفْضَلُ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوا
 صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَدُ كُرُونِ اللَّهِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حَمِيْدٍ الرَّائِي هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ
 اور روایت ہی عمر بن الخطاب یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی فوج طرف ملک نجد کی بس غنیمت لائے غنیمت بہت ورجل ہی
 کے انہوں نے پہر بنی میں یعنی طرف مدینہ کی ہر ایک ایک شخص بنی ہم میں ہی کہ یہ نکلا ہا بنین کہی جنی کوئی فوج کہ جلد ہو پہر بنی میں اور زیادہ
 ہو غنیمت میں اس فوج ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لی کیا نہ تبار و بنین نکلو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت میں اور زیادہ ہو پہر بنی میں اور کیا
 ہوں جن وہ قوم کہ حاضر ہوئی نماز صبح میں پہلی یا دکنی رہی اللہ کی بیان ان کے نکلا اقباب پس یہ لوگ ہیں بہت جلد پہر بنین اور
 زیادہ غنیمت میں روایت کی یہ ترمذی ہی اور کہہ یہ حدیث غریبہ اور حماد بن حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرنی میں
 ف یعنی اولن لوگوں کو متاع دنیا تہہ لگی اور وہ فانی ہی اور او کو ملتا ہو و سنی ویر میں بہت سالوات عقی کا روہا ہی ہی جیسا کہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ فی اعندکم نیند و اعند السباق یعنی جو کچہ تہا ہی پاس فانی ہی اور جہا اللہ کی پاس باقی ہی پس یہ ہوی انسا
 اوسنی غنیمت میں در پہر ہی جلدی اوسنی ع: بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ
 وَمَا يَأْخُذُ مِنْهُ بَابٌ سَجِّ بَيَانِ او ہجیر کی کہ بنین جائز کرنا او سکا نماز میں اور او ہجیر کی کہ جائز ہی نماز میں
 یعنی ان باب میں مکروات اور محرمات اور منقذات اور مباحات نماز کی مذکور ہیں ع: الْفَصْلُ الْأَوَّلُ
 فَسَلِّ سَلِّ عَنِ مَعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَصْلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذْ عَصَى كَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَإِنْ كُنْتُ أَمْسِيَهُ مَا شَأْنَكُمْ
 تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَعَلُوا يُضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَيِّمُونَنِي الْكُفَى سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ
 اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي هُوَ أَوْ أَحَدٌ مَّا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ قَوْلَ اللهِ مَا لَكُمْ فِي ذَلِكَ خَيْرٍ
 وَلَا شَقِيٍّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصِلُ فِيهَا مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِلَّا مَا هِيَ الشَّيْبَةُ وَالشَّكَايَةُ وَفَرَأَهُ الْقُرْآنُ
 أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثٌ
 جَعْمٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مَنَارًا جَاءَ يَا نُصْرَتِ
 الْكُفَّانِ قَالَ فَلَا تَأْتِيهِمْ قُلْتُ وَمَنَارًا جَالٍ يُظْهِرُونَ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ يُجَادُونَ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَيْهِمْ
 قَالَ قُلْتُ وَمَنَارًا جَالٍ يُخْطِرُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يُخْطِفُ مَنْ رَافَقَ خَطْبَهُ
 تِلْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لِي كُنْتُ سَكِيًّا

هَذَا وَاجِدٌ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ
 الْحَمِيدِ وَصَحِيحِ فِي جَامِعِ الْأَصُولِ بِلَفْظٍ كَذَا فَرَقَ الْكُفَى
 روایت ہی معاویہ بن حکم ہی کہا اور وقت
 کہ میں نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں چمکیا کرتی تھیں تو میں کہتا ہوں کہ یہاں سے کہا ہوا کہ جو قوم نے
 ساتھ لکھو انہی کی یعنی سلیبی کہ نماز میں ہر جواب چمک دیتا ہی پس کہا میں یعنی دل میں کہ جو ان میں سے کسی کی بھی حال نہ تھا کہ وہ کہتی
 ہو وقت میرے شروع کیا تو میں نے کہ اے نبی! تیری انگلیاں اپنی اپنی یعنی وسطی جب کرنی اور بچک کی کی پس جب کہا میں نے ان کو کہ جو
 کرنی میں مجھ کو غصہ ہوا میں یعنی بسبب جانشی ہر اسی فعل کی لیکن جب میں پس جب نماز پڑھ رہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اب میرا اونگی اور ان میں سے کہ میں کسی سکھ لانی والی کو پہلی حضرت اکی در پڑھی حضرت کی کہ بہت چاہا ہو سکھ لانی میں حضرت
 سے پس قسم ہی اللہ کی نہ ڈانٹا مجھ کو اور نہ مارا مجھ کو اور نہ برا کہا مجھ کو یا تحقیق یہ نہ نماز نہیں لایں ہی میں کوئی چیز یا تو ان کو دیکھو کسی سوال
 نہیں کہ نماز تسبیح اور کبیر ہی در پڑنا فراموشا ہی یا مانند اسکی فرمایا میں نے خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ الفاظ حدیث کہ
 حضرت نے لیون میں فرمائی یا اور طرح مانند اسکی اور کہا میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی نہیں جانتا میں اب تک اس حکم
 دین کی اور تحقیق دیا اللہ ہی سکھ سلام اور تحقیق ہم میں ہی کتنی شخص میں کہ اکی میں کا ہوں اس فرمایا حضرت نے پس مت چالو ان کو
 پاس کہا میں ہی درم میں ہی کتنی شخص میں میں گون بد فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ باقی میں و سکھ دینی دونوں میں ہی یہ ہم ہی کہ پیدا ہوا ہی
 نفسوں انکی میں نہیں تاثر و سکھ نفع اور ضرر میں پس باز کہیں ان کو یعنی کام کرنی ہی باز میں اس ہم ہی کہا معاویہ نے کہ کہا میں ہی درم
 میں ہی کتنی شخص میں کہ خطا کہی تھی میں یعنی جیسی رمال خط کہیچ کہ احکام اور احوال غیس کے بتائی میں فرمایا تھی ایک نبی نبیا میں سو
 خطا کہی تھی تھی پس شخص کے موافق ہو خطا و سکا اور نہ خیر کی پس وہ نہیں جانتا ہی اس بات کو روایت کی یہ ہم سلم نے کہا مولف نے کہ قول
 اسکا کہی تھی سکتا ہی میں صحیح سلم میں اور کہ جیسی میں و صحیح کہا گیا ہی یہ لفظ کتنی سکتا کا جامع الاصول میں ساتھ
 کہنے لفظ کذا کی اور کہی تھی کی فہم کہ جو مجھ کو مان تیری یہ لفظ عرب میں وقت تعجب کے اور بعد جانشی ایک امر کی ہتھال کرنی میں و
 حاضر یہ کہ چمکی تھی دالی فی انجو اللہ کہا ہو گا معاویہ نے اسکی جواب میں رحمت اللہ علیہ اور اس کے معلوم ہوا کہ چمکیا تھی کہ جو میں رحمت اللہ علیہ

کتابت حرام ہے نمازین اور مقصد نماز کا ہی اور حضرت فی دس شخص نماز کی پہرہ کی کا حکم ایسی کیا کہ وہ جاہل تھا اور نہ سنا تھا کہ کلام کرنا
نمازین منسوخ ہوا اور کہا نووی نے کہ جب کچھ نمازی یہ حکم بعد باطل ہوئی ہے نماز اسکی جلیبی کہ خطاب کیا اسکو اور اگر کسی پر جمعہ بعد نمازین
باطل ہوئی اور کہا ابن تیمیہ نے اگر کسی اپنی نفس کی لیے یہ حکم بعد نہیں فلسفہ ہونی ہی جیسی ریختی اسکی کہنی میں نہیں فلسفہ ہوتی اور نہیں
لائی ہی اس میں بالذاتی دیوں کیسی یہ پہلی فرمایا کہ تا کجا با وئی اس سے تسبیح اور ذکر کہ یہ اگرچہ کلام میں لیکن نہیں رادہ کیا جانا ساتھ
انکی خطاب کرنا کو نکو اور سبھا نا او نکو اور مراد باتون آدمیوں کی ہی وہ کلام ہی کہ خطاب کی سکین ساتھ وکی کو نکو اور ما باک سکین و سکو کو نکو
سے لکھا ہی فقہاری کہ اگر نماز پڑھتی ہوئی ہی کوئی پوچھی کہ کس جنس کا ہی ال تیرا اور وہ کسی انجیل البغال الحمیر یا ایک یا زینتی والی کی اگر
کتاب ہری ہی اور ایک شخص بھی نامی کھڑا ہی درویشی کیا یا بھی خدا کلتا یعنی ای بھی لی لی کتاب پس دونوں اگرچہ زمین قرآن
کے میں لیکن زبیکہ بقصد خطاب کیے پڑھیں یا سہم گوئی نماز اور اگر ارادہ قراءہ کا ہو فلسفہ نہیں ہوتی اور کا میں عرب میں دن کو کہتی تہو
کہ وہ ساتھ تجارت و شباطین اور ارواح خبیثہ کی مناسبت کہتی تہی و شباطین خیرین سچہ اور چوٹ او نکو کہہ جاتی تہی اور وہ
دعوی علم غیب کا کہ کو نکو خیرین دیتی تہی پس وکی باس حافی منہ فرمایا چنانچہ در روایت میں ہی آیا ہی فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو کوئی جاوی آثار علی باس یا کا میں باس چرمانی او کی کہی کو بس تحقیق وہ کا فر ہو ساتھ دس چیز کی کہ اقاری کی کو
محمد یعنی قرآن پہلہ امام احمدی روایت کی ہی ساتھ سند صحیحہ کی او پر ہری او معنی کا میں کی تو معلوم ہو ہی اور عواف او سکوت ہی میں کہ یہاں
کہ تا ہی معرفت چیزوں کی اور جو ہی کی چیزوں کا اور مکان کم ہو ہی چیز کا اور ایک ہی خط کہینچہ یعنی حضرت ادیس یا دانیال
علیہما السلام اور اس عبارت ہی کو ہی بہتہ سمجھی کہ علم مل جائی بلکہ یہ تعلق بالحال ہی کہا خطاب فی کہ حضرت فی فن و افق خطہ ازرا
نہج کہ فرمایا ہی اور معنی اسکی یہہ میں کہ نہیں موافق ہو سکنا خط کیا ساتھ خطا و س ہی کی اس ہی کہ خطا او کا معجزہ تھا انتہی اور موافقت
خط کی غیر معلوم ہی اس کہ نہیں معلوم ہوتی موافقت مگر تو اتری ایضاً کہ منقول ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی یا اس جیسی خط کہینچہ
میں کیونکہ معلوم ہو کہ وہ ہی ہی بطریق کہینچہ ہی او سکوت ثابت کہ ناقص یا تو اتری جا ہی اور یہہ مخال ہی پس خطاب فی او کی ہوا
کو کہ تا ہی او سکوت درست ہوا او نکال کیے اور ذرا عمال اسی قبیلہ کی ہیں نزدیک علماء متقدمین و مشائخ متحققین کہ ہی حکم کہتی ہیں و اخیر
عبارت کا مطلب ہی کہ لفظ لفظ اعلام تصحیح کی ہی جو چاہی ہر کی اور ایک خط کہ منظرہ عدم صحت کا کہتا ہی نشان صحت کا کہین تو لفظ
لذا کا او سپر کہتی ہیں جیسکے صاد با صحت کہتی ہر حاصل یہہ کہ لفظ لفظی کا ثابت ہی اصولین رساقط ہی مصالح میں میں منظرہ عدم صحت کا
او پر نہ کرنا چاہی کہ جامع الاصول میں لفظ لفظ لفظ تصحیح وکی کہ دی ہی کہ اصول میں یون ہیں بحرح و عین عبد اللہ
ابن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوۃ فیرد علینا فکنا نرجعنا
من عند النجاشی سلمنا علیہ فلم یرد علینا فقلنا یا رسول اللہ کنا نسلم علیک فی الصلوۃ
فیرد علینا فقال ان فی الصلوۃ لکشف لا یتفق علیہ اور روایت ہی عبد المدین سعودی کہ کہا ہی ہم سلام کرتی او پر ہی صلی
علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی نمازین پس جواب ہی کہوں جبکہ ہر کر آئی ہم نجاشی کی پاس سلام کیا ہم ہی او پر پس نہ جواب آیا
پس کہا ہم ہی ہی رسول خدا کی ہی ہم سلام کرتی آپ پر نمازین پس جواب کہ ہی آس کہو یعنی آئی ہی جواب کیوں نہ پاس آیا
حضرت فی تحقیق نمازین البتہ شغل ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی حدیث نجاشی بادشاہ حبشہ کا او پر دین انصاری کی تھا

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا حق ہونا تو رتبہ عجیب غیر معلوم کر حضرت پر سلام لایا تھا اور سن تو مجھ کو یہاں انتقال و کما ہوا اور حضرت نے صحابہ کی ساتھ کھڑی ہو کر غائبانہ اوکلی جنازہ کی نماز پڑھی پس وہ اذکر کہ حضرت سی عقیدت تہایت کہتا تھا صحابہ فی حبیبہ کہ چہ نہ کہ میں بائی تو اوکلی ملک میں اکثر صحابہ گئی وہی صحابہ کی ان کو غنیمت تھا کہ جو بخت دست گذاری کی حبیبیہ فی حضرت کی خبر سی کہ ہجرت کر کر مدینہ میں رونق افزا ہوئی ہیں وہ یہی حاضر ہوئی پس اس وقت کا حال بن سعود میان کرتی ہیں کہ میں نبی او کا خلد میں تھا موافق پہلی عادت کی مینی سلام حضرت پر کیا حضرت نے جواب دیا اور نماز کی بعد فرمایا کہ نماز میں شغل ہی نبی شغل پڑھنی قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور مناجات کا ہی وہ البتہ ہی کلام کر نیسی تہہ دمیو نکلی پس اس معلوم ہو کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز میں حرام ہی اور شرح منیہ میں لکھا ہی کہ اگر جواب سلام کا تہہ سی یا مری دی یا کوئی اوکلی کچھ طاعت ہی پس وہ اشارہ کر سی سہرا انگوٹھ سی ہاں کا یا نہ کہ نہیں فاسد ہوئی نماز اوکلی لیکن کہ وہ ہوتی ہی بوع و عن عقیقہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوی الذکاب حیث یسجد قال ان کنت لک الذکاب فاحک متفق علیہ اور روایت بھی تہہ اوکلی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بچ حق ایک شخص کہ کہ چہا اوکلی حال نفس ہی کا کہ میں مبارک نہا ہوں میں نماز میں شغل کو سجد کی گھڑ میں فرمایا مینی اوکلی جواب میں کہ نبی فرمایا ضرور لیکن ایک بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی شرح منیہ میں لکھا ہی کہ وہ ہی نکھر سجدی کی کی سی ہشانی مگر جو سجدہ نکھر کی سبب تہہ فرائز کی تو برابر کر لی کیا بار دو بار زیادہ اس نکھر سی بوع و عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخضر فی الصلوة متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تہہ کہ نبی سی پہلو نماز میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی و عن عائشہ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاشیعۃ فی الصلوة فقال ہوا خیر من ان یختلسہ الشیطان من صلوۃ العبد متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پہلو چہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ادھر ادھر دیکھتی سی نماز میں پس فرمایا کہ وہ اچانک لبتا ہی کہ اچانک لبتا ہی و سکوشیطان نماز بند کی سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی و عن ابی ہریرہ دیکھتی سی شیطان اچانک لبتا ہی نماز بند کی سی کمال و سکا اور مراد ادھر ادھر دیکھتی سی یہ ہی کہ گردن پھیر کی ادھر ادھر دیکھی طرح کہ منہ فیکہ سیطرت سی پیر جاوی پس یہ کہ وہ ہی اور اگر اس طرح دیکھی کہ سینہ ہی بالکل قبلہ سی پیر جاو نماز فاسد ہوتی ہے اور کہ انکسیر ان سی ادھر ادھر دیکھی تو نہیں فاسد ہوتی اور نہ کہ وہ ہوتی ہی لیکن خلاف اولی ہی بوع و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیتھلین اقوام عن رفعہم ابصارہم عند الدعاء فی الصلوة الی السماء او لخطف ابصارہم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ باز میں لوگ و ٹھانی نگاہ نبی کی سی وقت دعا کی نماز میں طرف آسمان کی اچانک جاوے لگی کہ نہیں و نکھی روایت کی یہ سلم فی و یعنی جاہی کہ باز اوین او ٹھانی نگاہ کی سی والا اچکی جاوین لگی کہ نہیں و نکھی نماز میں مطلق نظر او برا و ٹھانی کہ وہ ہی خصوصاً وقت دعا کی اس کے کہ وہم جانا ہی اسکا کہ اللہ تعالیٰ کی لمبی مکان معین ہی اوپر پاک ہی مکانیت سی اور روایت کی گیا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم او ٹھانی تہی نماز میں نظر اپنی حبشہ زل ہوئی یہ کہ بیت والزمین ہم فی صلواتہم فاشعون بیت کیا حضرت فی سر مبارک پنا اور خارج نماز سی وقت دعا کی نگاہ اوپر او ٹھانی مین اختلاف

پہلے بھی کر دیا کرتی ہیں بعضی بار صحیح یہ بھی کہ انہاوی بیح ہر وعظ ابنی قتادہ قال کما رایت النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم یؤثم الناس وامامہ یبذت ابی العاص علی عاتقہ فاذا سارکع وضعها
 واذا سارفع من الشجر اعاکھا متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
 امامت کرتی تھی لوگوں کی اور امام بیٹی ابو العاص کے ہوتی اور موٹھی حضرت کی پس جسوقت کہ کھڑے کرتی بیٹھا ہوتی یعنی ساتھ
 اشار کی اور جسوقت کہ اٹھتی بیٹھی سی اوٹھا لیتی او سکو اجنبی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی خاوند حضرت زینب بیٹی ان حضرت کی اوٹھ بیٹھی تھیں امام و اس پر ایک بہہ وار دھوتا ہی کہ یہاں اوٹھانا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور کہنا زمین پر اور پہر اوٹھانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بھی ہو کہ وہ تو ضرور ہوگا پس خطا
 کہتا ہی کہ اوٹھانا آنحضرت کا امامہ کو قصداً نہ تھا بلکہ وہ سبب بیت الفت کی کہ حضرت سے کبھی تھیں نماز میں ہی انکر حضرت سے جسٹ
 جاتی تھیں اوٹھ ہی پر چڑھتے تھیں اور وقت رکوع کی کبھی شریف سے اگر زمین حضرت اوٹھ لیتی اوٹھ لیتی تھی پس اوٹھانا اور اوٹھانا حضرت
 سے نہ ہوا اور نسبت کرنا ان فعلوں کا طرف حضرت کی مجاز ہی پس حاجت نہیں اسکی کہ کہیں کہ یہ فعل کثیر تھا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کہ بڑی درجہ
 ہوا اور ایسا ہی یا تو جسے کل یہ کہ یہ حالت پہلی حرام ہونی فعل کثیر ہی تھی یا یہ مخصوص ساتھ حضرت کی ہوا واللہ اعلم ع ح وعظ ابن
 ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشاءب احدکم فی الصلوۃ فلیکظم
 ما استصاع فان التیطن یدخل رداه مسلمہ وفي رواية للبخاری عن ابی ہریرۃ قال اذا تشاءب
 احدکم فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع ولا یقلن ہا فاما ذلکم من التیطن یضحک منہ
 اور روایت ہی ابی سعید کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا نماز میں پس جا ہی کہ بند کری جب تک
 کہ ہو سکی پس تحقیق شیطان گھر جا ہی یعنی منہ میں روایت کی یہ مسلم نے اور بیح روایت بخاری کی ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا جسوقت کہ جا
 لے ایک تمہارا نماز میں پس جا ہی کہ بند کری جب تک کہ ہو سکی اور نہ کہی لفظ کا لغتی جیسی جمائی کی وقت ابی خنیار یہ لفظ بھی منہ سے نکل
 جاتا ہی سو اسکی تھیں کہ یہ شیطان ہی ہی ہوتا ہی وہ اس وقت جمائی سبب بیٹہ ہر نی اور کہ وزت جو اس وقت قبل برن کی ہوتا
 ہے اور باعث کسل کی ہی عبادتیں اس کے اوٹھ نسبت شیطان کی طرف جمائی لی ابی بن منہ میں گھسٹا ہی یعنی ایسی حالت میں پہنچا
 اور باز کہنا عبد دست خوگ سکویس ہوتا ہی اوٹھنی سی وکی یہ مراد ہی کہ خوش ہوتا ہی ایسی حالت دیکھ کہ یہ باعث کسل کر
 ہے عبادتیں پس فرمایا کہ جہاں تک ہو سکی وکل و سکو اور منہ بند کری اور طور منہ بند نہ کیا یہ ہے کہ ہونٹ پیچنی و بیجی کا ہونٹ دانتوں
 میں پکڑی یا بیت بائیں ہاتھ کی منہ پر کہی ع ح وعظ ابنی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان عقریثا من الجن تفلت البارحۃ لیکقطع علی صلواتی فامکننی اللہ عنہ فاخذ ثلثہ فاکرہت
 ان امریطۃ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظر الیہ کلکم فذکر ت دعوۃ آخر
 سلیم رب ھب لی ملکا لا یتنبی لاحد من بعدی فردتہ خاسئاً متفق علیہ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق ایک یوحنا بن منہ میں شیطان سرکش جب آتا
 طے رات تاکہ لوٹتی مجھ پر میری بر قدرت دی جو کہ اندر و سرس پکڑا میں اس کے پس امامہ کی تھی یہ کہ باندہ کو بولن او سکو ایک سونہ

فَكَانَتْ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّشَاوُحِيُّ وَالتَّحَارِيُّ مُحَمَّدٌ

اور روایت ہی کتب بن حجر و سبکی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ وضو کرے ایک تم میں سے جس نے اچھا کرے وضو اپنا
پہر نکلی قصہ کہ طرف مسجد کی بسن تشبیک کرے در میان او نگلیوں اپنی کی اس کے تحقیق دو نماز میں ہی روایت کی یہ حدیث اور
ترمذی اور ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی فی **ف** اچھا وضو کرے یعنی ساتھ داب و ریشراط اور حضور کی کرسی اور لکھا ہی علماء فرما
کہ جب قدر توجہ اور حضور وضو میں حامل ہوگا وہی قدر نماز میں ہی ہوگا اور تشبیک نہ کرے یعنی انگلیاں ایک ساتھ نہ کرے اور سر نہ تہہ کی ونگلیوں
میں نہ الی اس طرح کہ جب نیت نماز کی جائے تو گویا نماز ہی میں ہوتا ہی اور تشبیک نماز میں ممنوع ہی اس لیے کہ منافعی ہی خشوع و خضوع
کے پس راہ میں ہی ممنوع ہوگا اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز میں ممنوع ہی راہ میں ہی مکر فی جائی اور ہمین غیبی ہی اس کے لیے
جائے کہ نماز کی راہ میں ساتھ حضور اور خشوع اور داب و ریشراط اور بخاری فی صحیح بخاری میں ایک باعث کیا ہی وسطی تشبیک
کے مسجد میں راہ میں و وجہ نشین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہیں اس کی جواز پر پس علماء نے لکھا ہی کہ نہی اوس صورت میں کہ بطریق سبکی
ہو اور جائز ہی بطریق تشبیل کی یا ممکن ہے کہ حل کرے و سبکی پہلی ہی ہی ہی **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا التَّفَتَ
انْصَرَفَ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّشَاوُحِيُّ وَالتَّحَارِيُّ مُحَمَّدٌ اور روایت ہی ابی ذری کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی الصدغرت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوس حالت میں کہ وہ نماز میں ہوتا ہی جب تک کہ اوہ راہ میں
نہیں دیکھتا یعنی گردن پہرے پس جبکہ اوہ راہ میں دیکھتا ہی تو اسی ہی وس متہ پہرے لیتا ہی روایت کی یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی
ف کہا ابن کثیر کہ مراد منہ پہرے ہی کہ دینا تو ایسا ہی و ترمذی حدیث انس سی لایا ہی و توضیح کی ہی کہ جب کبہ راہ میں بندہ نماز
میں متوجہ ہوتا ہی اوپر پروردگار تعالیٰ ساتھ ذات بزرگ اپنی کی اور جب اوہ راہ میں دیکھتا ہی و غیرہ کس طرح دیکھتا ہی بندہ تو فرمایا
اسد تعالیٰ ابن آدم کسکی طرف دیکھتا ہی تیری ہی کوئی ہی پہرے ہی کہ اسکی طرف دیکھتا ہی متہ اپنا میری طرف لا اور جب بار بار اوہ
اوہ دیکھتا ہی تو پہرے جل علی سطر فرماتا ہی اور جب میری بار دیکھتا ہی تو میری لیتا ہی حق تعالیٰ بنا روی مبارک اس سے
يُحَرِّعُ : وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَكْثَرُ أَجْعَلْ بَصْرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِ الْكِبَرِيِّ مِنْ حَرْبِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ہی
علیہ وسلم نے فرمایا ہی انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہ سجود کرتا ہی تو روایت کی یہ پہرے ہی سنن کبیر میں طریق حسن ہے انس سی کہ مراد
کیا ہی اسکو **ف** ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی اس پر کہ مستحب نظر کرے ہی سجود کی جگہ ساری نماز میں اور یہی ہی عمل شافعیہ کا لیکن
طبیعی کہا ہی کہ مستحب کہ قیام میں نظر سجود کی جگہ کہی اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجود میں ناک کی طرف و التحیات میں رکوع
کس طرح اور یہی تدبیر خفیہ کا ساتھ زیادتی اسکی کہ سلام میں کندہ ہر نظر کہی اور بعضی علماء نے کہا ہی کہ حرم شریف میں نظر کعبہ پر
رکھی اور حدیث ہی یہ ہے معلوم ہو کہ نگاہ بندہ کرے نماز میں رکود ہی اور اصل مشکوٰۃ میں بعد لفظ رواء کی سفیدی چھوٹی ہو چکی کسی
شراح فی یہ عبارت لاوی ہی السبعی اخبرک **يُحَرِّعُ : وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَلْفَافُوا فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ لَلْإِلْفَافِ هَلَكَةً فَإِنْ كَانَتْ بَعْضُ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ لَا تَلْفَافُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ایسی ہی کہ کہا فرمایا اے علیؑ میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بیٹی میری بیچ لیا اور ہر دو ہر دو گھنٹی سی نماز میں اس کو ادھر
 اور ہر دو گھنٹا نماز میں یعنی گردن پیر کر سبب ہا کی کاپس اگر ہر دو وقتوں میں نہ فرضوں میں روایت کی یہ ترمذی فی سبب
 ہا کی کیا ہی یعنی آخرت میں اس ہی کا طاعت شیطان کی کاپس اگر ہر دو فرض یعنی اگر راضی ہو یا ہی ساتھ نقصان نماز کی اور فوت ہوئی نماز
 اس کاپس نماز میں کہ کہہ کر اور اس کا یہ نسبت فرض کی اس ہی نہ نماز فرض میں کہ اتہام کمال کرنی اور اس کا یہ ضروری اور حقیقت میں نقصان
 نقصان کا باعث نقصان فرضوں کا ہی اس کے کہ لوافل کلمات فرائض کی ہیں پس غرض اس ہی یہ نہیں ہی کہ نقصان میں اور ہر دو
 دیکھنا کہ وہ نہیں ہے بلکہ رغبت دلائی ہے کہ فرضوں میں یہ فعل نہ کری خوب حیا ط کر لی ہیں اور ہر ترمذی ہی کہ جعل حدیث کا یہ ہی
 کہ کہ اس ہی اس فعل کی نفی میں کہ ہی نسبت فرضوں کی : ح : وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَلْخُطُ فِي الصَّلَاةِ عَيْنًا وَشِمَاكًا وَكَأَيْلَوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
 اور روایت ہی ابن عباسؓ ہی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بیٹی لیا اور ہر دو ہر دو گھنٹی سی نماز میں اس کو ادھر
 تہہ گردن لایا ہی بیٹی یعنی ہی کہ روایت کی یہ ترمذی اور نسائی فی سبب اس طرح دیکھنا اس ہی تھا کہ نا لوگ معلوم کریں کہ یہ نماز کا باطل
 نہیں کرتا یا اے علیؑ یہی احوال مقتدون کی تھا اور اس ہی معلوم ہوا کہ ہر دو پیر نماز گردن کا ہی نہ کنا ہیوں ہی دیکھنا اگرچہ ترک ولی
 ہے : ح : وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْعَطَّاسُ وَالنَّعَّاسُ وَالشَّاعِرُ وَبَنِي
 الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالشَّرَّافُ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عدی بن ثابت
 سے اون فی نقل کی ہی اب سے اون فی نقل کی عدی کی داد اسی کہ اون نے بیچائی حضرت تک فرمایا حضرت فی کہ چہینکنا اور او گنا
 اور جمالی یعنی نماز میں اور حیض آنا اور قی آئی اور نکسیر یہ یعنی شیطان ہی ہی روایت کی یہ ترمذی فی سبب چہین
 کہ نماز میں واقع ہو نہ شیطان ہی میں یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزوں ہی اور مرد چہینکنا ہی چہینکنا اکثر ہی پس یہ نہیں منائی ہی
 اس حدیث کی کہ الحدیث دست رکھنا ہی چہینکنا کو سلبی کہ مراد اس ہی چہینکنا معتدل ہی اور چہینکنا معتدل یہ ہی کہ تین ہی کہ ہر
 اور ہر دو جبہ تطبیق دونوں حدیثوں کی یہ ہی کہ دوست رکھنا ہی الحدیث کی چہینکنا کو خارج نماز کی اور چہینکنا کہ کہہ وہی اندر نماز
 کے ہے اور اون چیزوں شیطان خوش سلبی ہوتا ہی کہ چہینکنا مانع قرآنہ اور حضور کا ہی اور اونگاہ درجمالی باعث کسل و سستی
 کے ہیں عبادت میں اور حیض اور قی اور نکسیر مفید نماز کی ہیں اور پہلی تین چیزوں کی بعد لفظ فی الصلوٰۃ کا ذکر کر کے جدا کر دیا اونکو تین چیز
 اخیر ہی اس کے کہ تین چیزوں اخیر کی مفید نماز کی ہیں بخلاف تین چیزوں پہلی کی کہ وہ مفید نہیں : ح : وَعَنْ مُطَرِّفِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمِنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلَجُوفِهِ أَزْيَرُ كَأَزْيَرِ
 الْمَرْجُلِ يَغْنِي بَيْنِي فِي رَوَايَةٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزْيَرُ كَأَزْيَرِ
 الرَّجُلِ مِنَ الْبُكَاءِ سَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ أَكْثَرَ رَوَايَةٍ الْأَوَّلَى وَأَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ
 اور روایت ہی مطرف بن عبد الدین شخیر ہی امن فی نقل کی ہی اب سے کہ کہا یا بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس وسالت میں
 کہ دو نماز پڑھتی ہی اور اون کی اندر سی دانز آئی ہی مانند آواز جوش کرنی تو بکے یعنی روتی ہی اور ایک روایت میں ہی کہ کہا دیکھا فر
 مائے اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی ہی اور سہینہ اون کی میں آواز تھی مانند آواز بکے کی زولی ہی روایت کی یہ محمد فی اور روایت کر

انسانی فی روایت پہلی اور ابو داؤد و ابی دومیری **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روتی سی نماز باطل نہیں ہوتی اور یہاں سے لکھا ہی کہ اگر آہ
 کری یا کہ کبھی یا آواز سی رودی اگر یا ذکر فی بہشت اور دوزخ سی ہی نہیں ٹوٹتی نماز اور اگر درود بصیبت سی ہی ٹوٹ جاتی ہی
شرح **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسُ**
الْحَصَى فَإِنَّ الرِّجْمَةَ تَوَاجَعُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّنْسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہی ابی ذری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ کھڑا ہووی ایک ہمارا بطرف نماز کی پس نہ دور کری ہاتھ سی لنگڑ
 پس تحقیق رحمت ستا ہوتی ہی او سکی روایت کی پہلے حماد و ترمذی اور ابو داؤد و تنسائی اور ابن ماجہ **ف** رحمت ساسی ہوتی ہی
 پس نہیں لائق ہی کہ اس مقام میں ادبی کری اور کیسی ساتھ لنگری کی تا بانی انوار فضل و رحمت کی سی محروم نہ ہووی **شرح** **وَعَنْ**
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ
فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرْتَبُ وَجْهَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا دیکھا سی صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک غلام کو کہ
 ہمارا تھا کہا جاتا تھا اسکو اطلع حیوٰت کہ سجدہ کرنا ہوگا مارتا یعنی زمین پر مانتہ گردین نہ بہری پس فرمایا حضرت فی ایسی حال
 خاک کو دہ کر مٹا ہی کو روایت کی یہ ترمذی **ف** ایسے ہوگا مارتا مٹنے خاک کو دہ ہووی کہ یہ قریب تر ہی طرف عاجز
 اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہی **شرح** **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَلْاَخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ اَهْلِ التَّائِبِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الْمَشْنَنِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پہلو پر ہاتھ کہنی نماز میں بہ صورت ہی راحت و دوزخ میں کی روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف**
 یعنی دوزخ میں رہنا ویکی سبب بہت کھڑی رہنی کی محشر میں پس رام طلب کیگ ساتھ ہاتھ کہنی کی پہلو پر حالت نماز میں
 اسطرح کھڑی ہو سکو منع فرمایا مشابہت ساتھ دوزخ میں کی **شرح** **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلُوا اَلَا تَسُوْدُ دِيْنٌ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ وَالْعَرَبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَالتَّنْسَائِيُّ وَمَعْنَاهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بار دو دو کالوں کو نماز میں مراد دو کالوں سی پہلو پر ہاتھ کہنی نماز میں بہ صورت ہی راحت و دوزخ میں کی روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف**
 ملک نہ کر جائز ہی مارتا انکا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کی نہ زیادہ اس اس ہی کہ عمل کثیر توڑ دینا ہی نماز کو اور شرح منیہ میں لکھا
 ہے کہ کہا بعض مشائخ فی کہ یہ اوس صورت میں ہی کہ نہ محتاج ہو طرف بہت چلتی کی یعنی تین قدم ہی درپہ کہنی کی اور نہ طرف کام
 بہت کی یعنی تین چوٹوں بی درپہ کی پس جب محتاج ہو انکا اور جلا اور کام کیا بہت فاسد ہو جاتی کی نماز اس ہی کہ یہ عمل
 کثیر ہی ذکر کیا اسکو مردی فی مسوطین پہر کہا اور ظاہر یہ یہ ہی کہ نہ فرق کیا جا دی آمین اسلی کہ یہ خصت ہی مانند چلتی کی بیج
 بیش آئی حدیث کی اور صحیح یہ یہ ہی کہ نماز میں فاسد ہو جاتی ہی لیکن بیاح ہی فاسد کرنا اسکا سبب عذر کی جیسکہ مبالغہ ہی
 درسطی فرمایا درسی کسی مظلوم کی یا درسطی بچائی کیسی ہلاک سی جیسکہ کوئی گرا پڑتا ہی چہت سی یا جلا جانا ہی یا ڈوب جانا ہی تو
 توڑی نماز اور بجاوی اوکو اور اسطرح جب خوف ہو ضائع ہوئی ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی و قیمت اسکی ایک ہر ہو تو جائز
 ہے کہ نماز توڑ دینی اور لی وہ چیز اور یہاں میں لکھا ہی کہ جائز ہی ہر طرح کی سائب کو ماننا تخصیص کالی ہی کی نہیں اور حدیث

تجسّس پھر فرمایا لعنت کرنا ہون میں تجھ کو ساتھ لعنت خدا کی تین بار و کہہ دے کہ تیرا بیوی گویا کہ بکڑی میں کسی چیز کو پس جب طاع ہوئی نماز
 سے کہا کہ منی یا رسول اللہ تحقیق شام منی کی کو کہتی تھی نماز میں کیا چیز کہ نہیں سنائی ہے اب کو کہتی تھی پہلی سح اور دیکھا منی آپ کو کہہ لیتی تھی اتنے
 رینا فرمایا تحقیق شام منی کا ایسا لگ کا ٹاڈا لی و سکوند سیری پر پس کہا منی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ لکس تجھ سے تین بار پھر
 کہا منی لعنت کرنا ہوں میں تجھ کو ساتھ لعنت خدا کی ایسی کہ پوری ہی پس ہٹا کہا منی یہ یعنی جو کہہ کو رہو اتنے بار پھر ارادہ کیا منی
 کہ بکڑی و ن میں و سکوند ہی المدی اگر نہ ہوتی دعا بہائی ہماری سلیمان کی البتہ صبر کرنا شیطان بند ہوا یعنی ملعون ہی کیساتی ساتھ
 اوسکی لڑکی اہل مدینہ کی روایت کی یہی سلم فی فی یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام فی دعا جانتا کی سحر ہونی کی در تصرف کی و غیر کی
 تھے چنانچہ شیعہ اسکی بیچ آخر فصل دل کی حدیث ابو سعید کہیں گزری چکی و در میں لیل ثوی ہی ابیر البلیس جنوں میں ہی ہی رح ع
 وَحَسَنُ تَأْفِيعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَرَأَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَرَأَ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ
 إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ إِذَا سَلِمَ عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَنْتَكِلُكُمْ وَلَيْشُرَ بَيْدَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ
 اور روایت ہی ہی تاغ سی کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گزری کیا شخص پر اوس حاملین کردہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اوس پر پس جواب
 دیا سلام کا اوس شخص فی ابن عمر کو بلکہ پس پھر طرف و اسکی عبد اللہ بن عمر پھر کہا و اسکی و اسکی جسوقت کہ سلام کیا جاوی اور ایاک
 تھا رہی کی اوس حاملین کردہ نماز پڑھتا ہو پیش بولی در چاہی کہ اشارہ کری ساتھ ساتھ ہی کی روایت کی یہی ابیر البلیس
 اسل اشارہ کا دوسرے فصل میں بیچ حدیث ابن عمر کی گزری چکا کہ یہ حکم پہلی تھا پھر نسخ ہوا **بَابُ السَّهْوِ** باب
 بیچ بیان سجدہ سہو کی ف جانا چاہی کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کی جو کہ متعلق ساتھ خبر و فی کی
 اور بیچانی حکم کی میں جائز نہیں اور افعال میں ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل اسکی سیکھیں **ع ۱۰ الفصل الاول**
 فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احکمکم اذا قام یصلی جادہ
 الشیطن فلیس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احکمکم فلیسجد سجدة ثانی و هو
 جالس متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق ایک تھا را جسوقت کہ کھڑا
 ہو کر نماز پڑھتا ہی آٹا ہی اوسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہی اوس پر یہاں تک کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پادی یہ
 ایک تھا را پس چاہی کہ کمری و سجدہ اوس حالت میں کہ وہ بیٹھا ہو روایت کی یہی بخاری و مسلم فی ف یہی صورت شک کی ہی اور
 فرق در میان شک و سہو کی یہی کہ سہو میں یقین ہوتا ہی ایک جانب کا اور شک میں تردد ہوتا ہی کہ یہی ہی یادہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 شک میں ہرگز نہیں پہنچتا کہ شیطان ہی ہوتا ہی لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہی سبب غلبہ متغراق اور توجہ کی طرف اوس عالم کی
 اور حکم شک کی ہی مثل حکم سہو کی ہی بیچ واجب ہوتا سہو کی و حکم کا تفصیل حدیث آئندہ میں مذکور ہوگا **ع ۱۱ وَحَسَنُ عَطَاءٍ**
 ابن یسار عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احکمکم فی صلوٰۃ فام یکرکم صلوٰۃ
 فلما اذکما فلیطرح الشک و لیکن علی ما استیقن ثم یسجد سجدة ثانی قبل ان یسلم فان کان صلی خمساً
 شفعن له صلوٰۃ وان کان صلی اثمًا مآ لا رجع کانتا ترغی ما للشیطن رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ رَوَاهُ
 مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَ فی روایتی و شفعتها بها تین السجدة تین اور روایت ہی عطاء ابن

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظَّاهِرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَرَيْدُكَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا
صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رَأْيِهِ قَالَ إِمَّا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْتُمْ كَمَا تَنْشَوْنَ فَأَذَانِيَّتُ
فَذَكَرْتُ فِي وَادٍ اشْتَدَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَخَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَتَمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ سَجْدَتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد السلام بن سعوی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطیٰ وہی کیا
تیاہی کی گئی نماز میں پس کیا سبب عرض کیا صحابی نے پڑھی ہی نماز پانچ رکعت پس سجدی کی کسی حضرت نے بعد سلام کی دو سجدی اور ایک
روایت میں کہ فرمایا سو اسکی نہیں کہ میں ہوں آدمی مانند تمہاری ہوتا ہوں جیسی تم ہو سکتی ہو پس جبوقت پہلو ہنسن پس بادلا
مچو اور جبوقت کہ شک کری ایک تہار نماز پانچ میں پس چاہی کہ قصد کری صلوٰۃ پس چاہی کہ پورا کری اور یہ سلام پہری
پہر سجدی کری دو سجدہ روایت کی پہر بخاری اور مسلم نے یہ حدیث میں ذکر بنا رکھا اور باقی کی نہیں اور مرد وہی ہی یعنی
اگر بخاری فائدہ دے مگر بنا اقل پر کسی اور تمام کری اور شافعیہ جو قائل نہیں ہیں ساتھ بخاری مرد و خری صواب اقل نہیں انما کرتی ہیں
اور حنفیہ کی نزدیک صح صورت ادا کرنی پانچ رکعت کی تفصیل ہی کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ ہی اور اٹھ کھڑا واسطیٰ پانچون رکعت کر
پہر مردی طرف قعدہ کی جب تک سجدہ نہیں کیا ہی پانچون رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہو ہی فرض و دیگر فائدہ گئی پانچون رکعت
اور اگر قعدہ اخیرہ کر دیا پہل سلام ہی رجوع کری طرف قعدہ کی جب تک سجدہ نہیں کیا ہی پانچون رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام
ہو ہی فرض و مکی اور ملاوی ساتھ مکی چہی رکعت اور سجدی کری واسطیٰ سہو کی سلام ہی اور یہ حدیث محمول ہی اس پر کہ حضرت
بعد چار رکعت کن ٹہر کر پانچون کی لیلیٰ وہی ہی و ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اس پر کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا ہی
نہیں چہی رکعت اور اتنا کیا ساتھ سجدہ سہو کی جیسے کہ پیشانی ہی جواب کا یہ کہ احتمال ہی کہ حضرت نے بیان جواز کی لیلیٰ کیا
یہ روح و حسن ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدى صلواتی
العشری قال ابن سیرین سمنا ہا ابوہریرۃ ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الى حشیشہ
ممرضتہ فاجتاز علیہا کأنہ عصبان ووضعی یدہ الی الشری وشبک باین اصابعہ ووضعی یدہ
الاکین علی ظہر کوفہ الشری وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلوٰۃ وفی
القوم ابوبکر وعمر فہاہ ان یکلماہ وفی القوم رجل فی یدہ حبل یقال لہ ذو الیدین قال یا رسول
اللہ انسیت ام قصرت الصلوٰۃ فقال کم انس وکم تقصرو فقال لا یقول ذو الیدین فقالوا نعم فقعد ثم
فصلی ما ترک ثم سلم ثم کثرو سجد مثل سجودہ او أطول ثم رفع رأسہ وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ
او أطول ثم رفع رأسہ وکبر ثم کبر ما سألوہ ثم سلم فبقول ثبت أن عمران بن حصین قال ثم سلم متفق
علیہ ولفظہ للبخاری وفی آخری لہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ب دل کم انس
وکم تقصرو کل ذلک کم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ

اور روایت ہی ابن سیرین سی ادن فی نقل کی بل ہریرہ ہی کہا ابو ہریرہ نماز پڑھا لی تکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز و
میں ہی کہ بعد وال کی میں یعنی ظہر عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نے لیکن پہلو گیا میں کہا ابو ہریرہ نے

ہے فعل سہی نزدیکی ابو حنیفہ کی جب تک اصول فقہ میں مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ جس جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہے سلام کی گائی ہوئی جگہ بعد سلام کی گائی ہوئی جگہ بعد سلام کرے اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ قول قوی تر اور قریب ساتھ صواب ہے اور جانا چاہی کہ اختلاف مذکور سجدہ میں کہ بعد سلام کی گائی ہوئی جگہ فضیلت ہے ہی درجہ اول جواز کی اختلاف نہیں مذکور ہے یہ کتابوں ائمہ اربعہ میں اور دایہ میں لکھا ہی صحیح ہے کہ دونوں ظرف سلام بہرہ سجدہ سہو کا کری : ج ۲ باب ۱

سُجُودِ الْقُرْآنِ باب ہج بیان سجدوں قرآن کی **ف** سجدہ تلاوت کا واجب ہے نزدیکی امام اعظم رحمہ کی

پیشہ والی اور سنی والی پر اگرچہ قصد تنسی اور الامون کی نزدیک سنت ہی وہ ایک سجدہ ہی در میان دو تکیروں کی شرط ہی اوس میں وہ چیز کہ شرط ہی نماز میں یعنی طہارت وغیرہ بدون رفع یدین کی اور تشہد اور سلام کی : ج ۲ **الفصل الاول** فصل فی عین ابن عباس قال سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجیم وسجد مع المسلمین والمسلمین روایت ہی ابن عباس کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سورہ والجمین اور سجدہ کیا ساتھ اہل

مسلمانوں فی اور مشرکوں فی اور جنوں فی اور آدمیوں فی روایت کی یہ بخاری فی **ف** سورہ والجمین میں جب حضرت آیتہ سجادہ کو بھی سجدہ کیا واسطی فرمان بردار امر الہی کی در مسلمانوں فی یہی سجدہ کیا واسطی متابعت حضرت کی در مشرکوں فی اسلی سجدہ کیا ایسی بتوں کی یعنی لات اور عزی اور منات کی نام ہی یا سبیل و سکا یہ تھا کہ حضرت الی یون کو بڑھتی لگی افراتیم آلات والوہ اخرین بتوں تک تو شیطان فی اپنی آواز حضرت کی آواز کی مشابہ کر کر بڑا ملک الغرین فی العلی ۴ وان شفا ختمیں لہ بھی یعنی یہ بہت

مرغبا بیان ملند ہیں و تحقیق شفاعت کی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکوں فی گمان کیا کہ حضرت فی ہماری بتوں کی تعریف کی پس خوش ہوئی و حضرت فی جب سجدہ کیا اونہوں فی یہی کیا اور یہ جو بعض مفسرین فی نقل کیا ہی حضرت فی عبادا امام ابوہریرہ سے یہ نہ الفاظ یہی یہ صحیحہ اور محض باطل ہی اور مرد مسلمانوں اور مشرکوں اور جہاں والنس ہی وہ ہیں کہ جو حضرت پکار

حاضر ہی اور یہ قصہ لکھا ہی سجد الحرام میں و لفظ انس نعیم بعد تخصیص : ج ۲ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ نَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذِ السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأُتْرَافُ الْأَرْضِ تُبَايَعُكَ رَأًةً مُسَلِّمًا** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا سجدہ کیا ہم نبی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ اذا السماء انشقت اور اتراف باسم ربک میں روایت کی یہ مسلم فی **ف** اس میں مذہب امام

ناک کہ وہ کہتی ہیں مفصل میں سجدہ نہیں : ج ۲ **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّجْدَةَ وَخَنَ فَعِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَهُ فَتَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَسْجُدُ أَحَدُنَا لِحَبَّتِهِ مَوْضِعًا لَيَسْجُدَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہی سجدہ یعنی یہ سجدہ کی اور ہم ہوں نزدیکی اون پس سجدہ کرتی حضرت در ہم یہی سجدہ کرتی ساتھ انکی پس از دام کرتی ہم یہاں تک کہ نہا بعض ہمارا واسطی میثانی آخر کے جگہ کہ سجدہ کری و پھر روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** یعنی تنی لوگ کثرت ہی سجدی کی لہی جمع ہوں کہ سب جگہ بعض کہ اون کی ساتھ سجدہ کرنا مذہب ہوتا پس ناخیر کرنا سجدی کو اون ہی یہ حدیث دلالت کرتی ہی اس کے واجب ہے سجدہ تلاوت

کا اگر واجب ہوتا تو کا یہ لوگ نا اہتمام اور اذہام کرتی اور سجدی کی ادا کر میں نہت ہی کہ اگر کسی پیشہ والی والا اور صفت مذہب صحیحہ و سبکی سنی والی میں یہ اقتداء صورتہ ہی نہ حقیقہ : ج ۲ **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَسْجُدُ فِيهَا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ ۝ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا پڑھی مینی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ النجم پڑھی سجدہ کیا اور زمین روٹا کی یہ بخاری اور مسلم فی حدیث کہا امام شافعی کی کہ سجدہ و اس میں بیان جواز کی یہ حضرت فی نہ کیا اور کہا امام مالک کہ مفصل میں سجدہ نہیں پڑھا یہی نکیا اور امام ابو حنیفہ ج کہتی ہیں کہ ایسی نکیا کہ با وضو نہ ہی اور نہ راحت کا تھا یا ترک کیا اس وقت تا معلوم ہو جاوی کہ فرض نہیں ہی اور یہ یہ ہی تو ہی کہ سجدہ کرنا فی النجوم ہی واجب نہیں کسی اور وقت کیا ہو پس اس کو بھی یہ یہ یہ سجدہ اسکا واجب نہیں کیونکہ اوپر کی حدیث میں گذر ہی چکا ہی کہ حضرت فی اور سلمان وغیرہ فی اس میں سجدہ کیا ۛ ع ۛ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ عَصْرُ لَيْسَ مِنْ عَرَاثِمِ السَّجْدَةِ وَقَدْ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فَجَاهِدُ قُلْتُ لَا إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَسَى جُدُ فِي صَفْقَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ دَاوُدُ وَسُكَيْنُ أَخُو أَنَسٍ فِيهِمَا هُمُ أَقْبَدُ فَقَالَ يَذِيكُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمَنْ أَمْرًا أَنْ يَفْتَدِيَ بِهِمْ سَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝ اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا سجدہ سورہ ۛ ج ۛ کا نہیں ۛ ہیبت ۛ تاکیدی سجدہ نہیں سی اور تحقیق دیکھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کر ہی نہیں اور ایک روایت ۛ میں سی کہ کہا مجاہد ہی کہا مینی ابی اسطی بن عباس کہ کہا سجدہ کہ وہیں ص میں بس پڑھی یہ کہت اور اولاد و لوح کی سی داود اور سلیمان ۛ یہاں تک انہی اس قول اللہ تعالیٰ تک پہنچا تہ طریق اولیٰ کی پیروی کر لیا کہ ابن عباس نے نبی تہاری صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں میں سے کہ حکم کی گئی ہیں کہ پیروی کریں اول نبیا کی روایت کی یہ بخاری فی حدیث نہیں بہت تاکیدی سجدہ نہیں ۛ معنی ۛ ہی جب وہ سب جہنم کی یہ ہیں کہ یہ سجدہ و فراغ ہی نہیں ہی ملکہ وجبات تلاوت سی ہی کہا ہی علما ہی کہ سجدہ کرنا آنحضرت کا اوچین و اسطر موافقت داود علیہ السلام کی اور شکر کر فی قبول توبہ او کی کی تھا چنانچہ حدیث میں ہی آیا ہی کہ فرما یا حضرت فی کہ سجدہ کیا بہا کی سپر داود ہی و اسطی قبول توبہ کی اور ہم سجدہ کر ہی ہیں اسطی ادای شکر کی اور پس کہا ابن عباس فی بعد پڑھی آیہ کی و اسطی دلیل پڑھی کہ سجدہ کر ہی پڑھی تہاری صلی اللہ علیہ وسلم اوچین ہی ہیں کہ حکم کی گئی ہیں کہ پیروی کریں اول نبیا کی یعنی جب حضرت کو او کی پیروی کا حکم ہوا تو انہی بطریق اولیٰ و کی پیروی کر ہی چاہی یعنی جب داود علیہ السلام فی سجدہ کیا اور آنحضرت فی او کی پیروی کی یہی سجدہ کیا کہو ہی کہ زنا جا ہی ۛ ج ۛ ۛ الْفَصْلُ الثَّانِي ۛ فصل دوم ۛ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمَفْصَلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ سَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه ۛ روایت ہی عمرو بن العاص کہ پڑا ہی اسکو یعنی عمرو کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پندرہ سجدی قرآن میں و میں سے تین مفصل میں ہیں اور سورہ حج میں ہیں دو سجدی روایت کے یہ ابوداود اور ابن ماجہ فی ۛ بعض نسخہ میں بجای قراہ کی آقا ہی یعنی حکم کیا مجاہد کہ پڑھوں میں ابوبکر اور میں مفصل میں یعنی سورہ نجم اور انشقاق اور آقا میں اور سورہ حج میں دو سجدی ہیں ایک بعد شاولیٰ اور دوسرے بعد لقمان کے اور باقی دس سجدی یہ ہیں کہ سورہ اعراف میں خیر سورہ بقرہ در عدد میں بعد اقبال کی و نکل میں بعد یوم روج کے اور بعضوں فی کہا بعد سیکبر و ن کی لیکن یہ قول رو کیا گیا ہی کہ یہ یہ یہ ہی و سبحان الذی میں بعد شتو عاکی اور مریم میں بعد بکثا کی و فرقان میں بعد انفوراک کی اور نکل میں بعد احظیم کے اور بعضوں فی کہا ہی بعد یعلنون کی اور الم نزل السجدہ میں بعد سیکبر و ن

اور ص میں بعد ایک اور تسلیت میں بعد یسا مون کی وجہ سے کہنا ہی تعبد دل پر اور اختلاف کیا ہی علماء فی بیج گنتی سجدہ و ن قرآن
کہا امام احمدی کہ پندرہ میں جبکہ مذکور ہوئی عمل کیا ہی اور ہونے کے بعد حدیث پیرا و امام شافعی فی کہا جو کہ وہ میں اس طرح کہ حج میں و میں اس
میں نہیں اور باقی بیست و اور کہا امام ابو حنیفہ فی کہ جو وہ اس طرح میں کہ دوسرے سجدہ حج میں نہیں اور ثابت کیا ہی سجدہ ص کا اور باقی
بیست و اور کہا امام شافعی کہ اگر گیارہ میں یا وہی نہ ہونے سجدہ ص کو اور میں سجدہ و ان فصل کیا اور قول قدیم شافعی کا کہ حج ہی اور کہا اگر
اور علماء اہل کتب حدیث عمرو بن العاص کے ضعف ہی اور لائق دلیل پھر نہیں اور بعضی راوی اسکی مچول میں اور اتفاق ہی علماء کا کہ
کہ سجدہ و قرات کا کیا جاوی نماز فرض و رفل میں اور گئی میں بعضی علماء اس پر کہ جو سجدہ و آخر سورۃ میں ہو گیس رکوع کفایت کرتا ہی سجدہ
سے یعنی رکوع کرنی میں اور کہا ہی یہ قول میں مسعود کا ہی اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ میں اس طرح مذکور
ہے کہ جو سجدہ واجب ہونا نماز میں پس رکوع کیا اور نتیجہ ہی کہ و میں کی اور ہوتا ہی یا نیست مکی پھر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہوتا ہی
سجدہ قرار دے کا جبکہ پڑھیں ہوں بعد اسکی تین آیتیں اور تین تیس میں اختلاف پس اگر پڑھیں بلکہ مکی تین ہی زیادہ میں ضرور
ہے سجدہ کرنا و اسکی اوکی قطعاً اور نہیں اور ہوتا ساتھ رکوع کی و ساتھ سجدہ نماز کی اور سجدہ جو نماز میں لازم آوی خارج نماز کی کیا
جامی ع ح ہ و ع ن ع ق ب ت ن ح ا م ر قال قلت یا رسول اللہ فضلت سورۃ الحجۃ یا نہ سجداً تین قال
لعمرو ومن لم یسجد ہما فلا یقرأ ہما رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ہذا احادیث
لکس اسنادہ بالقویۃ فی المصابیح فلا یقرأ ہما کما فی شرح الشرح
اور روایت ہی عقبہ بن عامر ہی کہ کہا کہ میں یا رسول اللہ بزرگی دی گئی ہی سورۃ حج سبب کے کہ و میں میں دو سجدی فرما کہ ہا
اور جو سجدی نہ کری وہ دونوں پس پڑھی اور نہ دونوں سجدی کی کو روایت کی یہاں دو اور ترمذی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث
نہیں سنا اور مکی قوی و مصباح میں یہ الفاظ میں پس پڑھی اس سورۃ کو جبکہ کتاب شرح السنۃ میں ہے **ف** پس پڑھی اور نہ دونوں
سجدہ کی کو نہ کہ گنگنا ہو سبب کے سجدی کی یعنی سجدہ شروع ہوا حج حق پڑھنی والی کی سبب ذلت اسکی کی اور کہنا سجدہ کا حق
نماز سے پس جبکہ ہو دلی ضائع کر لیں پس دل ہی ترک نہ کرنا و اسکی کہ سجدہ واجب ہے پس اگر گنگنا ہو گا سبب کے کہ و سبب کی در ایستہ
صحیحین میں کجا یقرء ہما کی فلم یقرء ہما ہی یعنی جسکی اسکی سجدی نہیں گویا دونوں آیتیں ہے پڑھیں پس کہ عمل کیا اور ہوا و دوسرے سجدہ حج
کا امام عظیم رح کی نزدیک جب نہیں کہتی ہیں کہ وہ سجدہ نماز کا ہی اسکی کہ قرینہ موجود ہی کہ لفظ رکوع اسکی ساتھ مذکور ہی اور یہ
حدیث ضعیف ہی جبکہ ترمذی فی کہا نہ حدیث لیس سنا و بالقوی ع ح ہ و ع ن ع ق ب ت ن ح ا م ر قال قلت یا رسول اللہ فضلت سورۃ الحجۃ یا نہ سجداً تین قال
وسکم سجداً فی صلوة الظہر ثم قام فركع فقرأ آتہ قرآن تزلزل السجدة رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی ابن عمر ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سجدہ کیا نماز ظہر میں پھر پڑھی ہوئی پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگوں فی
کہ تحقیق حضرت فی پڑھی لم یزل السجدة روایت کی یہاں دو اور فی **ف** صحابہ فی فقط سجدہ کہ کسی پڑھنا اس سورۃ کا نہیں معلوم کیا
بلکہ ایک ایسے سورۃ کی سنی اس جانا کہ یہ سورۃ پڑھی چنانچہ کہا ہی کہ ان حضرت کہی ایک ایسے سورۃ سی سنا دیتی ہی تا معلوم کریں کہ خلاف
سورۃ پڑھی یا بی اختیار سبب شوق و حضور کی چیز ظاہر ہوتا تھا اور ظاہر حدیث کا دالت کرتا ہی کہ پھر بعد سجدہ کر فی
اور پڑھی کی باقی سورۃ نہ پڑھی اور رکوع میں گئی اور یہ جائز ہی اگرچہ افضل ہے کہ باقی سورۃ پڑھی بعد اسکی رکوع میں جاوی شافعی

وَالنَّبَا ح وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تھی بیچ سجود قرآن کی رات کو سجدہ کیا منہ میری لی واطلی وکلی کر پیدا کیا اوسکو اور نہایتی کان اوکی اور آنکھیں اوکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کی روایت کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی فی اور کہا ترمذی فی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** قید رات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عائشہ فی یہہ دعا آنحضرت سی انکو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آنحضرت سی مطلق بخلاف ملاوت میں بلا قید رات یا دن کی یہی باہمی اور یہہ دعا یہی روایت کی گئی ہی رب اغفر لی غفر لی اور ظاہر نہایت خیرہ کا یہہ کہ سبحان ربی لا علی پڑھنا سجدہ ملا وحقین کفایت کرنا ہی لیکن اس میں شبہ نہیں کہ جو دعائیں حدیث سی ثابت ہوئی ہیں پڑھنا انکا اولی ہی **ع** **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أَصْلَى خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْتُ عَيْنِي بِهَا وَزُرًّا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَأَنِّي لَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلَهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلَتْهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ**

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آا ایک شخص یعنی ابوسعید خدری باس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یا رسول اللہ کیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز سنا ہے کہ میں اس کو پڑھتا ہوں چچی ایک رخت کی پس سجدہ کیا یعنی یعنی سجدہ ملاوت کا یہی وہ کیا اور رحمت نے وقت سجدہ میری پس ثانی میں اس رخت کو کہ نسبتا تھا یا اللہ کہ میری لیے سبب سے سجدہ کی نزدیک یعنی ثواب اور در کر محبتی سبب اسکی گناہ اور در کہو واطلی میری نزدیک اپنی ذمیرہ اور قبول کر انکو محبتی جیسا قبول کیا تو انی اوسکو اپنی بندی سی کہ داود ہی کہا ان میں سے پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آیہ سجدہ کی یعنی وہی مجلس میں قصد پڑھنی اس غاک با اور وقت اور یہ سجدہ کیا پس سنا کہ اوسکو کہ وہ کہتی تھی مانند اوس چیز کی کہ خبر دی تھی انکو اوس شخص کہنی رخت کی سی روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ فی مگر یہہ کہ ابن ماجہ فی نہیں بڑکی یہہ الفاظ و تقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک اور اور کہا ترمذی فی یہہ حدیث غریب **ف** ظاہر تر یہہ ہے کہ اوسنی آیہ سجدہ کی جو سورہ ص میں آ رہی ہوگی اور حضرت فی آیہ ہی پڑھی یا سورہ سجدہ پڑھی **ع** **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرے عن ابن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ التَّحْمِيمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مِنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُكَ أَنْ سَبَّحَا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَا لَهَا مِنْ حَصَى أَوْ ثَرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَهَنَّمَ وَقَالَ يَكْفِيكَ هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَأَفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رَوَايَةٍ وَهُوَ أَهْمِيَّةٌ بَنٌ خَلَفَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی پڑھی سورہ نجم پڑھ سجدہ کیا اوس میں سجدہ کیا وادون لگوں کہنی ساتھ وکل مگر ایک بڑا تھا قریش میں سی لی ادون فی مشہی نکلیہ و ان یاسی سی پس دہا یا اوسکو طرف پیشانی آ کر کے اور کہا کافی ہی محکوم یہہ کہا عبد اللہ بن مسعود فی اس تحقیق دیکھا یعنی وکول بعد اس قصد کی کہ مارا گیا کہ فر روایت کی یہہ بخاری و سلم نے اور زبادو کیا بخاری فی ایک روایت میں کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا **ف** اوسنی ازرا ویکبر کے یہہ حرکت کی اور یہہ تصنیف

کہ کی پہلی کا ہی پر ع : وحسن ابن عکبیس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی صوفی
 سجد ہا کاد و ذکرہ و تسجد ہا شکر ا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا غنی نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے سجد کیا ص میں اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا دادو فی یعنی پنج قضیہ کی کہ سورہ میں میں طہ کی مذکور ہی و طہ کی تو بر کی اور
 کرتی ہیں ہم وہ سجدہ و طہ کی شکر گزاری قبول تو بر اول کی روایت کی یہ نائی نہ باب اوقات التہجد
 یہ باب سے بیچ بیان دن قنوں کی کہ منع کی گئی ہی نماز و تہجد ف یہ شامل ہی تہجد قنوں کو کہ حرام ہی نماز و تہجد کہ و وقت طلوع
 اور غروب اور ہنوار یعنی ٹھیک دوپہر کا ہی اور شامل ہی اور قنوں کو کہ نماز نفل و تہجد کہ وہ ہی کہ وہ مال بعد فجر اور عصر کا ہی اور ہنوار ہی
 میں تہجد شامل ہی فرض اور نفل کو پہن پہلی میں قنوں میں جائز نہیں اور نہ قضاء مگر عصر کی مکمل اور نہیں جائز ہی نماز جنازہ کی اور نہ
 سجدہ و تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازہ کی جبکہ حاضر ہو دی و نہیں قنوں میں اور جائز ہی سجدہ و تلاوت کا جو پڑھنی جاوی کہ تہجد ہی
 کہ انہیں قنوں میں لیکن اول تاخیر ہی ان قنوں ہی اور جائز میں یہ دونوں یعنی نماز جنازہ اور سجدہ و تلاوت کا اور قضاء جنازہ
 فجر اور عصر کی اور نفل ان قنوں میں ہی کہ وہ میں لیکن شروع کر لگا تو لازم ہو گئے جا یہ کہ توڑ ڈالی اور قضاء گری وقت غیر
 کہ وہ میں اور اگر تمام گری عہدہ کسی برائے ہی لیکن توڑنا افضل ہی کہنا فی شرح ابن الہمام غم المسبوط اور نزدیک شافعی اور احمد کی
 جائز ہی قضاء و نماز جنازہ کی جو حاضر ہو دی اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہو بیجا سجد میں لیکن اگر ساتھ قصد تحیۃ کی ان
 وقت میں اولی و یا تاخیر گری قضاء کو ان اور قنوں میں ادا کر ہی جائز نہیں ایسی کہ قصد کر ان وقت میں پڑھنا جو جبہ پیش کی
 ممنوع ہی و درمید طرح جائز ہی و کی نہ کرنا نہ کسوت کی اور دو کعتیں بعد وضو کی در دو کعتوں حرام کی و طواف کی سجدہ و تلاوت کا
 جو پڑھا جائے ان قنوں میں اور اگر اہل ہمارے ایک ہزار نماز و ہر مکان میں ہی و نزدیک شافعی کی اور علماء کی کہ موافق ان کی میں دن
 جمعہ کی وقت ہنوار کی جائز ہی و کہ مظہر میں جائز ہی سب اوقات میں و نہ حنفیہ کا احوط ہی ایسی کہ جب سحر اور محرم جمع ہوں چہر
 محرم کو ہی واللہ اعلم ع : الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا یخیر فی احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبہا و فی روایۃ قال اذا طلع
 حاجب الشمس فدعوا الصلوة حتی تبزوز و اذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلوة
 حتی تغیب ولا تحییوا بصلوکم طلوع الشمس ولا غروبہا قالہم فالتطلع بین قرنی
 الشیطان متفق علیہ روایت ہی ابن عمر کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصد کر ہی ایک تمہارا پس نماز
 پہلی نہ دیکھنا کتاب کے اور نہ نہ دیکھنا کتاب کے اور ایک روایت میں یوں ہی کہ فرمایا حضرت فی جوف کہ کھلی کنارہ آفتاب
 کا پس جو پڑھو نماز کو یہاں تک خوب ہر یعنی بلند ہو بعد نہزہ کی و جوف کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس جو پڑھو نماز کو یہاں تک
 نماز نہ ہو نہ فرض اور نہ نفل یہاں تک خوب ہر کہ آفتاب نہ قصد کر و اپنی نمازوں کا وقت کھلی آفتاب کے اور نہ غائب ہی
 آفتاب کے احوط کی آفتاب نکلتا ہی و درمیان دونوں میں گون شیطان کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی ف نہ قصد
 کر ہی اس امام شافعی کہ ہی میں کہ تحیۃ المسجد اور قضاء نماز قصد کر ان وقت میں پڑھنی جائز نہیں اور اگر اتفاقاً پڑھ لی جائز ہی

اور ہم کہتی ہیں کہ مقصود حدیث سی منکرنا ہی نمازی الی قنوتین مطلق اور در میان سبگون شیطان کی اپنی دولو جانبوں سر و سبکی
 کہ ہر طرف ہا ہی سامتی قناتیکہ تا کہ کل در میان دولو جانبوں سر و سبکی پس ہر وی قیلہ آفتاب بر سو نکاحا و سو قناتین نماز کو منع فرما
 تا مشاہدہ نکاحا ہا ہر وی ہر وی : **وَعَنْ حُفَيْفَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ تَلَا سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانِ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ يُقْبِرَ فِيهِنَّ وَأَنَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى قَبِيلُ الشَّمْسِ وَحِينَ تَصِيفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ**
حَتَّى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا میں وقت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتی ہیں کہ
 کہ نماز میں ہم او نہیں یا دین کرین ہم او نہیں مردوں پر کو یعنی نماز گزار دو کی طرفین والا دفن ہر وقت جائز ہی وقت کلانی آفتاب
 کے ظاہر بیان تک بلند ہو اور اس وقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو بیان تک پہلے آفتاب در اس وقت کہ میل کرے
 آفتاب اسطی طرفین کی بیان تک ڈوب دی آفتاب اترت کی یہ مسلم کی **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے نہیں نماز پر بھی صبح یہاں تک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بعد زہرہ کی اور نہیں نماز پر بھی نماز عصر کی یہاں تک کہ غائب آفتاب ہو
 کہ یہ نماز ہی و مسلم کی **ف** مراد نفی کامل نماز کی ہی اسلی کہ ان دو وقتوں میں نماز کر دہی نہ حرام نہ حرج نہ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقَدْ خَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّمَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَ تَنْبُذُ لَهَا الْكَفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ فَحُضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرَّحْمَةِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ جَنَّةَ شَجَرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ فَحُضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّمَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَ تَنْبُذُ لَهَا الْكَفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالُوا حَدَّثَنِي عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقْرَبُ وَضُوءُهُ قَيْمٌ مَحْضٌ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَسْتَنْتِزُّ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخِيَا شِعْمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ لَهَا أَمْرَةٌ اللَّهُ الْأَخْرَتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْوَتْقَيْنِ الْأَخْرَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَمْلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْمَحُ رَأْسَهُ الْأَخْرَتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ الْأَخْرَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَمْلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَخَدَّ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ وَتَجَدَّدَ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خُطْبَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
 اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہ کہا امی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں میں یس کی یا میں ہی مدینہ میں میں دخل ہو حضرت کے پاس میں کیا میں
 خبر دو مجھ کو وقت نمازوں کی کسی پس فرمایا یہ نماز صبح کی پہرینہ نماز سی جس وقت کہ کل قناتیکہ بیان تک بلند ہو اس کی تحقیق آفتاب

مکتبہ ہی جسوقت کہ نکلتا ہے درمیان دو لوسنگیوں شیطان آج اور اسوقت سجدہ کرتی ہیں اور سکو کا فریضی آفتاب پرست ہر نماز
طرہی انشراق آلیسی گناہ اسوقت کی شہودہ ہی لہنی گو اسی دیتی ہیں فرشتی مصلی کی لہی اور حاضر ہوتی ہیں زمین فرشتی ہوتا
نماز کے چڑھ جادی سایہ نیزہ پر اور پڑی زمین پر پڑتے جہیکے پہر ہو جاوی بہر بندہ نمازی اسی کی تحقیق اسوقت چوں کہ جاکر
ہے و فرخ پس جسوقت کہ پہری سایہ پس نماز پڑھ یعنی ظہر اور چہاہ قسم نماز اسی لہی کی نماز حاضر کی گئی ہے حاضر ہوتی ہیں فرشت
میان نماز کے پڑی تو نماز عصر بہر بندہ نمازی یہاں نماز کے خوب ہو آفتاب پس خنق آفتاب خوب ہوتا ہے درمیان دو لوسنگیوں
شیطان کی اور اسوقت سجدہ کرتی ہیں طوطا کو گناہ عمر بن عبسہ کی کہ لہنی اسی ہی اللہ کی پس ضو نیزہ و نجو فضیلت اسکی سی فلما
نہیں تم ہی کوئی شخص کہ نزدیکی پانی حضور اسی کا پس لگی کر ہی یعنی بعد ہونی ہاتھوں کی اور پس اللہ کہنی اور نسبت کر مکتبہ و زناک میں
پانی دہی بہر چہاڑی ناک کو مگر کہ گرتی ہیں گناہ یعنی صغیرہ چہرہ او سکی لہنی چہرہ کی اندر کی و رشتہ او سکی اور ہنوز ان او سکی بہر چہ
دہن ہوتا ہے چہرہ ایسا کہ حکم کیا اور سکو اللہ تعالیٰ کی لگا کر گرتی ہیں گناہ چہرہ او سکی کنارہ و طوطا لہنی و سکی سی ساتھ بانسکی بہر دہوتا ہے
دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ
مگر کہ گرتی ہیں گناہ دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ دو لوسنگیوں کہ گرتی ہیں گناہ
پاؤں او سکی کی سر او سکیوں او سکی سی ساتھ بانسکی پس اگر وہ لہنی ہو پھر نماز پڑی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کی اور زناک کی اور
پر یعنی ذکر اللہ کیا بہت اور ساتھ بزرگی کی یاد کیا اور ساتھ او س کی بزرگی کی کہ وہ لہنی ہو او سکی سی و فرخ یعنی متوجہ کیا دل پناہ و طوطا
اللہ کی گناہ کہ پہر نہا ہی نمازی پاک ہو کہ گناہ اپنی ہی اندر بیعتا و رسد کی کہ جانا اور سکو ان او سکی کی روایت کی سیدہ سلم کی ف چڑھ جادی
سایہ نیزہ پر بہر بات کما در دینہ اور گرد و نواح او سکی کی ہونی ہی کہ طوطا و نوہن سایہ زمین پر باطل ہنوز ہنوز اور اخیر عبارت سی
ظاہر سیدہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہ صغیرہ او سکیہ و دو لوسنگی جاتی ہیں مگر صغیرہ بالضر و بخشی جاتی ہیں اور کبیرہ و موقوف ہیں خواہ شان و
برع و عن کرب ان ابن عباس و السور بن خرمہ و عبد الرحمن بن الا زہر ارسلوہ الی عائشہ
فقالوا افر علیہا السلام و سألوا عن الركعتین بعد العصر قال قد خلت علی عائشہ فبلغتہما ما ارسلاؤنی
فقلت سل ام سلمہ فخرجت الیہم فردونی الی ام سلمہ فقالت ام سلمہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ینہی عنہما ثم رکبہ یصلیہما ثم دخل فارسلت الیہ الجاریہ فقلت فوالی لہ تقول ام سلمہ
یا رسول اللہ سمعتک تنہی عن ہاتین الركعتین و اردک تصلیہما قال یا ابنہ انی امیہ تسالت
عن الركعتین بعد العصر و اتانی ناس من عبد القیس فشغلونی
عن الركعتین اللتین بعد الظہر فہما ہا تان مستفق علیہ
اور روایت ہے کہ رب مولیٰ ابن عباس کسی کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ و عبد الرحمن بن ازہر ہی بھیجا اور سکو یعنی کرب
کو طرف حضرت عائشہ کی پس کہا ان میںون فی کلبہ و نسیم سلام اور یو چیلہ و نسیم حال و دکتون کا کہ بعد عصر میں کہا کہ ربہ پس گیا میں
حضرت عائشہ کی پاس پس بھیجا یا مینی او کو وہ پیغام کہ بھیجا تھا او ہنوز فی مجکو او سکی ہی پس کہا حضرت عائشہ فی کہ یو چیلہ
ام سلمہ سی پس نکلا میں طرف و ان میںون صحابون کی میں بھیجا او ہنوز فی مجکو طرف ام سلمہ کی پس کہا ام سلمہ فی سنا مینی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کرتی تھی ان دونوں کعبہ میں حضرت کو کہہ رہی ہیں دو کعبین پہر داخل ہوئی حضرت
 لیجئے کہ میں مسجد میں پڑھ کر یا صحن میں پڑھ کر اندر مکان کی انہی پس بیجا یعنی طرف انکی لونڈیوں کو کہہ رہی تھی کہ تو وہ طہی افونکی کہتی تھی اسلم
 یا رسول اللہ سنا یعنی آپ کو کہ منع کرتی تھی ان دونوں کو اور دیکھا یعنی آپ کو کہ پڑھتی تھی یعنی کیا ہی بہیدہ یمن کہا اسی طہی الی امیہ کی وجہ
 توئی دو کعبتین میں سیچی عصر کی اور تحقیق شان یہ ہے کہ انہی میری پاس کتنی شخص عبد القیس میں کی یعنی واسطی سیکھنی حکام دین کو
 پس باز کہنا مجھ کو دو کعبتوں کی جو کہ بعد ظہر کی ہیں پس یہ تہین وہ دونوں وایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف حال دو کعبتوں کا
 کہ بعد عصر کی یعنی حضرت یہ پڑھتی تھی باوجودیکہ منع یہی فرمایا تھا نمازی بعد عصر کی سبب سکا کیا تھا پس کریب یہ بات حضرت عائشہ کر
 پوچی اوہون فی حوالہ حضرت ام سلمہ کا سہی کیا کہ وہ جو جانہی میں کہ اوہون فی تحقیق و سکو کیا تھا یہ کریب پاس دیکھتینوں صحابہ
 پاس کے جیل اوہون فی پہلہ حوالہ سنکر حضرت ام سلمہ پاس ہیجا کریب فجا کہ وہ پیام اونکو پہنچایا اور منع کرتی تھی ان دونوں کعبتوں کی یعنی
 عصر کی بعد کی دو کعبتوں کی مراد اونکی یہ ہے کہ مطلق نماز نفل کی منع کرتی تھی اویکی ضمن میں خلی ہی تھا یا بالخصوص انسی منع کیا
 ہو اور کہا اسی طہی ابو امیہ کہ یعنی حضرت فی لونڈی ہی فرمایا کہ ام سلمہ کی وکی سوال کا یہ جواب کہہ یا ام سلمہ کی کو خطاب کر فرمایا اور
 الا تہیہ ام ام سلمہ کی باکی ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ تعلیم علم دین کی اور احکام شریعت کی درہایت ان خالق کو مقدم ہی نماز
 نفل پڑھنی یا اگرچہ سنتیں معمولی ہوں در دلالت کرتی ہی اس پر کہ اگر نوافل وقتیہ فوت ہوں تضام کی جادی وکی بعد وقت کی جیسا کہ
 مذ شہاب فحیہ میں ہی اور حنفیہ کی نزدیک انکی وقت میں پڑھی نہ غیر وقت میں اور تاویل میں وہ یہ کرتی ہیں کہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم فی شروع کی ہوں اور سبب ضرورت تعلیم کی تو پڑی ہوں اس سبب تضام کی کی دالہ علم اور اگر کوئی کہی کہ اس حدیث سے
 تو اتنا ہی معلوم ہوا کہ حضرت فی بعد عصر کی نہیں نظر کی پھر بسبب شغل جماعت عبد القیس کے لیکن اور حدیثوں کی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت
 ہمیشہ یہ دو کعبین پڑا کرتی تھی چنانچہ حضرت عائشہ سی صحیح بخاری میں آیا ہی کہ قسم ہی اوس خلی کی کہ لیگا حضرت کو اس عالم ہی ترک
 لیکن حضرت فی دو کعبین بعد عصر کی یہاں کہ کلا قات کہہ دو گارہی ہی اور سطر طیرح کہی بیتان فی میں پسینا سکا تھا جواب کا یہ ہے کہ حدیثوں
 صحیحہ کی ثابت ہو کہ نماز بعد عصر کی مکروہ ہی اور جمہور علماء یہی ہی ہیں اور حضرت عمر رضی عنہ منع کرتی تھی اس ہی اور ماری تھی اس پر
 یہ خصائص حضرت کی ہی تھا انت کو درست نہیں جیسکے آپ روزی وصال کی کہتی تھی اور لوگوں کو منع فرماتی تھی بحرح
الفصل الثانی فی فضل دو کعبین عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْرِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الصُّبْرِ رَكَعَتَيْنِ
 رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَوَّابٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْرِ
 رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَوَّابٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْرِ
 رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَوَّابٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ

کہ تحقیق روضہ جو کہی جاتی ہے ہر روز دو پہر کو سوائی دن جمعہ کی روایت کی یہ کہ وہ اولیٰ اور کہا کہ ابو اخیل نہیں ملا ابافانہ وہی معنی
 پس ہمارے متصل نہیں **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عبد اللہ الصنائجی قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس تطعم ومعها قرن الشیطان فاذا امرت فاعلم انھا اذا
 استوت فادرتها فاذا امرت فادرتها فادرتها فادرتها فادرتها فادرتها فادرتها فادرتها
 صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوة فی تلك الساعات مرارة مائة واخمس
 والنسائی وایت ہے عبد اللہ صنائجی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق آفتاب نکلتا ہی اور ساتھ اس کی ہوا
 سیدنا شیطان نکلتا پس جو وقت بلند ہوتا ہی جدا ہوتا ہی اوس پہر جو وقت دو پہر ہوتا ہی نزدیک ہوتا ہی آفتاب کے شیطان پہر جب
 ٹوٹتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اوس ہی پہر جب قریب ہوتا ہی غروب کی نزدیک ہوتا ہی اوس ہی شیطان پس جب آفتاب نکلتا ہی جدا
 ہوتا ہی اوس اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر پہر کی ہوا کہ کسی ان وقتوں میں یعنی آفتاب نکلتی اور ڈوبتی اور ٹھیک و پہر
 کہ روایت کی یہ کہ مالک و راہ احمد اور سائی فی منع کیا نماز سی نماز خواہ حقیقہ ہوا حکم مانند نماز بخاری اور سجدہ تلاوت کی اور
 مالک نے باوجودیکہ یہ حدیث روایت کی اور پہر قائل نہیں تاہم حرام ہونی نماز کی وقت دو پہر کی اور کہا کہ نہیں پایا ہم نے بل فضل کو کہ شوش
 کرتی تھی اور ادا کرتی تھی نماز دو پہر میں ہر : وعن ابی یزید الغفاری قال صلی اللہ علیہ وسلم انھا اذا
 علیہ وسلم بالخص صلوۃ العصر فقال ان هذه صلوۃ عرفت علی من کان قبلكم فصليوها
 فمن حافظ علیها کان له اجر مائة مائة ولا صلوۃ بعدھا حتی یطلم الشاہد والشاہد
 التجم مرارة مائة وایت ہے ابی یزید الغفاری ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کی تخص
 میں نہ کہ اہل ایک علیہ کا ہی پہر فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کی گئی تھی ادا لوگوں پر کہ تھی پہلی تھی پڑھا گیا اور ہون فی اوسکو یعنی حق پہر
 ادا کیا اور ادا دست نکلی دو پہر پس جو شخص کہ حفاظت کرے پہر گا اور طے و سکی ثواب و سکا دوم اور تین نماز پچھون و سکی یہاں تک کہ کھائی
 اور شاہد ستارہ ہی روایت کی یہ سلم فی **ف** دو پہر ثواب ایک تو اس سبب کہ یہ عمل نیک ہے اور عمل نیک پر ثواب ملتا ہی اور دو پہر
 ثواب سبب محافظہ اوسکی بر خلاف اگلوں کی اور شاہد ستارہ کو اس کہ کہ حاضر ہوتا ہی اراکو اور مقصود اس ہی ہے کہ آفتاب غروب
 ہو : وعن معاویہ قال انکم لتصلون صلوۃ لقد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فآرائناہ یصلیہا ولقد نھی عنہما یعنی الکتبتین بعد العصر وادخلناہما فیہما وایت ہے معویہ ہی کہ کہ تحقیق تم اللہ پرستی ہو نماز
 اللہ تحقیق صحبت میں ہی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں کیا ہم ہی اؤلو کہ نماز پرستی ہون یہ دو رکعتیں اور تحقیق منع کیا اور
 دونوں ہی یعنی ٹوہری ان دو رکعت کی ہی چھی عصر کی روایت کی یہ بخاری فی **ف** اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ حضرت یہ دو رکعتیں پڑا کر
 تھے اور یہاں نفی کی تو مراد یہاں یہ ہے کہ اگر پہر پہر ہی ہونگی اگر میں پہر ہی ہونگی تاکہ لوگ دیکھیں و سکی پیروی ذکر میں اسی کہ یہ خاص حضرت
 ہے کہ ٹوہری درست تھیں دو رکعتیں نہیں اور کہا طحاوی فی کہ حضرت سی حدیث میں ہوتا تھا میں ہی کہ کہیں عصر کی بعد نماز پرستی ہی منع فرمایا
 پہر صحابہ کا عمل ہی ہے پس نہیں لائق سیکہ کہ مخالفت کرے سکی : وعن ابی ذر قال قد صعد علی درجۃ الکعبۃ
 من عرفی فقد عرفنی ومن لم یعرف فی فانا جندب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوۃ

لَشَهِدَ الْعِشَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاسْلَمٌ مَحْمُودٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی اور
ذات کی کہ جان میری اسکی اتہمہ میں البتہ مصدق کیا مینی یہ کہ حکم کرو نہیں یعنی کسی خادم کو ساتھ جمع کرتی کلاؤں کی پس جسم کجا وین
کلاؤں پر حکم کرو مین ساتھ اتہمہ اذان کہنی کی نماز کی یعنی نماز عشا کی بی لیل دان بجا دی و سکی بی یہ حکم کرو دن مین ایک شخص کو سیر
امت کرے لوگوں کے پہر جاؤ مین طرف اؤں لوگوں کے کہ حاضر نہین ہوتے مین نماز کے لیے
یعنی بغیر عذر کی تاہاڑ دن مین اؤں کو اچانک اور ایک روایت مین ہے کہ جاؤں مین طرف اذان
لوگوں کے کہ نہیں حاضر ہوتی نماز مین پس جلاؤ مین دن پر گھر اؤں کی و قسم ہی اؤں ذات کی کہ جان میرا و سکی
اتہمہ میں اگر جانی یک و نکال یعنی جو کہ نہیں حاضر ہوتی جماعت مین یہ کہ باوی یعنی مسجد مین پڑی گوشت کی فرو بکارد و گھر گائین یا بکری
کے اچھی البتہ حاضر ہوں نماز عشا مین روایت کی یہ بخاری نی اور مسلم نی انند کی **ف** امین دلیل ہی اسے کہ جائز ہی امام کو بسبب
عذر کی یہ کہ غلیظہ پڑی کسی اور کو اور آپ جاوی ضرورت کی بی اور امین مبالغہ ہی سچ اہتمام کرنی غذائے ہی اؤں لوگوں کی کہ
جماعت مین نہیں حاضر ہوتی کہ حضرت فی بذلہ ارادہ فرمایا کہ امت ترک کروں اور اؤں کو عذاب دون اور آخر حارثہ مین بیان دون
سمتی اؤں کیا کہ الیسی مخریض نیادی مین حاضر ہوتی مین وروہی ثواب خست کی اور حال کرنی قرب حق کی نہیں آتی ہر ح
وَعَنْهُ قَالَ اَنْی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّہٗ لَیْسَ لِی قَائِدٌ یَقُوْدُنِی
اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَنْ یُرَخَّصَ لَہٗ فَیُصَلِّی فِی بَیْتِہٖ فَرَخَّصَ لَہٗ فَمَا
وَلِی اَدْعَاہُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ الدَّعَاءَ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجِبْ مَرَّ وَاہُ صَلَّی
اور روایت ہی اوہن ہی کہ کہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اندہ یعنی عبد الدین مکتوم پس کہا اؤسی اسی رسول خدا کی
تحقیق نہیں میری بی کوئی کہنے والا کہ بیجا لجاوی محکو طرف مسجد کی پس پوچھا اؤسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی یہ کہ
خصت دیں اطماع و سکی پس بی بی گھڑن بی خصت حضرت اطماع و سکی پس جبکہ بیٹھ یہ کہ جلا بلایا اؤں کو اور فرمایا کہ سنتا ہی اؤں
نماز کی کہا اؤسی ان فرمایا کہ پس حاضر ہونا مین روایت کی یہ مسلم فی **ف** حدیث صحیح مین آیا ہی کہ جب عبان بن اکاسہ شکوہ
کیا بیتا نی اپنی کہ حضرت فی خصت دی یہ کہ نماز بی گھڑن پڑ لیا کر می اؤں معلوم ہوا کہ اؤں کو اجازت ہی ترک جماعت کی اور ان
ام مکتوم کو اجانت دی ایسی کردہ فضلا ہی مہاجرین تہی لائق تر حال و سکی کی یہی تھا کہ عل و لی پر کر مین پس پہلی اجازت دی یہ کہ
سبب جو کی یا بسبب متغیر ہونی اجتہاد کی اور امین کمال مبالغہ ہی سچ حاضر ہونی مسجد کی ساتھ ہی اذان کی **ع** وَعَنْ اَبِی
عمر اَنَہٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوۃِ فِی لَیْلَہٗ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ لَا صَلٰوۃَ فِی الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنْ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمْ کَانَ یَأْمُرُ الْمُؤَدِّنَ اِذَا کَانَ لِیْلَہٗ ذٰلِکَ بِرُہْدٍ وَمَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلٰوۃَ
فِی الرَّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ اؤں مین اذان دی نماز کی سچ ایک کی کہ سردی ہو
اور بادہ ہی یہ کہ یعنی بعد فراغ اذان کی کہ خیر دار ہونا یہ کہ گھڑن بی مین یہ کہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فراتی
موزن کو جس وقت کہ ہوتی رات سردی کی و مینہ کنی کہی خبر دار ہونا یہ کہ پوچھا مین گھڑن مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف**
اس معلوم ہوا کہ اور جائز است و مینہ ہے عذر ہی ترک جماعت کی بی اور کہا ابن ہمام لی کہ کہا ابو یوسف فی کہ پوچھا مینی گھڑن

سے حال جماعت کا کچھ نہیں کیا نہیں درست رکھنا میں ترک و سکا ح : ع : **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** إِذَا وَضَعْتَ خَشَاءُ أَحَدِكُمْ رَأَيْتُمُ الصَّلَاةَ قَائِلًا عَوَايَا الْعَشَاءَ وَلَا يَجْعَلُ حَتَّى يَقْرَأَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُضَمُّ الطَّعَامَ وَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَقْرَأَ مِنْهُ وَرَأَيْتُهُ لَيْسَ يَقْرَأُ إِلَّا قَامَ مُتَّقِئًا عَلَيْهِ
اور روایت ہی انہیں ابن عمر سے کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ رکھا جاویں کہا عشا کی وقت کا ایک تہائی رکھا اور قائم کجاوی نماز تو شروع کر دکھانا اور نہ جلدی کر دیہان تک کہ فارغ ہو اوس اور پھر ابن عمر کہنا جاتا واسطی وکلی کہنا اور قائم ہوتی نماز میں اتنی تا کہ وہ نہان تک فارغ ہوتی اوس اور تحقیق وہ سنتی قراۃ امام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** ظاہر ہے کہ یہ حکم اوس صورت میں ہی کہ نماز پڑھتی والا ہو کہ ہو جاتا ہی کہ نماز پڑھنے لگا تو دیہان کہانی ہی میں رہیگا تو وہ ان اولیٰ ہی کہ کہیں کہیں کہا کہ ابی بشر طیکہ وقت ہی صبح ہو ح : ع : **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يَكْفِيهِ إِلَّا خَبَثَانِ رَدَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق انہوں نے فرمایا کہ شام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی نہیں پھر نماز ہوتی رو بر وہانی کی اور نہ اوس حالت میں کہ دفع کرین اوسکو یعنی حضور نماز اوسکی دونو خبث یعنی حاجت ہو بول و برازی روایت کی یہ مسلم فی **ف** کہنا نووی نے کہ کہ وہ ہی نماز جیکہ کہنا سامنی آدمی اور خواہش رکھتا ہو اوسکی درسیط طرح حقیقتاً ضا ہو بول و براز کا اور سکی حکم میں ہی باقی درقی یعنی اٹکو یہی روک کر نماز پڑھی اس لیے کہ حضور نماز میں فرق آتا ہی گلہاں سپاہین فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو یہ حال پڑولی : ع : **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ رَدَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ کھڑی کجاوی نماز یعنی کبیر ہو فرض تو کی ہیں جا ہی کوئی نماز سو ای نماز فرض کی روایت یہ مسلم فی **ف** اس معلوم ہوا کہ بعد کبیر یعنی ہونو کلی سنت فجر کہ یہ نہ پڑھی بلکہ شریک ہو کہ امام کی ساتھ فرض تو نہیں جیسا کہ نہ شیعہ ہی در امام ابو حنیفہ رح کہتی ہیں کہ اگر فجر کی سنت پڑھی تو ایک گھنٹہ ہی فرض کی تاہم گلی تو سنت پڑھ لے بعد اوسکی شریک جماعت میں ہوتا تو اب سنتوں کا یہی اتہم ہی نجادی اور ثواب جماعت کا یہی لیکن صحت الگ ہو کر اور دوازی مسجد کی پڑھی صحت میں نہ پڑھی اور اگر پڑھو فوت ہوتی دونو رکعت کا تو جماعت ہی میں نہ جاوی سنتیں ترک کر کے ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک نے سنتیں فجر کی سنتیں ہیں اس سبب قبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ صلوات ان طرفہ انجیل یعنی پڑھو سنتیں فجر کی اگر چہ انکی ٹکڑ ٹکڑ ہیں اس معلوم ہوا کہ فجر کی سنتوں کی پڑھی تاکید ہی اٹکو چوڑی نہیں اور کہا ابن ہاشم کہ سنت فجر کی تو غیر سنتوں کی ہی یہاں تک روایت کیا ہی حسن امام ابی حنیفہ سے کہ اگر پڑھی اٹکو پڑھا کہ بغیر غزیر کہ وہ نہیں جائز ہی : ع : **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَ اقْرَأْ آةَ أَحَدٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْتَنِعُ هَا مُتَّقِئًا عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ پڑا گلی مانگی عورت ایک تہائی کی طرف مسجد کی پیش منع کری اوسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** کہنا نووی نے کہ یہ نہیں محمول ہی کراہت تہی ہی برا رکھا مظهر فی کہ اس میں لیل ہی اور جائزہ ہوتی نکلی عورتوں کی طرف مسجد کی نماز کی یہی لیکن جاری زمانہ میں کہ وہی خوب فتنہ کی یہی چنانچہ مویہ ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سے کہ اگر بول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ جو عورتوں کی اللہ سے منع کرتی اور جو جیسے منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور بن مسعود
 سے منقول ہے کہ منکر کیا عورتوں کو کہ کھنسی سی مگر شیوہ کو کھنسی کے طور پر کاروبار کی یعنی میلی پرانی کپڑوں میں چھل بیہ کہ عورتیں بیہ بیان غیر بناؤ
 سے منکر کر اور خوشبو کی مسجد میں جاؤں تو جانتے ہی اور جو ان کو کہ نہیں جانتا اور اس وقت میں عورتیں وسطی تعلیم احکام دین کی مسجد میں جاتی
 تھیں اور جب ان احتیاج نہیں کیونکہ احکام دین کی مشہور معلوم ہیں ذر ع و عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ لَمَّا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ أَحَدًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
 فَلَا تَمَسُّ طَبِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کسی کو کہا فرمایا وسطی ہماری
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبوت کے حاضر ہوا ایک نم میں مسجد میں بن لگا دی خوشبو روایت کی بیہ سلمیٰ و عَنْ ابْنِ مَرْثُورَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخُورٍ فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ
 إِلَّا خِدَّةً سَرَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو عورت لگا دی خوشبو
 یعنی خوشبو میں حاضر ہو جائے ہر وقت عشر کی روایت کی بیہ سلمیٰ و بخور کہتے ہیں خوشبو درجہ کی دھواں لی فی کوشل گر غیر
 کے اور خاص وقت عشر ہے کا ذکر کیا اسی کی وقت انہیں لگا ہوتا ہی خوف فتنہ کا امن زیادہ ہی اور اگر گندہ ہی چکا ہی کہ مطلق خوشبو
 مسجد میں کسی ہی منع فرمایا ع الفَصْلُ الثَّانِي فصل دوم عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ وَيَوْمَ تَهَنَّ خَيْرٌ لَّهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی منع کرو تم اپنی عورتوں کو مسجد یعنی اور اگر ان کی بیہ میں واسطی ذکر
 یعنی نماز کی ہی روایت کی بیہ ابو داؤدنی و عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا لَكُمْ
 فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلُّوا لَهَا فِي حُجْرَتِهَا أَفْضَلُ مِنْ
 صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز عورت
 کے اپنی گھر میں یعنی دالان میں بہتر ہی نماز اس کی ہی صحیح گھر کی در نماز اس کی کو گھر میں بہتر ہی نماز اس کی ہی صحیح مکان کہلی ہو کر
 کے روایت کی بیہ ابو داؤدنی و یعنی عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور استہاسی کے بنا کر اس کی پروردگار
 اس کی کہا گیا ہی نعم الصبر القبر یعنی اس کی سرل قبر ہی ذر ع و عَنْ ابْنِ مَرْثُورَةَ قَالَ لَئِنْ سَمِعْتُ حَتَّى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ امْرَأَةٍ تَطْيِئَتُ الْمَسْجِدَ حَتَّى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ مُحَمَّدٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق سنائی محبوب ہے اس کی کہ اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں فرماتی تھی نہیں قبول کی جاتی نماز اس عورت کی کہ خوشبو لگا دی واسطی جانی مسجد میں اس کی غسل نہ کیا
 کے روایت کی بیہ ابو داؤدنی اور روایت کی احمد اور نسائی فی مانند اس کی یعنی سارا بدن بانی ہی دھو کر اگر خوشبو لگائی ہی سارے
 بدن کو کہ جاتی ہی خوشبو اور اگر خاص لباس چاہے لگائی ہی وہی چاہے کہ دھوی اور اگر کپڑوں کو لگائی ہی بدل ڈالی کپڑی یا دور کر دی خوشبو
 اور بیہ حکم جیسے کہ ارادہ کرے مسجد میں جائیگا اور نہیں تو نہیں کیا ابن عباس کہ بیہ مبالغہ ہی زجر میں اسی کی کہ اسے فتنہ دہتا ہی اور
 رغبت زیادہ ہونی ہی اس کی طرف لوگوں کی ذر ع و عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الصَّلَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يَأْدَى بِهِنَ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدَى وَلِأَنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ
صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَكُنْتُمْ سُتَّةً نَبِيَّتُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُتَّةً نَبِيَّتُمْ لَصَلَّيْتُمْ وَمَا مِنْ
رَجُلٍ يَنْتَهِي عَنْ طَهْرِ طَهْرٍ يَحْتَمِلُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً
وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَظَّ عَنْهُ رِجَالُ سَيِّدِهِ وَلَقَدْ رَأَيْنَا دِمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُتَأَفِّقُ مَعَاوِمُ الْتِفَاقٍ
وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتِي بِهِ يَهْدِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقْصُرَ
فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد البر بن سعوی کہ کیا تحقیق دیکھا میں نے تینوں اور اور صحابہ کو
اور حالت میں کہ نہیں بھی رہتا تھا نماز یا جماعت مگر منافق کہ معلوم و ظاہر تھا منافق و سکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ کہتا تھا وہ بھی
نہیں باز رہتا تھا جماعت سی یا جماعت یعنی جو کہ اصلاً طاعت مسجد میں آئی نہ کہتا ہو وہ بھی باز رہتا تحقیق تھا بیکار کہ البتہ جلتا نہ تھا
دو شخصوں کی یہاں تاکت انا نماز میں اور کہا ابن سعوی کہ تحقیق میں خبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سکا ہی ایسا کہ طریقی ہدایت کی خوشتر
طریقوں ہدایت کی سی ہی نماز پڑھتی یعنی جماعت اس مسجد میں کہ اذان دی جاتی ہو اوس میں اور ایک روایت میں یوں ہی
کہ کہا ابن سعوی جس شخص کو خوش دی یہ کہ ملاقات کری اللہ تعالیٰ سی کل کو اور اس سالانہ چاہی کہ محافظت کری ان پانچوں نماز
بر اوس جگہ کہ اذان دیجاوی و اسی کی جماعت ادا کری مسجد میں پس تحقیق اللہ تعالیٰ فی مقرر کسی و اسی ہی نماز کی طریقی ہدایت
کہ اور تحقیق یہ نماز میں پانچوں جماعت پڑھتی طریقوں ہدایت کی سی ہیں اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو گی گھر میں یعنی اگر جماعت سی ہی
جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ بھی نہی والا ایسی گھر میں البتہ جوڑو کی سنت نبویؐ کی در اگر جوڑو کی سنت نبویؐ کی البتہ گمراہ ہوگی و در
نہیں کوئی شخص کہ وضو کری پس اچھا وضو کری یعنی اجابت اور ادا سکے بجا لاوی یہ قصد کری طرف مسجد کی ان مساجد میں مگر کہ
لکھتا ہی اللہ تعالیٰ و اسی بدلی ہر قدم کی قدم کہتا ہی ایک نیک اور باندہ کرتا ہی و سکا بسبب من قدم کی ایک جہ اور دور کرتا ہی
اوس ہی بسبب اسکی ایک الی اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے تینوں اور صحابہ کو اوس حالت میں کہ نہیں بھی رہتا تھا جماعت سی مگر منافق
ایسا کہ معلوم تھا نفاق اسکا کہ تحقیق تھا آدمی بیکار کہ لایا جاتا نماز میں اوس حالت میں کہ نیکہ کرتا در میان و آدمیوں کی یعنی بسبب نہایت
ضعف کی یہاں تاکت کہڑا کیا جاتا صفت میں روایت کی یہہ سلم فی سنن ہد یعنی وہ طریقی کہ عمل کرنا اور برتر جو بیت است اور ہجرت
کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالیٰ کا ہوا فعال حضرت کی و در طریقی ہی ایک کہ حضرت بطریق عبادت کی کرتی ہی اور ایک کہ بطریق عبادت
کرتی جو بطریق عادی کرتی او کو سنن زد و اکتہتی ہیں اور جو بطریق عبادت کی کرتی ہی او کو سنن کہ کہتی ہیں یہہ گل سنن ہدی کی دو
قسم ہیں سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہیں کہ حضرت فی بطریق مواظبت کی کہیں یا تاکید فرمائی اور غیر موکدہ وہ کہ جنہ
مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہاں سنن ہجرتی سنن موکدہ مراد ہیں اور جو کہ جماعت کو واجب کہتی ہیں او کی یہی یہہ منافی نہیں اسلی
کہ واجب ہے سنن ہدی میں غل ہی لفظ اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی بطریق مرفوع کو فرمایا ظلم بظلم اور کفر و نفاق
ہے کہ سنا اللہ کی بیکار نمائی کہ بیکار نماز کی پس جواب دیا و سکور روایت کی یہہ حد اور طبرانی فی پس معلوم ہوا کہ یہہ وعید
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور ترک کرنی جماعت کی مسجد میں و یہہ جو کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہی یہہ بھی نہی والا ظاہر یہہ ایک
شخص تھا کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتا تھا عرج و مولانا : وَكَهْنُ ابْنِي هُوَ رُبُّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَوْ لَا مَا فِي الْبَيِّنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذَّرِّيَّةِ أَقْدَمْتُ صَلَوةَ الْعِشَاءِ وَأَهْرُتُ فَتَيَانِي بِخَيْرِ قَوْلٍ مَا فِي الْبَيِّنَاتِ بِالنِّسَاءِ
 سَرَقَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ اگر نہ ہوتیں گہرین عورتیں اور اولاد حکم
 کرتا میں اپنی کرنی نماز عشاء کا اور حکم کرتا میں خادموں اپنی کو کہ جلاتی اوس چیز کو کہ گہرین ہیں ساتھ لگ کی روایت کی یہہ احمدی و
 یعنی عورتیں اور بچی گہرین ہوتی میں اور انہیں جماعت واجب نہیں اگر یہہ گہرین ہوتی تو حکم کرتا نماز عشاء کی برابر کیا اور صحابہ کہہتا
 کہ جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتی انکو اور انکی سائے جلا دین اس سے معلوم ہوا کہ اگر جماعت بڑا لنگھتا ہوتا ہی کہ جسکی سزا
 یہہ ہو کہ حضرت فی ارادہ اوکی جلا کیا بعرج و عنہ قال اَمَرْتُ اَرْسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ
 فِي الْمَسْجِدِ فَيُؤَدِّي بِالصَّلَاةِ فَلَا تَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتَّى يَصِلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا حکم کیا حکم رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی کہ جو وقت ہو تم مسجد میں پس اذان بجاؤی نماز کی پس نکلی ایک تمہارا یہاں ملک نماز پڑھی روایت کی یہہ احمدی و
 یہہ نہیں ہمارے سبب میں کہ ایسی ہی کہ وہ شخص منظم ہو کہ جس جماعت کا یعنی اگر امام اور مسجد کا چلا جاوے بعد اذان کی کہ وہ نہیں در اگر نماز پڑ
 چکا ہی تو نکلتا کہ وہ نہیں مگر جس صورت میں کہ موزن بکثیر شروع کر دی تو ظہر اور عشاء میں جاہی کہ شریک ہو جاویں ہاتھ نہ ہوی
 ساتھ ترک جماعت کے اور اولاد انکی نزدیک ہر نماز میں شریک ہو جائی ح و عن ابی الشعثاء قال خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ
 بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيهِ فَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ اَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی ابی شعثا سے کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد بعد اذان کی گئی ابی ہریرہ سے کہ اس شخص نے تحقیق نافرازا
 کے ابو القاسم کی درود اللہ کا اور سلام روایت کی یہہ سلمی و عن عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذْرَكَ الْاَذَانَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرُّجْعَةَ
 فَهُوَ مُنَافِقٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو شخص پابا اوسکو اذان فی مسجد میں پھر نکلا نہ نکلا واسطی کسی حاجت کی اور وہ نہیں راہہ کہتا بہر انیکہ اس نے منافق ہی روایت
 کے یہہ بن ماجہ کی یعنی لنگھتا ہی سبب ترک کرنی جماعت کی نہ منافق کی ہوا بع و عن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَوةَ لَهُ اَلَا هُنَّ عِدَّةٌ رَوَاهُ الدَّارِ قُطَنِي اور روایت ہی ابن
 عباس کے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس سنی اذان پس خواب یا اوسکو بس نہیں نماز یعنی کامل مقبول واسطی اوسکی
 مگر عذر سنی یعنی جو عذر کہ او پر مذکور ہوئی اگر اوکی سبب مسجد میں نہ آیا نہ پھر مضائقہ نہیں روایت کی یہہ دارقطنی کی و
 بخوات یا یعنی زبان سے جو اپنے یا اور مسجد میں نماز اور صل جواب سے ہی کہ مسجد میں ہی بع و عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ
 يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيْرَةٌ لِّهَوَاكُمُ وَالنِّسَاءُ وَكَانَا خَيْرَ بَرِّ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُنِي مِنْ رُحْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى تَعْلَمَ
 الصَّلَاةَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَذَا وَلَكُمْ يُرْخِصُ رَوَاهُ ابْنُ اَبُو دَاوُدَ وَالتَّسْلِيْمُ
 اور روایت ہی عبد اللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا باربعون التحقیق مدنی میں بہت مسو کہ جانور میں اور درختی میں اور میں ہوں انڈا
 پس آیا پاتی ہو میری کسی خضت کہ جماعت میں نہ آؤں فرمایا کیا سنتا ہی تو ہی علی الصلوة حی علی الفلاح کہا کہ ان فرمایا پس حاضر
 ہوا ورنہ خضت دی جو پڑنی جماعت کی روایت کی یہہ ابو داؤد و اسانی کی و سنتا ہی تو خوات یعنی اذان تو سنتا ہی

ان کہوں کہ اس حدیث میں خطاب کے ہیں : ع : وَكَانَ اِمَامُ الدُّرَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدُّرَّةِ وَهُوَ مُغَضَّبٌ فَقُلْتُ مَا غَضَبَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا اعْرِضُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَتَاهُمْ بِصَلَاتِنَا جَمِيعًا رَوَاهُ الْخَارِصِيُّ

اور روایت ہے ام درواری کہ کہا اُمی حبیہ ابو درواری یعنی خاندان کی اور وہ عصر ہے جس کہا میں کس چیز نے غصے میں ڈالا مجھ کو کہ اسم الدکی تین جانتا میں مراست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کچھ نہ تحقیق و نہ نماز پرستی میں جماعت سے یعنی اور اب و سکویہ رک کرتی میں روایت کل ہر بخاری میں وَكَانَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ ابْنِ حَتْمَةَ قَالَ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدْ سَلَّمَ بِنِ ابْنِ حَتْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَرَأَى عُمَرَ خَدَّ إِلَى الشُّوقِ وَمَسَكَ سُلَيْمَانَ بِنِ الْمَسْجِدِ بِالشُّوقِ فَمَرَّ عَلَى السَّعَاءِ اِمَامُ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا كَمَا رَأَيْتُكِ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّيُ فَغَلَبَتْهُ عَيْسَاهُ فَقَالَ عُمَرُ اَنْ تَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُومَ لَيْلَةً رَوَاهُ مَا لِكُ

اور روایت ہے ابی بکر بن سلیمان بن ابی حتمہ سے کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نے نہ یا سلیمان بن ابی حتمہ کو نماز صبح میں اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئی طرف بازار کی درمکان سلیمان کا تھا درمیان سب اور بار بار کی بس گدڑی اور پرخشا کی کہ نام سلیمان کی انکھا ہی بس کہا عمر کی واسطی و سکی نہیں کہ کہا میں سلیمان کو نماز صبح میں بس کہا ان سلیمان کی لی تحقیق سلیمان فی رات گذاری تھی نماز پرستی بس غلیہ انکھوں و سکی فی یعنی نیندا و سکی فی بس کہا حضرت عمر فی البتہ حاضر نہ یا نماز صبح کو جماعت میں بہتر ہی طرف تیر قیام کرتی میری ہی رات کو روایت کی ہے ہا کے ف اس ہی معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت تیر ہنی افضل ہی نماز رات اور تہجد کی سی : ح : وَكَانَ ابْنُ مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّنَا فَمَا قَرَفْنَا جَمَاعَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دو شخص اور یا دو اون سی جماعت روایت کی ہے ابن ماجہ فی ف سے اگر دو آدمی ہو ورنہ اگر نام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے : ح : وَكَانَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُطُّنَ مِنْ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَادَتْكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَمَنْعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ اَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ اَنْتَ لَمَنْعُهُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ دَسَّ بَسًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّاهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اخْبِرْكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ لَمَنْعُهُنَّ

سراواہ ہند سلیم اور روایت ہے بلال بن عبد المہدین عمری اون فی نفل کی بی بی باپ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ منع کرو عورتوں کو اون کی حسی مسجدوں سے جبکہ پڑاگی انگین تم سے مسجد کی جانی کی یعنی بسبب حاضر ہونی مسجدوں کو جو خواب و نہیں مٹا ہی و سکی حاصل کر نیسی رو کو نہیں یعنی نماز کی ہی مسجد میں جانی دو بس کہا بلال فی قسم ہی الدکی البتہ منع کر بن گے ہم و فلو کہ بلال کو عبد اسے فی کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور تو کہتا ہی البتہ منع کر نیکی ہم اونکو اور ہر ریتہ سالک کی روایت کیا اون فی بی بی باپ کہ کہا بہر توجہ ہوئی بلال پر عبد اللہ بس کہا او سکوبر کہنا نہیں شامینی اونکو کہ کہا ہو اونکو ماندا و سکی کہی او کہ کہا کہ خبر دینا ہوں میں مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور تو کہتا ہی قسم ہی الدکی البتہ منع کر نیکی ہم اونکو روایت کے یہہ سلم فی ف ظاہر ہے کہ عبد اللہ غصی سلیمی ہوئی کہ اس طرح جواب بی بی میں مقابلہ معلوم ہوتا تھا حدیث کا ساتھ راہی کی اگر

عند فساد وقت کا بیان کرنا دیکھتی کہ اس وقت میں مناسب نہیں ہی عورت کو نکلتا اور نہ خانہ ہونی اور پہلی تبلیغ کیا ہی اذینکما علمائے
 حج منع کرتی تھیں عورتوں کی پس ہدایہ میں کہا ہے کہ نہ بیت کبریٰ امام عورتوں کی ہماری زمانہ میں کہا ابن ہمام فی اہلی کہ وہ منع
 کئے گئے ہیں حضور و جماعت ہی و پہلی گزری چکا ہی منظر ہی کہ یہ کھانا اذینکما طرف مسجد کی خانہ کی ہی ہماری زمانہ میں کر دہی
 ت ع : وَحَسْبُ نَجَاحٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْتَنِعُ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ
 يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَإِنَّا نَمْنَعُهُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَحَدُ ثَلَاثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا قَالَ فَمَا كَلِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى مَاتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی مجاہد ہی اولن فی فضل کی عبد الدین عمر رضی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا منع کری کوئی شخص اہل ہی کو اس
 کو دین مسجد و نہیں کہ ایک بیٹے عبد الدین عمر کی فی بعضی بلال نے یہ منع کرنگلی و کہ پس کہا عبد الدین فی من حدیث بیان کرتا ہوں
 تجھ کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور کہتا ہی یہ کہ مجاہد فی پس نہ بولی اور سے عبد الدین بیان تلمک وفات ہوئی روایت
 کے بلکہ حدیث اس حدیث ہی معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد ہی و پہلی ترک کرنی سنت کی بیح : باب
تَسْوِيَةِ الصَّفِّ : بیح بیان برابر کرنی صنف کی ف یعنی آپس میں ملکر کھڑی رہیں درمیان میں چہ
 کہ ہر سہارا کی چھٹی ہٹ کر نہ کھڑی رہیں برابر کھڑی رہیں اور اگر سفین کسی ہوں اس طرح کھڑی ہوں کہ فرق درمیان میں برابر
 بیح : **الفصل الأول** فصل بیح عن الثَّوْمَانِ بْنِ تَشْيِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَسُورُنِي صُفُوفًا حَتَّى كَانُوا يَسُورُنِي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا تَدْعَقُلَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى
 كَادَ أَنْ يَكْبُرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدُّهُ هُ مِنْ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللَّهِ لَتَشَوْنَّ صُفُوفَكُمْ
 أَوْ يَخْلِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ثمان بن شہیر ہی کہہا ہی رسول خدا صلی
 علیہ وسلم برابر کرتی صفین ہماری یہاں تک گویا برابر کرتی ساتھ و کی نیر و کو یہاں تک دیکھا متحقق سمجھی ہم و نی بعضی برابر کرنا صفوں
 کا پہر نکالی مگر پس کھڑی ہوئی یہاں تک کہ قریب تک کہ کہیں پس نہ کیا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہی سینہ و کا صف ہی پس کہا ہی
 اللہ برابر کرتی صفوں کو یا خلافت و الیگا الدردریان ذالون تہا ہی کی روایت کی یہ کہ سلم فی ف گویا برابر کرتی ساتھ اولن کہ
 تیرون کو یہ شکل ہی بیح رستی اور عبادی کی کہ تیرون ہی چیزون کو ہوا و رسید کرتی ہیں یہاں یہاں صفین ہی کہ صفوں کو الیاسید اذ
 برابر کرتی کہ تیرون کو اتوسی سید اگر سکین و بعضون فی کہا ہی کہ یہ عبارت قبول غالب ہے معنی یہ ہوگی کہ گویا برابر کرتی اذینکما
 تیرون کی اور حال خیر حلیہ کا منظر فی یہ بیان کیا ہی کہ اگر خطا ہو کہ علامت و اذینکما طاعت کر دگی اللہ و رسول کر
 حکم کی ظاہر ہیں تو یہ بیح چادی کا طرف اختلاف قارب ہے پس باعث ہو گا کہ وہ کہ بہر سہریت کری کی یہ طرف ظاہر تہا ہی کی پس اذینکما
 درمیان تہا ہی عداوت اس طرح کی کہ اعراض کری کا بعض تہا بعض : ح ع : وَحَسْبُ نَجَاحٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَا يَمْتَنِعُ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَإِنَّا نَمْنَعُهُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَحَدُ ثَلَاثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا قَالَ فَمَا كَلِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى مَاتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی انس ہی کہہا فاقم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئی ہمیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منہ نبی کی پس فرمایا سید ہی کہ

اپنے صفوں کو اور اس میں نزدیک کھڑی ہو کر تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ کچھ بی بی کی سی یعنی نماز کی حالت میں مکاشفہ میں مصلیٰ ہو کر
 معلوم کرتا ہوں روایت کی یہہ بخاری فی اور صحیح بخاری و مسلم کی یہہ کہ برادر و صفوں کو کس تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ کچھ بی بی کی
ف برادر و صفوں کو یعنی جب تک پہلے صفت پہنچتی و دوسرے صفت تکمیل کو نہ پہنچے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ
عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَأْمِ الصَّلَاةِ اور روایت ہی وہیں کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی برابر و صفوں اپنی کو پس تحقیق
 برابر کرنا صفوں کا نام کرنی نماز میں ہی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی مگر یہہ کہ نزدیک مسلم کی لفظ من تمام الصلوۃ کا ہی **ف** یعنی
 کلام الدین جو آیا ہی قبول الصلوۃ یعنی پڑھنا نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور ادب پس فرمایا کہ برابر کرنا صفوں کا ہی وہیں
ع **وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ مَنَاكِبَنَا فِي**
الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَكُنِيَ مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْكَامِ وَالْأَهْلِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ مِنْكُمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَتَتْهُمُ الْيَوْمَ أَشْدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہاتھ اپنی ہماری مؤذن ہوں نماز میں یعنی جب وقت ارادہ
 کرتی نماز پڑھتی کا اور فراموشی برابر ہو جاوے اور نہ اختلاف کر دے پس مختلف ہوں کہ دل تمہاری جا رہی کہ متصل ہوں میری تم میں ہی صاحبان
 بلوغ کی و عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہیں ان کی کہا ابو مسعود فی پس تم کج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو روایت کی یہہ مسلم فی **ف**
 اور نہ اختلاف کر یعنی بدن برابر کہو ورنہ دونوں میں اختلاف پڑی گا تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ درمیان قلوب حضار کی تعلق عجیب اور
 تاثیر غریب کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک طرف دوسری کی اندین کہ کتابی ہو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن میں اور سطح
 باطن کی ظاہر میں ایک کی ترتیب جامع ہون کی بیان کی کہ متصل ہوں میرے یعنی پہلی صفت میں کھڑی ہوں صاحبان بلوغ کی اور عقل کی تباہ
 کرین کیفیت نماز کی و احکام اولیٰ اور پنجائیں است کہ یہہ دوسرے صف میں وہ کہ قریب کی میں یعنی لڑکی و جو کہ قریب بلوغ کی ہیں کہ لوگو
 مرا ہتی کہتی ہیں بہتر سے صف میں کہ قریب ہی میں یعنی خانی کہ علامت مرد اور زنی دونوں کی کہتی ہیں و بعد اذنی صفت خود لون کی
 کھڑی ہی وہ نہیں ذکر کی اس لیے کہ متعین ہیں بعد اذنی وہی ہیں و پس تم کج کی دن بہت اختلاف کرتی ہیں یعنی سبب اختلاف و فتنوں
 کا ہی ہی کہ صف میں ہی برابر نہیں کرتی **ع** **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُنِيَ مِنْكُمْ**
أُولُو الْأَحْكَامِ وَالْأَهْلِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ مِنْكُمْ ثَلَاثًا وَآيَاتُكُمْ وَهَيْشَاتُ
الْأَنْسَوَاقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الدین مسعودی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جا رہی کہ نزدیک ہوں
 میرے تم میں ہی صاحب بلوغ کی و عقل کی پہر وہ لوگ کہ قریب ہیں ان کی میں بار فرمایا اور جو تم شور کر فی بازار دن کی سی یعنی سجد و نماز
 شور و انداز شور بازار و نماز کی کہ روایت کی یہہ مسلم فی **ف** میں بار فرمایا یعنی اس حد میں تم الذین یلوئتم تو میں بار فرمایا پس مراست
 جا رہی پہلے حد میں جماعت خود لون کی نہیں مذکور ہوئی اور یہاں مذکور ہوئی **ع** **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرَ أَفْقَالٌ هُمْ يَقْدَمُونَ وَأَمَّا أُولُو الْأَهْلِ فَلَمْ يَكُنْ مِنْ بَعْدِكُمْ
لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہ ہی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی بارون بنی میں تاخیر پس فرما دوسری بارون بنی میں تاخیر کیا کہ اگر دوسرا اور جابہی کہ افتد اگر بن ساتھ نہ ہوا ہو
 دو کو بن جابہی تہا ہی مہبتہ ہی کی ایک تم تہیر کر فی بیان کہ کچھی ذوالکاد کو السیدی حوت و فضل بنی ہی روایت کی یہیہ سلم لی
ف بارون بنی تہا خیر یعنی کیا کیا پہلی صفت ہی جابہی تہا بنی و کو فرمایا کہ اگر دوسرا اور جابہی صفت میں کہہ ہی رہا اور افتد اگر دوسری
 جابہی تہا متصل کہہ ہی رہا و افعال میری دیکھو اور تہا ہی متابعت و کو بن کہ تہا ہی جابہی تہا ہی ہون الہی کہ صفت جابہی کی متابعت
 اگر بن کی کرتی ہی یعنی افعال و کی کو تہی بن و دوسری طرح وہیہ کرتی بن یعنی متابعت باعتبار ظاہر کی ہی اور حقیقت میں متابعت
 ہے کہ بن برع و عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأنا حلقاً فقال
 مالی آرنکم عین ثم خرج علینا فقال لا تصفون کما تصفون عندک عندک یہا فقلنا یا رسول
 اللہ وکیف تصف الملئکۃ عندک یہا قال یثیون الصفوف الاولی ویترا صفون فی الصف

رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرۃ کہ کہا علی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہوا کہ کو تہی بن حلقی حلقی
 بنائی ہوئی پس فرمایا کیا ہی دوسری میری دیکھا ہوا بنی بن کو جابہی ایک ایک یعنی یون نہیٹا جابہی کہ علامت نا اتفاق کی ہی جابہی
 جابہی اور دفعہ بعد اسی پس فرمایا کہ انہیں صفت بانہی تم یعنی نماز میں بنند صفت و صفوں کی نزدیک پروردگار بنی کی یعنی جبکہ بندگی
 کے لیے کہہ ہی ہوئی بن میں کہہ ہی ہی رسول خدا کی دوسری طرح صفت بانہی میں فرشتی نزدیک پروردگار بنی کی فرمایا پورا کرتی
 میں پہلی صفوں کو اور ملکہ تہی ہوئی بن صفت میں روایت کی یہیہ سلم لی و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخیرو صفوف النساء آخرها وشرها اولها اور روایت ہی ابی ہریرۃ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنی بہترین صفت مردوں کی پہلی صفت
 اور بدترین صفت مردوں کی پہلی اور بہترین صفت عورتوں کی پہلی اور بدترین صفت عورتوں کی پہلی صفت روایت کی یہیہ سلم لی
ف مراد بہترین کثرت ثواب کے یعنی پہلی صفت الی بہت ثواب پاتی بن اور مردوں کی پہلی صفت بہترین ہوئی ہی کہ امام ہی قریب
 ہوئی بن اور عورتوں ہی دور اور اخیر کی برسی سلیسی ہوئی ہی کہ امام ہی دوم ہوئی بن اور عورتوں ہی نزدیک و عورتوں کی اول صفت
 برسی سلیسی ہوئی ہی کہ مردوں نزدیک ہوئی بن اور اخیر کی بہترین ہوئی ہی الہی کہ مردوں ہی دور ہوئی بن میں پس مردوں کو اول صفت
 کے رغبت کر لی جابہی و عورتوں کو پہلی صفت کی برع **الفصل الثالث فی فصل دوسری عن انیس**
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روضا صوفو فکم و قال یوا بیتہا و کا ذوا بالاعناق
 فوالذی نفسی بیدہ ائی لاسری الشیطن یدخل من خلل الصف کأنہا الحدیث رواہ ابو داؤد
 اور روایت ہی انس ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی ہر بنی کہ جو صفیں اپنی یعنی آپس میں خوب بہر کہ کہہ ہی رہا و وزیر
 کرو و میان صفوں کی یعنی دو صفوں میں اتنا فرق نہی کہ ایک صفت جابہی بن و کہہ ہی ہو اور بار کہہ ہی بنی کوئی تم بن بلند جاہی نہ کہہ ہی الہی
 جاہی کہہ ہی ہو تا کہ زمین برابر زمین پس قسم ہی دس ذات کی کہ جان میری او سکی تہہ میں محقق بن دیکھا ہوا بن غیطان کو دخل
 ہوا ہی جابہی شکافون صفت کی کو بار کو دوسرا دجا ہی کہہ ہی روایت کی یہیہ سلم لی و عن قتال قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم آثم الصف المقدم ثم الذی یتلہ فما کان من نقض فلیکن فی الصف للآخر رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم الرکوع و نصف یوم کعبہ و اسکو کہ نزدیک است و اسکی بہرہ جو کہ کہ ہونہ نقصان میں ہو
 پہلے صفت میں روایت ہے یہاں بودا و دنی و عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول ان اللہ وصلاتکہ یصلون علی الذین یلکون الصفات الاولی و ما من خصۃ احب
 الی اللہ من خصۃ فیشہا یصل بہا صفار و اہ ابوداؤد اور روایت ہی براہین عازب کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمائی تحقیق اللہ اور فرستی اسکی رحمت بھیجتی ہیں اداں لوگوں پر کہ قریب ہوتی ہیں پہلی صفوں کے اور ہمیں کوئی قدم بہت محبوب طرف
 اسکی اوس قسم سی کہ چلی اور ملاوی ساتھ وکی صفت کو یعنی اگر صفت میں جگہ خالی رہ گئی ہو وہاں جا کھڑا ہی روایت کی پہلے بودا و دنی
ف قریب ہوتی ہیں پہلی صفوں کے جب حضرت فی فضیلت پہلی صفت کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کی ساتھ فضیلت و دیگر صفت کی ہی
 کہ بعد صفت اول کی دوسری فضیلت اور صفوں پر کہہ دیکھیں کہ کہی و عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان اللہ وصلاتکہ یصلون علی امیاء من الصفوف و اہ ابوداؤد اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ اور فرستی اسکی رحمت بھیجتی ہیں اوپر ادھی طرف الی صفوں کی روایت کی پہلے بودا و دنی
ف کہا ہی علماری کہ کھڑی ہوا دھنی طرف امام کی گرجہ دو سو امام ہی افضل ہی کھڑی ہونی سی بائیں طرف اگرچہ نزدیک ہوا اگر
 بائیں طرف خالی ہونا زیوں ہی تو افضل ہی بائیں طرف کھڑی رہنا و اسی رعایت و دونوں طرفوں کی و عن النعمان بن بشیر
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا اذا قمنا الی الصلوة فاذا استوینا
 کبر و اہ ابوداؤد اور روایت ہی نعمان بن بشیر کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کر کے یعنی ہاتھ یا زبان ہی ہمارے صفوں
 کو حسب وقت کھڑی ہوتی ہم طرف نماز کی پس جب برابر ہو چکی تھیں پھر کہتے ہی روایت کی پہلے بودا و دنی و عن انس قال کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن یمینہ ائخذ لو اسووا صفوفکم و عن یسارہ ائخذ لو اسووا
 صفوفکم و اہ ابوداؤد اور روایت ہی انس کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی دھنی طرف
 اپنے سید کھڑی رہو اور برابر کہو صفیں یعنی اور بائیں طرف فرمائی سید ہی کھڑی رہو اور برابر کہو صفیں یعنی روایت کی پہلے بودا و دنی
 و عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوة
 و اہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہترین تہا ہی وہ ہیں کہ بہت نرم ہوں
 سونہ ہی اوں کی نماز میں روایت کی پہلے بودا و دنی **ف** اسکی معنی علماری کہ کہی طرچہ کہی ہیں ایک تو یہ کہ اگر صفت میں کھڑا ہو او حکم کرے
 اسکو کہ کوئی سونہ ہی برا تہہ کہ کہہ برابر کھڑی ہونے کی لپی تو کب تک نہ کرے اور کہنا مانی اسکا اور دوسری یہ کہ اگر کوئی جا ہی کہ صفت میں دواؤ
 تو منع نہ کرے اسکو خصوصاً کہ جگہ خالی ہو او صفت بہرہ کی لپی آوی و تیسری یہ کہ نرم کرنا منوڈ ہونا کانا ہی سکون و خوش ع و وقار
 یعنی نماز ساتھ خاطر جمعی کی اور حضور دل و روح کی پڑ ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری و عن انس قال
 کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول استمروا استمروا استمروا فواللہ انی نفسی بیلہ اتی لا اراکم من خلفی
 کما اراکم بین یدیکم و اہ ابوداؤد روایت ہی انس کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم
 ہے اوس ذات کی کہ جان میری اسکی تہہ میں ہی تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں کیونچہ چلی ہی سی جیسکہ دیکھتا ہوں نہ کو اگلی ہی سی یعنی

ساتھ شہداء اور مسکشفہ کی روایت کی پہلے بوداودنی وعن ابی امامہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصیف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلى الثاني قال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصیف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلى الثاني قال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصیف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلى الثاني وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئووا صغوفکم وکادوا بین مناککم ولینوا فی ایدی احرانکم وسدوا الخلل فان الشیطن یدخل فیما بینکم بمنزلة الخذف یغنی اولاد الضان الصغار ذواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق السداور فرشتی اوکی رحمت بھیجتی ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ فی بارسل السداور دوسری یعنی فرماؤ کہ پہلی درد دوسری پر رحمت بھیجتی ہیں فرمایا تحقیق السداور فرشتی اوکی رحمت بھیجتی ہیں پہلی رحمت بھیجتی اس بابہی دوسرے صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ فی بارسل السداور دوسری پر یہی فرماؤ فرمایا تحقیق السداور فرشتی اوکی رحمت بھیجتی ہیں پہلی صف پر عرض کیا صحابہ فی بارسل السداور دوسری پر یہی فرماؤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر دوسری صف کو اور برابر ہی کر در میان ہونڈ ہون کی یعنی برابر جگہ میں کہتری رہو ایک دوسری سی اونچا ہو کہ نہ کہڑا ہی در نرم ہو کہ اتھون بہا کر اپنی کی یعنی اگر کوئی ہونڈ ہی برابر رکھ صف میں برابر کرے کہنا الا اور بندہ صف کی شکافون کو اسلی کہ تحقیق شیطان درفل ہونڈا ہی در میان تہا ری مانند خذف کی یعنی چوٹی کی بھی سپر کی روایت کی پہلے حمدنی ف لفظ علی الثاني میں جمع عطف اسکو عطف علیہ میں جمع صفت کی ہی تو فرمایا دوسر کی ایسی بھی فرمائی اور حضرت ثانی جو جوتی ہا رہن دوسرے صف کو فضیلت کور پہلی صف کی میں شریک کیا اس سے معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کہی اول ہی ہر : وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیمو الضعوف وکادوا بین المناک وشد الخلل ولینوا فی ایدی احرانکم ولا تذروا فرجات الشیطن ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ رواہ ابو داؤد وروی الترمذی منہ قوله ومن وصل صفا الى اخرہ اور روایت ہی بن عمر کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سدا کر و صفو نکو اور برابر ہی کر در میان ہونڈ ہون کی در بندہ و فرج کو اور نرم ہونچ اتھون بہا یون سدا کی اور نہ چوڑو تم فرجی شیطان کے اور جس کی کو لامبی صف یعنی خالی جگہ میں جا کہڑا ملاو گیا اسکو الیعنی ساتھ فضل در رحمت اپنی کی در جس کی توڑی صف توڑا گیا اسکو الیعنی دور ڈالی کا مقام قریب روایت کی پہلے بوداودنی اور روایت کیا نسالی فی اس حدیث میں ہی قول و کاسر وصل صفا اخراک یعنی اکی روایت میں میں وصل کی دیکر عبارت نہیں ہے ف نرم ہونچ اتھون بہا یون بن کی یعنی اتھونسی پر دیکر برابر کر جس میں کو کہنا الا و کاسر : وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توستطوا الیہام وشد الخلل رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیج میں کہ ہوا کم کو یعنی دائر میں باہرین طرف نام کی آدمی برابر ہون اور بندہ کر و شکافون کو روایت کی پہلے بوداودنی وعن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتاخرون عن الصیف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہیشہ پہلی قوم کو بھیجتی تھی ہی کی پہلی صف سی یہاں تک بھی ڈالی رکھی گا انکو

دو شخص روایت کی یہ ابو داؤد فی حستی بوخرہم السلام فی اننا لنعنی کر گیا آخر الامر او کو دو شخص پر کیا گیا دو شخص پہلی جماعت کی طرف اسی جو ابی کوالسی فواسط محمود کہہ کر بھی کرنا اور اس کی بدلی میں یہ سنہ راوی کا
 روع بن وکھن وابصہ بن معبد قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً یصلی خلف الصف
 وحجۃ فافترکہ ان یعینک الصلوۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وقال الترمذی لہذا حدیث
 حسن اور روایت ہی وابصہ بن معبد کہہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا بھی صف کی
 ایک لپٹا پس حکم کیا اس کو کہ پیچھے ہٹے یہی نماز روایت کی یہ احمد اور ترمذی وابو داؤد فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن اس وقت پہلی صف میں
 جگہ خالی تھی درپہرہ شخص بھی کھڑا ہوا تھا اس کو نماز پیچھے ہٹنے کو فرمایا ازراہ احتجاج ابی ایسی کہ مرکب مرکب وہ کہ ہوا امام احمد کی نزدیک نماز
 نہیں ہوئی ابی ایسی والی کی بھی صف کی وینوں مامون کی نزدیک نماز ہو جاتی ہی لیکن ابی ایسی چاہی نہیں کہ وہ ہی ہوا
باب الوقف باب بیج بیان جگہ پڑھنے ہی امام کی درمندی کی **الفصل الاول**
 فصل پہلی عن عبد اللہ بن عباس قال کثرت فی نبیت خالکتی ميمونة فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصلی فقلت عن یسارۃ فاخذت بیدہ من ذراۃ ظہرہ فعدت لینی کذلک من ذراۃ ظہرہ الی الشوق الا یتین
 مستفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن عباس ہی کہ کھڑا تھا گذاری مینی بیج گرا ہی خالہ سمونہ کی پس کھڑی ہوئی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی لگی یعنی تہجد کی پس کھڑا ہوا میں بائیں طرف حضرت کی پس کھڑا ہوا تہجد پڑھتی ہی پس پھر
 محکم اس طرح یعنی تہجد پڑھتی ہی طرف پہلو دہنی کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی شرح السنۃ میں کہا ہی کہ اس
 حدیث کی کئی مسائل کئی ایک نوکریہ جائز ہی نماز نفل جماعت اور دوسرے یہ کہ مقتدی ایک ہوا تو امام کی دائیں طرف کھڑا ہوا وہ تہجد پڑھ
 کہ جائز ہی تہجد اساعل نماز میں درجہ تھا یہ کہ مقتدی کو جائز نہیں کہ اگر ہوا امام کی ایسی کہ حضرت کی بن عباس کی بھی سی پھر اور بائیں
 یہ کہ جائز ہی امامت بھی وکل کثرت کر لی امامت کی درمیان میں کہا ہی کہ اگر اکیلا نمازی امام کی بھی بائیں طرف نماز پڑھتی تو جائز ہی لیکن
 برای روع بن وکھن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحسب حجتی اقمنا عن یسارۃ فاخذت بیدہ
 فاذا رنی حتی اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار بن جحر فقام عن یسارۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فاخذت بیدہ فینا جميعاً فکنا حتی اقامنا خلفہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر
 کہ کہ کھڑا ہی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتا میں پس بائیں یہاں تک کھڑا ہوا میں بائیں طرف حضرت کی پس کھڑا ہوا
 میرا پھر پھر محکم یہاں تک کھڑا کیا محکم دہنی طرف ہی یعنی داہنا تہجد پڑھنے کی بھی سی لیکن دائیں طرف کھڑا ہوا پھر آجیا میں
 پس کھڑا ہوا بائیں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کھڑی حضرت فی دولہ تہجد ہماری کھڑی یعنی اپنی داہنی تہجد ہی بائیں
 ایک کا کھڑا اور بائیں تہجد ہی داہنہ دوسرے کا یہ تھا کہ کھڑا کیا پھر بھی ہی روایت کی یہ مسلم فی اس ہی محکم
 ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہوا تو دائیں طرف کھڑا ہی اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو بھی کھڑی میں دیکھا قاضی فی اس ہی یہ ہی معلوم ہوا کہ
 تہجد ہی اکہا حرکت کرنی باوجود متصل نہیں باطل کرنی نماز کو اور یہ طرح زیادہ ہی اگر فرق ہی ہو روع بن وکھن انہن قال صلیت
 انا ویتیم فی نبیت خلف الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم واکم سلکین خلفنا رواہ مسلم

مانند یکی پس کہا عارفی اسی لہجہ میں تھا راجہ وقت کے کچھ ہی معنی ہاتھ میری روایت کی یہہ بودا و دنی فت کہہ رہی ہوئی چوتھی پر
 یعنی کیلی کہہ رہی ہوئی پس اگرچہ اس کے نام ساتھ بعضی مقتدیوں کی بلند جاگہ پر تو نہیں مگر وہ اور اگر مقتدی اونچی پر ہوں اور امام کیلانی بھی کہہ رہا ہو
 تو اختلاف کیا ہی شائع کی کہ اس کا نام اس کی کہ نہیں شایبہ ہوئی ہی ساتھ بل کتاب کیونکہ وہ کہہ کر ان کی ہی امام اس کی کو
 خاص کر بلند جاگہ پر پس وہ منع ہی او کی مشابہت سی زیادہ اور ظاہر روایت میں بہت کم مگر وہ ہی اس کی کہ اس میں حشرات امام کی لازم آتی ہی اور بلندی کی کہ
 جس کیلی کہہ رہی رہنا امام کو مگر وہ ہی خدا اور اس کی کیا ہی جنہوں کی کہا ہی کہ بقدر قدرت و کم کی اور بعضوں نے کہا کہ بقدر ماتہم کی ہوا اور فتویٰ ہی ہی
 کذا فی شرح المنیۃ و زمانہ پر ہی یعنی عمار نما پر ہی کہہ رہی ہی حقیقتہً یا اولادہ نام کا کیا چنانچہ ظاہر ہی ہی اور یا مانند اس کی یعنی حدیثہ کو لفظ
 حضرت کی بعدینہ یا دہ ہی اس کے یہہ کہا کہ یہی لفظ فرمایا ہی یا مانند اگل در اخیر حدیث ہی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سلسلہ عار جانتی تھی اور حضرت
 سے سنا تھا پس یہاں اعتراض وارد ہوتا ہی کہ دیدہ و دانستہ کیوں ایسی حرکت کی جواب کیا یہہ ہی کہ شاید عار یہہ بھول گئی ہوں گی جب تعرض کیا
 حدیثہ فی یاد کیا او کو دعویٰ ہج و حکن سہل بن سعد الشاعری اِنَّهُ سَمِعَ مِنْ اَبِي شُعْبَةَ الْمُنْبَرِ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَقْل
 اَلْاَوَّلِ فَلَا تَقُولُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَمَلٌ وَوَضِعَ فَاَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ دُرُجَةً وَكَرَّمَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ
 جَمَعَ الْقَهْقَرَىٰ فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمُنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
 بِالْاَرْضِ هَذَا لَفْظُ الْحَاكِمِيِّ فِي الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ حُكْوَةً وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
 فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِمَا صَنَعْتُ هَذِهِ الْاَلَاتِ تَتُوبُوْنِیْ وَلَسْتُ جَلْمًا صَدَقَ

اور روایت ہی سہل بن سعد سعدی سی کہ تحقیق وہ بوجہی گئی کہ سچہ سی یعنی اس کے کہ تھا منبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ اسہل فی وہ
 تھا جہاں بیٹھنے کیسی بنا یا تھا اور کو فلا فی شخص کے کہ غلام آزاد کیا ہوا فلا فی خود کو کا قصہ اور اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی در کہہ رہی ہوئی
 اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا اور کہا گیا یعنی مسجد میں اس نے کہا حضرت کی طرف قبلہ کی در کہہ رہی ہوئی کہ یہی نماز کی لہجہ اور کہہ رہی
 ہوئی لوگ بھی حضرت کی لہجہ حضرت فی قرآن در کہہ رکھ گیا اور کہہ کر کیا لوگوں کی بھی حضرت کی یہہ دہا یا اسے مبارک بنا کر عیسیٰ یہہ ہوئی
 پیچھے بالوہیں سجد کیا زمین پر یہہ شریعت کی گئی منبر پر یہہ قرآن پر کہہ رکھ گیا یہہ دہا یا اسے مبارک بنا کر یہہ لہجہ یا لہجہ ان کے سجد کیا زمین پر
 یہہ لفظ بخاری کی ہیں اور یہہ حدیث بخاری اور سلم کی ہی مانند اس کی اور کہا راوی فی برج اخرا و اس حدیث کی پس جب فارغ ہوئی حضرت متوجہ ہوئے
 لوگوں پر پس فرمایا ای لوگو نہیں کیا میں یہہ گناہ یہہ کر دیتا اور تاکہ ان کا نواز میری فت جہاں بیٹھنے کیسی یعنی ایک جگہ تھا لوگوں پر یہہ
 سی وہاں درخت بہت تھی وہاں کی جہاں وہ کا منبر بنا تھا اور فلا فی کا نام با قوم رومی تھا اور فلا فی کا نام عائشہ انصاریہ اور کہا ہی مظهر
 کہ اس منبر کی تین زینہ تھی پانچ اس پہل ترانہ پر سی آسان ہوتا تھا ساتھ ایک یا دو قدم کی پس فعل کہ نہیں لازم آتا تھا کہ اس کا نام باطل ہوئی
 اور اس میں بالنت ہی یہہ کہ امام جب راوی کی تعلیم قوم کے کہ قریب در و در والی دیکھ کر کہیں توجہ نہ ہی ہی اونچی جگہ پر کہہ رہی ہوئی اور یہہ لفظ
 بخاری کی ہیں شمارہ کیا مولف ساتھ اس عبارت کی اور عبارت البعد کہ یہہ حدیث پہل فضل بن لانی چاہی تھی لیکن بیان جو ذکر
 در سطحی ابعداری صاحب صلیح کی کہ ذکر کیا اور نہوں فی اسکو حسان میں دعویٰ و حکن عائشہ قالت صلی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی حجرتہ و الناس یأتون بہ من وراء الحجۃ مرؤۃ ابوداؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ

سے کہنا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہجرہ دہری کی اور لوگوں نے افتد کیا حضرت کا باہر حجر کی روایت کی یہ وہ داودنی ف
 حضرت نے رمضان شریف میں عنکاف کی لمبی پوری کا حجرو بنایا تھا اور میں چند شہزادہ تراج کی ٹرہی اور لوگوں نے افتد کیا شروع ہوا
الفصل الثالث فصل میری عن ابی ملک الاشعری قال اذا اُخذتُم بصلوة رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال اقام الصلوة وصفت الرجال وصفت خلفہم العلمان ثم صلی بہم فذکر صلوۃ
 ثم قال ہکذا صلوۃ قال عبد اللہ الاعلی لا احبہ الا قال امشی رداہ ابی ہوداد
 روایت ہی ابی ابانک شمری ہی کہا کیا خبر دون میں لکھو ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابوالکاسم کہ کھانم کی حضرت نے نماز اور
 بانہی مردوں کی اور کھڑا کیا بھیجی اونکی رکو کو پہننا پڑائی اذکوبس ذکر کی ابوالکاسم کیفیت نماز حضرت کی یہ فرمایا حضرت نے اسی طرح ہی ہر
 نماز کہا عبد اللہ الاعلیٰ نے کراوی حدیث کا ہی ابوالکاسم نہیں گمان کرتا میں ابوالکاسم لکھ کر کہا امت میری کہی روایت کیا ابوالکاسم حضرت سے
 کہ فرمایا اس طرح ہی نماز استسجری کی روایت کی یہ وہ داودنی ف معنی یہ ہیں کہ لائق ہی اذکوبس کہ نماز پڑھیں اس طرح اور زمین تنبیہ ہر
 اس پر کہ جو کوئی نہ نماز پڑھی اس طرح نہیں حضرت کی امت ابوالدین سے عن قیس بن عباد قال بیئنا انا فی المسجد فی الصبح
 المقدم نجد فی رجل من خلفی نجدہ فکان فی وقام مقامی فواللہ ما عقلت صلاتی فلما انصرف اذا ہوا فی
 بن کعب فقال یا فتی الیسوءک اللہ ان ہذا عہد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ان نلیہ ثم استقبل
 القبلة فقال ہلک اهل العقد وشرت الکعبة فلما ثم قال واللہ ما علیہم اسی ولكن اسی علی من
 اضلوا فقلت یا ابا یعقوب ما تعنی باهل العقد قال الامراء رداہ
 الشاہد اور روایت ہی قیس بن عباد ہی لکھا اذ موقت کہ میں حج مسجد کی تہا پہل صفت میں پس کہی جگہ ایک شخص نے پڑھی کہ یہی
 یہ اس طرح کیا جگہ اور کھڑا ہوا اس پر کھڑے ہیں ہم ہی اندکی نہیں سمجھا میں نے اپنی کو یعنی نہ جانا میں نے اس طرح پڑھتا ہوں اور کتنی رکتیں پڑھیں میں
 غصہ کی کرا جگہ ایک شخص ہی مسکان افضل ہی باوجود پہلی کھڑی ہونی میری کی وہاں پس جبکہ پہر او شخص کھنچنی والا نماز سی اور تمام کی نماز ناگاہ
 وہ ابی بن کعب تھے پس کہا انہوں نے انی جوان نہ غم ڈالی جگہ البیہی بسبب چیز کی کہ میں ساتھ تیری تحقیق یہ صبت ہی نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی طرف ہمارے ہر ہر دن ایک کھڑی ہوں میں ہم اذکوبس یعنی پس اسی طرح بلکہ کل مامون کی ساتھ کھڑی ہوتی میں یہ سامنی ہوی قبلہ کی کہ
 کہا ہاں کہ ہوتی سرور قسم ہی پروردگار کہ یہ تین بار کہا یہ یہ کہ قسم اللہ کہ نہیں سرور دن پر غم نہ زمین لیکن غم نہ تا ہوں میں اور شخص
 پر گمراہ کرتی ہیں سرور دیکھو یعنی رعایا کہ متابعت کرتی ہیں سرور دن کی کہتا ہی قیس بن عباد کہ کیا میں ابی بن کعب کا ہی العہد کیلئے اور
 کھڑی ہوں ہم ساتھ پہل عقد کی کہا کہ امرار روایت کی یہ نسائی فی ف یہ کہ نہ دن ایک کھڑی ہوں میں ہم یہ ہر ہوی اس حدیث پر بلکہ ہی منکم
 اول الاحلام والہی یعنی قریب کھڑی ہوں میں سیرت میں ہی صاحب یوحنا اور عقل کی پس قیس کہ ایسا نہ یا اس ہی اذکوبس ہاں اور ملاک
 ہوی اہل عقد یعنی امرار کہ عایت لوگوں کی کا مامون کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حتیٰ کہ رعایت صفوت کی نماز میں اور کھڑی ہونا
 اوس میں نہیں کہ اتہم میں بنیاد کہ یہہ ابی بن کعب طعن کیا اپنی زمانہ کی میں دن پر لائے تمام جامع کا بھی طرح نہیں کرتی تھی لیکن موت ذکر
 حج خلافت حضرت عثمان رفہ کی ہونی ہی پیش شایہ سبکدستی بعضی حاکموں وکی کی در اندہ علم غر ح باب الامامة
 باب ہر بیان امت کی یعنی اہل امت کی ہی کون ہی **الفصل الاول** فصل حبس عن ابی ہشیم

جو کہ بعد اونی ہوئی سیکھنی گئی قرآن چھوٹی عمر میں پہلی سیکھنی علم دین کی پس نہیں تھا صحابہ میں قاری مبرورہ کہ فقیہ ہوا تھا انتہی پس عبد اللہ
فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہوا تہ اسلوة کی پس بڑا علم کہنی والا معاملات کا نہیں تھا اولی ساتھ راست کی اچھی قاری سی ع و ذکر حدیث نکال
بن الحویرثی باب بعد بکافضل الاذان اور ذکر گرجی حث اب بن حویرث کہ ایک کچھ بی انصافیت اذان کی ہی یعنی مضامین
میں یہاں نہ کر رہی اور نہ ہی وہاں ذکر الفصل الثانی فصل دوسرے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کیونکہ لکم خیالکم وکیونکہ لکم قرآنکم رواہ ابو داؤد وروایت ہی ابن عباس رضی عنہما کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جاسی کا اذان بن تہا سی لی اچھی تہا سی اور راست کرین تم میں سی جو خوب پڑی ہوں تم میں سی
روایت کی یہہ ابو داؤد فی حفاظت اوقات نماز روزی کی موزن کی تہا ہوتی ہی اور اذان بلند جاہر کہتا ہی لوگوں کی گھر
پر نظر پڑتی ہی پس اگر وہ میندا ہوگا تو رعایت اوقات نماز و سفر کی ہی کر لگا اور نظر محرم سی ہی بجادی گایع و عن ابی عطیہ
الغفیل قال کان مالا بن الحویرث یأتینا الی مصلانا یحدثنا حضرت الصادق یوم قال ابو عطیہ
فقلنا لہ تقدّم فصلہ قال لنا قد موارجلنا منکم یصلی بکم ولساحلکم لہ الاصلی بکم وسمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من راسا قومًا فکذا یومہم وکیونکہ لکم مرجل منہم رواہ ابو داؤد والترمذی
والنسائی فی الا انہ اقتصد علی لفظ الشی صلی اللہ علیہ وسلم
اور روایت ہی ابی عطیہ عقیل تابعی سی کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آنا ہا سی ملاقات کی طرف مسجد ہا سی کی حدیث کہتا ہی حدیث
حضرت کی بیان کرنا اور اور امین کرنا پس آیا وقت نماز کا ایدن کہا ابو عطیہ فی پس تہا مینی واسطی مالک کے اگل ہوا اور نماز پڑھا کہا مالک بی
واسطی ہا سی اگل کرو سکتے شخص کو اپنی میں ہی کہ نماز پڑھائی تھکو اور خبر و حکا میں کہ کہوں نہیں پڑا میں کہ گویا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرما
جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس اسے قوم کی کہامست کرے دکی کوئی شخص نہیں ہیں روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی
اور نسائی فی انہ کہ نسائی فی انہ اقتصد کیا اور لفظ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف سے آونی فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی سن زاراً و حرکت
اور قصہ مالک کی بیجا مسجد میں ورا نکار کرنا امامت نہیں ذکر کیا اور مالک بنا جو و اذان کی انکار کیا امامت جو واسطی عمل کرنی کی ظاہر
سرع و عن انس قال استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اُمّ مکتوم یوم الناس و هو
اجعی اس رواہ ابو داؤد وروایت ہی انس سی کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی عبد اللہ بن ام مکتوم کو امامت
کرین لوگوں کی اور تہی وہ انہی روایت کی یہہ ابو داؤد فی اس حدیث میں دلیل ہی سکی کہ جائز ہی امامت نہ ہی کی بلکہ امامت اور
فقہیہ ہی ہا نہ سب میں ان کہ اگر ایدہ پیشوا قوم کا ہر جائز ہی امامت و سکی و بعضیوں نے کہا ہی کہ اگر وہ علم خوب کہتا ہو پس اول ہی
کہانی شرح اکثر نقل من البسوط اور اسی طرح ہی تا یثباہ والنظار میں ح و عن ابی امامہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا تجاور صلواتہم اذ انہم العبد الا یوحی حتی یرجع وافرہ بانئت ورجع علیہ
ساخط و امام قوم وھو لہ کارھون رواہ الترمذی وقال لہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابی امامہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی میں شخص ہیں کہ نہیں بلند ہوتی نماز اونی کا نون اوکئی سی یعنی
قبول نہیں ہوتی ایک تو غلام کہ کہا کہ ہوا مالک آپ ہی یہاں تک کہ پڑوسی یعنی طرف مالک کی اور دوسرہ عورت کہ رات کہتا ہی کہا

حالت میں کفر و کفر کا ہوا اس سے خفا اور تیسرہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس کو کہہ دے کہ تم ہی ہوں روایت کی بہتر تندی فی اور کہا یہ حدیث
غریب ہے غلام کی حکم میں داخل نہی نوٹ دی یہی تھی اگر وہ پہاگی لگی و سکا یہی یہی حال ہوگا اور عورت کی تھمن جو فرمایا یہ جب
ہوگا کہ خداوند خفا ہو ہوگا سبب خلقی و سکیلی یا بی ادبلی و سکیلی یا کم اطاعت کرنی و سکیلی اور اگر خداوند ناحق خفا ہو ہوگا تو عورت نہیں
ہے گناہ بگناہ و گناہ ہنگام ہوگا اور امام کی حق میں ان ملکات کہا ہی کہ بہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ دوسے ناراض ہوں نسبت بہت و سکیلی
یا فسق و سکیلی یا جہل و سکیلی کی اور اگر آپس میں کراہت و عداوت ہو سبب مرد و عورت کی پس نہیں ہی و سکیلی یہی حکم بلکہ اس سے ناحق
ناراض ہو گئی تو وہی گناہ گار ہو گئی اور مراد امام سے عام ہے یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ع **وَعَنْ ابْنِ عَسْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ آتَى الصَّلَاةَ
دُبَارًا وَالِدِّ بَارًا أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَقُوْتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَدَّمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین شخص میں کہ نہیں قبول کجائی نماز انکی یعنی
ثواب نہیں باقی نماز کا ایک شخص کرا امام ہو قوم کا اور وہ اسے ناخوش ہوں اور دوسرہ کہ آدمی نماز کو پیچھے دینے کی یہی
ہیں کہ آدمی نماز کو بعد جاتی تہنی وقت و سکیلی یعنی وقت مستحب کے اور تیسرہ وہ شخص کہ غلام سمجھی آزاد کو روایت کی یہ ہو بودا و دنی اور ان
ماجرنی **ف** یعنی غلام کو آزاد کر کے خیر خدمت یعنی لگایا آزاد کیا لیکن آزاد کر نکلا و اسے چھپایا یا دعویٰ کیا ایک آزاد پر کہ بہرہ پر غلام
اور تصرف مال کو نکالسا اور سپر کرنی لگا یا برہ مول لیا اور شرعاً صحیح اسکی نہ ہوئی جیسی سوقت میں لوگ نوٹ دی غلام مول یعنی ہیں اور بہر
اور بہر تصرف مال کا کر کے تفصیل اسکی یہ ہے کہ فقہانی لکھا ہی کہ اگر جماعت مسلمانوں کی دارالاسلام سے دارالحریتین جا کر بقعہ و غلبہ کفار
کو خواہ مرد ہوں خواہ عورت خواہ چھوٹی خواہ بڑی بندی کر کہ دارالاسلام میں لاویں یا کفار حر بی ایک ملک کے کفار حر لی اور ملک کی ملک
اسی طرح غلبہ کر لاویں ان دونوں قسموں میں بندی کر نہوالی خواہ مسلمان ہوں خواہ کافر کلاس بندی کی ہوتی ہیں بھینا اور بہر
کرنا اور بہرہ و صحبت کرنی بغیر بکافج کی اور سب تصرف مال کا نہ ساتھ لگی جائز ہیں اور نوٹ دی اولاد ہی اور ہمہ کی ساحکم کہتے ہی بشرطیکہ
مالک سے یا ذی رحم مالک سے پیدا ہوں انسی پیدا ہونگی تو آزاد ہیں پس سوا ان اقسام کے اور قسمیں برد کی لکھ کر بعضی قسموں میں اختلاف
کیا ہی در بعضی کو لکھا ہی کہ شرعی برہ نہیں ہونی لیکن صحیح یہ ہے کہ سوا ہی دونوں قسموں مذکورین کی شرعی برہ نہیں ہونی پس ای
بہا نیو اس میں خوب حدیث طرک فی چاہی اگر شرعی نوٹ دی ہو تو خدمت میں لاوی در نہ یہ نہ کہ کج جسیہ نام نوٹ دی گر بکافجی اگرچہ شرعی ہو
نہو وی اندر دہند مثل جانور و ن کی اس سے صحبت کرنی لگی کہ حرام کاری ہی ہوگی اس طرح اور تصرفات مال کا نہ ہی لکری و سکی ساتھ
وَمَوْلَانَا وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَزْرَةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
أَنْ يَتَدَاخَلَ أَهْلُ الْمَسِيحِ لَا يَجِدُونَ أَمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سلامہ بیٹی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق علامتوں قیامت کی سی ہی یہ کہ دفع کرنگاہی ہل مسجد
امامت کو نہیں باوین لگی امام کو کہ نماز پڑھایا و انکو روایت کی یہ ہو کہ حرام بودا و دارین ماجرنی **ف** یہ کہ کفایہ ہی مظهر جہل و فسق ہو
آخر زمانہ میں کرایسی جاہل و ذلیل پیدا ہونگی کہ کوئی لائق امامت نہیں ہوتی کہ کوئی اپنی نفس امامت کو دفع کر لگا یعنی آپس میں ایک
دوسرے کو کہیگا کہ تو پڑھا میں لائق امامت کی نہیں دو کہیگا تو پڑھا میں لائق اسکی نہیں پس اگر ایسی ہی افضل کو امام کری اور ایسی ہی امامت

روایت ہی انس ہی کہ انہیں نماز پڑھتی ہی تھی کسی امام کی کہی بہت ہلکی نماز اور بہت بوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی درختی
ہی حضرت البتہ سنتی رونما لکھا کہ ہلکی کرتی نماز پڑھ لکھی کہ تشویش میں بڑی ماورکی روایت کی یہ بخاری درسلم فی ف معنی اول
جملہ اس حدیث کی یہہ میں کہ نماز حضرت کی سبک ہوتی تھی باوجود تمام و کمال کی اور مرد و سبک یہہ ہی کہ قرآنہ اور تسبیحات حدی زیادہ
نہ بہت ہی تھی اور قرآنہ میں مدوشدنی محل نمک کی بیکہ قرآنہ اوکی بی نعلت تر میل کی ساتھ ہوتی تھی اور خاصیت ہی حضرت کی قرآنہ میں کہ اگرچہ طویل
ہوتی لیکن لوگوں کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہہ کہ قرآنہ سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعذیل ارکان وغیرہ میں نقصان نہ آتا اور سبک
میں یہہ کہ انہیں لائق ہی امام کو یہہ کہ طویل کری تسبیح وغیرہ اس طرح کہ ملول ہوں لوگ سلیسی کہ طویل کرنا نماز کو سبب لغو و ضلالتی کا ہی لوگوں
اور یہہ کہ وہ ہی اور اگر راضی ہوں لوگ ساتھ زیادتی کی تو مضائقہ نہیں کہ زیادہ کری اور یہہ ہی نہ چاہیے امام کو کہ کسی کری قدر اقل
سنت ہی قرآنہ میں اور تسبیح میں اسطی ملال و نیکلی و معنی اخیر جملہ کی یہہ میں کہ تشویش میں بچان اوکی اور جاتا ہی ذوق و حضور نماز
کا بسبب فی ہی ہی کی کہ خطابی فی کہ اس میں دلیل ہی اسہ کہ امام جب ایٹ باوی کسی شخص کی کہ وہ ارادہ کہتا ہو نماز میں شریک ہوئی کا اور
دو رکوع میں ہو تو جائز ہی اور سبک یہہ کہ انتظار کری اور سبک رکوع میں تاکہ وہ پالیوی رکعت و وضو میں فی کہ وہ کہای و سکوا و کہا کہ خوف کہتا ہو
یہہ کہ وہ ہی یہہ شریک دیر ہی نہ ہلیم مالک ہی انتہی اور نہ ہیٹ لایہہ کہ امام اگر طویل کری رکوع کو و اسطی شریک ہوئی انہی کی نہ و اسطی نہ
و ہوئی فی اللہ تعالیٰ کی ساتھ رکوع کی تو یہہ کہ وہ تھری ہی اور خوف ہی اس بڑی گناہ کا و لیکلی فرہین ہوتا بسبب اس ہی کہ نہیں میت
کے ہے اونی ساتھ ہی عبادت غیر خدا کی و وضو نہ لہای کہ اگر نہیں پہچانای امام انہی کو تو نہیں مضائقہ یہہ کہ طویل کری رکوع کو اور جہتر
یہہ کہ شریک و سکا اولی ہی ورجو طویل کری رکوع کو و اسطی قرآنہ تعالیٰ کی اور نہ خلیان ہوا و کی لیں کسی چیز کا سوا قرآنہ تعالیٰ کی پس نہیں
مضائقہ ہی اور اس میں شک نہیں کہ اس حالت کا ہونا ناہی اور اس سبب کہ لکھا گیا ہی مسئلہ الیاس جتیا طو میں اولی ہی کذا فی
شرح المینہ ح ۳ و عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادخل فی الصلۃ
وانا اری انی اطا لکھا فاسمعم بکاء الصبی فاکتجز فی صلوٰتی بما اعلم من شدۃ و تجد اصد من بکاء
رداۃ البخاری ۱ اور روایت ہی ابی قنہ و ہی کہ کفار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق میں البتہ داخل ہوئے نماز میں
اور میں ارادہ کیا کہ تاہوں دراز کرتی نماز کا پہرستا ہوں رونما لکھا کہ کہ کر تا ہوں بیچ نماز ہی کی بسبب بجزی کہ جانتا ہوں میں شدہ
فکر مان او سیکم بسبب فی ترکی کی روایت کی یہہ بخاری فی و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا صلی احدکم للناس فلیخف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسہ
فلیطیل ما شاء متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرۃ کہ کفار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیوۃ کہ نماز پڑھای اکبر
تہا را کو کو بسبب چاہی کہ ہلکی کری نماز اس لیے کہ انہیں ہمار ہی ہوتا ہی اور ضعیف یعنی صہل خلقت میں اور بڑا اور جسوقت کہ نماز پڑھی ایک
تہا را و اسطی ہی یعنی لکھا کہ ہی کہ وہ رکوعی جہد و جدت کی یہہ بخاری درسلم فی ف اور اگر طویل کری جہد رجا ہی اور اسطی جہد
حضور قلب رکھنی والی ہوں کہ دراز گے ہی کہی تے ہوں و وہا و میں کوئی ذکر کی کو نہیں ہی تو ہی جہد رجا ہی دراز کری ع
و عن قیس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان سر جلا قال واللہ یا رسول اللہ انی لا تاخذ
عن صلۃ الغداۃ من اجل فلان یطیل بنا قبا مرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ

الشَّدَّ خَضْبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِيْنَ فَاَيْكُمْ مَا صَلَّيْ بِالنَّاسِ فَلْيَجُوزْ فَانْ فِيْهِمْ الضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ
وَالْحَاجَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی فیس بن ابی حازم ہی کہ کہا خبر دی مجھ کو ابو سعید دنی بہہ کہ ایک شخص فی کہا قسم ہی اللہ راہ
المدح تحقیق میں بھی رہ جاتا ہوں نماز صبح کی ہی سبب غلطی شخص کہ کہی پڑا تھا نماز ہم کو پس نہیں کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج
کسی وجہ پہن کی کہ سخت غصہ میں ہوں اور فسی وسدن بہ فرمایا تحقیق تم میں سے بعضے نفرت دلائی والی میں یعنی لوگو کو جو جماعت ہی سبب
طویل کرنی نماز کی پس جو تم میں ہی نماز پڑائی لوگو کو پس چاہی کہ پہلی پڑی اسوہی کہ اوغین ضعیف اور بوڑھا اور حاجت مند ہوتا ہی روایت
کہ یہ بخاری و مسلم ہی و عَن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلُونَ لَكُمْ فَاِنْ
اَصَابُوا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاؤُا فَلكُمْ وَعَلَيْكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهَذَا الْبَابُ خَالَ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑائی لوگو کی امام و اسوہی تمہاری پس اگرچہ طح نماز پڑائی پس و اسوہی فائدہ ہی تمہاری کی ہی
یعنی اور لوگو کی ہی ہی فائدہ ہی اور اگر خطا کی یعنی بطرح پڑائی پس تمہاری ہی تو ایسا اور اوپر و بال ہی روایت کی یہ بخاری ہی
اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری ف تمہاری ہی تو ایسا اس کی کہ تم ہی طح پہلی و دیت جماعت کی کی اور اوپر و بال ہی سبب
تقصیر کے یہ صیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پڑی حاکم جبید اور انگو اور امامت کرنی اور لوگی ادا کر نہیں رعایت احکام و
آداب نہیں کرنی پس و سوت میں تم نماز ہی درست ادا کرنا اگر وہی طح پڑائی دو لوگو مقید ہی والا تمہیں دس ہی ضرر نہیں و بال
اور نہیں پڑو گا ح : الفصل الثالث فصل سیری عَنِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ اخْرُجْ مَا عَهِدَ
اِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاخْفِ بِهِمُ الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ
لَهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَمَّ قَوْمَكَ قَالَ ثَلَاثُ يَارَسُولَ اللَّهِ اِنِّي اَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا
قَالَ اَدْنُهُ فَاجْلِسْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعْ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَنِيَّتَيْ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيْ
ثُمَّ قَالَ اَمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيَخْفَ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ
الضَّعِيفَ وَاِنَّ مِنْهُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلَّيْ اَحَدُكُمْ وَخُذْهُ فَلْيَصِلْ
كَيْفَ شَاءَ روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا آخر کہ وصیت کی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ ہی
کہ جب امامت کرو تو ایک قوم کی پس پہلی پڑو انکو نماز روایت کی یہ سلم فی اور ایک روایت مسلم کہ پہلے طح آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہا عثمان کو امام ہو تو قوم ہی کا کہا عثمان ہی کہ کہا ہی ہی رسول خدا کی تحقیق میں پاتا ہوں سچ نفس ہی کی ایک چیز فرمایا نزدیک
میں جہا یا مجھ کو لگتی ہی پھر رکھا اتہا بنا سچ سینی میری در میان دو چوہا یوں میری کی پھر کہا بیٹہ پھر پھر رکھا اتہا پھر پھر رکھا
دو لون مونڈ ہوں میری پھر فرمایا امام ہو تو میں ہی کا پس جو شخص امام ہو تو میں کا پس چاہی کہ پہلی پڑا و ہی نماز سلیمی کہ اوغین بوڑھا
سچے ہوتا ہی اور تحقیق اوغین چاہی ہوتا ہی اور تحقیق اوغین ضعیف ہی ہوتا ہی اور تحقیق اوغین حاجت والا ہی ہوتا ہی پس حجاز
پڑی ایک تہا اور کیا لیس چاہی کہ نماز پڑی جس طح چاہی ف ہوتا ہوں نفس ہی میں ایک چیز یعنی عاخری ادای حقوق امامت کہ
سے پاکیزہ اور دوسری بادقت امامت کی عجب کبر پاتا ہوں اس کی دفع کی ہی حضرت فی اتہا پیرا اور دست مبارک کی برکت ہی
وہ علت دفع ہوئی اور کیا بطرح چاہی پڑی لیکن دراز پڑنا افضل ہی اور اسوقت کی اکثر اماموں کا حال برخلاف ان کی ہی

حدیث میں کہو یا الہامی ریاست ہی واصل تیری ہی تعلیمت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہیں ذکر کیا و اذا قال لا
انصالحین فقولوا آمین **ف** پس کہو آمین سین شراہی طرف اکی کہ امام احمد طبری اور مقدسی مشین اور اخیر حدیث ہی معلوم ہوا کہ امام
سمع الدکھی اور مقدسی ربنا جبیکہ ہم اللہ عظیم کا ہی دعاء : **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ
فَرَسًا فَضَرَعَ عَنْهُ فُحْشَ شِقَّةِ الْأَيْمَنِ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَقُوْدًا فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ لِمَنَّا أَجْعِلْ إِيْمَانَكُمْ لِیَوْمَتِهِ فَإِذَا صَلَّی قَائِمًا فَصَلُّوا قَائِمًا وَإِذَا سَأَلَ فَأَرْفَعُوا وَأِذَا سَقَرَ فَأَرْفَعُوا
وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدَةٍ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّی جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ
الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ إِذَا صَلَّی جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرْضَاهُ الْقَدِيرُ ثُمَّ صَلَّی الْبَعْدَ
ذَلِكَ الثَّانِي صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ فَيَأْتِي كُنْيَا مُرْهَمٍ
بِالْقُرْءَانِ وَلَا يَبْرَأُ مَا يُؤَخِّرُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرُ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا لَفْظُ الْخَارِئِ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلَى الْجَمْعِ وَزَادَ فِيهِ رَوَايَةٌ فَلَا تَحْتَ لِفْعُولًا
عَلَيْهِ وَإِذَا اسْبَجَدَ فَاسْبُجُدُوا **و** اور روایت ہی انس سمیعہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواری ہوئی گھوڑی
پر پس گرالی گئی او سر پہ چل گئی وہ اپنی کردت حضرت کی یعنی ایسی چلی کہ تو کٹ پڑتی ہو نیکی نمازیں نہ ہی پر نماز پڑھی ایک بار
نماز و نہیں ہی یعنی فرض و رہتی بیٹھی بس نماز پڑھی ہمینی چچی ونکی بیٹھی ہوئی بس جب غبار رخ ہوئی نمازی فرمایا سواری اکی نہیں کرتے
کیا گیا ہی امام نا کا قد کیا جاوی او سا پس جب نماز پڑھی پڑھی ہو کر بس تم ہی نماز پڑھو کو پڑھی ہو کر اگر جب رکوع کری پس رکوع کرو
اور جب اٹھی رکوع سی بل و ٹھو اور جب کے سمع السلام جمہر بس کہو ربنا لا محمد اور جب نماز پڑھی امام بیٹھے کر بس نماز پڑھو بیٹھے کر مستقیم
کہا حمید فی فرمانا رسول خدا کا جس وقت کہ نماز پڑھی بیٹھے کر بس پڑھو نماز بیٹھے کہ یہ تھا حضرت کی پہلی مرض میں پھر نماز پڑھی چچی ایک نسخ
مرض الموت میں بلکہ پہلے انتقال کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے کر اور نماز پڑھی لوگوں نے چچی ونکی پڑھی ہو کر نہیں حکم کیا اونکو نماز
بیٹھنے کی اور رسول اکی نہیں کہ عمل کیا جائے ہی ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جو اخر ہو یعنی بچلا فعل نسخ ہوتا ہی پہلی فعل
کا بہ لفظ بخاری کی ہیں اور اتفاق کیا ہی سلم نے ساتھ بخاری کی لفظاً جمعون تاکہ وزیا دو کیا مسلم نے یہ ایک روایت کی پس
نه اختلاف کرو امام پر اور جب سجده کری پس سجده کرو **ف** حمید جو مذکور ہوا پیشہ خبر ہی بخاری کا در مصنف تبع من الصحیحین کا اور
عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہی کہ امام اگر سب سے سبکی بیٹھے کر ہی تو مقدسی پڑھی ہو کر پڑھیں و کو بیٹھی پڑھنا درست نہیں دعاء :
**وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِكَارٍ يُؤْوِي نَهْ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ قُرُونَا
أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَةً
فَقَامَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَمِنْ جِلْدَةِ نُحْطَانٍ فِي الْأَمْْرِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوبَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ
يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ حَتَّى اجْلِسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْتَدِي
أَبُوبَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ****

اونی زوایہ کما یشیع ابو بکر الناکل الشکیر اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جسکے بہت جاہل تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
 مال خبردار نہ کر سکتا تھا نہ ان کی پس فرمایا حکم ابو بکر کو یہ کہ نماز پڑھادی گوگو کو بولیں نماز پڑھانی ابو بکر صدیق فی اندونہن یعنی ستر و نمازین پہر
 تحقیق فی صلی اللہ علیہ وسلم فی بانی بیج طبعہ اپنی کی کچھ تحقیق پس کھڑی ہوئی چلائی کھڑی ہوئی و شخصوں کی کشتہ پڑا تہہ چکی ہوئی اور باور
 حضرت کی آنحضرت ہی زمین میں یعنی بسبب لطافتی کی یہاں تک داخل ہوئی مسجدین پس جب ابو بکر کی آہستہ حضرت علی نیکی شروع کیا
 شہنائی نہ کر حضرت اکی جگہ کھڑی ہووین پس شارت کی طرف ابو بکر کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ نہ نہیں پس کی حضرت
 یہاں تک بیٹھی بائیں طرف ابو بکر صدیق کی پس تھے ابو بکر نماز پڑھتی کھڑی ہوئی اور ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی بیٹھی ہوئی
 یعنی بسبب لطافتی کی اقتدا کرتی ابو بکر رضہ ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگ اقتدا کرتی تھی ساتھ نماز ابو بکر کی روایت
 کے یہہ بخاری اور مسلم فی اور بیچ ایک روایت ان دونوں کی یہہ کہ سنائی تھی ابو بکر گوگو تکبیر **ف** حکم کرو ابو بکر کو آخر تک شریعہ
 میں لکھا ہی کہ اس میں دلیل ہی اس کے ابو بکر رضہ افضل ہیں گوگو نہیں بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولی انکی ہیں ساتھ خلافت
 حضرت کی جیسا کہ کہا صحابی کہ پسند کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی ابو بکر کو واسطی دین ہمارے کی پس کیا پسند کریں ہم اوکو واسطی دنیا
 اپنی کی اور مرد و شخصہ حضرت علی اور عباس میں اور اقتدا کرتی تھی ابو بکر آخر تک یعنی جو کہ حضرت کرتی تھی ابو بکر ہی اور صلح کر
 تھے اور جو فعل ابو بکر کرتی تھی اوکو دیکھ کر او لوگ ہی وسطی کرتی فی اسلی کہ حضرت بیٹھی تھی اور ابو بکر اوکی پہلو میں کھڑی تھی پس
 سنے اقتدا کی یہہ ہیں نہ یہہ کہ ابو بکر امام قوم کی تھی اور ہی صلی اللہ علیہ وسلم امام اوکی سلی کہ اقتدا کرنا ساتھ مقتدی نہیں جائز ہی بلکہ
 امام حضرت ہی اور ابو بکر اور لوگ اقتدا انکا کرتی تھی اور کہا ہی ابن عبد البر فی کما جماع ہی اس کے حضرت جو ابو بکر کی نماز پڑھا نہیں امام جو
 یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص ہی تھا یعنی ابو بکر کو اس طرح درست نہیں لیکن امام شافعی فی اس میں خلاف کیا ہے
 اور اس طرح کی صورت اقتدا کی جائز ہی ہی مرقاۃ میں مذکور ہی جو جا ہی سو دیکھ میں اور خصوصاً کہا ہی کہ اس حدیث ہی یہہ معلوم نہیں
 ہوتا کہ حضرت ابو بکر نماز شروع کر چکی تھی یعنی ہنوز ابو بکر فی نماز نہ شروع کی تھی کہ حضرت تشریف لائی واللہ علم اولیہ میں لکھا ہے
 کہ نماز پڑھی کھڑا ہو چھی بیٹھی ہوئی کی اور اس معلوم ہو کہ جائز ہی موزوں کو بلند کرنا آواز کا جمعہ میں اور عیدین وغیرہ میں یعنی تکبیر
 انتقالات کی بیکار کر کہیں سلی کہ جو دو درون امام ہی وہ ہی نہیں : ع : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا يَخْشَى الَّذِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ إِهْلَامِ أَنْ يَحُولَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ مُتَفَقٍّ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہیں ڈرنا وہ شخص کے اوٹھنا ہی سر بٹا پہلی امام سی یہہ کہ
 اللہ کا سر اوٹھکا سرگد ہی کا سار روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی **ف** یعنی کر دی و سکے اللہ کہ فہم مانند کسی کی کہ وہ بہت کم فہم ہی سبب
 پس ہرگا یہہ معنوی مجازاً اور جائز ہی حل کرنا اسکا حقیقہ پہلی کہ سچ ہونا اس است میں جائز ہی جیسکے ذکر کیا گیا ہی بیج اب شرط
 الساعۃ کی کہ انور بعض علما نا اور روایت ہی او سکادہ جو ایک است میں کیا ہی ان یحول اللہ صورتہ صورتہ حمار یعنی نہیں ڈرنا اس ہی
 کہ کر دی اللہ صورتہ اوکی گدی کی سی او کہا خطابی فی جائز ہی سچ اس است میں پس جائز ہی حل کرنا اسکا حقیقہ ہر او کہا ابن حجر فی
 کہ یہہ سچ خاص ہے اور متفق مسخ عام ہی جنانہ حدیثون صحیحہ سی ہی ہی بات معلوم ہوتی ہی اور مؤید اسکی ہی نقل ایک محدث کی کہ نہیں
 نے سفر کیا طرف دمشق کی واسطی طلب حدیث کی ایک شخص ہی کہ مشہور تھا او میں پس پڑا اوس سے کچھ لیکن وہ شیخ ڈالی کہتا تھا میرا

اپنی اور دوسراں کو کسی پردہ کہ نہیں معلوم ہوتا تھا منہ اور سکا لہجہ وہ بہت لازمست میں نا اوسکی اور دیکھتی دینی اصل و سکی حدیث پر کہو لیا
 و سکی اوسکی پردہ پس کیا منہ اور سکا لہجہ کا ساہر کہا اوش خرنی ہجرا ہی سہی اس کہ سبقت کری تو امام ہی جبکہ سنی ہی یہ حدیث
 جانا مینی وقوع اوسکا پس سبقت کی مینی امام ہی پس ہو گیا منہ لہجہ کا دیکھتا ہی تو انتہی اور کہتا ہوں میں یعنی بلا علی فارسی کہتی ہیں کہ
 طاس پر یہ کہ یہ تہہ دیدندید اور وعید و کدی یا نہیں ہوگا برنخ میں بادرنخ میں ہج : ع : **الفصل الثانی** فصل دوم
عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةُ وَالْإِمَامُ
عَلَى الْحَالِ فَلْيُصَلِّ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ **روایت چہ** حضرت
 علی رضہ او معاذ بن جبل رضہ کی کہہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کا وہی آگیا تھا ہاں نماز اور امام ایک حال پر ہو
 پس چاہی کہ کری جس کا کہتا ہی امام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہہا یہ حدیث غریب ہے یعنی اقتدار کے امام ہوا سکی فعال میں اور
 تقدیم اور ناخبر اور سپر نہ کری اور کہہا ابن ماکہ نے فرادہ ہے کہ موافقت کری امام کی ہجرا اوس چیز کی کہ وہ اوشین قیام میں ہو یا کس ع میں ہی
 انکی میں یعنی پس نظر نہ کری رجوع کرنی امام کا طرف قیام کی جس کی کہ کرنی میں عوام اور کہہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے لیکن عمل ہی اہر
 اہل علم کا اور نووی نے کہا کہ اسناد و سکی ضعیف ہی ہے ترمذی کہ ارادہ کرتا تھا تقویت حدیث کا ساتھ لعل علم کی جس کی کہہا شیخ محمد الدیر
 ابن عربی نے یہ کہہا کہ ہنجا بھگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہی اوسکی ایسی پڑ جائے
 یہ اوسکی یہی مغفرت کیجاتی ہی پس تہا میں پڑتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کی گئی کی بغیر سکی کہ نیت کرو میں و سکی کیسکی بالخصوص
 پس حاضر ہوا میں ایک کہانی برساتہ بارون کی و میں ایک جوان تہا مشہور ساتھ کشف کی پس ناگہان وہ کہانی میں رونی لگا پس چاہا
 میں اوس سبب سکا پس کہا دیکھتا ہوں میں ماں اپنی کو عدا میں پس بخشا مینی اپنی کو میں نواب کلمہ نہ کر کا اوسکی مانگو میں نہا دو
 اور کہہا کہتا ہوں میں و سکو حسرت میں کہہا شیخ نے پس چاہی مینی صحبت اس حدیث کی ساتھ کشف کی اوسکی اور جو کشف کی ساتھ کشف کی اور جو کشف کی
إِنِّي هُزِرَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَتَحْتَ سُبُحٍ فَاسْجُدُوا
وَلَا تَعْدُوهُ شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَبُو
 اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کا تو تم طرف نماز کی اور میں سجد میں ہوں پس سجد کرو
 اور نہ حساب میں کہو اوسکو کچھ اور حسرتی بابا کو ع ساتھ امام کی پس خوش بابی اوس کی رکعت نہان کی روایت کی پہلے بار و دینی **ف** یعنی
 سجد میں امام کی ساتھ بلوہو اوس کی رکعت ہی کہ حسین شریک ہوگی ہو نہ کو پچھلے ہی جیسی رکوع میں شریک ہو ہی و رکعت ساتھ گشتی ہی ہج
 و سکی سجد میں ایک ہونی ہی رکعت ساتھ نہیں گشتی اور اوسکی مابعد کی عبارت کی علامتی دو حسرتی ہی میں ایک نوہ کہ رکعت ہی مراد رکوع ہی
 اور صلوة ہی رکعت یعنی حسرتی امام کو رکوع میں بابا تو اوس کی رکعت کو بابا اور رکعت میں محسوب ہوا و سکر یہ کہ حسرتی بابی ایک رکعت نماز کو
 بابا اوسنی نماز کو ساتھ امام کی اور حال ہوا اوسکو نواب نماز یا جماعت کا اور فضیلت اوسکی ہج : ع : **وَحِينَ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى اللَّهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ بَدَّلَ لَكَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كِتَابَ بَرَاءَةٍ تَنْ
بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّفَقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اس کہ کہہا فرمایا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی خدا کی جماعت میں ان کے رکوع ہی کہ باوی تکبیر اول کی جاتی ہی میں اوسکی دو خلاصان کی خلاصی ان کے درجہ

اور دوسرے خلاسی اتفاق سے روایت کی یہ ترمذی فی ف بادی کہ بکیر ولی یعنی وقت بکیر ترمذی کہی امام کی یہ ہے کہ بکیر ترمذی اور علما کی کہنا
 کہ امام کی دعا استغفار شک شریک ہو جاؤ تو یہی حکم میں ہے اور دوسرے خلاسی اتفاق سے یعنی اس میں کہ کتابی اور سکولہ دنیا میں اس کے عمل
 کری منافع تو ان کے یہی ہے ریا اور کسل نماز میں اور جو پیش ہوتا اور وعدہ خلافی کرنی وغیرہ کا اس در توفیق دیتا ہی اہل خلاص کے عملوں کی اور اکثر
 میں اس کی کیا اس عذاب کے عذابے یا جاوے گا ساتھ وکل منافع اور گواہی دیکھا ہی اس کی یہی کہ یہ منافع نہیں یعنی اس سبب کہ منافع جب
 کہڑی ہوئی ہیں نماز میں کہڑی ہوئی ہیں کہ سکولہ اور حال سکولہ خلاف ان کی ہوگا نماز میں پہلی سی آمو جو ہوا اور بکیر ولی میں شریک ہوا ہے ہم
 وَحَسَنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْعَهُ ثُمَّ سَاحَ فَوَجَدَ
 النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَ هَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِ مَنْ
 شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ فرمایا رسول خدا
 صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسی وضو کیا پس چاہ وضو کیا بچتا ہے رعایت شرائط اور آداب حضور دیکھی بہر گنا یعنی مسجد میں پس بایں لوگوں کو کہ
 تحقیق نماز پڑھ چکی ہیں دیتا ہی دوسرے اللہ تعالیٰ مانند ثواب اس شخص کے نماز پڑھی اور حاضر ہوا جماعت میں کہ نہیں کرتا یہہ ثوابے بنا اس کو
 ثوابوں ان کی سی کہ یہ روایت کی یہہ الوداد اور نسائی فی ف یعنی اس کو جو نماز پڑھے تو نماز مالون کی ثواب میں سے کہ ہو کر نہیں ملا اور
 ثواب میں کی ہو جاویں ملکہ منون فی انجرائی فعل کا پایا اور اس کی ثواب سبب نیت کی وجہ سے کرنی کی اور یہہ ثواب جب پاوے گا کہ
 قصداً حاضر ہوئی ہیں قصور کیا ہوگا بلکہ اتنا فاقسی غدیری رہ گیا اور اگر قصد نہ کیا اور بیہر جماعت کے بعد آیا تو یہہ ثواب نہیں پاوے گا و
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْاِمْرَءُ
 بَيْضَةً عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيُ مَعَهُ فَيَقَامُ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
 اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ آیا ایک شخص در عشق نماز پڑھ چکی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہیں کوئی شخص
 کہ لید دی اس کو پس نماز پڑھی ساتھ اس کی پس کہڑا ہو ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ وکل روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد فی ف بادی
 دی یعنی حسان کری سپر اس کے ساتھ نماز پڑھی تا حال اس کو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اس کو سد یا میں دلیل ہی سپر کہ سیکو لاجی راہ
 بتائیں اور باعث ہوئی ہی اس پر ثواب لیدنی کا حاصل ہونا ہی اور کہا منظر فی کراسا نام صدقہ الیسی رکھا کہ تصدق کرتا ہی اور یہہ میں
 حصہ ثواب لیکے کہ اگر کسی نماز پڑھتا نہ حال ہو تا ثواب اگر ایک نماز کا اور سبب جماعت کے تا میں نازون کا ثواب بتا ہی و ع ب الفصل
 الثالث فصل سیرى عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة فقالت ألا تحب شيئا
 عن مريض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى نقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصلى
 الناس فقلنا لا يا رسول الله وهم ينتظرونك فقال صعدوا لي ماء في الخضب قالت ففعلنا فاغتسل
 فذهب لينوء فأعني عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس فقلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال صعدوا
 لي ماء في الخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأعني عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس فقلنا
 لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال صعدوا لي ماء في الخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأعني
 عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس فقلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في المسجد ينتظرون

فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَمَا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جَالِسًا فَقَالَ الْكُفْرَانُ
 يَا بَرِيدُ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اسَلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ
 أَلِإِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَئِزَةٍ أَحْبَبْتُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ
 النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةٌ وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ
 ابْنُ جَبْرِ بَعْدَ نَازِظِهِ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُكِيهَا بِحُكْمِ مِثْلِي هُوَ لَيْسَ بِفَرَايَا كَمَا نَهَيْتُ نَاسًا أَنْ يَأْتُوا
 رَسُولَ اللَّهِ فَتَحْقِيقُ مِنْ سَلَامَانَ هُوَ فَرَايَا أَوْ كَسْ جَبْرِ نِي مَنَعَ كَمَا نَحْكُو بِهِمْ كَدَخَلَ هُوَ تَوَسَّطَهُ لَوْ كُنَ كِي تَمَارَا وَكَيْسَمِينَ كَمَا تَحْقِيقُ تَهَامِينَ نَازِظِهِ
 جَكَ كَلَرِجِي مِنْ دَرَاكِنَ كِيَا مِي بِهِمْ كَتَحْقِيقُ نَازِظِهِ جَكَ هُوَ نَمِ لَيْسَ بِفَرَايَا بِصَوْتِ كَرَاوِي تَوَارَكَو لَيْسَ بِاَوِي لَوْ كُنَ كُو مَعْنَى نَازِظِهِ سِي لَيْسَ بِ
 يَرْوَهُ سَاهِلَهُ وَكَلَى كَرَجَحْتِيقُ يَرْوَهُ جَكَ هُوَ مَوَكِي بِهِمْ نَازِظِهِ دَوَابَهُ كِي وَطَلِي تِيرِي قُضِلَ وَرَوَهُ بِلِي فَرَضَ وَابِتَ كِي سَاهِلَهُ بُوَاوَدِي قُضِلَ ابْنُ
 فَرَسَانَ رَجُلًا سَلَاةً فَقَالَ إِنِّي أَصْلِي فِي بَيْتِي ثُمَّ أَصْبَحْتُ الصَّلَاةَ فِي السَّجْدَةِ مَعَ الْإِمَامِ أَفَاصِلِي مَعَهُ قَالَ لَكُنْ لَنَا قَالِ الرَّحْمَنُ
 أَيُّهُمَا أَجَلُ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذَلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ
 أَيُّهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ
 ابْنُ جَبْرِ بَعْدَ نَازِظِهِ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُكِيهَا بِحُكْمِ مِثْلِي هُوَ لَيْسَ بِفَرَايَا كَمَا نَهَيْتُ نَاسًا أَنْ يَأْتُوا
 رَسُولَ اللَّهِ فَتَحْقِيقُ مِنْ سَلَامَانَ هُوَ فَرَايَا أَوْ كَسْ جَبْرِ نِي مَنَعَ كَمَا نَحْكُو بِهِمْ كَدَخَلَ هُوَ تَوَسَّطَهُ لَوْ كُنَ كِي تَمَارَا وَكَيْسَمِينَ كَمَا تَحْقِيقُ تَهَامِينَ نَازِظِهِ
 جَكَ كَلَرِجِي مِنْ دَرَاكِنَ كِيَا مِي بِهِمْ كَتَحْقِيقُ نَازِظِهِ جَكَ هُوَ نَمِ لَيْسَ بِفَرَايَا بِصَوْتِ كَرَاوِي تَوَارَكَو لَيْسَ بِاَوِي لَوْ كُنَ كُو مَعْنَى نَازِظِهِ سِي لَيْسَ بِ
 يَرْوَهُ سَاهِلَهُ وَكَلَى كَرَجَحْتِيقُ يَرْوَهُ جَكَ هُوَ مَوَكِي بِهِمْ نَازِظِهِ دَوَابَهُ كِي وَطَلِي تِيرِي قُضِلَ وَرَوَهُ بِلِي فَرَضَ وَابِتَ كِي سَاهِلَهُ بُوَاوَدِي قُضِلَ ابْنُ
 فَرَسَانَ رَجُلًا سَلَاةً فَقَالَ إِنِّي أَصْلِي فِي بَيْتِي ثُمَّ أَصْبَحْتُ الصَّلَاةَ فِي السَّجْدَةِ مَعَ الْإِمَامِ أَفَاصِلِي مَعَهُ قَالَ لَكُنْ لَنَا قَالِ الرَّحْمَنُ
 أَيُّهُمَا أَجَلُ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذَلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ
 أَيُّهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ

ابن جبر باری کی پہر پانا ہون میں نازک و مجاہدین ساتھ امام کی کیا پس نماز پڑھتے ہوئے ساتھ و ملکی کہا اوس شخص کی کوئی تھی
 نماز پڑھنے یعنی فرض نماز کو کسی ٹھہراؤن او ملکی یا آخر کی کہا ابن عمر کی اور یہ شرط تیری ہی یعنی یہ مقرر کرنا تیری سپرد نہیں ہے سوا اس کی نہیں
 یہ یہ سپرد وطن الکفر ہی اگر غرت والا اور ریزرگی نکالا ٹھہراوی اون دونوں میں جسکو چاہی نماز تیری روایت کی یہہ مالک نے سپرد
 مسیڈ ہی اوسکی جو بعضی شافعیہ نے اختیار کیا ہی اور جو اختیار کیا ہی غزالی کی کو فرض کیا ہے اون دونوں میں سے غیر مقرر لیکن اکثر حدیثوں ہی
 صحیح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسرے قفل موافق غیا سکی ہی ہی سلمی کہ بری الذمہ ہوتا ہی ساتھ دای اول کی پس فرض
 ہلی اور سلم ح و حکم سلیمان مولى مبعوثہ قال آتينا ابن عمر على البلاط وهم يصلون فقلت ان اصلا
 هم قال قد صليت واني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تصلوا صلوة في يوم
 مرتين رواه احمد و ابو داود والنسائي
 اور روایت ہی سلیمان مولیٰ مبعوثہ کیسکی کہا
 ہم میں عمر کی پاس سلطین اور لوگ نماز پڑھتی ہی ہیں کیا مینی ابن عمر کی کیا تہیں نماز پڑھتی ہی تم ساتھ و ملکی کہا ابن عمر کی تحقیق نماز پڑھ چکا ہوں
 میں اور تحقیق مینی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی تھی نہ پڑھو تم نماز ایک دن میں یعنی ایک وقت میں دوبارہ روایت کی یہہ
 اور بلاوا و اور سنائی فی ف بلاط نام ایک جگہ کہاہی مرتبہ مطرہ میں کہ امیر المومنین حضرت عمر فی مسجد باہر سنائی تھی لوگوں کی کہ
 اگر تائیں اتین کرنی منظور ہوں وہاں مٹیہ کر کر بن مسجد میں کلام دنیا نکلیا جادی اور نماز پڑھ چکا ہو نہیں پایدیں عمر نماز جماعت ہی پڑ
 چکے ہو ملکی یا وقت صبح کا ہوگا عصر یا مغرب کا کہ انہیں نماز دوبارہ نہیں ہے چاہی اس سے پہلے فرمایا اور یہہ حدیث ظاہر میں مخالف ہی پہلی حدیث
 دلالت کرتی ہیں دوبارہ نماز پڑھنے کی تطبیق ان حدیثوں میں یہہ کہ یہہ حدیث اوس شخص کے حق میں کہ پہلی جماعت ہی پڑھ چکا ہو اور پہل
 نہیں اوسکی حق میں کہ نماز پڑھ چکا جسکا کہ یہہ حق ہی یا اس ہی یہہ مرادی کہ بطریق فرضیت کی دوبارہ نہ پڑھتے ہی اگر دوسری اصل ملک

[illegible]

روایت کی یہ ہے احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ **ف** اور بعضی روایت میں یا ہی کہ اگر اکر ہی چار رکعت ظہر کی ہند
کی کو ساتھ دو سلام کی اور کلام آمین ہی کہ یہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت میں یا سو اکی ظاہر ہے کہ یہ چار سوای اولیٰ ذکر
میں کہ ذکر الشیخ اور ملا علی قاری فی الکہا ہی کہ دو رکعت انہیں کہ کو کہیں اور دو سبب او یہی کہ پڑھی جائیں ساتھ دو سلاموں کے **و**
اَبُو بَكْرِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْتُمْ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِمْ تَسْلِيمٌ وَتَقْرَأُونَ
اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَرَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجِيَهٗ اور روایت ہی ابی ابوبالضاری ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
چار رکعتیں پہلے ظہر کی کہ نہیں اور مین سلام پہلے یعنی افضل یہی کہ اخیر ہی کہ سلام پہلے ہی در میان میں نہ پہلے ہی کہولی جاتی ہیں اولیٰ ہی
دروازی آسمان کی روایت کی یہ ہے ابو داؤد اور ابن ماجہ **ف** یعنی قبول ہوتی ہیں جناب باری میں اور نازل ہوتی ہیں سبب کی انوار رحمت
کے اور آمین ہی اختلاف ہی کہ یہ چار رکعتیں سنتیں را تب ظہر کی ہیں یا سوای اولیٰ ذکر پہلی و فکی پڑھی جاتی ہیں جنگو نماز فی الزوال کہ ہی میں اور
پہلے ہی کہ یہ غیر روا تب کی ہر یعنی فی الزوال شرح **وَوَحَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَابِثٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُصَلِّي اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ يَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاحْبُ اَنْ يَصْعَدَ
لِي فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ اُرْوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن سائب کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھتی چار رکعت چھی دہاتی کتاب کی پہلی ظہر ہی یعنی نماز فی الزوال در زمانی تحقیق یہ وقت ہی کہ کہولی جاتی ہیں آمین دروازی آسمان
کے یعنی واسطے چرخی اعمال صاحبین کہیں دست کہتا ہوں میں یہ کہ پڑھی دہاتی میرا وہ میں عمل نیک دایت کی بہ ترمذی فی **ف** احمد
سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ ساعت قبولیت کی ہی جمل نیک ہر وقت میں کری قبول ہی در نماز افضل ہی حال میں پس پڑھنا اور سکا افضل ہوگا
ع : وَحَنَ ابْنُ عَسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ اَمْرًا صَلَّى اَقْبَلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاهُ اَحْمَدُ
الْثَّوْمِينِيُّ اُرْوَاهُ ابُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حجت کرمی اللہ وس شخص کہ کہ پڑھی پہلی عصر کی چار رکعت
روایت کی یہ ہے احمد اور ترمذی اور ابو داؤد فی **ف** لفظ رحم اللہ میں شاربہ ہی ابو بکر حنفی فی اس نماز کی **ع : وَحَنَ عَلِيٌّ قَالَ كَانَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَكَعَاتٍ يَفْضُلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمِنْ
تَبَعِهِمُ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پہلے ہی عصر چار رکعتیں فی کرنی
در میان و فکی ساتھ سلام کہ نیکی و بر رفتوں حقو میں کی اور اولیٰ کرنا ہی و فکی میں ہی وجو د میں سلمانوں میں ہی اور ایمان والوں میں **ف**
مراد تسلیم ہی یہاں التحیات پہلے ہی کہ دو رکعتوں کی بعد التحیات پہلے ہی اور چار رکعت کی بعد سلام پہلے ہی **ع : وَحَنَ عَلِيٌّ قَالَ كَانَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَتَيْنِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پہلے ہی پہلی نماز عصر کی دو رکعتیں رہا کی یہ بود او فی **ف** عصر کی سنتوں میں دور و بین کی میں دور کی ہی اور چار کی ہی پس
کو اختیار ہی چاہی و پڑھی چاہی چار لیکن چاہی افضل میں **ع : وَحَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَمُتْ كَلَمْ يَمُتْ بَيْنَهُنَّ سِتُّوْهُ خَلَّنَ لَهُ اَبْعَادُ فِتْنَةٍ عَشْرَةَ سَنَةٍ رَوَاهُ
الْثَّوْمِينِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ لَكَا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ اَبِي حَتْمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ
بْنَ اَبِي عَمْرٍو يَقُولُ هُوَ مُشْكِرٌ لِحَدِيثِ وَصَفَتْ جَدَّ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو پڑھی چھی عصر

سننین فجر کی ہر نماز اور ہر جہاں پہلی سجدہ رکعت قبل طلوع الشمس قبل المغرب من الیل منہ وادبار السجود یعنی اور باکی بیان کر سنا ہے حضرت
بروردگار بائیں کی پہلی رکعت کی آفتاب کی اور پہلی دو رکعت کی اور کچھ رکعتوں کی باکی بیان کر اوکی اور چھ سجدوں کی پس سجدہ ہی مراد اس کی تہہ
فرض مغرب کے ہر نماز اور ادبار السجود ہی یعنی تسبیح کرنے کی چھ سجدوں کی سننین مغرب کی ہر نماز **الفصل الثالث** فصل
عن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انرفع قبل الظهر بعد الزوال تحسب عتله
في صلاة السجدة وما من شيء الا وهو يستمع الله تلك الساعة ثم قرأ يكتفي وظلاله عن الجبين والشما مثل
سجد لله وهم داخلون رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان روايت هي حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کہنا سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کو فرمائی تھی چار رکعتیں پہلے ظہر کی چھ سجدوں کی اور پھر کی یعنی نماز فی الزوال یا سننین ظہر کی
حساب کی جاتی ہیں اور برابر رکھی جاتی ہیں یعنی فضیلت اور ثواب میں ساتھ چار رکعتوں کی کہ نماز تہجد میں چھ سجدوں کی تہجد کی چار رکعتوں کا سا
ثواب ہوتا ہے اور انکا اور نہیں کوئی چیز بزرگ وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اس وقت پہر پہر بہت پہر ہر سالی ہر چیز کی دہری طرف ہی اور بائیں
طرف ہی اور سجود کرتی ہوئی وہ طلیعہ اللہ کی اور دو ذیل میں روایت کی یہ ترمذی فی اویتہ فی شعب الايمان میں حضرت فی
رغبت ولایہ کی سن نماز اور بطور دلیل کی دعوی پر آیت مذکورہ میں اور مراد سجدہ ہی تا بعد از ہی خود الطبع ہو خود اختیار کر سنا ہے
اوکی حکم کی میں اس بات میں کہ عباد کیا جسکی یہی ہر نماز **وکن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم**
وسلم ركعتين بعد العصر عندي قط متفق عليه وفي رواية البخاري قالت والذي ذهب به
ما تركهما حتى كفى الله اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ کہنا نہیں جو پڑھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے دو رکعتیں چھ عصر کی نزدیک سے یعنی پھر گھر میں کبھی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی او بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ عائشہ
نے اقسام ہی اس واقعہ کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہیں جو پڑھیں حضرت نے یہ دو رکعتیں یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ ہی **ف**
یہ دو رکعتیں پڑھنی حضرت کی خصوصیات تھیں کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز تھیں اور کو عصر کے بعد پڑھنی درست نہیں کہ بہت تھیں
اسکی منع میں وارو ہوئی ہیں ہر نماز **وعن المختار بن لعل قال سألت انس بن مالك عن الطور بعد العصر**
فقال كان عمر يضرب الأيدي على صلوة بعد العصر وكنا نضلي على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسلم ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلاة المغرب فقلت له أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضليهما
قال كان يدا نضليهما فكم يا قريشاً وكنتم ينهنا رواه مسلم
اور روایت ہی مختار بن لعل ہی کہنا ابو جہا میں انس بن مالک حال نفل کا یہی عصر کی پس کہنا تھی حضرت عمر رات ہی اوکی کو
کہ سنیت باندہ سنا کہ چھ نماز عصر کی یعنی منع کرتی تھی لوگوں کو بعد عصر کی نماز پڑھنی اور یہی ہم پڑھتی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ
بچھے غروب ہوئی آفتاب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہنا میں انس کو کیا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی ان دو رکعتوں کو کہنا تھی کوئی
ہو کہ نماز پڑھتی ہیں حکم فرمائی ہو کہ اور منع کرتی ہو کہ روایت کی یہ مسلم فی **ف** نہ حکم فرمائی نہ منع فرمائی اس تقریر حضرت ہی ثابت
یعنی حضرت نے روایت کی اور خلفاء راشدین ان دونوں رکعتوں کی قائل تھے پس مقدار انکا کافی ہی اور اکثر فقہا ہی منع کرتی ہیں
اسکی کہ لازم آتی ہی اسکی پڑھنی میں تاخیر مغرب کی ہر نماز **وعن انس قال كنت بالمدينة فإذا أذن المؤذن لصلاة المغرب**

ابتداءً للسجدة وقروا ركعتين حتى إن الرجل الغريب ليدخل المسجد فيحسب أن الصلوة قد صليت من كثرة
من يصليها أداه مسلم^۱ اور روایت ہی انس کہ کہاتھی ہم مینین اس وقت اذان میں اذان سننے والا پہلی نماز مغرب کی دو رکعتی نماز
بعض صحابی یا بعض طبع سے تونوئی پس پڑھتی دو رکعت یہاں تک کہ وہی ساخرا نماز مسجد میں پس گمان کرنا کہ تحقیق نماز پڑھ چکی بسبب کثرت
اون لوگوں کی کہ پڑھتی نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم^۲ ہے گمان کرنا کہ فرض مغرب کو پڑھ چکی ہیں اور اسکی سنتیں پڑھ رہی ہیں
اور کہا طبعی شفیق کی کہ اس حدیث میں دلیل ظاہری اور اثبات ان دونوں رکعتوں کی نہیں اور کہا ماعلی قاری حنفی نے کہ انہیں شک ہے کہ یہ
تہنا ما در اس ہی کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتی تھی پہلی نماز مغرب کے اجماع اور لازم آتی ہی اس نماز مغرب کی بلکہ خروج
اس کا وقت ایسی نزدیکی بعضی علماء کی پیشاید کہ واقع ہوا بعض ایک وقت میں یا تھی یہ نماز پہلی پہر چوڑا اور سکو جسکے کہا بعض
وَحَنَّ قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهْمِي فَقُلْتُ أَلَا أُحِبُّكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكُمُ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ
الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ
الشُّغْلُ رَدَّاهُ الْخَبْرُ^۳ اور روایت ہی مرفوع عبد اللہ العباسی ہی کہا ایا میں عقبتہی صحابی کی پاس لے کر کہانی کیا نہ تعجب میں
وہ ان میں نہ فعل ابی تہیم العباسی کی ہی کہ پڑھتا ہی دو رکعتیں پہلی نماز مغرب کی پس کہا عقبتہی تحقیق ہی ہم نے ہی گروہ صحابی یعنی بعض اہل
پڑھتی یہ نماز پھر زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہی کہی کہا میں سچیز نے سچ کیا تجھ کو کیا مشغلہ نیانی روایت کی یہ بخاری
وہ اس میں اشارہ ہی طرف مباح ہونی اس نماز کی ور مشغلہ نہ مانع ہوا یا صحابی کو سنہ سی شرع: وَحَنَّ كَعْبُ بْنُ عُجْدَةَ
قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَأَوْهُمْ
يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالسَّائِي قَامَ نَاسٌ يَتَفَقَّحُونَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ^۴ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا اگر کثرت
نہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی مسجد بنی عبد الأشهل کہیں کہ ایک سبیلہ تھا انصار پس پڑھتی اور میں نماز مغرب یعنی فرض سنت اس کے پڑھ چکی تھی
بعض قوم اپنی نماز فرض دیکھا انکو حضرت ابی کہ پڑھتی ہیں نفل یعنی سنتیں مغرب کے بعد نماز مغرب پس دیا کہ یہ سنت مغرب کی یا مطلق
نوافل نماز گھر میں پڑھنی کی ہی روایت کی یہ ابو داؤد ابی ویرج روایت ترمذی اور سائی کی یوں کہ اگر کسی ہوئی لوگ نفل پڑھنی لگی پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ لازم ہی کہو پڑھنا اس نماز گھر میں وہ یہ نوافل نماز گھر وک ہی یعنی افضل ہی پڑھنا انکا گھر وک
میں اس کے دور تھی ریاسی اور تربیت شراط و خلاص کہ اور گھر وک میں نہ گیت ہوئی اور ظاہر یہ کہ یہ حکم اسکی ہی ہی کہ ارادہ کرنا ہی پھر
طرف گھر ہی کی بخلاف اعکاف کرنا الی کی مسجد میں کہ وہ پڑھتی مسجد میں اور نہیں کہ استہالاتفاق جانا چاہی کہ افضل یہ کہ نماز نفل
سواء فرض ہوگی گھر میں یا داری اور بطرح تھا عمل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر کسی سبب عذر ہی ہو تو غیر خصوصاً سنت مغرب کے اکثر گھر ہی میں
پڑھتی اور بعضی علماء نے کہا ہی کہ اگر سنتیں مغرب کی مسجد میں ادا کری سکتے ہوتے نہیں تو میں اور بعضوں نے کہا ہی کہ گناہ نہ پڑھتی اور جوہر پڑھتی
کہ گناہ نہیں ہوتا اور امر استحباب کی ہی ہی اور حاشیہ یا کہیں جامع صغیر ہی کہا ہی کہ اگر نماز مغرب مسجد میں ادا کری اگر دوا ہی بعد
پہر نفل گھر میں شغل پیش آوے گا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنی پس صحیح مسجد میں ادا کری اور اگر یہ در نہیں پس افضل یہ کہ گھر میں جا کر پڑھنی ع: ح: ح:
وَحَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَبْقُرَ

وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي نُورًا وَفِي اخْرَى لِلْمُسْلِمِ اَللّٰهُمَّ اعْظِمْ لِي نُورًا
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ رات گذاری یعنی رات کو زامین خور و سالی میں نزدیک اللہ تعالیٰ کی کیسمونہ تہین ایک رات اور نبی صلی
شکوہ کی گئی یعنی اونکی نوبت میں پس باتین کیوں نہ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہل بی بی کی یعنی میمونہ سے یہوڑی سی در پہر سورہی پس جب
باقی رہی تھائی رات پہلی ایک پورہ سین ہی یعنی کم تھائی سی اوٹھ بیٹھی پس کبھاطف آسمان کی پس بیٹھی یہ کہ بت تحقیق پیچہ پیدا کرنی آسمان کو
اور زمین کی اور اختلاف رات اور دن کی یعنی کبھی اندھیرا اور کبھی جالا اندھیر گری کبھی جاڑا کبھی درازی کبھی کوتاہی البتہ نشانیاں ہیں
و اسطی عقائد و کج بیان کک تمام کی سورہ پیر کھڑی ہوئی طرف مشک کی پس کہو لاند او سکا پیر ڈالانی بیالین پر کسا وضو اچھا در میان
دو وضو تک یعنی نہ بہت کھایا کھلا مسٹر فلک و پونجی اور نہ کم ڈالا اعضا تر نہ ہو ورن ملکہ پیر کی درجہ کا اچھا وضو کیا جیسکے راوی کہ تہائی نہ تہا
کے پانی کی اور تحقیق پہنچا یا پانی یعنی جہان فرض تہا پہنچا نا پہر کھڑی ہوئی پس نماز پڑھی اور کھڑا ہوا میں یعنی سولی سی یا طرف مشک کے
اور وضو کیا مینی یعنی مانند وضو حضرت ک کبہ کھڑا ہوا میں باتین طرف حضرت ک کبہ کھڑا کان میرا پر پہر کھجکا باتین طرف ہی دہن طرف
آپت پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیر و رکعت پہر تہی اور سولی یہاں تاک خرائی لمی اور تہی حضرت جسوقت کہ سولی خرائی لیتی پس کلا
کیا حضرت نکولال فی ساتھ نماز کی یعنی ساتھ پہنچنی وقت معمول نماز کی و بطیار ہونی جماعت کی پس نماز پڑھی یعنی سنت اوڑ وضو کیا اور تہی
انج دعا و انکی کی کہ در میان سنت او فرض کی پڑھتی یہ الفاظ یا الہی گردان سیر ملین نور یعنی نور ایمانی و یقین و میری آگاہی و نور و میر
کا نور میں نور اور دہی سیر نور اور باتین میری نور اور اوڑ میری نور اور پونجی میری نور اور اوڑ میری نور اور پونجی میری نور اور گردان اوڑ پیدا
کر و اسطی میری نور اور تہا راہ کیا یعنی راویوں فی اور پیدا کر میری زبان میں نور اوڑ کر لیتی اگر گردان پٹی میری فی ہا و گشت میری راویوں
میر میں نور اور باتین میر میں نور روایت کی یہ بخاری و مسلم فی اوڑ پیر ایک وایت بخاری و مسلم کی اوڑ گردان
جانمیں نور اور پڑا کر و اسطی سیر نور اوڑ پیر اور روایت مسلم کی یا الہی می جھکو نور ف حضرت میمونہ بیوی تہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور میں لیل ہی سیر کلام کن اربعہ عشر کی مکروہ نہا جسوقت کہ ہو کلام آخرہ سی یا قبیلہ نصیحت بالبطریق اختلاف کی گھر کی لوگو
اور پس جو ہوئی نماز حضرت کی تیر و رکعت یہ تہر و رسمیت ہوئی ملکی سن منین فجر کی الگ بین انسی پس یہ مخالفت ساتھ حدیث عائشہ کی کہ
و در عتین فجر کی داخل تیر و دین میں پس نماز حضرت کی مختلف تہ کبھی و سطح کبھی سطح اور خرائی یعنی علامت میں کشا و کی دم انگلی حکم کے
اور صفائی قوای جسمانی کی اور دعا نہ کر اکثر مشائخ کی عمل میں اور پڑھنا اسکا بعد تہی کی ہی ایسی اور کھو دعا طویل کہتی ہیں سیر
امام شہاب الدین سہروردی عوارف میں لکھا ہی کہ نہ دیکھا مینی سیکو کہ موٹیت کی ہوا میں دعا پر گزرنے و کسا و کی ایک گت ہوئی ہے
اور یہ دعا و رازی اوکی آخرین یہ کلمات میں جو کہ اس روایت میں مذکور ہوئی شیخ شع و حنہ اَنَّهُ رُفِدَ عَنْهُ دَسْوَلُ
اللّٰهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاسْتَقْبَلَتْ رُفْدًا وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى خَتَمَ
السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْہِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ نَفْثًا
فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَيِّنَاتٍ رُكْعَاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَأْذِنُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هُوَ لَا يَدْرِي
الَا يَتَنَبَّهُ اَوْ تَرْتَبِلَا تَرَوَاهُ مُسْتَبْرَہً اور روایت ہی از میں کہ تحقیق وہ سونے و یک سول خدا صلی اللہ
و سلم کی بجا کی اور سکا کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتی ہی یہ آیت تحقیق پیچہ پیدا کرنی تھالان کی اور زمین کج بیان کک ختم کی سورہ

ای ابو بکر گذار تا بنام شجره آورده نماز پڑھتا تھا سب سے اول از این کہا ابو بکر فی تحقیق سنا تا تھا میں اور سکو در سنا جا کر تا تھا میں اوس کا رسول اللہ
یعنی سنا جا کر تا تھا ریلی بی سی و دستا ہی نہیں محتاج طوط بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت لی و اعلیٰ عمر کی گذار تا تھا میں شجره اور نماز
پڑھتا تھا بلند کی ہوئی آواز اینی پس کہا عمر فی ای رسول خدا کی جگہ تا تھا میں سوئی ہو و مگر در وقت عبادۃ کی سبب کی نیند کی جاگتی
تھیں اور چاہتی ہیں کہ جاگن اور نکلنا تھا میں شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ای ابو بکر بلند کر آواز اینی کچھ اور فرمایا حضرت عمر
کو نیست کر آواز اینی کچھ یعنی در وزن کو رہائی کی طرف عندال کی روایت کی یہہ بودا و دنی اور روایت کی ترمذی فی مانند سبب
وَحَنُّ ابْنِ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ يَأْتِيهِ الْإِلَهَاءُ إِنَّ تَعْلِيَهُمْ قَالَتْ لَهُمْ عِبَادُكَ
وَأَنْ تَعْفُزَ لَهُمْ قَالَتْ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَهٌ اور روایت ہی
ابن ذری کہ کہا قیام کیا رسول خدا رسول اللہ صلی علیہ وسلم فی صبح کسا تھا کیا سیت کی اور روایت یہہ اگر خدا کی تمی او کو پس تحقیق در بند سیری ہیں
اور اگر شخصی و اعلیٰ او کی پس تحقیق تو غالب کست الاهی روایت کی یہہ نسائی ابن ماجہ حدیث یہہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نذر قیامت
کے اپنی است کی جہنم جناب سیری تعالیٰ میں عرض کر نیکی و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی وقت تہجد کی گویا حسب حال ہی است کی یہہ تہجد پڑھتی تھی
حال ہی است کا عرض کیا اور پیش چاہی وقت قیام سی صبح تک بار بار یہی پڑھتی تھی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث صلوات پڑھ : وَحَنُّ
أَبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ لِحَدِّكَ مَرَّكَ بَعْدَ الْغَيْثِ فَلْيَضْطَعْ عَلَى يَمِينِهِ سَرَّاهُ
الرَّحْمَنِ وَابْنُ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ پڑھ کی ایک تھا را در کعبین سنت فجر
کے پس چاہی کر لیٹ ہی دہنی کر دت اپنی پر روایت لی یہہ ترمذی ابو داؤد و دنی یعنی راحت پاوی سبب الیسی اور نماز پڑھ
ساتھ خوشی خاطر کی یہہ ہی بعض علماء ہماری فی اور کہا ابن ملک کہ یہہ و استحباب کی سی ہی اوس شخص شخص تہجد پڑھتی لاکو تہجدی پس ابن
ہے کہ پوشیدہ کری یہہ فعل یعنی گھڑن کر فی مسجد میں رد و روگون کی در بجا وی ہی کو نیند سی ایسا ہو کہ سو جا و در فرض بغیر طہارت کی پڑھی
یہہ کہ ہی سید زکریا کی مستخرج ہماری سی بن علم حدیث میں شرع : **الفصل الثالث** فصل بیسری عین
صُرِّقَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمِّي الْعَلَّ كَانَتْ حَاضِرَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَأَتُنَبِّئُكَ بِمَا كَانَتْ تَفْعَلُ حِينَ كَانَ يَوْمُ
مِنْ الْيَوْمِ لَأَتُنَبِّئُكَ بِمَا كَانَتْ تَفْعَلُ إِذْ أَصْبَحَ مُتَّقِيَةً رَوَيْتُ هِيَ مَسْرُوقٌ سَيَّ كَرَّهَا بُوَّجَاهِ مَنِ حَضَرَتْ عَائِشَةُ سَيَّ كَرَّهَا لَعَلَّ تَهَا بَسَتْ مَجْرُطَانِ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کیا میں یس وقت کھڑی ہوتی تھی راکو نماز تہجد کی ہی فرمایا حضرت عائشہ فی تہی کہ
ہوتی جب سے آواز نہ کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی حدیث عمل کرنا ہمیشہ یعنی دو عمل ہمیشہ کی سی اوسیر سوا الا و سکا اور بعضی روای
میں آیا ہی اگرچہ و عمل فیل ہو اور ملک عیب میں غارت لونی و عملی بعد ازیں راکھی ہی شرع : وَحَنُّ ابْنِ مَاجَهٌ قَالَ مَا كَانَتْ تَفْعَلُ إِذْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ مَصْلِيًّا إِلَّا رَأَيْتُهَا وَلَا تَفْعَلُ أَنْ تَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهَا
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی انس کہ کہا نہ تھی ہم کر جا میں یہہ کہ دیکھیں یہہ خبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتی مگر
دیکھتی او کو اور نہ چاہیں ہم یہہ کہ دیکھیں او کو سوئی مگر دیکھتی او کو سوئی روایت کی یہہ نسائی فی حدیث یہہ رات میں حضرت صلی اللہ
تہہ او نماز تہجد کی ہی پڑھتی تھی نہ تمام رات بیدار رہتی اور نہ تمام رات سوئی رہتی ہی کبھی ہم اور جاگتی ہی شرع : وَحَنُّ
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزَبٍ قَالَ لَأَنْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ رَدَّ عَنِ الشَّيْخِ بَابَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُمْتُ صَلَوَتُهُ رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ

اور روایت ہی عبادۂ بیناست کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے نیند ہی راگو بہر کہی نہیں کوئی مسجد و مگر اللہ کے اسیلاہر
نہیں کوئی شریک اسطرحی و سکی پس بادشاہی ہی اور ایک ہی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر با درہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہر
اللہ کی ایسی در نہیں کوئی مسجد و سوا اللہ کی در اللہ سب تعریف ہی اور نہیں ہر رنگ ہی اور نہیں قوۃ عبادۂ ہر مگر ساتھ ہر اللہ کی ہر کہی ہو
رہے ہر بخشن میری ایسی یا فرمایا ہر دعا کی کہی کہ حضرت نے خاص دعا فرمائی کہ میری کو فرمایا یا یہ فرمایا کہ جو دعا پاک
سو کر قبول کجا و دعا و سکی ہر اگر وضو کری اور نماز پڑھی قبول کجا و سکی نماز و سکی روایت کی یہ بخاری نے سننے دعا کی ہر
جاگی نیند ہی و وضو نہی کہہ کر و الی و در این ملک نماز کجا کی ساتھ و از کی جبکہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی آواز نکلتی ہی
پس دوست رکھا حضرت نے یہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح و غیرہ کی ہو اور بعضی علماء نے کہا ہی کہ اس دعا کو کہ اس وقت میں کرتی ہوں و ہم الکلیس
کہتے ہیں یعنی جیسی کوئی کہی کہ میں در ہم کہتا ہی و جب دعا ہی لے لیا ہی جیسی یہ دعا جب وقت مذکور میں کرتا ہی قبول ہوتی ہی
شرح: الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا

استيقظ من الليل قال لا اله الا انت سبحانك اللهم و بحمدك استغفر لك لذنبی و انس لك
رحمتك اللهم زدني علما ولا تزع قلبي بعد اذ هديتني
وهذا من لذنائب رحمة اذك انت الوهاب

رواہ ابو داؤد روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی راگو بہر کہی نہیں کوئی مسجد و مگر تو پاک ہی تو
یا الہی تسبیح کرتا ہوں میں ساتھ تعریف میری کی بخشش چاہتا ہوں میں تجھی سٹی گناہوں کی کی اور راگتا ہر نعمت جی رحمت میری یا اللہ راؤ
کہ جو علم اور کچ کر دل میر یعنی جی ہی طرہ باطل کے بعد کی کہ راؤ دکھا ہی توئی مجھ کو اور بخش میری ایسی نزدیکی ہی رحمت یعنی توفیق
اور راہی ارمان و رہایت یہ تحقیق تو سب بخشیدو الہی روایت کی یہ ابو داؤد نے روایت کی معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبکی علی ذرک طاهر اقیعاراً من اللیل فیسأل اللہ خیراً الا اعطاه
اللہ ارباعاً رواہ أحمد و ابوداؤد اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلم
کہ سوئی راگو اور ذکر اللہ کی اوچالین کہ پاک ہوئی با وضو ہو یا تیمم کی ہو ہر جاگے راگو اور راگی اللہ ہی بلکہ کہ رہتا ہی او کو اللہ
بہلائی یعنی دنیا میں یا آخرت میں روایت کی یہ ابو داؤد نے روایت کی عن شریق الہوڑی قال دخلت علی عائشة فسالها
یہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتیہ اذا هبت من الیل فقالت سالتنی عن شیء مما سالتی عنہ احد
قبلک کان اذا هبت من الیل کثر عشر ارجید اللہ عشر اوقال سبحان اللہ و بحمد عشر اوقال سبحان
الملك القدوس عشر واستغفر عشر وهلک اللہ عشر اثم قال اللہ انی اعدک بک
من ضیق الدنیا و ضیق القیمۃ عشر اثم یفتح الصلوة رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی شریق ہوڑی سی کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ کی پاس میں بوجہا میں اونی کہ ساتھ تسبیح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اہل جاتی ہی ایک گروہ غفلت کے پس لگ وضو کیا کہلے ہی دوسرے گروہ یعنی گروہ نجاست کے پس اگر نماز پڑھی کہلے ہی تیسری گروہ یعنی گروہ کسالت اور بطلالت کی پس صبح کرنا ہی شادمان پاک نفس درگاہ جاگا اور ذکر کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرنا ہی بلید نفس کا بل روئے کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ہی بن ملک کہ مراد ساتھ گروہ کی گروہ کسل کی ہی یعنی باعث ہوتا ہی اوسکو کسل پر اور کہا میری کنی کہ کسل کیا گیا ہی ہج اس گروہ کی بعضوں نے کہا ہی کہ یہ محمول ہی حقیقت پر کہ حقیقت گروہ لگا تا ہی جسکیگہ ساحر وقت سحر کی کسیر گروہ لگاتی ہیں اور میری ہی اسکی ایک دایت کہ مرقات میں کہو ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ محمول مجازی ہی گویا مشابہت ہی شیطان کی منع کر نیکو ذکر و صلوة سے سونی والی کنی تین سا تہ فعل ساحر کی مسحر کر کہ منع کرنا ہی مراد اوسکی یعنی بعضوں نے کہا ہی کہ مراد ساتھ سنی گروہ و کمال درصم کرنا اوسکا ایک چیز یہی یعنی وہیہ دوسرہ ڈالنا ہی کہ رات بہت چڑھی سو بار پس باز رہتا ہی قیام ہی اور بلید نفس یعنی ٹھگیں دل اور شکر اور متحیر اینی میں در کسلان یعنی نہیں کر سکتا امور اینی جو ارادہ کرنا ہی اس ہی کہ مقید ہوتا ہی ساتھ قید شیطان کی اور بعد ہوتا ہی عرب حسن بزرع **وَحَنَ الْمُعِيرَةَ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَوَيْتَ قَدَّمَاهُ فَعَقِيلَ لَهُ لَمْ تَضَعْ هَذَا وَقَدْ عُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا مُشْكُورًا مُتَّقِيًا عَلَيْهِ** اور روایت ہی خیر وہی کہ کہا قیام کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہاں تک سوچ لگی قدم اوکی کی کیا دھڑکی سوتی گئی کہ نہ ہی بہن حال نہ کہ بخشی گئی دھڑکی تہاری وہ گناہ تہاری کہ پہلی ہوئی اور وہ کڑیچی ہون فرمایا کیا نہ ہون میں بندہ شکر کرنا لا رطابت کی بہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نے جو میرے گناہ بخش دی ہیں تو میں کیا مشقت عبادہ کی چھوڑ دوں پس بندہ شکر گزار ہوں نہ بلکہ میری نعمت مغفرت کی اور اور نعمتیں کہ مجھے عطا ہوئیں ہیں اوسکی شکرانہ میں بھی بہت سی عبادہ کرنی جا ہی تا میں بندہ شکر گزار ہوں حضرت علی رضی عنہ منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کی دھڑکی غیبت کی یعنی دھڑکی غیبت اور از روایت اور نو اس کے پس یہ عبادت سو دگر دہی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی دھڑکی یعنی خورد و خور و غذا کے پس یہ عبادت علاموں کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی دھڑکی شکر کی پس یہ عبادت احراز یعنی آزاد دہی ہی **وَحَنَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَقَعِيلَ لَهُ مَا تَرَاهُ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ رَجُلٌ بِأَلِ الشَّيْطَانِ فِي أَذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أَذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی بن مسعود ہی کہ کہا اگر کیا نزدیک سے صلی اللہ علیہ وسلم نے حال کے شخص کو کہ کہا دھڑکی دھڑکی کہ وہ شخص سنا ہی صبح کر کہ نہیں دہتا طوط نماز کی فرمایا یہ شخص اگر تپا کہتا ہی شیطان جی کہان دھڑکی کی با فرما ہج دونوں کا لون اوکی کی روایت کے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں ٹھٹھا طوط نماز کی یعنی نماز تہجد کے لیے بانساز صبح کی گئی نہیں دہتا اور شیطان کا تپا کرنا بعضوں نے کہا ہی کہ حقیقت ہوتا ہی چنانچہ بعض حدیثیں منقول ہی کہ وہ سور ہی نماز نہیں پڑھی یعنی تہجد یا فضل و ہون نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص ایسا رہا کہ پس اوٹھا اوٹھی باون یا نہ پڑتا کیا اوکی کا نہیں دھڑکی کہ منقول ہی کہ اگر وہ لگتا تھا تپا کا کان کو نو یا تا اوسکو تر اور بعض کہتے ہیں کہ یہ کہنا یہ ہی اس کے شیطان اوسکو حقیر جانتا ہی اسلیں کہ عادت ہی کہ کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز تو تپا کہتا ہی اور بزرع **وَحَنَ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَرَجًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفَتَنِ مَنْ يُؤْتِ صَوَابَ الْحَجَرِ يُرَدُّ أَزْوَاجَهُ لِيَكُنْ يُصَلِّينَ رَبُّنَا كَأَسِيدَةٍ فِي الدُّنْيَا عَامِرِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ام سلمہ ہی کہ

بعضی کہیں کہ سہم ہی شل لیا یہ اللہ رکی و ساعت جمعہ کی اور بعضی کہیں کہ سہم ہی رکی ہی رخ : و عن عبد اللہ بن عمر
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحب الصلاة إلى الله صلوة داود وأحب الصيام إلى الله صيام داود
 كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سائده ويقوم يومًا ويقوم يومًا متفق عليه اور روایت ہے کہ
 بن عمرو کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نماز دو رکعتی طواف السکک اور بہترین روزہ نمین طواف السکک روزہ
 داود کی تھی وہ سب آدھی رات اور قیام کرتی تھائی رات اور پھر سوچتی تھی کہ میں روزہ کر سکتی کیوں نہ کر اور نماز کرتی کیوں نہ کر اور
 کہ یہ بخاری و مسلم فی وقت اس طرح کی نماز محبوب ہے کہ جب میں نماز کو سوچتا ہوں تو نماز عبادت میں خوب ہے مگر اور روزہ کی طرف
 محبوب ہے بہن نضر بن اسود شمسیت بہت بڑی ہی رخ : وعن عائشة قالت کان تعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ینام أول الليل ويحيي آخره ثم إن كانت له حاجة إلى أهله قضى حاجته ثم ينام فإن كان عند
 اللیل الا ذل جسدًا وثب فأفاض عليه الماء وإن لم یکن جنبًا توضأ للصلاة ثم صلى الكعبین متفق علیہ
 اور روایت ہے عائشہ کی کہ کہا تھی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتلی لیل شب زندہ کہتی آخر شب یعنی میداوتی پھر اگر ہوتی حضرت کو
 حاجت تھی یا لیل ہی کی یعنی صحبت کے اور اگر فی حاجت تھی پھر سوتلی لیل اگر ہوتی وقت پہلی اذان کے جنبی ہوا تو اوٹھتی اور وضو لیتی تھی پرانی یا اور اگر
 نہ ہوتی جنبی وضو کرتی نماز کی لیلی پھر پڑھتی دو رکعتیں فجر کی رفات کی یہ بخاری و مسلم فی وقت بہ حدیث حضرت عائشہ سے مفصل روایت
 کے گئے ہیں شمالی ہندی میں کہ کہا حضرت عائشہ نے تھی حضرت سوتلی اول رات یعنی بعد نماز عشاء کی آدھی رات تک پھر اوٹھتی سدر لیل
 اور خامس میں یعنی چوتھی حصے چوتھی یا پانچویں میں نجد کی لیلی پس جب تار وقت حرکت کرتی پڑھتی پھر چوتھی یا پانچویں میں لیلی سوتلی کی لیلی پہلی کہ وقت
 ہے سدر لیل دس میں تا کہ توت حاصل ہو بسبب اسکی نماز صبح براہ راوکی البعد کی وہ خالفت طاعات پر جب ہوتا تو کہ حاجت صحبت کرتی
 اہل بی بی سبب بنتی اذان اوٹھتی پس اگر ہوتی جنبی یا لیلی یا پانچویں میں لیلی نہ ہوتی جنبی تو وضو کرتی اور کھلتی طرف نماز کی یعنی
 بعد نشین پڑھتی کی گھر میں تھی احمدی سی و دھم ہوئی معنی حدیث اول کی اور ظاہر ہے کہ حضرت بعد صحبت کی لیلی وضو کر کے آرام کرتی ہونگی
 اور مراد پہلی اذان ہی اذان متعارف ہے درود سحر اذان تکبیر ہی اور احمدی سی معلوم ہوا کہ حضرت آدھی رات آرام فرماتی اور آدھی رات بیدار
 ہو کر اول سدر لیل چوتھی حصی شب میں عشاء تک حالتی تھی پھر دو رکعت اور تیسری سدر میں آرام فرماتی پھر چوتھی اور پانچویں سدر میں حال کو
 رہتی پھر چوتھی سدر میں سوتلی سبب تین سبب تھی اور تین سبب تھی : **الفصل الثالث** فی فصل دوسری عن ابی امامۃ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فإنه ذاب الصلین قبلكم وهو
 قرۃ لکم إلى ربکم ومکفرة للسیئات ومہمة عن الایامیة روایت ہے ابی امامۃ سے
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑھنی پہلی کہ وہ طریقہ ہے جو لوگوں کا ہے کہ پہلی تہجد تھی اور
 قیام رات کا سبب نزدیکی تہجد کی ہے اسکی طرف پروردگار تہجد کی اور سبب دور ہونی گناہوں کا ہے اور باز کر سنی والا ہی گناہوں سے بڑا
 کہ یہ ہندی فی قصص مراد ہے جو لوگوں نے انبیا اور اولیاء میں در اس میں تنبیہ ہے اسیر کہ میں یہ نماز بطریق اولی پڑھنی چاہی پہلی کہ تم
 بہتر ہو سبب متون میں اور اشارہ ہے کہ جو قیام رات کا نہیں کرتا وہ صاحبین کا میں نہیں بلکہ ہندو ظاہر کر دہی والی کی ہے نہ پڑھتا ہے
 : ح : و عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث یصلحک الله الیم واللیل والضحی

چنانچہ اوچھیندی تھی سی مراد یہ ہے کہ سنی کبریٰ اوکلی دھانی میں وسطی طاعت رکعت کی جس طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد و عورت کو چاہیے کہ
 کہ البین مرد کا رہی یا کتہ سری کا طاعت پر اور وسطیٰ فیقول کو پہلی البین ہے چاہیے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اگر کعبہ کے پاس
 خیر جابر ہی بلکہ مسجد نبی ﷺ و عن ابنی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ائی الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر
 و ذکر الصلوات المکتوبات ردۃ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ کہ کہا کہا گیا اسی رسول خدا کی کونسی وقت بہت قبول
 ہوتی ہے دعا فرمایا دربان ات پہلی کی یعنی تہائی رات پہلی رہی اور بھی فرض نمازون کی روایت کی یہ ترمذی نے و عن ابنی امامۃ
 الاخر ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجتۃ غرۃ کا یولی ظاہر ہمارے باطن ہمارے باطن ہمارے
 ظاہر ہمارے اللہ لمن لکان الکلام واطعم الطعام وناہ الصیام وکلی باللیل والناس نیام ردۃ البیہقی فی
 شعب الایمان وروی الترمذی عن عیسیٰ نخوعہ فی روایتہ من اصاب السککۃ
 اور روایت ہی ابی امامہ شری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بہت بین الاغنیٰ میں البی کہ معلوم ہوتی ہیں باہر
 چیزیں اوکلی اندر اوکلی سی اور اندر کی چیزیں کلمی الہی یعنی نیبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیار کیا ہی انکو اللہ تعالیٰ نے وسطیٰ و شمس شخص کے گزری سی کبریٰ
 اور کھلاوی کہا نا اور بنی روزی کبریٰ یعنی اکثر روزی نفل کہ کھانا اور دیر ہی نماز رکعتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آدمی سوئی ہوں یعنی اگر آدمی
 سوئی ہوں نفل کی یہ پہنچنی فی شب لایمان میں و نفل کی ترمذی فی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور اسکی روایت میں بجای میں لایمان الکلام
 کے میں طالب الکلام ہی معنی دونوں کی ایک ہے کہ کہا ہی جنہوں نے کہ ادنیٰ درجہ بنی دیر ہی کہنی کا یہ ہے کہ تین روزی ہر
 مہینہ میں کہی ہے **الفصل الثالث** فصل سیری عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال ل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من الیل فلو ان قیام الیل متفق علیہ
 روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عبد اللہ سے ہوا نہ فلاں کی کہ تھا قیام کرنا
 را کہو پس جو ڈر دیا قیام رات کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی چھوڑ دیا قیام را کہنا بغیر عذر کی وسطیٰ رفاہیت نفس کے بدل اصل
 ہو گا اگر باج سکاں کی کہ چکی چھین کہا گیا ہی انرا لورہ ملعون اور بدترین شمارہ ہی طرف اسکی کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طاعت
 کے نقصان ہی بعد زیادتی کی اور اس سی حضرت فی پناہ انکی ہی نحو ذوالمدن محو بعد لکھو یعنی پناہ مانگتی ہیں ہم ساتھ لکھو نقصان
 سے بعد زیادتی کی پس لائق ہی سا کہ کتا لیا بدنی کا رہی اور ہی کہی کہا گیا ہی کہ جو کوئی نہودی زیادتی میں پس وہ نقصان میں ہی
 نزع **و عن عثمان بن ابی العاص** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان لداود علیہ السلام
 من الیل ساعۃ یوظف فیہا اهلہ یقول یا ال داود قوموا فصلوا فان ہذہ ساعۃ فیستجیب اللہ عز وجل
 فیہا الدعاء الا لسا حیر او عشا ردۃ احمد اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص کہ کہا سامعی رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی کہ فرمائی تھیں وسطیٰ داود علیہ السلام کی ایک وقت رات میں یعنی نصف اخیرین رکعت کی تو میں اہل ابی کو کہتی اسی آل داود کی کہ
 ہو یہ نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی الدعوت والا لہرگز نہیں عا کو مگر وسطیٰ جاو کر اعشار کی روایت کے بعد ہی **ف** عشا
 یعنی جو کدے اور غیرہ کا کون وغیرہ پہنچتی ہیں و رگ کون سی مال دہنی اندر غلام کی لیتی ہیں جیسی یہاں محضول یعنی پر لوگ مقبر میں پس
 فرمایا کہ ساحر کی دعوت نہیں قبول ہوتی اس لیے کہ انسی ضرر پہنچتا ہی خلق کو ایسی کہا ہی بعض علماء میں نے کہ عبادت یہ ہے

کہ عظیم کریم امیر الہی کی اور شفقت کریم خلق البشریہ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَغْرُوبِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ دَوَاءُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہانا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی تھی بہترین نماز جو وضو کی بغیر اور بعد نینوں معمولی و سبکی نماز درمیان رات کی ہے روایت کی یہ ہے **أَحْمَدُ** کہا میری کہ اس میں حجہ ہے واصلی ابی اسحق مروی شافعی کی اس پر کہ نماز رات کی افضل ہے سنن روایت ہے اور کہا ہے اکثر علماء کی کہ سنن روایت افضل ہیں لیکن قول ذل قوی تر ہے واصلی صحیح دلائل کرنی اس حدیث کی انتہی اور تحقیق اس میں یوں ہے کہ تہجد افضل ہے اس جہت سے کہ اس میں شقت زیادہ ہوتی ہے بغیر پراد بعد ہی ریاضی اور سنن روایت اس جہت سے افضل ہیں کہ بہت تاکید ہے ان کی تہجد کی ساتہ وضو کی اور سنن میں وضو کی اس کچھ منافات نہیں یا یوں کہا جاسکے کہ نماز رات کی افضل ہے اس کے شتمل ہی اوپر ورتی کہ واجب حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی کسی فی خواب میں دیکھا بوجہ کہ تہاری رب نے یہ معاملہ کیا تہا ہی ساتہ تہنون فی کہا جاتی ہیں واپس کہ معارف و احکام میں کہتا تھا میں اور فنا ہو گئی تہا ہی کہ بیان کرتا تھا میں اور فائدہ دنیا مجھ کو چند کھنوں فی کہ درمیان شب کے پڑتا تھا نیز رغبت دلائی طالبوں کو اس کی کہ انتہام و کوشش عبادہ و ریاضت میں خوب کر اور زہد و کفر و نکات تصوف پر سے کام لیں کا بگھڑا و کفارہ کا نذرین راہ کار و درکار **بَرَعَ بَرَحٌ وَ مَوْلَانَا وَ عَنْهُ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ لَدُنَّا بِصَلَاةٍ بِاللَّيْلِ فَإِذَا احْتَبَمَ سَرَقَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْبَاهُ مَا نَقُولُ دَوَاءُ أَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق فلا نا شخص نماز پڑھتا ہے رات کو پس جب کہ رات ہی پور کرنا ہے فرمایا شب کے کہ باز کہی گی نماز اس کی اور پھر ہی کہ کہتا ہے روایت کی یہ حدیث ہیستی فی شعبہ ایمان میں **وَف** سے اس کی فراوانی سے اللہ تعالیٰ توفیق تو یہ کہ نصیب کرے گا اور بسبب سیرت کرنی نورانیت اور برکت و سبکی باز ہی گا اس فعل ہیستی جس کے ذراں مجید میں فرمایا ہے ان الصلوة تنہی عن الغشاش و المنکر یعنی نماز باز کہتی ہے بچائی اور بری بات **بَرَعَ بَرَحٌ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقِظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّ أَوْ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا كَتَبَ فِي الذِّكْرِ وَ الذِّكْرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس وقت کہ بجاوی آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑھے دونوں نے فرمایا نماز پڑھے ہر ایک دو رکعتیں کہی کہی جاتی ہیں ہر مردوں و ذکر کنوا لوان اور عورتوں و ذکر کنوا لوان کی روایت کی یہ ہے ابو داؤد و ابن ماجہ **وَف** اہل سے مراد بی بی ہی یا بی بی اور اولاد و اولاد کا رب و غلام اور لونڈیاں و سکی اور راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت فی لفظ فصلا کا فرمایا یعنی مردی اور اس کی اہل فی دو رکعتیں یا نہ کی پڑھیں یا لفظ فصلے کا فرمایا یعنی ہر ایک دو رکعتیں یا نہ کی پڑھیں کہی مطلب تو لفظوں کا ایک سے ہی پس کہی جاتی ہیں دونوں نے ذکر و تفسیر الذکرات میں کہ جنکی فضیلت کلام السدین مذکور ہے و الذکرین و الذکرات اعدا اللہ لم مغفرة واجزا عظمیٰ یعنی اور بہت یاد کنوا لوانی اللہ کی مرد و عورتیں تیار کر کہی ہے السنی ان کی کسی حضرت اور نوایا **بَرَعَ بَرَحٌ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَأُ أَصْتِي حَمَلَةُ الْفَرَّانِ وَ أَصْحَابُ اللَّيْلِ دَوَاءُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے ابن عباس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اشرف یعنی بزرگ خداست میری کی اوٹھا نوالی قرآن کی اور صاحب سبکی روایت کی یہ ہے ہیستی فی شعبہ ایمان میں **وَف** اوٹھا نوالی قرآن یعنی

پڑھی باوجود قدرۃ قیام یا قعود کی یا نہیں پس گئی ہیں بعضی طرف اسکی نہیں جائز اور کسی ہی ایک قوم طرف جواز اسکی کی اور طرف اسکی
 کہ ثواب سکوار برآوردی ثواب بیٹھ کر پڑھنے والی کی ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا یہی ہے اور یہی صحیح اور اولیٰ ہی اسطی ثابت ہونی اسکے ساتھ
 سی انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ یہ جائز نہیں پس کہا گیا ہے کہ یہ حدیث صحیح فرض پڑھنے والی عمار کی ہی ایسا مارکہ ممکن ہوا و سکوا
 بکڑی ہو کر پڑھنا یا بیٹھ کر پڑھنا ساتھ شدت اور زیادتی کی مرض میں منع **الفصل الثانی** فصل دوم
 عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدَّى اِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا
 وَذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُذْنِرَكَ النُّعَاسُ لَمْ يَتَّقْكَ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِنْ خَيْرِ النَّبِيَّاتِ
 وَالْاَنْبِيَاءِ اِيَّاهُ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرَوَايَةِ ابْنِ السَّيِّدِ
 روایت ہی ابی امامہ سے کہ انسانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھی جو شخص جبکہ بکڑی طرف بچھوئی اپنی کی پاک ہو کر یعنی با وضو ہو کر یا نہ ہو کر
 اور نجاستوں سے پاک ہو کر یا ناک گناہوں سے ہو کر اور یاد کرے اللہ کو یعنی زبان سے یا دسی یہاں تک کہ غلبہ کی دوسکون نہیں کرے و ٹھہرے
 کسی وقت راتیں و سحائیں کہ انکی اللہ تعالیٰ سے وہیں کہی پہلائی پہلایوں دنیا اور آخرت کی سی مگر کر دیتا ہی و سکوا اللہ تعالیٰ وہ پہلائی کہ
 یہ نووی فی کتاب ذکر میں تہ روایت ابن بنی کی وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْجُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبُ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ قَامَ عَنْ وُطْأَتِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حَيْثُ
 وَاَهْلِهِ اِلَى صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلِكِيْكَ اَنْظُرْ اِلَى عَبْدِيْ شَارَعَنَ فِرَاشَهُ وَطَاطَبَهُ
 مِنْ بَيْنِ حَيْثُ وَاَهْلِهِ اِلَى صَلَاتِهِ رَغِبَ فَيَمَّا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مَّا عِنْدِيْ
 وَرَجُلٌ غَرَفَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْتَهَزَ مَعَ اَصْحَابَيْهِ فَقُلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْاَنْفُسِ اِمْرًا مَّا لَهٗ
 فِي الرُّجُوعِ فَرَجَعَ حَتّٰى هَرَقَ دَمَهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلِكِيْكَ اَنْظُرْ اِلَى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً
 فَيَمَّا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مَّا عِنْدِيْ حَتّٰى هَرَقَ دَمَهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَنِ
 اور روایت ہی عبد السمیع بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوا ہی ب ہمارا دو شخصوں سے ایک وہ شخص کہ وہاں
 نرم بچھوئی اپنی سے اور بالا پوش اپنی سے محبوبہ اور اہل بی کی پاس طرف نماز اپنی کی پس فرماتا ہی اللہ اسطی فرشتوں اپنی کی دیکھو طرف اللہ
 میری اوٹا فرش اپنی سے اور نرم بچھوئی اپنی سے محبوبہ اہل بی کی پاس طرف نماز اپنی کی اسطی غیبت کر نیکی بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک ہی
 ہی یعنی جنت اور ثواب اسطی ڈرنی کی اوس چیز کی نزدیک میری ہی یعنی دوزخ اور عذاب دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ میں ہر
 ہاگ ساتھ یاروں اپنی کی پہر جانا اوس گناہ کو کہ اوس پر ہی بہا گئی ہیں یعنی بلا عذر بہا گئی ہیں اور جانا اوس ثواب کو کہ اسطی اوکی سے
 پہر آئی ہیں پس پہر اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اپنی مقرب فرشتوں کو دیکھو طرف بندی میری کی یعنی لڑو تعجب سے کہ پہر اور
 رغبت کر نیکی و پیچیدگی نہ نزدیک میری ہی یعنی ثواب اور اسطی ڈرنی کی و پیچیدگی نزدیک میری ہی یعنی عذاب یہاں تک کہ بہا خواں
 یعنی شہید ہوا روایت کی بہ شرح مستدرک و لحاف یعنی جو کچھ کہ اور بہا جاتا ہی و محبوب اور اہل بی کی پاس سے یعنی بہ چیزیں بہت پیار
 ہوتی ہیں باوجود اسکی و کی پاس سے وہ شہد کر رغبت کی طرف خدا ت رب اپنی کی جانا کہ یہ کچھ نہیں ہے کی اوسکو نہ قبر میں اور نہ حشر میں بلکہ لفع
 دیکھو حاجت رکھنے نیامین اور اس حدیث میں اشارہ ہی طرف اسکی علی کہ اسطی اللہ کی ساتھ مید ثواب تک کہ اوس علی غلبہ ہی ساقی خلاص اور کمال کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نمازرات کی دو رکعت ہے پس جب ذکر کیا تو انوار ہوئی صبح کسی شجرہ ایک رکعت طلاق کر دی کسی کو ایسی کلمہ نماز
 پڑھی ہی رکعت کی پہلی بخاری اور سلم فی **ف** نمازرات کی دو رکعت ہے دلیل پہلی ہی ساتھ اسکی شافعی اور ابو یوسف اور محمد جی کہ رات کو
 نفل پڑھی تو افضل پہلی رکعتیں پڑھی اور پڑھی ایک رکعت طلاق کر دی کسی کو ایسی کلمہ نماز پڑھی ہی کہا ابن ملک کہ معنی اسکی یہ ہے کہ
 رات کی نماز میں پہلی جو دو رکعتیں پڑھیں تہیں نماز حجت تہی بہ ایک رکعت کو طاق کر دی اور یہ حدیث حجت اور اسکی شافعی کی کہ اگر
 نزدیک تر کی ایک رکعت ہی انتہی اور کہا طحاوی حنفی فی کہ معنی اسکی یہ ہے کہ پڑھی ایک رکعت ساتھ دو رکعتوں کی پہلی اسکی پس یہ رکعت طاق
 کر دی کی پہلی شفعہ اور کہا ابن ہمام فی کہ نہیں ہے حدیث میں طالت اسبر کہ وتر کی ایک رکعت ہی تہ تحریر علیہ دلی اور اور دلی حنفیہ کی یہ ہے کہ اگر
 وار د ہوئی ہی تہ یہی معنی تہا رکعت ملا علی قاری فی ترقاۃ من بیہ من فصل کہا ہی یہاں اختصار کی ہی اسبیل التفتا کیا جو جابی اور میں
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَبِّكَ رَكْعَةً مِنْ الْخَيْرِ الْيُسْرَى وَرَأَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی او میں ہی کہا کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہے آخرات کو روایت کی یہ سلم فی **ف** سے وتر ایک رکعت ہی ہوئی ساتھ دو رکعت کی پہلی
 اسکی یہ ہے سلیبی کہ تطبیق حاصل تہا جو سب تہ نہیں در وقت مختار وتر کا خبرات میں تہا ہی کذا ذکر علی و حضرت شریح فی لکھا ہی کہ یہ
 حدیث دلیل ہی سبر کہ وتر کی ایک رکعت ہے اور اور حدیث میں کہ دلالت کہتی ہیں اور ہوئی وتر کی تین رکعت اگلی دیکھی **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسِينَ رَكْعَةً
فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی رات میں تہ
 رکعت تہ پڑھتی تہیں ساتھ باچہ رکعت کے پڑھتی کسی رکعت میں یعنی تہند کی ہی مگر سچہ اور اسکی روایت کی یہ بخاری اور سلم فی **ف** نماز
 آن حضرت کی روایت کی طح برائی ہی ایک ان میں سی تہ ہی کہ تہ رکعتیں تہ تہی ساتھ بار سلاموں کی اور سب رکعتیں پڑھی ہی متصل تہ
 نہت و تہا تہ تہ تہا رکعت سلام اور یہ حدیث حیر ہی سچہ وصل باچہ رکعتوں کے ساتھ ایک جلوس کے اور یہ مختلف تہی در میان فقہاء کی اور جو کہ
 قائل نہیں ہیں کہنا دلیل عدم جلوس کے ساتھ عدم سلام کی کرتی ہیں یعنی سلام نہیں پڑھتی مگر آخر میں چنانچہ بعضی روایت میں آیا ہی سلم الا
 آخر میں اور بعضی بہ تہا دلیل کرتی ہیں کہ جلوس دراز نہیں کرتی تہی مگر آخر میں اور وصل جا رکعت سی زیادہ ساتھ ایک سلام کی جائز ہی باتفاق
 اور ہمازی نزدیک جائز ہی تہہ رکعت یکا کہ تہہ اور زیادہ اس جائز ہی ساتھ کہ بہت کی **ح** **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ**
قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتَشْفِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ لَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنْ خُلِقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنُ قُلْتُ
يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتَشْفِي عَنْ وَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَ وَظَهْرَهُ يَبْعَثُهُ
اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْجُدُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي نِسَمَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَدُكَّرُ اللَّهُ
وَيُحَدِّدُ وَيَلْعَنُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يَسْكُنُ فَيُصَلِّي الثَّامِنَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدُكَّرُ اللَّهُ وَيُحَدِّدُ وَيَلْعَنُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لِيَمْرِعَنَا
ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَسْكُنُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَيَتَكَلَّمُ أَحَدِي عَشْرَةَ كَلِمَةً يَابِتِي فَلَمَّا انْسَنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَآخَذَ الْحَمْدَ أَوْ تَرْتِيلًا وَسَمِعَ فِي الرَكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأُولَى فَيَتَكَلَّمُ تَسْمُ يَابِتِي وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَارِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَ كُومُ أَوْ رَجَمَ عَنْ قِيَامٍ

الَّذِينَ صَلَّوْا مِنْ التَّحَارِثِ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَحَدٌ مِنْهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَذْفًا فِي
 لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى الْبَيْتَةَ إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ مَصْنَعٍ رَوَاهُ مُسْنَدُ
 سعد بن شامی کہ کہا گیا میں نے حضرت عائشہ کی پس کیا مینی ایسی اسلاموں کی خبر دو جو بخوف خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہا حضرت عائشہ نے
 کیا نہیں بڑا نونی قرآن کہا مینی کہ ان بڑا ہی کہا حضرت عائشہ نے پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن یعنی جو کچھ کہ قرآن میں اچھی خلایق
 و صفات مذکور ہیں حضرت نے وہ اپنی میں حاصل کی تھے کہا مینی ایسی مومن کی خبر دو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی نے وقت اور کیفیت
 اور عدد رکعات اور کسی ہی پس کہا مینی میں تبارک نے در سطحی حضرت کی سو اکل وکل دریا نے وضو و کیا پس دہاتا اور کو الود جب چاہتا یہ کہ اور دہاتا
 اور کورات کو پس سو اکل کرتی یعنی پہلی وضو رکعت اور وضو رکعت اور نماز پڑھتی اور تعین بیٹھتی اور نہیں مگر ٹھہریں رکعت میں پس یاد کرتی اور کورات
 تعریف کرتی اللہ کی اور دعا مانگتی یعنی اچھائی تہ پڑھتی کہ التحیات تن ذکر اور حمد اور دعا ہی بہر کھری ہوئی اور سلام نہ بہرہی تپس پڑھتی نوین
 رکعت بہرہ پڑھتی پس یاد کرتی اللہ اور تعریف کرتی اور کسی اور دعا مانگتی دوسری دعا استعارت پڑھتی بہرہ پڑھتا سلام کہ سنا ہی ہو کونہی بجا کر
 سلام پڑھتا کہ پڑھتی پڑھتی دو رکعت بعد سلام کی پڑھتی ہوئی پس یہ ٹھہریں کیا و کعتیں کی پڑھتی میری پس جبکہ پڑھتی غور نہ پڑھتی حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اور پہل گیا کوشت پڑھتی ہی و رسالت کعتیں اور کرتی دو کونہی مانڈ کرتی اور ٹیکلی پہلی صورتیں یعنی وسطی بیٹھ کر پڑھتی پس یہ
 ہو گئی اور کعتیں کی پڑھتی سیر اور پڑھتی اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پڑھتی کوئی نماز دوست کہتی یہ کہ ہمیشہ کریں اور سپر اور پڑھتی جبکہ غلاب
 ہوئی اور کوٹینڈ یا جاری یعنی اچھائی کھری ہوئی راکھی ہی پڑھتی اول روز میں بار کعتیں اور نہیں جانتی میں پچھتہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ
 پڑھا ہو قرآن سارا ایک آیتیں اور نہیں جانتی میں کہ نماز پڑھتی ہو کسی رات میں صبر تک یعنی دل ہی خرم تک نہیں جانتی میں کہ روزی کہی ہو ان سری
 میں سوار رمضان کہ روایت کی یہ سلم فی ف جب نماز پڑھتی حضرت اور کھڑا اور کھڑا کرتی تو ہمیشگی کرتی اور سپر اور ترک کرنا اور کھڑا ہوتا
 بسببہ رکی یا در سطحی میان جواز کی اور روزی کہی ہو ان سری مینی اور حضرت عائشہ ہی ہی جو روایت ہی کہ حضرت ساری شعبان میں روزی
 کہتی تھی تو اور کھڑا اور کھڑا کہ روایت فی کہ اونی ہی کہ اکثر شعبان میں روزی کہتی پس فق ہوا تعارض اور پڑھتا دو کونہی
 بعد وتر کی اکثر حدیثوں میں آ رہی لیکن ظاہر میں یہ حدیثیں معارض معلوم ہوتی ہیں اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل و تراویح پس فق تعارض
 کا مشکل بڑا ہی بہت علما و پیر امام الکت ہوئی ہیں حدیث دو کونہی بعد وتر کی کی اور کہا ہی کہ صحیح نہیں ہی یہ حدیث اور امام احمد کی کہا
 ہے کہ میں نے پڑھتا تھا ان دو کونہی کو اور نہ منع کرنا ہو کہ کو الیسی اور جوہر علما و فاکل میں انکی بسبب رد مہی حدیث صحیح کی نہیں بلکہ پیر
 انہیں در سطحی دہی ایک کہہ چھلو آخر صلوتکم باللیل و تراویح صلوۃ سی مراد اور نوافل میں سوای ان دو کونہی یعنی سوای ان دو کونہی
 کہ اور نوافل بعد وتر کی نہ پڑا رو اور دوسرے کہ کہی یہہ دو رکعت پڑا کر کی اور کبھی فقط وتر ہی پڑا کر کی تاکہ عمل دو نو پڑھو پس حدیث
 اجعلوا آخر صلوتکم و تراویح ہی استحباب نہ وجوب بہر اختلاف ہی میں کہ آیا اور کرنا دو کونہی بعد وتر کی اول شب میں تھا یا آخر شب میں
 پس حدیث ابو امامہ کے مطابق واقع ہوئی ہی کہ اور میں نے پڑھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو کعتیں بعد وتر کی بیٹھ کر پڑھتی ہی اور یہ نہیں
 کہا کہ اول شب پڑھتی ہی یا آخر شب در حدیث نو بانکی دلالت کرتی ہی کہ یہہ بر تقدیر اور کر ہی اول شب میں در یہہ دو نو حدیثیں اخیراً
 میں آ گئی اور حدیثیں بخاری و مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہیں کہ بر تقدیر قیام کی تھا یعنی تہجد پڑھتی تو بعد وتر کی یہہ ہی پڑھتی صحیح
 ہے اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ دو کعتیں لمحت وتر کی ہیں اور قایم مقام سنتوں وتر کی ہیں شرح و ثولانا و سحر

مگر جبکہ جو خداوند بگویند کہ ہدایت کیا توئی انکو جو نبی خدا اور اولیاد او را عاقبت میں کہیں جو توئی نبی اور آخر میں میں چھوڑ دوں توئی انکو کہ عاقبت میں کہا توئی انکو اور کہنا
 اور میں چھوڑ دوں توئی انکو کہ اگر اسکا زل زل توئی اوست کہ اور برکت دی ہے کہ توئی یعنی عمر اریال و علوم اور اعمال و دنیا مجھ کو بر آویختہ
 کیے کہ مقرر کی توئی نہ تحقیق تو حکم کرنا ہی جو چاہتا ہی و نہیں حکم کیا جاتا مگر تحقیق نہیں بل میں تو و شخص کہ دوست کہا توئی اوست کہ برکت
 ہے تو ای ہر یکا ہی یعنی کثرت سی ہی شیر تری و درین میں و بلند سب قوم و است کی بہت نزدیکی اور بوداد و اور نسائی اور ابن جبر و دارمی
 نے **فحشا** کہو نہیں قنوت و ترمین بیان طلاق جو قنوت الیہا تو خاص بہرہ کہ تمام سال میں پڑھنا مراد ہی جسکیہ بہرہ سبکی ہی اور شافعی متعبد کہ تو
 میں قنوت کو پڑھ و ترشدت اخیر رمضان کہ اور و است کہ یعنی ثابت کہ ہدایت پڑا یا و کہ جو سبب است کی یعنی پہنچنی کی اعلیٰ مراتب اور نہ نہیں بل
 ہوتا یعنی خرمین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کی مبتلا کسی میں ہو یا کوئی و کوئی کبریٰ اور خوار جانی لیکن حقیقت میں اندکی نزدیک سی خوت ہوتا ہو
 جسکیہ حضرت ذکر یا علیہ السلام کو از سی جبر اور حضرت جلی علیہ السلام کو زجر کیا بہرہ سبب تمامات اللہ تعالیٰ کی میں غرض کہ گوئی کی دلیل کہنی
 سے اولیاد اللہ دلیل نہیں ہوتی الیکہ نزدیک و عزت والی ہی میں و بعضی روایتوں میں اس جملہ کی بعد و لا یعزین ہدایت ہی آج ہی اور بعضی روایت
 میں بعد و تعالیٰ است کہ مستغفر کہ تو بل لیکہ بعضی میں بعد ہی و علی اللہ علیہ سلم بارہ ہی اور قنوت شافعی ہے کہ تو ترمین اور نماز فجر میں ترمین
 اور نماز و یکا لہم الاستغیا کہ نہ اسکا اور کہا ہی علامتی کہ فضل بہرہ کہ دو دن پڑھی اور کیا ابن ہام کی کہ یہاں مختلف فیتین آجین نہ لیکہ
 تو بہرہ کہ قنوت و ترمین پہلی رکوع کی پڑھی یا بعد اسکی اور دوسرے بہرہ کہ قنوت و ترمین تمام سال پڑھی یا نصف اخیر رمضان میں و ترمین سبکہ کہ قنوت
 سوا و ترمین اور نماز میں پڑھی یا نہیں بل اٹھ شافعی تو کہتی ترمین قنوت بعد رکوع کی پڑھی اور ابو حنیفہ کہتی ترمین پہلی رکوع کی اور دو نو مند پڑھ تو
 میں حدیثی کہ لیکن دلیل ابو حنیفہ کی نوی ہی جو چاہی مرقات میں کیہے اور بیان باقی دو دن مختلف فیہ کا یا با قنوت میں ہو و یکا لہم
 اللہ تعالیٰ **و عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم فی الوتر قال سبحان
 الملك القدوس و اہ ابوداؤد و النسائی و زاد نکتہ صلات یطیل و فی رواية للنسائی عن عبد اللہ بن عمر
 ابن ابی عن اسیہ قال کان یعول اذا سلم سبحان الملك القدوس ثلثا و یزفہ صوته بالتثانیة**
 اور روایت ہی ابن کعب کہ ہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم جب پڑھتے ترمین ہی پاک ہے بادشاہ نہایت پاک و است کی بہت بوداد و اور نسائی
 نے اور زیادہ کیا نسائی کی کہتی تہی حضرت بہت میں بار بلند کرنی تہی و ترمین بار میں و سج ایک و است نسائی کی عبد الرحمن بن ابی ہریرہ
 نقل کیا ابی ہریرہ کہ ہا ہی تہی حضرت جب سلام پہنچاں الملك القدوس میں بار بلند کرنی آواز ابی ترمین بار میں و فارغی کی روایت
 میں زب اللہ الماکینہ و الروح ہی آج ہی ابی ابی ابی سبحان الملك القدوس بل الملك و الروح **و عن علی قال ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کان یعول فی اخر و ترہ اللہ را فی اعوذ برضاک من سخطک و بمعافاتک من
 عقوبتک و اعوذ بک منک و اخصی ثناء علیک انت کما انیت علی نفسک ر و اہ ابوداؤد
 و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ** اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ تحقیق ہی صلی اللہ علیہ سلم تہی تہی
 مع آخر و ترمین کی الہی تحقیق میں بنا و آگاہا ہوں تہہ رضائیری کی غضب تیری اور ساتھ عافیت تیری کی خدا تیری سے **و عن ابی ترمین
 میں ساتھ ذات تیری کی آثار صفات تیری یعنی غضب وغیرہ میں نہیں گن گنا میں تہہ تیری یعنی مجھ میں قنوت نہ تہی ہوتی پھر رکوع کر کہ
 تو و سبب ہی ہی تہہ تیری کی توئی ذات ہے کہ روایت کی یہ بوداد و ترمین اور نسائی اور ابن ماجہ و تہی پہلی تہہ تیری ہوتی کی کہ پڑھ**

ہوئی تو کون فی کہا کہ مسلمانوں میں تباہی پہلی فدیہ کی کیونکہ مسلمان ہونا مال ہی مانتے گنا اور سلام بھی کہا خوشنما با بھی کر لوگ کہیں قید پر صبر کیا
اور سلام ہی صلیبی لایا پس بہایون فی اسکو قید کیا اور ایادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتی تھی اُوکی بجا سے کہی اُس ہبا کی اُوکی ہاتھ سی
اور حضرت باطنی نمونہ کی اور سلمہ بن شام بہائی الوجہ کی قدیم الاسلام تھی وکو پھر کلا فردن فی مکہ میں قید کیا تھا اور خدا سے بھی وہ بھی نہ کی
اتہرہ ہبا کہ حضرت باطنی حاضر نہ تھی و عیاش بن عبیدہ بھی بہائی تھی الوجہ کی ان خیانی یعنی مان کی طرقت سی اور تحایم الاسلام تھی پہلی ہجرت سی
مسلمان ہو کر جدشہ میں چھڑ کر گئی پھر مدینہ میں آئے بعد ہجرت کی پس الوجہ کی مدینہ میں آیا اور کہا کہ تیری مان فی قسم کہائی تھی کہ سایہ میں نہیں ہجرت
کے جب تک تجھی درکھی گی نہیں پس عیاش مان کی محبت سے اسکی ساتھ مکہ میں آئے الوجہ نے اسکو ماندہ اور بند کیا پس بہائی اور مدینہ میں آئی
آخر تو مکہ میں شہید ہوئی یہہ مثال اسکی تھی حضرت غوثین ہونون کی لمی دعا کرتی تھی اور ہجرت کی مثال یہہ اللہ شہد اور تمکا و حضرت
کہ بد دعا کی کہ سات برس تک گرفتار قحط میں رہی کہ نہ جان مردار کی کہا تھی اور حال بیت کا یہہ کہ حضرت کو بد دعا کرتی تھی اللہ تعالیٰ نے
منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اور بیان ہو چکی ہی اور کہا طبیعہ کی کہ جب دوسری کوئی حادثہ مانند ان کی دوسرے کا قحط کی بادیا کی یا سیاسی کا بضر ظاہر
کے مسلمانوں میں اور مانند انکی کی قنوت پڑھیں لوگ نام نمازون فرض میں نہ تھی در پختہ قنوت کے نزدیک ہے جائز سی قنوت اور فی حادثہ کی شرح ہے
و عن عاصم الأحول قال سألت أنس بن مالك عن القنوت في الصلوة كان قبل الركوع ا
بعده قال فبكتك انما كنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الشكوة شقرا ان الله كان
بعث اناسا يقال لهم القلاء سمعون رجلا فاصيبوا ففقت رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعده الشكوة شقرا يدعوه علكم متفق عليه اور روایت ہی عاصم احول سی کہ کہا پوچھا میں انس بن مالک سے
قنوت کا نماز میں پہلے کہ عکس کیا یا بعد رکوع کی پہلے رکوع کی نہ تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی پہلی رکوع کی یعنی صبح میں یا سب نماز و میں مگر مہینا تجھوت
پہنچے تھی حضرت کی کتنی لوگ کہا جاتا تھا اذکو تو اکر ستر شخص تھے پس شہید کی گئی پس قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پہلی رکوع
کے مہینا بہر بد دعا کرتی تھی و پڑھ کر نوازل فرار کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم فی قنوت کا نماز میں یعنی صبح کی نماز میں یا تو
میں یا سب نمازوں میں قنوت ہونی حادثہ کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی ہے کہ یہہ مہینا قنوت کا بعد رکوع کی منسوخ ہو رہی نہ یہہم البخاری
کا اور یہہ ہی ہی یعنی طرف بعضی فضیلوں کے و طری تعلیم قرآن کے اور احکام ایمان کے کتنی وی کہا جاتا تھا اذکو تو اسبب بہت پڑھتی اور با ذکر فی قرآن کے
کہ ستر شخص تھے اہل صفہ سی غربہ کہ بہت تھی صفہ مسجد میں اسکی کہتی تھی قرآن اور علم اور با وجود اسکی تھی وہ مدکار مسلمانوں کی بسبب گنا
شجاعت کے جب کہ زمانہ انہی چاروں بعضی لکریان لاکر بختی تھی نکو اور خرید فی ساتھ اسکی طعام و طری اہل صفہ کی و شب کو دور کرتی قرآن کا
پس وکو بھیجا تھا حضرت فی طرف اہل نجد کہ انکو دعوت کریں انکو طرف اسلام کی اور پڑھیں فیہ قرآن پس جب اتر سی وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک
موضع ہی در میان مکہ اور عسفان کی قتل کیا اذکو عامر بن طفیل جو طفل اور دوکان و قمار دہی کہ نہ سخا بائی اور نہیں ہی مگر کعب بن زید انصار
نے سوہی اس طرح کہ ایک من و نہیں باقی تھی اور انہوں نے لگان کیا کہ مگر کی پس وہ جیسی سیر یہاں تاک کہ دن خندق کی شہید ہوئی اور انہیں
سے ایک عامر بن فہر وہی کہ نہ با گیا بدن اذکا اذکو ملائکہ فی دفن کر دیا پس اون پر حضرت نے بہت غم کیا کہ انس کہتی تھی کہ مہینی نہیں دیکھا
حضرت کو کہ ٹھکین ہوئی ہون کسی کی لمی نہ ٹھکین ہو چکی و تیر اور حضرت اُوکی قائلو نہ قنوت میں بد دعا کرتی رہی مہینی بہت کم رہی و تیر
سن چار ہجرت میں در پیش ہوا نزع **الفصل الثالث** فصل دوسرے عن ابن عباس قال قنوت رسول اللہ

او کی زوال پاؤں منتقل کرنی اور کسی بوجھ کی حالت کی اور جانا یا بھی کہ نہیں ہو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تراویح میں حضور
 علیہ السلام کیا روپی ثابت ہوئی ہیں اور تیرہ روپی اور بیس روپی لیکن اجلع ہوا صحابہ کا ابھر کر تراویح کی میں کہتے ہیں ہر ایک روپی **و عن عبد اللہ**
ابن ابی بکر قال سمعت ابا بکر یقول کنا ننصر فی فی رمضان من الفیاء فکنا ننجز الخدم بالطعام
 فکافه فوٹ الشجر و فی آخری فکافنا الفجر رواہ مالک اور روایت ہے عبد الدین ابی بکر سی کہ ہا سانی الی کو کر کر
 تہ ہم پہر تہ رمضان میں تمام سی یعنی نماز تراویح کی سی بس جلدی کرنی ہم خادموں کو کہا نیل و اعلی خوف جانی تہی وقت سحر کی در
 ج اور روایت کی و اعلی خوف ہو جانی فخر کی روایت کی یہ مالک نی **و عن عائشہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال هل تدربن ما فی هذه الیلکة یعنی لیلۃ التصف من شعبان قالت ما ہما یا رسول اللہ فقال
 فیہا ان یتکب کل موکود من بنی آدم فی هذه السنۃ و فیہا ان یتکب کل ہالک من بنی آدم
 فی هذه السنۃ و فیہا شفعہ اعماہم و فیہما تنزل ارزاقہم فقالت یا رسول اللہ ما من
 احد یندخل الخسۃ الا یس حیمۃ اللہ تعالی فقال ما من احد یدخل الجنۃ الا یرحمہ اللہ تعالی
 ثلثا قلت و لا انت یا رسول اللہ فی صغیرک علی ہامین فقال و لا انا الا ان یتعبد فی اللہ مبدیر خیر
 یعول ہا ثلث مکررات رواہ الیہ فی فی الدعوات الکلیی اور روایت عائشہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا
 جاتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات میں یعنی رات او ہوا شعبان کی میں یعنی شب تین کہا عائشہ فی کیا واقع ہوتا ہی امین یا رسول اللہ
 فرمایا اس رات میں یہ ہوتا ہی کہ لکھا جاتا ہی ہر سید ہونی والا ہی آدم میں سی اس برس میں اور اس رات میں لکھا جاتا ہی ہر غریب والا ہی
 سے اس برس میں اور اس رات میں اوٹھا جاتی جاتی ہیں عمل و دین کی اور اس رات میں او ترنی ہیں رزق او کی پس کہا حضرت عائشہ فی یا رسول
 اللہ نہیں کوئی کہ داخل بہشت میں مگر ساتھ رحمت خدا تعالی کی پس فرمایا کہ نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں مگر ساتھ رحمت اللہ تعالی کی ہیں بار
 فرمایا کہا میں اور نہ تم ہی رسول خدا کی یعنی تم ہی نہیں او کسی رحمت کی بہشت میں نہیں داخل ہونی کی پس رکھا ہا تہلنا حضرت فی نبی ہر ہر
 فرمایا اور نہ میں نبی میں ہی جنت میں نہیں داخل ہو سکا مگر یہ کہ وہ کسی حکوایتی فضل و کرم سی اللہ ساتھ رحمت پانی کی کہا اس کا کہ نہیں
 بار روایت کی یہ بہشت میں فی دعوات کبیرین **ف** لکھا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکھنی کی لوح محفوظ میں اور اوٹھا جاتی جاتی ہیں عمل
 جاتی ہیں اعمال صالحہ کو اوٹھا جاتی جاتی ہیں اس سال میں یعنی سال تہ دین ہر روز اور رزق کی نازل ہونی سی لکھنا رزق کا ہی حبیا
 کہ حدیث میں آیا ہی کہ لکھی جاتی ہیں و سجدہ جلیس اور رزق اور لکھی جاتی ہیں حاجی کہ اس سال میں حج کر لگی اور جب حضرت عائشہ نے
 سنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بہر میں ہونی ہیں لکھی جاتی ہیں پہلی کر نیکی سمجھ کی داخل ہوا جنت میں ساتھ تقدیر الہیہ اور فضل و سکی کے
 ہوتا ہی نہ سبب عمل کی پس کہا یا رسول اللہ خیر کہ فی سوال کا حضرت فی جوابدہ کہ سبب اللہ کی رحمت سی داخل ہونی ہیں جنت میں اور
 نہیں معارض ہی بلکہ قول اللہ تعالی کا و نکال جنتہ الہی اور تموا یا کنتم تعملون یعنی یہ جنت وہی کہ دی گئی ہو او سکو سبب و سبب کی کہ ہی تم
 کر فی پہلی کہ عمل سبب ہر ہی داخل جنت کا اور سبب حقیقہ رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچھ اور علل وہ او سکی یہ کہ عمل ہی جلد رحمت سی ہی
 تہ ہی پر پس بعضہ تقدیر نہیں داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت محض کی اور بعضوں فی کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا سبب رحمت کی ہی
 اور تفاوت و درجات میں سبب تفاوت و حال کی ہی ہر ہر **و عن ابی موسیٰ** ان شجر عسکین رسول اللہ

جمع کرنی عوام کی اور طلبہ کی فی رباست منہ و دل وصال کرنی غاصہ کی پہر قائم کسی مسجد کثانی الحمد للہ ہی کہ کوشش کی وہوں کی دوسری باطل کی فی
میں پہنچنا مارا اور اسکا اور بالکل باطل ہوئی سچ شہر دن صرا و شام کی سچ اوائل سنا کہہ سولی انتہی کہتا ہوئیں یعنی ملا علی قاری جی کہتے ہیں کہ فیما بین
عمل کرنا حدیث شریف پر اور علما کی جو انکار کرتا ہی اسکا سبب ای حق ہوئی شکست کی انکار کیا ہی چاہل بہکد اگر نہ بغیر خرمیون مذکور کی ہر ہی جاس
سے اور کہا ہی فیضوں کی کہ اول حدیث چرخان کا قوم برآمد سی ہو اگر وہ پہلی انش پرست ہی پس جبکہ مسلمان ہوئی دخل کیا انہوں کی اسلام
میں ایسی چیز کو کہ وہم میں ثانی کہ یہ ہیست اور شعار دین ہی ہی یعنی چراغان جلالی لگی وں ملاز کی وقت اور مقصود انکو عبادت کرنا لگا تھا اسلئے
کہ کوع کرنی اور سجدہ کرنی ساتھ مسلمانوں کی طرف اس گل کی وں نہیں آیا بشرع میں محتج بہ نازیادتی چراغان کا حاجت ہی گنتی جگاہ وہ یہ
جو کرنی ہیں عوام حاجی کہ چراغان غیر جلالی ہیں جبل عرفات و شعہ حرام پر اور شی میں پس وہ ہی ہی قبیلہ سی اور بڑا جانا ہی طوطوسی فی
جمع ہونا شنبہ تم میں ہیچ تراویح کی وں لکھنے مبنوں کا اور بیان کیا ہی کہ یہ کہ عبت بدی کہتا ہوں یعنی ملا علی قاری جی کہتے ہیں کہ رحمت کر کہ
اللہ تعالیٰ طوطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حال انکھ تحقیق مبتلا ہوئی میں تہہ اس کی اہل حرمین شریفین کی یہی یہاں تک راتوں ختم کہیں حاصل
ہو تا ہی اجتماع مرد و ناک اور عورتوں کا اور لڑکوں کا اور علما و سنا اسقہ کہ نہیں ہو تا جمعہ میں اور کسوف میں و عید میں اور ہر تہہ سہ
میں و سپر فساد بہت اور منکرات ہی ہی اور مستہ کرتی ہیں چراغان کی طرف اور پیٹہ کرتی ہیں بیت السدی طرف اور کھڑی ہوئی ہیں
اور ہیست انش پرستوں کی سچ عین طاف کی یہاں تک تنگ ہوتا ہی طواف کرنا وہیہ مکان وں خوش میں ڈالتی ہیں اور کو اور ذکر کرنا اول
کو اور صلویوں کو اور فارادوں قرآن کی کو اوسوقت نسالی للہ لعلہ العافیۃ و النفران الرضوان واللہ المستعان شرع باب

صلوة الصبحی باب اربع بیان نماز صبحی کی وقت ضحو اور ضحوة کی معنی ہیں چڑھنا دن کا لیل و سوقت کی تھا کہ نماز
صبحی کہتی ہیں اور صبحی کی دو نمازین ہیں ایک کو نماز شراق کہتی ہیں اور دوسرے کو نماز جاشت یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کہلکہ و فترہ کو وقت نماز
کا ہی و سوقت نماز پڑھی اور ہیچ کہ ایک یہ وقت صبحی کا ہی سکوع میں شراق ہی ہیں اور دوسرے وقت ہے کہ خوب کمی ہوا و دوسرے میں پر
پہیل جاوی لیا کہ دوسرے ہر شروع ہو دیر تک سوقت کو ہی صبحی کہتی ہیں اور عرف میں اسکو نماز جاشت کہتی ہیں اور جی میں ضحوة صغریٰ و
ضحوة کبیرہ کہتی ہیں چنانچہ نسالی میں ایک حدیث آئی ہی چاہل و سکا ہی کہ جب آفتاب مشرق کی جانب
ایک ہوتا کہ جلیا عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے ہی
اور جب مشرق کے جانب لیا ہوتا کہ جلیا کہ ظہر کی وقت مغرب کے جانب ہوتا ہے تو چار
رکعت پڑھتے ہیں اس ہی معلوم ہوا کہ صبحی کی دو نمازین ہیں اور ادنی درجہ شراق کی دو رکعتیں ہیں اور اکثر چہم اور
جاشت کی ادنی دو ہیں اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علما کی چار رکعت ہیں ایسی کہ حدیث میں اسکی صحیحہ اور اخبار و اقا
وسم اکثرین اور حدیثین و آثار ہی فضلیت صبحی کی بہت آئی ہیں اور اکثر علما اور استحباب سیکسی میں مختار قول شہابی و شیخ ولی الدین بن حوالی
فی کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہور و بیح باب صلوة صبحی کی بہت آئی ہیں یہاں تک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبرانی فی اخبار اس میں بن درجہ اول
معنوی کو ہیچتی ہیں و قاضی ابوبکر فی کہا ہی کہ یہ نماز اگلی بنیاد اور رسولوں کی ہی اور سیوطی لایا ہی و طبی ہی کہ اوسنی نقل کی
حدیث ابویہرہ کی کہ صلوة صبحی اکثر صلوة داود کی ہی اور ابن سجا حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز صبحی ایسی نماز ہی کہ محافظت
کرتے تھے اوسیر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہ مولانا غفر

بہتر ہے اور ایسی گرمی قریب پڑی ہوئی ہوئی ہے اور اس وقت میں نفل پڑی ہے کہ اس وقت دل چاہتا ہے کہ اس کو نیکو پس اس وقت میں نماز پڑھ کر
 کر جو کہ رجوع کرے جس میں اور گاہ حق میں اور نام اس نماز کا صلوة الاعا بن معلوم ہوا اور احمدیث سے صحیح معلوم ہوا وقت چاشت کا شروع ہوا ولا
الفصل الثانی فصل دوسری **عن ابی الذکاء وانی ذیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
عن اللہ تبارک و تعالیٰ انک قال یا ابن آدم اذکم فی اربع رکعات عن اول النہار اکفک اخرہ رواہ الترمذی
ورواہ ابو داؤد و الداریمی عن یحییٰ بن ہامار الطخفانی **ک احمد عنہم** اور روایت ہے ابی دردار و ابی ذری کہ کہا
 نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے در حالیکہ نفل کر رہا تھا ابی جناب علی بن ابی حمزہ نے کہا کہ وہ فرماتا ہے ابی ہشامی آدم کی تیرہ رکعات صحیح ہے چار کثیرین
 اول میں کثرت کر دے چار کثرت کی شام تک روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابو داؤد اور داریمی نے تیس میں ہمار غطفانی نے ساری اور
 احمد نے دن سے **ف** کثرت کر دے چار کثرت کی شام تک روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابو داؤد اور داریمی نے تیس میں ہمار غطفانی نے ساری اور
 روز میں فارغ رہو کہ دل تیرا آخر روز تک سب طاعت روائی تیری کی ہر کان لکھان اللہ اور یہ چار کثرتیں شروق کی ہر یا چاشت کی ہر
عن یسیدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلاثا و ستون مقصدا
فعلیہ ان یصدق عن کل مقصدا منہ بصدقہ قالوا و من یطیق ذلک یا نبی اللہ قال الخاۃ فی
المسجد تدفئہا و الشبیء یتخیرہ عن الطریق فان لم یجد فزکعت الصلحی حجرتک رواہ ابو داؤد
 اور روایت ہے یہ یہ وہی کہ کہا سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی ہے کہ آدمی میں تین سو ساٹھ بند ہیں پس آدمی پر لازم ہے کہ یہ
 کہ یہ سب بند یا نبی کی صدقہ کہا صحابی کون ہے کہ طاعت کہے اس کی نبی اللہ کی فرماتا ہے کہ سجدہ میں تیرا ہون کر دینا اور سب کثرتیں یہ یہ ہے ایک صدقہ
 ہے اور دوسرے دینا ایک چیز کا راہ ہے یعنی ہونے چیز کا ماننا یا سبست اور پھر اور کثرت کی یہ یہ ہے ایک صدقہ ہے پس اگر نہ پاوی تو نبی کوئی چیز
 صدقہ نہیں ہے بقدر تیرے مساتھ کی پس کثرتیں ضحیٰ کی چوبیس کثرت کرنی ہیں یعنی پہر صحت اور صدقہ کی نہیں ہے روایت کی یہ ابو داؤد
 لازم ہے اور اگر کہہ ہی نہ وجوب شریعت کسی نے واجب نہیں کہا ہے در کثرتوں ضحیٰ کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگر جب ہر عباد و عظاما شکر اللہ
 کے نعمتوں پر اجمال اور تفصلاً اور احمدیث میں شمار ہے ہر طرف نماز شریعت کے ہونے والا **عن النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
من صلی الصلحۃ ثلاثی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ مقصدا من دھبۃ لجنۃ رواہ الترمذی و ابن ماجہ و مسلم
الترمذی شہدا حدیث عن ربیب کاتعرقہ الا من ہذا الوجہ اور روایت ہے انس کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو پڑھے وقت ضحیٰ کے بارہ کثرتیں بنانا ہی اللہ کو پس محل سونیکا بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ابی ہشام
 حدیث غریبہ نہیں ہے چنانچہ ہم مسکو یعنی اس کی بناؤ کہ اس وجہ سے یعنی جو ذکر کی ترمذی نے ابی کتاب میں **عن معاویہ بن النبی**
الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فک فی مصلدہ حین یصیر من مصلدہ الصلحۃ
حتی یسیر رکعتی الصلحۃ لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایا و کان کانت اکت من ذلک البحر رواہ ابو داؤد
 اور روایت ہے معاویہ بن النبی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص شہر ہے ابی ہمیشہ ہی اپنی نماز کی حکم میں اس وقت
 سے کہ پڑھے نماز صبح کیسی یہاں تک کہ پڑھے در کثرتیں ضحیٰ کی یعنی بعد ظہر اور پڑھے ہوائی آفتاب کے کہتا ہے یعنی میں اس کی گزشتہات تو نبی چاہے
 اس کی گزشتہات اس کی گزشتہات بہت ہوں جہاں ریال ہی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** جو شخص شہر ہے ابی ہشام علی قاری کی شرح سے ابی معلوم ہوا

کہ اور ادب ہے کہ ہمیشہ مشغول رہی و درو فکر میں اور اور نیک موئین مثل سبکی سبکی علم کی اور عطف و نصیحت کی اور طواف کرنی بیت اللہ بجا کر
 ہونے کی نماز صبحی یہاں تک پڑھی و در کثرت قحطی کی خواہ مسجد میں ہو خواہ گھر میں اور سبکی میں سوا کلام نیک کمری تو بخشنی جاتی ہیں صغیر و کبیر
 اور احتمال ہی کہ کبیر وہی بخشنی جادیش ہے پس انکی تفسیر سی بہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو نماز یا کہ شب یا ہی نماز کی جگہ یہ بطور تشبیل کی فرمایا ہے اور
 مراد مشغول رہنا کہ اللہ اور اچھی کاموں میں ہی اور حضرت شیخ جرج کی لکھا ہے کہ مراد شیخ ہی نماز شرف کی ہے اور اور احدیہ موئین صحنی ہی احتمال ہے
 اور چاشت و روز نکاح ہی اور نظائر حدیث سی بہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ نماز ہی کی جگہ شب یا ہی اور اگر اور کبہ کر خلوئین جاسر مشغول
 عبادت میں ہو یہ ثواب نہیں پائی کا اور یہ صیغہ شایع کی زکوہ ہی کہ اگر در پشانی کا ہو یا ریا ریا دای خلوة میں جادی اور مشغول ہو دی اور لکھا
 علامی کہ رسوت میں قبلہ رخ بیٹھنے کو ثابہ سی دیوے اور اگر گنہ گار دای دفع کری شیخ الاسلام شہا البین ہر دو کی کہا ہے کہ عمل کبیر او سکی نماز
 فی الحال انور است باطن کھولنی ہی پہل ہی **الفصل الثالث** فصل سے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَافَأَ عَلَى شُغْلِهِ الْخُفَّ عَفِثَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ كَافَأَهُ
 أَحَدُ الْوَلَدَيْنِ وَكَافَأَهُ رَأْسُ الْإِبِلِ بِرَسُولِ خَدِصْلِي السَّعْدِيِّ سَلَّمَ فِي جَوْشَجْ مَحَافِظَتِ كَرَى اَوْدِدُ وَكَافَأَهُ ضُحَى كَى تَوَخُّو
 جاتی ہیں او سکی لسی گناہ او سکی اگرچہ ہوں مانند جہاں دریا کی روایت کی بہ بطور ترمذی اور ابن ماجہ **عاشقہ** اھا کا کہ انت قصیدۃ
 النضی شکاری رکعات ثم نقول لکشفہ فی ابوابی ما تلوکم تارواہ ما لک اور روایت ہی عائشہ سی یہ کہ دو تہین بہترین
 نماز صحنی کی اگرچہ کہتین کہ اگر زکوہ کی جادیں سیر لیں اباب سی کہ نہ چور و غنیمت اس نماز کو روایت کی بہ اس وقت یہ تعلیق بالحال
 ہے ساتھ قصد بیانہ کی اس نماز کی لذت مجہی الہی حاصل ہے کہ اگر میری اباب سی زکوہ ہوں باوجودیکہ فکا زندہ ہونا محال ہی اور نہایت
 خوشی ہوتی ہی او سکی ملاقات کی تو ہی میں اس نماز کو نہ چور و غنیمت دلائل اس نماز کی محافظت و ملاومت پر فرع ہ **فصل**
 ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلي الصلوة حتی نقول لا یدعھا وندعھا حتی نقول
 لا یصلی تھارواہ الزمیز من اور روایت ہی ابی سعید کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی نماز صحنی کی یہاں تک کہ کہتی
 چھوڑنا کی سکوئی کچی چھوڑتی ہو سکوئی کچی یہاں تک کہ تھی کہ پڑھیں اس نماز کو روایت کی بہ ترمذی فی لینے جیسک عادت شریف تھی
 اور کرنی نوافل میں کہ ہمیشہ کرتی تھی واسطی شفقت کی است پناہ لازم نہو جادی اور حکم کی فرصت کا تا نازل ہوا وہ بہ حکم فعل انصرت
 ہے کا تھاراکہ فصل حضرت کی قدر میں فرض ہو جاتا تھا اور اگر است ابی الترام بن محبہ **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
 لا یصلی الصلوة قال قلت فمیر قال لا قلت فمیر قال لا قلت فمیر قال لا قلت فمیر قال لا قلت فمیر قال لا قلت فمیر
 اور روایت ہی مورفی علی سی کہ کہا کہا مینی واسطی ابن عمر کی کہ نماز پڑھتی ہوں صحنی کی کہا نہیں کہا مینی پس عمر مینی وہی پڑھتی تھی کہا نہیں
 کہا مینی پس ابوبکر مینی وہی پڑھتی تھی کہا نہیں کہا مینی پس جلیلہ اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہیں گمان کرنا میں جھٹلو کہی روایت کی بہ بخاری فی
ف ابن عمر کی جو اس نماز کی نفی کی تو انویل و سکی یہ کہ مراد او سکی بہ تھی کہ مسجد میں نہ پڑھتی تھی ابیہ کا ابن عمر کو فعل حضرت کا اولہ
 اونکا پہنچا ہوا کا ہمیشہ پڑھتی کا انکار کیا کہ حضرت فی ہمیشگی نہیں کی ابہ واسطی خوف فرض ہو جانی کی اور اصل نماز بہ ثابت تھی حضرت
 سے بہت روایتوں سی کہا لا حنفی فی ترکشک نہیں سمجھ کی اور چہ گیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو جانی کا پس صواب یہ ہے کہ کہا جادی
 کہ مواظبت کرنی ابیہ مستحب اور ہی مذہب اکثر علماء و دانشا کا **باب التطوع** اب ہی صحیح بیان نماز نفل کی **ف**

بچ کر لی و جب مستحب اور جو بڑی حرام اور مکروہ کی پس آخرو کی برکت سی وجہات کہ اسکی جمعیت ناسب ہوتی ہی اور بدل قرار پکڑ جاتا ہی
اور پڑی دور کعت اگر دو کعت سنون محمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الرضو میں بھی پڑھ کر یہ دعا پڑھی جائز ہی لیکن اگر وہی ہی کہ دور کعت
جدی پڑے نہ شاکہ نہایت آخرو کی وجہ وقت چاہی پڑے سو ای اوقات کہ وہ کی اور سورۃ بولسی چاہی پڑے اور بعضی روایت
میں کہ قفل یا اور قفل ہو البیڑ ہی اور او عاجل مری میں لفظ و کا شکای کی پس ہی یعنی راوی کو شکایا ہی کہ حضرت ثنی فی دینی و مسکن
عاقبۃ امری فرمایا ان تینوں لفظوں کی جگہ عاجل مری و اجل فرمایا اور فضل میں کہ دونوں جملہ پڑھی اور نام لہو سی حاجت لہی کا لہی لفظ
کہ حدیث میں واقع ہی بطریق عموم کی استخارہ کرنا کی عبارت میں کہ امر خاص نہ کہو مثل ہذا السفر فیدا الاقامۃ اور مانند انکی کی وجہ ازاد
کہ ہذا الامر کی در بہ نام حاجت کا لہو سی اور ایک آیت میں استخارہ نصیحتہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہ پڑھی اللہم ترینی و آخری و لا تکلینی الی اختیار
یعنی ای اللہ میں کہ میری لہی درختیا کر میری لہی یعنی جو مناسب ثنی اور نہ سونب جگہ طور و اختیار میری کی اور حضرت انس فرمسی روایت ہی کہ
فرمایا اؤ کو یہ غیر خدا اصلہ اللہ علیہ سلم کی کہ ای انس جو قصد کرے تو کیا کام کا لین استخارہ کہ اللہ تعالیٰ ہی اولیٰ ہی سات باہر دیکھ کہ جو کچھ کہ تیری
دل میں تھا پورا دین جرات کر وہی بہتر ہی بن عرش **فصل الثانی** فصل در سبوح عن علی قال کثرت
ابو بکر و صدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل ینیب
ذنباً ثم یقوم علیہ خطیہ ثم یتوب ثم یستغفر اللہ الا عفو اللہ لہ ثم قتل و الذین اذا فعلوا
فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکر اللہ فاستغفروا الذین قریبہم رواہ الترمذی و ابن ماجہ و الا
ان ابن ماجہ نوید کر کہ آئینہ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ ہا حدیث کی بحوالہ ابوبکر ثنی و سچ کہا ابوبکر ثنی کہا کہ سنائی ہی رسول خدا صلی
علیہ وسلم کہ فرمائی ہی نہیں کوئی شخص گناہ کرے گناہ کرنا پھر کڑا ہو پس ضو کرے پھر نماز پڑھے پھر بخشش چاہی گناہوں کی اللہ مگر بخشش اور
اللہ و سکون پھر یہ آیت اور وہ لو کہ جو سب کر ثنی میں گناہ و حیائی کی یعنی کبیر گناہ مانند زنا اور کبیرہ کل کفر وغیرہ کی یا ظلم کر ثنی میں یا بی جائز
یعنی صغیرہ گناہ کر ثنی میں مانند بوسہ یعنی عورت یا مال کی کل و دس اس کر ثنی کی اور نظر حرام کی کل و مانند انکی یا در ثنی میں اللہ یعنی
خدا یا سکون پس طلب بخشش کی کر ثنی میں و علی گناہوں کی ہی روایت کی بہرہ تری اور ابن ماجہ کی گویہ کہ ابن ماجہ نہیں کر کے آیت و سچ
ابوبکر ثنی چہ جملہ متعرضہ ہی بیان کیا و سکون حضرت علی رضی اللہ عنہ کی و علی اظہار رنگی و نہایت سچی ہونی ابوبکر ثنی اور وہ ای سچی ہی چنانکہ نام حضرت صلی
علیہ وسلم فی صدیق رکھا تھا اور کیا ہی کہ عادیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ کہ قبول نکر ثنی ہی حدیث یہاں تاکہ قسم دی لہی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہی سچ
یون حضرت سی سنا لیکن جب حضرت ابوبکر سی کوئی حدیث سنائی قبول کر لیتی بغیر قسم اور پس ضو کرے اور غسل افضل ہی اور ساتھ ٹہنڈی بالی
کہ اکمل ہی اور بہ نماز پڑھی یعنی دور کعت پہلی کعت میں قفل پڑھی اور دروسین قفل ہوا اللہ اس نماز کو نہ تو بکھیتی ہی اور بخشش چاہی
مرا بخشش چاہتی سی یہ کہ تویہ کرے ساتھ نہامت کی و داس گناہ کو جو چوڑ دی اور قصد کرے کہ آئندہ کہی نہ کر و نگا اور نہ مار کرے
حقوق کا اگر سکی و نہ کسکی حق ہون اور پڑھی حضرت ثنی آیت لیس و شکر کی کہ اللہ تعالیٰ ہی اس طرح فرماتا ہی اور بعد لفظ لا یوہم کی یون
و من یعذر الذنوب الا اللہ و لکم فیہم علی ما فعلوا و لکم فیہم لعلی یون اولک تجرا و لکم من مقررۃ من ربہم و جنت تجرین سبحانک انتا ہا خالین
فیہا و لغم انما ملین یعنی اور کون ہی کہ بخشی گناہوں کو بغیر خدا کی و عید شہین ربی او چہ سیر کہ لہی گناہ اور وہ جانتی میں
یعنی ہمیشہ گناہیں کرتی ہی فیصل ای برجان بوجہ کہ بلکہ بجز خدا و ہونی گناہ کی توبہ کر ڈالے ہیں پھر گروہ ہے کہ

جس وقت میں پہلی سواخذہ نماز کا ہوگا اور بندوں کی حقوق میں پہلے خون کا اور باقی عمل ہی بطور یعنی مثلاً اگر روزی فرض میں کچھ نقصان ہوا ہوگا تو روزی افضل سی اوی پورا کر دیکر اور اگر زکوۃ میں نقصان ہو اس کو تو صدقہ نفل سی پورا کر دیکر و جبہ میں نقصان ہو اس کو تو جہ نفل پورا کر دیکر اور اگر کسی کا حق اس پر ہوگا تو اس کے عمل صالحہ سی بقدر اس کی ایک حق دالیکر دیکر اس طرح حال و در اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت میں ذکر زکوۃ کا بعد نماز کی صحیح الابد اس کی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ہے : **عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** مَا اِذَنْ لِّلّٰهِ لِعَبْدٍ فِی شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَّكَعَتَيْنِ یُصَلِّیْہِمَا وَانَّ النَّاسَ لَیْذُرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِی صَلَواتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلٰی اللّٰهِ بِعَمَلٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ یُعْبَدُ النَّاسَ

وَاٰہُ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ مِنْ ہٰذَا اور روایت ہی ابی امامہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہین متوجہ ہونا ساتھ رحمت اللہ تعالیٰ اعلیٰ بند کی ہر کسی عمل کی بہتر و در کثرتی کہ کسی اور کو یعنی نماز افضل سے اعلیٰ ہے اور غایت اللہ تعالیٰ کی بند بر او میں زیادہ ہی اور علموں سی اور تحقیق علی البیہ چہر کی جانی ہی اور سر بند کی یعنی نماز ہی رحمت اور نور کیا شریکی کا ہی جب تک کہ ہو تا ہی نماز اس میں اور نہین نزدیکی حاصل کی بندوں فی طرف اللہ کی ساتھ نذا و بچہ کی کہ عمل اس سے یعنی قرآن مجید ہی قرآن مجید سے قریب ہے ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سی نہیں ہوتا روایت کی بہ احمد اور ترمذی فی **بَابُ صَلَوةِ الشَّہْرِ** باب و جب نماز سفر کی ف کے امام اور عالم کو خلاف نہیں ہے : بیچ جائز ہونی قصر کی مسافر کو لیکن ہر نماز و یک ضرورت جب سے اور فرض وقت مسافر پر دو رکعتیں میں جاری اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولیٰ ہی : **الفصل الاول** فصل پہلے سن النسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی الظُّرَّ بِاَمَلٍ یَّتَدَارُ بَعَا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحَکِیْفَةِ وَرَّكَعَتَيْنِ مُتَّفِقَتَيْنِ کَثِیْرًا

روایت : السن یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھی ظہر کی دینہ میں چار رکعتیں اور پڑھی نماز عصر کی دو رکعتیں میں دو رکعتیں روایت کی بہ بخاری اور مسلم فی ف اس حدیث میں بیان ہی حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت فی ارادہ سفر کا کیا حجر کی ایسی نو ظہر و عینہ میں پوری پڑھی بہر جب تک اور ذی الحلیفہ میں پہنچی کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ زمین کو س بدینہ ہی ہی نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتیں میں پڑھیں یہ امام عظم اور شافعی کا ہی ہے کہ مسافر شہر ہی جب تک شہر کی مکانات قصر کی ہے : **عن حارثۃ بن اُسَیْبَہ** وَهَبُ النَّخَاعِیُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطْرًا وَامْتَدَّ عَنِّی رَّكَعَتَيْنِ مُتَّفَقَتَيْنِ

اور روایت ہی حارثہ بن وہب نخاعی ہی کہ کہا نماز پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی منامین دو رکعتیں وصال میں کہ ہم ہی بہر ہی کہ نہی کہی اور اس میں روایت کی بہ بخاری اور مسلم فی ف یہ کہ حجۃ الودع کا ہی کہ اوان نوین صحابہ بشمار ہی و اس میں ہی کہ اس ہی بہر ہی کہ کہا کہ ہونا قصر کا موقوفہ و بر خوف غشہ کی کفاسی نہیں جہاں ہر قرآن کا دلالت کرنا ہی بلکہ بہر حال سفر ہی قصر کرنا جا ہی جہاں جہاں حارثہ شہید میں ذکر اس کا صحیح واقع ہوا ہی : **عن یَعْلٰی بنِ اُمَیَّہ** قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرَ مِنَ الصَّلَوةِ اِنْ خِفْتَ اَنْ یَغْتَبِکُمُ الذِّیْنُ کُفَرًا وَافْقَدَ اَمْرَ النَّاسِ قَالَ لَمْ یُحِبَّ مِنْہَا عَجَبْتُ مِنْہُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِہَا عَکِبْکُمْ فَاَقْبَلُوْا صَدَقَتْ رَوَاہُ مُسْنَدُ

اور روایت ہی ابی بن سیدہ کہ کہا کہا میں نے علی بن عمر بن الخطاب کی سوا ہی کہ نہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی بہ کہ کم پڑھو نماز اگر دو رکعتیں میں ایں پڑھو و لو کہ کا فر ہوں پس تحقیق اس میں بہین ہے

ابن ابی نعیم یعنی خوف جارا بکریا و جی ہنسکی کہ اعرابی نے کہا کہ میں نے اوس چیری کی کہ بکریا کوئی اوس ہی پس پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا احسان کا احسان کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ دے دیا کہ تمہیں قبول کر و صدقہ اوسکا روایت کی کہ نبیہ سلمانی ف القاطرة کی جو ذکر ہوئی اور پرسی یون ہی وادعہ سترم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة اخرک وریس قبول کر و صدقہ اوسکا یعنی خواہ خوف ہوا نہ ہو اور اتارے میں قید خوف کی باعتبار حادث وراعت کے لگا ہی کہ اگر ترسافر وکنو خوف ہوتا ہی خصوصاً اوس مانی میں کہ اگر فردربی انداز اسلام لائے کہ تھے اور یہ لم یونی فاقبل و جی کہ کسی ہی پس یہی قول بخندہ کہ قصہ حبیب اور اتمام سہارہ یعنی پورا پڑھنا اوسکا باہی شرع **و عن** النبی قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فكان يحكي ركعتين ركعتين حتى رجعنا الى المدينة قيل له اقمتم بكتبتنا قال قلنا ما عشنا متفقين عليه اور بکتاب اوس کے کہ کما مکی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ سے طرقت کہ یعنی حجۃ الوداع میں پس نہی نماز پڑھتی دودو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھتی یہاں تک کہ پہر کر آئی ہم طرف مدینہ کی کہا گیا واطی اوسکا پھر ہی پھر ہم کہ میں کہ پھر ہی ایک کہانہ پھر ہی ہی ہم کہ میں پس ن روایت کی کہ پھر بخاری و مسلم فی ف دس دن یون ہوئی کہ پھر نہی کچھ کو دن پہنچی ہی اور کچھ دو دن کی صبح کو روانہ طرف مدینہ کی ہوئی پس معلوم ہوا کہ دس روز کی فاقست آدمی مقیم نہیں ہوتا یہ حدیث ظاہر میں منافی ہی نہ شبہ فاضی کی کہ اوکل ان اگر اقامت کری چارون تو وجب ہوتا ہی پورا پڑھنا نماز کا تفصیل کی آگلی مذکور ہوئی کی شرع **و عن** ابن عباس قال سافر النبي صلى الله عليه وسلم سقرا فاقام تسعة عشر يوما يصلي ركعتين ركعتين قال ابن عباس نحن نصلح في ما بيننا وبين مكة تسعة عشر ركعتين ركعتين فاذا اقمنا اكثر من ذلك صلينا اربعا واثنا البخاري **و عن** اور روایت ہی ابن عباس کے کہ کہا سفر کا جسے صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر پس ٹھہری اؤس دن نماز پڑھتی ہی دودو رکعتیں کہ اس ابن عباس پس ہم نماز پڑھتی ہیں دودو رکعت ہر چ اوس منزل کی کہ درمیان ہمارا و درمیان مکہ کی ہی اؤس دن یعنی جب فاقست کرتی ہیں ایک سفر میں درمیان مکہ اور مدینہ کی اؤس دن دودو رکعت پڑھتی ہیں پس جو وقت کہ ٹھہرتی ہیں زیادہ اس سے تو پڑھتی ہی بہن چار رکعت روایت کی کہ پھر بخاری فی ف پس ٹھہری اؤس دن یعنی ٹھہری اؤس دن بغیر نیت اقامت کی کہ ارادہ کو نہ کاکرتی ہی آج کل میں اور ابن عباس نے یہ نکالا اس کا اگر اقامت کری اؤس دن تو قصر کری اور زیادہ ہری تو پڑھتی ہی اس میں متفرق ہیں ابن عباس اور نہ کہا بہندہ سبب نہیں جانا چاہی کہ ہماری مذہب میں یہ ہے کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اوس میں نیت اقامت کری تو نماز پڑھتی ہی اور اگر پندرہ دن سے کم نیت اقامت کی کری تو قصر ہی کری اور اگر غیر نیت اقامت کی پڑھتے تو پھر قصر کری اور یہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس اور ابن عمری کہا یہ طحاوی فی اور امام محمد کتاب الاذان میں ابن عمری لاکے ہیں کہ وہ اقرب سچا نہیں چہ یہی ہی کہ ارادہ آج کل چاہی کا کرتی ہی اور نماز سافر اڑھتی ہی اور ادھی یہی اوکی نکلا تھے اور انس ہے ساتھ عبد الملک سے مروا کی دو مہینہ شام میں دودو ہی رکعت پڑھتی ہی اور مذہب شافعی میں یہ ہے کہ اگر نیت چار روز کا اقامت کی کری سو دودن آئی اور کوچ کر ہی کی یا زیادہ کی تو مقیم ہو جاتا ہی اور چار رکعت پڑھی اور اگر بغیر نیت اقامت کی ساتھ قصر طحاوی آج کل کی زیادہ اٹھا دس ٹھہری تو پوری پڑھی نماز قول محتدا کی ان ہی ہی شرع **و عن** حفص بن غاصم قال صحبت ابن عمر في طريق مكة فضلت انظر ركعتين في سجدة ركله وجلس فرائي ناسا قياما فقال ما يصنع هؤلاء قلت ليس يحسن قال لو كنت مسيحيا اتهمت صلواتي صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہا ہی کہ نماز چنانکہ اور نماز مذرا لئی ہوئی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑا ہو سواری پر جائز نہیں اور دو سر ایسے حکم ہی کہ جائز ہونا نماز کا سوا
 پر سائہ شہر طاسفر کی ہی چنانچہ جمہور ائمہ سپرین و راہک استانی حنفیہ اور ابی یوسف بھی بطرح ہی اور صحیح روایت مذہب سبب حنفیہ میں ہیں
 از شہر طاسف کیابی ہونا متصل کا با شہر کی مسافر ہو یا نہ ہو و مسافر اگر اند شہر کی ہو جائز نہیں و سکن نقل پڑتی سو اگر پرنزدیک ابو حنیفہ کی
 اور نزدیک محمد کی جائز نہیں لیکن مکہ و مدینہ اور ابی یوسف کہا کہ چھ مضا لعد نہیں اسکا بعد از ان اختلاف کیا ہی اس میں کتنی دور شہر ہی پہنچ
 لے تو نماز سوا پر جائز ہی بعضوں نے دو فرسخ کی ہر لیضون فی تین فرسخ بعضوں نے کہا ایک سول و صحیح ہے کہ جائز ہی بعد جدا ہونی اگر
 گھر و شہر کی ہی جیسا کہ جو از قصر میں آیا ہی طرح ہذا **الفصل الثانی** فصل دوسرے عن عائشہ قالت

كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ الصَّلَاةِ وَالتَّهَوُّدَ وَهُوَ فِي تَشْرِيعِ الشَّيْخِ
 روایت ہی عائشہ کی کہ اس حسب تحقیق کیا ہی جلیلی علیہ السلام کی کہ کعبین پڑ میں و پورسی ہی پڑ میں روایت کی پیشہ سرح استہ میں من
 یعنی جابر کی دو ہی پڑ میں ہیں و پورسی جابر ہی علی شافعی ہی ہی ہی کہ جائز ہی قصر ہی اور پورا پڑ میں ہی سفین اور ابو حنیفہ کی نزدیک نہیں جائز
 پورا پڑ میں لگہ نگار ہوتا ہی اور سکی سند میں براہیم بن بھی ہی جس حدیث ضعیف ہی اول کامل نہیں ہوئی اور صاحب شہر السعادت نے کہا ہی
 کہ یہ حدیث صحیحہ کہ نہیں پہنچی ہی اور حضرت سی امام وجود میں نہیں آیا اور دار فطنی و تہمتی وغیرہا ہی جو جائز ہو کھڑا تمام کی حدیث روایت
 کہ ہے اور دار فطنی نے کہا ہی کہ ہذا و سکی صحیح ہی پس بر تقدیر صحت او سکی حل کی جاوے گی اول پر یعنی یہ بات ابتدائیں ہی ہے
 مقرر ہوا و اللہ اعلم بحجج و ابیات متنی احادیث کی یہ ہی ہو سکتی ہیں کہ قصر کیا حضرت لی یعنی اول نمازوں میں کہ جابر رکعت کی ہیں
 اور پورسی پڑ ہی یعنی وہ نماز میں کہ تین رکعت و درود رکعت کی ہیں پس قصر ہی ہوا اور تمام یہی یہ توجیہ خوب ہے کہ اور تکلف نہیں
 کرنا پڑنا ہوا لانا **عن** عَمْرُو بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ
 الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ صَلُّوا أَرْبَعًا
 فَأَتَا سَفَرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ جَاءَنَا بِمَنْبًى سَاتِهَ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي أَوْ جَاهِر
 ہوا میں تاہم و سکی فتح کہ میں پس ہے وہ کہ میں اٹھا رہا شہر انہیں پڑتی ہی مگر دو کتبیں و اتالی ہی شہر کی پڑتو چار کعبین اس ہی تحقیق ہے
 میں روایت کی پہلے بودا و دنی **ف** اٹھا رہا شب ہوا و قصد سفر کا کہتی ہی اگر چہ جلیں کل جلیں لی اتنی دنوں قصر پڑتی ہی اور فرما لی یعنی بعد
 سلام پہنچے مقیم مقتدیوں کو خطاب کر کے تم چار پوری پڑ ہو اس طرح کہ نہ سب سے امام کو اور اس معلوم ہوا کہ المقیم اقتدار کی مسافر کا چار کعبین
 پڑ ہی اور متابعت امام کی نہ کہ باقی نماز میں مسافر جو نماز کہ تمہارے ساتھ آیا ہو کہی کہ چار کعبین پڑے چوں **عن** ابْنِ عَمْرٍو قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّعْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَضِرِ كَسَفَرٍ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْخَضِرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ
 مَعَهُ فِي السَّعْرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا
 وَالْمَغْرِبَ فِي الْخَضِرِ وَالسَّعْرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي خَضِرٍ
 وَلَا سَعْرِ وَهِيَ وَشَرُّ التَّهَوُّدِ وَبَعْدَهُمَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَمْرٍو
 کہ کہا نماز پڑ ہی مبنی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سفر میں دو رکعتیں و بعد او سکی دو رکعتیں یعنی سنت اور ایک است

مین ہی کہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہر میں اور سفر میں اس میں بیسی ساتہ حضرت کی شہر میں نظر کے
چار رکعتیں اور بعد ازاں دو رکعتیں یعنی سنت اور بیسی مینی نماز ساتہ مذکور سفر میں نظر کی دو رکعتیں اور بیسی اوکی دو رکعتیں یعنی
سنت اور عصر کی دو رکعتیں اور نہ بیسی بیسی اوکی کچھ یعنی سنت اور نماز سفر کی شہر میں اور سفر میں بارہ میں رکعتیں اور نہ کم کرتی
نہی شہر میں اور سفر میں اور نماز سفر کے وتر ہی وکی دو رکعتیں یعنی سنت روایت کی یہہ ہندی فی و اس معلوم ہو کہ بعض
ہے رکعت میں بیسی میں نہیں اور ورون کی ہی یعنی جیسی نماز وتر ورون کی ہی یہہ نماز ورون کی ہی اور بعض تقویت ہی قول ابی حنیفہ
کہ نماز ورون میں کوئین بیسی نہایت کام کی اور کہا ابن ملک کہ یہہ حدیث دلائل کرتی ہی اس پر کہ سنتیں معمولی سفر میں ہی بیسی ماندہ نظر
انتہی اور مستحب ہا ہی نہ سب میں بیسی کہ بیسی اوکو سفر میں اور ورون کی ہی نہ ہر دو اوکو راہ میں ہر دو و عن معاذ بن جبل قال کان
النبي صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة تبوک اذا رآ تحت الشمس قتل ان یرکحل جمیع بین الظہر
والعصر و ان ارکحل قبل ان یربع الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر و فی المغرب قبل ان یرکحل الشمس قبل ان یرکحل جمیع بین المغرب والعشاء و ان ارکحل قبل ان یرکحل الشمس
آخر المغرب حتی ینزل للعشاء ثم یجمع بینہما رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی معاذ بن جبل سے
کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جو وقت کہ ملتی دو پہر پہلی اس کو کچ کر میں جمع کرتی درمیان ظہر اور عصر کی اور اگر کچ کرتی
پہلے تو پہلی دو پہر کی دیکر فی ظہر کو بہاں تک اور نہ فی واپی نماز عصر کی یعنی ظہر ساتہ عصر کی بیسی اور نہ میں کرتی ماندہ رک کی جیسے تا آفتاب پہلے
کچ کر تک جمع کرتی درمیان مغرب اور عشاء کی در اگر کچ کر فی پہلی غائبہ ہی آفتاب دیکر فی سفر کو بہاں تک کہ اور نہ فی عشاء کی ہی بیسی جمع
کرتی درمیان دو نماز ورون کی روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی فی و اس حدیث ہی شافعیہ فی جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی
ہے بیان اسکا اور پوچھا ہی ہی کہ اوکی نزدیک سفر میں جمع کرنا دو نماز ورون کا جائز نہی اور حنفیہ ہی میں کہ کہا ابوداود فی کہ نہیں ہر پنج تقدیم وقت کے
کوئی حدیث قوی پس کہنا ابوداود کا دلیل ہی اس حدیث کی ضعیف ہو پر اور ہا ہی دلیل حدیث صحیحین ہی ابن مسعود کی کہ نہیں دیکھا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بیسی ہو کوئی نماز غیر وقت میں پس بلکہ یرتاض کی راچہ ہی حدیث ابن مسعود کی بسبب ادنی فقہ راوی
اور بسبب کہ وہ بیسی احتیاط والی ہی ہر و عن النبی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر
یا راہ ان یتطوع استقبل القبلة بنا قریۃ فیکب ثم صلی حیث وجہہ راگاہ رواہ ابو داود
اور روایت ہی نس کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ سفر کرتی یعنی نکلتی شہر سے مسافر ہوتی یا مقیم ہوتی اور ارادہ کرتی یہہ کفل میں
سامنی کرتی قبلہ کی اوکی ہی پہر کہیں ہی پہر بیسی نماز مسطور توجہ کرتی اوکو سوار اوکی روایت کی یہہ ابوداود فی و امام شافعی کی نزدیک اس
صورت میں نہ بیکہ طیف کرنا شرط ہی اور ہا ہی نزدیک نماز میں شرط نہیں اور نہ میں شرط ہی یعنی اگر بسبب عیب کی جو کہ اوپر مذکور ہو فی فرض سو اگر پہر
تور و قبلہ ہو کہ کہیں تحریر کہیں ضرر ہی ہر و عن جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلم
فی حاجۃ فحدثت و هو یصلی علی ارجلہ نخو المشرق و یجعل السجود اخفض من الركوع
رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا ہی جابر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیسی کام کی پس کہ بیان و حضرت نماز
بیسی نہی ہی سوار بر طرف مشرق کی در کرتی ہی بعد اہستہ رکوع ہی روایت کی یہہ ابوداود فی و لیکن رکوع و سجدہ

یہی کہ جب اگر گناہ حقیقی یا حکمی ایک گناہ کیساتھ پڑی اور دوسرے گناہ کیساتھ نہ پڑی ہو تو صحیحہ میں نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت
 خوف میں انہی اور چار کشتیں پہنچ رہی ہیں و تین کشتیں مطلق حالت خوف میں یوں پڑی کہ امام کیساتھ دو رکعتیں پڑی اور باقی اکیس انصاف کے
 صلوة الخوف میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ع: **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **صَلُّوا خَوْفًا وَكُنُوزًا**
صَلُّوا خَوْفًا وَكُنُوزًا وَهَمَاتُهُمَا غَيْرُ قَصِيرٍ وَالدُّرُوفُ فِي الشَّيْءِ سُنَّةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہی ابن عباس اور ابن عمر کی کہہ ادا دونوں فی سفر کریں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز سفر کی دو رکعتیں اور وہ پوری ہیں نہیں
 ناقص اور دوسرے سفر میں سنت ہی روایت کی یہاں ماہر فی **ص** سفر کریں حضرت فی قصر ثابت ہی کتاب اللہ ہی پس مرد یہی ہی اکثر
 نے و فرمایا ساتھ قول و فعل کی قصر کو جتنا البسین ہی اور نہیں ناقص یعنی سفر میں شروع ہی دو رکعتیں ہیں یہ کہ پہلی چار نہیں انج کشتیں
 کر دین اور دوسرے سفر میں سنت ہی یعنی ثابت ہی ساتھ سنت کی مانند ہی سنتوں سلام سی بس یہ مانی و جو کہ نہیں ع: **وَعَنْ**
مَالِكٍ بَلَّغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْضِي الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ
مَكَّةَ وَحُسَيْفَانَ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجَدَةَ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی مالک سے پہنچی اور تلوہ
 بات کہ ابن عباس سے قصر کرتی نماز چارچہ مانند اس سافت کی کہ درمیان کہ اور طائف کی ہی اور چارچہ مانند اس سافت کی کہ درمیان کہ اور حسفان کی
 ہے اور چارچہ مانند اس سافت کی کہ درمیان کہ اور جدہ کی ہی کہا مالک نے اور یہہ مسافت ہی چار بیگی روایت کی یہہ موطا میں **و** چار بیگی
 فرسخ کی ہوتی ہیں اور سفر میں کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار بیگ ہوتا الیس کہ سگ ہوئی اگر منزل بارہ کوس کے
 ہو تو چار برید کی چار سفر لین ہو لین اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ میں سافتیں کہ حدیث میں مذکور ہوئیں برابر ہوں لیکن واقعہ
 میں برابر نہیں پس اگر اشارہ اخیر کی طرف جنوبی مسافت باہر کہ اور جدہ کی طرف تو مناسب ہے اور ظاہر یہہ کہ یہہ حد ابن عباس سے اپنی تہا
 سے مقرر کی ہی بعد ان میں جانا چاہی کہ بعضی علما فی کہا ہی کہ ثابت ہیں ہوئی کتاب میں اور نہ سنت میں سافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہو ہی
 مطلق سفر ثابت ہو ہی اور سفر کہ جنہ قصر واقع ہو وہ منفاہت میں بعضی فرسای بعضی بعد جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حدیثوں باب کسی صحابہ و تابعین
 اور ان کی بعد کی علما و کسی تعیین میں اجتہاد و استنباط کر مختلف ہوئی ہیں امام شافعی فی حد سفر کی ایک ذرا اور ایک وایت میں دور و بڑی کذا
 ذکر فی الہدایہ اور حافی کہ او کی تہہ سب میں او میں یعین سولہ فرسخ کی ہی اور نہ سب عالم مالک امام احمد کا بھی ہے اور امام ابو حنیفہ فی غیر
 منزلین کہی ہیں ہر منزل الیسی ہو کہ چوٹی دنوں قافلہ جہ کو حل تو بعد دو پہر کی منزل پہنچ جاوی اور امام ابو یوسف فی دور روز اور اکثر مسیری
 کہا ہی اور اصحاب ظواہر فی مطلق سفر اعتبار کیا ہی دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلین ہر ایک فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ
صَحَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرُكُ رَكْعَتَيْنِ إِذْ أَخَذَ الشَّمْسُ
فَبَلَ الظُّلُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرِيفٌ اور روایت ہی برای کہ کہ ہا رافقت کی میں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہا روز دن سفر میں پس نیز کہ ہائیں حضرت کو کہ چوتھین ہوں دو رکعتیں جس وقت کہ دہلی آفتاب پہلے ظہر کی روایت
 کے یہہ ابو داؤد اور ترمذی فی اور کہا ترمذی فی یہہ حدیث غریب ہے شاید کہ یہہ دو رکعتیں کہ الوضوء تہہیں بائستین ظہر کی کہ اقتضار دور ہے
 برکتی ہی ع: **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَتَنَقَّلُ فِي الشَّيْءِ
 وَكَانَ يَكُونُ عَيْنَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سی کہ کہ تحقیق ہی ابن عمر کہتی ہی ابن عبد اللہ اور نافع سی سفر

فرض کرتی ہے کہ حکم ہوا اور کو ساتھ نکالنی ہے۔ ساتھ ساتھ پہلی درجہ تھا اور پہلی کی یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے میری عمر میں علم کی ابدان کا فاعل
ہو اور میں واسطی نکال اور ذکر و عبادت کی دریافت کر دو سکون یعنی اجتہاد سی اور یہ امتحان تھا حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے انکی اپنی کہ آباغ دریافت
کرتی ہیں یا نہیں پہنچیں کیا ہو دنی ہفتہ کو اور کہا کہ یہ دلی ایسا ہی کہ فاعل ہوا اللہ تعالیٰ شغل پیدا کر لیں پس یہ کو یہی چاہی کہ فاعل ہو وہی کہ
و بار دنیا سی اور شغول ہو وین عبادہ پروردگار میں اور نصاریٰ نے تعین کیا ان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی اوسین پیدا لیں کی لبر
یہ دن بسدا کمالاں اور غنوم نکال ہی کہ اوسین وہ پاک ات متوجہ ہو اخلق پر ساتھ فرض ہو چوچانی اور انعام کر نیکی پس لائق تعظیم و عبادت کی جو
دولون فی خطا کی اور نہ پایا جو کچھ علم الہی میں تھا یعنی دن جمعہ کا اور گرد ہوئی راد صواب پس وہ کہا کی اور معلوم کر دیا ہوا اللہ تعالیٰ نے
اوسدن کو یہاں ہی دولون وہیں بیان کی ہیں اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ فی حکم کیا اس امت کو ساتھ عبادت کی روز جمعہ میں ساتھ قول
اپنی کی یا یہاں الذین آمنوا الذی الصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر الدار و توفیق دی ان کو حکم بجالانی کی اور گرد نہ کیا ساتھ انکار اور
سکشی اور دینیک کالنی کی جیسک عادت اس امت نیک ہی اور لوگ پہلی ہمارے ہیں کو نکمہ گاہ کہ ہا دن جمعہ کا بسدا دور انسان کا اور اول
ایام اوسکیا ہوئی اوسین عبادت کرنیوالی باعتبار عبادت کی تہو ع اور عبادت کرنیوالی ہجہ دولون کی کہ بعد اوسکی میں الماح اور یہ حدیث دلا
کرستی ہی اس پر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی تھا لیکن زبان زد عرف کی برخلاف اوسکی ہو ہی ہجہ و حن ابی ہریرہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یومکم طلع علیہ الشمس یوم الجموعۃ فیہ خلق آدم و فیہ اُدخل الجنة
و فیہ اُخرج منها و لا تقوم الساعة الا فی یوم الجموعۃ رواہ مسلم
اور دایت سی ابی ہریرہ ہی کہ کفار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہترین دن کا نکلا اوسین قاتل بن جبہ کا ہی اوسین پیدا کی گئی اور
یعنے نام ہو بنے بعد ایش ایش کے اور ان دن داخل کی گئی بہشت نزل اور ان دن نکالی گئی بہشت اور یہی ظالم ہوئی کی تھا
گردن جمعہ کی رعایت کی بہت سلم فی حن نکلا اوسین قاتل بن جبہ اور یہ کہ سب لوہین دن جمعہ کا افضل ہی اسی کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ کوئی
افتاب نکلی اور روز جمعہ میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئی اس فضیلت کی معلوم ہوئی یہ بات تو ظاہر ہی اور بہت سی جو نکلی اوسین
فضیلت جمعہ کی اس ہوئی کہ نکلا ان کا سبب ایش بنیاد اور اولیا کا اور باعث ہوئی حسنات بشمار کا اوسنی ہوا اور ابسی موت حضرت
آدم علیہ السلام کی سبب پہنچنی ویکلی درگاہ و طاعت میں ہوئی اور ابسی قائم ہونا قیامت کا سبب دخول جنت کا اوسین وہ حق تعالیٰ کی
منقول کی اسی ظاہر ہوئی اور مراد قائم ہوئی قیامت یا تو پہلا فتح ہی کہ طاقت کی اسی ہو گیا دو ملر فتح کہ واسطی لیث و نشر کی ہو گا اور کہا
طیعی کی کہ کہ بعضوں نے افضل دن میں دن عرفہ کا ہی اور بعضوں نے کہا کہ جمعہ افضل ہی چنانچہ حدیث سی معلوم ہوتا ہی یہ اوس صورتیں ہی کہ
جب طلوع ہوڑا جاوی یعنی بہترین یا سون کا عرفہ ہی و بہترین دن کا جمعہ اور اوس وقت کہ کہا جاوی کہ بہترین دن کی میں پس عرفہ ہی بہتر
دن یعنی ہفتہ میں جمعہ ہی پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہ ہی اور جہان ہی ہو و دن جمعہ دن عرفہ کی ساتھ ہو گا افضل دنوں کا
پس ہو گا عمل اوسین افضل و جہر ہو گا اوسین جہر اکبر اور افضل ہو گا ستر جو لہی کہ غیر جمعہ میں ہوں اور کہا ابن سبب کہ جمعہ محبوب تر ہی طرف اللہ
تعالیٰ کی جہ فضل سی اور جہ صغیر میں ابن عباس ہی مرزا کہ جمعہ جہ المساکین ہجہ و حن و حنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجموعۃ لساۃ لا یألفقہا احدکم مسبک لیسأل اللہ فیها خیرا الا اعطاه
ایاہ منفق علیہ و زاد مسندہ قال وھی ساۃ خفیفة و فی رواۃ لہما

عن ابن عمر و ابن ہریرۃ انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی غزوہ بدر
 منبہن ۱۰ لکینہ فیکون اقوام ۱۰ عن و در عہد الجمعات اولی الخیرین اللہ علیہم فلو انہم قد لکون من من العافین رواد
 روایت ہی ابن عمر و ابی ہریرہ سی یہ کہ اہل اول و دوم کی کہ سنابہنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی ہی اور پھر لیون یعنی زینبی سبزو
 کے البتہ بابرہین قوم چوڑی اپنی سی جمیعہ کو یا مہر کیا الدوا و در لون و کی کی پیر البتہ ہو جاوے کی غافون سی روایت کی یہ سلم فی و
 لیت ان دو امر و من یکلم منقر ہو یوالای باتو زچوڈا نماز جمیعہ کا یا مہر کرنا و نویر اگر چہوڑیں گے جمیعہ مہر نہیں کیجا یگی و اگر چہوڑیں گے مہر کیجا
 او کی و نویر و در مہر کرنا و نویر کرنا ہی اس کی کہ نہایت غفلت ڈالیکا و نویر اور باز کیجا قبول کرنی لضعبت کسی شرع الفصل

الثانی فصل عن ابی الجعد الصمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک
 ثلث جمع ۱۰ تھا و ناہا طبع اللہ علی قلبہ رواد ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الدارقانی
 و رواد مالک عن صفوان ابن سلیم و احمد عن ابو قتادہ روایت ہی ابی الجعد صمیری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو
 شخص کہ چوڑی دی من جمیعہ سبب سے کی ساتھ و کی مہر کیا اللہ و کی دلیر روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الدارقانی
 نے اور روایت کی یہ مالک صفوان بن سلیم سی اور احمد سی ابی قتادہ سی و عن سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعة من غیر عذر فلیک صدقہ ۱۰ بی بیار فان لم یکن فینصف
 دینار سوادہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و در روایت ہی سمرة بن جندب کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو شخص کہ چوڑی جمیعہ کو بیجا پس جا ہی کہ تصدق کری ایک دینار پس اگر پاوی پس آدایا روایت کی یہ احمد و ابو داؤد

اور ابن ماجہ فی و دینار سالی ہی چاراشہ سو بیجا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپی کی در کا ہو تو ایک بیجا چہ روپی کا ہوا و اس تصدق کی جو
 بالکل کرنا و جمیعہ کی ترک کا نہیں جانا رہتا بلکہ خفیف و کی گناوین ہو جاتی ہی ہر ۱۰ و عن عبد اللہ بن عمر و عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال قال الجمعة علی من سمع النداء رواد ابو داؤد و اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ فعل کی نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سی فرمایا جمیعہ لازم ہوتا ہی اوس شخص بلکہ سی آواز روایت کی یہ ابو داؤد و فی و لیت جمیعہ واجب او سپر کہ ہو چہ ایسی جگہ کے
 کہ در میان او کی اور در میان شہر کی فرق مقدار نہ ہونی اگر شہر من کوئی بکاری نووان آواز نہ ہونی اور شرح نمینہ من ذکر کیا
 کہ جو کوئی بیجا طرف شہر کی ہو کہ ہو در میان او کی و در میان شہر کی فرق بلکہ مکان مشعل ہوں بل از من ہی و چہوڑی یعنی اگر چہ نہ سی آواز و اگر ہو در میان
 او کی و در میان شہر کی فرق سبب میان من ہو زراعت یا جگہ کی پس من جمیعہ و پیر اگر چہ نہ سی آواز و رام محمد مشعل ہی اگر نہ سی و از پل من

ہے او چہوڑی نہ ہی اور فتویٰ مام محمد سی قول ہے شرع ۱۰ و عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 الجمعة فلیک من او الیک الی اھلہ رواد الترمذی و قال هذا حدیث انسادہ ضعیفہ اور روایت
 ابی ہریرہ کہ فعل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جمیعہ فرض ہی و شخص پر کہ جگہ ہی او سکرات طرف ال و کی کی روایت کی یہ ترمذی فی اور کیا
 یہ حدیث ہی کہ انسادی ضعیف ۱۰ لیت جمیعہ واجب او سپر کہ ہو در میان و طری و کی اور در میان وں جگہ کہ ادا کیا جاتا ہی جمیعہ ہر
 کہ بعد اذ ان جمیعہ ممکن ہو یا ابی طری و کی شہر کہ رات با گہرین کری شرع ۱۰ و عن طارق بن شهاب قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة حق واجب علی کل مسلم و فی جماعۃ الا علی اربعة عبد مالک

ف مراد باکی کریمسی یہاں پاک کرنا نہ بجای ساتھ نہابی اولین کوانی اور ناخون کترانی اور زینات کی بال یعنی اولیٰ و ثانی بال دور
 کر تکی اور پاک کرنا کپڑوں کا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ بہر سب روز جمعہ کی سنت ہے اور فصل اسکی باب اسواک میں ہے بیان فطرہ کی گفدی جی ہو
 اور سویری جانی سی یہ مراد ہی کہ اول وقت نماز جمعہ کی ای جاو اور اگر اول زمین جاو فصل ہی چنانچہ امام غزالی فی ایض سلف نقل کیا
 کہ وہ وقت صبح کی جتنے کی جاتی تھی واسطی جلدی کر تکی طرف عبادہ کی اور مسجد شریف نبوی میں عبادہ کوگون فی یہہ بکڑی ہی کہ سورہ
 اگر مصلے سجدا جاتی ہیں جگہ رکعتی لی ہی اور جلی جاتی ہیں بیٹی نہیں من فعل بعضی علما فی کلام کیا ہی کہ اگر بیٹہ کر ذکر و فکر میں مشغول
 ہوں تو بہتر ہے دیون میں پہلی سی جگہ رک رک لینا اچھا نہیں کہ اور لوگ میں غائب و غیبتی جہاں اس معلوم ہوا کہ یہاں جو لوگ جامعہ
 ایڑی رکہ کر جلی جاتی ہیں آگہ و ن میں کہا فی بیٹی وغیرہ کی لی یہہ خوب نہیں **الفصل الاول فصل عن**
سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتكلم ما استطاع
من طهره فذكره من دهنه أو مس من طيب بكتفه فخرج فلكا يعرق بين اثنين فتهصّبهما كبت
له فتهصّبهما إذا تكلم إلا ما رواه عن كة ما بينه وبين الجمعة الأخرى رواه البخاري
 روایت ہی سلمان کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نبادی جو شخص دن جگہ اور پاکی حاصل کرے بعد کہ ہوسکی پاکی در رکاو
 تیل ہی یعنی جو کہ مسیر ہو کہ گہری بی ملکنا اور رکاو دی خوشبو گہری سین بہر تکی طرف مسجد کی بن فرق کری در میان دو شخصوں کی بہر
 نماز بیٹی جو کہ مقدس کی گئی واسطی اسکی یعنی سنت جگہ کا اقرار یا نوافل بہر جب بہر جگہ خطبہ پڑا امام بخاری جاتی ہیں اسکی ہی وہ گناہ کو نہا
 اسکی اور در میان جگہ دوسر کی ہونی ہی کہ نہی ہو جگہ میں آیت بہہ بخاری ہی کہ چاکل کی ہی نہیں کو اور ناخون کترانی اور بال زینات کی اولیٰ و ثانی
 اور کپڑی پاک ہی اور نہ فرق کری دو شخصوں میں ہی اگر جہت میں ہوں یا بیاد فضل کہیں کہیں ہوں ہی در میان میں ہو ہی نہ فرق کری دو شخصوں میں کہ
 جگہ ہر در میان میں پس اس کو کو اندھو و گنا اور اگر در میان میں جگہ ہو مضاعف نہیں یا مراد یہہ کہ نہ فرق کری ساتھ قدم کہنی کی یعنی
 جیر بہا کر الگی جانیکا ارادہ نہ رہی بلکہ جہاں جگہ باوی وہیں بیٹہ جاوی اور اگر بغیر فرق کرنی اور قدم کہنی کی صنف اول میں بہر سب
 بہر ہی یہہ حکم اوس صورت کا ہی کہ الگی جگہ خالی نہیں لیکن جانتا ہی کہ جاو گنا تو لوگ بخوشی جگہ کر دینگی اور اگر الگی جگہ خالی ہو تو جیر بہا کر الگی جا
 درست ہی اس کہ تصور راونکای کیون نہ جاعت بہر اور حقیقت میں احدیث میں شمار ہو ہی تہہ اول وقت جائیک نا حاجت فرق کرنی اور نہا
 گو کہ نہ پڑی در عرج ہر در مختارہ **عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال من اغتسل تحا**
الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصبت حتى يغتسل من خطبته ثم يصلى معه غفر له ما بينه وبين
الجمعة الأخرى فضل ثلثة أيام رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ فرمایا جو شخص کہ نہا یا بہر اکام جمعہ میں پس نماز پڑھی اور غفر کہ مقدس ہی اسکی بہر جگہ یہاں تک فارغ ہوا خطبہ پڑ خطبہ بہر نماز پڑھی
 اسکی بخشنے جاتی ہیں اسکی و گناہ کہ در میان اسکی اور در میان جمعہ دوسر کی ہوی ہیں اور زیادہ میں دن کی روایت کی یہہ مسلم فی
ف یہہ زیادہ دلی اسکی ہی کہ بہر تکی کا ثواب جہت نہا ہی پس جمعہ جمعہ ساتھ دن ہونی میں اور میں دن اور زیادہ ہونی تا وہا
 یور ہو جاوی در عرج **عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال من اغتسل تحا**
الجمعة فاستغفر غفر له ما بينه وبين الجمعة الأخرى فضل ثلثة أيام ومن اغتسل غفر له ما بينه وبين الجمعة
 اجماعہ فاستغفر غفر له ما بین الجمعة و زیادہ ثلثہ ایاہم من اغتسل غفر له ما بین الجمعة و زیادہ ثلثہ ایاہم

اور روایت ہی الی ہر مردی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو وضو کیا اور اچھا وضو کیا یعنی برتا بکتاب پہر اچھے میں اور سنا
خطبہ یعنی اگر مرتباً اور چپ یعنی اگر در تہا بخشی جانی ہیں اس کی ایسی دو گنا و در میان اس کی اور در میان جمیع دوسری ہونی میں اور زیادہ میں ان
کے اور جسی چو انکر دو گنا پس تحقیق یہود کہ روایت کی یہ مسلم فی ف جسی چو انکر دو گنا کو یعنی برابر کیا انکو سجدی کی ایسی ایک بار سی زیادہ
نازمین و بعضوں فی کہا چونی سی یہ مردی کہ وقت خطبہ کے کیا اوتھ اور یہ وہ کیا یعنی معنی میں کلام باطل و بیفائدہ پس اس فعل کو
شاید لغوی کیا ایسی کہ ان ہی شی خطبہ کسی شرع **و عنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اذا کان
یوم الجمعة وقفت المرأة علی باب المسجد یکتبون الا وکل قال اول ومثل المتحج کمثل الذکر
یضرب منہ ثم کالذکر یضرب بقرۃ ثم کبشائہ فجاءتہ ثم یضربہ فادخرا الیہ الامام طووا اصحفہم و
سبحوا للہ وکلموا لکلمہ اور روایت ہی الی ہر مردی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسے کہ تو تاہی دن جمعہ کا ٹہیرتی میں فرشتی دروازہ
سجہ پر لکھتی ہیں اول آنوالی کو پہر اس کی بعد اول نیوالیکو اور مثل اس شخص کے کہ اول وقت گیا جمیع کی ایسی مانند مثال اس شخص کے کہ پہچتا
اور نہ تو رانی کی لکھ کر کہ بہت اب کہتا ہی پہر مثل اس کی کہ بعد اس کی آہی مانند مثال اس شخص کے کہ پہچتا ہی گالین کہ میں فرمائی گی ایسی پہر
جو کہ لین اس کی آوی مانند اس کی پہر دنیہ پر جو کہ ایسی اولی مانند اس کی کہ تصدق کری مرغی پہر اندا پہر جبکہ نکلتا ہی امام یعنی خطبہ کی لیمو
یستے ہیں وہ دفتر اپنی اور سنی میں خطبہ روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف ٹہیرتی میں یعنی صبحری یا طلوع آفتاب یا وقت زوال
کے اور یہ بہ خوب اور یہ ملاکہ سو حفظہ یعنی اعمال کہنی والوں کی میں شرع **و عنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قلت لکم کلمۃ یوم الجمعة انصتوا الیہم و لا یحظب ففقد لغوت متفق علیہ اور روایت ہی اور یہ
کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسے کہ تو وسطی یا سنی والی اپنی کی دن جمعہ کی جبے اس عالمین کے امام خطبہ پہچتا ہی لیمو
تحقیق تو فی ہی لغویار روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف تو فی ہی لغویا ایسی کہ کلام کیا وقت خطبہ کے اس معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت
خطبہ کے ممنوع ہی اگرچہ بطریق امر بالمعروف و نہی منکر کی ہوا اس کے کہ اشارہ کرنا کافی ہی اور کلام کرنا عیب ہی و تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ
جب ہوتا اس وقت واجب ہے نزدیک اکثر علماء الی و امام ابو حنیفہ ہی او نہیں ہیں میں اول بعضوں کے نزدیک سخت ہے اور امام شافعی او نہیں ہی میں اور
مواہب لدنیہ میں لکھا ہی کہ امام شافعی کی اس مسئلہ میں دو قول ہیں یعنی وجوب اور استحباب کے نزدیک ختمین وقت کلینی امام ہی خطبہ کی یہ
شرع نماز یک نماز اور کلام دونوں حرام ہیں اور اگر کوئی نماز میں ہو اور امام شروع کری خطبہ کو تو ٹوٹا الی نماز و در کتب پر اور صاحبین کے نزدیک
مضاہفہ بین کلام کرنا بعد نکلنے امام کی پہلی شروع کرنی خطبہ کے اور بعد اوزنی کی منیر سی پہلی تکبیر تحریمہ کی ایسی کہ اگر استسباب اس کی ہونی ہی
کلام کرنا میں خطبہ نہیں سن سکتا اور یہ مقام سنی کی ہیں نہیں پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابو حنیفہ کے اوپر حرمت دونوں چیزوں کی یہ
حدیث ہی ذارج الامام خلاصہ و لا کلام اور اقوال صحابہ کی ہی اس طرح ہیں و قول صحابی کا حجتہ ہی ہماری ایسی ورواج ہے تقلید اوکے
اور لکھا ہی علماء کی کہ خطبہ کو وقت قضا نماز پہچنی صاحب تکبیر کہ وہ نہیں اور اختلاف کیا علانی اس کی تحقیق کہ دو یہ ملا ہوا ایسا کہ خطبہ سنتا
ہو مختار ہی اگر اسکو پہی واجب ہے پہر سنا اور حرام ہی خطبہ کے وقت کہا نا اور پنا اور کتابت اور کہ وہ ہی جواب پنا چہ نیک اور جواب پنا
سلام کا اور لکھا ہی درختان میں کلیہ کل ماحرم فی الصلوة حرم فی الخطبہ یعنی جو چیز حرام ہی نماز میں حرام ہی خطبہ میں ہی اور رد و دلیل
داخل خطبہ سنی میں آوی و نہی الصلوات و اسطرح حد کر ہی وقت چہیک کہ دلیل اور رد کرنا منکر کا یعنی خلاف شرع کا ساتھ شمار داتہرہ امام

مکر و نهین و غیر الصبیحہ اور وجہ مناسب است صحبت کی سادہ عنوان یا یک بہ یک کہ عنوان یا متبعضی ہی سو کہ جائیداد کو حقیقت یا دنی تو کجای ہی وجہ وقت اس
 شخص کے لیکو نصیحت کہ چھی بات کہ وقت خطبہ امام کی تو برس لغو صادر ہوا تو اب بری جائیداد اس وقت ہوا پس چاہی کہ سو کہ جاوی اور ایسی حرکت
 مکر کی کہ جس ہی ثواب چاہا ہی میں ہر دو ملا نہ **فمن جاء فک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغنی احدکم**
اکھاہ یوم الجمعۃ ثم یجاء العت الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا رواہ مسلم
 اور روایت ہی جا بری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ اوٹھاوی کہ بتا رہا ہی اپنی کو دن جمعہ کی یہ قصد کر ہی طرف جاکر لیکو
 پس بیٹھی اوٹھن لیکن کہی کشادہ کر وجہ کور وایت کی یہہ سلم فی **ف** حرام کی یکو ہٹا کر اوٹھ لی جگہ پر بیٹھا بد و ن اگر رضا کی لیکن رضا حقیقتہ
 ہونہ ازراہ خوف و حیا کی اور اگر لیکو پہلی پہچدی تا اسکی لپی جگہ پر روک کہی تو پہلی و سکوا وٹھا ملا حرام ہوتا ہی ایسی کہ مسجد دن اور رات نماز و لیکو
 مستحق سبب ہیج ہی کی تہین ہوا لیکو جسکو پہچا ہی بڑا حق و داروس جگہ کا کہ حسین بیٹا ہی وہ ہوتا ہی سبب پہلے جا بیٹھی کی و میں اگر چہ نیست
 رکھتا تھا کہ یہہ جگہ پہچنی والی کی لپی ہی بلکہ وہ ہی و سکوا وٹھا ملا نسلی و دریا شکر نہا ہیج ہی والی کا اگر ہو وہ شخص جسکی لپی یہہ اٹھتا ہی کہ
 اسکی فضیلت میں نہا لپی ہی افضل کو شاکر کی تو نہیں مکر و میں ہا نسلی اوٹھتا کہ وہ سلی ہی کہ ایشا عبادا تہین بلا عذر مکر وہ ہی اور الیکو
 نے جو ایشا کر نیا لون کی فضیلت بیان کی ہی اسکی تہین و الذین یوشرون علی الفہمہ ثم مراد اسکی ایشا خطون نفس میں ہی و
 مضامینا کر کی میں غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا و عجیب بات یہہ ہی کہ خادم بعضی ظالمون کی جامع مسجد دن میں جا
 میں اور فقیر و نکو اوٹھا دیتی ہیں و رد ہی دیتی ہیں اور ساتی ہیں چنانچہ ایک طرف سی کہا گیا کہ آیا انصہین و دیکھتا تو ظلم انکا ہی ہوا ملا
 کہا اوٹھنوں فی انکی عبادت کا تو یہہ حال ہی اکی ظلم و گناہ کا کیا ٹھکانا ہی اور کشادہ کر وجہ کہ یہہ کہنا چہ چہتا ہی کہ جگہ قابل فرقی
 کے ہو ورنہ نہان کر ہی لیکو بلکہ یہی نا دہان جگہ پاوی اگر چہ دروازہ مسجد پر ہوا و مناسب حدیث کو اب اساتہ یہہ ہی کہ اسین
 رغبت و ملا فی سو کہ جانی بڑا حاجت کی وٹھا کی بڑی عذر **الفصل الثانی** **فصل دوم** **عن ابن مسعود**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ وکس من احسن ثیاب
و مس من طیب ان کان عنده ثم اتی الجمعۃ فم یخطب اعتنا و التثانی ثم صلا ما کثر اللہ لک ثم
انصت اذا خرج امامہ حتی یقع من صلوٰتہ کانت کفاراۃ لما بینہما و بین الجموعۃ
اللتی قبلہ رواہ ابو داؤد روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا و لون فی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو کوئی نہاوی دن جمعہ کی اور پہنی چھی کپڑی اور لگاوی خوشبو اگر ہو وکی پاس پہن و ہی جمعہ میں ورنہ پہلاگی گردن کو لون کی ہیر مار پڑ ہی
 کہ مقصد کی الدنی و اعلی وکی پہچیت ہی حوق کہ نکلی امام او سکایا نہان کت فارغ ہونا زہنی ہی ہوگا کفارہ و اسطی و س چیز کی کہ در میان میں جمعہ
 اور در میان و س جمعہ کی پہلی و س ہی روٹھ کی یہہ بودا و فی **ف** چھی کپڑی مراد غنیکہ کپڑی ہی کہ پستہ ہی خطبہ عہ **فمن اذن**
اوین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل یوم الجمعۃ وکس وابتک و مشی وکمر کبر
و دنی من الامام و استمع و کم یلم کان لک بكل خطوۃ غسل سنۃ اجمع صیالہا و قیامہا رواہ الترمذی
ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہی و س بن اوس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوی دن جمعہ کی
 نہاوی آپ رسول ہی جاوی اور اٹھ خطبہ پاوی اور میانہ جاوی اور سوار ہوا و نزدیک امام ہی ورنہ ہی خطبہ ورنہ ہی بیہودہ بات ہوگا و اسطی

فصل سیر حسن بنا فرمایا کہ سمعت ابن عمر یقول کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم السجۃ لرجل
 من مقلدہ ویجلس فیہ فیل لک ارفع فی الجمعة قال فی الجمعة وغیرہا منہن کثیرہ روایت ہی نافع ہی کہ
 کہا سنا میں ابن عمر کی کہتی ہی منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ اوٹھا دی کوئی سیکو جگہ دی وکی ہی اوٹھتا ہو جاوی او میں کہا گیا اور
 نافع کی کہ یہ منع جمعہ میں کہا جمیعہ میں اور سوای جمعہ میں روایت کی یہ بخاری و مسلم فی وہ یہ بات شریعی ہی کہ اگر اندا ہوتی ہی مسلمان
 کو پس میں جمعہ اور غیر جمعہ برابر ہی ہر عید و غیرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر الجمعة
 ثلاثۃ نین فوجل حصہ ہا بکفو فذلک خطہ منہا ورجل حصہ ہا بدعاء فہو رجل دعا اللہ ان شاء اعطاه وکن
 شاء منعہ ورجل حصہ ہا باصبات سکون فہو یخطۃ رقبہ مسلمہ واما یوز احل فی کفادۃ الی الجمعة ان یلبس
 و زیادۃ ثلثۃ ايام وذلک بان اللہ یعول من جاء بالحسنۃ فکے عشرۃ امثالہا
 رواہ ابوداؤد ۵۱۵۱ اور روایت ہی عبد الدین حموی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حاضر ہوتی میں جمعہ میں
 میں طرحتی شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتھ میں یادہ کلام کر مکی یا نفل باطل کی یعنی حالت خطبہ کی میں پس وہ نصیبہ و سکا ہی حاضر ہوتی جمعہ
 سے یعنی نواجب جمعہ ہی محرم ہوتا ہی اور وبال لغو کا نصیبہ و سکا ہی اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ میں واطی دعا کی یعنی شغل عا میں رہتا ہی حالت
 خطبہ میں حتی کہ باز رہی دعا اہل خطبہ کسی ہی یا کمال و سکسی پس وہ ایک شخص کے کہ دعا مانگی الہی اگر چاہی دی او سکو یعنی بسبب
 وسعت کرم اپنی کی اور اگر چاہی نہ دی او سکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ میں ساتھ چپ کے کی یعنی خطبہ ہی کی اپنی حب ہوا نزدیک اور
 ساتھ چپ کے کی یعنی حب ہوا دور اور نہ پہلا نگلی کہ دن سلائی اور نہ ایذا دی کی سکو پس وہ جمعہ کفار ہی او س جمعہ کے کہ منقل ہی او سکی یعنی
 پہلا جمیعہ اور میں دن زیادہ اور یہ بسبب کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی جو شخص کر کری ایک نیک پس واطی او سکی ہی دس برابر او سکی روایت
 یہہ ابو داؤد فی وہ اور اگر چاہی نہ دی او سکو یعنی بسبب ہر اس فعل بد کی کہ باز راستی خطبہ کسی بسبب کی دعا کی اور یہہ کہ وہ ہی
 ہماری نزدیک و حرام ہی اور وکی نزدیک و ایک شخص میں لفظ یغو ساتھ صنیعہ مضارع کی آہی لیکن صحیح بلغوی کہ مطابق ہی ساتھ فقرہ
 آئندہ کی اور نہ ایذا دی کی مانند اوٹھا دی جگہ و سکسی یا بیٹھی ہی بعض اعضاء او سکی پر یا مصلے او سکی بر بغیر معنی او سکسی ہی پس بنا
 کے بوسی و ع ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم کلمۃ بکفر بعد ما سمعہ الا ما یحکم
 فہو کثیر لک اجر کثیر اسفا واول الذی یقول لہ انصبت لیس لک جمعة رواہ احمد اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کلام کر ہی دن جمعہ کے او سکا لیکن امام خطبہ پڑھتا ہو پس وہ مانند گہی کی ہی اوٹھا ہی کتابین اور شخص
 کہ کہی واطی او سکی کہ چپ نہ میں واطی او سکی نواجب جمعہ کا روایت کی یہہ حدیثی وہ مانند گہی کی ہی یعنی حال و سکا مانند حال گہی کی ہی
 ہے کہ اوٹھا ہی کتابین آج بیٹھ پر یہہ کیا ہے علم فی عمل ہی اور نہ فائدہ اوٹھا ہی ساتھ غلم کی باوجود رنج و مشقت اوٹھا ہی حاصل کر لی و سکسی
 اور جو او س بولنی و الحکموی حبیدہ نہیں و سکو نواجب جمعہ کا بسبب درہوئی لغو کی او س کے کہ وہ منع ہی جیسا کہ حدیث ابو ہریرہ کی میں گذرا
 اور یہہ جو آہی کہ ایک دعا فی عن عرض کیا حضرت ہی دن جمعہ کی حالت خطبہ میں کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال اور یہو کی ہی عیال میں عا
 کروا دے ہماری اپنی پس وٹھائی حضرت فی ناہی ہی اور دعا کی اور اور بعضی لوگوں ہی کلام کرنا حضرت کا حالت خطبہ میں ثابت ہوا
 پس قتال ہی کہ پہلی شروع خطبہ کے بعد فراغ کی ہوا اور احتمال و سکی نسخہ کا ہی ہی یا خصائص حضرت کیسی ہو ہر عید

وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلَعٍ مِنْ أَجْمَعٍ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَ اللَّهُ جَعْلًا فَأَغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَسْرُقَ
مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ كَذِبُ النَّسَائِكِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَكَرَاهَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ مَجْلَعٍ
اور روایت ہی عبید بن سباق ہی بطریق رسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیچ ایک مسجد جمعون میں کہ اگر وہ مسلمانوں کی
تحقیق یہہوں ہی کہ تمہارا اسکو الدینی عید پس نہاؤ اور جو شخص ہو اسکی پاس خوشبو نہیں ضرر کرنا اسکو یہ کہ لگا دی اوچھین اور لازم ہی ہو
کہ استعمال کرو سو اگرا روایت کی کہ اسے اور روایت کی بن جابر ہی عبیدی اور اسکی نقل کی ابن عباس متصل و عبید بن جابر
اور زینت کریمکا وسطی فضا اور مساکین کے اور ولید اور صاحبین کے اور نہا یعنی خوبطارت و شہر الی جاہل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردالی کہ
جس میں خوشبو ہو اور رنگ نہا یعنی ناز و عطر وغیرہ کی اور کہا ابن حجر کی کہ فضل خوشبو ہی مشک کمر اوچھین گلاب ہوا ہی کہ خضر صلی اللہ علیہ وسلم
اکثر استعمال خوشبو ہی مشک کر فی ہنری و نہیں ضرر کرنا اگر کہا جادی کہ یہہ وہاں بولتی ہیں جہاں گمان گنا و کا ہوتا ہی اور خوشبو لگا فی خصوصاً
ان جمیع کی سنت ہو کہ ہی پس کما معنی اس عبارت کی جواب یہ کہ بعضی مسلمان مرد تو ہم کر فی ہنری کہ خوشبو لگا فی عادت عورتوں کی ہی پس لگنا
کے جبکہ اللہ تعالیٰ فی فرما خدا جناح علیہ السلام طوف بہا باوجود ذکر طواف یعنی سعی صفا مردکی و حسب ہا کہ بن ہی اور لازم ہی ہو کہ استعمال
کر و سو اگرا دن جمعہ کے خصوصاً نزدیک خدا و غسل کی طرح : **وَعَنْ الزُّكْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَمْسَسَ أَحَدُهُمْ مِنْ طَيْبٍ لَهْلِهَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَمْ يَأْكُلْ طَيْبٌ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا كَحَدِيثِ حَسَنٍ اور روایت ہی برابر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی لازم ہی
یہہ کہ نہا و بن دن جمعہ کے اور لگا دی ایک لگا خوشبو ہی اہل بی بی پس اگر نہ پا دی پس پانی و طہل و سکی خوشبو ہی ہی روایت کی یہہہ ہوا
تذہبی فی اور کہا یہہہ حدیث حسنہ و خوشبو ہی اہل بی بی پس اگر نہ پا دی پس پانی و طہل و سکی خوشبو ہی ہی روایت کی یہہہ ہوا
خوشبو نہا ہی ہی اس کے اگر خوشبو نہا فی نہا یعنی ایسی نہہ کہ رنگ کہتی ہو اور پانی خوشبو ہی یعنی اگر خوشبو نہا فی پانی ہی نہا کہ پانی نہا
خوشبو ہی ہی اس کی سبب ہر ایک ہی اور بدلو اس ہی جاتی رہتی ہی اور یہہہ حدیث اور اوچھین حدیث موید ہی مذہب اسلام مالک کے لکھنی
نزدیک غسل جمعہ کا و حسب ہا لیکن چل کر ہی اسکو جمعون فی پادرسنت ہو کہ ہونی کی ایسی کہ اور حدیثوں معلوم ہوتا ہی کہ و حسب بن اور کہا ہوا
طہل ہی کہ ترک کرنا اسکا کہ وہ ہی طرح : **باب الخطبة والصلوة** باب بیچ بیان خطبہ کے اور نماز جمعہ کی و
خطبہ کہتی ہیں اس کلام کو کہ خطا کیا جانا ہی ساتھ ہوا سکی و شرع میں خطبہ کہتی ہیں ایک کلام کو کہ مشتمل ہوا و پر ذکر اور شہادتین اور
درو اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہی نماز جمعہ میں اور ادنی مقدار فرض کی امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک سبحان اللہ الحمد للہ والہ
اللاہدی اور مقبول حضرت سی خطبہ طویل ہی پس وہ واجب ہو یا سنت نہ شرط البغیر اسکی نماز درست ہو اور صاحبین کہتے ہیں کہ ضروری نہ
طویل کہ اسکو خطبہ کہتی ہیں عورت میں و مسجد اور مسجد کو خطبہ نہیں کہتی اور شافعی کہتی ہیں جابر نہیں کہتے کہ نہ پڑھی و خطبی اور دلیلین یہہہ
قصہ کہتا ہیں مذکور میں : **باب الفصل الاول** فصل بی بی حسن ان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم
اور خطبہ جمعہ میں بین الشمس و روادہ الی شام روایت ہی انس ہی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی نماز پڑھی جمعہ کے
جس وقت کہ تھا آفتاب وایت کی یہہہ نمازی فی و جب بہت سرد ہوئی تو وہ دہر پڑھی ہی پڑھی اور بہت گرمی میں نہا ہی نہا ہی پڑھی

حسبنا ما رواه حديثنا في من كان في ايامي بح **و** عن سفيان قال ما كنا نقبل ولا نتعد الا بعد الجمعة مشغولين
 اور روایت ہی پہل بن سعدی کہ کہا نہ تھی ہم قیلو کہ کرنی اور نہ کہاں کہا نا مال روزگار گرجے پڑھنی نماز جمعہ کی روایت کی یہہ بخاری و مسلم
و قیلو کہ تھی بہن اس رحمت کر نیکو و در بہن خود سو و بار سو و اور حال حدیث کا یہہ ہی کہ سویری جاتی تھی نماز جمعہ کی ہی قیلو اور کہاں
 نہ مشغول ہو جاتی تھی بلکہ بعد نماز کی یہہ کام کرتی تھی **و** عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استناب الذکر
 یکن بالصلوة ولا اذا استناب الذکر بالصلوة یعنی الجموعہ رواہ البخاری اور روایت انس کہ کہا تھی رسول خدا
 خطبہ الصلوۃ سلم جب شبت ہوتی صردی کی سویری پڑھنی نماز و شبہ ہوتی گرمی کی دیکر پڑھنی نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہہ بخاری و
عن السائب بن یزید قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس لامام علی المین علی عہد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی یکر و عمر فکما کان عثمان و کثر الناس اذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثر الناس
 اور روایت ہی سائب بن یزیدی کہ کہا تھی اذان دن جمعہ کی دل و دل دان کی جس وقت کہ پیشا امام منبر پر نہ زانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سکے اور حضرت ابی بکر اور عمر کی پس جبکہ خلیفہ ہوا حضرت عثمان و بہت ہوا لوگ زیادہ کی اذان سیری اور زور کی روایت کی یہہ بخاری و
و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زانہ بار کین سنت یہہ کہ جب حضرت تشریف لائی و منبر پر پہنچی تو اذان کہی جاتی در اذان دل بعد اذان وقت کہ
 کہتے بہن تھی کہ اس طرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی زانی بہن راجب حضرت عثمان غنی بیات لوگوں کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کی زانہ بہن
 لوگ کہ تھی و در قریب ریت ہی ہی مسجدی اور اکثر خدمت بار کین حاضر رہتی تھی اور اب لوگ دور دور رہتی بہن مسجدی و رایتی کار و بار بہن
 مشغول تھی بہن اسباب کار جب قضاوی نماز کا اذان کہی جاوے گا لوگ و سکے ہی دین و خطبہ میں حاضر ہوں پس ملائمت اذان کہی اذان دل ہی ہی
 مسکرا اذان کہی اگر جب باعتبار وقوع کی دل ہی ہی مسکری تیسری دل و دواؤ کی کہ حضرت کی زانی بہن ہی ہی اذان خطبہ وقت کی ہوتی اور وہ
 اذان کہی سیرت و در سیرت بہن ہوتی جواہر کہی جا تھی بہن اذان حضرت عثمان غنی مقرر کی وہ بہن تہو بہت نہیں کہی فعل خلافا و راشدین کہی سنت
 اور وقت پڑھنی سنتوں کی جواہر در اذان کہی بہن یہہ حضرت کی زانی بہن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ زانی بہن نہ البین کہ زانی
 میں نہ نہ وہ عطل ہی اکثر اسلام کی شہر وں میں معلوم نہیں کہ کس ہی ہی و رکبا ہی ملانی کہ جب پہلے اذان ہو جمعہ کی توسیع و تمام ہوتی ہی اوس ہی کرنی یعنی
 جلد جانا اور حاضر ہونا نماز میں واجب تھی اور زور اذان اب جگہ کہی چہ بار و دین کی **و** عن جابر بن سمیرہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا فی الجبل و کثر الناس فکان صلوۃ فصدل و خطبہ
 فضددک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمیرہ کہ کہا تھی صلی اللہ علیہ وسلم کی و خطبہ بیٹھتی در میان دو ٹوٹی پڑھتی
 خطبہ بہن آن اور نصیحت کرنی تھی لوگوں کو اور ذکر کرنی اذان چہ و نکا کہ باعث خوف و امید کہی بہن ہی نماز اولی و خطبہ و خطبہ و خطبہ
 نہ بہت و زور نہ بہت کوتاہ روایت کی یہہ سلمی و بہت در میان دو ٹوٹی بہن کی ہند کہ فرار کیا کہ غرضو ہی جگہ بار و صحت کو نہیں نہی دعا کرنی
 حضرت ہی اس طبع میں در یہہ جاسنت ہی نہ واجب **و** عن عثمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول ان طویل صلوۃ الجبل و قصہ خطبہ مکتہ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ و اقصر الخطبہ
 و ان من النبیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم و روایت ہی عماری کہ کہا سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی تھی حق ہی
 نماز و کوتاہ کرنا خطبہ کا یہہ علامت دانی آدمی کی پس دراز نماز و کوتاہ کرنا خطبہ کی تحقیق بعضا بیان سحر ہی روایت کی یہہ سلمی

بہتر ہی شتر نماز و سنی کہ بغیر عامہ کی ہوں اور کہا طبعی کہ محدث ہی بہت کمال از نیت کا کہ اپنا دن جمعہ کی اور عامہ سیاہ یا بدھنا اور کمال
دو دن ہر دن پھر گیارہ درمیان سوئے ہوں کی سستہ ہی انتہی اور میرے کہ کیا کہ بہت خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تھا اور کہا زبانی کی کہ
ہے پھینکا سیاہ کہ پھر کیا اور صاحب فضل کی لکھا ہی کہ حضرت کا عامہ سات ماہ کا تھا اور فضل کیا ہی سیوطی فی باندھنا عامہ سیاہ کا بہت صحابہ
اور تابعین کے کہ اس کے بعد ابن ابی العیین اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درود اور برادر اور عبد الرحمن بن عوف اور مالک اور سعید بن مسیب اور
اور سعید بن جبیر اور سواہی الکی اور بھی ہیں اور لکھا ہی نو دی کی کہ جانشینی باندھنا عامہ کا ساتھ چھوڑنی شملہ کی درغیر چھوڑنی او کی کی اور نہیں
کہ اسے بیچر کی ان دونوں میں شروع : **وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ
لَكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَارْتَدَّ مَا مِثْلُ خُطْبِ قُلُوبِكُمْ كَتَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةَ اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فی اول حالت میں کہ وہ خطبہ پڑھتی تھی جبکہ وہی ایک ماہارا دن جمعہ کی اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس جابری کہ پڑھتی دو رکعتیں
اور ہلکی پڑھتی روایت کی یہ سلم فی وقت شافعیہ اصل کیا ہی اسکو تحیۃ المسبحہ کہ او کی نزدیک جب کہ اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسی ہی امام
احمد کی نزدیک ہے اور ساتھ احمدی کی دلیل بکراتی ہیں وہ اور تاکید وجوہ کی کہ وقت خطبہ کی ہی اسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کی
جبکہ تحیۃ المسبحہ پچھو وقت خطبہ کی نہیں ہیں تو وقت خطبہ کی بطریق اولی ہوگی اور یہی ہی پڑھتا کہ رسفیان ثوری کا اور اسیران جہاد
صحابہ اور تابعین کہ احوال انہوی اور تاویل احمدی کی وہی نزدیک ہی کہ مراد خطبہ ہی ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا ہو نہ یہ کہ
بالفعل پڑھتا ہو نہ تاویل کرتی ہیں سبب قریبوں و خدیثوں صحیحہ کی کہ دالت کرتی ہیں اور جرحست نماز کی پچھو وقت خطبہ چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ امام پس نہیں درست نماز اور کلام اور حضرت علی و ابن عمر ہی آیا ہی کہ وہ مذکور کہ پڑھتی تھی نماز اور کلام
کو بعد تکبلی امام کی پس قول صحابی کا ہی محبت ہی اور وجہ تقلید او کی ہماری نزدیک اگر منافی نہ ہو او کی کوئی اور چیز مستثنیٰ ہی اور یہ
جو صحیحین میں حدیث جابری ساتھ طرق متعدد کی آیا ہی کہ اگر شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی تھی پس فرمایا آنحضرت
سے کہ آیا نماز پڑھتی ہی تو فی ای خلائی اوستی کہا نہیں پڑھتی فرمایا پڑھ دو رکعت اور ملکی پڑھتا وہی اسکی یہ کہ ہی کہ یہ واقعہ پہلی مرتبہ
نمازی وقت خطبہ کی تھا یا پچھو خصوص اوستی شخص تھا اور بعض کہتی ہیں کہ یہ قضیہ پہلی شروع کرنی خطبہ کی تھا اور شیخ ابن الباقی لکھتا ہے
کہ معاوضہ حدیث کا ساتھ اور حدیثوں کے لازم نہیں آتا شاید کہ آنحضرت فی موقوف کیا ہو خطبہ بیان تاکہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نمازی بلکہ وہ
میں یوہین ہی چنانچہ واقفیت فی روایت کیا ہی کہ فرمایا اسکو پچھو جد صلی اللہ علیہ وسلم فی کرا اور دو رکعت پھر آنحضرت جب کہ خطبہ ہی تھا
تاکہ فارغ ہوا وہ نمازی شروع : **وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً
مِنْ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس شخص نے
کہ باقی ایک رکعت نمازی ساتھ امام کی پس باقی اوستی نماز روایت کی یہ بخاری و مسلم فی وقت یہ حکم عام ہی سب نمازوں کی ہی خصوص
جمعہ کی نہیں چنانچہ باب علی الماموم کی ہی ایک حدیث ہی مضمون کی گذر چکی ہی من اور کہ رکعت فقہ اور کالصلوة اور شرح او کی ہون
بیان ہو چکی ہی و لیکن واقعہ متفقہ کیا ہی اسکو ساتھ جمعہ کی تقریر حدیث میں کہ پچھو اخیر باب کے اور باریہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی یا دی امام
دن جمعہ کی ادا کرے ساتھ اسکی جو تہہ لگی اور بنا کر ہی اور جمعہ کو دلیل اسکی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور کہ تم نصائد
و افانکم فافعلوا یعنی جو کچھ یا ساتھ امام کی ادا کر دو جو رہ جادی پورا کر و اسکو پس اگر یا دی امام کو التحیات میں یا سجدہ وہو میں بنا کر

عن کعب بن عجرۃ قال دخل المسجد وعبد الرحمن بن أم الحکم یخطب فاعدا فقال انظروا
 الى هذا النجیث یخطب فاعدا وقال الله تعالی واذ اراؤن تجارتهم اذ هم انقضوا الیہا وترکوکم
 قائما واه مسلک اور روایت ہی کعب بن عجرۃ ہی یہ کہ وہ داخل ہو مسجد میں اور عبد الرحمن بن ام الحکم کہ نبی امیہ سے تباہ خطبہ پڑھتا تھا یہی
 ہوئی پس کہا ابن عجرۃ نے دیکھو طرف اس خبیث کی کہ خطبہ پڑھتا تھا یہی ہوئی حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی اور جس وقت کہ نبی میں سودا گری کیل
 دوڑتی ہیں طرف اس کی اور جو طرف میں ہیں تجھ کو کھڑی ہوئی یعنی خطبہ میں روایت کی یہی مسلم فی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے ہی کہ ناگاہ
 قافلہ شام ہی آیا اور ایام خطبہ کی یہی مدینہ والنہر پڑی تکلیف ہی پس صحابہ بیوقوف ہوئی اور دیکھنے قافلہ کی یہی باہر گئی مگر بارہ صحابی نہ گئے
 پس آیت مذکورہ اور ہی اس میں جو ہی کہ چوڑی میں تجھ کو کھڑی ہوئی اس معلوم ہوا کہ حضرت کھڑی ہوئی خطبہ پڑھتے ہی اور کھڑی ہو کر خطبہ پڑھتا
 ہے خطبہ کے امام شافعی کی نزدیک اور ہمارے نزدیک سننے ہی شرطوں صحت ادوی جمعہ کی ہی ایک وقت ہی پس وہ بعد وقت کی صحیح نہیں نکلتا
 اور نمازوں کی اور وقت اس کا وقت ظہر کا ہی اجماع میں نہیں جائز ہی پہلی زوال کی مگر امام احمد بن حنبل کی نزدیک سننے ہی اور نہیں جائز
 بعد داخل ہوئی وقت عصر کی ہی مگر امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور شافعیہ کی یہی ہی کہ وقت میں پہلی وقت کی نہیں جائز اور یہ کہ
 ہو درو جاعت کی یعنی اگر گھر میں پڑھو اسی تو نہیں درست اور محدث میں دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی غلطہ و سختی کرنی اور یہ کہ اگر کتاب کر ہی امام
 کا یا مگر وہ کا اسلی کہ اگر کتاب کا خلافت و حجت کا کہ اوست کہی و یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دنیا ہی نہایت باطنی ہے **وعن عمارۃ**
ابن مروان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال فیہ فقال قبحہ اللہ ہاتین النیدین لقد
 رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائین ید علی ان یقول یدیدہ اھکذا فاشار یدہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور روایت ہی عمارق بن ربیعہ ہی کہ انہوں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دو لون یا تو نکاح تحقیق دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے وقت خطبہ کی جبکہ اس طریق و طریق کا ہی کہ انعام و فی بزرگری اللہ تعالیٰ ان دو لون یا تو نکاح تحقیق دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ زیادہ کرتی اس پر کہ اشارہ کریں تہہ اتہہ نبی کی اس طرح اور اشارہ کیا عمارق بن ربیعہ نے دیکھا نبی کی زوایت کی یہی مسلم فی وقت نے وقت
 خطبہ کے اشارہ ایک نگلی ہی کرتی ہی واسطی خطاب کی کی کو کو کو اور واسطی غبت دلائی کی و کو اور نبی خطبہ کے اوتال کرنی کی اس میں ع
عن حباب قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة علی المنبر قال اجلسوا فسمع
 ذلک ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعالی
 یا عبد اللہ بن مسعود فذا ابوا و اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کی منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹھ جاؤ پس
 سنا یہ ابن مسعود ہی پس بیٹھ گئی و پر دروازہ مسجد کی پس کہا ابوا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پس رہا کہ ادوی عبد اللہ بن مسعود و رسول کی یہ ابوا و
ف کہا طیبہ کہ اس میں دلیل ہی اس پر کہ جائز ہی کلام کہ ان منبر پڑھتی اور ہمارے نزدیک کہ وہ ہی خطبہ کے کلام کہ حالات خطبہ میں جبکہ کلام امر بالمعروف
 کہا ابن عجرۃ نے کہا یہ کہ حضرت نے دیکھا کہ اس کو حاضرین میں کہ کھڑا ہوا نماز پڑھنے کی یہی پس حکم کیا اس کو بیٹھنے کا واسطی حرام ہوئی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی جو وقت
 سننے امام کی منبر پر ملانے کی نزدیک **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أدرك من
 الجمعة ركعاً فليصل إليها أخرى فمن فاتته الركعتان فليصل إحداهما أو قال الظن
 اللہ دار قطنی اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص یا دی جسمہ کی ایک کت پس جا ہے

اور اسی ساتھ دسکی دوسرے کوٹا درجہ شخص نے لکھا ہے کہ دو کوٹا اس جاسی کی چڑھی چار کوٹ بافرما یا ہستی ظہر کو روایت کی یہہ دارقطنی نے
 کہا نووی نے کہ یہ حدیث خالی منعت نہیں تھی اور بخیر ثبوت اس کی معنی یہہ میں کہ جسکو دو کوٹوں میں باکل کہہ کر یا نہ لکھی تو وہ چار کوٹ ظہر کی
 پڑولی اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابورہ کبیر کی آخر فصل دل میں ہی گذر چکا ہے **ف**رح **باب صلوة الخوف**
 اسے برج جان نماز خوف کی **ف**رح یعنی اس میں حکام اور نماز کی مذکور میں کہ چڑھی جاوی وقت خوف کفاری اور نماز خوف کی ثابت کتاب
 وسنت تھی اور اتفاق ہی اکثر علماء کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کے ہے ثابت ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ مخصوص حضرت ہی کی زنا
 میں ہے اور بعضی اماموں کی نزدیکی مثل امام الکسختی خصوص کے حالت سفر میں اور ہمای نزدیک جاسی سفر میں ہی اور حضرت میں ہے اور نماز خوف
 کے روایت کی گئی ہی کہنی میں طرح بحسب اختلاف زمانہ و مکان کی چنانچہ بعضوں نے کہا ہی سوا طرح پرانی ہی اور بعضوں نے کہا کہ اس کے بعضوں نے
 نے کہا زیادہ اس پہر اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ جتنی طرح میں صلوة الخوف کی حدیث میں ہے مقبول و اختلاف علماء میں ہے ترجمہ کی ہی کہ
 کہنے کی طرح کو ترجمہ دیا ہی اور کہنے کی طرح کو چنانچہ امام ابوحنیفہ نے روایت میں عمر کو ترجمہ دیا، اور لکھا ہی کہ یہ کہ ثابت ہی صحاح ستہ میں
 اور شمس نے کہا ہی کہ نماز خوف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار گاہہ پڑھی ہی ذات القلاع اور بطن نخال و عسفان و رزی فردین پس اس
 معلوم ہوا کہ نماز خوف سفر میں ہی اور فقہانی جو حضرت میں جائز رکھی ہی قیاس کی ہی اسپر **ف**رح **باب صلوة الخوف**
 پہلے مسکن **سَلَّمَ بِنَ عُبَادَةَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَزَّ وَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَحْدِثِ**
قَوْلَا زَيْنَا الْعَدُوِّ وَضَامِقَنَا هُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ
مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكْعَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنُ مَعَهُ وَسَجِدَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَا كَانَ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تَصَلِّ فَجَاءُوا فَرَكْعَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجِدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكْعَةٍ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجِدَ سَجْدَتَيْنِ
وَرَوَى نَافِعُ الْحَكَمِيُّ وَزَادَ فَإِنَّكَانَ خَوْفٌ هُوَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ صَلَّاهَا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى أَدْلَاهُمْ أَوْ كِبَاكَ
مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ نَافِعٌ لَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سالم بن عبد الدین عمری باب پنجم یعنی عبد الدین عمری کہ کہا جاد کیا
 ہے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نجد کی پہاڑ کیا سمیٹن دشمن کا پس صفت بانہی ہمیں پہلی دن کی پس پہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نماز پڑھواتی تھی پہلی پہاڑ پس کھڑی ہوئی ایک جماعت ساتھ حضرت کی اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کی در رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی ساتھ دن کو لوگ کی ساتھ تھی حضرت کی در کی دو سجده پہر پہر جماعت یعنی جنہوں نے حضرت کی ساتھ نماز پڑھی تھی جبکہ اور جماعت کی نہیں نماز
 پڑھی تھی اور کئی وہ لوگ نماز میں تھے تھی پس کوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دن کی ایک کوع اور سجده کی کی دو سجده پہر سلام پہر
 پہر کھڑی ہو کر ایک زمین پس کوع کیا وسطی ذات پس کی ایک کوع اور کی سجده اور روایت کی نافع نے مامد بن علی اور زیادہ کیا پس اگر خوف
 زیادہ اسے یعنی اس خوف کی کہ جنہ نماز جماعت ہی چھ سکین اور طرح مذکور کی یعنی صین حالت ارطائی میں ہو نماز پڑھو یا دہ کھڑی قدون
 پہر یا سوا یعنی اگر زیادہ ہو سکوا سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن ہو یا نہو سامنی قبلہ کی یعنی اگر ممکن ہو کہا نافع نے نہیں گمان کر تا میں ابن عمر
 کو ذکر کیا ہو یہ مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی روایت کی یہ بخاری **ف**رح **باب صلوة الخوف**

۱۰ روایت کی ہے حدیث صلوٰۃ الخوف کی صاحب بن خوات سے اوسنی سہل بن احمد سے جیسکے الی کی روایت میں، اور ذوات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہے کہ سن پانچ ہجری میں ہوا کہ اہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفارسی اور لدا کی مہم نماز اور بیعت کے پہری اور ذوات الرقاع اوسکو سہلی کہتی ہیں کہ مسلمان منسے باون سے تھے اور باونہیں سوراخ پڑ گئی تھی اور ناخون ٹوٹ گئی تھی پس باون پر نزاع یعنی جیتہری لیت لیتے تھے اور یہ ایک اور طور ہی طوروں صلوٰۃ الخوف کسی ایسے ہر جماعت کے کہ کہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ادا کی اور دوسرے رکعت تھا لیکن ہر شمار نماز حضرت کی نہ بہرہ کفہا اوسکی جماعت میں نماز حضرت کی وہ پہل سے تین بعد تمام رکعت حضرت کے پہلی سے کھانسی اور ادا کے لئے بزع جو عن جابر قال اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كنا بذات الرقاع قال كنا اذا نينا على شجرة ظليمة تركناها لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجاء رجل من المشركين وسيف رسول الله صلى الله عليه وسلم معلق في شجرة فاخذ سيفك نبي الله صلى الله عليه وسلم فاخترطه فقال لرسول الله صلى الله عليه وسلم انكافني قال لا قال فمن يمنعك مني قال الله يمتعني منك قال فمكده فمكده رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلى السيف وعلقه قال ففردى بالصلاة فصلى بطائفة ركعتين ثم تآخروا وصلى بالطائفة الاخرى ركعتين قال فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اربع ركعات وللفقهاء ركعتان متفوتت عليه اور روایت ہی جابری کہہا ائی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان تاکہ جب پہونچے ذوات الرقاع میں کہا جابری تھے ہم جبکہ گذری درخت سایہ دار پر چوڑی تھی اوسکو واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا اس وقت فرماوین جہاں وہیں پس اس طرح کیا امنی ذوات الرقاع میں اور اوتری حضرت درخت کی تنجی اسراحت کی پس کہا جابری پس آیا ایک شخص مشرک وہیں سی اور تموا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تنگی ہوئی تھی درخت میں پس نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور حضرت سوتی تھے با غافل تھی دس پہر کبھی میناسی وہ کہہا اوسنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا دنی ہو تم مجھسی فرمایا حضرت فی نہیں یعنی تنجہ میں کیوں درنی لگا میری رجب سنوای نہ کوئی ضرر پہونچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا اوسنی پس کون سچا و لگا لگا مجھسی فرمایا حضرت فی نہیں سچا و لگا مجھکو مجھسی کہا جابری پس فرمایا اوسکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فی پس میناسی کہ اوسنی تلوار اور لٹا دیا اوسکو کہا جابری پس اذان کہی گئی واسطی نماز کی پس ہر نماز ساتھ یکجا جماعت کی دو رکعتیں پہونچی تھی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنوں کی اور پھر ہی حضرت نے نماز ساتھ جماعت دوسرے کی دو رکعت کہا جابری پس ہو میں واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور واسطی لوگوں کی دو دو رکعتیں روایت کی ہے ہر بخاری اور مسلم فی وف اس معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تھے اور صبر کرتی تھی کفار کی ایذا و تیر اور حکم کرتی تھی اونکی چاہوں سی اور ذکر کیا ہی واقعی ہی کہ حلب س مشرک فی ہمداد و کیا تو اوسکی میٹھ میں درد ہوئی لگا پس چوٹی تلوار اوسکی ماتھے سی اور گر ٹری زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب جسکی بہت مخلوق فی اور ابو عوفانی روایت کیا ہی کہ وہ مسلمان نہیں ہوا لیکن عہد کیا یہ کہ نہیں لڑنیکا تھی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حضرت فی نہ سردی اوسکو واسطی الیف قلبہ کا کسکی اور سبب پس اذان کہی گئی اور تکبیر کی گئی واسطی نماز ظہر کی یا عصر کے اور کہا منظر ہی بہرہ و است مخالفت پہلی روایت کے باوجود کہ جگہ ایک ہے ہی اور یہ بسبب اختلاف فہم کے ہے نہ ہی جس سہل کی جابریں اسیر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پہی اوس جگہ میں دوبار ایک بار تو جیسکے روایت کی سہل فی اور دوسرے جابریں روایت جابری پس حل کیا دی کی اول نماز صبح پر اور یہ منظر پہر یا عصر یا صل کی جابریں کی تعدد وغیرہ اور حضرت فی جو چار رکعتیں پڑھیں اور قوم

دو رکعت کی گئی وہیں طہارتی بیان کی ہیں اور میں صحیح اور صحابہ سے کہ یہ پہلی وتر تین رکعت کی تھا یا چار موضع آقا سے کی تھا اور یہی وہ ہے
 اہم علم کے کا ہی اور اور اس قول سے کہ وہی لوگوں کی دو رکعتیں یہی کہ امام کی ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور دو دنہا ہر جمعہ
 عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم قال صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فصقفنا خلفہ صغیر
 العدو بیننا و بین القبیلہ فقلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبرنا جمعاً ثم رکعاً جمعاً
 ثم رکعاً رأسہ من الشکوۃ و رکعاً جمعاً ثم اُخذ باللسجود والصفت الذی یلکبہ وقام الصفت
 الموحی فی نحر العدو فقلت قضی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم السجود والصفت الذی یلکبہ
 اُخذ بالصفت الموحی بالسجود ثم قاما ثم تقدم الصفت الموحی وثاخر المقدم ثم رکعاً للنبی صلی
 اللہ علیہ وسلم و رکعاً جمعاً ثم رکعاً رأسہ من الشکوۃ و رکعاً جمعاً ثم اُخذ بالسجود
 والصفت الذی یلکبہ الذی کان موحی فی السکوۃ الا ولی وقام الصفت الموحی فی نحر العدو
 قضی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم السجود والصفت الذی یلکبہ اُخذ بالصفت الموحی بالسجود فسجدوا
 ثم سجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمنا جمعاً رواہ مسلم روایت ہے وہیں سے کہ کہا نماز پڑھائی ہو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نماز خوف کے پس کہیں ہی بھی حضرت کی در فضیل میں نہیں اور میان ہمارا اور میان قبلہ کی پس کہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھائی ہو رسول
 علیہ وسلم نماز خوف کے کیا حضرت اور رکوع کیا ہستی الٹی ہی بعد قرائت کی پہلو ہا باسرنا رکوع سی اور اوٹھا یا ہستی الٹی یہ جسکی حضرت وہی جگہ
 کے ساتھ اس صفت کی پاس تھی حضرت کی اور کہڑی سی یعنی قومین صفت پہلی مقابل نہیں پس جبکہ رکعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کہڑی
 ہوئی یعنی حضرت کی ساتھ وہ صفت کہ پاس تھی حضرت کی چکی صفت اخیر وہی سجدی کی پہر کہڑی ہوتی لوگ صفت اخیر کی یعنی سجدہ کی پہر اگر کہڑی
 صفت اخیر کی یعنی اور کہڑی ہوئی جگہ صفت اول کی اور چھٹی ہستی صفت پہلی پہر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نحر قیام کیا اور چھٹی فاختہ اور
 سورۃ پہر رکوع کیا اور رکوع کیا ہستی الٹی پہر اوٹھا یا سرنا رکوع سی اور اوٹھا یا ہستی الٹی پہر چکی وہی سجدی کی اور چکی وہ صفت کہ
 نزدیک ہو گئی تھی وہ کہ تھی چھٹی رکعت پہلی میں اور کہڑی رہی صفت پہلی یعنی جو اگر کہ تھی پہلی رکعت میں مقابل نہیں کی پس جبکہ رکعت نبی صلی
 علیہ وسلم سجدہ و ساتھ اس صفت کی کہ نزدیک تھی حضرت کی چکی صفت پہلی وہی سجدہ پہر سجدہ کیا پہر سلام پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نحر قیام کیا اور چھٹی فاختہ اور
 پہر اس ہستی الٹی یعنی بعد چھٹی التحیات کی روایت کی یہہ سلم فی وقت یہہ و بطور ہی ملوۃ الخوف کا جیسا موقعہ وقت کا حضرت کے ہستی الٹی وہی سلام
 پڑھتی بیان میں سامنے تھا چنانچہ کہ سب ایک جگہ مقابل کہڑی رہی احتیاج بھی جماعت کے اور طرف نہ پڑی اور رکوع تک مستحق رہی و رفت
 سجدہ کی ایک جماعت کہڑی رہی اور دوسرے سجدہ میں گئی جسکیہ کہ رکوع اور یہاں عرفان میں ہے حضرت کی میں ہر جمعہ

فصل الثانی
 فصل دوم عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلي بالناس صلوٰۃ الخوف یطعن نخل
 فصلی بطائفة رکعتین ثم سجد ثم سجد طائفة اخرى فصلی بهم رکعتین ثم سجد رواہ فی شرح السنۃ و جابر
 نے جب صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھی ساتھ لوگوں کی نماز رکعت کی وقت خوف میں چھ مکان بطن نخل کی پس نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتیں پہر سلام پہر پہر انکی
 جماعت دوسرے نماز پڑھائی انکو دو رکعتیں پہر سلام پہر روایت کی یعنی صاحب باجمہ فی شرح السنۃ میں فصل بطن نخل نام ایک جگہ کا ہی در میان
 نماز طائف کی اور یہہ حدیث بموجب ہستی الٹی کی تو محمول ہی اس پر کہ حضرت فی تھ کر نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتیں پڑھیں اور بعد اس کے

سے غنا ہے تو ایسی گناہ اور دفت بجا مانے ہی سہی سہی اور انڈا اور کبھی کبھی نکاح وغیرہ میں اس کی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں اور خوب خبر
تہ احکام میں کہ انہوں نے گناہوں کو نہ شیطاں کہا اور حضرت نے ان کو منع فرمایا کہ اس طرح نہ کہہ سہی مگر فرمایا کہ منع
مست کر کہ حج عید یعنی حکم منع ہی اتھار لیا اور سرور کجا کہ مستی و درجہ زہی اور لڑکیاں اگر اشعار شریف دلاوری اور شجاعت کی ساتھ
آواز خوش کی گادین مضائقہ نہیں اور حضرت سیاتہ سنہ کی مسکینہ ہونی اور ابو بکر کو رغبت نہ دلائی بلکہ فاضل کیا اور ساتھ جائز ہونی اس کے
اشادہ فرمائی پس تسکین نہیں ہی اس میں اور باہر اس طرح اور غنا کی مطلق جیسے کہ بعضی تکلف کہتی ہیں اس مسئلہ میں درمیان علماء اور
فقہاء اگلی اور پہلی کی صحابہ اور تابعین میں کچھ اختلاف ہی مشہور صحابہ میں حرمت اور کراہت اس کی ہی تھی کہ کہا ہی اور یہ دونوں کی مراد یہ ہے کہ
وسن الناس میں شہرتی ہو احدیث کی غنا ہی ورتہی ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہاتی تھی اس پر اور یہ طرح بچ آیت در مستغفر من سخطت
منہم لیسو کہ مراد آواز شیطاں ہی غنا ہی نزدیک بن عباس ورجاء کی در ابن عمر ہی آیا ہی کہ منع کرتی تھی گناہی اور سنی اس کی ہی
اور حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جو کوئی عبادی اور اس کی بی گانہ ہو پس مست نماز پڑھو اور پھر اور ابی امامہ ہی آیا ہی کہ کہا فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مست بیچو گناہوں کو اور مست خرید کر دو ان کو اور نہ تعلیم دو ان کو اور بیچو مثل اس کی نازل ہوئی وسن الناس میں شہرتی ہو
احدیث سے سبب بعضوں نے کہا ہی کہ بعضی حدیث میں کہ اور یہ صحاح ہونی غنا کی دلالت کرتی ہیں پہلی حرام ہونی اس کی کسی نہیں بعد از ان
نسخہ کی گئیں نہ اس آیت کی اور ابن مسعود آیا ہی کہ کہا غنا اوگا تا ہی نفاق کو جیسے کہ اوگا تا ہی بانی سیر کو اور جابری ہی یہ لفظ آیا ہی جیسے کہ اوگا تا
بانی کہی کہ اور انس یہ لفظ ان میں کہ غنا اور اوگا تا ہی نفاق کو دلیلیں جیسے کہ اوگا تا ہی بانی کہانس کو اور ابو ہریرہ ہی آیا ہی کہ محبت
غنا کی اوگا تا ہی ہی نفاق دلیلیں جیسے کہ اوگا تا ہی بانی کہانس کو مراد نفاق علی ہی کہ پوشیدہ رکھتا ہی خوش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کی اور کہانی
بن عباس نے غنا منتر زکا ہی اور بہت حدیث میں اس جانب میں آئی ہیں و فقہانی کہ اہل فتویٰ اور امانت اور شیعہ دین کی ہیں بیچ حکم حرمت اور
کراہت اس کی بہت تشدید و تغلیط کی ہی اور قول صحیحہ اور مشہور تر جاردن امونسی یہ کہ یہ کہ وہ ہی اور اطلاق حرام کا ہی آیا ہی اور نقل کیا
قاضی ابوالطیب نے حرام ہونا اس کا تبعیہ اور سفیان ثوری اور حماد اور شعی اور فاکی ہی اور یہی منقول ہی اہل مدینہ و کوفہ و عراق ہی اور بغداد
فی سالم میں کہا ہی غنا حرام ہی سبب یونین و قرطبی نے کہا خلاف نہیں بیچ حرام ہونی اس کی اس کی کہ یہ یہ یہ یہ وہی کہ مذموم ہی وہ
باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات ہی پس جائز ہی تھوڑا سا شاد و یونین اور عید دن میں اور مانند ان کی میں اور ایک طاعت علماء کی طرف سلام
ہونی اس کی گئی ہیں اور جانا چاہی کہ محل خلاف کا و غنا ہی کہ گائی ہیں و سکو مغنی کہ اس میں ساتھ صنعت غنا کی در اختیار کرتی ہیں شہر
نرم کر نیوالی دل کی اور گائی ہیں ساتھ ہر دن نرم کر نیوالی دل کی کہ شورش پیدا کرتی ہیں انسوں میں و خوش کرتی ہیں انفسوں کو اور جو غنا
کہ جازی ہونی ہی عادت ساتھ متعال اس کی وسطی خوش کرنی دلوں کی اور اوٹھا ہی بوجہ نکل و قطع مسافت کی سیر راہوں چرکی اور بیچ و
عسبہ! و زفرم اور مقام کی اور بیچ و شہر چہاں کی اور بیچ و صف چہاں کہ اندر اول و حد کہ کیا ہی اور مانند گائی عورتوں کی و سنی اس کی اور انڈا
سبب ہی کہ سالم ہو ذکر خوش و محرمات بلکہ مستحب کہ اور غنا کا ہی و پر اعمال کے کہ اگر گنہ خرم فی کتاب استماع اور کہا ہی اور علماء نے کہ قائل ہیں جہت
غنا کی کہ روایت کیا گیا ہی غنا اور سماع اکثر صحابہ و تابعین و ترمذی و ابی نعیم و دار عالماء محدثین و علماء دین کے صاحب ہا و فتویٰ کی ہیں و کہا ہی کہ
انکہ بعضی ان کا جی بوالفاظ تغلیط کی دارد ہونی میں محمود ہیں اور غنا پر کہ مسلمین نے خلاف شریعت یعنی مثل فرامیر وغیرہ کی یہ بات ہی اس کی
کہ تا تطبیق حاصل ہو جاوے درمیان قول و فعل کی کہ اگر لہجہ ہی ستا غنا کا اور خوش رکھنا اس کا منقول ہے اور قول ہے

اور فعل مشایخ طریقت کمالی اور پچھلون کی یہی مختلف الہامیں سماع کی اکثر شیخ متقدمین میں حاکمیت کی کہ اوستا طریقت کی اور سہ ماہی حق کی ہیں
 طریقہ جتنا بجا ہی اور پچھلے شاخین کی روشن سماع کی شروع ہوئی شیخ حماد باسک معتدلی وقت و تشریح طریقہ قادریہ کی ہیں ایک اور وجہ کتب کی نماز
 کو جاتی تھی ناگاہ درمیان راہ کی آواز گانگی ذکی کا نہیں پہنچی تھیں گئی اور کہا آج کو نسی حسیست مجسمی وجود میں آئی کہ او کی منزل میں تامل س
 بلا کی مبتلا ہوا میں ہر چند اپنی نفس میں تلک کیا کوئی بات گناہ کی نیابی جب گہر میں آئی تو تحقیق اس امر کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ یہاں تصور بردار
 خریدتا تھا فرمایا یہی امر تھا کہ بسبب شغلی اور کمالی گرفتار ہوا میں اور کلام حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ کی ہر گز است اسکی معلوم ہوئی تھی اور پچھلی کمالی
 شعلہ غنائی کہا کہ اگر احتیج ہی وہ کہا لوگوں فی زلیخا نہیں بعد حق کی مگر ضلال در کہا کہ کفایت کرنا ہی سچا راست او کیلئے یہ کہہ ہی او میں شہر
 طبع اور اوٹھا نا شہوت کا اور خواہش طرف عورتوں کی اور عورت نفس کے اور خوشی اور سبکی عقل کی در ذمہ او مشغول ہونا ساتھ ذکر خدا کی
 خوشتر اور سالم تر ہی اور کمالی کو کریمان لایا ہی تہہ خدا کی اور در آخرت کی اور شیخ ابوالحسن ذلی سی کہ امام اور حلقہ سلسلہ شاذلیہ کی ہیں آیا ہی کہ
 فرمایا جو کہ سماع کرتی ہیں اور کہا ناظرا ملوں کا کہا میں ہیں ان میں شہید ہوا یہ کہ ہی کہ قرآن مجید میں فرمایا ہی اللہ تعالیٰ شہادتوں کے لکھنے والوں کے
 اور امام غزالی نے لکھا ہی کہ سماع کئی قسم پر ایک سلام محض وہ جو ان کی لپی ہی کہ غالباً ہی ہی اور شہوت ذہنی کی پس نہیں حرکت دیتا سماع و نگو مکر وہ
 چیز کہ غالباً ہی دلوں ذکی برصفت است اور دوسرے مکر وہ و دواؤں شخص کے لپی ہی کہ کر ہی اور کو عادت اکثر اوقات میں بطریق لہو کی اور تیسری سماع وہ
 او کی ایسی ہے کہ نہ محظوظ و مطلق او کی مکرزات اوٹھا نا ساتھ آواز خوش کی اور چوتھی مندوب او کی ایسی ہے کہ غالباً وسیع جہلہ لہو تعالیٰ کی اور نہ حرکت
 دی اور کو سماع سوا کھفتا پاک اور برزگوار مشایخ چشتیہ صحر کی سماع سنتی تھی لیکن جلیلا و شہر اظہار و ادب اور اکثر اوقات قبول تہیز
 سننے تھی کہ وجہ اختیار و نامحرمون ہی خالی ہونا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین ابراہیم بس سرور ہی سنتی تھی لیکن کلمے مجلس میں فرمایا اور
 مانی تھی درباروں کو اس منع فرمائی حال کلام یہ کہ مقرر اور مشہور درمیان صوفیہ کی کہ قابل ساتھ سماع کی ہیں یہ کہ سماع اہل کی لپی سماع
 ہے اور بیان کسی میں شرائط اہل دلی ہی اور عین کی ہیں اہل دلی و کمالی و حقیقت حال کی جو کچھ کمالی قوال سی سچی جاتی ہی یہ کہ ہی کہ انکار فقہاء اور
 اکابر اولیا کا راجع ساتھ غیر شروع کی ہی کہ خفا کی ساتھ فرامیر اور مجموعہ بانی ہوں اور ساتھ قصد لہو اور خواہش نفسانی کی ہی ہوا اور نفس
 راگ کہ حقیقت او کی آواز خوش ہی مجموعہ نہیں کہ وہ مصلح الہل ہی اور راگ میں جلیبی مفاسد میں مصالحہ ہی ہیں اکثر دل کو نرم کرنا ہی اور
 ذوق اور شوق اور حلاوت و تشریح عبادت میں بدکار تا ہی حتی کہ بعد کو نکو شود ہمین خوب ہوا ہی لیکن ہمیشگی کرنی اور در ہی طریقہ اتباع
 اکابر سلف اور شایعہ کہ سبب دت کرنی او کیلئے لذت و مسکون عبادت اور ریاضت پر ترجیح دین اور ساتھ فریب ذکر نفس و شیطاں کی اطاعت شہر
 ان کی نظر میں سبک ہوا و قصور و قوت راہ پاوی التوہد بالمدنہ پس سماع بذاتہ مصلح ہی اور منع ہوتا ہی بسبب عواض کے یعنی ذکر عورتوں کا ہو
 یا شہر اکابر یا عورت تہہ تہہ آخر مگاتی ہوا مگر گانا ہوا فرامیر ہوا قصد لہو اور خواہش نفسانی ہی ہوا و حضور نا اہل ہوا ہمیشہ سنتا ہوا اور جو کہ
 مدعی معرفت و محبت اور حال کی ہو کہ سماع سننے نہیں اور بسبب حاصل ہونی ایک حالت کی فرمایا کہ ذوق طاعت و لذت ذکر و تلاوت سی
 محروم سنتی ہیں وہ ہی گرفتار کہ نفس و شیطاں کی ہیں کہ ان کو فریب مکر صراط مستقیم پہلے ہی نا لکھ روز بروز طریقہ دین کو در تہی ہیں اور
 رفتہ رفتہ نمازی سوا کشت برضا است کہ پچھلی نصیب و نگو نہیں ہوتا اور وہ ہی ساتھ راہ اور تکلف کی و خوف جزا کہ ہی خلائی کی کہ فی
 میں کاشکے یہہ ذوق و شوق نہوتا نماز روزہ خشک کر دین تو سلامت کہ ہی قوی تر نہ ہوا س جگہ سیر و پیر کا ہی کہ جو کچھ نہ ہوں کی کیا
 بے سند ہوگا ہمیں اتباع او کا کرنی ہیں یہ محض بہانہ اور حیلہ ہی نہ کوں جو کیا ہی بغلیہ حال در خودی کی کیا ہی و کہ ہی کیا ہی و س

مصلحت وقت کی درست تہیجی بیون کی درختوں میں شاخیں و طریقیہ نہیں تہیجی اور اجتماع خاص تہیجیت مخصوص کفرتی
 دو ذوق حال کہاں وہ مصلحت نیست کہاں نری سبکی تقلید کرتی ہیں اور باقی سب ترک ہوا مگر کثرت کونا می چند ہا شاکو پیرون کی
 ساتھ کیا نسبت اور پیرون کو اپنے کہاں غنابت اور کثاعت باب دادا کی ارش جاکر کرتی ہیں فیجلیت کی انکی حق میں صادق ہی بیہ آہہ
 انقواء اکادم ضالین فہم علی انہم بہر جون حال بیہ کہ جو کچھ کہ شائع ہوا ہی اس مانی اور ان شہر میں کہ مجلس سماع اور قص کی ازراہ ستا
 دکہانی کی اور حجابہ اور شہرہ کی مانی ہیں اور ایک جاعت اہل قص یعنی حال الانوالی مانند گوئی ساتہ دعوت اور بغیر دعوت کی بقصد شہرہ
 اور طمع اور توجہ گوئی اور بعضی ساتہ غرض حاصل کرتی نقدی یا طعام کی آتی ہیں جاشاکر موطر لقیہ پبلی زمانی میں اور کسی بزرگ سی تہیج جابر
 ہوا ان کو رد لون نی اولن بزرگون کو اپنی مانند سمجھا ہی کہ انقل فکی بطور لقا لونی کرتی ہیں خوب تابل کرین کر کیا کرتی ہیں معاذ اللہ ہم
 کیا معیشت کا کاش نام ضرر کا اپنی بزرگونی اور لباس فقیری میں ہستی شہرہ اور دیا شہرہ تغیر انکی وجہ ہے نہ تعظیم ایسی کہ تعظیم کرتی ہیں
 گو یاد اور رغبت دلائی ہی انکواس عمل پر کہ پوچھتی ہیں اپنی دلون میں در قوی ہوتی ہیں اسیر اور عجبت بیہ کہ ان باتون کو مشائخ کی
 عسولن میں قرضہ اجانی ہیں عبادا بالمدومۃ الاستعانة واللہ التجار اللہ الحمد تام ہوا کلام حضرت خیر الاسلام رحمہ اللہ **وَعَنْ**
النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو فِي يَوْمٍ الْفُطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلَ لَبَنًا وَشَا
رُوهَ الْبَحَارِيِّ اور روایت النبی کہ کہاتہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانی عید گاہ کو دن عید الفطر کی یہاں تک کہاتہی کتو
 کچھ برین اور کہاتہی کچھ برین طاق روایت کی بیہ بخاری فی **ف** جلدی فطار عید کو ایسی کرتی تا خفا لفت ہو پہلی دلون کی جیسی مضام
 میں نہ افطار کرنا وجہ ہے جیسی اسدن میں فطار کرنا وجہ ہے اور کچھ برین طاق کہاتہی یعنی تین یا پانچ یا سات یا کم اس باز یادہ اور رعایت
 طاہکی ہر امر میں خوب ہے ان المدد و تحبک یعنی الدطاق ہی دوست کہہاتہی طاق کو اور کچھ روایہ فطار ایسی کرتی کہ وہی ادوقت بخیر
 ہوئی تہیجی اور بیضون فی کہاں کہ حکمت کچھ بیرون کی کہاں میں نہ تہیجی کہ وہ شیرین ہوتی ہیں اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی خصوصاً وقت
 خلومعدہ کی بربیب روز وئی کہ صنعت ہو جائتا تھا النسی تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضای ایمان کی ہی کہاتہی علما فی جو کوئی خواب
 میں کہی شیرینی کہاتی تو تعبیر و سکی چہ کہ حلاوت ایمان و سکون نصیب ہوا شیرینی ترم کرتی ہی دل کو پس ایسی افطار شیرینی سی فضل ہے
 شرح **وَعَنْ** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عیدین خالف الطریق رواہ البخاری
 اور روایت ہی جابر ہی کہ کہاتہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا دن عید کا خفا لفت کرتی راہ میں روایت کی بیہ بخاری فی **ف**
 یعنی تشریف لجاتی اور راہ ہی اور آتی اور راہ ہی اور حکمت اس فعل میں بیہ تہیجی کہ تاگو ہی عبادت کی دین دلون راہ میں اور پستی دالی
 انکی جن جن النسل وراور کتبی ہی چہین لگی ہیں جو جابہی اور شہرہ میں دیکھتا اور حق بیہ ہی کہ بیہ احتیالات میں ہر ایک نہو جب چہ کہ
 کہا ہی اسرار کی السجائی یا رسول و سکا **وَعَنْ** البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال
اِنَّ اَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَجْعَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اصْبَحَ سَعْدًا وَمَنْ
ذِجَرَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَاِنَّهُ هُوَ شَاةٌ لِّحِمِّ عَجْزِكَ لَا هُدًى لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فِي شَيْءٍ مِّثْقَوْعٍ عَلَيْكَ
 اور روایت ہی براری کہ کہاتہی خطبہ فرمایا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دن نحر کی پس فرمایا تحقیق اول وں چیز کا کہ شہرہ کرین ہم ہر اسدن
 ہی کی بیہ ہی کہ نماز میں ہم ہر برین اور تہج کرین جس شخص نے کہ یا بیہ تقدیم نماز و خطبہ کے فجر پریس تحقیق پہنچا سنت نماز کو

عزیز لکی اور ساتھ لکی بلال ہی جس حکم کیا اور کو ساتھ ہی العید کی اور نصیحت کے اور کو اور با و دایا اور کو ثواب عذاب دایت کی یہ نسا فی ف
 اس حدیث سی یہ کہ کلا کہ خطیب کو لانی ہی یہ کہ شکی کوئی خیر نماز اور اور کمان اور برخی اور عصا کی یا نکہ کر ی آدمی برع : **و عن**
ابن عمر قال کان النبی ﷺ اذا خرج يوم العیدین طریق رجح فی عیدہ رواه الترمذی والذہبی
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ کلتی دن عید کی چہ ایک ہادی پہر رانی اور راہ سی روایت کی یہ ترمذی اور دا
 ف سبب کا پہلے فصل میں بیان ہو چکا اور جب وی عید کا کو کو نکہ کر کتا جاوی راہ میں پس صاحبین کے نزدیک و نون عید دن میں بکار کر
 اور امام عظیم کی نزدک عید الفطر میں چکی کہی اور عید قربان میں بکار کر کہی : **و عنہ** أنه اصحابہم مکث فی یوم عید
 فصل فی یوم النبی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم مکثوا فی المسجد رواه ابو داود وابن ماجہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی
 یہ کہ پہنچا صحابہ کو مینہ عید کی دن پس نماز پڑائی اور کو عید کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد میں روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ فی ف
 یعنی حضرت نماز عید کی جگہ میں پڑھتی ہو کر جب مینہ برستا ہوتا مسجد میں پڑھتی پس علوم ہو کر افضل داکر ناو اسکا جگہ میں رہا اور غرض ہوتو
 مسجد میں پڑھی اور ظاہر یہ کہ مقتدیہ چر کی کی یہ کہ نماز پڑھی عید کی مسجد احرام میں چنانچہ ان ایام میں علی عبیدہ اور ہی طح مدینہ
 میں مسجد نبوی میں پڑھتی ہیں : **و عن** ابی النضر ان رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم مکث فی
 عید الفطر و عید النحر و عید الاضحی و عید الفطر و ذکر فی الناس انہ ﷺ اور روایت ہی ابی النضر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے لکھا طرف عمرو بن حزم کی اور وہی نجران میں یہ کہ جلد پڑھ عید قربان اور ناخیر عید فطر کو اور نصیحت کر کو کو کلمہ فی خطبہ میں روایت کی
 یہ شافعی فی ف نجران نام ایک شہر کا ہی حضرت فی دایا حال کر عمر بن حزم کو بھیجا تھا ان دنوں عمر کوئی شہر برسی تھی اور کو
 نے یہ حکام کو بھیجی اور عید قربان کی جلدی کرنی کو اسلیں فرما کر بعد اسکی لوگ قربانی ذبح کرنی میں مشغول ہوں اور عید فطر میں ناخیر کو فرمایا
 اس کے کر لوگ حد فطر کا ادا کرین : **و عن** ابی جحیف بن اسد عن عمرو بن لکھ عن ابی جحیف عن النبی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم ان رجلا جاء الی النبی ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم یستسئله عن انہم راوا الجلال بالامس فامس هم ان یفطر
 و اذا اصبحوا ان یعدوا الی مصلیہم رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی جحیف عن انس سی کہ افضل کی بی بی چا
 کر تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابی دینی ہی یہ کہ راہوں فی دیکھا جائید عید کا کل پس حکم
 کیا حضرت فی صحابہ کو کہ فطر کرین اور جب صبح کرین جاوین طرف عید گاہ ہی کی روایت کی یہ ابو داود اور نسائی فی ف یعنی تیسویں شب
 کو اہل مدینہ فی جائید عید کا نہ دیکھا صحیحہ کو روزہ رکھا ایضا فہم سی ایا او سنی خبری کہ نہ ہی کل دیکھا ہی جائید حضرت فی حکم فرمایا فطر کا اور فرمایا
 کہ نماز کل پڑھیں پس کی کہ وہ بعد زوال کی ہی رقت نماز عید کا نہ تھا چنانچہ ایک دایت میں صبح ایسی اتہم قدسوا اخر الہما را و امیر عہد ہی
 امام عظیم کا وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ اوقات میں ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ من لکھا ہی کہ اگر کویشی وی
 کچھ عذر کہ باز کہی نمازی دن فطر کی پہلی زوال سی تو پڑھیں او سکودوسر دن پہلی زوال کی اور اگر باز کہی عذر نمازی دوسری دن تو
 پھر پڑھیں بخلاف عید قربان کی کہ وہ پڑھی جاوی تیسرے دن ہی اگر باز کہی عذر نمازی پہلی دن اور دوسرے دن اور ہی طرح اگر ناخیر ہو
 عید فرمایا کو دوسرے یا تیسرے دن بجا پڑھی لیکن برا ہی برع : **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابن جریج قال
 اخبرنی عطاء عن ابن عباس عن جابر بن عبد اللہ قال لا ینک یومین یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألہ

میں یعنی آنکھوں کی گرد سیاہی ہو پس لائی گئی آنحضرت الیسا دیکھتا کہ قربانی کرین ساتھ اسکی فرمایا اسی حالت میں آؤ تو چہری پہ فرمایا تیرا سسکو سسکا
پتھر کی پس تیر کی پی پہ لیا او سکود پر کلاؤنی کر لیں یا او سکود پر ارادہ کیا تو فرمایا او سکود پر کہا بسم اللہ اذبحک لے فیج کر تا ہوں ساتھ نام اسکی یا الہی
قبول کر محمدی اور آل محمدی پہ تو کیا کی ساتھ اسکی روایت کی یہ مسلم فی ف تیرا سسکو سسکو وہی تیر کر نا چہری کا سامنی جانور
کے کہ فرج کیا چاہتا ہے اسکی و سکولسی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمائی ارا ساتھ دوسری کی ایک شخص کو کر گیا اوسنی یہاں دیکر وہ ہی فرج کر نا جانور کا سامنی دوسری
جانور کی اور حضرت فی جو اس طرح کہ فرج کیا تو ارادہ اس ہی شکر کرنا ہی ثواب میں ا مت کو یہ کہ قربانی کی طرف سے کی اس کے کہ قربانی کرنا ایک
کے کی طرف سے درست نہیں ہے و عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا ما احببتم
الا ان یضرب علیکم ثم یذبح فی الذبح من الضحیٰ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
فرج کر کو کو کو کو کہ نہ تو تم پر فرج کر جہدہ دینہ یا بیشر کر روایت کی یہ مسلم فی ف شرح اس حدیث کی تفصیل کہتی ہی بیان او سکا ابو جابر ہی
کے یہ ہی کہ سنہ او تو نہیں وہ ہی کہ پوری یا پنج برس کی ہو کہ چھٹی میں شروع ہوا ہو اور گا کی پہلی میں وہ ہی کہ دوسرے کا پورا ہو کہ تیسرے
شروع ہوا ہو اور دیکری اور ذریعہ میں وہ کہ ایک برس کا اور اہر دوسرے میں شروع ہوا ہو پس ان سب کا میں سے ہونا شرط ہی قربانی کی پہی کر
ذریعہ اور بیشر کا اگر جہدہ ہی ہو تو درست ہی اور جہدہ او سکولسی ہی کہ چھ مہینے ہی زیادہ ہوا ہو اور برس روزی کم او سکا بعضوں فی کہ یہ اس
صورت میں درست ہی کہ فریہ ہوا ایسا کہ اگر سنہ میں لمجادی تو ششہ ہو کہ پہنی والی دوسری کہ وہ سنہ ہی اور اگر چوتھا اور وہ بلا ہو درست نہیں
اور حدیث کی ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر سنہ میں پہنچی یا قیمت او سکی سیر ہو تو جہدہ درست ہی اور نہیں تو نہیں لیکن فقہا کی نزدیک
یہ معمول ہی استحباب یعنی مستحب میں ہی کہ اگر سنہ میں پہنچی تو جہدہ نہ کری اور اگر کہم پہنچی تو کوئی پس اگر سیر ہو تو ہی ہی جہدہ کر لیا
تو درست ہی ہے و عن عقیبة بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاه غنما یعقیمہا علی صخا
صخا یا فبقی عنہ فذکرہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خیر بہ انت و فی روایت فقلت
یا رسول اللہ احب انی ذبحہ قال خیر و یفق علیہ اور روایت ہی عقیبة بن عامر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دیا او کو روٹر کر لیا کہ
او کو او پر صحابوں کی آنحضرت کی بطریق قربانی کی پس باقی راہ تقسیم کی ایک بیکر بکاپس کر گیا او سکود و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پر
فرمایا قربانی کر ساتھ اسکی اور ایک روایت میں ہی کہ ہاشمی یا رسول اللہ پہنچا مجا کو ایک چوڑی کا فرمایا قربانی کر ساتھ اسکی روایت کی یہ
بخاری و مسلم فی ف غنم کو دہی میں بکری کی بیکہ کو کہ قوی ہوا اور برسین نکاہا ہوا میں ٹیل ہی اور جائز ہو فی قربانی کی ساتھ بکری کی خیمہ کی
کہ برس دن کا ہو اور یہی غنم پہی راہی او بعضوں فی کہا ہی کہ غنم کو دیکری کی بھی کو کہتی ہیں جو کہ چھ مہینے ہی زیادہ کا ہو اس صورت میں
یہ حکم مخصوص نہ عقیبة بن عامر کی ہی اور کو نہیں درست اور جہدہ فی کا بیکہ جو کہ چھ مہینے ہی زیادہ کا ہو و عن جابر
ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذبح ویبھی راہ المصلیٰ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر ہی کہ
کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکر کرتی و رخبر کرتی عید گاہ میں روایت کی یہ بخاری فی ف معنی دیکر او رخبر کی باب صلوۃ العیدین کی پہلی
فصل کے اخیر میں بیان ہو چکی میں اور افضل ہی کہ قربانی کا عید گاہ میں ہے و عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال البقرۃ کعن سبعة و النحر و عن سبعة و رواہ مسلم و فی فی اللفظ اور روایت ہی جابر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
و مسلم فی فرمایا اگر گالی سات کی طرف سے کفایت کرتی ہی اور اونٹ ہی سات کی طرف سے روایت کی یہ مسلم و لا واد و فی اور لفظ میں لا واد و

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَارَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ فَلَا يَمْسَسْ مِنْ شَيْءٍ وَبَشِّرْهُ شَيْئًا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَأْخُذُكَ شَيْءٌ وَلَا يَقْلِبَنَّ طُغْرًا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ رَأَى هَذَا لَمْ يَزَلْ فِي الْحَيَّةِ وَارَادَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَيْءٍ وَلَا مِنْ اَخْفَادِهِ سَرَّاهُ مُسْتَكْمِلٌ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کا وہی اولیٰ البقرۃ کا اور ارد گرد کی بعض تنہا راہوں پر کرنیکا پس دور کر ہی بال ایسی اور ناخون اپنی ذرا ہی اور بیچ ایک دہائی کی پس لیوی بال اور نہ رشواوی ناخون اور بیچ ایک دہائی کی ہی کہ جو شخص دیکھی جائے بقرۃ کا اور ارد گرد کی قربانی کا پس لیوی بال اپنی اور نہ ناخون اپنی روایت کی یہ سلمہ فی ف بال غیر دینی کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام مانگو ساتھ ورنہ ہی امین تنزیہی ہی پس لینا بالون وغیرہ کا مستحب اور خلاف سکا ترک الی ہی اور امام شافعی کی نزدیک خلاف اس کا کہ وہ ہی ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ اَوْ اَعْمَلٍ الصَّالِحِ فِيهِمْ اَحَبُّ اِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْاَيَّامِ الْحَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَأَيِّ اَيَّامٍ سَبَّحْتَ اللَّهُ قَالَ وَلَا اِيَّامًا فِي سَبِّهِ لَكَ اَلَا رَجُلٌ خَرَجَ يَبْقِيَتُهُ وَقَالَ لَهُ فَلَمْ يَنْجُ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ عمل نیک سے بہت محبوب ہو طرف اللہ کی ان دنوں سے کہ بقرۃ کا جو کہا صحابہ بنی یا رسول اللہ اور نہ جہا دہج راہ خدا کی کہ بیچ غیر ان ایام کی واقع ہو محبوب تر ہی طرف اللہ کی ان دنوں کی اعمال ہی فرمایا اور نہ جہا دہج راہ خدا کی یعنی وہ ہی ان دنوں کی اعمال کی برا نہیں مگر جہا دوس شخص کا کہ نکلا ساتھ اس کی اور ال اپنی کی پس بہر انسانی کسی چیز کی روایت کی یہ بخاری فی ف یعنی اگر ایسا جہا دہج کہ جان و مال سب مان کام آدمی البتہ فضل و محبوب تر ہی ان دنوں کی اعمال سے اس کے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کی اور شاید کہ مراد یہ ہے کہ نیک عمل کرنے ان دنوں میں بہت محبوب ہیں سوا اعمال و رضائ کی اور دنوں کی اعمال یہ کہ رمضان شریف کی اعمال حبیبین باعتبار فرض روزی اور البتہ القدر ہو سکی و میں اور اعمال اس درہ کی حبیبین باعتبار ہونی عرف کی ان اعمال حج کی میں یسع رسولنا فی **الفصل الثالث** فصل دوسری **عن** جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر كبشيتن اقرنين امكحبتن موجهين فلبسا وجههما قال النبي وجعت وجهي للذي فطنت السموات واكرض على ملأه ابراهيم خبيفا وما انا من البشر كين ان صلواتي وكسبي وحياتي ومما في لله رب العالمين لا شريك لك وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم منك ولك عن جابر وأما من ينسب الله في الله اكبر ثم لا يرجع رواه احمد وابوداود وابن ماجه والدارقطني وفي رواية لاجل والي داود والترمذي وشذوذ بيبه وقال نسيم لله قاله اكبر الله هذه عني وعن ابي جابر من روایت ہی جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن دہج کی یعنی عید قربان کی دودنی سینک دایا بلخصی پس جبکہ رو بہ قبلہ کیا او کو کہا تحقیق میں متوجہ کرنا ہوں منہ اپنا و اس کی کہ پیدا کیا یا تو کو اور زمین کو در حالیکہ او پر دین ابراہیم کی ہوں در حالیکہ وہ توحید کرنی والی ہیں اور نہیں ہیں مشرکوں سے تحقیق نماز میری اور تمام عبادت میری اور نہ گناہی میری اور نہ مایہ خالص اسطی اللہ پروردگار عالموں کی نہیں کوئی شریک اسطی او کی اور ساتھ و کسی حکم کیا ہونین و نیز مسلمانوں سے ہوں الہی یہ قربانی تیر سی عطا ہی اور خالص تیر سی رضا کی یہی ہی قبول کر میری اور ہمت او کی سی ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی ہے و جبکہ روایت کی یہ احمد والوداودا و ابن ماجہ و دارقطنی ابی جابر ایک دہائی دہج کی اور نہ زمین کی یہ سلمہ

فرج کی حضرت فی سائہ تہمتی کی اور کہا لیسہ الدوا لکیر یا الہی یہ سیر طوف سچا اور اسکی طرف ہی کہ نہیں قرآنکی است یہ سیر طوف مراد
 خصی سی و وہی کہ بطن اسکی کو کمر شہوت کہودی تہی یہہ دخل نقصان کی نہیں بلکہ لیسہ خاصی فریب ہوتا ہی اور کوشش اسکا لذت ہوتا ہی اور نہ ہر
 میں سیر کوششی اختلاف کیا ہی علماری کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوہ کی کسی شریعت پر عبادہ کرتی تھی بعضوں نے کہا ہی حضرت اباسیم
 کہ شریعت بعضوں نے کہا حضرت موسیٰ علی شریعت بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر اور صحیحہ یہ کہ کسی شریعت پر نہیں
 عبادہ کرتی تھی بلکہ موافق اپنی فہم والہام کی کرتی تھی ایمان لے کر گئی تھی دینیں عبادت کی بت کی کہی اجاڑا اور عبادہ اولیٰ خیر معلوم ہو
 ہو اور محمد سی و راست اوکی سی یہہ مشارکہ یا تو محمول ثواب پر یعنی حضرت فی ثواب قربانی کی حسین است کو ہی شریکیا یا محمول حقیقتہ پر ہی
 اس صورت میں یہیضا لخص حضرت کی سی ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ ایک نہ حضرت فی سی ہی کی اور ایک نہ ضعیفہ سیر طوف سی و اس
 حدیث سی معلوم ہوا کہ حسب قربانی کرانی ہی ہائے اگر دہر ہوا و سپر اگر عودہ ہو ع و حکن حکنش قال راکت علیا یضحی
 یککشین فقلت لہ ما ہذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا
 اضحی عنہ رواہ ابو داؤد و دروکی الشریعہ فی حقاہ اور روایت ہی حش کہ کہا دیکھا میں حضرت
 علی کو کہ قربانی کرنی تھی دو فی پس کہا میں دہر علی وکی کیا ہی یہی ہی کافی نو ایک نہ ہی ہی قربانی میں دیکھوں کرنی ہو پس فرمایا حضرت علی
 کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حشیت ذوالی تھی بلکہ یہ کہ قربانی کر دین وکی طرف یعنی بعد وفات وکی پس میں سیر با کراہوں وکی طرف روایت
 کہ یہاں بودا و دینی اور روایت کی نزدیکی فی انداز اسکی حضرت علی با تو سوا قربانی ایسی کی کہ نہ قربانی ہی ہو کہ حضرت کی طرف کیجئے حضرت دروکر
 حال ہی نہیں ایسا یہ طرف سیر ہی ہوں یا کہ حضرت کی طرف اور ظاہر یہ کہ ہمیشہ ہوں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی سیر کہ جائز ہی قربانی کرنی سیر کی طرف
 سے اور بعضی علماء جائز نہیں کہتی کہا ابن مبارک کہ کوفت مکہ ہا ہوں یہ کہ بعد جاجا وی سیر کی طرف سی و قربانی کیجا وی پس کہ قربانی کر کہ
 اسکی طرف سی تو یہ کہا وی اسکی کچھ اور بعد وی بالکل منع و حکن علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان نکتشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلہ ولا مکابرة ولا شرفاء ولا خرفاء رواہ الترمذی و ابوداؤد
 والشیاف والذراہی وابن ماجہ وانتهت مراد ایضا فی قولہ والاذن
 اور روایت ہی حضرت علی رضی کہا حکم کیا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ خوب کہیں ہم فرمایا کی گاہہ وکلا کہ کہ او میں لیا نقصان ہو
 کہ سبب اگر قربانی درست نہ ہو اور یہ کہ نہ قربانی کریں ہم ساتھ ہر جانور کی کہ کہ ہو کان گلی طرف سی یا بچہ کی طرف اور نہ او میں جانور کو اسکی کان
 چہی چھو ہوں یا یا یہی ہوں گول روایت کی یہہ نزدیکی ابوداؤد اور نسائی اور دار سے اور ابن جریر اور تمام ہوں روایت ابن جریر کی تا قول
 والاذن و نہیں جانور نہ کشتافی کی قربانی کرنی ساتھ ہر کی کہ کہ ہو ہوڑا سا کان ہو اسکا اور نہ وہ کہ ضعیفہ کی جائز ہی کہ کہ ہو کہ
 اور ہی کہا علی وکی کہ عمل کیا ہی شافعی فی حدیث پر اور جو کہہ ابو حنیفہ کی کہا ہی وہ جو بات ہے اسکی کہ حاصل ہو جاتی ہی ساتھ وکی تطبیق در میان
 اسحدیث کی و حدیث قتادہ کی کہ ہا سنا میں بن کلیب کہ ہا سنا میں حضرت علی سی کہ قربانی ہی منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی عضبا
 زن اور اذن ہی کہا قتادہ فی پس کہا میں سعید بن سبیب سی کہ ہا ہی عضبا اذن کہا وہ کہ ہا ہوا ہو جسکا اذان کا یا اذہی سی زیادہ
 اور حال مذہب یہ کہ ہا نہیں جان ہی قربانی ساتھ ہا اذن کہ کہ کی سبب ہوا اکثر یعنی اذہی سی زیادہ اور جسکا اذان کا ہو اور میں جانور
 ہے اور نہیں جانور ہی وہ کہ جسکی کان غلطی ہوں اور نہ دم کا اذن کا وکتہ ہی ہا اور اعتبار کیا جاتا ہی نہیں ہی جو کہہ اعتبار کیا جاتا ہی کان میں

فی سفیر مختصر الکلی فاشترکوا فی البعثة سبعة وفي البعثة عشرة رواه الترمذی والنسائی وابن ماجه
 وقال الترمذی هذا حديث حسن وعبد بن عباس کہ کہانی ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر
 پس ائحد قرآن پس شریعت کی ہم گائی میں سات اور اون میں دس است کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی اور کہا ترمذی کی یہ حدیث
 حسن غریب **ف** اسحق بن راہویہ نے عمل کیا ہی اس پر کہ اولیٰ نزدیک یکا دن میں جس کو شریک ہونا قرآنی کی ایسی جائز ہی اور
 اور علماء کی نزدیک سے منسوخ ہی ساتھ وحدیث کی کہ اوپر گزری کہ گاشی سات طیر فسی اور اون میں سات یک طرف ہی **و** **ع** غاشیہ
 قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عجل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الي الله من اوراق
 اللهم والله كياتي يوم القيمة يقر ونها واشعارها واظلالها وان الله كيف يعجز من الله بكان
 قبل ان يعجز يا كرض فكتبنا بها انفسا رواه الترمذی وابن ماجه اور روایت ہی عائشہ
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن شریک کہ محبوب ہونے نزدیک اس کی جاری کرنی خون کی سی اور تحقیق وہ
 جا نوز دیکر کیا ہوا او یکا دن قیامت کی ساتھ سینگون اور بالون اور کھڑوں اپنی کی اور تحقیق خون قرآنی کا البتہ قبول ہوتا ہی جناب ہمیں پہلی آ
 گزری زمین یعنی نزدیک سے ملکر فیج کی پس خوش کر ساتھ اس کی انصون کو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ **ف** کہا زین العریض کہ منو
 یہ میں کہ فضل عبادون میں دیکر کی یہاں خون قرآنی کا ہی اور وہ اوگی دن قیامت کی جسکے ہی دنیا میں بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ ہو بلہ
 او کی ہر عضو کا اور سواری ہوا او کی بل صراط پر اور پس خوش کر یعنی جبرائیل نے کہ اللہ تعالیٰ قبول کرنا ہی او کو اور دیتا ہی او پر ثواب بہت پر
 جائز ہی کہ ہون انفس تنہا ہی ساتھ فرما ہی خوش کر است کر نیوالی و طلی و سکی **و** **ع** ابن ماجہ کہ قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ما من ايام احب الى الله ان يتغدى له فيها من عشر ذي الحجة يعدل حبيبام كل
 يوم منها بصيام سنة وقيام كل ليلة منها بعبادة ليلة القدر رواه الترمذی
 وابن ماجه وقال الترمذی اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نہیں کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طواف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی او میں دس دن کچھ کسی برائی جانی میں روزی ہزون کی اون میں
 سے ساتھ روزن برین کی اور قیام ہر شریک اون میں سی بری قیام شریک کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ کی اور کہا ترمذی فی اسناد
 اس حدیث کی ضعیف ہی **ف** اسے عبادت کرنی اس میں محبوب تر ہی عبادہ کر نیسی اور روزن میں جو عبادہ کہ ہو خصوصاً قرآنی کرنی
 کہ فضل اور محبوب تر اور علمو نیسی ہی اور روزی ہر دن کی اون میں سی جانی اول و بچہ سی عرفہ کا اور ہر عشرہ کی فضل ہونی کا بیان پہلی فصل کر
 اخیر میں گزرجا ہی **و** **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری عن جندب بن عبد الله قال شهدت ابا
 يوم النحر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر يعد ان صلى وقص من صلواتي وسلم فاذا هو برب
 تحمدا صلاحي قد دبحت قبل ان يعمر من صلواتي فقال مركان ذبح قبل ان يصلي او نصلي
 فليذبح مكاها اخرى وفي رواية قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ثم سخط
 ثم ذبح وقال من كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي فليذبح اخرى مكاها ومن لم يذبح فليذبح
 باسم الله متفق عليه اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سی کہ کہا حاضر ہوا میں عید قرآن میں کہ دن نحر کا ہی یعنی قرآنی کا ساتھ رسول خدا

اَكْبَرُ لَيْتَ فِي كُلِّ عَامٍ اُحْيِيَهُ وَعَيَّرَهُ هَلْ تَذَرُونَ مَا الْعَيَّرُوهُ هِيَ الَّتِي تَسْمَعُ بِهَا الرَّجْبِيَّةُ رَوَاهُ
 التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّشَانِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ضَعِيفٌ
 اَلْاَسَنَادُ قَالَ ابُو دَاوُدَ وَالْعَيَّرَهُ مَكْسُوحَةٌ اور وابت ہی حضرت بن تیمی سی کہہا ہی ہم نہیں بوالی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت بن یعنی بیچ حجۃ الوداع کی پس بنامی حضرت کو کہ فرمائی ہی ای لوگو تحقیق ہر گز واپس ہر سال بن قربانی کنی واجب اور عقیقہ و
 کرنا کیا جانتی ہو تم کیا ہی غمزدہ وہ ہی کہ نام کہتی ہو اسکا جدیدہ روایت کی یہ ترمذی البوداد اور لسان ابن ماجہ فی اور کہا ترمذی نے
 یہ حدیث غریب ضعیف لاسناد اور کہا البوداد فی غیر منسوخ ہی **الفصل الثالث** فصل فی سیرہ عن عبد اللہ بن
 عمر ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٌ ثَلَاثَةٌ اَمْرٌ اَعْلَى عَيْنًا جَعَلَهُ اللَّهُ هَذِهِ اَلْاُمَّةُ
 قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَأَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اَلْمِصْبَحَةَ اَنْتَى اَقَامَ صَحْحِي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ
 خُذْ مِنْ شَجَرِكَ وَاظْفَارِكَ وَتَقَصِّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقْ عَانَتَكَ فَذَلِكَ تَعَامُ اُحْيِيَهُ
 عِنْدَ اللَّهِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتَّشَانِيُّ **روایت ہی عبد اللہ بن عمر ؓ کی کہہا فرمایا رسول**
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم کیا گیا میں ہر دن عید قربان کی بہرہ نہیں اور میں اسکو عید منفر کیا ہی اسکو اللہ فی عید واصلی اس است
کہ عرض کیا واصلی حضرت کی ایک شخص ای رسول خدا کی خبر دو جگو اگر بناؤں میں مگر منیہ ما دو کیا فرمائی کروں میں اسکو فرمایا کہ نہیں لیکن میں
کہو بال ہی اور ناخون اپنی اور کز و التوسین ای ابو موسیٰ قال زینا فابنی کی پس ہی ہر پور قربانی تیری نزدیک نہ کی اپنی ثواب برائی کا شکا
روایت کی یہ البوداد اور تشانی ؓ منیہ مشق ہی غریب یعنی عطا کی عربین عا دہ ہی کہ انوشی دو دولی محتاجو بنکود ہی تہی ساتھ وہ
اور شہم اور بچوں و سکیلی فائدہ اوہا میں وقت احتیل جہک بعد حاجت رسو کی پس میں اسکو منیہ کہتی ہی پس اس شخص کا پس اس طرح
جانور تھا اوستی اجازت اسکی قربانی کرنا چاہی حضرت نے اسکو منہ فرمایا اسکی اسکی باس کی چیز سوار اسکی نہی کہ استقاع اوہا نا ساتھ اور
پھر ظاہر حدیث ہی معلوم ہوا ہی کہ قربانی واجب ہر جائز نہیں و سہی ای کہہا ہی ایک حاجت فی سلف ہی کہ واجب قربانی نہان تک
کہ تک است پر ہی اور جمہور کی نزدیک تنگدست پر حسب ہر نافرمانی کا اور کہا ابو حنیفہ فی کہ نہیں واجب ہر گز اس کے مال کے نقصا
کا اور جمہور کے نزدیک سنت مکر وہی شرح باب صلوات الخسفی باب ہر بیان نماز خسوف کی ف مشہور لغت
میں یہ کہ خسوف کہتی ہیں چاند گہن کو اور خسوف کہتی ہیں سورج گہن کو اور ہر باب میں سبب میں سورج گہن ہی کی آئی ہیں سوا ہی دوسرے
حدیث کی کہ وہ متصل ہی چاند گہن کو پس ولی نہا کہتا مولن لفظ کسبہ کا بدلی خسوف کی و بعضون فی لفظ خسوف کا دونو جای استعمال کیا
چاند گہن میں ہے اور سورج گہن میں ہے اور بعضون ہی طرح لفظ خسوف کو دونو جای استعمال کیا ہی اور نماز سورج گہن کے سنت ہر دیکہ جمہور
سے بلا خلا ف و ہر جاری نزدیک نماز سورج گہن کے دو کو بت میں حاجت بنیر خطبہ کے اور چاند گہن میں حاجت نہیں ہر ایک جدا پڑ ہی اور نزدیک
شافعی کی دونو انہہ حاجت از خطبہ کے میں ؓ شرح **الفصل الاول فصل فی عی عن عائشہ ؓ قالت ان**
التَّشْمِسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادٍ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ مُجَامِعَةً فَقَامَ فَصَلَّى
اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَارْبَعٍ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَ
لَا سَجْدَةً سَجُودًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ مِنْهُ قِيلَ عَيْنُكَ **روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق سورج گہا ہر نماز**

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بعد حجۃ کی پس بھیجا ایک چغڑا لی کہ بکری نماز جمعہ کی توالی ہی پس آگئی طبری حضرت پس نماز چار رکوع کی
دور رکعت میں اور چار سجدی کی کہا عائشہؓ فی نہیں کو کھڑا یعنی کو کھڑا کہ ہو دراز تر اوس رکوع اور سجدی
کرنا خسوف میں کیا یعنی یعنی یہ سب دراز تھی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی و سنت ہی بکرا ان میں اس طرح اصولہ و
خصوصاً جب لوگ جمع ہوئی ہوں اور اجماع ہی علما کا سپر کر پڑی جاوی یہہ نماز جماعت مسجد جامع میں بعد گا وین ورنہ طبری جاوی
اوقات مکر وہیہ میں اور چار رکوع اور چار سجدی یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع کی اور دو دو سجدی اور امام ابو حنیفہؒ کی نزدیک ہر رکعت
میں ایک ایک رکوع ہی مثل و نمازوں کی دلیل و کئی حدیثیں ہیں کہ اونی ایک ایک رکوع ثابت ہوتا ہی بلکہ ایک حدیث قول ہی
وار و ہوئی ہی اور جہاں قول و فعل جمع ہوتی ہیں تو قول کو مقدم کہتی ہیں فعل پر جمع و عتہا قالت جھک الشیء صحتہ
اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الخسوف یقرأ ۱۰۰ مرتبہ متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہؓ لکھتے ہی کہ کہا بکرا کر پڑی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز خسوف میں یعنی چاند میں قرآنہ اپنی روایت کی یہہ بخاری و مسلم فی و عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس
الخسوف الشمس علی عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والتاسعة فقام قیاماً طویلاً نحو من قرأ ۱۰۰ سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعاً طویلاً ثم رفع فقام
قیاماً طویلاً وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعاً طویلاً وهو دون الركوع الاول ثم
رفع ثم سجد ثم قام قیاماً طویلاً وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعاً طویلاً وهو دون
الركوع الاول ثم رفع فقام قیاماً طویلاً وهو دون القیام الاول ثم رکع رکوعاً طویلاً
وهو دون الركوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرفت وقد تجلّت الشمس فقال اب
الشمس والقمر آیات من آیات اللہ لا یحسب ان لموت احدهما حیاتیہ فاذا رأيتم ذلك
فادکروا اللہ قالوا یا رسول اللہ رأینا کتنا کنت شکیاً فی مقامک هذا ثم رأینا کتنا کنت فقال
انی رأیت الجنة فتناولت منها عنقوداً و لى اخذتہ کاکلمہ منذ ما بقیت الدنیا و رأیت النار
فلم اراک لعم منظرک قط ان بن حنیفہؓ اکث اهلها النساء فقال یا رسول اللہ قال یکفر
قین یکفر من باللہ قال یکفرون العشیبن ویکفرون الاحسان لى احسنت لى اخلص
اللہ ثم رأت منک شیئاً قالت ما رأیت منک خیراً قط متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس کہ کہا لہا
سج زانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز طبری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگون فی ساتھ و کئی پس کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد
سورہ بقرہ کی یعنی تھی ویر کہہ رہی کرا و میں سورہ بقرہ و چہ کہیں پھر رکوع کیا رکوع دراز پھر پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد
پہلی پھر رکوع کیا رکوع دراز و رکوع کیا رکوع پہلی پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد
رکوع کیا رکوع دراز و رکوع کیا رکوع پہلی پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد
رکوع کیا رکوع دراز و رکوع کیا رکوع پہلی پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد پھر کھڑی ہو کر ہونا دراز و سجد
خدا کی ہی نہیں ہی یہہ دونو داسطی مری کیسی اور نہ پڑا تو کیسے لڑکے دیکھتے ہی پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہ فی ای رسول خدا کی دیکھتے

الائق ہی ذکر الکرنا اور سجود کرنا زور کیا منقطع ہوئی بکریا و نیکی ناکردن ہو غذا البیب کت ذکر اور نماز کی اور سجود کر یعنی نماز پڑھو اور وضو کر
کہا مراد فقط سجود ہی ہی اور کہا طبعی کے لفظ آیت مطلق ہی پس اگر ارادہ کیا جاوی ساتھ و کسی خسوف آفتاب و چاند کا پس مراد ساتھ
سجود کی نماز ہی اور اگر ہو غیر اسکی مانند طبعی باد تذاور زلزلی اور سوارانکی کی پس سجود متعارف مراد ہی اور جائز ہی حل نماز پر ہی اس
کہ آیا ہی ہی کہ جب پیش آنحضرت ملو کوئی امر نماز پڑھتی انتہی کہا این ہام کہ بیچ بسبوط شیخ الاسلام کی ہی کہ کھانچ مار گئی یا باد تذاور کی پڑھنا
نماز کا اچھا ہی اور ابن عباس ہی کہ انہوں فی نماز پڑھ ہی زلزلی ہی البصر میں شرح برع : **الفصل الثالث فصل تسبیح**
عن ابی بن کعب قال انکسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم
فقر سورة من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقر السورة من الطول
ثم قام خمس ركعات وسجد سجدتين ثم سجد سجدتين مستقبلاً القبلة يد معي حتى تجلي كسوفاً وراه
روایت ہی ابی بن کعب کہ کہا گیا آفتاب بچہ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھائی حضرت فی صحابہ کو پس پڑا ایک سورہ
لئے سورہ توہمین سی اور رکوع کی پانچ اور سجدی کی دو سجود پھر کھڑی ہوئی دوسری رکعت میں پھر پڑھی ایک سورہ یعنی سورہ تہین
پھر رکوع کی پانچ اور سجدی کی دو پھر پڑھی وہ جسکیکہ ہی یعنی بیٹہ نماز پر سامتی قبلہ کی دعا راگلتی بیان تاکہ جا تا راگلتی آفتاب کا
نقل کی یہہ البوداودنی : **عن النعمان بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم**
وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ذلك اليوم يا أيها الناس انكسفت الشمس وراة ابو داود وفي رواية
النسائي ان النبي صلى الله عليه وسلم حين انكسفت الشمس مثل صلواتيكم ويا أيها الناس انكسفت الشمس وراة ابو داود وفي رواية
في آخره ان النبي صلى الله عليه وسلم حين انكسفت الشمس مثل صلواتيكم ويا أيها الناس انكسفت الشمس وراة ابو داود وفي رواية
ان اهل الجاهلية كانوا يقولون ان الشمس والقمر لا يخسفان الا لموت عظيم من عظماء اهل الارض
فلا الشمس والقمر لا يخسفان لموت احد ولا لموت اثنين ولكلهم ما خليفان من خلقه يحدث
الله في خلقه ما شاء فاني لما انكسفت فصلى حتى تجلي او يحدث الله امراً واه
النسائي اور روایت ہی نعمان بن بشیر کہ کہا گیا آفتاب ان حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہیں پس شروع
کے حضرت فی نماز پڑھتی دو رکعت یعنی دو رکعت پڑھیں جب کہا کہ کہلا آفتاب اور پڑھیں طرح پڑھتی رہی گھن تک اور راگلتی یعنی البوداودنی
سے یہہ دعا کر روشن کردی آفتاب یا بوجہی لوگون سی کہلنا آفتاب کا یعنی جب پڑھ گیتی دو رکعت بوجہی کہ کہا کہل گیا گھن کرنی رہی یہہ
بیان تاکہ روشن ہوا آفتاب قبل کی یہہ البوداودنی اور بیچ روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی پڑھی نماز و سوفت کہ کہا آفتاب
مانند نماز ہزاری کی رکوع کرتی تھی اور سجود کرتی تھی اور بیچ روایت نسائی کی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکلی البکر و جلدی کرتی ہوئی طرقت
مسبحہ اور طالین کہ تحقیق کہا تھا آفتاب پس نماز پڑھی بیان تاکہ روشن ہوا آفتاب جب کہ تحقیق ارجح البیت کی تھی کہ تحقیق سورج اور جلال
تہیں گیتی مگر دھڑی مرنی بڑی کی بڑی سردار دن اہل زمین کی سہی در حال یہہ کہ سورج اور چاند نہیں گیتی وسطی مرنی کیسی اور بیدار ہوئی
کیسی و لیکن یہہ دونو مخلوق ہیں اللہ کی مخلوق نہیں پیدا کرنا ہی البیہرہ مخلوق ہی کی جو چاہتا ہی یعنی کسوف و دروخی اور اندھیرا پس
کوئی ساون دونو نہیں ہی گیتی پس نماز پڑھو بیان تاکہ روشن ہو یا پیدا کر ہی اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت نقل کی یہہ نسائی فی

فما تذاذ بهما ہی کی یعنی کئی کئی کر کے نیکو کیا گیا ایک کو کعبہ مبارک سے بہت دور کر دیا اور دوسرے کو کعبہ مبارک سے بہت قریب کر دیا اور یہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہے اور امام شافعی اور حنابلہ نے اس پر عمل کیا ہے۔

باب فی سجود الشکر باب بیس چھ بیان سجدہ شکر کی فت اختلاف کیا ہے علماء نے سجدہ شکر کی بات نہ کی کہ آیا جائز اور سنون اور واجب ہے گاہ الہی کا ہے یا نہیں جنھوں نے کہا بعت ہی و حرام اور شرع من اس کی کوہم سجدہ نہیں اور اس پر سجدہ ہی حرمت و نوجہ دینی بعد و رکی اور نزدیکی جنھوں نے کہا جائز اور مشروع ساتھ کراہت کی ہے ابو حفص کلام کی یہ ہے کہ سجدہ خارج نماز کا کشتی قسم ہے یہ ایک سجدہ ہے اور وہ سجدہ حکم سجدہ نماز کی ہے دوسرے سجدہ ملاوت کا آجین ہے خلاف نہیں سجدہ مناجات کا بعد از نماز کے ظاہر کلام اکثر علماء کا یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے چوتھا سجدہ شکر کا حامل ہوئی نعمت برادر و رفع بلا پر آمین اختلاف ہے نزدیک امام شافعی اور احمد کی سنت ہے اور قول امام محمد کا یہ ہے کہ سجدہ نماز اور حدیثین آمین بہت وارد ہیں اور نزدیک امام مالک ابو حنیفہ کی مکروہ ہے وہ کہتی ہیں کہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کے ان گنت ہیں بندہ عاجز ہی ہوئی ادا ہی شکر کی نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہے اور جو کہ قائل ہیں وہ کہتی ہیں کہ اگر نعمتوں کی نعمتیں شکر سے پیدا ہوتی ہیں تو سجدہ کی کبھی کبھی واقع ہونے والی ہے مثلاً جو اور توابع اور انوار و انیسکی و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی روایت کیا گیا ہے کہ وقت بیخبر قتل لی جہل لعین کی سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فی وقت سنی خبر قتل سیدہ کعبہ اب و حضرت علی رضی اللہ عنہ فی وقت قتل ذی القدر خارجی کی و کعب بن لکھ وقت بشارت قبول توبہ کی کہ چچی رگہ کی تھی غزوہ تبوک سے عقیقہ ہی اذکار کا ہے **وہل الیاب خال** الفصل الاول الثالث اور یہہ باخالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل ہے **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی بکر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ امر من دکان أو بئر یاہ حسن ساجداً شاکیاً للہ تعالیٰ رواہ ابو داؤد والترمذی وقال هذا حدیث حسن عن یوسف روایت ہے ابی بکر ہی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آنا دکان کو لی امر خوشی کا کہا یا راوی فی سجای لفظ بسر والی سیر یعنی امام حضرت کو کو فی امر خوشی کی جانی لیسب سکر فی مسجد و کر تو ہونے واسطی شکر گذاری اللہ تعالیٰ کی فضل کی پہلے بودا و دور ترمذی فی او کہ ترمذی فی یہ حدیث حسن غریب ہے کہ تواتر ہی ہی پہلی جامع علماء کی طرف ظاہر حدیث کی کہ مشروع کہا ہے انہوں نے سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہے تاہم کی اور علماء نے اس کہا مراد اس سجدہ کی نماز ہی اور دلیل دینی اس دلیل میں یہ حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی زمین وقت جاہت کی دو کہتین جس وقت کہ خوشخبری دی گئی فتح کی یا آئی ابو جہل کی سکر اور کہا ابو حنیفہ فی اگر لازم کر ہی بندہ سجدہ کیونکہ سجدہ نعمت کی تہو ایکی تو البتہ خالی ہو ہی سجدہ سے ایک شرتی بہر سلیعی کہ کو لی ساعت نعمت سی خالی نہیں بڑی نعمت زندگی ہی ہی کہ ہر دم کا انائی ہی نعمت ہے پس اس صورت میں بڑا خر ہے عرض کہ اس لیے او کہی نزدیک سجدہ سنت نہیں ہے **باب فی سجود الشکر** ابی جعفر ان الشکر لیس علیہ وسلم راوی رجلا من المتأخنین فحسن ساجداً رواہ الذاکر قطعی ہے سجدہ و فی شکر الشکر لفظ المصباح ہے اور روایت ہے ابی جعفر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دیکھا ایک شخص کو کہ تو زمین ہی پس گری سجدہ کرتی ہوئی روایت کی یہہ دارقطنی نے بطریق ارسال کی و شرح السنہ میں موافق لفظ مصباح کی **فت** لغاشل در زخاشی کہتی ہیں او شخص صلو کہ خدا و سکا جو ہوا ہوا نہ قصر الخافقہ او ضعیف الحکۃ ہو پس لیس شخص صلو حضرت فی دیکھ کر شکر کا کیا کہا منظر ہی کہ سنت ہے جبکہ کہی مبتدائی بلا کو سجدہ شکر کا کر ہی اللہ کے لیے اس پر کہ عافیت خدا تعالیٰ فی اس کو اوس بلا سی اور چاہی کہ پوشیدہ کر ہی سجدہ ناوہ و بختہ ہوا و جب کہی فاسق کو ظاہر کر ہی سجدہ تاکہ وہ باز آوی اور توبہ کر ہی تہی اور منقول ہی حضرت شبلی رح ہی کہ او ہون فی دیکھا ایک نیا دار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی عما اتکلت

دعا کرتی تھی اور وہاں ہی دونوں ہاتھ اپنی یعنی دعا کی لمبی اور پھیری چادر اپنی اوسوقت کراسمعی ہوتی قبلہ کی قفل کی یہہ بخاری اور مسلم کی امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نازستہ قرار کی مثل نماز عید کی ہی اور امام مالک کے نزدیک رکعت پڑھی جائے اور نماز دن کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہستقار میں نماز نہیں بلکہ دعا اور ہستقار ہی وہ کہتی ہیں کہ اگر ہستقار کا جو اکثر حیثیت میں آیا ہی نماز اور نہیں مذکور نہیں فقط دعا ہی ہی اور سخت کو پہنچا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ہستقار کیا لیں قصدا کیا دعا کو ہستقار پر اور نہ پڑھی نماز اگر نماز میں ہوتی ترک کر دیتی اور نہ علم ہونا اولو باوجود عموم بلو کی قرینہ از نبوت کی بعید اور ترک وسکا باوجود علم و سبکی بعید ہی اور لکھا ہی علامہ کہ درساتہ قول امام ابو حنیفہ کی الصلوة فی الاستسقاء یہہ کہ جماعت اور خطبہ اور خصوصیات و غیرہ صحت و در شرط نہیں اگر ہر کوئی نماز قفل پڑھی اور دعا اور عازری و ہستقار کری بہتر ہی اور فتویٰ ابن ابی دیک حنیفہ کہ صاحبین سے اس ہی کہ ثابت ہوئی یہہ نماز حضرت سی افضل یہہ کہ پڑھی پہلی رکعت میں سورہ ق یا سجر ہم ربکا لعلی و در دوسر میں قرینہ الصلوة یا غاشیہ و غرض چادر پہنچانی خال تھا لہی یا ساتہہ پیرنی حال کی کہ جیسی چادر پیرنی بللی ہی ہی بدلی قفل کی ارزانی ہو اور مینہ برسی اور طور چادر پیرنیکا یہہ کہ دونوں ہاتھ پہنچا ہی چچی چاکر کڑی ساتہہ دائیں ہاتھ ہی کی چچی کا کونا بائیں جانب اور کڑی ساتہہ بائیں ہاتھ کی چچی کا کونا دہن طرف کا اور پیرنی دونوں ہاتھ اپنی چچی پہنچا ہی کی اسطر کہ ہو کو بائیں ہاتھ کا دائیں موند ہی پر اور کو نہ بکڑا ہوا بائیں ہاتھ کا بائیں موند ہی پر پس جب کہ کچا لیں تو ہو جائینگا دایان کو نابا یا لنگ یا لایان و دو پر کا رخ چچی اور چچی کا اور اور سبلی فی لکھا ہی کہ طول حضرت کی چادر مبارک چار ہاتھ کا تھا عرض وسکا دو ہاتھ اور پشت کا تھا ع یح **عَنِ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْأَسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَنْفَعُ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ رِطْبِهِ مُتَفَرِّجًا** اور روایت ہے انس کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں وہاں ہی تھی دونوں ہاتھ اپنی ہر کسی چیز کی دعا اپنی ہی مگر ہستقار میں پس تبس و ہا ہے یہاں کہ کہا ہی جانی تھی سفیدی بغلوں و فکس لقل کی یہہ بخاری اور مسلم کی ف نہ اوٹھاتی تھی یعنی بہت نہ اوٹھاتی تھی کہ اونچی ہوئی سر اور سفیدی بغلوں کی معلوم ہوئی گئی مگر ہستقار میں اسقدا وہاں ہی کہ سفیدی بغلوں کی معلوم ہوئی یعنی اگر کڑا نہ اوٹھی ہوئی ہر بال لعل دعائیں ہاتھ وہاں ہی کی نفی نہیں اس ہی کہ ثابت ہوا ہی مستحب ہونا تو کوئی وہاں نہکا دعائیں اور لکھا ہی علامہ کہ حنیفہ مطلب دشوار اور ہارسی ہوا وہاں نا تو نکا ہی بلند ہوئے ع یح **عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَاسْتَسْقَى بِظِلِّهِ كَقِيْلَةِ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے وہیں کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مینہ مانگا پیش از کیا ساتہہ پشت و دونوں ہاتھ اپنی کی طرف مالگی روایت کی یہہ فی ف لکھا ہی علامہ کہ اگر یہہ بطریق خال نکالنی کی تھا ساتہہ بدلی حال کے جبیکہ چادر پیرنی میں تھا دشوار ہی سیر کہ پشت بر کا طرف زمین ہو اور ڈال دی جو کہ اوٹیں یعنی مینہ او بعضوں نے کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے فہر با کافر خط و غیرہ ہی پس کرے پشت انون کی طرف ہا کی دعا میں و جو کوئی انکی نعمت اللہ تعالیٰ ہی میں چاہی کہ قبلان طرف آمان کے ع یح **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا وَارْدًا لِلْخَلْقِ** اور روایت ہے کہ عائشہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے مینہ فانی یا ہی بسا خوب مینہ نفع دینی والا روایت کی یہہ بخاری و **عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِذَا كَانَ مَعَكَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ خَيْرٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْبِي صِرَاةً مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثٌ عَدِيْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اوسکو کیا نہ جانا تو فی یہ کہ اگر کہلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری انی بیشی ادم کی بانی
 مانگا یعنی تجسسی پس نہ پلایا تو فی محکو کینکا ای رب میری کس طرح بلاتا میں تجکو اور تو پلانی والا عالمو ہکا ہی یعنی تجکو
 چیز کی احتیاج نہیں نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرمایا کینا بانی مانگا تجسی بندی میری خلائی فی پس نہ پلایا تو فی اوسکو کیا نہ جانا
 تو فی یہ کہ اگر پلانا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میری روایت کی یہہ سلم فی عیادۃ مریض کی کہ نہیں
 اللہ تعالیٰ فی فرمایا کہ اگر عیادۃ کرتا پاتا مجکو نزدیک دسکی اور کہلاتا فی اور پلانیکی عین فرمایا ثواب اوسکا نزدیک میر
 اس معلوم ہوا کہ عیادۃ افضل ہی کہلاتا فی اور پلانی ہی پوع **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
دَخَلَ عَلَى أَخِي أَبِي يَعْقُوبَ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ
فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُتِيَ تَعُودُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ نَزِيهَةٌ الْعَبْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَنْ سَرَوَاهُ الْخَسَارَةَ اور روایت ہی ابن عباس ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 لگنے نزدیک گنوار کی پاس و پہلی پوجہنی حال بیمار سی اوسکی اور ہی حضرت جب جاتی ہمار پر کہ پوجہن اوسکو فرامی نہیں
 ہہ در یعنی غم نکھا اس بیمار سی اسیلی کہ پاک کر نیوالی ہی بیمار سی یعنی گنا ہو لسی اگر جا ہی الدیس فرمایا حضرت فی واسط
 اعرابی کی نہیں کچھ ڈر پاک کر نیوالی ہی یہہ بیمار سی اگر جا ہی الدہا گنوار فی ہرگز نہیں یون بلکہ تب ہی کہ جوش مانی
 ہے بوڑھی ہی بیمار سی پر ملاوگی یہہ تپا و سکو قبوٹھی یعنی مارڈائیگی پس نہ پلایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی پس مان سپر حسی ہوگا
 اب روایت کی یہہ بخاری فی **ف** اس حدیث ہی کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر تو نشر لین لیکن تعلیم
 ہے امت کی لی کہ ادنیٰ کی خبر پر ہی کیا کرین اور مان سپر حسی ہوگا یعنی غصی ہوئی حضرت اوسپر کہ یعنی ایسا ثواب
 بیمار کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکی تو فی انکار اس نعمت کا کیا ثواب یون ہین ہو و کجا حیطر
 تو کہتا ہی اسیلی کہ نہیں سے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اس نعمت سی اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کا فر ہو لیکن علما فی کہا
 کہ ظاہر یہہ کہ مسلمان تھا لیکن بوقوت اوچہ گنوار تھا بسبب شدت درد کی بتا ب ہوا کہ اس طرح کہہ بیٹھا پوع **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى امْرَأَتًا أَوْ امْرَأَةً مَسْكِيَةً يَقِينَةً يَمُّ قَالَ أَذْهَبَ
الْبَأْسُ مِنْ رَأْسِ الثَّانِيَةِ وَالشَّيْءُ أَنْتَ الشَّيْءُ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِعَاءُ لَا يَغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ بیمار ہوتا ہٹھم مین سی کوئی آدمی بہر فی اوپر
 دہنا ہٹھم اپنا بہر فرماتی و در کہ بیمار کو امی پر دروگا را دیوہ کی اور شفا دی تو ہی شفا دیوہ الا نہیں شفا کثرتا تیر
 وہ شفا کہ نہجو ہی کسی بیمار کو روایت کی یہہ بخاری اور سلم فی **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ**
هِنَّ أَوْ كَانَتْ يَهْ فَرَحَهُ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاصْبِعِهِ لِسَهُ اللَّهُ تَرَبَةً أَمْ حُضِرَ بَرَقَةً
بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انھین عائشہ سے
 کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرنا آدمی کسی چیز کی لیکن کسی عضو کی بدن اپنی سی یعنی جب کو لے رعضو دکھا
 کینکا یا ہوتا پھر یا زخم کہتی ہے صلی اللہ وسلم اشارہ کر کہ ساتھ اوشکے اپنے کے برکت حاصل

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَعُ يَدَكَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ يَأْتِيكَ مِنْ جَسَدِكَ وَقَالَ يُعْمِ اللَّهُ ثَلَاثًا وَقَالَ سَبْعَ مَكَاتٍ اَعُوذُ
 بِعَنْهُ اللَّهُ وَقَدْ دَرَيْتُهُ مِنْ شَرِّ مَا اَجَلُّ وَأَحْزَرُ قَالَ فَفَعَلْتُ قَدْ هَبَّ اللَّهُ مَا كَانَ فِي دَوَاةٍ ثُمَّ اُورِدَ ابْنُ عُمَرَ
 ابْنُ ابْنِ الْعَاصِ سَيِّدَهُ كَرَامَتُهُ فِي ثَمَكَايَتِ كِي طَرَفِ رَسُولِ خَدِصَلَّى السَّعْدِيَّةِ سَلَّمَ كِي اِيكِي دَرَدِي كِي بَاقِي نَبِي اَوَكِي
 اِبْنِي بَدْنِيْنِ بَسْ فَرَمَا اَوَسْلَى اَوَكِي رَسُولِ خَدِصَلَّى السَّعْدِيَّةِ سَلَّمَ فِي رَكْبَةٍ نَاهِيَه اِبْنَا اَوَسْ جَاجَهْ بِرَكْ وَكَبْتِي هِي بَدْنِ بَرَسِي
 اَوَرَكَبِهْ بَسْمِ السَّعْدِيْنِ بَارَا اَوَرَكَبِهْ سَاتِ بَارِبِنَاهْ مَانَكُنَا هُونِيْنِ سَاهِيَهْ غَزَاتِ السَّعْدِيْ اَوَرَقَدْرَهْ اَوَسْكِي كِي بَرَامِي اَوَسْ حَسِيْنِي
 سَهْ يَعْزِي دَرَكَبِي سِي كِي بَاتَا هُونِيْنِ اَبَا اَوَرُوْرَا هُونِيْنِ يَعْزِي زِيَا دَتِي اَوَسْكِي سِي اَبْنَدَهْ كَوَكَبَا عَثْمَانِ فِي بَسْ كِيَا سِيَهْ
 بَسْ دَوَرَكِي السَّعْدِيْ وَهِيَا رِي كِي نَبِيْ جَبِيْ نَقْلِ كِي يَهْ سَلَّمَ فِي **وَعَنْ** اَبْنِي سَعْدِيٍّ اَلْخَدَارِيُّ اَنْ جَبْرِئِيلُ اَتَى النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَسْتَكْنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ كَلِمَتِهِمْ اللَّهُ اَرْفَيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُوَدِّكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ
 اَوْعَيْنَ خَلِيْدُ اللَّهِ يَسْعِيْكَ كَلِمَتُهُمْ اللَّهُ اَرْفَيْكَ رَفَاهُ مُسْلِمٌ اَوَرَوَايَتِ هِي اَبْنِي سَعْدِيٍّ سِي يَهْ كَبْرِئِيلُ اَتَى نَبِيَّ صَلَّى الْمَدْعِيَّةِ سَلَّمَ كِي بِاَسْر
 بَسْ كَبَا اِيْ مُحَمَّدِيَا يَهِيْ تَوَسَّلْ فَرَمَا يَحْضَرَتْ فِي كَرَامَتِ كَبَا جَبْرِئِيلُ فِي سَاهِيَهْ نَامِ خَدَا كِي اَخْسُونِ بَرَهْتَا هُونِ تَجْمِيْرَ جَبْرِئِيلِ
 سَهْ كِي اَبْنَا دِيْ نَجْكَوْ رَا فِي هَرِشْخْصِ كِي سِي يَا اَنَكَبِهْ حَسْرَتِيْ اَلِكِي سِي اَلْمُشْفَا دِيْ نَجْكَوْ سَاهِيَهْ نَامِ السَّعْدِيْ مُنْتَرَبِهْتَا هُونِ تَجْمِيْرَ نَقْلِ
 كِي يَهْ سَلَّمَ فِي **وَعَنْ** اَبْنِ عُبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
 اَعِيْذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَنَّةَ وَبِقَوْلِ اِنَّ اَبَاكُمْ
 كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمَ جَبْرِئِيلَ وَاسْمَ دَوَاةٍ اَلْخَدَارِيُّ وَفِي اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْهِ بِمَا عَالَفَ النَّبِيُّ اَوَرَوَايَتِ هِي اَبْنِ
 عَبَّاسِ سِي كِي كَبَا نَبِيْ رَسُولِ خَدِصَلَّى السَّعْدِيَّةِ سَلَّمَ بِنَاهْ مِيْنِ دِيْتِيْ خَضَرَتْ حَسَنِ اَوَرَضَرَتْ حَسِيْنِ رَهْمْ كَوَسَاهِيَهْ اَسْ دَعَا كِي بِنَاهْ
 مِيْنِ دِيْتَا هُونِيْنِ نَمَكُوْ سَاهِيَهْ كَلِمَاتِ السَّعْدِيْ كِي كِي بُوْرِيْ مِيْنِ بَرَامِيْ هَرِشْطِيْطَانِ كِي سِي اَوَرَهَرَجَا نُوْرَ هَرِطَلْ مَارُوْالْنِيْ طَلَلْ
 كِيَهْ اَوَرَهَرَا اَنَكَبِهْ نَظَرُ لَكَا نِيْوَالِيْ كِي سِي اَوَرَفَرَمَاتِيْ خَضَرَتْ كِي تَخْفِيْقِ بَابِ مَتَهَارِيْ سِي عِنِيْ خَضَرَتْ اَبْرَاهِيْمِ بِنَاهْ مِيْنِ دِيْتِيْ نَبِيْ
 سَاهِيَهْ اَنِ كَلِمَاتِ كِي اَسْمَعِيْلُ وَهَتِيْ كُوْرَوَايَتِ كِي يَهْ بِنَجَارِيْ فِي اَوَرِيْجَرَا اَكْثَرِ نُسَخُوْنِ مَصَابِيْحِ كِي لَفْظِهَا كَا سَاهِيَهْ خَمْتِيْرِيْنِيْ
 كِي هِيْ فَرَمَا دَعَا كِي اَلْمَدْعِيْ كِي كِي سِي اَوَسْلَوَاتِ اَوَسْكِي اَبْنِ نَامِ پَاكِ اَوَسْكِي اَبَا كِي مِيْنِ اَوَسْكِي اَوَرَهَرِشْطِيْطَانِ سِي عِنِيْ هَرِ
 سَرَكَشِ اَوَرَحَدِيْ بَرَهْ جَانِيْوَالِيْ كِي بَرَامِيْ سِي خَوَاهْ وَهَجَنَاتِ مِيْنِ سِي هُوِيَا اَدَمِيُوْنِ مِيْنِ سِي يَا جَالُوْرِنِ مِيْنِ سِي اَوَرَنَامَهْ
 اَوَسْ جَالُوْرَ هَرِيْ كِي كَوَكَبْتِيْ هِيْنِ كِي حَسْبُ كِي كَانِيْ سِي اَدَمِيْ مَرَجَاوِيْ مَانَدَسَانِبْ وَغِيْرَهْ كِي اَوَرَحَسْ زَهَرِيْ كِي كَانِيْ سِي سَرِ
 نَهِيْنِ وَكُسُوْ سَاهِيَهْ هِيْنِ مَانَدَسَانِبْ اَوَرَزَهَرُوْرَكِي اَوَرَكَبِيْ حَشَرَاتِ اَلْاَرْضِ كَوِيْ هُوَا كَبْتِيْ مِيْنِ اَوَرَسَاهِيَهْ خَمْتِيْرِيْنِيْ كِي كَبَرِيْ هِيْ طَرَفِ دَوْرِ
 كَلِمُوْنِ كِي كِي جَسِيْرَتِيْنِ دَاخِلِ هُوَا هِيْ لِيْكِيْنِ يَهْ بَهْ كَلَفَتْ هِيْ اَسْلِيْ كَبَا هِيْ طَبِيْ فِي كِي بَرَهْ سَبَبِ سَهُوْ كَلَهْنِيْ وَاَلِيْ كِي هِيْ صَحِيْحْ سَاهِيَهْ
 خَمِيْرِيْ مَرُورِيْ كِي هِيْ بَارِعٌ **وَعَنْ** اَبْنِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُوْرِدُ اللَّهَ بِخَيْرٍ
 يَصِيْبُ مِنْهُ دَوَاةٌ اَلْخَدَارِيُّ اَوَرَوَايَتِ هِيْ اَبْنِيْ هَرِيْرَهْ سِي كِي كَبَا فَرَمَا رَسُولِ خَدِصَلَّى السَّعْدِيَّةِ سَلَّمَ فِي حَسْ شَخْصِ كُو
 كَرَا دَهْ كَرَمَاهِيْ اَلْمَدْعَالِيْ سَاهِيَهْ اَوَسْكِي هِيْلَا سِيْكَ هُوَا نَاهِيْ وَهْمَصِيْبِتِ زِدَهْ وَهْمَصِلِ حَصُوْلِ هِيْلَا فِي كِي نَقْلِ كِي يَهْ بِنَجَارِيْ
 فَرَمَا مَصِيْبِتِ كَبْتِيْ مِيْنِ هَرَا فَرَاخُوْشِ كُو بَسْ يَهْنِيْ مَصِيْبِتِ كَا سَمِيْدِيْهِ اَزَا دَهْ قَهْرِيْ كِي نَهِيْنِ هِيْ لَكَبِهْ كَبِيْ سَبَبِ

مہربانی کی ہے ہوتی ہی کہ گناہ چہرے میں اوس سی اگر صبر کری اور راضی رہی اوس پر علامت مہر کی ہے اور اگر خیر
 نزع کری اور خفا ہو وی علامت فہر کی ہے: **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصٍ وَلَا حَرْبٍ وَلَا آذَى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّكْلَةُ يَشْتَاكِيهَا إِلَّا كَفَّرَ
 اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہما کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں پہنچتا
 مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم پہا تک کہ کاٹتا پہنچا جائے یا اسی او سکو گر جہاں
 ہے اللہ تعالیٰ بسبب اوسکی گناہ اوسکی نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معانی لفظ ہم وغیرہ کی آپس میں قرینہ
 میں اور فرق ہم وغیرہ میں یہ ہے کہ ہم امر آئندہ میں ہوتا ہے کہ کوئی امر شکل در پیش رکھتا ہو اور بقصد کرنی اوسکی
 رنج کہنے اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہے حال یہ کہ سطر کا رنج مسلمان کو پہنچی باعث چہرے میں گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے: **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِي
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَوْعَكُ وَغَمًّا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ لِي أَوْعَكُ
 كَمَا يُؤْوَكَ سَرَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ لِأَنَّكَ لَأَجْرُنِ فَقَالَ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُ
 آذَى مِنْ فَدْرٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَظَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَفَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہ کہا گیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت بخانین ہی پس
 لگا یا مینی اوسکو ہاتھ اپنا پہر کہا مینی اسی رسول خدا کی آپکو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ان یختبر
 مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار و در خصوص کی تم میں سی کہا ابن مسعود فی پس کہا مینی یہ اس واسطی کہ ہو واسطی تنہا ہی دگر
 تو آپس فرمایا کہ ان پہر فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچی اوسکو ایذا مرض سی اور وہ چیز کہ سوا اوسکی مگر وہ کرنا ہی اللہ
 تعالیٰ بسبب اوسکی گناہ اوسکی جیسے جہاں تا ہی درخت پتی نبی نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا
 أَخَذَ الْوَجَمَ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہے عائشہ سے
 کہ کہا نہیں دیکھا مینی سیکو کہ بیماری اوس پر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم
 نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَامَتَيْنِ وَدَافِنَتْنِي فَلَا أَكْرَهَ شِدَّةَ الْوَلْتِ لِأَخِيذِ الْوَلْتِ
 بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْحَارِثُ. اور روایت ہے انہیں عائشہ سے کہ دافات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی در میان جگہ
 میری اور پڑی میری پس نہیں مگر وہ جانتی میں سختی موت کی واسطی سیکو کہی بچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ بخاری
 نے **ف** یعنی دافات ہوئی حضرت اوس حاملین رکبہ کہی ہوئی تھی چہرے میں خوب جانتی ہوں شدت موت اوسکی پس نہیں مگر وہ جانتی میں
 آخر یعنی ہن گمان کرتی تھی پہلی کہ سختی موت کی ہوئی ہی بسبب کثرت گناہوں کی پس جب کہی مینی سختی حضرت کی دافات کی جانا مینی آخر
 موت کی نہیں علامت بری ہوئی خانہ کی بلکہ وہ ہوئی ہی واسطی بلند ہونی درجات کی اور تہائی موت کی نہیں ہی بزرگی والا حضرت
 کو بطریق اولی ہوئی **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَالِدَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَنْفَعُ
 الرِّيحَ تَصْرِعُهَا حَرًّا وَتَعْدِلُهَا آخِرِي حَتَّى يَأْتِيَهَا أَجَلُهَا وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْخَالِدَةِ مِنَ الْجَدِيدَةِ الَّتِي لَا يُصْبِحُهَا

[illegible]

ایسا ہی سہل ہوتا ہی مقتبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیمار ہی بسبب گناہوں کی ہوتی ہی پس نادیم ہوتا ہی ورنہ نہ ہوتا ہی
گناہوں کی اور منافق کا حال بعد صحت کی ایسا ہوتا ہی جیسی وراثت کو یا نہ ما اور پھر چور دیا وہ نہیں جانتا کہ کیون باندہ او سکو
اور کیون چور یعنی منافق کو زندہ نہیں ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی ورنہ توبہ کرتا ہی پس نہیں مفید ہوتا او سکو بیمار ہی زندہ شدہ
گناہوں کا کفارہ ہوتی ہی ورنہ زمانہ آئندہ میں نصیحت ہوتی ہی فادلتک کا لانعام بل ہم اصل اولک ہم الغافلون او نہیں قسم
میں سی یعنی ہل طریقہ بیماری سی نہیں ہی سلیبی کہ نہیں مبتلا ہوا بیماری سی بلاؤں میں ع ۵ ح ۵ **وَعَنْ** **ابن مسعود** **قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَرْيَضُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَدْخُلُ فِيهِ
وَيُطَيَّبُ بِغُسْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خَالَسَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لی جو وقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر چوچنی کی لی پس و کر و غم و سپاچ بدت زندگان کی او سکی کی یں ہو کر
غم نکلیا کچھ و زمین شفا پا و یگا تو دراز ہو کی عمر تیری سی لی کہ یہ زمین پیر تاکسی چیز کو کہ مقدر ہی و خوش ہو جاتا ہی ل و کا
نقل کی یہ ترمذی علی ابن ماجہ کی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریب ہی **ف** کہہا ہی بعضوں فی متحب ہی مرض کی لی سول
کر فی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سی منقول ہی صحیحین میں کرنا سواک کا وقت انتقال کی و کہہا ہی بعضوں
کہ اس سی سہل ہوتا ہی نکلا روح کا اور اس طرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا و اسطی لنگ کی و اسطی طرح مستحب ہی ہوتا یا کیزہ
کیر و نکا و اسطی طرح پڑھنا نماز کا اور اسطی طرح نہا مستحب ہی ع ۵ ح ۵ **وَعَنْ** **سَلَمَةَ بْنِ صُهَيْدٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَوْ يَعْلَمُ فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خَالَسَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ
اور روایت ہی سلیمان بن صردس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی جب کو مارا پیٹ اوس کی فی یعنی پیٹ کی ہمار
سی مرگیا مثل استفا کی و در دستوں غیر ہما کی نہیں عذاب کیا جا و یگا سچ قراپنی کی روایت کی یہ احمد و ترمذی فی
و کہا ترمذی یہ حدیث غریب **ف** اس لی کہ بسبب سختی اس مرض کی چہر جاتی ہیں گناہ اور یہ یہید مرنہا ہی جیسکا او پر
گذر ہی چکا ہی و یہید کی حق میں صحیح مسلم میں ایک حدیث آئی ہی کہ شہید کی لی بخشی جاتی ہی ہر چیز یعنی ب گناہ سوائے
دین کی یعنی حقوق و میوں کی و اسد تعالیٰ علم ع ۵ ح ۵ **الفصل الثالث** **فضل تیسری عن** **ابن مسعود** **قَالَ**
كَانَ عَلَاءُ بْنُ يَهُوذَى يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَى أَنَا نَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ
فَفَعَلَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَتَسْتَمُ فَنُظِلُّ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطْعَمُ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْأَلُهُ فَخَذَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ
رَوَاهُ ابْنُ خَالَسَةَ روایت ہی انس سی کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس بیمار ہوا وہ پس فی اوس کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادہ کرتی تھی و سکی پس بیٹھی نزدیک سر او سکی کی یہ کہا و
و سکی مسلمان ہو تو بین کیا لڑکی فی طرف باپ اپنی کی اور وہ نہا پاس و سکی پس کہا باپ و سکی فی اطاعت کر الواقسام
کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا یہ لڑکی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتی ہی تعریف ہی اسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ بچا کر
اسکو آگ سی یعنی بسبب اسلام لانی کی نقل کی یہ بخاری فی **ف** بیٹھی نزدیک سر او سکی کی سر کی پاس بیٹھا صاحب

باعتبار المریض فی جواب المسئله
باعتبار المریض فی جواب المسئله
باعتبار المریض فی جواب المسئله
باعتبار المریض فی جواب المسئله
باعتبار المریض فی جواب المسئله

چو روینا دوا که افضل سیل کر چه دوا کرنی سنت ہی ساتھ حدیث ابی اود کی کہ کہا صحابہ بنی کیا دوا کرنی ہم فرمایا دوا کرو اس میں کہ
 اللہ تعالیٰ بنی نہیں پیدا کی ہی کوئی بیماری ہو کہ کسی سیل و سکی دوا سوا برائی کی و دوا کرنی منافی توکل کی نہیں اس میں کہ اس میں
 کرنا اسباب کا ہی و حضرت بنی ہی دوا کی ہی حال انکہ حضرت سرادین شوکلون کی و ربا وجود اس کی ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل
 کنیسیک کیا حضرت ابو بکر بنی نصیلت ہی ۵۷ **وَعَنْ** یحییٰ بن سعید قال ان رجلاً کخاء ۵۸ المثلث فی رجب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل هنيئاً لله مات وكم ينبتك من جن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ويحك ما يدريك لو ان الله ابتلاك بجن فكفر عنه من سيئاته رواه مالك مرسلاً
 اور روایت ہی یحییٰ بن سعید سی کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنی چانچک بیج زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہا
 ایک و شخص بنی مبارک ہو و اسطی سکی مرگ کر اود بنین گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنی و اسی عجب
 کس چیز بنی معلوم کر و یا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہوئی اگر تحقیق اللہ تعالیٰ مازنا اوسکو ساتھ بیماری کی پس و کر تبارکیان و سکی
 نقل کی یہ مالک بنی بطریق رسال کی **وَعَنْ** شداد بن ادیس الضمیری انما دخل على رجل من بني يعقوب انه فقال
 له كيف أصبحت قال أصبحت بنعمة قال شداد البشر بكفالات النساء فقال يا فاجر اني سمعت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يقول اذا انا ابتليت عبداً من عبادي مؤمناً محمداً بنى على ما ابتليت
 فانه يقوم من مضجعه في ذلك اليوم ولدته امه من الخطايا ويقول الرب تبارك وتعالى انا قيت من
 عبادي وابتليت من مضجعه فاجزاه ما كنت تجزون له وهو صحيح رواه احمد
 اور روایت ہی شداد بن ادیس و رضا بنی سی یہ کہ داخل ہوئی و نوایک شخص بیمار عیادہ کرتی تھی و سکی یہ کہا و نوئی و سکو مطرح
 صبح کی تو بنی کہا صبح کی مینی ساتھ نعمت کی یعنی نعمت صنا و تسلیم بقضائے و رحال خوش کہتا ہوں کہا شد و بنی خوشوقت ہوتا
 چہر بنی گنا ہوئی و دوسرے ہوئی خطاؤں کی اسلی کی تحقیق مینی ستا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی تھی کہ تحقیق اللہ عزوجل
 فرماتا ہی جسوقت میں مبتلا کرتا ہوں بندہ مومن کو اپنی بندوں میں سی پس تعریف کرتا ہی میری و پرہیزا کرنی میری و سکو مستحق
 وہ کلمہ ہوتا ہی و س خواجگاہ اپنی سی جہان بجا رہتا پاک ہو کر گنا ہوئی نندا و سدن کی کہ جانتا اوسکو مان و سکی بنی پاک گنا ہو کر
 اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بڑی مینی قید کیا بندہ بنی اپنی کو اود آرمایا اوسکو پس جاری کہوا و رکھو و اسطی و سکن و مل کہ ہی تم
 جاری کرتی و لکھتی اسطی و سکی و س حالت میں کہ وہ تندرست نہ تھا نقل کی یہ احمد بنی **وَعَنْ** عائشة قالت قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اذا كنت ذنب العبد لم يكن له ما يكفرها من العمل ابتداء الله بالحقن ليكفرها عنه
 رواه احمد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنی جسوقت بہت ہوئی ہیں گناہ بندہ کو
 اود نہیں ہوتی و اسطی و سکی کوئی چیز احوال نیک سی کہ جہان بنی و نکو مبتلا کرتا ہی اللہ و سکو ساتھ غم کی تاکہ جاری گنا ہو نکو و سکی
 سی سبب غم کی نقل کی یہ احمد بنی **ف** ایک روایت میں آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست کہتا ہی بہر طلب غلین کو روایت کی یہم
 طبرانی اور حاکم بنی ۵۷ **وَعَنْ** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عادى من يضاد الله لن يخضر وجهه حتى
 يجلس فاد جلس اغمر فمدا رواه مالك و اور روایت ہی جابر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنی جو شخص کہ عیادہ کرتا ہی بیمار کی

داخل ہوگا ورنہ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہے دنیا میں بدلے اوس داخل ہو نیکی پر حصہ و سکا ہی اوس سی یعنی
 مذاب جو سبب اخل ہو نیکی ہوگا اوس سی مین ہیگا اوس کی بدلے یہاں تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اس لیے کہ بطور
 ورنہ پرکھ ہوگا اوس پر سی سب گزرنے لگی لیکن مومن کی ساتھ قید کامل کی لگانی چاہی یعنی یہ بات مومن کامل کی لیے ہوتی
 ہے یہاں سی کہ کہ بعضی گنہگار مومن عذاب بی جا وین کے ساتھ آگ کی ہیں اوس قیدی نکل جاوین گے ۵۷ ج و مولانا ۵۷
وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الشَّيْءُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَعُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَدَتِي لَا أُخْرَجُ
أَحَدًا مِنْ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَخْرَجَ لَكَ حَتَّى اسْتَوْفَى كُلَّ حَبِطَةٍ فِي عَنَقِهِ يَسْقِمُ فِي بَكَدِهِ وَفَاتَكَ فِي رِذْقِهِ
 اور روایت ہے انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و بزرگوار تو
 قسم جو تیرا اپنی کی و بزرگ اپنی کی نہیں نکالو گا میں کیسی کو دنیا میں سے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کہ بخشوں میں و سکویاں شک کہ پورا دو
 میں بلا ہر گناہ کا کہ اوس کی گردن پر ہی سبب بیماری کی بیج بدن و سکی کی و رنگ کی بیج رزق و سکی کی نقل کی یہہ رزقین فی
 یعنی گناہ جو اوس کی مرہوتی ہیں بلا اوس کا دنیا میں یہ دنیا ہوں کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سخت
 پاتا ہے مقصود یہ کہ فقر و بیماری اور بلاء و ور کرتی ہیں گناہوں کو ۵۸ ج **وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَعْتُ فِي قَوْمٍ**
فَجَعَلْتُ لَهُمْ قِيَامًا لَا يَكُنِي لِحَالِ الْمَرِيضِ لَمْ يَكُنْ لِي سَمْعٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرِيضُ
كَفَّارَةٌ وَلِلَّهِ أَكْبَرُ أَنْ أَصَابَ بَنِي عَلَى حَالٍ فَتَرَوْهُ وَكُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي حَالِ الْجُمُعَةِ كَأَنَّكُمْ تَكْتُبُونَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ
 اذ آخِر من مآکان یکتب لک قیل ان یمکن فتمنع منہ المرخص روایہ ۵۹ ج اور روایت ہے انس
 سی کہ کہ بیمار مومی عبد بن سعد پس عیادہ کی ہمیں دیکھی پس شروع کیا و ناپس غصہ کیا لوگوں نے اوپر یعنی اس گمان
 پر کہ وہ رنج بیماری و رحمت حیات سی و تی ہیں پس کہ تحقیق میں نہیں روتا و اسطی بیماری کی سی کہ مینی سنا ہی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرمائی تھی بیماری سبب ہی چہرہ گناہ کا اور سوا اس کی نہیں کرتا ہوں میں اس لیے کہ ہر گناہ
 بیماری رنج حالت سستی یعنی بڑائی کی و نہیں پہنچی مجھ کو حالت قوت یعنی جوانی میں سوا اسطی کہ لکھا جاتا ہے و اسطی بندگی
 ثواب جو وقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اوس کی لیے پہلی بیمار ہو نیکی پس باز کہ اوس بند کیا و اس عمل سے بیماری
 فی نقل کی یہہ رزقین فی یعنی یا م جوانی کی حالت صحت میں عمل بہت ہوتی ہیں بیماری میں ہی بہت لکھتی ہیں اور
 بڑائی کی حالت صحت میں عمل کہ ہوتی ہیں بیماری میں ہی کہ لکھتی ہیں کاشکی جوانی میں بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکھتی ۵
وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ مَرِيضًا إِلَّا كَأَنَّهُ يَدْعُوهُ أَنْ يَكُونَ مَرِيضًا
وَالْبَيْتُ فِي شَفَعْتِي لَا يَمُوتَانِ اور روایت ہے انس سی کہ کہاتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں عیادہ کرتی تھی کسی مریض
 مگر بعد میں ان کی نقل کی یہہ رزقین فی اور بیقی فی شعب الامان میں **وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْعُوهُ أَنْ يَكُونَ مَرِيضًا**
 زمانی کی نہیں جب چاہی کہ سی خواہ اول خواہ آخر اور کہاہی کہ یہ حدیث ضعیف ہے و بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث
 موضوع ہے ۵۸ ج **وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ**
يَدْعُوكَ فَإِنْ دَعَاكَ كَدْعَاءِ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سی کہ کہ فرمایا رسول

[illegible]

اہیر گئی اور بچہ کو تھنوں سے لگا دیا اور وہ خوب دتر می پیز و تا پس اس دوبارہ دتر مہنی کی در میان میں زمانہ تہور سا ہوتا ہی
 پس فرمایا کہ افضل یہ ہے کہ عبادۃ کی لیے جاوی تو اس قدر تہیڑی تا بیا رکھتے نہاوی ایک شخص کہتی ہیں کہ ہم سر
 شقی کی عبادۃ کو گئی اور مریض الموت میں پس بہت بیٹھی ہم اور انکی پاس اور انکی پیٹ میں درد تہا پھر کہا
 ہستی اور نکود عار و ہماری لپی او نہون نی کہا یا الہی سببا انکو کیفیت عبادۃ کرنی مریض کی غرض کہ او نہون نی
 اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہی بیمار کی پاس جب و سکی عبادۃ کی لپی جاوی اور جس صورت میں جانی کہ بیمار
 زیادہ بیٹھنی کو دوست رکھتا ہی بسبب بارانی کی یا تبرک کی با خدمت کرنیکی تو دہشتے ہی یعنی اوس صورت
 میں جلدی او نہنا افضل نہیں ۵ ۵ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا**
فَقَالَ لَهُ مَا أَشْتَبِيهِ قَالَ أَشْتَبِيهِ خُبْرُ بَرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَكَاتِ
 عِنْدَهُ خُبْرُ بَرٍّ فَلْيَبْعَثْ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أَشْتَبِيهِ مَرِيضٌ أَحَدٌ كَمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عبادۃ کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطی او سکی کن
 چیز کی کہا نیکو دل چاہتا ہی تیرا کہا اوسنی دل چاہتا ہی میرا گہون کی روئی کہا نی کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی جسکی پاس ہو روئی گہون کی پس چاہی کہ نہیج دی طرف بہائی اپنی کی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی جوفت کہ خواہش کری بیمار ایک تم میں سی کسی چیز کی پس چاہی کہ کہلاوی او سکو نقل کی یہ ابن ماجہ
 فی تحت مراد خواہش سی خواہش صادق ہی اور وہ نشانی صحت کی ہی اور یہ ہی ہی کہ کہی نقصان نہیں
 کرتی بعضی بیمار کو کہانا اوس چیز کا کہ دل چاہی اگر تہوڑی ہو لیکہ تقویت اور صحت ہونی ہی و لیکن یہ بات اگر
 چیز میں ہی کہ ضرر او سکا غالب تہو حاصل کلام کا یہ کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہیں جزئی ہی یعنی سکی لپی نہیں ہی بعضون کو
 لپی ہی اور طبی فی کہا کہ یہ بیٹنی ہی توکل پر یا نا اسبیدی پر حیات سی یعنی جسکی جنبی کی توقع نہووی او سکی لپی
 فرمایا کہ جو مالکی کہلا دو او سکو ۵ ۵ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَقَّي رَجُلًا**
بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وَلَدَتْهُمَا فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِيدِهِ قَالُوا وَلَيْمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ
الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِيدِهِ قَبِضَ لَهُ مِنْ مَوْلِيدِهِ إِلَى الْمُقَطِّعِ أَشَدَّهُ فِي الْجَحِيمِ
 رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی عینہ
 میں اولن شخصون میں سی کہ پیدا کیا گیا تہا مدینہ میں پس نماز جنازہ پڑھی او سپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی پھر فرمایا
 کا شکی میرا ہوتا غیر جگہ پیدا پیش اپنی کی عرض کیا صحابہ فی او کو واسطی یہ اسی رسول خدا کی فرمایا تحقیق آدمی جنت
 میں نہا ہی غیر وطن اپنی میں مانپا جاتا ہی واسطی او سکی وطن او سکی سی تا منقطع ہونی نقش قدم او سکی جنت میں
 نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ فی یعنی جب آدمی سفر میں مرتا ہی تو جنتی مسافت او سکی وطن میں اور اوس

جلبه میں کہ مر اسی ہوئی ہی اور سعد بن جالبہ اسکو ملتی ہی اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سی سفر
طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ ع ۵۵ و مولانا **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ مَوْتُ عُرْبَةٍ شَهَادَةٌ سَرَّاهُ ابْنُ مَسْجَةٍ اور روایت ہی ابن عباس
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مرثا سفر میں شہادۃ ہی نقل کی یہ ابن ماجہ فی **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ فَرِيضًا مَاتَ
شَهِيدًا دُوْنِي فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعُدِي وَصِرَاحٍ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْحَجَّةِ
رَوَاهُ ابْنُ مَسْجَةٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ مری بیمار ہو کہ مرثا ہی شہید اور بجایا جاتا ہی فتنہ قبر کی
سی اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی ابی ہشت سی نقل کی یہ ابن ماجہ فی اور بیہقی فی
شعب الايمان میں **ف** صحیح نسخون میں لفظ مریضاً ہی کا واقع ہوا ہی اور بعض نسخون میں متغیر کر کر
غریب لکھ دیا ہی بدلی مریضاً کی لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ میں رابطا اسی لپی لکھا ہی میرک فی
اپنی نسخہ کی حاشیہ میں صوابہ رابطا یعنی صواب لفظ رابطا کا ہی پہلو کی بچی لکھا ہی کذا فی سنن
ابن ماجہ فی باب ماجاء من مات رابطا مات شہیداً پہ بعضون فی مرض سی مرض عام مراد لیا ہی اور
بعضون فی مرض خاص یعنی استفاء مراد لیا ہی اور بعضون فی اسہال اور کہتا ہوں میں یعنی ملا علی
قاری کہتی ہیں کہ ان فیہ دون کی کچھ حاجت نہیں بلکہ حدیث میں غلطی کی ہی راوی فی ساتھ اتفاق
حفاظ کی کہ حدیث من مات رابطا ہی نہ من مات مریضاً ع ۵۵ **وَعَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَأْرِيَةَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشَّهْدَاءُ وَالْمُتَوَقِّفُونَ عَلَى فُرُوشِهِمْ
إِلَى رَيْبَاعٍ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْإِذْنِ يُتَوَقَّفُونَ مِنَ الطَّاعُونَ فَيَقُولُ الشَّهْدَاءُ
إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَقَّفُونَ
إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُوشِهِمْ كَمَا مَاتْنَا فَيَقُولُ
رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جَدِّاحَتِهِمْ فَإِنَّ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ جِرَاحَ الْمُقْتُولِينَ
فَلَمْ تَكُنْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَلَا إِجْرَاحَهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جگر میں کی شہید
اور وہ لوگ کہ مری ہیں ابی بچو فون پر یعنی گہروں میں مری ہیں اور شہید حقہ نہیں ہوی طرف ابی ہریرہ
عزو جل کی بیج حق اولن لوگون کی کہ مری ہیں طاعون یعنی وبا سی پس کہیں گی شہید یہ یعنی جو کہ طاعون ہی
مری ہیں بیانی ہماری میں یعنی مشابہ ہماری ہیں پس ہوں دین ساتھ ہماری مرتبہ ہماری میں بیان مشا
ہا یہ ہی کہ قتل کی گئی جیسی قتل کی گئی ہم اور کہیں گی وہ کہ وفات دینی گئی بیانی ہماری میں یعنی مانند ہا

بین مری اپنی بیچو نون پر جیسی مری ہم پس فرماو یکا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخون او کیگی پس اگر شاہ
 ہون خشم اون کی زخم ماری کیون کی پس تحقیق وہ اون بین سی بین یعنی لمحق ساتھ اون کی بین ثواب بین اور
 ساتھ اون کی بین یعنی حشر و مرتبہ بین پس دیکھیں گی تو نگاہان زخم اون کی مشابہ ہون گی زخون او کیگی نقل
 کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیگی بین جیسے ہم قتل کیگی یعنی جیسی ہم زخمی ہو کر کفار کی ہاتھ سی
 مری ویسے ہی یہ بھی جنات کی ہاتھ سی زخمی ہو کر مری کہا ہی علماء نے کہ اہل طاعون کو کہی ایسا معلوم ہوتا ہی
 کہ کسی نے اون کو نیر ہی ہمارا اسی ہی طاعون نام ہوا طعن سی یعنی نیزہ مارنی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو
 طاعون سی مر اشد ہون بین سی ہی اور ساتھ ہی اون کی **ح ح ح** **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَاسِقُ مِنَ الطَّاعُونَ كَالْفَارِسِ مِنَ الرِّحَفِ
وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهْ أَجْرٌ شَدِيدٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں والابیماری طاعون یعنی وبا کی سی مانند یہاں والی کی ہی لڑائی کفار کی
 سی اور صبر کرنے والا اس میں واسطی اور سکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ مشابہ
 دی گناہ کبیرہ ہونی میں انتہی اور اگر اعتقاد کری کہ اگر نہ یہاں گون کا تو ضرور مر جائون گا اور اگر یہاں گون کا تو سلاست
 رہون گا کفر ہی اور ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنے والی کو طاعون میں ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ
 نہ مری **ح ح ح** **بَابُ ثَمَنِ الْمَوْتِ وَذِكْرُهُ** باب ہی بیچ حکم آرزو کرنی موت
 کی اور فضیلت یاد کرنی او سکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا محتاجی و غیرہ
 کی مکرہ ہی اس لیے کہ علامت بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور
 شوق دیدار الہی اور خلاص ہونی کی اس سرای فانی اور محبت اسکی سی اور پہنچنے کی ملک آخرۃ اور
 نعمتون او سکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور اسبطرح مکرہ نہیں واسطی خوف ضرر دین
 کی اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہی اس سی کہ خوف الہی رکھی اور عمل کری بمقتضای او سکی اور توبہ اور استغفار
 کری اور مقدم رکھی نفع آخرۃ کو والا یاد کرنا و یاد کرنا موت کا بغیر عمل کی کچھ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت
 قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتھ غفلت کی نسال اللہ العافیۃ **ح ح** **الفصل الاول**
فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَتَّى
أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مَاتَ مَوْتًا مُجْتَنًى فَلَعَلَّكُمْ
أَنْ يَزِدَّ أَحَدَكُمْ خَيْرًا مِمَّا مَاتَ مُجْتَنًى فَلَعَلَّ أَنْ يَسْتَغْتَبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنے کی
 اگر نیک کاری تو پس شاید کہ زیادہ کری نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کی اور اگر ہی بدکاری تو پس شاید کہ وہ
 رضا مندی چاہی اللہ تعالیٰ سی یعنی ساتھ توبہ کرنیکی اور ادائی حقوق لوگوں کی نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُتِي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَنْدِعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِيَّاهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِيلُ الْمَوْتَ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا خَيْرٌ رَأَى مَا وَاهُ مُسْتَلِيمًا

اور روایت ہی انہیں سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنے کو یعنی دل سی اور نہ دعا کری ساتھ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کہ آوی او سکوموت تحقیق جو وقت مرنے ہی منقطع ہونی ہی امید او سکی یعنی زیادہ پہلائی کر نیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر مرنے ہی منقطع ہونی ہی امید او سکی یعنی زیادہ پہلائی کر نیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر او سکی کی مگر پہلائی نقل کی یہہ سلم فی وفایے بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتوں پر اور راضی ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولی کی ثواب دینا ہی جانا ہی ۵ ع ۵ وَكَرِهَ النَّبِيُّ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُتِي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرْبٍ آصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بَدَ فَاغْلَاظْ لِقَوْلِ اللَّهِ هُمْ أَحْيَىٰ مَا كَانَتْ حَيَاتُهُمْ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّئِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي مُتَّقِ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ آرزو کری ایک تمہارا مرنے کی بسبب ضرر کی کہ پہونچی او سکوعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر ہی ضرور آرزو کرنی والا موت کی پس چاہیسی کہ کہی یا الہی زندہ رکھے مجاہد جب تک کہ ہوزندگی بہتر میری لی یعنی مرنے سی اور راجح جو صوفت کہ ہو مرنے بہتر میری لی یعنی جلیبی بھی نقل کی یہہ بخاری اور سلم فی وفایے فتویٰ دیا نووی فی کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہی اور نقل کی ہی اس لینی آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہا سے اور اسید طرح مستحب ہی آرزو کرنی شہادۃ کی راہ خدا میں اس لینی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہی معاذ سی کہ انہوں فی آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس اس سی معلوم ہو کہ مستحب ہی آرزو کرنی شہادۃ کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کی ہو اور سلم میں ہی کہ جسے مانگی شہادۃ صدق دل سی دیا جاتا ہی شہادۃ یعنی ثواب و سکا اگرچہ نہ پہونچی شہادۃ او سکواور مستحب ہی آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ میں اس لینی کہ بخاری میں ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی بیلد رسولک اور زندگی مرنے سی بہتر جب تک ہی کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سی اور زمانہ خالی ہوفتنہ اور محنت سی اور جب امر بالکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہوں طاعت سی اور زمانہ خالی ہوفتنہ اور محنت سی تو مرنے بہتر ہی جینی سی ۵ ع ۵ وَكَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّكَ لَتَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا حَضَرَ الْمَوْتَ

اَلْكَثِيْرُ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِمْ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَمَامَةٍ فَاحْبَبَ
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ
وَعُقُوْبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْثَرُ اِلَيْهِ مِنْ اَمَامَةٍ فَكِرَهُ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكِرَهُ اَللّٰهُ
لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَائِشَةُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ
اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ دوست
رکھنی اللہ کی، ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہی
اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہ فی یا کسی اور
فی حضرت کی بیویوں میں سی کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتی ہیں مرثیہ کو فرمایا نہیں ہی بہہ و لیکن
مؤمن جسوقت آتی ہی اوسکو موت خوش خبری دیا جاتا ہی ساتھ راضی ہونی خدا کی اوس
سی اور بزرگ رکھنی اللہ تعالیٰ کی اوسکو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سی بہت
پیاری طرف اوسکی اوس چیز سے کہ اگی اوسکی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس
دوست رکھتا ہی مؤمن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اوسکی اور تحقیق
کا فرج جسوقت کہ حاضر ہوتی ہی اوسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھ عذاب خدا کی یعنی قبر میں اور
شدرا اوسکی کی یعنی عذاب و دوزخ کی پس نہیں کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز
سے کہ اگی اوسکے ہی پس ناخوش رکھتا ہی کا خدا اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہی اللہ اوسکو
ملاقات کو یعنی دور کرتا ہی اپنی رحمت سی اور مرید نعمت سی نقل کی یہ بخاری اور سلم فی اور
بیچ روایت عائشہ کی اور موت پہلی ملاقات اللہ کی **ف** مشہور یہ ہی کہ مراد ملاقات خدا
تعالیٰ سی موت ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سی موت نہیں ہی بلکہ پہر ناظر
دار آخرت کی اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکے پاس ہی اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کی اور
نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کی پس جسے ترک کی دنیا اور مغرض رکھا اوسکو دوست رکھا
ملاقات خدا کو اور جسنی اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اوسکی مکر وہ رکھا ملاقات خدا کو
پہر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت موت کی ہی کہ وسیلہ اوسکا ہی اور حضرت عائشہ
ہی سمجھیں تہیں کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سی موت ہی حضرت فی اوسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ
لیس الامر کذلک کی یعنی نہیں مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کی محبوب
ہو اور بالفضل آرزو اوسکی کرنی چاہی بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور مشتاق اوسکی ملاقات
کا ہوتا ہی ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونی اور محبت ارادتی اختیار ہی کی محبت موت کی رکھتا ہی اور اثر

اوسکا آخر وقت میں بحکم طبیعت کی پیدا ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ولكن المؤمن آخرتك اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہیں ممکن دیکھنا اللہ تعالیٰ کا پہلی موت کی بلکہ بعد اوسکی یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہی موت کو اس لیے کہ پہونچتا ہی بسبب اوسکی طرف ملاقات خدا کی اور نہیں متصور ہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اس میں دلالت ہی اس پر کہ ملاقات غیر ہی موت کی **ع ۵ ح ۵ و عن ابی قتادۃ انا قال**
یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ
بجنازة فقال مستترئیم او مستراح منه فقلوا یا رسول
اللہ ما المستترئیم والمستراح منه فقال العبد المؤمن یستترئیم من نصب
النفس واذا ہا الی رحمة اللہ والعبد الفاجر یستترئیم منه العبد والبلاد والشجر والذوات
مستترئیم علیہ اور روایت ہے قتادہ سی بہ کف حدیث کرتی ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانی والا ہی یا اس سی اور دن کو راحت ہوئی پس عرض
کیا صحابہ فی یا رسول اللہ کون ہی راحت پانی والا اور کون ہی جس سی اور دن کو راحت ہوئی ہی
پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی رنج دنیا کی سی اور ایذا اوسکی سی اور جانمل
ہے طرف رحمت خدا کی اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہیں شدہ اوسکی سی بندی اور شہرہ
اور درخت اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف رنج دنیا کی سی یعنی شفت جو بسبب اعمال**
واحوال کی اوٹھتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی
یا ایذا اہل دنیا کی سی اسی لیے کہا مسروق فی کہ نہیں رشک لیجاتا میں کسی چیز پر بسبب کسی
چیز کی مانند رشک لیجاتی کی مومن پر کہ رکھتا ہی قبر میں امن میں ہوتا ہی عذاب اللہ
کی سی اور راحت پاتا ہی دنیا سی اور کہا ابو داؤدی دوست رکھتا ہوں میں موت کو واسطی اشتیاق
جانی کی طرف رب اپنی کی اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطی کفارہ گناہوں کی اور دوست
رکھتا ہوں فقر کو تواضع کی لیے واسطی رب اپنی کی اور راحت پاتی ہیں بندی یون کہ جب وہ خلاف
شرع باتیں کرتا تھا اگر لوگ منع کرتی ایذا دیتا وہ اوکو اور اگر سکوت کرتی صبر پہونچاتی اپنے
دین دنیا کو اب جو مرا اس سی چٹکارا پایا اور راحت پانا شہرہ وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہو
گناہ و ظلم کی حاصل ہوتا ہی فساد عالم میں اور خلل پڑتا ہی ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہے
اوسکو خدا تعالیٰ پس ایذا دہتا ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہی اور بسبب شوخی
گناہ اوسکی کی مینہ نہیں برساتا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائے

سہون فی ۵۵ ح ۵۵ و عن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنکی فقال کن فی الدنیا کأنک غریب أو حایر سیدیل و کان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح و اذا اصبحت فلا تنتظر المساء و خذ من صحتک لمرضیک و من حیاتک لموتک رواہ البخاری
 اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مونڈا میرا یعنی واسطی اہتمام اور آگاہ کرنی کی پہر فرمایا ہو تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنی والا راہ کا اور تہی بن عمر کہتی جو وقت کہ شام کر می تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جو وقت کہ صبح کر می تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل کنی یہہ بخاری فی ف لفظ بمنکی ساتھ سکون حرف ی کی ہی مفرد اور ایک نشیہ میں ساتھ تشدید حرف ی کی ہی تشنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نکر طرف دنیا کی اس لپی کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سی طرف آخرت کی پیش ہیرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتوں اوسکی کی اور کیسو ہو لوگون سی اور خلط ہوئی سی ساتھ اوسکی اس لپی کہ تو جدا ہو وی گا اون سی اور نہ خیال کر اپنی یقا کا اوسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھ او سچیز کی کہ نہیں تعلق پکڑتا ساتھ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی میں اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتھ او سچیز کی کہ نہیں مشغول ہوتا ساتھ اوسکی مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہی جانی کا طرف اہل الوطن اپنی کی اور بلکہ گذرنی والا راہ کا اوسمین زیادہ مبالغہ ای اس لپی کہ مسافر تو کبھی سکونت ہی اختیار کر لیتا ہی شہر و ن سفر کی میں بخلاف گذرنی والی راہ کی کہ وہ نہیں سکونت کرتا اور جو وقت کہ شام کر می تو آخر یعنی ہو وی موت شام صبح سامنی تیر ہو اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنی میں نہ تاخیر کردن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک غنیمت شمر سی شمع وصل پروانہ کہ این معاملہ تا صبح دم بخوابد ماندہ اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہی موقوف علیکن ذکر کیا ہی اسکو احیاء العلوم میں مرفوعا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی میں جس قدر عمل ہو سکی کر تا بیماری میں دیسا ہی ثواب پاوی گا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکی گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کی پاوی
 غنیمت وان جوانا دولت حسن و جوانی را نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودا ن باشد
 ۵۵ ح ۵۵ و عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یؤمنن احدکم الا وهو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم
 قبل موتہ بثلاثہ ایاکم یقول لا یؤمنن احدکم الا وهو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ لکھا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
تین دن پہلے وفات اونکے سے کہ فرماتی تھی زمری کوئی تمہارا گم کہ وہ نیک رکھتا ہو
گمان ساتھ اللہ کی نفل کی یہہ سلم فی ف یعنی امیدوار کر کم اور مغفرتہ او سکی کا ہوا اور اعتماد
کری وعدی کریم کی پر لکھا ہی علماء کی نشان سعادت کا یہہ ہی کہ بیچ مدت حیات کی خوف غالب
ہوا اور جب مرگ کی قریب پہونچی امید غالب ہوا اور یہہ ہی لکھا ہی کہ مراد ساتھ نیک رکھنی گمان
کی نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچھی کرو اعمال اپنی حیات میں تا اچھا ہو گمان تمہارا ساتھ خدا کی
نزدیک موت کی اس لیے کہ جسکی عمل بری ہوں گی پہلی موت کی برا ہو گا گمان او سکا نزدیک موت
کی اور یہہ ہی لکھا ہی کہ حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور امید رکھی اور خدمت مولیٰ کری اور
نظر او سکی عطا پر رکھی نہ امید جوئی کہ باز رکھی عمل سی اور باعث ہو وی گنا ہوں پر وہ امید نہیں ہو
بلکہ آرزو اور غور ہی لکھا حسن بصری فی کہ کہتا ہی ایک تمہارا اچھا رکھتا ہوں گمان اپنا ساتھ پروردگار
اپنی کی جو نہ کہتا ہی اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کی اچھی کرتا عمل ۵ ح ۵ الفصل
الثانی فی فضل وسر عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان شئتم انبا انکم ما اول ما یقول اللہ للمؤمنین یوم القیمۃ وما اول ما یقولون کہ لکن
نعم یا رسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمنین هل احببت لقرلانی
فیقولون نعم یا ربنا فیقول لقرلانی رجبوت اعفوک
ومغفیرتک فیقول قد وحببت لکم مغفیرتہ
رواہ فی شرح السنۃ واکبوت نعیم فی الحلیۃ روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر جا ہون تم خبر دون میں نکو او سچیز کی کہ اول فرما وی گا اللہ
واسطی مومنون کی دن قیامت کی اور او سچیز کی کہ پہلی کہینگے مومن واسطی اللہ کی عرض کیا ہمینی
کہ ان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ فرما وی گا مومنون کو کیا دوست رکھتی تھی تم ملاقات
میری کو کہینگے ان ای رب ہماری پس فرمویگا اللہ کیون دوست رکھا تمینی ملاقات میری کو پس
کہینگے امید رکھتی تھی ہم در گذر کر فی تیری کی اور بخشش تیری کی پس فرما ویگا اللہ تعالیٰ ثابت ہوئی
واسطی تمہاری بخشش میری نفل کی یہہ شرح السنۃ میں اور ابو نعیم فی حلیۃ میں ف احتمال ہی یہہ
کہ ہو مراد ملاقات سی رجوع کرنا طرف دار آخرت کی اور یہہ ہی احتمال ہی کہ مراد ملاقات سی روایت
اور بعد لفظ کم کی کہا ابن ملک فی لای سبب اذ نلتیم یعنی کیوں گناہ کیا تمینی اور صحیح یہہ ہی لم احببتم لقرلانی
یعنی کیوں دوست رکھا تمینی لانا میرا ۵ ر ۵ و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ الذَّاتِ الْمَوْتِ ذَوَاهُ الْقَرْمِذِ
 وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت
 کر دیا کہ ہودہ بنی دالی لذتوں کی کہ موت ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** صحیح
 یہی ہی کہ لفظ ماد م ذال معجمہ سی بمعنی قطع کرنی والی کی اور بعضوں نے دال مہملہ سی بمعنی ڈالنی والی کو
 جو نقل کیا ہی صحیح نہیں کسی راوی کو غلطی ہو گئی ہی اور موت کی یاد کرنی سی غفلت دور ہوتی ہی اور
 دنیا میں مشغول ہونی سی باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کی کہ توشہ آخرت ہی اور زیادہ
 کیے نسائی نے یہ الفاظ فَاِنَّهٗ لَا يَذْكُرُنِي كَثِيرًا اَلَا قَلِيلًا وَلَا فِي قَلِيلٍ اَلَا كَثْرَةً یعنی نہیں یاد کی جاتی موت پہنچ
 بہت مال کی مگر کہ کم کر دیتی ہی او سکو یعنی بہت مال تہو مرام معلوم ہونی لگتا ہی بسبب بی رغبتی اور فانی
 جانتی او سکی کی اور نہیں یاد کی جاتی کمی مال میں مگر کہ زیادہ کر دیتی ہی او سکو یعنی جب دنیا کو فانی
 جانا قناعت کرتا ہی تہو پی مال پر اور بہت جانتا ہی او سکو ع ۵ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ**
قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لَا صَحَابَہٗ
اسْتَحْيَوْا مِنَ اللّٰهِ حَتّٰی اَحْيَا قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنْ اللّٰهِ بِاَنْتَی اللّٰہُ وَالْحَسَنُ لِلّٰہِ
قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مِنْ اَسْتَحْيٰی مِنَ اللّٰهِ حَقِّ اَحْيَا فَلَیَحْفَظِ الرَّاسَ وَمَا وَعٰی
وَلَیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلَیَذْکُرِ الْمَوْتِ وَالْبَلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِیْنَةَ الدُّنْیَا
فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْتَحْيٰی مِنَ اللّٰهِ حَقِّ الْحَیَا رَوَاهُ اَحْمَدُ
 وَالْبُیْهَقِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا یہ کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنی جیسکے واجب اور
 لایق ہی حیا کرنی یعنی ڈر و اللہ سی جیسا کہ چاہی ڈرنا او س سی کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتی ہیں اللہ
 سی ای نبی خدا کی یعنی کہ بچا لاتی ہیں ہم او امر و نواہی او سکی فی الجملہ اور تعریف ہی واسطی اللہ کی یعنی
 او پر توفیق دینی او سکی کی ہکو او سپر فرمایا حضرت نے نہیں حق حیا کا یہ کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتی ہیں
 و لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالیٰ سی حق حیا کا پس چاہی کہ محافظت کرے سر کی اور او پچھن کی کہ سر
 میں ہی اور چاہی کہ محافظت کرے پیٹ کی اور او پچھن کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہی کہ یاد رکھے موت
 کو اور ہڈیوں کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرت کا چھوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنی کیا
 یہ یعنی جو کہ مذکور ہو او پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
ف مذکور ہی **ف** محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے او سکو بچ غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کرے
 بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے لوگوں کی دکھانی کی لیں اور نہ چہکاوی سر کو سوا ہی خدا کی اور

وَلَا تَمْنَحُ السَّيْئَةَ اِنَّ يَطْوُلُ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَكْثُرُ قَبْلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنْسَانُ
 رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ آرزو کرو
 مرنی کی اسلی کی ہول جان کنی کا سخت ہی اور تحقیق نیک بختی سی ہی یہ کہ دراز ہو عمر بندی کی
 اور نصیب کری او سکوا اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کی نقل کی یہ احمد فی **ف** مطلع
 کہتی ہن بلند جگہ کو کہ او سپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتی ہن اور مراد مطلع سی یہاں سکران موت
 اور خداوند اسکی ہن کہ اول اوس میں آدمی گرفتار ہو لیتا ہی جب مرتا ہی حاصل حدیث
 کا یہ کہ فائدہ آرزوئی موت میں کچھ نہیں بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہی موت کی بسبب قلت صبر غم
 اور دل تنگی کی کرتا ہی پس مرنی وقت غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت میں سخت
 غضب الہی کا ہی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ آرزو سی موت کی
 بسبب بی صبری اور تنگ دلی کی منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کی اور محبت اوس عالم
 کی ہو جائز ہی اور نیک بختی سی انہ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سی یہ دوسری علت اوسکی
 ہی یعنی آرزو موت کی نکر و اسلی کہ وہ خود آئیوا لی ہی چند روز دنیا میں رہتا اور توشہ راہ آخرت
 کا تیار کرنا غنیمت ہی کہ دنیا مزرعہ الآخرۃ یعنی دنیا کہیتی آخرت کی ہی یہاں عمل کر گیا تو وہاں
 کام آدین گی **ع ۵ ح ۵** وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَقْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ بَلَيْتَنِي مِثْ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِي الْمَوْتِ
 قَدْ دَدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِشَوْقٍ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ
 خَلَقْتَ لِلْحَيَاةِ فَمَا ظَالَ عُمُرُكَ وَحَسْنٌ مِنْ عَمَلِكَ
 فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ مِمَّا وَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا بیٹھی ہم متوجہ ہو کر طرف رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نصیحت کی ہو حضرت فی اور ترم کی دل ہماری یعنی بسبب یاد دلائی
 اہوال آخرت کی پس روئی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پھر کہا اسی کا شکے میں مرجاتا یعنی
 لڑک بنی میں تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سی نجات پاتا فی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ای
 سعد کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی مرنی کی پس مکر فرمایا اسکو میں بار پھر فرمایا اسی سعد اگر ہی تو پیدا
 کیا گیا بہشت کی لپی پس جسد کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی تیری لپی
 نقل کی یہ احمد فی **ف** کیا نزدیک میری آرزو کرتا ہی یعنی بعد میری تو آرزو کرنی موت
 کچھ وجہ بھی ہو سکتے ہی میرے ہوئے کیونکہ مرنا جاہتا ہی کہ دیکھنا جمال با کمال میرے

ہین اسکا یا نہی محمول ہی اسپر کہ نہواو سکی ضرورت اور آرزو موت کی کی خیاب فی یا تو بقیر اسے
 میں بسبب شدت مرض کی کہ جسکے لیے داغ کہا جی تہی یا بسبب خوف تو لگری کی کہ اسکی سبب سی آخر
 کو گنہ میں نہ گرفتار ہو جائون اور ظاہر دوسری ہی بات ہی چنانچہ موید ہی اسکا جملہ مابعد کا و تقدیرات
 آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹی عبد المطلب کی سید الشہداء چچا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
 اذ خروان ایک گہاس ہی خوشبو دار چہنوں کی تختون پر بھی بچا فی ہین اور اور بہت کام آتی ہی اور
 یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی عننی شا کر سی اسلیبی کہ تاسف کیا ایسی بڑے
 صحابی فی اپنی حال پر ۵ ع ۵ **بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَ**
الْمَوْتَ باب ہی بیچ بیان اور پیچیز کی کہ کہی جاتی ہی نزدیک او سکی کہ حاضر ہوئی او سکو موت
 ف یعنی علامت موت کی لکھا ہی علامہ فی کہ علامت موت کی بیہ ہی کہ پاؤں سست ہو جاتی ہین
 کہ اگر کھڑی کرین تو کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک کا بانسا ٹیڑھ ہو جاتا ہی اور کمر پٹیاں بیٹھ جاتی ہین
 اور پوست بھیتیں کالک جاتا ہی اور مراد ساتھ اور پیچیز کی کہ کہی جاوی تلقین لا الہ الا اللہ کی
 اور انالہ پڑھنا اور دعا خیر کرنی اور پڑھنا لیس کا اور مانند انکی کی ہی جیسکے حدیثون میں مذکور
 میں ۵ ح ۵ **الفصل الأول** فصل پہل **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دو نون فی فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تلقین کرواؤن شخصوں کو کہ قریب مرنی کی ہین کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی بیہ
 سلم فی ف تلقین کی معنی ہین سمجھانا اور بیان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہی روبرو قریب المرگ کی
 تا وہ ہی سکر پڑ ہی حکم نہ کری او سکو پڑھنی کا اسلیبی کہ شاید انکار کر بیٹی اور جمہور علماء کی نزدیک
 بیہ تلقین سخب ہی ۵ ع ۵ **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ شِمُ الْمَرِيضِ أَوِ الْمَيِّتِ فَقُولُوا خَيْرًا
فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ
 سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جیوت کہ حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب المرگ
 کی پاس پس کہو پہلا فی اسلیبی کہ فرشتی کہتی ہین آمین اور پیچیز پر کہ تم کہتی ہو یعنی دعا پہلی کرتی ہو
 یا بری نقل کی بیہ سلم فی ف مراد میت سی یا تو میت حکمی ہی یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی ہر
 اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راویکا ہی اور اگر میت حقیقی مراد ہی تو او تنوع کی لپی ہی اور کہو
 پہلا فی یعنی دعا کرو اپنی لپی اچھی اور بجا رک لپی شفا کی اور میت کی لپی مغفرت کی ۵ ع ۵

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَصِيبُهُ
مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرُ اللَّهُ بِهِ إِنَّ اللَّهَ وَانَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ اجْزَلِي
فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا
مِنْهَا قُلْنَا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيْ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَيْ سَلَمَةَ
أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُ هَا
فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اور نہیں ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی مسلمان کہ
پہونچی او سکو مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس کہی وہ چیز کہ حکم کیا او سکو اللہ فی یعنی انا اللہ وانا
الیہ راجعون یا الہی دی ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کی اور بد لادی واسطی میری بہتر اوس
یعنی او چیز سی کہ میری ہاتھ سی گئی اس مصیبت میں مگر دیتا ہی اللہ تعالیٰ بد لا واسطی او سکی بہتر
اوس سی پس جبکہ مری ابو سلمہ کہا میں کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سی اول صاحب خانہ کہ ہجرت کی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیر میں کہی یہ کلمی پس دیا اللہ تعالیٰ فی مجھی عوض میں ابو سلمہ
کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح میں آئی نقل کی یہ سلم فی **ف** اسنے نالیہ
آخر تک کی یہ میں کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور پیدائش خدا کی میں اور ہم اوسکی
طرف رجوع کر نیوالی میں پس اس آیت میں تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک میں ہماری ہی
اور جو چیز منسوب ہی طرف ہماری عاریتہ میں مالک وہی ہی اور اوس سی ابتدا ہماری ہی اور اوسکی
طرف انتہا پس جب آدمی اپنی دل میں یہ مضمون جالی اور صبر کری مصیبت پر کہ پہونچی او سکواسان
ہوتی ہی اوسپر مصیبت اور نری الفاظ اسکی پڑھنی ساتھ جنس و فزع کی کچھ مفید نہیں اور اگر کوئی کہو
کہ حکم اسکی پڑھنی کا کہاں ہی کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا او سکو اللہ فی جواب یہ کہ اسکی پڑھنی والی کی
فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجر فی ساتھ جزم ہمزہ کی اور پیش جیم کی اور
ساتھ مد ہمزہ کی اور زیر جیم کی ہی اور معنی دونوں کی ایک ہی ہیں اور جب مری ابو سلمہ آخر
ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں یہ حدیث حضرت سی سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میری حضرت کی سامنی میں
تو بقصد بچا لانی امر حضرت کی اور حاصل کرنی اس فضیلت کی چاہا میں کہ یہی کلمات پڑھوں پھر
اپنی دل میں خیال کیا میں کہ ابو سلمہ سی کونسا شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ بد لی او سکی خاوند
میرا کر یگا بعد ازاں ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ آخر یعنی عیال سمیت جو لوگ
ہجرت کر کہی سی مدینہ میں گئی تھی اون میں سب سی پہلی ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرت

کہ حضرت پاس حاضر ہوئی تھی اور یہ حضرت کی بیانی تھی رضاعی یعنی بو و شربک اور حضرت سلم
 کی پیروی کی بیٹی بھی تھی پیرام سلمہ کہتی ہیں کہ باوجود اس خلجان کی مینی یہی کلمات بڑی اوسکی
 سبب سی حضرت کی نکاح میں آئی کہ افضل بشر ہیں ۵ ۵ ۵ **وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَعْمَصَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا
فُضِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَبَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَذْعُرُوا عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ
الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي سَلَمَةَ وَارْقَمَ وَدَرَجَةَ
 فِي الْمُهَيِّدِينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاعْفُ عَنَّا وَلَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَأَفْتَحْ لِي فِي قَبْرِهِ وَنُورُ لَه فِيهِ سَرَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی او نہیں سی کہ کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اور
 حال میں کہ تحقیق پتر انگین تہین انگہین اوسکی پس بند کیا آنکھوں اور انکی کو پہ فرمایا تحقیق روح
 جسوقت قبض کی جاتی ہی جاتی رہتی ہی ساتھ اوسکی بیٹائی پس چلائی لوگوں اوسکی سی یعنی
 اسلی کی سمجھ کہ وہ مر گیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنی نفسوں پر مگر ساتھ پہلائی کی یعنی وادیا
 اور بد دعا نکر و اسلی کہ تحقیق فرشتے آئین کہتی ہیں او پچیز پر کہ کہتی ہو تم یعنی تمہاری دعا
 پر خواہ پہلی ہو خواہ برسی پہر فرمایا حضرت فی یا الہی بخش واسطی ابی سلمہ کی اور بلند کہ درجہ اونکی
 بچ اور انکی کہ سید بنی راد دہائی گئی ہیں اور جانشین یعنی کار ساز ہو او سکا بیچ پس باندو
 اوسکے کی کہ باقی ہیں بچ باقی رہی ہو ہی لوگوں کی اور بخش واسطی ہماری اور واسطی اوکو
 امی پروردگار عالموں کی اور کشادگی کہ قبر اوسکی میں اور روشنی کر اوسکی لمبی اوسمین نقل کی یہ
 مسلم فی تحقیق روح الخ یہ علة ہی اغاض یعنی انگہین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینی آنکھوں
 کہ اسلی کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بیٹائی ہی اوسکی ساتھ جاتی رہتی ہی پس ہین فائدہ
 آنکہین کہلی رہتی میں ۵ ۵ ۵ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُبْحَى بِرُوحٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ مِائَةٍ عَلَيْهِ اور روایت ہی
 عائشہ سی کہ کہا تحقیق پیہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کی گئی و انکی گئی ساتھ
 جاو رہین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **الفصل الثاني** فضل دوسری عن
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ
أَخَذَ كَلَامَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسکا ہووسی آخری کلام

لا اله الا الله داخل ہوگا بہشت میں نفل کی بہبود وادائیگی ف مراد یہ ہے کہ جو لاکھ لاکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت میں داخل ہوگا بہشت میں یا تو پہلی عذاب کی نفل خاص ہوگا یا بعد عذاب ہی جائے گی بعد رکنا ہوں کی اور اول ظاہر تر ہی نکالا متیان ہو اسکو سبب ہے اور مومنین ہی کہ جبکہ آخری کلام یہ کہ تمہارا ظاہر یہ ہے کہ کلام شامل ہی سالی و نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان ہی کہی یا دلی ہی ثواب دیا جائے اور بہشت میں نہیں کہ زبان دلی دونوں ہی کہنا افضل ہی ہے **و عن معقل بن یسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رجلا منكم اقرض اخاه ديناً** علی مؤنک و رواہ احمد و ابوداؤد و ابی صاجۃ اور روایت ہی معقل بن یسار ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ سورہہ پس بنی مردون نفل کی یہ کہ اور ابوداؤد ابن ماجہ فی **ف** مراد مردوں کی قریب اگر بہشت میں یا حاکم کے پڑھنی میں یہ ہے کہ تا قریب اگر ملکات و مہادی ہی تھا اسکی کہی کہ امین ہی یعنی ذکر اللہ و احوال قیامت و ربنا و رسوائی انکی عجب عجب مضمون میں امین و احتمال ہی کہ مردون ہی مراد حقیقی مرد ہوں بہر اوکی گہرین پڑھی پہلی فن کی یا سرائی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردودہ وغیرہ فی ایک روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کو فی میت یعنی قریب اگر میت یعنی کی پڑھی جادوی نزدیک سوسکی پس اگر کہ آسانی کرنا ہی اللہ و سپرد و نفل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ فی کہ جو کوئی زیارت کرے قبر لڑین پڑھی کی یا ایک کی یعنی ہاگی بابا پ کی ہر جمعہ میں بہر پڑھی نزدیک دن کی سورہہ پس حضرت کجا تر ہے و اسطی و سکی لحد گنتی تمام حرفوں او سکی شرح مراد جمعہ میں جمعہ کا ہی یا سارا ہفتہ **و عن عائشہ قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تيسر عثمان بن مظعون وهو ميت وهو ياتي محض سأل دموع النبي صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان** رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابی صاجۃ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر او سمجھا میں کہ دوست بہتی اور حضرت روتی ہی یہاں تک کہ ہی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر چہرہ عثمان کی نقل کی بہر ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ فی **ف** ماہا جبرین اول انتقال مدینہ منورہ میں عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع میں ہی دفن کئے گئے بعد انکی دفن کی وغیرہ یہی اور حضرت فی دست مبارک سی پتہ اوٹھا کر انکی قبر پر رکھنا ان کی پس اس حدیث سی بہر معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد فرشتے یعنی پہلی دفن ہی اور رونا و سپرد و نفل جائے ہی ہے **و عن عائشہ قالت ان ابان بن ابی اسحاق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ميت رواه الترمذی** اور روایت ہی او نہیں عائشہ ہی کہ کہا تحقیق ابو بکر صدیق فی بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کہ انکی وفات ہو چکی تھی نقل کی بہر ترمذی اور ابن ماجہ فی **و عن حصین بن حذافہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان طحطا بن ابرار مر من فاته النبي صلى الله عليه وسلم لم يعده فقال اني لا اري طحطا الا قد حدثت الموت فادفنه** یہ و یحسبوا انہ لا ینبی جمیعہ مسلمین ان تجلس بن ظہار و اہلک رواہ ابوداؤد اور روایت ہی حصین بن حذافہ ہی کہ طحطا بن ابرار بار بار ہوئی پس انکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیا دہ کرتی تھی اوکی پس فرمایا تحقیق میں نہیں لگان کہ طحطا کو مگر کہ پیدا ہو کر اسکو موت پس خبر کر دینا تم جھکو ساتھ مرئی انکی یعنی تا اوٹھا اور نماز پڑھو گا اور جلد ہی کہ دینی بیچ تجھ پر تکفین دفن کی پس تحقیق نہیں لایق و اسطی مردی مسلمان کی یہ کہ روک رکھا جادوی درمیان اوگون و سکی نقل کی بہر ابوداؤد و ابن ماجہ فی **ف** اگر دیر کر دفن کریں تو خوف ہی مثر جائیگا اور ستر جاوے گا تو لوگ نفرت کہا و تنگی زمین حشرات اور بی غرق او سکی ہی اور مومن کو اللہ تعالیٰ فی معظم و کم کہ کیا ہی پس اسلی فرمایا کہ جلد دفن کریں ہے **الفصل الثالث** فصل میں ہی عن عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لئن لم یفکروا فی ما فی صدورهم لایفکوا فی ما فی صدورهم و لئن لم یفکروا فی ما فی صدورهم لایفکوا فی ما فی صدورهم

خبر دونوں ہوتی ہیں پر ایک بہت ہی مہینے میں جسے اپنا کام کرتی ہیں اور اگر کار دیکھتی ہیں جسے جہاد کے اپنا کام کرتی ہیں اور
 مراد صالح سی یا تو مومن ہی یا وہ شخص کہ اگر کسی حقوق اللہ تعالیٰ کی اور حقوق العباد کی بندوں کی اور فاسق سکوت عنہ ہی یعنی اسکا
 ذکر نہیں کیا جیسا کہ طریقہ کتاب سنت کا ہے کہ یہی در بیان حق و باطل اور ہر آتی ہی طرف قبر کی اور ہوتی ہی مجیشہ قید کی گئی
 غل اطمین میں خلاف روح مومن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان زمین میں اور سب کو کہانی ہی جنت میں جہان جاسی ہی اور جگہ پکڑتی ہی طرف
 قندیلوئی نچی عرش کی اور اسکو تعلق ہوتا ہی اپنی تن کی ساتھ ہی تعلق کی اس طرح کہ بڑھتا ہی وہ قرآن اپنی قبر میں رہے نماز پڑھتا ہی اور چہرے
 اور سونو تانہ ہونے والی اور کہتا ہی فتنہ سازں اپنی کی جنت میں سب کام اور مرتبی اپنی کی پس امر و حکا اور احوال برزخ کا اور آخرہ کا
 تمام خوارق عادت یعنی خلاف عادت سی ہی پس جس شکل بخانی انکو ۵۷ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أُخْرِجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَادٌ فَذَكَرْتُ مِنْ طَيْبٍ رَجُلٍ مَا وَدَّكَ الْمِسْكُ ذَاكَ يَقُولُ أَهْلُ
 السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمْلٍ كُنْتُ تَعْمُرُ بَيْنَهُ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ
 اطْلُقُونِي إِلَى الْجَنَّةِ لَا أَجِدُ فِيهَا وَلَا الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرَةَ قَالَ حَمَادٌ فَذَكَرْتُ مِنْ نَبِيٍّ مَا وَدَّكَ كُنْتُ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ
 رُوحٌ جَنَّتْ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ اطْلُقُونِي إِلَى الْجَنَّةِ لَا أَجِدُ فِيهَا وَلَا الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ابْنُ بَرٍ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ابْنُ بَرٍ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اور روایت ابی ہریرہ سی یہ کہ تحقیق سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرما یا جہوت کہ نکلتی ہی روح مومن کی لیتی ہیں اور اسکو دوزخی لے لیا
 ہیں اور اسکو کہا حدیثی کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ سی پس فرمایا حضرت یا ابو ہریرہ خوشبوی اوس روح کا اور ذکر کیا مسک لے لیا
 کہا کہ آئی اوس بوسا کی اس طرح اسلی کہا کہ راوی کو الفاظ کہ عنینہ سننے تھی یا دوزخی فرمایا حضرت فی اور کہتی ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین
 بعد از ان روح کو خطاب کر کہتی ہیں جنت ہی اللہ بجز او تیرے تن پر کہ آباد کر رہی تھی تو اسکو پس لجاتی ہیں اور اسکو طرف پروردگار اسکی
 یعنی ش پروردگار اسکی پہر فرماتا ہی پروردگار لجاؤ اسکو وہل دیجاوی قیامت تک یا حضرت تانی اور تحقیق کا وجہوت کہ نکلتی ہی
 روح اسکی کہا حدیثی اور ذکر کیا حضرت یا ابو ہریرہ فی بدو اسکیا اور ذکر فرمایا جنت کا اور کہتی ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف
 پس کہا جاتا ہے لجاؤ اسکو جہت دیجاوی قیامت تک کہا ابو ہریرہ فی پس کہی رسول خدا صلی اللہ وسلم فی جاد یعنی کوڑا
 کہ تھی حضرت پروردگار پاک اپنی کی اس طرح سی نقل کی سلم فی ف لجاؤ اسکو یعنی تاکہ تیری جنت میں یا نزدیک اسکی آخر اہل ناک
 پہر ہا ہی پس آتا ہی اور مراد اہل سی جہان تہ بنز ہی اور برزخ اوس عالم کو کہتی ہیں کہ در بیان میں فی اور قیامت ہی اور
 یعنی ابو ہریرہ فی جاد زناک پر کہ کہتا ہی کہ اس طرح سے حضرت را کہی تھی اور حضرت کو گو یا از راہ مکاشفہ کی روح کافر کی معلوم ہو
 اور بدو اسکی آئی ایسے کوڑا دے کہ ۵۷ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُخْرِجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ
 أَنْتَ مَلَكُ الرَّحْمَةِ يَحْمِلُهَا رُوحُ بَيْضَاءَ يَقُولُونَ أَخْرِجِي رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً عَنْكَ إِلَى رُوحِ اللَّهِ وَرَبِّكَ غَيْرِ
 عَصِيَانٍ فَتُخْرِجُ كَاطِيبٍ رَجُلٍ الْمِسْكُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْأَلُ لَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى تَأْتِيَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ يَقُولُونَ مَا أَطْلَبَ
 هَذِهِ الرَّجُلِ الَّذِي جَاءَ نَكْمٌ مِنْ الْأَرْضِ فَأَتَوْهُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدٍ كَمَا يُعَافِيهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَ
 مَاذَا فَعَلَ فَلَا تَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي عَمِّ الدُّنْيَا يَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَّا أَتَاكُمْ فَيَقُولُونَ قَدْ ذَهَبَ
 بِهِ إِلَى أَبِيهِ أَمَّا وَبِهِ وَرَأَى الْكَافِرَ إِذَا أُخْرِجَتْ أَنْتَ مَلَكُ الْعَذَابِ يُسْأَرُ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي سَاخِطَةً مُسَخِيَةً عَلَيْهِ

دو کجا گیا تھا دوپن بیٹھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ادب بیٹھی ہم گر حضرت کی گویا کہ ہمارے سران پر جانور تھی پرنہ یعنی سر جکا کچھ کی بیٹھی اور
دائیں بائیں نہ دیکھتی تھی اور حضرت کی ماتہ میں ایک گدی تھی کہ گردی تھی اور شاہینجے ہستی ساتھ دیکھ کر زمین میں بیٹھ جیسی منتظر کرتی ہیں پھر وہاں
سر اٹھا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ لہد کی عذاب سے کسی دوبا فرمایا بائیں بائیں فرمایا تحقیق بندہ مومن جو بوقت کہ ہوتا ہی سچ منقطع ہو نہ کی نیاسی
اور متوجہ ہو نہ کی طرف غرہ کی اپنی فریب بڑی کھینچا تھی اور میں طواف کی فرشتی آسمان نہایت شہنشاہت میں ہوتی تھی نہ ہادی کہ گویا کہ ساتھ لہد کی کفن ہوتا ہے
کھنوں اپنی برستی کپڑوں نہایت کھی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبو ہون بہشت کی بیٹھی مشک وغیرہ لٹکا ہوا تھا کہ بیٹھی میں سامنی اوکی جہانناک کہ اپنی نگاہ
نیچے اس طرح بیٹھی ہیں سب کمال اوس کے منتظر ہوتی ہیں رخ نکلتی کی بہرانی ہیں ملک الموت علیہ السلام یہاں تک کہ بیٹھی میں نزدیک سر اوس کی پس کی بیٹھی ہیں
اجان بالکل طرح بخش کی لہد کے طرف سے اور خوشبو دی ویکلی فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہی جان ہوتی جیسا ہوتا ہی فطوہ بالی کا مشک میں
سے یعنی سپردہ زمزمی پس لہد و سکو ملک الموت لہد سے ہیں اوسکو ملک الموت نہیں چھوڑی اور فرشتی اوس جاکو ملک الموت کہاتہ ہیں ایک ایک
ماتہ یعنی بیٹھ تیار کی جلد ہی اوسکو لہد ہی پہنچا تاکہ لہد ہی میں اوسکو وہ فرشتی اور کہتی ہیں اوسکو اوس کفن میں اور اوس خوشبو میں اور نکلتی ہی اور اوس
خوشبو اندہ بہترین خوشبو ہون مشک کہ پانچا دین اور وہ میں پرعتی تمام زمین پر ابتدای پیدائش نیاسی فنا ہونی ویکلی تک اس سے معلوم ہوا
کہ مومن کے جان پہل نکلتی ہی در اور روایت میں ایسا کہ مومن برسی بری نکلتی ہونی ہی سو قس تطبیق نہیں ہونی گئی ہی نکلتی روح مومن پر نکلتی
سے پہلے ہونی ہی اور وقت نکلتی کی پہل نکلتی رنجلان روح کا فوکی کہ اوسکی روح نکلتی ہی شوارجی والد علم مولانا **قال فیصدون**
یہ فلا یزکون یعنی ہا علی ملا من الملک لکلا قالوا اما هذا الرزق الظاہ فیقولون فلا یزکون یا حسن انما اللہ الی کا شوا
یسئلنا فی الدنیا حتی ینزلنا الی السماء الذی فیستفتحون لہ فیقول لہم فیستفتحون من کل سماء مقرر ہوا الی السماء
اللی نکلها حتی ینتہی بہ الی السماء السادہ فیقول اللہ عز وجل **الکبریا کتاب عبدی فی علیین واعبدوہ الی الاخر**
فاللی منہا خلقتم ورفھا اعیدتم ومنہا اخرجتم تارۃ اخرى قال فتعاد رزقہ فی جسدہ فیاتیہ ملک ان یجلسانہ
فیقولان لہ من رزقک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ قادیق فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما هذا الرجل الذی یبعث فیکم
فیقول ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولان لہ وصاعدا فیقول قرأت کتاب اللہ فامنت بہ وصدق فینادی
صناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ من الجنة والیسوہ من الجنة وافتحو الہ بابا الی الجنة قال فیاتیہ من
رزقہا وکلہا فیقسم لہ فی قبدرہ مدہ بصدہ فرمایا حضرت نے پس لہر ہی فرشتی اوس جاکو پس نہنگ رنی فرشتی یعنی ساتھ لہد
کے جماعت پر خوشنویسی سے وہ فرشتی کہ در میان آسمان زمین ہیں مگر کہ کسی ہیں کہ کسی ہیں روح پاک ہیں تھی ہیں فرشتی لانیوال فلا نباشا فلا یبکوا یعنی اوسکو
روح ہی سامان کرتی ہیں اوسکو ساتھ بہترین سامان میں صنفوں اور تقبوں ہسکے کہ تھی ان بنیاد کر تھی اوسکو ساتھ دیکھنی دنیا میں سب طرح سوال و جواب
رہتا ہی یہاں تک کہ اپنی بیٹھی میں اوسکو آسمان نیا ملک یعنی پہلی تک پہنچا لاتی ہیں فرشتی دروازہ اوسکی پس کہ لاجا تا ہی آسمان سے دروازہ اوسکا
لیے پس ساتھ ہونی ہر ایک کی ہر جان ہی غرض کہ اکی اور اس آسمان بن ہیں اوس آسمان کے متصل پہلے بیان کہ پہنچا جاتا ہی اوسکو ساتھ
آسمان کہ پس فرمایا ہی اللہ تعالیٰ غرض کہ کوئی ثبات نہ کہو تا مدہ اعمال بند ہی ہر یکا علیین میں پہنچا جاتا اوسکو طرف زمین کی یعنی بدن اوسکو
کہ مرفون ہی زمین میں ماسمعلق ہو ساتھ بدن کی خوب طرح اور مستعد ہو واطی سوال جواب کے اسلی کہ تحقیق مدینی زمین ہی ہی پیدا کیا
یہ اوسکو یعنی برزخ میں اوسکو اور زمین پہنچا ہوا اوسکو یعنی بدوزن در اور احوال دن کی کو اور اوسکی کجا لہنگا اوسکو دوسرے بار فرمایا

[illegible]

کابل کمان

[illegible]

اور چادر سی اور پڑھیں یعنی کشتی کی اور یہ کفن سنت ہی یا یہ کہ بدون قمیص کی مراد ہوں اس صورت میں معنی یہ ہوگی کہ ایک کپڑی پر کفن
کوئی ملکہ دو کپڑی بہترین کفن کفایہ اور ادنیٰ درجہ میں اور اگر تین دین سنت اور مرتبہ کمال کی اور نہ سبکو نکالنا اگر تیرہ اور فتنی ہوتا ہی اس
اسکو بہتر فرمایا صحیح مسلم ابن الحجاج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل المؤمن یغسلہ من حیضہ وکفنه من ثوبہ وکفنه من ثوبہ وکفنه من ثوبہ
یلبسہ من ثوبہ ویتیمم رءوہ ابوداؤد و ابن ماجہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہج حق شہداء احد کی یہ کہ اوٹاراجاوی اوس کی لوباعنی نرہین اور ہنبار اور چٹری یعنی پستین وغیرہ بغیر ہری ہونین خون کی اور یہ کہ
کئی جاوین جن میت اور کپڑوں میت یعنی جو کپڑی کہ خونین ہری ہوں نقل کی یہ ابوداؤد وابن ماجہ فی وف امام شافعی کی نزدیکی غسل
شہید کی لئی اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک غسل نہیں لیکن شرحی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن سجدۃ النبی
عن ابن عباس ان عبد الرحمن بن عوف اذ یطعمہ وکان صائما فقال قیل مضرب بن عبد وہو خیر منی فقلت فی ذلک عوف
بذکر جلدہ و ان عوفی رجلاہ بکلام اسدہ و ارادہ قال قیل جلدہ وھو خیر منی فقلت لئن ائین اللہ ما یبسط او قال اعطینا
من اللہ ما اعطینا و لقد جئینا ان نکلون حسنا ما عجلت لک ففعلت لک فی ترک الطعام و روایت ہی سعد بن ابراہیم سی کہ نقل کی
ابنی باب سی یہ کہ عبدالرحمن صحابی کی پاس لائی کہا نامعنی وقت افطار کی اور وہ ہی روزیسی پس کہا کہاری گئی مصعب بن عمیر اور وہ
ہی بہتر مٹی کفائی گئی ایک چادر میں گردا لگا جانا ہنسراونکا کھل جاتی ہی پائون اوکی اور اگر ڈھانگی جاتی ہی پائون کھل جاتا ہنسراونکا یعنی
پہر سر ڈھانک دیا اور پائون پراذر رکھدی چنانچہ باب جامع المناقب میں صحت اس مضمون کی آئی ہی اور کہا ابراہیم راوی نی کہ گمان کرنا
ہوین عبد الرحمن کو کہ یہ ہی کہا اور ماری گئی حمزہ اور وہ ہی بہتر شرحی یعنی اونکا کفن ہی ایسا ہی تھا جیسیکہ اوپر مذکور ہو اپر کشادگی گئی
واسطی ہماری دنیا و مقدر کہ کشادگی گئی یا کھادی گئی جکو دنیا و مقدر کہ دی گئی اور تحقیق درتی ہیں ہم یہ کہ ہوسوی ثواب نیکوین ہمار
جلدی دیا گیا واسطی ہماری بہر شرح کیا رونامعنی بسبب اسی ذکر کی جو مذکور ہو ایہا تک کہ چوڑیا کہا ناقص کی یہم بخاری فی وف عبد الرحمن
عشر و مشرہ سی ہیں اور مصعب بن حنظل القدر اور فضلمی صحابہ اور اہل بدر سی ہیں اور احد میں شہید ہوئی اور حالت کفر میں بڑی فرخت
والی ہی جبستان ہوئی نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہی کہ ایک بار یہ حضرت پاس حاضر ہوئی التماس کہ میں باندی ہوئی فرمایا حضرت فی صحابہ
کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہی اللہ تعالیٰ فی دل اسکا ساتھ ایمان کی دیکھا میں اسکو کہ میں کہان باب اسکی اسکو اچھی سی اچھا کہا کہا
ہی اور دیکھا میں کہ دوسودر ہم کا لباس ہینتا محبت خدا و رسول کمین اپنی تئیں اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب چچا ابو
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ حضرت فی اونکو سبب الشہداء فرمایا اور اہل بدر اور شہداء احد سی ہیں اور درتی ہیں ہم یعنی درتی ہیں اس سی کہ
ہو جاوین اون کو گوین کہ خبی حق میں اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی من کان یزید النماۃ یحلب لک ثوبا کذا لکن تریہ تم جلدہ لکم فصلیہا مذکور ہو
یعنی جو کوئی ارادہ کر اسی دنیا کا جلدی دیتی ہیں ہم واسطی اوکی دنیا میں دو چیز کہ چاہتی ہیں ہم واسطی اوکی کہ چاہتی ہیں ہم ہر کردار میں
ہم اوکی لئی دوزخ داخل ہوگا اوسین برائی کیا گیا راندہ ہوا ازسبب اونہر خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبادا امنین داخل ہو جاوین الا
معنی ایت کی یہم میں کہ جو ارادہ کر اسی دنیا ہی کا اور نہیں ارادہ کرنا سوائی اسکی کچھ اوپر انجام کرتی ہیں دنیا میں جو کچھ کہ چاہتی ہیں ہم ہم کو کچھ
کہ وہ چاہنا ہی واسطی اوکی کہ چاہتی ہیں ہم نہ واسطی سرچا منی والی اصل یہ کہ یہ آیت ہی حق بڑی طالب دنیا وغیرہ کی فرمائی عبدالرحمن اسے
نہی لیکن خوف غارتبہ درے کہ بسبب اس غارت کی ہم ہی کہین انہیں نبھوں اور چوڑیا کہا ناقص کی کہ رو سے ہی اسے

پہر لٹاؤ کو یون برتن لپی اور عورت کو پہناؤ کی گنتی اور او کی بالونکو دھسی کر اگر او کی سینہ پر او پر گنتی کی ڈالی پہر او پر ہی اوڑھاؤی پہر از ار لٹاؤ
پہر لٹاؤ ہر سینہ کی اور لٹپی اور سر کی اور پاؤ کی طر فی کفن باند دیا جاو اگر خوف ہو کہ کل جائنکا طقی الاسجہ اور ہر سر ج طقی او طلی لٹاؤ
المشی بالجنائزۃ والصلوۃ علیہا باب ہی بیج بیان عینی کی ساتھ جنازہ کی اور نماز پر ہی او سبکی ف جنازہ
ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دون جانز ہین لیکن پیادہ یا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہی کہ جنازہ کے پیچھے چلی اور ہر او کو
آگے بھی چلنا ہوا ہے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور جنازہ کی فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض
پڑھ لیں گے سبکی ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائیگے والا سب گہنگار ہو گئے اور شرط صحت نماز کی اسلام سیت
گاہی اور طہارت اولی اور کھنا خار یکا الی مصلی کی پس اس قید سی جائز نہیں ہی غایب پر اور نہ او سپر کر جائنکے پیچھے ہو یا لوگوں کی کندہ ہو
اور نہ او سپر کر مصلی کی سید کی پیچھے رکھا ہو اور اگر قبر نہ لائی دفن کر دیا جائی اور ممکن ہو باہر نکال او کو بغیر قبر کو دفن کی تو ساقط ہو جاتی ہے
شرط طہارت کی اور نماز او کجاوی قبر بغیر غسل کی اور اگر ممکن ہو مکان نکال رکھل دین اور نماز پر ہین اور اگر ادا نہ ہو بغیر غسل کی نماز پر ہی اور
قبر کو دفن کی نکال کر غسل دیا پر قبر پر نماز حہ **الفصل الاول فصل عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلمہ امر عجا بالجنائزۃ فان نکت صلیحۃ تحین نقول موتی الیہ وان نکت سبی ذلک فقتل تصعوبہ عنہ عنہ قال کرم متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جلدی کو ساتھ جنازہ کی پس اگر ہی وہ جنازہ یعنی سیت نیک پس پہلا
ہی یعنی پہلا ہی او کی لپی پنچاؤ او کو طرٹ پہلا ہی کی اور اگر ہی غیر اسکی پس بد ہی رکھو او کو اپنی گردنوں سی نفس کی بیہ بخاری و مسلم
ف جلدی کو ساتھ جنازہ کی یعنی جنازہ دفن کی لجاؤ تو جلدی جلو اور جلدی دوڑنا نہیں مراد ہی بیج کی چالی چلی کہ جلد جلد قدم اوٹھاؤ اور یا
پس قدم رکھی حاصل یہ کہ چال معمولی سی زیادہ ہو اور دوڑنی سی کم آگی جلدی چلی کا فائدہ بیان فرمایا اگر وہ نیک ہے اگر یعنی اگر ہی چال او
سیت اچھا پس جلدی لجاؤ او کو تاکہ نہ پی ثواب آخرت کو جلدی اور اگر چال او سکار ہی تو ہی جلدی لجاؤ تاکہ نہ پیو رکھو اپنی گردنوں سی حہ
وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنائزۃ فاحملھا الرجال علی اعناقھم فان کان
صلحۃ قالے فان کان غیر صلحۃ قالے کھلھا یا اولھا این تذهبون بہا یسمع صوھا کل شیء الا انسان
و یسمع الا انسان لضعف رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جلدی کو تیار کیا جائی جا
پس اونہائی ہین او کو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر موتا ہی نیکت کہنا ہی جلد لجاؤ جو کہ یعنی طرف منزل سید کی اور اگر ہوتا نیکت ہوتا ہی
او کو نکوای مصیبت کہنا لجاتی ہو او کو یعنی جھکوتی ہی آواز او کی ہر چیز سوای آدمی کی اور اگر کسی آدمی البتہ مر جاوی یا بیہوش ہو جاوے
ف نموس جلدی چلی کو کہنا ہی اسکی کہ نعتن جنت کی دیکھا ہی اور بد بخت بسبب دیکھنی عذاب کی واویلا کر تا ہی اور سیت کما حقیقہ کا اگر چہ
نکل جاتی ہی اللہ تعالیٰ قادر ہی اسپر یہہ ایسا ہی جیسی قبر میں زندہ کیا جائی چل کی لپی حہ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا راہتمو الجنائزۃ فقوموا فمن بینہما فلا یقع جی تو صہ متفق علیہ اور روایت ہی او نہیں ہی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جب دیکھو تم جنازہ کی پس کھڑی ہو جاؤ لیکن جو شخص کہ ساتھ ہو او کی یعنی بعد نماز کی پس بیٹھی بہا تاکہ
کہ رکھا جاو جنازہ یعنی لوگوں کی نہ ہون سی زمین پر رکھا جاو یا قبر میں نقل کی بیہ بخاری و مسلم فی ف یعنی جب جنازہ گہرین سی نکلی تو دیکھ کر کھڑے
ہو جاؤ واسطی کریم سیت اور تعلیم ایمان او کی یا لب ہول موت کی بیہ اشارہ ہی اسپر کہ سوقت لی پروا نہو تا چاہی بلکہ بقدر سوار اور ڈر کر اوٹھ

الہزار ہی اور جب تک رہا نہ جاویں پر پہلی نہیں بلکہ کندی کی لٹی ساتھ ہی اور کہا بعض علماء ہاری کی کہ جب نذر اہل کی جائز کی تھی
جائزاً تو اوٹہ کھڑی رہنا کو وہی اکثر و کمی نزدیک اور بعضیوں کی کہا کہ نذر رکھتا چاہی کھڑی جائے یا نہیں اور بعضوں کا کہا کہ مستحب میں
کہا کہ ہونے کی یہ حدیثیں نسخ ہیں نہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ اکی آتی ہی ۵۷ ۵۸ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّاهُ فَقَالَ هَذَا**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ نَامَةٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهَذَا كَيْفَ تَجِدُهُ قَالَ إِنَّ الْمَوْتَ قَدْ دَخَلَ وَأَنَا أَيْدِي الْجَنَّةِ فَتَقْبَلُ
اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا کہ را ایک بخاری ہونے کی لٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑی ہونے کی ہم ساتھ اون کی پر
کہا ہم ہی ای رسول خدا کی یہ ہی بخاری ہو وہ یہ کالینی نہ سلمان کا کہ جسکی کو کم اور تعظیم ایاں کی لٹی اوٹہ میں پس فرمایا حضرت شخص فوت جا
کہا رہا ہے اور در کی ہی لیجے دیکھو بخاری وہ اوٹہ کھڑی ہو یعنی اگرچہ کافر ہو مقل کی یہ بخاری وسلم کی **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّاهُ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَقَدْ نَفَقْنَا فَعَدَّ نَالِي عَيْنِي فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا فِي الْجَنَّةِ
اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ کہا کہ ہم ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑی ہوئی پس کھڑی ہوئی ہم اور بیٹی پس بیٹی ہم نے
بچ دیکھنی بخاری کی نقل کی یہ سلم کی اور بچ روایت مالک کی اور ابی داؤد کی یہ ہی کہ کھڑی ہوئی بخاری کی لٹی پر بیٹی بھی اسکی
پہلی روایت کی دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ کھڑی ہوئی حضرت بخاری کو دیکھ کر ہم ہی کھڑی ہوئی اور جب کد رنگ اور غاب ہو انظر ہی بیٹی
اور بیٹی بیٹی دوسری یہ کہ چند مدت بخاری کو دیکھ کر کھڑی ہوئی پر بیٹی رہتی اور نہ اوٹہ ہی پس معلوم ہوا کہ نسخ ہوا کھڑی ہو یا نہ اساتہ
آخر کی یعنی یہ حکم پہلی تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی ہی ہی دونوں معنی ہیں اور دوسری معنی ظاہر ہیں ۵۹ **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى جَنَّةَ رَسُولِهِ أَوْ أَحْسَنَ بَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَقٌّ يُصَلِّي عَلَيْهِ
وَيُصَلِّي مَنْ دَفَنَ نَفْسًا فَتُحْمِلُ أَطْيَنَ كُلِّ قَبْرٍ أَطْيَنُ أَجْرًا مَنْ صَلَّى عَلَيْهَا جُمِعَ قَبْلُ أَنْ تَنْفُذَ فَانْجَمَ اور رسول
ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ جاویں ساتھ بخاری سلم کی بسبب الا ایاں کی یعنی فرمودہ شرح پر اور روا
طلب کرتی ثواب کی اور رہی ساتھ اسکی یہاں تک کہ ناز پر ہی اوپر اور زحمت پاوی دفن کیلئے پس تحقیق یہ ہر تھا اگر لیکر برابر دقت لکھی
قراطنہ ادا کی اور جو شخص کہ ناز پر ہی بخاری پر پر جاویں پہلی دفن ہی پس ہر ہر ثواب لیکر برابر ایک قراطنہ کی نقل کی یہ بخاری سلم
ف قراطنہ کہتی ہیں ایاں کی بار وین حصہ کو اور بیان قراطنہ ہی مراد حصہ عظیم ہی یعنی دیر ۵۷ ۵۸ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّاهُ فَقَالَ هَذَا**
لِلنَّاسِ الْيَوْمَ الْيَوْمَ اللَّهُ مَا تَفِيضُ فِيهِمْ إِلَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلِّهُمْ وَكَبِّرُوا لَهُمْ يَكُونُ لَهُمْ مَقْعَدٌ فِي الْجَنَّةِ اور روایت ابی ہریرہ ہی کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچانی خبر بخاری کے مرنے کو گو کہ جو بدن کہ وہ مرا اور نکلی ساتھ صحابہ کی طرف ہی گاہ کہ ہر صحت باغہی ساتھ اون کی او
کبیرین کہیں چار نقل کی یہ بخاری وسلم کی ف بخاری لقب یہ بادشاہ و جیشہ کا اور نام اس بخاری کا کہ حضرت نے جیسے ناز پر ہی احمد تھا اور
دین نصاری پر تھا ہر ایاں لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر وہاں گئی تو خوب خدمت گداری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر بیان
اور عید گاہ میں جا کر ناز پر ہی اسکی بخاری کی اور ہدایہ میں کہا ہی کہ ناز پر ہی جاویں میت پر سجد جاعت میں اسلئے کہ فرمایا ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی ناز پر ہی میت پر سجد میں پس نہیں ثواب اسکی اور کہا ابن ہمام نے کہ خلاصہ میں کہا ہی کہ کوفہ ناز پر ہی کہ
اور قوم ہون مسجد میں یا ہوسیت خارج مسجد کی اور قوم سب یا بعض مسجد میں ہون انتہی اور بعضوں نے کہا کہ نہیں کو وہ ہی جب میت
خارج مسجد کی ہر بعضوں نے کہا ہی کہ اسے تحریر ہی اور بعضوں نے کہا کہ تشریف اور اس حدیث ہی شافعی یہ نکالتی ہیں کہ ناز بخاری کی

یہ روایت ابی ہریرہ ہی کہ کہا کہ را ایک بخاری ہونے کی لٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑی ہونے کی ہم ساتھ اون کی پر

جائزہ ہی اور خفیہ کی نزدیک نہیں جائز وہ کہتی ہیں کہ احتمال ہی کہ جنازہ بخاشی کلمہ سنی حضرت کی آگیا ہوا سلمیٰ کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس پر کہ دیو
 و پناہ وغیرہ و در بیان میں عایل ہی ہشادعی ہوں اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہیں درست جنا
 منقول ہی حضرت ابن عباس سی بغیر سند کی کہ کہا ابن عباس کہ کہو لاگیا سریر یعنی جنازہ بخاشی کلمہ ہلک کہ دیکھا اس کو اور نماز پڑھی
 ۵۷ **ع** **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَى جَنَازَةٍ نَزَلَ الرَّبْعُ وَاللَّهُ يَكُونُ عَلَى جَنَازَةٍ فَسَلَّمَ فَفَعَلَ**
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکن علی جنازہ مسلمہ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی ذر ہی کہ کہا ہی زید بن ارقم صحابی
 تکبیر کہتی ہماری جنازوں پر چار اور انہوں نے تکبیر کہیں ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہم ہی اونسی کہ ہمیشہ چار تکبیر کہتی تھی آج پانچ کیوں
 کہیں پس کہا انہوں نے کہ تھی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیر کہتی نقل کی یہ سلمیٰ و پانچ تکبیر کہتی یعنی کہی یا ابتدا
 اجماع ہی سب علماء کا اس پر کہ چار تکبیر ہیں نماز جنازہ میں اور حضرت سی اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سی زیادہ ہی متحول ہیں لیکن
 کہا ہی علماء نے کہ آخر الامم حضرت سے جاری ثابت ہوئی ہیں پس سوائی چار کی جو منقول ہیں منسوخ ہیں اور زید رضی اللہ عنہ نسخ کی قابل ہوں
 تو بخیر اجماع میں نہیں آتا ۵۸ **ع** **وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَفْرَةَ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ فَاجْعَلُوا الْكَبْرَةَ**
 فقال لعلمی الخا سئنتہ رواہ البخاری اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سی کہ کہا نماز پڑھی مینی چھی ابن عباس
 جنازی پر پس پڑھی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولیٰ کی اور کہا پڑھی مینی سورہ فاتحہ نا کہ جانو تم کہ یہ سنت ہی نقل کی یہ بخاری فی ث
 کہا امام ابو حنیفہ نے کہ مراد سنت یہ ہی کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ میں واجب نہیں انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان شاک کی تو قایم
 ہوئی ہی مقام سنت کی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھی سورہ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھی ساتھ نیت شاک کی اور نہیں ثابت ہو حضرت صلی
 علیہ وسلم ہی پڑھنا اس کا اور موطن میں ہی کہ ابن عمر رضی عنہ پڑھی ہی اس کو نماز بخار میں انتہی اور امام شافعی کی نزدیک پڑھنا اس کا واجب ہے
 پس مراد سنت سی اونکی نزدیک ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین میں ہے پس اس تاویل سی نفی وجوب کی نہ ہوئی ۵۹ **ع** **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَى جَنَازَةٍ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَاقِبَةُ أَعْمَالِهِ وَارْحَمْهُ**
 ووسم مدخلہ واعسله بالمد والثلج والبرد ورفعه من الخطايا كما تليق القبر لا يبيض من اللبس اذ قبله دار خيل من داره
 واهل اخيل من اهلها ورجل خيل من رجله اذ دخل الجنة واعد له من عذاب القبر فمن عذاب النار وفي رواية ورفعه
 فتنه القبر وعذاب النار قال حتى مكثت ان اكون انا ذلك الميت رواه مسلم
 اور روایت عی ف بن مالک سی کہ کہا نماز پڑھی سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازی پر پس یا در کہی مینی دعا پڑھی حضرت کی کہ وہ دعا
 ہی یعنی بعد مری تکبیر کی یا الہی بخش گدہ اکی اور رحمت کہ اس پر یعنی قبول طاعتین اکی اور خلاص کر اس کو مروت سی اور رحمت کر اس کے لینے
 تقصیرات اکی اور بہتر کھانی اکی یعنی جنت میں اور کشدہ کہ قبر اکی اور پاک کر اس کو ساتھ پاکلی اور برف کی اور اولیٰ کی یعنی پاک کر گنہوں سے
 ساتھ طرح طرح کی مغفرت کی اور پاکیزہ کر اس کو گنہوں سے جیسے پاکیزہ کر تھی تو کثیری سفید کو میل سی اور بزدل اس کو گنہ یعنی اوس عالم میں بہتر گنہ کہنے
 اس عالم میں اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکے اور بی بی بہتر بی اسکے اور داخل کر اس کو جنت میں یعنی ابتدا اور پناہ دی اس کو عذاب قبر کیسے کہا
 عذاب و زعلی سی اور ایک روایت میں کہ گچا اس کو فقہ قبر کسی یعنی تخریبی خوش تو کی جواب میں اور عذاب آگ سی کہا عوف کہ جب مینی یہ دعا
 حضرت اوس بیت کی الیٰ سنی تو رشک لگیا میں یہاں تک کہ از رو کی مینی کہ ہوتا میں یہ بیت یعنی تو کہ حضرت میرے لئے یہ دعا کر نقل کی

یہ مسلم فی ف بی بی بہتری بی اسکے یعنی خورین اور خورتون نیامین سی ہی پس اشغال پر ہا کہ خورین دنیا کی ہوئی جنت میں افضل خور ہوئے
 بسبب نماز روزی اپنی کی جیسا کہ دارد ہوا میں یہ حدیث میں اور فقہ میں کہا ہے کہ حسب اس ان کا کو استہیزا اور حضرت کی بکار کر پڑی تعلیم
 لئی اور یہ دعائی نسائی اور زندگی بی ہی روایت کی لئی بخاری فی کہا ہے دعائیں جو بیت کی لئی وارد ہوئی ہیں یہ بہہ ہونی صحیح ہی ہے
وَعَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ مَاتَتْ وَفِي سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ اَدْخُلْنِي يَهْ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصِلَ عَلَى عَمَلِكِ فَاَنْكَرَ
 ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِلَّهِ لَقَدْ صَلَّى سُبُّوهُ عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَهْلِيلٌ لَحِيحَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور رواستہ بی ابی سلمہ بن عبد الرحمن سی یہ کہ حسب فات ہوئی سعد بن ابی قاص کی کہا حضرت عائشہ فی داخل کروا کو مسجد میں تاکہ نماز
 پڑھوین ان پر بس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر بس فرمایا حضرت عائشہ فی قسم ہی خدا کی اللہ تحقیق نماز پڑی ہی سو خدا اصلی اللہ علیہ وسلم
 اوپر دونوں بیوں بیضا کی مسجد میں بھی ہیل اور یہائی او سکی نقل کی یہ مسلم فی ف نام ہیل کی بی بی بیسا ہیل تھا اور بیضا انکی انکار
 ہی اور نماز بخاری کی مسجد میں پڑی نزدیک امام شافعی کی درست بموجب حدیث کی اور نزدیک امام اعظم کی کہ وہی بموجب احادیث
 کہ اس میں نہ ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ فی اسو اسطی کہ معمول نہ تھا حضرت کا کہ نماز بخاری مسجد میں پڑی چنانچہ قرب مسجد کے
 ایک جگہ مقرر رہی کہ وہاں نماز بخاری پڑھتی تھی اور ابوداؤد میں منع کی حدیث ہی موجود ہی مضمون او کا یہ ہی کہ جو کوئی پڑی نماز بخاری کی مسجد
 بس نہیں ثواب واسطی او کی اور حضرت عائشہ فی جو یہ حدیث ذکر کی حضرت فی نماز پڑی تو یہ بیب غد کی تھا کہ نہ پڑتا تھا یا مسکت تھی چنانچہ
 ایک روایت میں یہ صریح آیا ہے کہ حضرت عکف تھی اسطی مسجد میں پڑی ہے **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا مَاتَتْ فَفَقَّاهُ وَسَطَّهَا مَشَقَّهَا حَكِيحٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تھا
 پڑی مینی بھیجی رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم کی اور بخاری ایک عات کی کہ مر گئی تھی بیج نفاس اپنی کی بس کہڑی ہوئی چھین او کی نقل کی یہ
 بخاری وسلم فی ف شافعی کہتی ہیں کہ عورت کے کولون کی سامنی کہڑا ہوئی نماز پڑی کی لئی اور مرد کی سر کی سامنی بس یہ حدیث سند کی
 ہی بیج حق نماز جو توئی اور دوسری بات اور حدیث سی ثابت کی ہی اور ہماری مذہب میں یہ ہی کہ کہڑا ہوئی سامنے سینہ کی خواہ مرد ہو خواہ عورت
 کہا شیخ ابن ہمام فی یہ حدیث متانی سینہ کی سامنی کہڑی ہوئی نہیں اس کی کہ سینہ وسط ہی تھی در میان میں پڑا ہے اعضا کی اسطی
 کہ اوپر او کی سر اور ہاتھ ہیں اونچی او کی ٹیٹ اور بائون اور احتمال ہی کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کی سامنی کہڑی ہوئی ہون مایل ہو
 کولون کی راوی فی بس نزدیک ہوئی دونو چیزوں کی آپس میں گان کیا کہ در میان میں او کی سامنی کولون کی کہڑی ہوئی اور غشی فی کہا کہ روایت
 ابی حنیفہ اور ابی یوسف سی ہی کہ کہڑا ہوئی امام عورت کی کولون کی سامنی ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 يَغْتَرُّ دُونَ كَيْسٍ فَقَالَ هَذَا قَالُوا الْبَارِحَةُ قَالَ فَلَا اَدْنُوْنِي قَالُوا اَدْنُوْا فِي ظِلِّهِ الْيَوْمَ كَرِهْتَانِ تَوْفَقًا فَقَالَ
 خَلْفَهُ فَصَلَّيْتُ مُنْفَقًا اور روایت ابن عباس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کڑی ایک تبرک دفن کیا گیا نماز اور میں بات کو پس فرمایا کہ میں نے کہا
 یہ عرض کیا صحابہ کہ اگر کی استخرا میں بس کون خبر کی تمی مجھ کو عرض کیا صحابی کہ دفن میں ہی اسکو چھو آدیر اسکی سر کر وہ جانا نہ جگنا آچا پھر کہڑی ہوئی حضرت پا
 صفت باغی مینی بھی حضرت کے پس نماز پڑی او سپر نقل کی بخاری وسلم فی ف نام اس مردہ کا طلحہ بن زرارہ بن غیر تھا **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
 ان اصابه سقاء كانته نفيم المسكين اوشاه فقصد حارس رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعمها واعنه فقالوا مات قال فلا ندم اذنه
 قال فانه صغر واقمها واوض فقال لوني على قبره فداوه فصل على عليهما قال ان هذين العبد مملوكا على اهلنا واولادنا

روایت اوسکی لفظ انشاء اللہ اربع روایت ابی داؤد کی پس مذکور کہہ اوسکو ایمان پر اور مارا اوسکو اسلام پر اور اخیر میں اوسکے
 یہ ہی اور نہ گراؤ کر مگر بھی اوسکی **وَعَنْ** وَائِلَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْكُحْلِ
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَنَسَّحَتْهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ فُلَانٌ بَنُ فُلَانٍ فِي دِمَّتِكَ كَيْلِ جَوَارِكَ فَقَدْ هَمَّ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقِيرِ عَلَيْكَ
 النَّارَ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ الْحَقِّ اللَّهُمَّ كَعَمَلِهِ دَارُجَتُهُ إِنَّكَ تَلْتَلِ الْعُقُودَ الْحَرَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ اور روایت ہی دانی بن اسحق
 سی کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک شخص پر مسلمانوں میں سی پس سنائیں حضرت کو کہ فرائض ہی یا ابی
 تحقیق فلا نبیاً فلا نبیاً ج ان تیر کی ہی یعنی ایسی کہ ایمان کہتا تھا تیر اور چنگل مارنا وہاں سی ساتھ قرآن کی کہ وہ اس دینی والا ہی پس بچا اوسکو
 فتنہ قبرسی یعنی عذاب اوسکی اور عذاب آگ کسی اور تو صاحب وفا کا ہی کہ جو بعد اور وعدہ بندو کی ساتھ کیا ہی پورا کرنا ہی اور تو صاحب
 حق کا ہی کہ جو کچھ کہتا ہی اور کرنا ہی حق ہی یا الہی بخشش کہ واسطی ایک اور رحم کہ اس پر تحقیق تو بخشنے والا ہر ان ہی روایت کی یہہ بوداؤد ابن ماجہ
و لفظ جبل کی کہنی معنی ملاحی قاری نی نقل کہی ہیں اور اخیر کو کہا ہی کہ ظاہر تر یہی ہی کہ معنی اسکی یہہ ہوں کہ وہ تعلق پکڑیو والا اور چنگل مارنا
 ساتھ قرآن کی تہا پس لفظ جبل سی مراد قرآن ہی جیسکے اس آیت میں دحضتوا بحبل اللہ یعنی چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کی اور مراد لفظ جوارسی
 اور اضافہ اس میں یہی یعنی قرآن الیا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اوسکی باعث ہوتا ہی ایمان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ذالک مع
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ الْفَحَّاشِينَ مَوْنًا كَمَا ذُكِرَ وَكُنْفًا عَنْ مَسَاوِيهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ
 وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہہ نماز یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یاد کرو نیکیاں اپنی مردو کی اور بند رہو ذکر کرنی برائیوں کو
 سی روایت کی یہہ بوداؤد و ترمذی فی ف یاد کرو نیکیاں اپنی موتی کی ایسی کہ وقت ذکر کرنی صاحبین کی اور ترقی ہی رحمت اور یہہ امر
 استحباب کی الی ہی اور بند رہو ذکر کرنی برائیوں کو کسی یہہ امر وجوب کے ہی یعنی واجب ہے کہ برائی او کی نہ ذکر کرو کہا ہی حقہ الاسلام فی کہ غیبت
 اشد ہی غیبت زندہ سی ایسی کہ زندہ سی بخشنا الیا ممکن ہے دنیا میں بخلافت پس کہ اوس نہیں بخشنا سکتا اور کتاب از بار میں کہا ہی کہ ظاہر
 فی کہ جب دیکھی اہل انی والا ست میں کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونی چہرہ اوسکی اور خوشبو آئی اوس میں سی تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور
 دیکھی اوس میں بری چیز مثلاً بو آتی ہو اوس میں سی یا کا لا ہو جاوی نہنہ یا بدن یا بدل جاوی صورت اوسکی تو حرام ہی بیان کرنا اوسکا مع
 ص ح **وَعَنْ** نَافِعِ بْنِ عَالٍ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةٍ لِحُلِّ فَقَامَ حَيَّالٌ دَاخِلَةً ثُمَّ جَاءُوا لِحَيَّانَةً
 امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا بَا حَسَنَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حَيَّالٌ وَسَطُ الشَّرِّ فَقَالَ لَهُ الْعُلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هَكَذَا أَدَابُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامُكَ مِنْهَا وَمِنْ الرَّجُلِ مَقَامُكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
 وَفِي رَوَايَةٍ أَبُو دَاؤُدَ وَنَحْنُ مَعَهُ زِيَادَةً وَفِي فَقَامَ عِنْدَ حَيَّانَةٍ اور روایت ہی نافع سی کہ گیت اوسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑھی ہے
 ساتھ انس بن مالک کی اوپر جنازی ایک شخص کی یعنی عبداللہ بن عمر کی پس کہی ہوئی مقابل سر اوسکی ہر لائی لوگ جنازہ ایک
 قریش میں سی پس کہا ہی اباحمرہ کہ گیت ہی انس کی نماز پڑہ اس جنازی پر پس کہی ہوئی مقابل زربان تخت کی پس کہا واسطے
 اوسکی عمار بن زیاد کی کہ اسطرح سی دیکھا تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہی ہوئی جنازی پر یعنی عورت کی جنازی پر چنگل کھڑ
 ہونی تیر کی اوس عورت سی اور کہی ہوئی مرد سی جگہ کہی ہوئی تیر کی مرد سی یعنی حضرت کو دیکھا تونی کہ کہی ہوئی جنازی پر مرد پر مقابل
 سر کی اور عورت کی جنازی پر مقابل در بیان کی کہا کہ ان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ فی اور بیچ روایت ابی داؤد کی مانند اسکی ساتھ یہہ یاد

صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیہ قبروں پر اور نماز پر جو طرف قبروں کی نقل کی یہ مسلم فی فت کہا ابن ہمام فی کہ کوہی مہینا قبر پر اور روز نماز
 او سکون پس یہ چہ لوگ کرتی ہیں کہ جب کوئی اقربانیں سی ایک جانی دفن کیا جاتا ہی اور او سکے گرد اور گردی مدنون ہوتی ہیں تو او کو گرد و
 مہولی اپنی تراجمی کی قبر اس پنجی میں ہمہ کر دہی اور نہیں کرود روز نماز قبر کا حاجت کے لئے یعنی کھودنیک لئی یا دفن کر نکلی لئی قبروں پر یا
 رکھ کر جانا جائز ہی اور مستحب ہے کنگلی یا خون قبر وین جاوی کذا فی شریعت الاسلام اور کوہی سوناز دیک قبر کی اور نکلیہ کرنا او سپر اور
 کرنا پاس او کی نہایت کرود ہی اور کوہی ہر چیز کہ نہیں مہود یعنی نہیں ثابت سنت سی اور مہود سنت نہیں ہی گزیرات او کی
 اور دعا کرنی پاس او کی کپڑی ہو کہ جب یکہ کرتی ہی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کنگلی کی طرف بقیع کی اور کہتی اسلام علیکم در قوم مؤمنین انا انشاء
 کلمہ حقون اسال اللہ وکلمہ العافیہ اور نہ نماز پر جو طرف قبر کی اگر ارادہ نعظیم قبر یا قبر والکی پڑتا ہی تو صریح کفر ہی والا کرود تحریر ہی اور ہی حکم
 جنازہ اگر ساسنی ترکہا ہو بلکہ کہ است او میں زیادہ ہی اور امین اہل کہ ہی گرفتار ہو رہی ہیں کہ نظار باندہ کہ جنازی کعبہ کی پاس کہتے
 ہیں اور پھر او کی طرف نماز پڑھتی ہیں معہ اگر کوئی کہی کہ ماحلی سحر ہی جو کہا کہ نہیں مہود سنت سی گزیرات اور دعا انہ اس معلوم ہوا کہ
 کفرات قرآن کی ہی قبر پر نہیں اور کوہی باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار ہی پڑنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ اوہون فی ہی دہ نظار
 تیسری فصل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کے ہیں جواب یہ کہ قرات قرآنی داخل ہی دعائیں اسلی کہ وہ ہی حاجی حکما پس وہ کرود نہیں
 مولا نانہ **وَحَن** یعنی ہر چیز **قَالَ قَالَ قَالَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى خَيْرِ فِتْيَانَةٍ فَتُحَلِّصَ إِلَيْهِ**
جَلْبُ خَيْرُ لَهْ عَنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى ذَوَاهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ یہ کہ شئی ایک تہا
 انگارہ کہ جلاوی کپڑی او کی پس پنجی انگار طرف بدن او کی بہتر ہی واسطی او کی اس سی کہ بیٹہ جاوی قبر نقل کی یہ مسلم فی فت
 یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹہ جاوی اور وہ کپڑو جلا کر جلے تکس پنج جاوی تو وہ اہل ہی قبر پر بیٹھی سی یعنی ضرر اسکا زیادہ ہی او کی ضرر سے
الفصل الثانی فی غسل وکفن **عَرَفَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ بَالِدُ بْنُ يَحْيَى أَحَدُ هَؤُلَاءِ يَحْكُو وَأُخْرَى لَا يَحْكُو فَقَالَا**
إِنَّهُمَا جَاءَا أَوْكَاعًا عَلَى عَمَلِكُمْ فَجَاءَا الَّذِي يَحْكُو فَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرْحِ السُّنَنِ رَوَيْتُ هِيَ عُرْوَةُ بْنُ زُبَيْرٍ کہ کہتی
 مدینہ میں دو شخص یعنی گورکن کہ ایک او میں سی یعنی ابو طلحہ انصاری محد کرتا یا یعنی نبلی قبر کھوتا تھا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہ کھوتا
 تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنی جسی یہاں قبر پر ہی پس کہا صحابہ فی یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کی اسپر کہ جو اس او میں سی آوی پہلی
 کر ہی کام اپنا یعنی اگر کھودا لا پہلے آوی محد کھودی چھتر کے لئے اور اگر شق والا پہلی آوی شق کھودی پس آیا وہ شخص کہ محد کرتا تھا پس
 محد کی واسطی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ شرح السنہ میں ف ابو عبیدہ بن جراح عشرہ منبرہ سی ہیں اور اس سی معلوم
 کہ اگرچہ محد افضل ہے لیکن شق ہی شروع ہی اسلی کہ اگر اس شروع ہوتی تو ابو عبیدہ کا سہو کہودا کرتی معہ **وَحَن** ابن عباس قال
رَوَى اللَّهُ صَلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى خَيْرِ فِتْيَانَةٍ فَتُحَلِّصَ إِلَيْهِ جَلْبُ خَيْرُ لَهْ عَنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى ذَوَاهُ
إِبْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی محد واسطی ہمار سی اور شق واسطی غیر ہمار کی تو
 کی یہ ترمذی ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ فی اور روایت کی یہ احمد فی جریر بن عبد اللہ سی ف طحانی اس حدیث کی کئی معنی لکھی ہیں لیکن
 خاصہ ترمذیہ میں کہ محد واسطی ہمار سی یعنی جامعیت انبیار کی اور شق جائز ہی واسطی غیر ہمار کی معہ **وَحَن** ہشام بن عمار
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أَحْمَدَ أَحْمَرُ وَأَوْسُ مَسْجُوعٌ وَأَعْبَدُ قُورٌ وَأَحْسَنُ أَوْادُ فُوقَا لَانَيْنِ وَالْثَلَاثَةُ

جردن و فیسّم لحمها حتی استأنس بکرم و اثم ما اذا اذبحتم به و سئل کون ساوا اهل من
 اور روایت ہی عمر بن العاص سی کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبدالکواوس حالت میں کہ وہ نزع میں تھی جو قوت کہ مروین پس ہوسا ہتہ میری کوئی نوٹ
 کر نیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ دفن میریکار پس دالوچرشی ڈانسا بسولت یعنی تہوری تہوری بہر کثری رہوگر قبر میریکی یعنی واسطی عاتبت رہنی
 وغیرہ کی بقدر اوچرکی کہ فرج کیا جاوی اونٹ اور تقسیم کیا جاوی گوشت اور سکا یہاں تک کہ آرام کو نہین لبیب تہماری اور جالونین یعنی بلا وحشت کر کیا
 جواب دیتا ہوں فرشتوں پر درکار اپنی لیکو روایت کی یہم مسلم فی ف اور نہ آگ عادت تہی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساہتہ میت کی لیا جاتی تھی واسطی
 نخر اور ریائی اور ناخوشی جلاوین اور اور کام میں آوی اس سی منع فرمایا پس جیسی بیان بعضی جنازوں کی ساہتہ اگر سوزین اگر حلاقی جاتی ہیں یا شعلہ
 اور چر شاخی بلا ضرورت حلاقی ہیں یا لکڑوالی آگ لپی ساہتہ رہتی ہیں منع ہی اور لبیب تہماری یعنی لبیب دعا اور اذکار اور قراۃ اور استغفار
 تہماریکی چنانچہ حدیث الی دادو کی میں آیا ہی کہ حضرت جب فاع ہوتی دفن کسی شخص کی کثری ہوتی او سپر اور فرماتی استغفار کرو واسطی بہانہ
 اپنی کی اور مانگو اسکی لپی نیت رہنا اسلی کہ وہ اب پوجا جاتا ہی مع مع و کن عبد اللہ بن عمر قال سمعت النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مات احدکم فلا تحسبوه واسر عواہ الی قبرہ و لیقر عند لاسہ فاذنہ لایقرہ
 و عند جلیہ حیاتہ البقرة رداہ البقرة فی شعب الایمان وقال والصحیح انہ موقوف علیہ
 اور روایت ہی عبدالمدن عمری کہ کہا سانیسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی جو قوت کہ مری ایک تہماری پس نہ بند رکھو اسکو اور جلدی پتہ چارو
 اسکو طرف قبر اسکی اور چاہی کہ پتہ چاہی نزدیک سراسر اسکی ابتدا سورہ بقرہ یعنی مفلون تک اور نزدیک پاؤں اسکی خاتمہ سورہ بقرہ کا
 روایت کی یہم یثقی فی شعب الایمان میں اور کہا اور صحیح یہی کہ موقوف ہی عبدالمدن عمری نہ بند رکھو یعنی تاخیر نہ کر میت کی دفن کرنی میں
 بغیر عذر کی کہا ابن ہمام فی کہ سبب ہی جلدی کرنی تہجیر میت میں جو قوت سی کہ وہ مری اور آگی کا جلیہ یعنی واسر عواہ الح تاکید ہی اسکی یا اشارہ
 ہی طرف اسکی کہ جنازہ لیک جلی تو جلدی چنانست ہی یعنی بیچ کی چال چلی نہ دوڑی اور نہ آہستہ چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول
 سی آئز تک اور کہا احمد بن حنبل فی کہ جب داخل ہو تم مقابر میں پس پڑھو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخو ثواب انکا اہل مقابر
 پچھنچا ہی طرف اونکی اور مقصود زیارت قبور سی زیارت کرنیو الیک لپی یہی کہ عبرت پکڑی اور مردونکی لپی یہی کہ فائدہ او تہاوین اسکی
 دعا سی تہی اور حضرت علی سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گدزی مقابر پر اور پڑھی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشی ثواب اسکا مردوں کو
 یا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مردونکی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی اخل ہو مقابر میں پھر پڑھی فاتحہ لکتابا
 اور قل ہو اللہ احد والہکم التکاثیر پھر کی کہیسی کرد نا ثواب او پھر کہ پڑھی نبی کلام تیری ہی واسطی اہل مقابر کی مومنین اور مومنات سی تو ہوتی ہیں اموات شفیع اسکی
 لپی طرف اللہ تعالیٰ کی اور کہا حدیثی کہ نکلا میں ایک رات طرف مقبرہ کی کی پھر کہتا سنا ایک قبر پر اور سورہ میں پس کہ میں نے اہل مقابر کو کہ حلقی حلقی حلقی تھی
 پس کہ میں نے قائم ہوئی قیامت کہا او ہوتی نہیں لیکن ایک شخص نے کہا یہاں یونین پڑھی قل ہو اللہ احد اور سکا پس کہ میں نے اسکو مدت ایک بس سے اور اس سے
 روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرما جو کوئی داخل ہو دی مقابر میں پس پڑھی سورہ یس ہلکا رہی اللہ عذاب اونسی اور ہوتی ہیں
 واسطی اسکی نبیان بقدر گنتی مردونکی کہ او میں ہیں اور کہتے سیوطی شافعی فی شرح الصدور میں اختلاف کیا گیا ہی پچ پچھو ثواب قرآن کی واسطی
 میت کی پس ہمہو سلف یعنی صحابہ وغیرہم اہل اہل اور تینوا نام ہمہ کہتے ہیں کہ پچھتا ہی اور ہماری امام شافعی فی اختلاف کیا ہی تہی حق ہر جو کہ
 امام شافعی سند فی ہیں سیوطی کئی جواب اسکی کہ پچھتا عبادہ بدنی کا نیت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور یا مافات میں دیکھ لے

وَعَنْ ابْنِ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا كُنْتُ فِي قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالْجَنْبَتَيْنِ وَهُوَ مَوْضِعُ خَيْلٍ إِلَى الْمَكَّةَ فَذُنُوبُهُ
 فَلَمَّا أَقْبَرْتُ مَاتَ عَائِشَةُ أَنْتَ قَبْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ شَعْرٌ وَكُنَّا كُنْدَ مَا نِيَّ جَدِيَّةَ حَقْبَةَ
 مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لِي يَتَصَدَّقَا، فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَانَتْ وَصَالِكًا، لَطُولُ اجْتِمَاعٍ لَمْ يَكُنْ لَيْلَةً مَعًا، ثُمَّ قَالَتْ
 وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتُ إِلَّا حَيْثُ مِتُّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا دُفِنْتُكَ سِوَاهُ السَّيِّدِ مَيْتِي
 در روایت بی ابن ابی ملکیہ کہ با وفات ہونی عبد الرحمن بن ابی بکر کی شجہ حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہ پہلائی گئی طرف مکہ کی پہرہ کی گئی لیکن
 پس جبکہ انہیں حضرت عائشہ مکہ میں چلی گئی انہیں قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کی پاس کر پہنائی انکی ہتی پس کہا اور ہتی ہم مانند دہشتینون جلدیہ کی جد ہتی
 آپس میں مدت مدید زانی سی یہاں تک کہ کہا گیا اگر جزا ہوگی پس جب جدا ہوئی ہم کو یامین اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنی کی انہیں گزارا
 بہنی ایک رات کہتی پہر کہا حضرت عائشہ بی قسم ہی اسکی اگر حاضر ہونی میں تیری پاس وقت میری نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوس جگہ کہ میرا تھا تو بغیر کسی
 کفن لکھنا مکان موت سی سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہونی میں تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی میں تیری عقل کی بہرہ ترندی ہی
ف حبشی نام ایک موضع کا ہی قریب مکہ کی اور بعضیوں کی کہایں کہ ایک منزل ہی مکہ سی اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ فی دو بیتین پڑھیں جب
 حال انہی یہاں کی فراق میں اور یہ بیتین تیم بن نویرہ فی کہیں تہین پنج مرتبہ یہاں اپنی مالک بن نویرہ کی کہ اسکو خالد بن ولید فی
 حضرت ابوبکر کی خلافت میں بڑا لاہناسنی بنیوی کہیم کہم کہتا ہی کہ تہی ہم مانند دہشتینون جلدیہ کی مدت مدید زانیہ سی جلدیہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق
 اور جزیرہ عرب میں انصرف میں کہتا تھا اور اس بادشاہ کی دو بیتین تہی مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونوں ہمیشہ اور مدیم اوسکی رہی اور انکو
 انہما کی ماراؤ کی قتل کا ہی قصہ عجیب مقامات حریر میں مذکور ہی پس تیم بن نویرہ یہاں کی مرتبہ یہاں ہم اور تو ہمیشہ کی اور محبت کہنی والی ارہتی تہی اور جب تہی
 ایک مدت دراز مانند دہشتینون جلدیہ کی کہ وہ طرح آپس میں اخلاص اور ہمنشینہ ایک مدت سی کہتی تہی کہ لوگ بسبب جمع ہونیک مدت دراز سی کہتی تہی کہ یہہ ہرگز
 جدا ہونگی بہرہم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم یعنی میں اور مالک بسبب مرنی مالک کی تو یامین اور مالک باوجود جمع ہونیک ایک مدت دراز تک ایک رات ہی ساتھ
 رہی تہی یعنی وہ مدت دراز آئی بودا خواہی اور نہ زیارت کرتی میں یعنی دوبارہ یہی کہ حضرت فی لعنت کی ہی عورتوں زیارت کرنوالیوں قیون کیو
 ولیکن ازبکہ تجھی مرنی ہوئی مذکبہا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا قایم مقام وفات کی ہو **وَعَنْ ابْنِ مَرْجَانٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَفَعَ عَلَى قَبْرِهِ حَاكًا سَرَدًا هُنَّ حَاجَتُهُ اور روایت بی ابی رافعہ کی کہ کہا نکال رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی سعد کو جلازمین سی سرکط فسی اور پھر کاؤ کی قبر پر اپنی روایت کی یہہ ابن ماجہ فی **وَعَنْ ابْنِ مَرْجَانٍ** کہ
 محمول ہی ضرورت پر ایمان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دوسری فصل میں حدیث ابن عباس کی میں ہو چکا ہی **وَعَنْ ابْنِ مَرْجَانٍ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ أَبِي الْقَبْرِ حَتَّى عَلَيْنَ قَبْلَ اللَّهِ تَزَاوَاهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھی ایک جنازی پر پہر لڑکی قبر کی پس ڈالین اور سرکط فسی تین لمین مرنی کی روایت یہہ ابن ماجہ فی **وَعَنْ**
عَمْرِ بْنِ حَرْمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي الْقَبْرِ حَتَّى عَلَيْنَ قَبْرًا فَقَالَ لَا تُؤْخِذُ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ لَمْ لَا تُؤْخِذْ رِوَاةُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی عمرو بن حرم سی کہ کہا مذکبہا جگہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیکہ یہی ہوئی قبر پس فرمایا ایذا دی صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دی اوسکو روایت کی
 احمد فی **وَعَنْ** شاید مراد یہہی کہ اوسکی روح ناخوش ہوئی ہی تھو کہ گنہی سی کہ اس میں خفارت اوسکی لازم آتی ہی **وَعَنْ ابْنِ مَرْجَانٍ**
عَلَى الْمَيْتِ باب روضہ کا میت پر **وَعَنْ** اور مدنی پر بغیر خود اور جلالی کی جائز ہی مکر وہ یہہی کہ چلاؤی اور نوخر کی اور تشریف میت

بافراؤ کری جسکے عادت اہل جاہلیت کی تھی اور اصل شانہ اور ذکر اوسکی خونیونگا کرنا کہ بطور نہ بہ یعنی بیان کی ہنوکہ وہ نہیں اور سخت تعزیت کرنی
 اومعنی تعزیت کی یہ ہے کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنا کہ جو اور تلی کری اوسکی اور تعزیت ایکبار سی زیادہ مکرری اور بہ جمع ہونا خاص تیسری روز کا اور
 اور تکلفات کرنی اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کی حق تینوں میں بدعت ہی اور حرام محمد الدین رح قاموس کی مصنف فی سفر السعادت میں لکھا
 ہی کہ عادت نہ تھی کہ میت کی ای سوائی وقت نماز جنازہ کی جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور تحت پڑھیں گور پر اور زنجی گور پر اور بہ سب بدعت ہیں
 انتہی اگر کہہ میں یا مسجد میں بیٹھنا جائز ہی سلیبی کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد میں ٹھیکیں بیٹھی اور لوگ آتی تھی
 تعزیت کی لی لیکن تعزیت اس طرح کہ اب متعارف ہی اور ایام متعددہ میں کرتی ہیں نہ تھی اور بہت علماء متاخرین کہتی ہیں کہ مکروہ ہی حجج ہونا نزدیک
 صاحب میت کی اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹھی دروازہ پر اور لوگ جمع ہوں اور تعزیت کریں سلیبی کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن ہی فارغ ہو کر پڑھیں
 تو متفرق ہوں اور اپنی کاروبار میں مشغول ہوں اور صاحب میت کو پہنچا ہی کہ اپنی کام میں مشغول ہو اور قبر کی گرد حلقہ بازہ کر قرآن پڑھنا مکروہ
 ہی حق فی الرحمة و شرح سفر السعادت **ف** تعزیت کرنی مصیبت کو اچھی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد
 اوسکی کہ یہ کہ ہو غائب تعزیت کرنا یا مصیبت زدہ تو نہیں مضائقہ کہ جب علی جہی تعزیت کری اور تعزیت کرنی بعد دفن کی اولی ہی دفن کی پہلی
 سی اور بہ جب ہی کہ نزدیک ہی اومیں جرح فرغ شدید اور اگر دیکھی کہ بہت جرح فرغ کرتی ہیں پہلی ہی دفن کی بہتری اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کری سب اوقات
 میت کو چھو تو گوارا اور بڑو گوارا اور مرد و گوارا اور عورت کو گوارا اور جو ان تونہ تعزیت کری اوسکو مکرر عزم اوسکی اور مستحب ہے کہ صاحب تعزیت
 کو بخشی اللہ تعالیٰ میت تیر کو اور درگزر کری اوس سی اور دہائی اوسکو اپنی رحمت میں اور لایعجب کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور ثواب دی تجکو
 اوسکی مرنی پر اور بہترین الفاظ تعزیت کی وہ ہیں کہ وقت تعزیت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرائی اِنَّ لَیْسَ مَا اَحَدٌ وَّکَ مَا تَعْلَمُ اَوَّلُ شَیْءٍ یُعْزَدُ
 باطل مسمی یعنی اللہ ہی کی ملک ہی جو چیز کہی اور اوسیکے ملک ہی جو چیز کہی اور بہتر چیز دیک اوسکی ساتھ وقت مقرر کی ہی اور اگر کا فر مر جاوے
 اور قرابتی اوسکا مسلمان ہو تو اوسکو بون تعزیت کری بہت دی اللہ ثواب تجکو اور اچھی دی تلی تجی اور اگر قرابتی کا فر ہو اور میت مسلمان تو یوں کہ
 اچھی دی اللہ تلی تجی اور بخشی میت تیر کو اور یوں نہ ہی کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دو نو کا فر ہوں تو کہی بدل دی تجکو اللہ اور نہ
 کم کری لوگ تیری اور شہر وں عجم کمین جو رسم ہی کہ چھوٹی چچائی ہیں اور کہی ہستی ہیں راہو بہ بہت بُری رسم ہی اور بیٹھنا مصیبت کی لی تین دن تک
 جائز ہی اور ترک اوسکا اولی ہی اور مکروہ ہی مرد وئی لی سیاہ پٹری پٹری اور پہاڑی پٹری وقت مصیبت کی اور نہین مضائقہ سیاہ پٹری پٹری
 عورت کو گوارا کالاکر نامونہ اور ہاتھوں کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا مونہہ کا اور کھنڈا بالون کا اور اٹھنا شامی کا عزم پر اور پٹیا زانو کا اور سید کا اور شہر
 کرنا آگ کا قبر وں پر رسوم جاہلیت سی ہی اور باطل و معزور اور نہین مضائقہ یہ کہ کہا ناچکا کہ ہجا جاوی اہل میت کی لی اور نہین مباح کہ راضیت
 کا تیسری ان عالم گیری **ف** جو کچھ لوگ تکلفات کرتی ہیں تیسری دن کہ فرش چچائی ہیں اور جی پٹری کرتی ہیں اور توبیخ پٹری کرتی ہیں اور تانہ لگی ہیں
 یہ بہت بد عادت اور بُری اور نامشروع ہیں کذا فی التلخیص عن مطالب النین فی تصابین لکھا ہی کہ لوگوں فی سیوم کو جو عادت کی ہی خوشبو لگانا امین مشابہت
 عورتوں کی ساتھ ہوتی ہی کہ وہ سوگ اور تانہ لگی لی تیسری روز خوشبو لگاتی ہیں پس پیر کرنا چاہی اوس سی پر بہتر کرنا اس سبب نہین ہی کہ خوشبو
 بلکہ سلیبی ہی کہ اس عمل میں اوقات مشابہت عورتوں کی ساتھ ہوتی ہی اور اداب تعزیت کی یہ ہیں کہ سلام مضائقہ کری صاحب مصیبت سی اور
 نواضع کری اور کلام بہت نہ کری ورسکا دی نہین ہ شیخ الاسلام **الفصل الاول** فی فصل پہلے **عَنْ اَسْنَقَا**
دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ سَيْفِ بْنِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظَهْرًا لَا يَرَاهُ سِوَهُ

پہلے اور تالی ہی اوس سی روزی اوسکی پس جب مرتابی روتی ہیں دونوں دروازی اوپر سپر یہ سجھا جاتا ہی قول اللہ تعالیٰ کہیں پس ضرور با
کا فروں پر آسمان اور زمین روایت کی یہ ترندی انی **ف** ایک دروازی کسی عمل نیک چڑھتی ہیں اور سچ جگہ کبھی اعمال کی لکھی جاتی ہیں
بعد لکھنے کی زمین میں اور ایک دروازہ سی رزق اور تنہا ہی جس جو مقدر ہی پس جب مرتاہی تو دو نور دروازی روتی ہیں
کہیں کہ ایک سی عمل نیک چڑھتی ہتی اور دوسریسی رزق اور تنہا کہ وہ مدد ہی عمل نیک پر اور اب مردم ہوئی اس سعادت سی اور
یہ بات سمجھی جاتی ہی آیہ مذکورہ سی استیع کہ اوسین کا فرد کی حق میں فرمایا ہی کہ نہرونی اونپر آسمان اور زمین میں معلوم ہوا کہ مسلمانوں
پر روتی ہیں **و ح ن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت كان له فخر كارت من امتي ادخله**
الله بما احسنه فقالت عائشة فمن كان له فخر طهر من امته قال قد كان له فخر يا موقفة فقالت فمن كان له فخر
له ومن امته قال فانما فخر امته ان يصابوا بميتى رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی اربع جاس کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص کہ مر گئی ہون واسطی اوسکی دو فرزند پہلی بالغ ہو نیکی امت میری میں سی داخل کر گیا اوسکو اللہ
بسبب اون دو نوٹکی ہمیشہ میں بہر کہا عاتشہ فی پیشخص کہ مر گیا ہو واسطی اوسکی ایک فرزند آپکی امت میں سی فرمایا اور جو شخص کہ مر گیا
ہو واسطی ایک فرزند میں ہی حکم ہی اسی توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ فی پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطی اوسکی ایک ہی فرزند است
آپکی سی یعنی تو وہ کیا کری فرمایا پس میں ہون میر منزل است اپنی کا نہیں مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میر کی روایت کی یہ ترندی
اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** فخر اوسکو کہتی ہیں کہ قافہ سی پہلی جا کر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کی لمبی تیار کرتا ہی اور مرد ہوتا
سوا ہی فخر آخر کی وہ فرزند ہی کہ پہلی بالغ ہو نیکی مرجاوی اوسکو فخر سیلگی کہا اہل جا کر دستی نعمت میں بہشت کی کرتا ہی باباپ کی لمبی فخر
اکر جنت میں لیجا نیگا اور توفیق دی گئی پہلا نیکی اور اچھی باتوں کی پوجہنی کی حضرت فی انس لقب جامع فضائل و کمالات سی حضرت عائشہ کو
ندایا آور میں ہون میر منزل است اپنی کا یعنی پہلی انس جاتا ہون اور شفاعت کر جنت میں لجاؤن کا اسیلی کہ ثواب بقدر شفقت کی ہوتا ہے
پس برا اوٹہ جان بزمی مصیبت ہوا انکی حق میں اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہیں سکتی **ح و ح ن ابی موسیٰ الاشعري قال**
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات ولدت له الجنة وكذا قال الله تعالى المدة كتمه قبضته ولكن عبد فيقول
ثم يقول قبضته ثم فاداه فيقول كما قال عبد فيقول لا والله لو اعجزني بيتا واجبة وسمن بيتا
رواه احمد والترمذي اور روایت ابی موسیٰ اشعری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنوت ترا ہی فرزند کی زندگیا یعنی چون کہ فاطمی اللہ تعالیٰ فرستو
اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابع ازون اوسکی کہ قبض کی تمی روح فرزند بند می کی پس کہتی ہیں کہ ہاں پہر فرمایا ہی اللہ تعالیٰ قبض کیا منی میوہ دل
اوسکی کا پس کہتی ہیں کہ ان پہر فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا کہا بندی میری ہی کہتی ہیں تعریف کی تیری اور اللہ و اما الیدرجون کہا پس فرمایا ہی اللہ تعالیٰ
کہ بناو میری بندگی ای ایک گھر پر بہشت میں اور نام رکھو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہ احمد اور ترمذی بی **ف** اوس گھر کا نام بیت الحمد سی کہا
گیا کہ وہ ملتا ہی بدلی میں حمد و شامیر کی کہ مصیبت میں کی ہی **ح و ح ن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
عليكم من عمرى مضابا فلكه مثل اخر رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث غريب
غير مضرف الا من حديث علي بن عاصم الراوي وقال رواه بعضهم عن محمد بن سفيان هذا حديث صحيح اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ تل دی مصیبت زدہ کو پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوسیکہ روایت کی یہ ترمذی

اور مدینہ کی پس ناہان عمری ساتھ ایک قافلہ کی بھی درخت کی لکڑی پس کہا یعنی جھگو جھگو پس دیکھ کون ہیں اس قافلہ میں پس دیکھا میں پس ہی
صہیب یعنی امیر وہ تھی اور اور انکی ہمراہی تھی کہا ابن عباس نے پس خبر پہنچائی مینی ابو کو پس کہا عمر بنی بلا او کو مہر گیا میں طرف صہیب سے اور
کہا چلو اور یو امیر المؤمنین عمر سی پس جب زخمی کی گئی عمر داخل ہوئی صہیب نے تھی ہوئی کہتی امی یہاں میری امی صاحب میرے پس کہا حضرت
عمر نے امی صہیب کیا رو تھامی تو میرے یعنی ساتھ آواز اور بیان کر سکی اور حال یہ کہ قرآن میں ہے خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ
یا تزیب اگر البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب بعضی رونی اہل اوسیکے اور سپر یعنی جو روفا کہ ساتھ آواز کی اور فوج کی ہو پس کہا ابن عباس نے چونکہ
وفات ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا مینی یہ یعنی قول عمر کار و بر و حضرت عائشہ کی پس کہا عائشہ نے رحم کری اللہ عمر کو قسم ہی خدا کی انہیں
اسطرح نہیں حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب بی اہل اوسیکے اور سپر یعنی نہ مطلق روئی
اور نہ بعض رونی سی ولیکن امیر زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب و بی اہل اوسیکے اور سپر اور کہا حضرت عائشہ نے بی کفایت ہی تکو قرآن کہ فرماتا ہے اور
نہیں اوشہا تا کوئی او شہا نیوالا بوجہ دوسرے کہا ابن عباس نے نزدیکی اسکی مضمون ایک کار و در لہنہا تا ہی رو لہا تا کہا ابن عباس نے لکھتے ہیں پس کہا ابن عمر
بکچہ روایت کی یہ ہے جکار و مسلم نے ف زخمی کی گئی عمر یعنی جب مینہ میں اسی اور زخمی ہوئی محراب مسجد میں اور انکو گھر میں اوشہا لائی
اور لوگ خبر کو گئی تو وہیں صہیب ہی تھی وہ رونی لگی یہ کہ کہہ کر کہ انہاں ہی سبزی صاحب میری اس سی کوئی بیچ بھی کہ یہ فوج ہوا اسلی کہ
فوج وہ ہوتا ہے کہ بند آواز سی ہوا اور یہہ ایسا نہ تھا اور اوسکو ہی حضرت عمر نے منع فرمایا احتیاطا کہ کہیں حد سی نہ بڑھ جاوی اور حضرت
عائشہ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کہا کہ تو یہ نفی اوسکی کی ہی کہ جو سبھی سبھی سی کہ حدیث صحیح ہی بی شبہ اختلاف تین مراد میں ہی عمر اور ابن عمر
ہیں کہ عذاب بسبب مینی ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہیں کہ یہ کافر کی حق تین ہی اور وہ عذاب میں ہی رو دین یا زور دین لیکر
اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب بی اہل اوسیکے اور سپر اور سبب سکا یہ ہے کہ کافر رضی ہوتا ہے ساتھ روئی بلکہ بعضی رویت
کہ جاتی تھی ساتھ رونی اور فوج کی بعد از ان لیل پڑھی حضرت عائشہ نے اسیر کہ وائل کا سبب نے اسبیت کا نہیں سمجھا ساتھ اسبیت کا وائز
آخر کئی بی گناہ کسید کسی پر نہیں لکھا جاتا پس ردنا اور فوج کرانگا و اہل سبک ہی پر نہیں لکھتی لگی اور کو بن عذاب کی لگی و سکو سبب کے اگلی ابن عباس
نے ہی نابند کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رو نا اور ہنسنا آدمی کا اور عمر اور شادی اوسکی خدا کی طرف سے ہی کہید کرتا ہے پس اوسکو
عذاب میں کیا دخل لیکن اس قول پاد کی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یوں تو سبب فعال بندو کی اللہ ہی فی سبب ہی اور کفرانہ ہی اور یہاں سپر ثواب
عذاب یا جاتا ہے چنانچہ اس سبب سے ہی میں دونوں باتیں ہوتی ہیں کہ یہاں مسلمان کو دیکھ کہ ہنسنا ہی تو ثواب پاتا ہے اور بطور سخی کہ ہنسنا
تو گنہگار ہوتا ہے اسطرح عمر اور خوشی کہی خوب ہوتی ہیں ثواب یا جانا ہی اوپر آدمی اور کہی بری ہوتی ہیں عذاب کیا جاتا ہے اوپر پس ابن
عباس کا قول جب کہ ہنسنا اور روئی اختیار ہی ہوں درجہ اختیار ہی ہوں لگی ثواب عذاب میں فعل ہی اور جیسے ہنسنا اور جیسے کا اس قصہ
کو سکو دلالت قبول پر نہیں کرتا کہ انہوں نے یہ بات مان لی بلکہ رک کیا جہاں حبیب کے شان اہل عرفان کی ہے ح و عن عائشہ

قَالَتْ مَا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَعْلُ بَعْضٍ فِيهِ الْحَرَمُ وَفَانَا
أَنْظَرُ مِنْ جَوَازِ الْبَابِ نَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ فَحُلُّ فَفَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَدُكِّي بَكَاءَ هُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّخِذَ هَبْ
فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يَطْعَمَهُ فَفَعَالَ أَهْمَنَ فَأَتَاهُ الثَّانِيَةَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَزَعْتَ أَنَّهُ
قَالَ فَاحْتِ فِي أَفْوَاهِهِمْ الثَّرَابَ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْفَعَكُمْ تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہونے پر ہوش نہیں اس بارسی میں بلکہ شہید ہوئی غزوہ موذن میں۔ **ح** وَحَسَنَ ابْنِ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِأَكْبَرِهِمْ يَقُولُ وَأَجْبَلَاهُ وَاسْتَيْدَاهُ وَخَوَّذَ لَكَ
 وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ مَلَكَ يَلْهَؤُنَاهُ وَيَفْؤُلَانِ أَهْلَكَ أَكُنْتُ رَوَاهُ الذَّرْمَدِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ
 اور روایت ہے بنی موسیٰ کی کہ اس نے سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہیں کوئی میت کہ مری پس کھڑا ہو ورنہ والا وہیں سے
 اور کہی ایسی پہاڑ اور ایسے سردار اور مانند اس کی مگر کہتے ہیں کہ ایسی اللہ تعالیٰ ساتھ میت کی خوشی کہ کی ماری ہیں اس کی سیدہ میں کہتے
 ہیں کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی بہتر نزدیکی اور کہانیہ حدیث غریب حسن ہی **ف** مراد میت سی میت حقیقی ہی یا قریباً لک و رکھا
 سیوطی فی شرح الصدور میں بعد ذکر کرنی اس حدیث کی ان ایت لیغذب بکار اللہ علیہ کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیج عذاب ہونی میت
 بسبب و فی اہل و سکی کی دوسرے میں کہی نہیب میں ایک توبہ کہ یہ حدیث ظاہر ہی پر ہی مطلق یعنی قید وصیت یا کافر یا غیر ذلک کی نہیں ہر
 حال بکار کر و فی اور نوحد کرنی اہل کیسی عذاب ہوتا ہی و یہی ہر ای عمر اور ابن عمر کی ہی ہی دوسرے کہ نہیں عذاب کیا جاتا بسبب و سکی
 مطلق تیسرے یہ کہ و اطلاق حال کی ہی یعنی وہ عذاب عذاب کیا جاتا ہی حالت و فی او کی میں دوسرے اور عذاب بسبب گناہوں و سکی کی
 ہوتا ہی نہ بسبب و سکی چوتھا یہ کہ خاص یہ کافر کی حق میں ہی و یہ وہ و نو قول عائشہ رضی اللہ عنہا ہی میں اور یا چنانچہ یہ کہ یہ خاص ہی ساتھ
 او سکی کہ ہونو نہ طریقہ او سکی و یہی سبب بخار کیا ہی اور چٹا یہ کہ یہ او سکی حق میں ہی وصیت کر جاوی ساتھ اس کی یعنی جو کہ جاوے
 وارثوں سی کہ میری بعد نوحد کرنا و سکو عذاب ہو گا اسلی کی کہ یہاں سیکھا فعل سی ورسا تو ان یہ کہ یہ او سکی حق میں ہی نہ وصیت کر سی ساتھ
 شرک اس کی کی سبب کی وصیت اس کی مگر یہ کہ جبکہ جانی حال اہل اپنی کی سی کہ کر نیکی یہاں تو ان یہ کہ عذاب ہوتا ہی بسبب ان تو کی گمان
 اگر کر و فی میں اہل و سپر اور وہ ہوں بری شرعاً جس کے کہتے تھے اہل جاہلیت سی یہ کہ کر نیوالی عورتوں کی وری یہ کہ کر نیوالی و لاد کی اور
 ای خراب کر نیوالی گہرو کی تو ان یہ کہ مراد ساتھ عذاب کر نیکی حصہ کرنا لاکہ گناہی و سکو ساتھ و س جنہ کی کہ بیان کرتی ہیں اہل و سکی جس کی اوپر
 مذکور ہوا و سواں یہ کہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب نہ کہ کی تو میں انتہی و بعضوں کی کہایں کہ مراد ساتھ عذاب کی یہی ہے کہ رنج ہوتا ہی میت کو ب
 بری و اہل و سکی کی و یہ کہ رنج ہوتا ہی بسبب نہ کہ کی و گناہوں و سکی کی و خوشی ہی ہی بسبب نہ کہ کی چھی اعمال کی و حاصل یہ کہ اگر سبب
 ہو گا اگر گناہ کا یعنی میت کر جاوے یا گناہ کر نیکی یا راضی ہو گا ساتھ اس کی پس عذاب محمول ہو گا حقیقت پر و الاحمول ہو گا رنج و گناہی پر برابر
 ہی کہ رنج کی قت یا بعد موت کی و برابر ہی سمیع کافر و موسیٰ و اس سی تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس میں لا تز وادۃ و زراختری و
 در بیان حدیثوں مطلقہ کی کہ اس باب میں آئی ہیں۔ **ع** وَحَسَنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ صَيْتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَتَكَلَّمْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عَمْرٌ مِنْهُنَّ وَكَطِرَ دُمُوعُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُنَّ يَا عَمْرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبُ مُضْطَرٌّ وَالْعَمَلُ قَرِيبٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسْلِيَةُ اور روایت ہے بنی ہریرہ
 سی کہ کہار گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی عی حضرت زینب جیسا کہ حدیث بعد میں ہم او کا صرح مذکور ہی صرح ہونے میں
 عورتوں کی گئی و سپر پس کہری ہوتی حضرت عمرؓ منع کرتی او کو یعنی قرا کہ او را نکلتی مگر کہ او کو بغیر کسی کو فی یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 چور دای عمر کو سلی کہ کہیں و فی میں و ردل صیبت زدہ ہی و وقت مرگتا نزدیک ہی ایت کی یہاں حدیث میں فی **ف** ظاہر ہے کہ وہ
 عورتیں کچھ اور سی و فی ہونگی بغیر بند کرنی و از کی پس منع کیا او کو حضرت عمرؓ کی کہیں ایسا ہو کہ اس سی کہ وہ نوحد جو منع ہی شرح میں کہ کرنی گلیز

جاو می و س جنازگی که او سکی سانه نوخ کر نیوالی ہو وی نقل کی بیہ احمد و ابن اجہ فی **ف** اخباری کی سانه چلنا سنت ہی لیکن
بسبب تہہ ہونی اس فعل مدکی ترک کر لی و سکو و اسطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہو تو بوسی ترک کر لی و یہ حدیث اصل
مضبوط ہی سکی کہ جس مجلس دعوت میں خلاف شرع بات ہو وہاں بخاوی اگرچہ قبول دعوت سنت ہی لیکن بسبب فعل مدکی ترک کر لی
او سکو۔ ح۔ ع۔ وَحَنَ ابْنُ مُهْرِيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ مَا تَابَنِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتُ مِنْ خَلِيلِكَ
صَلَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَيْئًا طَيِّبًا بِانْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا اَلَا نَعْمَ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
صَغَارَ لِيْهِمْ عَامِيْضٌ لَّيْلَتِيْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَبَاهُ فَيَاخُلُ بِنَا حِيَةً تَزِيْنُهُ فَلَا يَفَارِقُهُ حَتّٰى يَلْبِيْخَهُ الْجَنَّةَ زَوْاهُ مُسْلِمٌ وَاَحَدٌ مَّا لَلْفُظْلَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی بیہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ کہ کو کہ مر گیا یا سیر ابغی چو یا با پس غم کیا سنی و سیر کیا سنی تنہی دست
اپنی سی یعنی شخصت سی محتسب ہون اسکی دن پر اور سلام اسکا اون پر کوئی چیز کہ خوش کردی سہاری دلون کو ہاری مزدوری
طرف سی یعنی جو کہ جس لو اس سی چوئی مر گئی کہ آیا وہ کچھ کام آوین گی کہ ابو ہریرہ کہ کہ ان سنا سنی غیر خدا اصلی علیہ وسلم سی
فرمایا چوئی لڑکی مسلمانوں کی جانور دیالسی ہون کی بہشت میں ملیگا ایک و کا با پ سی سی پس پڑھا کو نا لہی سی و سکی کا پس
حد ہو گا اوس سی سنا کہ کہ دخل کر گا او سکو بہشت میں روایت کی بیہ سلم واحد فی اور نقطہ میں اسطی حد کی **ف** و عاصی جس
و عموں کی ہی عموں ایک چو یا سا جانور ہوتا ہی کہ یانی میں غوطہ مارتا ہی و رہی کل تا ہی و سکو منہ میں جلا ما کتہی ہر بار و عموں
اوس شخص کو ہی کہتی ہیں کہ خیل ہوتا ہی بیج امور بادشاہوں و امرا کی یعنی بیہ لڑکی سیر کرتی پھرتی ہیں خبت میں جاتی ہیں جہاں
چاہتی ہیں نہیں منع کئی جاتی ہیں کسی جگہ کی جانجیسی سیکر لڑکی نیکی نہیں و کی جاتی کیسی کہ میں جانی سی و نہیں پدہ کیا جاتا نوکر
اور اسمیں لڑکاپ ہی کا کیا اس ہی کہ ذکر او سکا ہوا ہو گا اور مان کو ہی سیطرح لیجا و گاجا پنج بعضی صورتوں میں ان دریا پ و نو نوکر
ہوئی ہیں۔ ح۔ ع۔ وَحَنَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ذَهَبَ الرَّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَلَا يَحْتَمِلُ اَنْ يَنْفُسَكَ يَوْمًا اَنْ تَلِيْكَ فِيْهِ تَعْلِمُنَا اِنَّمَا عَلِمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا
فِيْ مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَاَنَا هُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْنَهُنَّ بِمَا عَلِمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ
مَا مَنَكُنَّ امْرَأَةٌ تَقْدِرُ بِبَيْنٍ بَيْنِيْكُمْ يَوْمَ كَذَا تَلِيْكُمْ اَلَا كَانَ لَهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَاَحَادِثُ امْرَأَتَيْنِ ثُمَّ قَامَتَيْنِ وَتَلَيْنِ اَلَا تَلِيْنِ زَوْجَةَ الْخَارِئِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ ابی ابی ایک عورت طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا امی سول خدا کی بیہ مند ہو سی مرد سانه حدیثوں کی کی پس مقرر کچی ہاری لیتی اپنی طرف سی یکدک ان
حاضر ہوں ہم کل اس و سدن میں سکھلا ہی سکو اوس چیز سی کہ سکھلایا او نکو اوس چیز سی کہ سکھلایا او نکو اسدی پہر فرمایا حضرت نے نہیں
وقت میں مکان خلائی میں یعنی مسجد میں یا گھر میں اور جگہ خلائی میں یعنی لگی گی جانب مکان کی یا اخیر کی جانب و سکی پس جمع ہوئے
تو تین پہر آئی او کی ماس سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلایا او نکو اوس چیز سی کہ سکھلایا او نکو اسدی پہر فرمایا حضرت نے نہیں
تم میں سی کوئی عورت کہ لگی بھیجی ہون اپنی و لاوسی تین یعنی لڑکی یا لڑکیان مگر کہ ہوئی و سکی لیتی پردہ کہ سی پس کہا ایک عورت نے نہیں
سی ہی سول خدا کی فرمائی یاد بھیجی ہون پس و با کہی و سنی بیہ بات پہر فرمایا حضرت نے یاد بھیجی ہون یاد و یاد و یعنی جب ہی ہی
نواب ہو گا روایت کی بہر بخاری ہی۔ وَحَنَ مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ

یومئذ یأمر الله أن لا أدخلهم الجنة بفضل رحمته إياها فقالوا يا رسول الله وإيشان قال وإيشان قالوا أو أوجعنا
 ثم قال الذي نفسي بيد الله أن لا يسقط ليرحمهم إلا الجنة إذا احتسبته رواه أحمد بن حنبل في مسنده في قوله والذين
 كفاراً ما يؤمنون يا رسول الله صلى الله عليه وسلم بنی بنان وریاب که مریدان و نون کی تین فرزند گرد جل کر گیاره و نون و بیست و
 ساتبه فضل رحمت این کی و نون و نون و نون عرض کیا صحابہ بنی یا رسول اللہ صوفی یا دو بیفر یا یا که نون و نون و نون عرض کیا فرمایا یا ایک فرمایا ایک
 بیفر یا یا قسم ہی و سنات کی کہ جان میری و سکی تہہ میں ہی تحقیق کہ تیرا حمل کر تہی لبیکہ چکا مال پی کو ساتھ انون لال پی کی طہ
 بہشت کی جبکہ صبر کری و گنہان و سکی و سکی مرنی کو ثواب نقل کی یہ احمد بن اور روایت کی بن حاجہ بنی قول والذی نفسی ہدی
 ف ساتھ انون لال کی یہاں اشارہ ہی طرف علاقہ کی کہ در میان و سکی و وراں و سکی کی ہی گویا انون لال نندرس کی ہو جائیگی کہ
 کہنچی کا ساتھ و سکی و سکو طرف بہشت کی ورا میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب ایسی بچہ کا کہ جسکی ساتھ دلو تعلق نہیں ہوتا و سکا نہیں
 ثواب ہوتا جسکی ساتھ دلو تعلق ہوتا ہی و سکا کیا کچھ ثواب ہو گا ع ح و عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم من قدّم ثلثة من الولد لم يبلغوا الجنة كانوا له حصناً حصيناً من النار
 فقال أبو ذرٍّ قد منّت أنتين قال ولستين قال ابی بن کعب ابو المنذر سید القمل عرق منّت ولحدک قال
 وواحد امرأة الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی هذا حديث حسن وروایت ہی عبد بن سعید کی کہ فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم جس شخص کہ اگر کسی بچی ہوں تین اپنی اولاد میں سے کہ پہنچی ہوں جد بوع کو یعنی پہلی مری ہوں اسکی مرنی یعنی گئی اسکی
 ساتھ مضبوط آگ و نون سے پس کہا ابو ذر بنی انکی بچی میں دو فرمایا اور دو ہی کہا ابن کعب کہ گنیت و نون ابو المنذر ہی سردار قادیون
 کی بچی میں ایک لڑکا فرمایا حضرت بنی اور ایک بچی ایک بچہ پنا ہو گا اگر کسی نقل کہ ترمذی اور ابن حاجہ بنی اور کہا ترمذی بنی یہ حدیث سے
 و عن مرة الترمذی أن رجلاً كان يأتي النبي صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له فقال له النبي صلى الله عليه وسلم
 أحببه فقال يا رسول الله أحببك الله كما أحببه فقال النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل ابن فلان قال
 يا رسول الله مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما أحببت أن لا تأتي باباً من أبواب الجنة إلا وجدت
 ينتظرك فقال رجل يا رسول الله له خاصة أم لكلنا قال بل لكلكم رواه أحمد
 اور روایت ہی قرہ مرنی سے یہ کہ ایک شخص تھا انا حضرت پاس و رہتا و سکی ساتھ بیٹا و سکا بیٹا یا و سکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا
 دوست رکھتا ہی تو او سکو یعنی بہت کہ تیری ساتھ ہی رہتا ہی کہا او سنی یا رسول اللہ دوست کہی ہو سکا کہ دوست رکھتا
 ہو غن و سکو پھر یا یا و سکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یعنی ساتھ او سکی پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلان کا عرض کیا صحابہ بنی یا رسول اللہ
 مر گیا بیٹا و سکا پس فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یعنی و سکی باپ کو جبکہ حاضر ہوا کیا نہیں دوست کہتا تو او سکو کہ نہ آوی گا
 کسی روز ہی پروردگار و نون بہشت کیسی گر کہ با و گیارہ تو او سکو منتظر ہو گا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کری تیری و رجا و سکی ساتھ بہشت
 میں پس کہا ایک شخص نے امی سول اللہ کی سیکے میں ہی یہ ہاں بہت یا ہم سکی میں ہی پس یا تہم سکی میں نقل کی یہ احمد بنی و عن
 علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن السقط ليرأعمره إذا أدخل أبو ذرٍّ النار فقال أبو ذرٍّ السقط المرء عرته
 أدخل أولئك الجنة فيجوزها أسيرة حتى يدخلوها الجنة رواه ابن ماجه اور روایت ہی حضرت علی کی کہ فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سلیم وسلم فی تحقیق کیا سچا اللہ جبکہ پوروں کا راہی سی جبکہ داخل کر سی گا پوروں کا زمانہ بایں و سکی کو اگ میں یعنی راہ و مکر کا داخل کر گیا
پس کہا جاویگا اسی کجی کجی جہکریوالی پروردگار راہی سی داخل کرمان بایں کو بہشت میں کہیں پیچھا و نکو ساتھ انوالان بنی کی یہاں تک
کہ داخل کر گیا و نکو بہشت میں روایت کی یہاں بجنہ بنی و عن ابی امامہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول
اللہ تبارک و تعالیٰ ابن آدم ان صبرت و احسبت عند الصدمة الاولى اذ لم ارض لك ثوابا دون الجنة رواه
ابن مہلجہ اور روایت ہے بی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ سی مٹی آدم کی اگر صبر کرے یعنی پوروں
چاہی وقت صدر پہلی کی نہیں یعنی تا میں سیری سی ثواب کا سوا سی بہشت کی یعنی و سکی بدل میں بہشت میں داخل کر دگا روایت
کی یہاں بجنہ بنی و عن الحسن بن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمة الا یصاب
بصربة فيلذها وان طال عهدها فيحدث ان لك استرجاء الا جدد الله تبارک و تعالیٰ له عند ذلك فاعطاه
مثل اجرها يوم یبارک و اعطاه احمد و البیهقی فی شعبہ اور روایت ہے حسین بن علی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
نہیں کوئی مرد مسلمان و زرخور ہو مسلمان پہنچا حلی بن حصیہ یہاں دکرین و سکو اگرچہ دراز ہو زما نہ صیبت کا پس کئی سطلی و سکی
انامہ و انالیر اجعون مگر کہ تازہ کر دیتا سی یعنی ثابت کرتا سی اللہ تعالیٰ نزدیک و سکی ثواب پس بتا سی و سکو مانند ثواب و س صیبت
کی جس دن پہنچا گیا تھا وہ صیبت یعنی و صبر کرتا تھا و سپر روایت کی یہاں احمد بن ابی یوسف فی شعبہ الا یمان میں و عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شئ أحدکم فليسترجع فانه من المصاب
اور روایت ہے بی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جہوت کہ ثواب جاوی شہد یا پوش ایک تہا ریکہا پس جاسی کہ بی نامہ
و انالیر اجعون اسلیبی کہ یہاں ہی صیبتو سی ہی ف شاید مراد شہد تو سی ہی دلی مصیبت ہی یعنی اگر ادلی مصیبت پہنچی تو ہی یہاں ہی
چنانچہ ایک روایت میں آیا سی کہ پیری حضرت فی یہاں آیت وقت چراغ گل ہوئی ع و عن امیر المؤمنین قال سمعت ابا الذر
یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الله تبارک و تعالیٰ قال يا عيسى اني باعيت من
بعدي امة اذا اصابهم ما يحبون خلدوا الله وان اصابهم ما يكرهون احسبوا و صبروا و ارحموا ولا
عقل فقال يارب كيف يكون هذا لهم ولا حلم ولا عقل قال اعطيتهم من جلي و
علي بن رواحہ البیهقی فی شعبہ الا یمان اور روایت ہے مہم درواری سی کہ کہا سامی لبود و اسکی کہتی ہی سامی لبود
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہی تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ فی فرمایا حضرت عیسیٰ کو اسی عیسیٰ تحقیق میں پیدا کر دگا سچی تیری ایک
امت جہوت کی پہنچی گی و نکو وہ چیز کہ دوست کہتی ہیں یعنی کڑی نعمت شکر کریں گی لہذا کہ اور اگر پہنچی و نکو وہ چیز کہ مکر وہ جانی ہیں یعنی
کوئی مصیبت امید ثواب کی کہیں گی و صبر کریں گے اور حال یہ کہ نہین ہی بردباری و زرع عقل یعنی سی بردباری عقل کہ کسی ہون کا کل
پس کہا حضرت عیسیٰ نے اسی ب میری کس طرح ہوگا یہ وہ سطلی و سکی خال خال نہ بردباری ہی و زرع عقل فرمایا و نکو میں و نکو اپنی حکم میں
اور علم میں سی روایت کی یہاں دونوں پہنچی فی شعبہ الا یمان ف یہاں مراد امت سی صلیما حضرت کی امت کی ہیں و نہین ہی
بردباری و زرع عقل حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری و عقل جاتی رہیں گی و ربا وجود اسکی صبر کریں گی و امیدار
ثواب کی رہیں یعنی یہ دو وصف ہیں اسی ہیں کہ بسبب انکی دینی نامل کر کہ جہنم فرغ کر سی باز رہتا سی و رقعہ او ضرر اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ہر کوئی نہ کہتا تھا اسلیٰ حضرت فی قربان لے ریوا لون اور فرما دیا تھا اے یمن میں سے زیادہ نہ کہہ کر سن لو مت قربانی کا بلا مختار جو کوئی نہ دیا
 کر میں پھر جب فراخی کی آمد تعالیٰ نے لوگوں پر اور احتیاج اور نگوڑی اجازت دے حضرت نے کہ جس نے دوزن تک جا ہو کر کھو اور شریک
 تھا میں نے یہی نہیں کیا اسکو کہتی ہیں کہ کجور یا کجور کو پانی میں بھگو کر کہتی ہیں بعد ازاں کہتی ہیں یہ حلال ہے جب تک کہ تار کر نیوالی
 نہ ہو وہی میں حضرت نے اتنا اسلام میں فرما دیا تھا کہ یہ شک میں کہی جا یا کر می س لپی کہ شک پتلی ہوئی ہے اسی ہوسین جاسے
 کہ ہر کر شا کر نیوالی نہیں تھا اور اور باسنو میں کہتی ہیں سی مسخ فرمایا تھا کہ لاکھی باسنو میں خیر میں نہ کہی جاوے اسی سلیٰ کہ اور باسنو میں
 بسبب گرمی کی جلدی متغیر ہو کر شا کر نیوالی ہو جاتی ہے اور اون یا میں شراب غصہ یہ ہے حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ
 بہولی نہ تھی خوف ہو کہ پھر شہی کی چیز پیمانی لگین بعد ازاں کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اس سے لازم ہوا احتمال و سکی نکال
 نہ رہا بس میں پنی کی اپنی اجازت فرمادی کہ سب باسنو میں پیا کر جب تک کہ حد شہی کو پہنچے سیکہ فرمایا دلا تشراب مسکر یعنی ہو کو
 شہی کی چیز حاصل یہ کہ منع نکشا کر نیوالی ہے نہ باسن - ع ح و ح ن ائی ہر نوزہ قال راز اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل
 انا ہبکی واکبکی من حو لہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر کما کلم یؤذن لی ولسنا ذنبت فی ان اذون قلوبہا
 فاذن لی فزودوا القبول فانما لک کراہیوت رواہ مسلم اور روایت ہے اب ہر رہہ کی کہ عبارت کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم
 قربان اپنی کی در دوزی و در ولایا اون لوگوں کو کہ گردا وکی تھی پھر فرمایا کہ پروا لگی نا لگی تھی سنی پروردگار اپنی سے سبابت میں کہ شہ
 ناگوں واسطی اسکی پس اذن دیا گیا سیر لپی اور پروا لگی نا لگی تھی سنی پروردگار اپنی سے سبابت میں کہ زیارت کروں میں فرما وکی کی پس
 اذن دیا گیا واسطی سیر لپی پس زیارت کرو و فرما وکی اسی کی زیارت کرنی یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی ہے مسلم فی حضرت کے
 مان کا نام اسنے تھا حضرت جب چہڑ بسکی ہوئی تو وہ حضرت کو لیکر مدینہ کو گئیں اپنی نہیال کی لوگوں کی ملاقات کو وائسی اہر کہ کہ کو
 اتنی تہین جیتا ہوا میں کہ نام ایک جگہ کا ہی پہنچیں تو وہاں انتقال و نکا ہوا اور وہیں قبر و لگی بنی پس جب ایک دفعہ حضرت نے ان سچی تو
 روئی و لگی جہائی پر اور رو لایا او لگو کہ گرد حضرت کی تھی یعنی حضرت تنہا روئی کہ روئی فی لوگوں میں ہی تاثیر کی کہ حضرت کو روئی و لگی
 گرد و لگی و اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی والدہ کا فرزند مذہب متقدمین کا تو یہی ہے لیکن متاخرین نے ثابت
 کیا ہے اسلام حضرت کی والدین کا پھر او بسکی تین صورتیں بیان کی ہیں کیا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دین پر تھی او کو دعوت
 اسلام کی پہلی سچی ایم فرقہ میں تھی و سہین مری پہلی زمانہ نبوت کی یا زندہ کیا اللہ تعالیٰ نے او کو حضرت کی جانب ہی پھر ایمان لائی وہ
 اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کر نیکی بذاتہ ضعیف ہے لیکن ساتھ بعد طرق کی تصحیح تحسین کی ہے و سکی یہ بات گویا
 متقدمین سے چہی ہوئی تھی بعد ازاں ظاہر کی آمد تعالیٰ نے متاخرین پر اور شیخ حلال الدین سیوطی ح ن اس میں سالی تصنیف کی
 ہیں اور اسکو ولید نسبی ثابت کیا ہے و رخ الفون کی سبہون جواب ہے میں جو چاہی مان کیلے اور حسیہ یہ ہے کہ اس سلسلہ میں سبوت
 بہتر ہے - ع ح و ل و ح ن ب ر ذ ہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ان اذا خرجوا الى المقابر لیسئلوا
 اهل الدار من المؤمنین والمؤمنات و ان ان شاء اللہ فیکم کا حق سأل اللہ لکنا و لکم العافیہ رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ
 کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ لانی مسلمانو کو جبکہ کھین طرف قبر و لگی کہیں سلام ہی تمپری گہرو او مومنوں میں سے اور
 مسلمانوں میں سے و تحقیق ہم اگرچہ اسی اللہ تعالیٰ ساتھ ہمارے لبتہ میں گئی نا لگی میں ہم اسی ہی لپی اور ہمارے لیس کا فیت لیجلا

اور سکوا اور جواب تیا ہی و سکوا سلام کا۔ ع۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ زَارَ قَبْرَ آبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ عَفَّرَ لَهُ وَكُتِبَ لَهُ بِرًّا
مِثْلَ مَا كَانَ فِي شَعْرِ الْأَيْمَانِ مِثْرًا
اور روایت ہی محمد بن نعمان ہی پہنچاتی تھی حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنی نان پکی قبر کی ایک کمر
اونیس سی ہر روز جمعہ میں یا ہفتہ میں بخشش کیجاتی ہی واسطی و سکی و رکھا جاتا ہی یعنی یوان اعمال میں نیکی کرنا اور اساتہ بان نیکی
روایت کی پیچھے فی شعب الامان میں بطریق رسال کی وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُودَهَا فَأَنْتُمْ تَزُودُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُونَ الْآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن مسعود ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنی قبروں کی کسی پہن زیارت کرو قبروں کی
پس تحقیق زیارت کرنا بی رغبت کرتا ہی نیاسی و زیاد دلاتا ہی آخرت کو نقل کی یہاں ماجہ فی ف بی رغبت کرتا ہی نیاسی کی جب
انجام کا رہی ہی تو امین ل لگانا بھیجی ہی و زیاد دلاتا ہی آخرت کو سوا سی اس عالم کی ایک عالم اور ہی کہ وہاں جانا ہی اس سی معلوم ہوا
کہ قبر و میں جا کر نہ عزت سی کی ہی و موت یا د کر سی کہ یاد کرنا موت کا تو یہی والا الذنون کا ہی و راسان کرنا والا الذنون کا۔ ع۔ ح۔ وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ وَقَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخَّصَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَدْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جُرْعَتِهِنَّ ثُمَّ كَلَّمَ
اور روایت ہی بی ہریرہ ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت زیارت کرنی و ایون قبروں کی کہ روایت کی
یہاں احمد و ترمذی ابن ماجہ فی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی و رکھا ترمذی نے کہ فی میں بعضی ہل علم سپر تحقیق ہی یعنی بعضی نا
تہا پہلی سکی کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج زیارت کرنی قبروں کی پس جبکہ اجازت دینی اصل ہو سی حج اجازت کی مرد و عورت
اور کہا بعضی علماون فی سوا اسکی نہیں کہ مرد و عورت جانا حضرت فی زیارت کرنا قبر و نکاح عورتون کی لی اسکی کہ صبر فی نیکی کی و بہت جبرج
فرع کرنی اولن کی کی تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ رَوْحِي وَأَنَا فَمَا تَذَكَّرْتُ عَنْهُمْ فَوَاللَّهِ مَا دَخَلْتُهَا إِلَّا وَ
أَنَا مَسْدُودَةٌ عَلَى نَفْسِي بَابِي حَيَاءً مِنْ عَمْرٍاءَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی میں داخل ہوتی ہی پہن
کہ اس میں فون تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ورا بوکر نہ ہی مدفون تھی و حالت میں کہ تحقیق میں کہتی یعنی و نارتی بدنی کٹر اپنا
یعنی چادر اور کہتی میں یعنی اپنی دل میں سوا سی اسکی نہیں شان یہی کہ مدفون ہیں خاوند میری یعنی حضرت اور باب میرا یعنی بوکر
اور دونوا جنبی نہیں ہیں پس جبکہ دفن کی گئی عمر رضی اللہ عنہا ساتھ انکی یعنی دس مکان میں پس قسم ہی سکی نہیں داخل ہوتی میں
کہ میں مگر میں باندھی ہوئی ہوتی ہی پر کٹر ہی ہی واسطی حیا کی عمر سی کہ وہ جنبی تھی روایت کی یہاں احمد فی ف
دلیل ہی سپر لحاظ میت کا کہ فی وقت زیارت لی اندر لحاظ اسکی کی حالت حیات و سکی میں و شرح الصدوق میں روایت ہی عجب

بن غاصحابی سی کہا کہ اگر روز و نہیں ک یا پانوں رکہوں تیر سی تموار کی پرہائیک کہ گت جا وی پانوں بر محبوب ہی طرف
میر سی سنی کی چلون میں کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میری نزدیک کہ قبروں میں بول برابر کروں میں یا باز میں سنانی لوگوں
کی کہ لوگ دیکھتی ہوں اور ابن ابی الدنیانی سلیم بن عقیسی روایت کی ہے کہ وہ گذری ایک مشہر سے اس حال میں کہ او کو زور کا
یشاب لگا ہوا تھا پس لوگوں نے اوسکو کہ او تر کر یشاب کہ لوگ اس جان لے قسم ہی لے کہ میں جیا کرتا ہوں مردوں ہی جیسے کہ
جیا کرتا ہوں مذہب ہی انتہی تمام ہو گت بالصلوۃ فضل کہ م خدا تعالیٰ کیسی صلی اللہ علیہ وسلم خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بالاجل الاقوۃ الا
باللہ العظیم ع۔ **کتاب الزکوۃ** کتاب ہی بیج بیان زکوۃ کی ف زکوۃ نماز کی ساتہ مذکور ہی
کلام مجید میں جیسا جگہ میں یہ دلیل ہی او پر کمال اتصال کی ان ہون میں اور فرض کی گئی ہی زکوۃ دو سری سال ہجری میں پڑ
رمضان کی و نہین واجب ہی یہاں لاجماع اور زکوۃ کی معنی میں بڑہنا اور پاک کرنا پس اس کو گز زکوۃ اس یعنی کہتی ہیں کہ اس کو
مال بڑہنا ہی اور پاک ہونا ہی بسبب نکالتی حق غیر کی یعنی فقرار کی و س س اور بڑہنا ہی ثواب ہی والی کا اور پاک ہونا ہی مکن ہونہ
اور زکوۃ کو صدقہ ہی کہتی ہیں اس ہی کہ دلیل ہی سنی والی کی صدقہ بیج دعویٰ صحت یان کی و صدقہ فقر کا واجب کیا کہ
سال ہجری میں اور زکوۃ فرض کی گئی مکن بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ میں اور سنکر زکوۃ کا کافر ہونا ہی و تارک اسکا
اشد گناہ ہی قتل کیا جادی نہ دینی والا اسکا کڈانی محیط السخری اور واجب ہوتی ہی علی الفور وقت تمام ہونی سال کی ہائیک
کہ گنہگار ہونا ہی سکی تاخیر سی بلا عذر اور روایت رازی میں ہی کہ علی التراخی ہی یہائیک کہ گنہگار ہونا ہی نزدیک موت اور
صحیح تراویں ہی ہی کڈانی تہذیب اور زکوۃ فرض ہی مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برسن ن مالک میں ہی اور
خارج ہو دین ہی اور حاجت اصلی سی و رانی ہو خواہ حقیقہ ہو خواہ تقدیر اور ملکیت کامل ہو و س میں نہین واجب ہی کافر اور
نہ غلام پڑا ورنہ دیوانہ پڑا ورنہ لڑکی پڑا ورنہ اوس مالک نصاب پر کہ برسن گذری و سپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب
کا ہو اور در میان میں نہ ہو تو زکوۃ دینی و لکی اس ہی کہ یہ ہی ساری ہی سال کی حکم میں ہی و نہین فرض ہی زکوۃ فرضدار
قرض کی قدر میں پس اگر زیادہ ہو مال فرض سی و پہنچی حد نصاب کو واجب ہو گی و س میں کوۃ اور قرض میں یہ ہی قید ہی نہ
میں ہی کوئی مطلقا و سکا کہ سکی میں نہند اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب کوۃ کا نہین اسلی کہ ان میں مطلقا نہند
میں ہی کی کوئینین پنچا اور دین کوۃ کا کہ کوۃ کا مطلقا نہ پنچا ہی لہ تعالیٰ کی طرف سے ہی مانع وجوب کوۃ کا اور حاکم کو مطلقا
پنچا ہی لے ظاہر ہی میں یعنی مویشی میں اور مال تجارت میں کہ شہر میں لاوی یا شہر ہی لیجاوی و نقدی میں اور مال تجارت
میں کہ شہر میں تجارت کرتا ہو مطلقا نہین پس نہ اول مانع وجوب زکوۃ کا ہی اور دوسرا نہین اور اگر عورتہ تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہی
والا نہین اور بجز الرائق وغیرہ میں ہی کہ دین مانع ہی زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا او پر مذہب متحد کی و دین مطلق مانع ہی خواہ منحل ہو یا
منحل اگرچہ مہر ہو یا ہو منحل طلاق تک یا موت تک اور بعضوں نے کہا کہ مہر منحل مانع نہین ہی اس ہی کہ کوئی مطلقا نہین کرتا
عادۃ خلاف منحل کی و بعضوں نے کہا کہ اگر مہر خواہ نذرادہ کہ نہی الا واکا تو مانع ہوتا ہی والا نہین اسلی کہ وہ نہین گناہا ہی
وین کڈانی غایۃ البیان انتہی اور عورت احتار کیجاتی ہی غنیہ بسبب مہر کی جبکہ مہر خواہ مذکور یہ صاحبین کی نزدیک ہی و بموجب قول
اخیر انی ضیفہ کی نہیں اعتبار کیجاتی ہی غنیہ بسبب اسکی کہ کیا گیا ہی کہ یہ اختلاف در میان انکی مہر منحل میں ہی و بسبب مہر منحل کہ

نہیں اعتبار کیا جاتی ہے غلیہ اتفاقاً اور یہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے کہہ رہی ہوں گا اور کہیں ہو
 اور سبب گہ کا اور جانور سوار سے کا اور غلام خدمت کا اور ہتیار استعمال کی اور کتابیں علم کی بل علم کی لٹی اور دھار زر فکی بل حرف
 کی یہی پس مثلاً اگر ایک فی مکان یا نیت تجارت سے اور پہلو سمین ہنہ لگا زکوۃ اوسمین نہیں واجب را اگر مکان نیت تجارت سے
 لی اور فارغ ہو اسکی ہنہ سے اوسمین کوۃ واجب ہی سطر ح اور جزو کو سمجھ لی اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہوں اسکی حاجت
 اور اوسمین نیت تجارت کی ہو تو زکوۃ اوسمین واجب نہیں اور یہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہ ہے کہ مالک ہو اصل و س
 چیز کا اور تصرف کا پس مکان پر زکوۃ فرض نہیں اس لیے کہ مالک ہی تصرف کا اصل و س چیز کا اور مال ضمان میں ہی کوۃ نہیں ملتی
 کہ اصل و س چیز کا مالک ہی و اسکی تصرف میں نہیں در مال ضمان و سکو کہتی ہیں کہ اوس تک آدمی پہنچ نہ سکے کہ کسی قسم سے اسکی
 تو وہ مال کہ جاتا رہی و دوسری ہ کہ چلے میں فن کر کر جائید و سکی ہوں گیا اور تیسری ہ کہ دریا میں ڈوب جاد و سکی و چوتھی ہ کہ کوئی
 غصب کر لی و گواہ ہوں و سپرد و پانچواں وہ کہ ظالم طریق زندگی لیا اور چھٹی وہ کہ کوئی فرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ ہوں سپر
 پس اگر ان مالوں میں سے کوئی مال ہاتھ لگی تو اوسمین زکوۃ پچھلی نو ٹکی نہیں ہی بخلاف و س بل کی کہ گہر میں فن کر کر ہوں گیا
 وہ جب تک لگا تو پچھلی نو ٹکی زکوۃ دیوی گا اور بخلاف و س فرض کی کہ لینی الاقرار کرتا ہو خواہ لینی الاقرار نہ کرے خواہ غفلت و یا انکار
 کرتا ہو لیکن گواہ ہوں و سکی و یا قاضی جانتا ہو اوسمین کوۃ دینی و لگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ فرض لی مال تجارت کی ہو تو جب
 پانچواں حصہ نصاب کا یعنی بقدر سارہی س و پید ہی کل کی یا و بل کی وصول ہوں تو پچھلی نو ٹکی کوۃ دینی و جو فرض کہ
 بدل مال تجارت کی ہو جیسی کہ پہلی پہلی کی سچی یا غلام خدمت کا مینچا یا گہر ہنہ کا اور انکا مول لینی والی کی مہ فرض ہا پیر
 اوسمین جب زکوۃ پچھلی نو ٹکی سنی و لگی کہ بقدر نصاب کی یعنی و سود و رسم کہ جسکی سارہی و لگی و پید ہی کل کی ہوتی ہے وصول ہوں
 اور جو فرض بدل و س چیز کی ہو کہ مال نہیں جیسی مہر اور وصیت و و بدل خلع وغیرہ کی و سمین جب کوۃ دینی و لگی کہ بقدر نصاب کے
 وصول ہوں و و بر س و سپر گذر جا و س یعنی پچھلی کوۃ نہیں دینی و لگی ملک و اس بر سکی کہ اسکی قبضہ میں نہ دیوی گا اور یہ حکم اسکی لپی جو
 کہ پہلے سے صاحب نصاب نہ ہو اور اگر صاحب نصاب ہو پہلی سے تو اسکی حق میں یہ مال بمنزل مستفاد کی ہوگا پہلی لگی
 ساتھ اسکی ہنہ کوۃ دیگا گذرنا بر س کا شرط نہیں اور شرط اور اگر فی زکوۃ کی یہ ہے کہ دینی وقت نیت کری کہ زکوۃ دیتا ہوں یا جو
 زکوۃ نکالے مال میں سے اوس وقت نیت کرے اور اگر سارا مال مددے اور نیت نہ کرے زکوۃ کے
 تو زکوۃ ساقط ہو جاتے ہے بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سے منہ پڑی و را کہ تہوڑا سامان لگا تو جتنا دیا ہی و سکی
 زکوۃ امام محمد کی نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسف کی نزدیک و سکی ہی نہیں ادا ہوئیگی اور کہ وہ ہی حیلہ کرنا و اسکی ساقط کرنی زکوۃ
 کی و را کہ غلام خرید تجارت کی لیے پہر نیت کی خدمت لینی کی تو وہ تجارت کا نہیں مہا خدمت کا ہو جاتا ہی اوس میں زکوۃ نہیں
 اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پہر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہیں ہو جاتا جب تک کہ سچی نہیں جب سچی گا تو و سکی ہوں میں
 زکوۃ دینی و لگی و نصاب زکوۃ اوس قدر مال کو کہتی ہیں کہ اوسمین کوۃ دینی واجب ہو اور اس سے کم نہیں ہو مثلاً جاندی مال تجارت کا
 دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ لگی سبکے نصاب میں حدیثوں میں مذکور ہیں و نصاب و طرح کی ہوتی ہی نامی و غیر نامی یعنی برتنی والی اور
 غیر برتنی والی پہر نامی دوسرے حقیقہ و نقدیری حقیقی بل سود اگر کیا ہی کہ نفع سے برتنی ہوں و را کہ سبب بچو ٹکی برتنی ہیں و نقدیری سونا

اور ان میں سے
 حاکم کی کہ
 و اسکی
 و اسکی
 و اسکی

چاندی کے خاہرین بڑے تھانہ ہیں لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھتی کی اور غیر نامی جیسی مکان و اسباب سوا سی حاجت اصلی کی بہر نصاب کی
 کی ہونی سی زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے اور زکوٰۃ لینی اور زکوٰۃ کا لینا اگر صدقات واجب کا لینا نہیں رست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور
 قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوٰۃ دینی نہیں آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور زکوٰۃ کا اور صدقات واجب کا لینا نہیں رست ہوتا اور
 صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے۔ ع۔ ح۔ ملحق الاموال و سحر و دور متخار و عالمگیری مولانا **الفصل الاول**

فصل پہلے عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذ الى اليمن فقال انك تأتي قومًا اهل كتب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدًا رسول الله فان هم اطاعوا ذلك فاعلهم ان الله قد فرض عليهم خمس صدقات في اليوم والليلة فان هم اطاعوا ذلك فاعلهم ان الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من اموالهم فانهم اتوا بها فليؤخذ منها ولو كرهوا فليؤخذ من ثيابهم واثاقهم وادعوا المظلوم فانه ليس بينهما وبين الله حجاب متفق عليه
 روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھا سعاد کو مین کی طرف یعنی امیر یا قاضی ہاں کا کر کرو فرمایا تحقیق تو

جانا ہے ایک قوم اہل کتاب کی اس یعنی یہود و نصاریٰ پاس پس بلا ۲ و کو طرف گواہی ہے اس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر خدا و تحقیق محمد رسول اللہ
 کی ہیں پس اگر وہوں فی مان لیا اس کو پس خبر دی و کو کہ اسدی فرض کیں ہیں و ن پر پانچ نمازین اُن میں پہر اگر مانا و نہوں فی اس کو پس
 خبردار کرو و کو کہ اسدی فرض کی ہے و نیز زکوٰۃ لیا و دی و کی غنیوں میں سی ہو کہ مالک نصاب کی ہیں اور دیجا و دی و کی فقیر و کو پہر اگر مانیں وہ
 اس کو پس پنج تو لینی اجری ال و کی سی یعنی چھانٹ کر اچا مال و نکا لے لگی بلکہ او کی ل کو تین حصہ کیسی اچھا بڑا بیج کا زکوٰۃ میں بیج کا مال
 اور بیج تو بڑے مظلوم کی سی یعنی زکوٰۃ کی لینی میں و اور چیزوں میں یعنی نل وہ چیز کہ واجب نہیں اوس پر یا نڈانہ و سی و سکو زبان سی تھا
 بد و عائد کر سی سوا سطر کہ نہیں رسیان عا مظلوم کی و در میان قبول کرنی اسدی و سکو کو فی پر وہ روایت کی ہے پیچھا رہی و رسم نے

ف اہل کتاب کی پاس و مان شکر و رومی ہی ہی مگر غلبہ اہل کتاب کی تھا اسلیں و نہیں کو زکریا اور کہا اس ملک فی کہ یہ حد
 دلالت کرتی ہے سپر کہ واجب ہے بلکہ ان کا کو طرف سلام کی پہلی ٹرنیکی لیکن یہ جب ہے کہ پہنچا و کو دعوت یعنی بلا طرف اسلام کی جبکہ
 پہنچ جاوی و کو دعوت نہیں واجب بلکہ سبب ہے۔ ع۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما من صاحب دين فصدقه يؤخذ من ماله الا اذا كان يوم القيامة صفيحت له صفاته من نار فاحسب عليه
 في نار جهنم فيكون في اجنبية وحيدة وظهركم كما اردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضوا
 بين العباد فيرى سبيله اصل الى الجنة واصلا الى النار اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں

کوئی سوا کہ نہیں الا اور نہ چاندی کہ نہیں الا کہ ادا کر سی و سی حق اوس کا زکوٰۃ ہی مگر جب کہ ہو گا دن قیامت کا بناسی جاوینگے اسطر
 اوسکی تختی ال کی یعنی تختی سوئی چاندی کی نہیں کی لیکن آگ میں ایسی گرم کی جاوین گی کہ گویا آگ کی ہوگی جیسا کہ فرمایا پس گرم کی جاوین
 گی بیج آگ و درخ کی پس نارغ و سی جاوینگے ساتھ اون تختوں کی پہلو او سکی و درمشیانی او سکی و پر پیٹا و سکی جبکہ ایسی جاوین گی تخت
 بدن سی وروالی جاوینگے آگ میں پہر لاسی جاوین گی یعنی جبکہ بند ہی ہو جاوین گی تو آگ میں آلی جاوین گی گرم کر نیکی سی اور نکالکر نارغ
 دین گے ہمیشہ یوں کرتی رہیں گی و سن میں کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم کیا جاوے گی رسیان بندگی میں نہ کیگی
 راہ اپنی یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کی **ف** مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کا فرو کو دن قیامت کا ایسا دار معلوم

ہوگا اور باقی گنہگاروں کو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہوں کی اور سوسن کا ملو مکو وہ دن بقدر دروگتوں غنائی معلوم ہوگا اور دیکھنی اپنی
 با طرف بہشت کی یعنی اگر اسکی مہ اور گناہ ہوگا سوا سی سکی اور یہ عذاب گناہ ترک نہ کرے گا جہاں دیکھا دل بہشت میں ہوگا اور با طرف
 دوزخ کی یعنی اگر اسکی مہ اور گناہ ہوگا سوا سی سکی اس عذاب سی گناہ ترک نہ کرے گا جہاں دیکھا دل دوزخ میں ہوگا اور یہاں تک کہ حکم کیا جاوے
 در میان بندوں کی اس میں اشارہ ہی طرف اسکی کو نہ مذنی والی عذاب میں ہوگی اور باقی خلق حساب میں۔ ع قیل یارسول اللہ فاولی
 قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منہا حقہا ومن حقہا حلہا یومہ ویردہا الا اذا کان یومہ القیمۃ یطیع لہا یقاع قرقر کافر
 ما کانت لا یفقد منہا فصیلہ واحدًا تطاہر باخفائها وتعضہ یا قواہا کما امر علیہ اولہا رد علیہ اخرہا فی یومہ کان
 عقداۃ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فی سبیلہ امتا الی الحثۃ واما الی السار
 کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم نقد کا ہے اور انکو کیا حکم ہے یعنی انکی کو نہ مذنی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہیں کوئی مالک دنٹ کا نہ داکیا ہو
 او نہیں سی حق اور کیا یعنی کو نہ مذنی و بعضی حق و انکی سنی دودہ و سناہی ان پانی پانی انکی کی مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کی منہ
 کی بل والا جاوے گا مالک دنٹ کا روہر و اونٹوں کی بیج میدن ہوا رکی و سناہی میں کہ ہوگی دنٹ کا بل مگر میں و سناہی میں
 نہ کہ مگر مالک دنٹ کا اون میں سی ایک بچا دنٹ کی کو یعنی سب دنٹ و سنی مان ہو جو ہوگی حتی کہ سب سب ہی اتہ ہوگی دن کی و
 اونٹ خوب فر ہوگی تار و ندنی میں تکلیف یاد ہو چکے ہیں او سکوسا تہ پان پانی کی و رکائیں گل و سکوسا تہ اونٹوں پانی کی جبکہ گزرے گی
 او سپر ملی جماعت لاسی جاوی گی و سپر ملی جماعت یعنی سپر حسی چلاوے گا کہ ایک قطار کی چوٹی و سری قطار اونٹوں کی چلے گی و سناہی
 کہ ہی بقدر اونٹوں کی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم کیا جاوے گا در میان بندوں کی پس کہیں گارہ اپنی طرف بہشت کی اور با طرف دوزخ کی
 ف دودہ و دہنادن پانی پانی کی تیسری ان چوتھی دن و نکو کو پانی پانی لیجاتی ہیں تو عوب میں مہول تہا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتی
 تہی و رمالک و نٹوں کی و نکو دودہ و ہو کہ پانی ہی پس حق واجب و نکو کا اگرچہ وہی کو نہ ہی لیکن منجملہ حقوق و انکی سی حق مستحب ہی ہے
 ہی کہ جسدن دنٹ پانی پانی کو جاوین تو دودہ و دہر سکینوں کو پلاوی پس یہ ہی مستحب لیکن ازراہ مروت و رادای شکرت کی گویا کہ
 حکم واجب کار کہتا ہی سلیبی سطر فرمایا کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سب اس حق کی ہی عذاب ہو۔ ع۔ ح۔ قیل
 یارسول اللہ فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یومہ القیمۃ یطیع لہا یقاع قرقر کافر
 یقاع قرقر لا یفقد منہا شیئ الدیس فیہا عقصاء ولا جلاء ولا عصباء تطیعہ یقرنہا و نطأ ہا بخلافہا کما امر
 علیہ اولہا رد علیہ اخرہا فی یومہ کان عقداۃ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فی سبیلہ
 سیدیلہ امتا الی الحثۃ واما الی السار کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حال ہوگا مالک گائیں کا اور مالک کبریا فرمایا او نہیں
 مالک گائیں کا اور مالک کبریا کرنا اور کری و نسی حق اونکا مگر جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا و الا جاوے گا میدن ہوا میں کہ مگر کیا او نہیں
 کچھ نہ ہوگی و نہیں کوئی کبری گائیں کہ مری ہون سینک و انکی ورنہ مذنی ورنہ سینک ٹوٹی یعنی سہون کی میدنک سلامت ہوگی تا خوب
 سینک مارین مارین گل و سکوسا تہ سیگون پانی کی و کچلے گی گل و سکوسا تہ کھڑون پانی کی جبکہ گزرے گی و سپر ملی جماعت لاسی جاوی
 او سپر ملی جماعت او سدن میں کہ ہوگی بقدر اونٹوں کی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم کیا جاوے گا در میان بندوں کی پس کہیں گارہ اپنی طرف
 بہشت کی اور با طرف دوزخ کی قیل یارسول اللہ فالخیل قال فالخیل ثلثۃ ہی لرجل و رذوہی لرجل ستر وھی لرجل

[illegible]

بِئِنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَأَمَّلْتُمُ الْمَصَدِّقَ فَلْيَصْدُقْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ وَأَمَّا مُسْلِمٌ
 وَرَوَيْتَ هِيَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبِيبِ أَوْسَى تَهَارِسَ بِسَ زَكَاةَ لَيْسَى وَالْأَيْبَى بَامَكْر
 طَرَفَ سِي كَمَا جَسُو سَاعِي وَرَعَالُ كَتَبِي هِنَ بِسَ جَاهِسِي كَمَا بِسَرِي تَسِي حَالَتِ مِينَ كَرُوهُ تَسِي رَاضِي هُوَ رَوَيْتَ كِي بِسَ سَلَمَ نِي ف
 سَيَتِي كَوْنُ يَوْمِي دَاكِرُوهُ تَسِي رَاضِي بَاوِي - ع - وَكَهْنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ لَهُمْ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُ ابْنِي بِصَدَقَتِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ وَفِي
 رَوَايَةٍ إِذَا آتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ - اور رَوَايَتِ هِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَمَا تَو
 نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَسُو قَ كَلَا لِقِ وَنَ كِي بِسَ قَوْمُ زَكَاةَ اِپَنِي فَرَمَانِي يَا اَلْهِي رَحْمَتُ سَبْحِ فُلَانِ شَخْصِ بِرِئِلَ يَا حَضْرَتِ كِي بِسَ ثَابِ
 سِيرَ زَكَاةَ اِپَنِي بِسَ فَرَمَا اَلْهِي حَسْبُ سَبْحِ اَبِي اَوْفَى بِرَوَايَتِ كِي بِسَ بِخَارِئِي سَلَمَ نِي اَوْرَايَكِ رَوَايَتِ مِينَ جَسُو قَ كَلَا لِقِ شَخْصِ
 نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بِسَ زَكَاةَ اِپَنِي كَتَبِي يَا اَلْهِي حَسْبُ سَبْحِ اَوْ سَبْحِ دَعَا كَرْنِي كَيْسِيكِي بِسَ سَاثِي لَفْظُ صَلَوَةِ كِي تَهَادِرَتِ
 تَهِنَ هُوَامِي نَبِيَا كِي وَرَا نَبِيَا كِي سَاثِي كَسِي بِرِئِلَوَةِ سَبْحِي تَوْرَتِ هِيَ بِسَ حَشْرَتِ جَوَزَكَاةَ لَانِيَا لَوْنِ بِرِئِلَوَةِ سَبْحِي تَهِي بِرِئِلَوَةِ
 حَضْرَتِ كِي سِي هِيَ اَوْرُو نَبِينَ دَرَسْتِ مَوْلَانَا وَكَهْنُ ابْنِي هَبْرِيَّةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى
 الصَّدَقَةِ فَفَعِيلٌ مَتَّعَ ابْنُ جُمَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْفَعُ ابْنُ جُمَيْلٍ
 إِذَا اللَّهُ كَانَ فَفَعِيلًا فَاغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَارْتَكُ تَظْلِيمُنْ خَالِدًا قَدْ اجْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَاعْتَدَا
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَى وَصْلَتُهَا مَعَهَا شَمْرٌ قَالَ يَا عُمَرُ مَا شَعُرْتَ
 أَنَّ عَتَمَ الْوَجَلِ صَبْنُوا بَيْتَهُ مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ رَوَايَتِ هِيَ بِسَ هَرِيرَةُ سِي كَمَا بِسَ جَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَمَ نِي عُمَرُ كَوْنِي عَالِ كَرُ زَكَاةَ لَيْسَى بِسَ كَمَا لِي بِعِنِي خَبَرِي سِي كِي كَرُ زَكَاةَ نَذْمِي بَنِ جَمِيلِ نِي اَوْرَا خَالِدِ بَنِ لَيْدِي حَالِي نِي اَوْر
 عَبَّاسِ نِي بِسَ فَرَمَا بِغَيْرِ خَدَا صَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي نَبِينَ اِنْخَارِي اَلْغَمَتِ خَدَا اَبْنِ جَمِيلِ نِي مَكْرَ سِلَسِي كَرُوهُ تَهَا فُقِيهِ بِرِئِلَوَةِ غَنِي كَمَا اَوْرَسُو
 اَسَدِي اَوْرُ رَسُو لِي وَسَلِي نِي اَوْرَا خَالِدِ بِرِئِلَوَةِ تَمَّ خَلْمُ كَرْتِي هُوَ بِعِنِي اَسُو سَطِي كَنِ بِنِ سِي اَوْرَسِي زَكَاةَ اَسَلِي كَرُوهُ تَهَا فُقِيهِ بِرِئِلَوَةِ غَنِي كَرُ كَرِي مِينَ
 زَرْهِي بِسَلِي وَرَسَا مَانِ لَرَا سِيكَا بِعِنِي تَهَارَا اَوْرَا جَانُورَا اَوْرَا سَبَابِ لَرَانِي كَا خَدَا كِي رَا هِي مِينَ بِعِنِي وَرَتَمَ اَوْرَسُو كَسُو دَاكِرِي مَالِ جَا
 هُوَا اَوْرَا عَبَّاسِ بِسَ زَكَاةَ اَوْرَسُو مَجْهَرِي وَرَمَالِ وَنَكِي سَاثِي اَوْرَسُو كِي بِرِئِلَوَةِ اَسِي عُمَرُ كِي نَبِينَ جَانُورَا كَرُ كَرُ جَا اَوْمِي كَا مَانْدَا بِرِئِلَوَةِ
 كِي هِيَ بِعِنِي بِسَ عَبَّاسِ كَوْنِ جَاهِسِي بَِا بِسَرِي كِي جَانِ اَوْرُ تَعْظِيمِ اَوْمِي كَرَا اَوْرَا اِيْذَامَتِ دَمِي رَوَايَتِ كِي بِسَ بِخَارِئِي سَلَمَ نِي ف
 اَبْنِ جَمِيلِ بِرِئِلَوَةِ مَنَافِقِ تَهَا بِرِئِلَوَةِ سَلَمَانِ هُوَا اَوْرَا وَحْتَاجِ تَهَا اَوْرَسُو حَضْرَتِ سِي تَمَاسِ عَالِي كِي كَرُ مَجْهَرِي ثَرَوَتِ هُوَا مِينَ شُكْرُ لَذَارِي
 كَرُو تَمَاسِ حَضْرَتِ نِي اَوْرَسُو لِي عَالِي وَرُوهُ غَنِي هُوَا بِسَ جَاهِسِي تَهَا اَوْرَسُو شُكْرُ كَرَا اَوْرَسُو كَفَرَانِ اَلْغَمَتِ كِي كَرُ زَكَاةَ كَاهِي اِنْخَارِي
 حَضْرَتِ نِي اَوْرَسُو رَا زَهْرِي كَلَامِ نَذْمُ كَرُ فَرَمَا اَوْرَسُو غَنِي كِي اَوْرُ رَسُو لِي وَنَكِي نِي حَضْرَتِ نِي غَنِي كَرُ نِي وَنَسَبَتِ اِپَنِي طَرَفِ سَلَمِ
 كِي كَرُ حَضْرَتِ كِي دَعَا سَمِي غَنِي هُوَا تَهَا اَوْرُ حَضْرَتِ عَبَّاسِ جَا تَهِي حَضْرَتِ كِي وَنَكِي زَكَاةَ جُو حَضْرَتِ نِي اِپَنِي دَمَرُ فَرَمَا سَبَبِ
 اَسَا بِرِئِلَوَةِ حَضْرَتِ نِي اَوْرَسُو دُغْنِي زَكَاةَ لَيْلِي تَهِي اَبَكِ تَوَا اَوْرَسُو سَالِ كِي كَرُ جَسِي اَلْغَمَتِ تَهِي اَوْرَايَكِ سَالِ اِنْدِي كِي جَمِيلَا
 فَرَمَا بِرِئِلَوَةِ مَعَهَا بِعِنِي اَوْرَا تَنْدُ زَكَاةَ حَالِ كِي سَاثِي اَوْرَسُو كَرُوهُ زَكَاةَ سَالِ اِنْدِي كِي هِيَ - ج - ع - وَكَهْنُ ابْنِي جُمَيْلٍ

عوض کی اور مثال دوسری قاعدی کی یہ ہے کہ بیسی کیسے ہاتھ ایک چیز میں دوسری کی سو روپی کو تاکہ حسن میں او سکوی بی بیجی والا
اوسکو ہزار روپی مثلاً اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کی شے میں سمجھ لی پس یہ نہیں زست سبلی کہ اگر فقط وہ چیز ہی جتنا تو وہ
کا ہیکہ لیتا اوس قرض کی لایج سی لی ہی گویا سود قرض کا اوس چیز کی مول میں ادا کیا اور جہاں وعقد میں ایسی ہوں کہ اگر
ایک کو دوسری ہی جدا کریں تو ہی روا رکھی تو وہ درست ہی مثلاً اسی صورتہ مذکورہ میں بی بیجی چیز میں ہی بیجی چیز اور یہ دونو قاعدی جو
خطابی فی حدیث کی نکالی پس پہلا قاعدہ موافق ہی مذہب ہمارے کی ہی اور مذہب شافعی کی ہی ایسی کہ قواعد مقررہ ہی
کہ وسائل حکم مقاصد کا کہتی ہیں پس سید طاعت کا ہی طاعت اور دوسرا یہ عصیت کا عصیتہ اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب
مالک اور احمد کی ہی کہ منع کرتی ہیں جیلو کو کہ جس کے سبب ہی ربا وغیرہ کی نکلتی ہیں اور ابو حنیفہ اور شافعی غیر ہا مباح کہ کہتی ہیں
پس نہیں وہ قائل سق قاعدہ کی اور اس کی کوئی یہ نہ سمجھ کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کی ذکر کیا امام ابو حنیفہ کی نزدیک رست ہی بلکہ
یہ ہاؤن کی نزدیک ہی نہیں رست بسبب اور قاعدہ کی اور بعضی جلی اوان کی نزدیک رست ہیں اس ہی کہا کہ وہ قائل
اس قاعدہ کی نہیں۔ ع۔ مولانا وحسن عری بن عمیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعملناہ
منکم علی عمل کذمتنا خطا فاقوہ کاغذ کاغذی بہ یوم القیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی حدیث بن عمیرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکو عامل کریں ہم تم میں سے کسی کام پر یہ چاہا وی ہی مقدار سوس کی اور زیادہ اوس کی پشائی میں
یا ثرابی میں ہوگا یہ چاہا ناخانت لاویگا اوسکو دن قیامت کی یعنی زراہ فضیحتی کی روایت کی یہ سلم فی الفصل
الثانی فصل دوسری عن ابن عباس لعلنا نزلت ہذا الایۃ والذین یکنزون الذہب الفضة کبر ذلک علی
النسلیین فقال عمر انما اقریب عنکم فانطلق فقال یا بنی اللہ انہ کبر علی اصحابک ہذا الایۃ فقال ان اللہ لم یقرض
الزکوۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما قرض الوریث و ذکر کلمۃ لکن یلین بعدکم فقال فکی عمر ثم قال لا الا ان یخرجوا لیکثر
المزکاة الصلۃ اذا انظر الیہ من ذلک اذا غابہ لم یحفظ من ذلک رواہ ابو داؤد روایت ہی بن عباس ہی کہ کہا جب وتری
بہایت اور جو لوگ کہ جمع کرتی ہیں سونا اور روپا ہا ہی ہو ہی بہایت مسلمانوں پر پس کہا عمر کی کہو لد ونگا میں اس فکر کو
نہی پس گئی عمر و رکبا امی نبی اللہ کی تحقیق بہا ہی ہو ہی تہا ہی یارون پر یہاں فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ فی نہیں قرض
کی زکوۃ مگر اس ہی کہ پال کر ہی اوس چیز کو کہ باقی رہا ہی مال تہا ہی سی اور سوا اسکی نہیں کہ مقرر کی ہی ہیرات اور اگر کیا
ایک کلمہ تاکہ ہو ہیرات واسطی اوس شخص کی کہ چھی تہا ہی ہی پس کہا ابن عباس اللہ اکبر کہا عمر فی یعنی بسبب خوشی کے
کہ دفع ہوئی اس شکل کی سی حاصل ہو ہی پھر فرمایا حضرت فی واسطی عمر کی کیا زخیر دون میں نکو سا تہہ بہترین اوس چیز کے
کہ جمع کر ہی آدمی وہ یہ ہی عورت نیکیجت جبکہ دیکھی طرف اوسکی خوش کر ہی اوسکو اور جب حکم کر ہی اوسکو فرمان برداری کر
اوسکی اور جب غایب ہو اوس سی محافظت کر ہی اوسکی روایت کی یہ ابو داؤد فی ف سار می است یون ہی والذین
یکنزون الذہب الفضة ولا ینفقوہا فی سبیل اللہ یشتر تم لیا آپ اللہ یعنی جو لوگ کہ جمع کرتی ہیں سونا اور چاندی و زخیر نہیں
کرتی زراہ خدا میں پس خبر دی ونگو عذاب دردناک کی یعنی او نکو لوگ و زخیر کی میں گرم کر د اغین گی اوان سی پیشانیارا
پہلو او پیشین ونگی پس جب یہاں آیت اور تری لوصحابہ پر گران ہو لی اس ہی کہ وہ ظاہر است سی یہ سمجھی کہ مطلق جمع کرنا

منع ہی بہ حضرت عمرؓ کی عرض کی حضرت سی جو کہ مذکور ہوا حضرت سی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فی زکوٰۃ اسیلی فرض کی ہی کہ ما بقبل الی الہ ہوتا
 پس جسے کوۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ ضائقہ نہیں پس بیت مذکور میں جو وعید آیا ہوا اس کی جمع کرنی پر تو داسی
 صورتہ میں ہی کہ زکوٰۃ نہ دی اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کر دی داخل اس وعید میں نہیں اور ذکر کیا کہ یہ قول بن عباسؓ راوی کا ہی حضرت
 بعد قول انما فرض الہوایت کی ایک کلمہ ور ذکر کیا کہ بچہ یا دینا یا بچہ سی قدر را فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فی سیرت اسیلی فرض کی ہی کہ ہو
 سیرت طیب شہار ہی چھلون کی سی کہ وارث میں یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرنا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ سیرت پر
 جبکہ بیان کیا حضرت فی صحابہ کی جمع کرنا مال کا منع نہیں ہی جب تک کہ زکوٰۃ ادا کرتی ہیں اور دیکھا خوش مع اصحابہ کا سبب ہے
 رغبت دلائی اور انکو طرف اس چیز کی کہ وہ بہتر ہیال سی کہ وہ عورتہ ہی نیکیخت و تھو بصورت اسیلی کہ سونا و پانہیں نفع دیتا تھا کہ
 بعد جانیکی تیری پاس سی بخلاف ہوی کی کہ وہ جب تک ساتھ تیری ہی فیت تیری ہی کہتا ہی تو خوش کرتی ہی تھا کہ حاجت و
 تیری ہوتی ہی اوس سی اور اطاعت تیری کرتی ہی و رعایت نگہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی و اولاد اوس سی پیدا ہوتی
 ہی کوۃ بازو ہوتی ہی حیات میں اور جانشین ہوتی ہی بعد مرگی و اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوعہ میں آیا کہ جس کی کھ
 پس تحقیق مضبوط کیا و تہائی دین پناہ ع - ح و عن جابر بن عتیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاتیکم
 لکم کب مبعثون فاذا جاءکم فوجوہکم وکلوا بیاتکم وکین ما یکتون فان عدلوا فلا نفسہم وان ظلموا
 فعلیکم و ان رضوہم فان تمام ذکر کت کت رضائکم وکلید عواکم دواہ ابوداؤد
 اور روایت ہی جابر بن عتیق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی او یکا تمہاری پاس چوہا سا قافلیہ یعنی حامل دیگی
 زکوٰۃ یعنی کو کہ دشمن کہی گئی ہیں یعنی بحکم طبیعت کی لوگ و نکوشمن کہی ہیں اس سی کہ مال یعنی کو آتی ہیں پس حوق آوی تمہارا
 پاس پس کہو انکو مر جا یعنی شوق آئی تم اور خالی کرد و در میان ان دن کی اور در میان اس چیز کی کہ طلب کریں یعنی ان کوۃ
 کا اون کی روبرو حاضر کرد و کوئی چیز چاہل اور مانع در میان میں نہ کہو پس اگر زکوٰۃ یعنی میں عدل کریں کی پس اپنی سی کریں کی یعنی
 ثواب عدل کا پادین گی اور اگر ظلم کریں کی پس بال دن پر ہی و راضی کرو زکوٰۃ یعنی و انکو اس سی کہ پوری زکوٰۃ تمہاری
 رضا اول کی ہی اور چاہی کہ دعا کریں حامل تمہاری ہی روایت کی یہا بودا و دنی ف اگر ظلم کریں گی مراد یہی کہ اگرچہ
 ظالم جانوا و انکو حسب اعتقاد اور گمان اپنی کی یا بالفرض و التقدر ظلم کریں یہا بالغہ فرمایا والا اگر حقیقہ ظلم کریں راضی کرنا ظالم کا
 کیونکہ ہو سکتا ہی و راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو ان کی راضی کرنی میں حتی لا مکان کہ و انکو زکوٰۃ واجب بغیر دلیل
 اور خیانت کی اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ ساتھ اسی مال کی دا ہو جاتی ہی و لیکن راضی کرنا مال و سکا ہی و سبب ہی کوۃ یعنی
 والی کو کہ دعا کر سی زکوٰۃ دینی وال کی سی ع و عن جریر بن عبد اللہ قال جاء تاس یعنی من الاعراب الی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان تاسا من المصدقین یا تاسا فظلموا فقال انزلوا اصدقکم قالوا یا رسول اللہ
 وان ظلمنا قال انزلوا اصدقکم وان ظلمتم سر واه ابوداؤد اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا اسی کتنی آدمی
 یعنی گنواروں میں سی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ تحقیق کتنی لوگ زکوٰۃ یعنی والوں میں سی آتی ہیں
 ہاری پاس یہ ظلم کرتی ہیں ہم فرمایا راضی کرو زکوٰۃ یعنی والوں کو عرض کیا و انہوں فی یا رسول اللہ اگر ظلم کریں ہم فرمایا

[illegible]

[illegible]

ابدی و سکوئی ہیں کہ ایک چیز ایک شخص کو یوں زیادہ فایده دے کہ وہ اس کی اور شان پر ہی بہت پیچیدگی کر دے یا جاتا ہے جو کا آپس میں بیچ و دنیا کی صدقہ کا بیج
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَلَاثُ سَنِينَ أَحَدُ الْمُسْكِنِ أَهًا عَتَقْتُ فُحْبَرْتُ فِي رَوْحًا وَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ بَيْنَ عَتَقْتُ وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَقْبُلُ بَيْنَ فُقْرٍ إِلَى
حُبِّهِ وَأَدَمُ مَنْ أَدَمَ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَدِمُهُ فَمِنْهُمْ قَالُوا ابْنِي وَلَكِنْ ذَلِكَ لَمْ تَصِدِّقْ عَلَى بَيْتِي وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ
الْصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْكَ بِاصْدَقَةٍ وَلَكِنْ أَهْلُكَ كَمَنْ تَقْبُلُ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تہی بیچ برہہ کی تین حکام ایک حکم سے کہ آزاد ہوئی پھر نکاح
 تہی بیچ نکاح کر ہی خواہندہ اپنی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حق آزاد کیا و اطی اس شخص سے کہ آزاد کیا اور شریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 و سلم نے ہی گھر میں و مٹائی جو شہر ماری تہی سہا ہتہ گوشت کی پھر دیکھ کی گئی حضرت کے روٹی اور سالن گھر کے سالنوں سے پھر یا کیا یا نہیں کی یہی مٹی اندھی کر اور میں
 گوشت ہر عرصہ گھر کی کو کو ان کے مقرر یوں ہر گھر کے اندھی کہتی تہی ایک بیچ گوشت صدقہ دیا گیا ہی برہہ کو اور آپس میں تہی صدقہ فرمایا کہ گوشت و سپر صدقہ اور
 ہماری ہی ہر ہر روایت کی یہ بیچاری و دستہ ف تہی بیچ برہہ کی تین حکام تہی برہہ جو لوٹندی آزاد حضرت عائشہ کی تہی سب سے تین حکم شرعی وارد ہوا کہ تہی
 کہ جب برہہ آزاد ہوئی تو ہنسیا دی گئی کہ جہاں ہی بیچ و نکاح میں نہ کی و اسکا معنی ہما اور چاہا ہو و اس اسکو علیا اختیار حق کہتی ہیں کہ لوٹنی جو کیکے
 نکاح میں بیچ اور وہ آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہی چاہا و اسکی نکاح میں ہی ام شافعی کی نزدیک کرنا و اسکا غلام سیکھا ہو تہی بیچ حدیثا و ہمارے
 نزدیک آئے و غلام ہو خواہ آزاد ہو و لوں صلوٰۃ نہیں بخاتا و مرغیہ کو و غلام تہا برہہ بعد ازاد ہو سکی نہ قبول کیا و اسکو و غنیشت و سکی عشق و فراق میں جہاں تا و فرمایا کہ
 بہر تہا اور و سر حکم برہہ سب سے پیشہ ارد ہو کہ و لا یعنی میراث لوٹنی و سکی تہی کہ جسے آزاد کیا یا لیا سکا پھر برہہ لوٹنی ایک یہ ہو دیکھ اسکو سکا تہی یا تہا
 یعنی یہ کہ تہا تہا کہ تہی در ہر مٹی آزاد ہی جب تہی عاجز ہو و ہر مٹی تہی و حضرت عائشہ باس فی لا اگر کو تہی تہی مالک دیکھ آزاد ہو جاوے حضرت عائشہ فی فرمایا کہ اگر
 مالک کو تہی لا اگر کو تہی بیچ تہی تہی ہوں لیتی ہوں پس گئی اور اسکی کہ یہ کہ آزاد ہوں کہا کہ جیسے تہی شہر ٹیکہ و لا یعنی میراث و سکی ہمارے ہے حضرت عائشہ حضرت عمر
 کیا کہ ہو و اس طرح کہتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ غلام و بیہودہ کہتی ہیں و لا و اسکی لہی تہی آزاد کر تہی عائشہ خرید و لا آزاد و لا و اسکی تہی بیچ کی شہر ٹیکہ کی
 ہی اور و سیکھم آخر حدیث میں کہ حال و سکا پھر کہ کوئی فقیر کو کو تہی کو تہی و دیوئی و در فقیر اسکو دی زکوٰۃ لینی اسکو جائز نہیں تہی وہ اسکو حلال لہی و وہ مال فقیر
 کی موجود کی روایت ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيَنْتَبِئُ عَلَيْهِمْ مَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
 اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتی تھیں اور بدلا دیتی و سپر روایت کی یہ بیچاری و **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ إِلَى كَرِّ كَرِّ كَجَبْتِ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ إِلَى كَرِّ كَرِّ كَجَبْتِ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر بلا جا و نہیں طرف کر کے البتہ قبول کرو نہیں و اگر تھیں بیچا و طرف سیکھ کر بے سہا بے قبول
 کرو نہیں روایت کی یہ بیچاری و **ف** کر کے کہتی ہیں کہ یہ کی پڑا لیکو فرمایا کہ اگر کوئی سپر دعوت کرے کہ یہ کی یا تو لیکے کہ ایک چیز حقیر تہی تو قبول کروں و اگر دست
 کہ یہ کا ہی بطریق خفہ کی تو وہ ہی قبول کروں یہی نہ شاعر سپر کہ حضرت نبیات تو اسے و شفقت کہتی ہیں سہا تہی خلق خدا کی و نہ میں غیبت لائی اور قبول کرے
 خفہ کی لا اگر کوئی ادنی چیز بیچ تہی قبول کرے ہی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُسْكِنُ بِالْمُسْكِنِ
 يَطْوِي عَلَى النَّاسِ شِدَّةَ الْلَقَّةِ وَالْقَمَازِ وَاللَّهْةَ وَالْمَمْنَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِنَ الَّذِي لَا يَحْجُزُ عَنْ غِنَى غِنِيَّةٍ وَلَا يَفْطُرُ
 يَفْطُرُ عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ مِمَّنْ يَفْطُرُ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سکین و کہ یہ تہا ہی کو نہیں
 اسکو ایک فقیر و لغوی اور ایک کجور یا د کجور ہیں لیکن سکین ہی نہیں تامل ہی پر و اسکی و اسکو و نہیں معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے سبب ظاہر کہ تہی

المسئلہ من تجلہ بایعہ بیان و شخص کے کہ نہیں ہر سب کو سوال کرتا اور اس شخص کو کہہ رہا تھا کہ کو ف الکھا ہی علیا کہ

چاہی سئل کرنا او کو کہ جسے پاس فوت و دلیکد اور کثیر القید رہتندہ پائی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دوست کو قتل کرے گا وہ اپنے دوست کی جگہ پر جہنم میں جائے گا۔

سول کی اور جس غیر لافوت کا جان یا فادہ ہی سب اور کو رو نہ مان اور نہ ہوں میں پناہ ہے۔

اس وقت کے لیے ایک نیا متن شائع ہوا ہے۔ اس کی ذیل میں اس کی تفصیل دی گئی ہے۔

کے جس مانگتا ہے، اگر ایک شرط یہی ان مینوں شرط نہیں ہے، نبوت و امام، بالاتفاق اور مینوں ابنِ مبارک کسی کبھی جو مسائل ایجابہ لکھ کر سوال کسی خوش نہیں پتا کچھ کو دیا

انباؤاوسکو کچھ یہی سلیقہ دینا ناکارا ہی وجہ ہے جسے اللہ کے بارگاہِ کائنات میں کچھ نہ کر سکتا ہو اور جس کی کوشش اور کوشاوت اس کی قدرت کا تعجب ہی نہیں ہے۔ یہاں پر اس کی قدرت کا تعجب ہی نہیں ہے۔ یہاں پر اس کی قدرت کا تعجب ہی نہیں ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

سبب الل مطالب المؤمنين بين كورين بوح
 الفصل الاول فصل في
 عز قيصبة بن مخارق قال تحمك تحال

فَاقْبَلَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيمَا قَالَ قِمَّ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصُّبْحُ فَهَذَا مَرُّكَ بِهَذَا قَالَ يَا مَعْصِيَةَ اللَّهِ

السُّئَالُ الْأَخِيرُ: رَجُلٌ مِمَّنْ جَلَّتْ لَهُ السُّئَالَةُ حَتَّى صَيَّدَ نَافِثَ مِيشِكَ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ

جاءه قاله فقلت له السئلة حتى تجد فواما من عيسى واول سدا من عيسى رجل اصابه فاق حتى يعوم قلت

وہی جی کہ یہ ہمہ ادا صابت کہ از افاق حجت کہ مسئلہ حق تعالیٰ و عباد میں عیسائیوں کی تائید میں یہ عربی زبان میں لکھا ہوا ہے۔

لیکھنے کے لیے اس کا نام لیا کہ "سفرِ اربعہ"۔ یہ سفر چاروں طرف کی طرف سے ہوا کرتا تھا۔

خبرایامی فیہ تفسیر سوال نمبر ۱۰۱ کے تئیں ہرجی کہنے وہ شخص کس ضامن ہے اور کیا پین سہ ہے اور کی ای سوال یعنی بشرطیکہ یہاں تہ نہ ہو مگر ای گنسی ہرین

مانا کہ پہنچا دضات کو یعنی پہنچا اتنی مال کہ اگر ہر دس مال ضمانت کا پھر سیدہ سوال کر لیتی اور دوسرا شخص وہی کہ پہنچا دضات کو یعنی مثل قسط وغیرہ کی

کہ کر دیا مال و سکا پس سے اس کو سوال کیا کہ یہ کچھ دفعہ کہہ کر حاجت کے والی ہو گئی تھی یعنی بعد قوتِ لباس یا فرمایا دفع کرے مجھے حاجت کی کو اور حاجت کے والی ہو

[illegible][illegible]

ہستی ہرگز تو کو کسب و کسب غیور کی دنیا آیاتہا استغنیٰ عنی زدمہ کر گیا اور قرضہ ہر دو گدا (۱) صلح اس کی کوئی جماعت کیسے ملے گی تھی و انھوں نے میری کرتی تھی ایک شخص

ہمسایانِ ملتان یا اور جو صلح کرنا چاہیں، ان پر لینے کے خاتمہ پر اس کی اور سید بے بسکی فرمادے گا، اور جو حدیثِ تہجد میں شخص کو کوئی اور صلح کرنا چاہے،

[illegible]

روسی وال کو یہی ہوتا ہے اسلیں کہ مددگار ہو ایک کار پر ہر جمعہ **وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ**
ذَهَبَ الظَّوْغُ عَنْ قَوْسِي ثَبَتَ الْإِسْلَامُ لِلَّهِ تَعَالَى اور روایت ہے بن عمر کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرماتی تھی پیاس
اور تر ہوئیں رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالیٰ فی نقل کی یہاں بوداؤنی ف اسیرین رغبت دلائی حضرت بن عبادات پر کہ مشقت
عبادات کی تھوڑی سی ہی اسلیں کہ جاتی رہتی ہی اور ثواب بہت ہی اسلیں کہ ثابت باقی رہتا ہی جمعہ **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا**
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ حَمْدٌ عَلَى بَرِّكَ فَإِنَّكَ أَفْطَرْتَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہے معاذ بن زہرہ سے
کہ کہانی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جبکہ افطار کرتی فرماتی یا الہی تیری ہی ایسی روزہ رکھا مینی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہاں
بوداؤنی بطریق ارسال کہ کہانی اب تک کہ حضرت یزید عابد افطار کی پڑتی ہی اور بعد لک صحت کی جو لوگوں نے وہاں سنت علیا تو کھلتا یہ
کر یا ہی کچھ اصل اسکی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کی ایسی نزدیک افطار دوسکی ایک ماہ کی رو نہیں کجاتی اور یہ بھی اردو ہوگا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑتی ہی یا واسع الفضل اغفر لی اور پڑتی ہی یہی یہی بعد لکھی عانی فصمت زرقنی فافطرت انتہی **الفصل**
الثالث فصل من یسر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا كَانَ الْبَدَنُ ظَاهِرًا مَا يَجْعَلُ النَّاسُ أَفْطَرَ
لَكَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَخُرُوجُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہے بن ہریرہ سے کہ کہانی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ
رہیگا دین غالب جنتک کہ جلدی کرنگی لوگ افطار کرنی میں اس ایسی کہ یہود و نصاریٰ پر کرتی ہیں افطار میں نقل کی یہاں بوداؤنی ابن ماجہ نے
دیر کرتی ہیں افطار میں معنی اسقدر کہ تار می گہن کی نقل وین اور چار مٹی مانی میں پیرو می دیکھی افضیون کی کی ہی ہیں دیکھی خلاف میں غلبہ اور کثرت
دین کی ہی اور اسمیں لیل ہی سپر کہ مضبوطی و رغبت میں کا بیج مخالفت غلامی میں کی ہی اور اوکی موافقت میں نقصان میں کی ہی جیسا کہ فرمایا
اسد تعالیٰ یا ایہا الدین اسوا لا تتخذوا الیہود والنصارى دلیا بعضہم دلیا بعضہم من یتولمہم فلانہ منہم یعنی ای یان لو نہ کپڑو یہود و نصاریٰ کو دست
بعضی دیکھی دست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی دوستی کرے وہی تم میں سے ہیں ہا وہ نہیں ہیں ہی جمعہ **وَعَنْ ابْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلَتْ**
وَمَسْرُوفٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَتْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُجْعَلُ الْأَفْطَارُ وَيُجْعَلُ الصَّلَاةُ
وَالْآخَرُ يُجْعَلُ الْأَفْطَارُ وَيُجْعَلُ الصَّلَاةُ قَالَتْ أَيْهِمَا يُجْعَلُ الْأَفْطَارُ وَيُجْعَلُ الصَّلَاةُ فَلَمَّا عُبِدَ اللَّهُ بَيْنَ مَسْرُوفٍ قَالَتْ هَكَذَا وَجَعَلَهُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہے ابی عطیسی کہ کہانی گامین اور مسروق حضرت عائشہ پاس پر کیا مینی ہی ان ہو منوکی و شخص میں
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیو نہیں ایک و نہیں روز کیو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑتا ہی اور دوسرا ویرا افطار کرتا ہی اور دوسرا
پڑتا ہی کہما حضرت عائشہ کی کوئی دوسرا جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑتا ہی کہما مینی عبد اللہ بن عبد کہ حضرت عائشہ کی بیٹھ کر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرا
ہے افطار میں نماز بن ابو موسیٰ ہی نقل کی یہہ سلم فی ف عبد اللہ بن مسعود پڑسی عالم و رفیقہ ہی و نہون فی عمل کی مسنت پر اور ابو موسیٰ ہی صحابی
تھی و نہون فی عمل کی بیان جواز پر یا کچھ عذر ہو گا و نکو اور شاید کہ کسی کہی کہی کرتی ہوگی و اسد علم جمعہ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
حَكَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُمُ الْغَدَاءُ لَمَّا بَرَكُوا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہے
ابو باض بن ساریس کہ کہانی بلایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی طرف سجلی مضامین پس کہانی اطراف کہانی بابرکت کی نقل کی یہاں بوداؤنی و نہون
فی **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ رَمَضَانُ نِعْمَ رَمَضَانُ** اور روایت ہے بن ہریرہ سے کہ کہانی فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فی ایچی ہی سحر موسیٰ کی کچھ نقل کی یہاں بوداؤنی **باب من یسر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یعنی ساتھین

اکثر لوگ غافل ترین گاه ہونا چاہی اور یہ وہم کیونکہ پیدا ہو کہ یہاں نہ سو گنہی گلاب شک غیر ہا کی ہاں سہی کہ نرس خوش ہو میں اور جو ہر ہوس میں کہ آدمی کی نذر پرینچی اور سکی فعل سی فرق ظاہر ہی اور اس بطرح و نہ میں حقد کی سی روزہ جاتا رہتا ہی سہی لہی کہ قصد البہیجا جاتا ہی اور لیکہ میں ہی وسوس اور بطور داک استعمال کیا جاتا ہی در اگر پستیا یا انسدادی کی حلق میں جاوےں اور ہوس و نہ ہوس و نہ روزہ نہیں مٹی کا اور اگر بہت ہونگی کہ گنہی اور کہ حلق میں معلوم ہو کہ توجانہ بیگا اور خوش ہو گنہی سی روزہ نہیں جاتا اور اگر جادوی حلق میں خبار یا آماجکی مٹی ہوئی یا مکی اندر و لکن کا یعنی دو لکھتی ہوئی یا پریا یا نہ مٹی ہوئی یا سین ہی کچھ ڈر کر حلق میں جاوےں نہیں جاتا روزہ اسلی کی نہیں مکن ہی خضر ازانی اور اگر روزہ دار صبح کر حالت جنابت میں روزہ نہیں جاتا اگرچہ ساری نالی گنہی دن اسلی طرح ہی لیکہ نقاب سی محمود رہتا ہی بسبب نجس ہونی کا اور غار وغیرہ پر مٹی کی اور اگر اڑی سوراخ و کمرین و یا تیل و روہ شامہ میں پہنچ جاوےں روزہ نہیں جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحم کی نزدیک اسلی کہ شامہ میں سی مٹھ لینی راستہ اندر کو نہیں در پشاب جو نکلتا ہی کر نکلتا ہی اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی دُشمی ہی میں ہی تو تینوں کی نزدیک نہیں جاتا اور اگر پانی میں پڑی و رکنا نہیں پانی جادو یا کان کچا دوی تنگی سی اور نگلی و سپرمل پیر دالی تنگی کو کانہیں لئی باریون میں کمری نہیں ہزہ جاتا اور اگر اوترنی مرغی سی پت و سپرنگی لک میں پیر مرغ میں چرخا جادوی یا نگلی جادوی و سکھ روزہ نہیں جاتا اور اگر نکلا ہو کہ مو نہ ہی و رنقطع نہوا بلکہ لگا تا مارا و سکا اور ناک یا پٹھوئی تک پیر نگلی گیا اور کو نہیں جانیگا روزہ دار اگر رنقطع نہوا ہو کہ مو نہ میں لایا جاتا رہی گا اور اگر لغفہ مو نہ پیر ہوا نگلی جادوی ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا ہی گا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہیں لایا جاتا رہی گا تا کہ نہ توئی روزہ نزدیک امام شافعی کی اسلی کہ جب جاری ہو تا ہی ہو کہ پانی بحر یعنی بحر جاری ہو کہ لیس و در پشیا ہی مو نہ میں اور بیکادوی و سکی پسند کی پراور نہ پشیا بلکہ نگلی جاتا رہتا ہی روزہ اونکی نزدیک و اگر نقاب سی آدمی روزہ جاتا نہیں اگرچہ مو نہ پیر کر آدمی و اسلی طرح سی نہیں جاتا اگر بھر حلق میں و تر جادوی بغیر سکی فعل کی اگرچہ مو نہ پیر ہی ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی و اگر قصد نگلی جادوی و رہو وہ مو نہ پیر ہی ہوئی سبب نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہیں لایا اور مو نہ پیر ہی ہوئی کہ نہیں ہوگی تو او سکی نگلی سی از و نہیں جانیگا خواہ یہی ہی و اگر قصد قی کری مو نہ پیر کر تو سبب نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی و مو نہ پیر کر ذکر سی تو نہیں جاتا نزدیک ابو یوسف کی و حسب جری ہی و رکبا امام محمد کی کہ جاتا رہتا ہی و یہ شرط ہر لایہ ہی پیر اگر و حلق میں و تر جادوی آپ سی نہیں جاتا اور اگر قصد نگلی جادوی و زمین و درایتین میں صحیح ہی کہ نہیں جاتا اور اگر دانتوں کوئی چیز رات کی کہانی میں سی ناک ہی و رہو وہی کہ کہنی سی و سکی نگلی جانیسی نکور روزہ نہیں جانیگا یا نگلی خون و سکی دانتوں میں و در اہل ہو او سکی حلق میں و در پشیا و سکی پش میں ہی و نہ نہیں جاتا و اگر پشیا پش میں پس اگر غلاب ہو خون ہو کہ پیر یا برابر ہو خون و تر ہو کہ فاسد ہو جانیگا اور اگر خون کم ہو ہو کہ سکہ ملا ہو ہی ساتھ و سکی نہیں ٹوٹ نیگا روزہ گرجیکہ پادوی فزہ او سکا در اختیار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہری مو نہ میں لکچا و سے یہاں تک کہ وہ پیل جادوی مو نہ میں و در مزا و سکا حلق میں پنا و تہی ہی و نہ نہیں جاتا اور اگر مو نہ میں پہلی نہیں و در مزا و سکا حلق میں معلوم ہو یا بیچ جانیست و نہ پشیر نگلی جادوی اگرچہ مزا حلق میں پنا و تہی ہی و نہ نہیں جاتا و اگر کوئی چیز در زمین سی ہی کہ او سی کفارہ آتای کفارہ او یکا و الا انقضاء فصل پیر جانیان اوں چیزوں کی کہ فاسد ہوتا ہی او سی و در مزا و تہی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ او سی جب لے م آتا ہی کہ روزہ کہنی الا سکت یعنی غافل بالغ ہو روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی میں یعنی قضا میں نہیں در رات سی نیت کی ہوئی ہو یا اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوئی و سکی تو نرس کفارہ نہیں لایا اور بعد روزہ تو نرس کی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش آوے نرس یا سقا و بعض نفاس کی اگر روزہ تو نرس کی بعد ان چیز زمین سی کوئی چیز پیش آجادی کفارہ نہیں لایا چنانچہ بیان سکا اگے و یکا و در پشیا تو نرس کی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہونا مسدود کر کہ اگر بفر میں تو نرس کفارہ نہیں لایا اور اگر بعد تو نرس کی سطر لایا تو کفارہ نہیں ساقط ہوگا و رنجوشی کوئی حالت جبر میں کفارہ نہیں لازم آجیگا و قصد اگرچہ ایچ کی کر کر گیا تو کفارہ نہیں لایا اور وہ مضطر ہو

تقصیر کیا یا دیکوروزی نیت کی سچ کیا یا ایسا یا جماع کیا قصد یا راستی تیت کی ایک فی روز کی سچ کو سچ کیا یا سچیت کی اخلاص کی اور کیا یا اگرچہ نہیں سچ تھا اور کو
 افطار یا رات کی ایک فی نیت و زکی کی و سچ کو تقسیم تھا پھر سرفرا ہو اور کیا یا حالت سحر میں جماع کیا قصد اگرچہ حلال نہیں تھا و سوا فطرا قضا لازم ہوگی کفار اور
 سحر میں کہا نیکی قیاسی لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاوگا کسی چیز ہوئی کی لیس کی لیں اور قصد کیا و یا چاہی کا نہیں پہلی جدا ہوگی یا بدی تمام اپنی کی سچی قضا اور کفار
 و دوزخ لازم ہوگی یا اور اگر کہا فی مئی غیر غایبی بندر تمام دن بغیر نیت و زکی و افطار کی سچ کیا فی جماع کیا اس حال میں شک کہ تاہم سچ طلوع ہوئی فجر کی اور
 فجر و س وقت ہو چکی تھی افطار کیا ساتھ نیت غایب ہوئی غایب کی اور افطار سو وقت یا تبا قضا آوگی کفار اور اگر شک کہ تاہم سچ طلوع ہوئی پس سچ لازم
 ہوئی کفار کی و روز تین میں مختار فقہاء جو جعفر کی یہی کفارہ لازم ہوگا اور اگر شک غایب ہو گیا اور افطار کر لیا لیگا تو اس کفارہ لازم ہوگا اور
 اگر منزل ہو اسبب فعل بدرکنی جانور نیت سی یا مئی لگائی کیسے انہیں یا ف میں یا انتہ میں یا منزل ہو اسبب سبب میں کی یا چوئی کیسے یا تو روزه یا غیر او یا مضام
 یا عورت سی جماع کیا کیسے سوئی میں اور وہ روز سی تھی روزہ جا تاہی گا و سکا و قضا آوگی نہ کفارہ اور سید طرح ایک عورت فی راسی نیت و زکی
 کی تھی اور پھر نہ کو دیوانی ہو گئی اور اس سی جلے کیسے کیا اور سحر رت پری قضا آوگی اور اگر چکانی دوا یا پانی ایک عورت فی راسی شرکاء میں داخل
 کی کیسے و نگلی ہوئی یا نیکی یا نیل کی اپنی و بریں یا استخا کیا اور پانی پہنچا و بریں حق کی جگہ ہمک اگرچہ یہ نہ تھامی کہ یا نیچا پانی فرج دخل تک سبب
 سبب کی استخا کرن میں قضا لازم آوے گی اور اگر مکمل آوے سی بوا سیر و الکی اور وہ ہوئی و نکو اگر شک کر یا او مکمل ہوئی و نہی کی اور سی پھر او پر چڑھیں
 و نہی کا روزہ اسلی کہ پانی پہنچا تھا یا سیردن پھر زایل ہو گیا پہلی پہنچنی کی طرف باطن کی سبب خود کرنی مقعد کی اور اگر شک ہوئی تو روزہ فاسد ہو جاوگا
 و اگر دخل کی گئی عورت و دخل ترک ہوئی پانی کی یا نیل کی اپنی فرج دخل میں داخل کر یا کوئی روئی یا کپڑا لکڑی یا تھری و بریں یا عورت دخل کر لی یا چڑھ
 اپنی فرج دخل میں اور غایب ہو جائیں گی یہ چیزیں اندر تو روزہ جا تاہی گا و قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سر یا انتہ میں یا عورت کی فرج
 خارج میں نہیں فاسد ہو گیا۔ اور اگر شک اور اور ایک سر یا انتہ میں ہو پھر نکال لی نہیں نیت نکار روزہ اگر سبب دخل جاوگا تو کفارہ لازم ہوگی اور
 اگر داخل کر یا جو ان اپنی فعل سی قصد او باغ میں یا نیت میں قضا لازم آوگی۔ اور یہ حکم سچ و ہونیں غیر غایب و عورت کی ہی و رانی و نیت میں یا عورت میں
 لازم نہ کفارہ کا ہی و اسطی فائدہ مند اور دوا ہوئی و سکی کی و سید طرح حق کی و نہوان داخل کر مئی عید نہیں لازم نہ کفارہ کیا۔ اور اگر قی قصد کی اگرچہ
 موندہ بہر کردانی قضا لازم آوگی بموجب ظہر و روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک موندہ بہر کرنا شرط سی اور یہی صحیح سی اور اگر شک جوی فی آپ کی سچ
 کو اور ہو وہ موندہ بہر سی ہوئی یا کجا جادعی انوکھی ہوئی چیز کو اور ہو وہ نقدی کی یا زیادہ یا نیت کر سی و زکی و نکو بعد کہا چکانی کی ہوئی کہ پری نیت کر نکو
 یا سبب ہو جادعی اگرچہ ہمیں بہر سبب ہوئی سی قضا لازم آوگی مگر یہ کہ قضا کرنی و سونگی کہ جس میں نہوشی شروع ہوئی ہی یا جسکی رات
 میں شروع ہوئی ہی سی لی کہ سلمان کا فعل صلاح چرل کرنا چاہی کہ او سنی راسی نیت کر لی ہوگی پس روزہ تو ہو گیا او سکی بعد جتنی دن ہوئی
 رہیگا او سکی قضا کر یا گانہ سی کہ اساک بغیر نیت کی ہوا اور اگر قین ہوگا کہ نہیں نیت کی تو اسدن کی ہی قضا آوگی۔ اور اگر ہمیں یہی کہ کم یا زیادہ
 قضا آوگی و اگر سارے مہینہ یا زیادہ نہیں قضا آوگی۔ اور اگر مہینہ پھر اسطرح دیوانہ یا کرات کو آرام ہو گیا یا نکو آرام ہو گیا بعد فوت
 ہوئے وقت نیت کے تو ہی قضا نہیں آنی کہ یہی ہی ہی مہینے کے حکم میں ہے۔ اور اگر رمضان میں نیت روز کی
 نہ کی اور کہا ناگہ یا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہیں اور صاحبین کی نزدیک ناخج ہی کدانی ملا بد نہ۔ اور اگر سچکار روزہ فوت جاو
 اگرچہ سبب عذر کی ہوئی اور پھر عذر جا تاہی تو واجب ہی بندر نہ کجا پانی نہیں وغیرہ سی بقدر روز میں۔ اور واجب ہی بندر نہ کجا نقصان
 نقصان پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہوئی فجر کی اور واجب ہی بندر نہ کجا سارے پر کہ مقیم ہو اور جا پر جبکہ چاہا ہو جادعی و دیوانہ پر جبکہ ہو جاو

اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہو اور کافر جبکہ اسلام لاو وی دران سب پر قضا ہی ہوا سی و خوشقول و خیر کی۔ اور حائض و نفسار اور بیمار اور مسافر کو کہ
بندر سہا نہ چاہی لیکن غلظت و کھادین بلکہ پوشیدہ کھادین **فصل** بیچ بیان دن جزو کی کہ مکروہ ہیں و زہد اور کھاد جو کہ نہیں مکروہ ہیں اور
جو کہ مستحب ہیں مکروہ ہی و زیادہ کی ہی چیکنا کسی چیز کا یعنی چکے کرتو کہ دینا اور ذخیرہ میں ہی کہ مکروہ ہی چیکنا کسی چیز کا جبکہ ضرورت ہو واجب ضرورت
ہو جسکی ہی چیز خریدتا ہو اور در ہوا سکا گز چکنا تو فہن یا باون گایا موافق سیری مرضی کی ہوگی تو نہیں مکروہ۔ اور قضاوی نسخی میں ہی کہ اگر ایک
عورت کا خاوند بخل ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کئی یا دنی تنگ پر تو درست ہی و سکا ہو چیکنا کھانی کا تااوسکی ظلم سی بھی و اگر تنگ خلق ہو خاوند تو
نہیں رست اور ایسا ہی حال و نڈی کا ہی و ممکن ہی کہ ہی حکم کرے اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانی کی ہی ہوں۔ اور مکروہ ہی چاہا کسی چیز کا بلا غلظت
ایک عورت چاہتی ہی کہ روئی و غیرہ چاہے کچی کی ہو نہیں ہی اگر کوئی ہیشار لڑکی یا حائضہ و سکی باس ہو تو اوس سی چوا کر دیں چاہا کر دینا و سکو مکروہ ہو چکا
اور اگر کوئی بن روزی زار نہ ہا نہ لگی تو آپ ہی کی اس صورت میں مکروہ نہیں و مکروہ ہی چاہا سطلے کار و زیادہ کی ہی بارہین میں ہر دو عورت اس کی اوسکی
چپانی سی بہت فطاری لگتی ہی در سوائی روزی کی حالت کی ہر دو کی ہی چاہا و سکا مکروہ ہی مگر خلوت میں سبب عذر کی جائز ہی و بعضوں کا کہا سباح ہی بخلا
عورتوں کی کہ وکی ہی مستحب ہی چاہا و سکا اسلی کہ یہا وکی لیلی م مقام ہی سوا کی و مکروہ ہی ہر دینا اور سباحہ کر نی یعنی عورتوں کو لگی لگانا اور ساس
و غیرہ کرنا اگر ضرورت ہو انزال کا یا جامع کا و الا نہیں مکروہ۔ اور مکروہ ہی جمع کرنا نہ ہو کہ اسونہ میں قصد اور پھر چل جانا و سکا۔ اور مکروہ ہر دوہ و دار کی ہی کرنا
اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس سی مانند قصد اور بھنوں کی و جو قصد و بھن ہی ہی ہوں کہ ضعف ہو اوسی تو نہیں مکروہ۔ اور نہیں مکروہ ہی سر سر لگانا
اور تیل لگانا جو چو نکو اور مسواک کر نی اگر بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگونی ہو تو ہویا میں۔ اور نہیں مکروہ ہی کر نی اور ناک میں پانی
وینا بغیر وضو کی۔ اور نہیں مکروہ ہی غسل کرنا اور پیشتر کر کے کابدن پر قصد نہ ہو کہ کی ہو جب نہایت مفتی بر اس لی کہ یہ ہم شہرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی
ثابت ہوا ہی چنانچہ حدیث الی وکی و مستحب میں و زیادہ کی ہی میں چیزیں سحر کھانی اور در کر نی سحر میں و جلدی کر نی افشا میں بیچ خیر و زار لگی
کی و روافضیا بطور ہی **فصل** بیچ بیان دن عوارض کی کہ مباح ہی سبب وکی فطاری و دوش میں مرض اور سفر اور کلا یعنی بردہتی کر نی و وحش
اور و دہ پلانا اور ہوک اور پیاس و بہت بڑا یا و تحیف و نفاس میں جائز ہی فطاری و سکا ہر کی لی کہ اگر و زہد کہی تو و زہد زیاتی مرض کا یا در کچی
ہو چکا اس لی کہ زیادہ کی مرض کی و طول و سکا کہی و تا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اوس سی احتراز۔ اور مرض ایک چیز سی کہ باعث ہوتی ہی
غیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہی و لیا میں پھر ظاہر ہوتا ہی اثر و سکا اور پیس برابر ہی لگدو مرض نہ کہ کہنی کا یا زخم یا و دوسرے ضعف
کوئی مرض موجب خوف ہو اوسکی یا دنی یا در کچی ہو چکا تو جائز ہی و سبب افشار۔ اور لکھا ہی علمانی کہ غازی جبکہ جانتا ہو قصد اکسین از و چکا
کفار سی مضنا کی ہنسی میں و خوف ہو ضعف کا نہ افشار کر نی میں ہی پہلی قرانی کی فطاری مرضی مسافر ہو یا مقیم۔ اور اس قیاس پر کہ ہا ہی علما
اوس شخص کی حق میں کہ اوسکا دن باری کا ہی پہل فطاری اول روز میں پہلی آنی تپ کی لکھا اسکی کرج تپ وکی پس ضعیف کر دگی تو نہیں
مضنا فطاری کا اوسکی لئی پھر اگر تپ نہ اوس کی تو صحیح تر یہ ہی کہ نہیں لکھا کفار۔ اور اسطرح عورت فی حیض لکھا لکان کر کر فطاری کا اور پھر
حیض آیا تو صحیح تر یہ ہی کفار نہیں لکھا اوسپر۔ اور قضاوی عالمگیری میں لکھا ہی کہ و فون صور تو نہیں کفارہ آویگا۔ اور اسطرح بازار والی اگر
سین اور اڑیل کی سیوین تاریخ اور لکان کر نی کرج دن عید کا ہی اور پھر فطاری کر دالین پھر معلوم ہو کہ طبل کسی و سبب سی بجا تا تو نہیں کفارہ اوسپر
اور زبردستی سی مراد یہی کہ کوئی بجا کر مکروہ نہیں کچھ دیدی یا و زہد فطاری کر نی میں مار ڈالنی کا یا بہت ماریکا۔ اور جائز ہی فطاری حال کی
لی و در و دہ والی کی لی اگر وری نقصان عقل سی یا لک سی یا پیاری سی خواہ اپنی نفس پر و زہد چیز نکالیا بھی پر۔ اور و دہ والی خواہ دان

کراں روزین می منع بین شروع می اجب نمین ہو اور اگر ان پنج روز کی روزی نذرانی یا تمام سال کی روزی نذرانی توان نو نمین فطر کر سی اور قضای کی روزی نو نمین فطر کر جائی اگر کا ساتھ روزہ کہتی کی جبکہ طاق و سیم و سار و آ و سکی ترک چیکہ مودن سکا مانند نازکی **الفصل الاول**

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کم یدع قول الزور والعقار یم تلبیس اللہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ ونفسا یراہ الحاکم ذوات ہی بی ہریرہ کہ کافر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص چو روزی باطل بولن اور کام کرنا بار یعنی روزین بس نمین لیسو کہ چہ حاجت سمین کہ چو روزی اس شخص کھانا پانا اور پینا اپنا نقل کی بھجہ بخاری **ف** باطل بولن کلام باطل وہی جسک بولنی مرن گاہ لازم آوی یعنی باتین کفر کی کر تین و اگر گاہی جہونی دینی اور فطر کرنا وغیرت کرنی اور بیتان کرنا خواہ بیتان ناکا ہو یا اور کچلہ گالانی اور بڑا کت اور غت کی اور مانند اکی پیچیرن کو واجب الساکو پیچیر کرنا اسی اصل چیکہ جس روزی باطل بولن اور برنگی کم فی پیچو تو اللہ کی کو چھ حاجت نمین کی کہ روزہ ترک کر ی کھانا اور پینا اپنا بیال اس اجمال چھ ہی کہ غصہ روزی نو نمین خواہ نفسانی کا اور اعدا کرنا نفسانی کا ہی جسک اصل ہوا وس یعنی برقی فی فعل پیچو تو نمین و اگر ان اللہ کی روزی وسیکی ہوا و سکی طرف نظر عنایت کی نمین کہ تاپس نہ حاجت مراد ہی التفات کرنا اور پیچو نہ قبول کرنا و سکی روزی کرنا التفات کرنا اللہ کی و سکی طرف کلا و سکی ترک تو کیا اور پیچو کہ مباح ہی غیر روزین قسم کھانی بینی وغیرہ و سکی و در کب ہوا اسی چیز کا کہ حرام ہی و سپر وقت بولن و مثل پنج م کی لہا ہی کہ روزہ میں قسم نہی کیے نہ عوام کا ہی کرنا روزی کھانی اور جمل عی و ر ایک روزہ جو ہی ہی و یکم کرنا کہ حکم اعضا اور حواس لذتوں و در خوشون حرام و رکرو ہی بلکہ نہک ہی سی مباح میں ہی جو مباح کہ منافی شریک ہی و ر ایک روزہ اصل بخاک ہی و بھجہ ہی کرنا روزی ہر چیز سی کہ جو سوا حق کی ہی و ر التفات کرنا و سکی غیر کطرف م و **و عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویبایئ اللہ ثم یقول وکأما ملککم لا کرہہ** متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کھانی سول خصل ہی علیہ سلم بولیدی اور بیتان لگاتی یعنی اپنی بی بیو سی بھجہ حاملہ کرتی اور حال میں وہ روزی ہوا ہی اور ہی حضرت ہشتاد و ترم سی و مطی حاجت ابی کی نقل کی بھجہ بخاری و سلم فی **ف** حاجت سی مراد شہوہ ہی اپنی حضرت نہایت تہا سی ہشتاد و ترم ہی شہوہ پر کہ باوجود بوسلینی اور بدن لگانی کی کہ رہتی ہی صحبت کرنی و سکی کنا شکل ہی و ر اہل علم فی اسم اختلاف کیا ہی و چار نزدیک مکر وہی بوسلیدی اور ساس نادر بدن لگنا و عورت ہی اگر خوف ہو جمل کر نیکیا یا منزل ہو یا نیکا اور اگر خوف نہ ہو تو نمین مکر وہی **و عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدکرہ الفجر فی رصصان وهو جنب من غیر حیض فیکتسب الا یموم متفق علیہ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کھانی سول خصل ہی علیہ سلم بولیدی و سکی کو نہا یا چہ ہونی ہی بوسلیدی کی نہ مباح نام کی اور باوجود سکی روزہ کہتی اور بھجہ خالیتی بس معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں نہایت نزدیک کرنی اور صوم کو نہا یا نمین نمین و سبب کی جنابت خیار ہی ہونی ہی جب سمین روزہ درست ہوا و جمل نام کی سبب سجود نہا کی حاجت ہوگی و سبب بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر جمل نام ہو روزہ کی حالت میں ہی تو نمین خیار ہی بطریق اولی سلی کہ انبیا صلاوات اللہ علیہم جمل نام خیار ہی تھا سلی کہ وہ علامت ہی طہارت کی انکی خواب میں رود اس میں ہی و س **و عن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احجم وهو محرم و احجم وهو صائم متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عباس کہ کھانی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم فی سبکی بہری ہونی کچوالی حالت حرام میں بہری ہوا سبکی کچوالی روزہ کی حالت میں نقل کی بھجہ بخاری و سلم فی **ف** کھانی پنج روزی فی کہ مراد ابن عباس کہ بھجہ کی حضرت حالت حرام میں روزی ہی و بھجہ بہری ہونی سبکی لی بھجہ مراد جانی ابودا و سکی حدیث سی انہ صلی اللہ علیہ سلم جمل نام ہوا یا یا و کھانی مظهر کی کجائز ہی حرام و الیکو سبکی یعنی سبکی

مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ مَضَانٍ مِنْ غَيْرِ حَبْصَةٍ وَكَأَنَّ مَنْ لَمْ يَفْضَحْ عَنْهُ صَوْمَ الدَّاهِرِ لَهُ وَلَنْ صَامَهُ دَوَاهُ الْخَلْقِ وَاللَّعْنَةُ عَلَى
 أَبُو ذَرٍّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّيْثِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ أَبِي قَالِ التَّمِزْدِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُولُ أَبُو
 الْمُطَّوِّسُ الزَّوْجِيُّ لَا اعْرِفُ لَكَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ
 اور روایت ہی بی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصہ ایک دن ہی مضامین دن خست کی و بدون مرض کی بندہ بلا اوتار تا اوس ہی روز نہ کہنا تمام
 عمر اگرچہ روزی کہی تمام عمر نقل کی یہ حدیث ترمذی بودا و ابن ماجہ دارمی فی اور بخاری فی بیح ترجمہ باب ال اور کہا ترمذی فی کہ سانی محمد کو نبی بخاری کو
 کہتا تھا ابوالمطوس راوی نہیں جانتا میں واسطی و سکی سوائی حدیث کی ف بدون خست کی یعنی بدون خست شرعی کی کہ حالت سفر وغیرہ ہی
 چنانچہ بیان اس کا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صائرا تا کہ یہ ہی پہلی جملہ کی در یہ حدیث بطریق مبالغہ کی و تشدد کی فرمائی اور مردی کوئی نواہ روزہ
 فرض کا اس جہ سے کہ روزہ نفل ہی نہیں تھا اگرچہ تمام عمر کہی والا اگر ایک روز نہ کہنا ہو بدل و سکی ایک روزہ کہی فرض دا ہو جائیگا اور اگر کہی نہ کرے روزہ
 ہو وہ نہیں کی روزی نہ کنایت کر نیکی کر کہا ابن حجر نے افطار حدیث سے معلوم ہوتا ہے اگر روزہ رضا ٹکار نہ کی و یہ اس کی بدل تمام عمر روزی کہی نہیں
 کنایت کرتی چنانچہ حضرت علی و ابن مسعود و عکاشی مہدی و اکثر علماء کا مذہب ہی کہ کفایت کر تا ہی یک دن بل ایک دن یعنی فرض دا ہو جائی
 اگرچہ نہ کہنا ہو نہایت بڑی نوشین و گرمی میں اور رکعت لی و سکی چوٹی دن میں و سردی میں و ظاہر یہ ہی کہ نماز بھی و زی کی حکم میں ہی سکی نہیں
 فرق ہی و نو میں بلکہ نماز افضل ہی و زیسی سب علماء کی نزدیک و مدعا علم صحیح و صحیحہ فَاَلَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّاهِرُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّهَرُ لَوْ أَنَّ الدَّاهِرِيَّ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزیدار میں کہ نہیں و کو حاصل و زی و کو گریسا سارنا اور ہی
 کر نیوالی میں کہ نہیں و کو قیام و نکیس گریخو ابی نقل کی یہ دارمی فی ف یعنی جو شخص روزہ رکھی و داخل صییت خدا کی واسطی ہوا و زی کی چوٹی
 بولنی و چوٹی گواہی و رہتاں لگانی اور غیبت کرنی اور مانند ان کی کی و ممنوعات سے ہی ہی و سکو ہو کی و ریاس و نہیں ہوتا و اب و سکو
 روزیگا اگرچہ فرض سے ہی قط ہوتا ہی و واسطی طرح سے حورات کو قیام کر ہی فیخضو کی و واسطی فائدہ دنیا کی تو اسکو کچھ ہی ثواب نہیں ہوتا جیسی
 نماز میں اگرچہ ہی ہوئی میں پر تو سب میں کچھ ثواب نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض قط ہوتا ہی و واسطی طرح جو نماز پر ہی دن جماعت کی بی عذر و ستر
 او سکی فرض حافظ ہوا اقتضانا و کی لیکن اسکو ثواب نہیں حاصل ہوتا اور واسطی طرح اور عبادت میں مانند حج و زکوۃ وغیرہ کی اگر خلوص سے نہوں کچھ نہیں
 فائدہ اونی سوائی قضیہ مال و رنج بدن کی۔ مولا۔ من الطیبی غیرہ و ذکر حدیث یقظ بن صبرة فی باب
 سَبْنِ الْأَوْصِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث یقظ بن صبرہ کی بیح باب ستون وضو الفصل الثالث فصل فی
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَغْفِرُنَّ الصَّائِمَ الْحِمَامَةُ وَالنَّحْيُ وَالْأَحْتَدَامُ رَوَاهُ التَّمِزْدِيُّ
 وقال هذا حديث غير محفوظ وعبد الرحمن بن زيد الزواوي يصح في الحديث رواية أبي سعيد خدری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں افطار کرتیں وزہ روزیدار کا سنگی و رقی یعنی جو تیپ سی و سوائی و احتلام نقل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث
 نہیں محفوظ و عبد الرحمن بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث میں ف روایت کیا ہی حدیث کو دا قطنی و سقی و را بودا و
 ہی و حدیث ابو داؤد کی بہت بہتہ صواب کی ہی بیح و عن ثابت البنانی قال سئل عن من مالککم ثم تلوھن الحجامة
 علی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا الا من اجل الضعف رواه البخاري
 اور روایت ہی ثابت بنانی کی

فشار او سکی نہیں اور روزی کم ہیں کہ سال بہر میں ایک بار انی میں اوکی قضایں آنا حج خدیں اس ہی قضا افک
مقر وہی پس یہ علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہ فی جواب مذکور دیگر راہ گفتگو کی بندگی اس کے کہ شاید وہ کہتے
کہ جھکو حج و مشقت نہیں ہجہ و ح۔ عائشہؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاتَ وَكَانَ وَكَانَ وَكَانَ
صَلَّى عَلَيْكُمْ عَنْهُ وَلَيْسَ مَتَّقٍ كَيْفَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ مری اور او سپر ہو روزہ روزہ رکھی یعنی فدیہ دی او سکی طرف سے وارث او سکا نقل کی یہہ ہجہ
اور مسلم فی فت اختلاف کیا ہی علما فی اوس شخص کی حق میں کہ مر جاوی اور او سکی ذمہ روزی واجب
ہوں پس جمہور علما کہ انہیں میں امام مالک و ابو حنیفہ اور شافعی سچ میں گئی ہیں طرف اسکی کہ نہ روزہ رکھے
اوسکے طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دیوی بدلی ہر روز کی وارث او سکا ایک فدیہ کو اور
بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ کہنی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ کہنی
کو میت کی طرف سے منع اس لیے کہ تی ہیں کہ ایک حدیث میں صریح منع آیا ہی چنانچہ خیر باب میں وہ حدیث موجود
ہے اور امام احمد فی ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکھی او سکی طرف سے وارث او سکا بہر ہجہ سی نزدیک اگر وصیت
کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث بڑکا نافذ یہ مذکور کا جبکہ نکل سکی تہائی مال میں سی پس اگر زیادہ ہوتا ہی سی تہہ ہجہ
واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر کمالیگا تو ہوگا احسان کر نیوا لامیت برادر حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے
اوسکے کے اور یہہ سب جبکہ کہ فوت ہو اوس سی بعد ممکن ہونی قضا او سکی اور جس سے فوت ہو کچھ رمضان ہجہ
سے پہلے ممکن ہونی قضا کی پس نہیں لازم تدارک دسکا اور نگنا ہی اوسیر اجراع ہی علما کا اسپر گر طاؤس اور
فنا دے واجب کیا ہی تدارک ساتھ روزی یا فدیہ کی اگرچہ مر جاوی پہلی ممکن ہونی قضا کی اور امام شافعی کے
تزدیک وصیت کر سی یا کر سی یا جاوی کل مال سی **الفصل الثالث فی فضل روزی**
نا رَفِعَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَكَانَ صِيَامًا شَهْرًا رَمَضَانَ
فَلْيُطْعَمَ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالطَّحْطِ حَيْثُ إِنَّهُ مَوْقُوفٌ
عَلَى ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا جو شخص کہ مری اور او سپر ہوں روزی مہینی رمضان کی پس چاہی کہ کہلا یا جاوی اوسکے طرف سے بلے
ہر روز کی ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی فی اور کہا صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی ابن عمر یعنی قول ابن عمر
کا ہے **ف** بدلی ہر روز کی مسکین یعنی دو دو سپر گہوں دی سراسم یا چار چار سپر جو یا قیمت انکے اور ہجہ
دیا جاوے بدلی ہر نماز کی اور یہہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہی کہ یہہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا
اول تاویل کی گئی ہی ساتھ اسکی خیا کہ کہا گیا اور یہہ موقوف ہجہ حکم مرفوع کی ہے اس لیے کہ مانند اسکے
نہیں کہا جاتا اسنے عقل سی ہجہ **الفصل الثالث فی فضل روزی** عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَيُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يَصَلِّي أَحَدٌ

الحکم عن ابي رواه في الموطأ اور روایت ہی ایک سی کہ بیجا او کو بہہ کہ ابن عمر ہی بوجہی جائے
 کہ کیا روزہ رکھے کوئی کے طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کے طرف سے پس کہے
 کہ روزہ روزہ رکھے کوئی کے طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کے طرف سے
 سے نفل کے بعد موطا میں یہ ہے سبب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز اور روزہ
 کے طرف سے کرنا کہ وہ برے الذمہ ہر جہاں دی درست نہیں لیکن حنفیہ کی نزدیک یہ جائز ہی کہ اوسے
 بخشنے ثواب عمل اپنی بکسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور نہ سبب امام احمد کا اور گھڑا **باب صیام**
التطوع اب جہان روزی نفل کی **الفصل الاول** فی صیام
 عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول
 لا یصوم ومما رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استكمل صیام شہر قطا الا رمضان
 ومما رايت فی شہر اکتھمہ صیام ما فی شعبان و فی روايت قال کان یصوم شعبان
 کما کان یصوم شعبان الا فلیلۃ متفق علیہ روایت ہی عائشہ
 سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکھتی بہانک کہ کہتی ہم کہ نہ افطار کریں گی اور افطار کرتی بہانک
 کہ کہتی ہم کہ نہ روزہ رکھیں گی اور نہیں دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پوری کیسی ہوں روزی تمام
 مہینہ کی کہی مگر رمضان نہیں اور نہیں دیکھا میں حضرت کو کسی مہینہ میں کہ بہت روزی رکھتی ہوں یا نسبت شہر
 کے یعنی شعبان میں اتنی روزی رکھتی کہ اور مہینہ میں ونسی نہ کہتی سوا رمضان کی اور ایک روایت میں
 کہ کہا عائشہ فی کہ تھی حضرت روزی رکھتی تمام شعبان میں ہی روزی رکھتی شعبان میں مگر کہنے کم نہ کہتی نفل
 کے یہ بخاری اور مسلم فی ہا سے ابتدا ہی حدیث کی یہ ہیں کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل میں یہ تھے
 کہ ہمیشہ رکھیں کہی کتنے دنوں متحمل روزی رکھتی حتی کہ لوگ گمان کرتی اور کہتی کہ افطار نہیں کریں گی اور یہ کہ
 اتنا افطار کرتی کہ گمان کرتی کہ روزی رکھتی ہیں کی نہیں اور جگہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے سی بیان جملہ اول
 کا ہے کہ تمام سی مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان میں رکھتی تھی اور بعضوں فی کہا ہی کہ مراد یہ ہے کہ انحضرت روزہ
 تمام شعبان میں ایک سال اور اکثر شعبان دوسری سال ع و عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت
 لعائشہ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہر اکلہ قالت فاعلمتہ صیام شہر اکلہ الا رمضان
 ولا یفطر کلہ حتی یصوم منہ حتی یسئلہ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سی کہ کہا کہانی
 واسطی حضرت عائشہ کی کہ کیا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزی رکھتی تھی تمام مہینہ کہا نہیں جانتی ہیں او کو کہ روزی
 رکھی ہوں کی مہینہ میں تمام مہینہ سوا رمضان اور نہیں افطار کی تمام مہینہ بہانک کہ روزی کہی کچھ اور میں بہانک وفات ہوئی
 کے یہ مسلم نے عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سألہ اوسال جلا و عن یسیر
 یا با فلان افاصمت عن شہر شعبان قال قال فاذا افطرت فممن یومئذ متفق علیہ اور روایت عمران بن حصین کہ نفل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِصِيَامٍ فَارْسَلَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ لَيْنٌ وَهُوَ رَاقٍ عَلَى بَعِيرٍ بَعْضُ قَشْرِ بَصْتَقِ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے کہ فضیل بن عازبؓ کہیں یہ کہ کتنی شخص جگر کی دکان میں ان عروذ کی حج روزہ گزشتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں بعضوں کے
 حضرت روزیسی ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں دوزیسی پس سبھا میں طرف حشر کی پالہ دو کا اور وہ کہیں یہی اپنی ماؤت پر حج میدان
 عروذ کی پس بی لیا اوسن و وہ کو قتل کی یہہ بخاری سلم فی فام افضل بیوی حضرت عباس کی تھیں اور حجی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
 احیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عروذ کی حج کرنا وال کو سنت نہیں اور غیر حج کرنا وال کو سنت ہے و عن عائشة قالت ما رایت
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ فَقَطَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا
 نہیں یہ کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزیسی حج دوس کی نقل کی یہہ سلم فی فام افضل بیوی حضرت عباس کی تھیں اور حجی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
 روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان سن نوہن یعنی سوائی سوین کی یزین تک اب ہی برابر روزہ گزشتہ برس کی اور قیام کرنا شرب میں
 اسی ہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی حدیث یہہ ہی کہ حضرت عائشہ فی اپنی علم کی نقل کی کہ میں نہیں کیا نہ کہنا
 حضرت عائشہ کا دین نہیں یہ کہ حضرت فی رکھا ہوا اور یہ احتمال ہے کہ حضرت فی ثواب وزہ کہیں ان کو نکا فرمایا اور کیا کو افات وزہ کہیں کہ نہیں
 ہوا۔ سوانا من الرقاة حسن ابی قتادہ ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كيف تصوم فحضره رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم من قوله فلما راى من غضبه قال حديثا بالله دينا وحمل بدينا نغو بالله من غضب الله وغضب رسول
 فجعل يبرده هذا الكلام حتى سكن غضبه فقال أما يا رسول الله كيف من يصوم الذي من حله قال لا صائم ولا افطر او قال لا صائم
 ولم يفطر قال كيف من يصوم يومين يفطر يوما قال ويصيق ذلك احد قال كيف من يصوم يوما ويفطر يوما قال ذلك
 صوم داود قال كيف من يصوم يوما ويفطر يومين قال وجدت في حروف ذلك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تخرج من كل شهر رمضان
 الا فصا فصا صيام الله عليه صيام يوم عرفة احسب على الله ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم
 عاشوراء احسب على الله ان يكفر السنة التي قبله رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بی قتادہ دوس یہہ کہ ایک شخص احقر کی اس
 پس کہا کس طرح روزہ رکھتی ہو تم پس غصہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہیں اس کی پس جبکہ وہ کہا حضرت عمرؓ نے غصہ حضرت کا کہا غصہ ہی
 ہم ساتھ السک ب ہونی پر اور ساتھ سلام کی میں ہونی پر اور ساتھ محمد کی نبی ہونی پر اور ساتھ ہاگمتی میں ہم ساتھ السک غضب کہیں اس غضب
 رسول اسکی ہی بہر شروع کیا حضرت عمرؓ کی بار بار کہتی تھی یہہ کلام یہاں تک کہ نہیں گیا غصہ حضرت کا یہہ حضرت عمرؓ کی یا رسول اللہ کیا حال ہے
 اوس شخص کا کہ روزی کہی ہمیشہ فرمایا روزہ رکھا اوسنی اور افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور افطار کیا یعنی او کو شک ہوا کہ وہ لفظ کیا یہ
 کہا حضرت عمرؓ کی کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھنی و دن اور افطار کر کی ایک دن فرمایا کوئی طاقت کہتا ہے اسکی کہہ عمرؓ کی کیا حال ہے
 اوسکا کہ روزہ رکھنی نکیرن اور افطار کر کی نکیرن فرمایا یہہ ہی روزہ حضرت داود کا کہا کیا حال ہے اوس کا کہ روزہ رکھنی نکیرن اور افطار کر سے
 دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہو نہیں یہہ کطاقت دیا جاوے میں اسکی یہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تین وزی ہر مہینہ میں اور
 رمضان تا رمضان پس یہہ میں دوزی ہمیشہ کی یعنی تو اب انکا ایسا ہوتا ہے جیسی چشمہ وزی کہیں کار و زدن عروذ کا یعنی غیر حج کرنا وال کو
 امید رکھتا ہوں خدا سی یہہ کہ جہاں دوس گناہ اوس سال کی کہہ سالی س سی ہی در گناہ اوس سال کی کہہ سالی س سی ہی معنی سچا دی گناہ کرنی کی ہون
 یا اگر واقع ہوں گناہ اوس میں بخشی جاوے اور روزہ رکھنا دن عاشور کا امید رکھتا ہوں اللہ سی یہہ کہ جہاں دوس گناہ برس و زکی کہہ سالی س

ہی نقل کی یہ مسلم فی غرضی یعنی ناشائی غرضی کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہم تھا کہ اوکو چاہی تھا کہ سوال کیا تھا حال
اپنی ہی کہ میں کیونکر روزہ رکھوں تا جوابی تھی حضرت جو کچھ کہ موافق حال و سلی کی ہوتا دیکھ کر حال حضرت کی سچی ال کر لی سلی کی حضرت کی افعال
میں ریح قلت و کثرت کی سراز و مصالح تھی کہ ہر سلی افعال میں یہ نہیں ہو سکتی و حضرت بہت وزنی رکھتی تھی سلی کی مشغول تھی چہ صیام
سلی میں بار و حقوق بنیویان و دہانوں کی میں اور روزی کہی ہمیشہ یعنی یہ چاہی یا براہہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا تھا اوکو حضرت عمر فی سہم
تفصیل کی ادب عاجزی سی پوچھا اور جبہ لاصام و لا افطر یا دعا بدہی و سہرتبہ کی یہی خبر سی کہ روزہ رکھا سلی کی شارع کی حکم سی نہیں بلکہ روز
افطار کیا سلی کی نہ کہا یا کچھ کہا شافعی اور مالک فی کہ یہاں و سلی حق میں ہی کہ جو بمنوع روزی کہی یعنی تمام سال کہی حتی کہ عیدین و ایام
تشریق میں ہی پھر روزی دو کوہ روزی نہ کہا و سکو کچھ ضائقہ نہیں باقی روزی کہی کا سلی کی ابو طلحہ انصاری و حنفی بن عمر و سلی حنفی و سلی
رکعتی تھی سوامی ان دنوں منع کہی گئی کہ او نہیں انکار کیا او نیز رسول خدا صلی علیہ وسلم فی یامت نہی کہ یہی کہ اس طرح کی و زنی ضعیف کہ
میں ہی عاجز ہوتا ہی می جہاد سی و راد سی حقوق سی پس جو کہ ضعیف ہو یا اس سی نہیں ہضائقہ اوکو اور کہا ابن ہام فی کہ مکروہ روزی
ہمیشہ کی یعنی مکروہ تنزیہی سلی کی ضعیف کر دی ہیں اور قتادہ علی لکیر سی در مختار میں ہی لکھا کہ صوم مکروہ ہی و کوئی طاعت کہتا ہے
اسکی یعنی اگر کوئی طاعت اسکی کہی تو نہیں ہضائقہ اوکو پس یہ افضل ہی و زیہ روزہ او و کا ہی یعنی یہ نہایت معتدل ہی و رعایت ہی
اسمیں عبادہ و عادت کی کہ اس ہی بعض علماء فی کہ کوشش کر علم میں اس طرح کہ منع کر سی تجاویز سی اور کوشش کر عمل میں اس طرح کہ منع کر سی
علم سی خدا لا مور و سہما و شرما تقریطا و افراطا سلی دار و دوام ہی فضل الصیام صیام او و علی نبینا و علیہم السلام و طاعت یا جاؤن
یعنی دست رکھتا ہو نہیں کہ طاعت یا جاؤن ایک دن روزہ رکھنی کی اور دو دن افطار کر لیں و رمانہ اوین مجاہد اس سی حقوق او و مصالح
کی اس عبادت میں اشارہ ہی سپر کہ میں اسکی طاعت نہیں کہتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ قوت یومی مجاہد اسکی حاصل بہر کہ پسند کیا انحضرت فی قس قمر کو
لیکن بسبب عدم طاعت کی عمل میں نہیں لائی اور تین وزی ہر مہینہ میں یعنی یام فیض تیر جو بن چود ہو بن و پسند ہو بن و بعضوں فی کہا کو
سی تین وزی کہی ہین میں ہی ثواب یا و گا او یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہ کی کہ اکی آتی ہی مع **وعندہ** قال
سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال خیر و لکن فی اثنین علی رواہ مسلم اور روایت ہی بی قتادہ کہ
کہا سوال کی گئی رسول خدا صلی علیہ وسلم روزی پر کیسی فرمایا اس نہیں پیدا کیا ہو نہیں و اس نہیں شروع ہوئی کتاب و ترقی مجر
نقل کی یہ مسلم فی غرضی احتمال ہی کہ پوچھا سبب حضرت کی وزی کہی کا سپر کو یا سبب اس وزی و زکی و زکی استحب فی کا پوچھا ہر تقدیر
سبب و سکا یہ ہی کہ بڑی نعمت و امین ہی کہ حضرت پیدا ہوئی و در دین او ترا و سکی شکر ان میں یہ رکھتی ہیں **وعن** معاذہ اللہ
اھا سالت عائشہ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شیء ثلثۃ ایاہ و قالت نعم فقلت لھا من ای ہا
الشیء کان یصوم قالت لہ یکن یبائی من ای ایاہ الشیء یصوم رواہ مسلم اور روایت ہی معاذہ عدویس یہ کہ او سنی چاہتے
عائشہ سی کہ کیا تھی رسول خدا صلی علیہ وسلم روزہ رکھتی ہر مہینہ میں تین دن کہا کہ ان ہر کہا میں اسطی حضرت عائشہ کی کہ کوشی و کوشی
ہمینی کی روزی کہی کہانہ پر و اگر کسی نہیں مہینی کی و زہ رکھنی کی یعنی جسد چاہتی کہتے کچھ عین تھا نقل کی یہ مسلم فی غرضی اس
سی معلوم ہو کہ کافی میں تین وزی ہر مہینہ میں جب چاہی کہی کچھ قید تیر و چود ہو بن پندر ہو بن کی نہیں لیکن اکثر حدیثیں و آثار
او نہیں ہی افع ہوئی ہیں پھر فضل ہیں اور او یہی کتنی طرہیں آئی ہیں ان و زوئی کی منقول ہوئی **وعن** ابی ایوب کہ انھما

[illegible]

سواض کل البدر علیہ سلمہ انظر لکرتی ایام بغض میں نہ گھر میں نہ سفر میں نقل کی یہ سنائی فی ف مراد ایام بغض میں نہ چاندنی راتوں کو
 زمین یعنی تیروین اور چودوین اور پندرہویں پس بغض صفت دیالی کی اجنی اتو کئی بیان را تو کج بغض اسو اسطی کئی میں کہ چاندنی اول سی
 آخر تک رہتی ہی اور یا بغض صفت ایام کی ہی کج بغض اسیلی کہتی ہیں کہ روزی کئی میں گناہوں کو اور روشن کرتی میں کج بغض
 اسو اسطی بغض کہتی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سی وتری تو او کا تمام بدن سیاہ ہو گیا تا جب تو قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین دن
 ان تین دنوں میں کج بغض تیروین کو روزہ رکھا تو تہائی بدن و نکا سفید اور روشن ہو گیا جب چودھویں کو روزہ رکھا تو دوسرا بدن و نکا
 سفید اور روشن ہو گیا اور جب پندرہویں کو رکھا تو تمام بدن سفید اور روشن ہو گیا اور چنانچہ سی کہ تین روزی جو ہمیں میں کہی سنوں میں
 بارگہ طرح پرانی ہیں ایک تو غیر معین کہ ساری مہینی میں جب چاہی جب کہہ لیا و در دوسری مہینہ کئی و زری دل مہینی کی یعنی پہلی سے
 تیسری تک و تیسری مہینی در اتوار اور پیر اور پنجشنبہ منگل بدہ جمعرات اور پانچشنبہ تیروین چودھویں پندرہویں اور چھٹی مہینہ کہ اول و نکا
 دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ شنبہ چار شنبہ اور ساتویں مہینہ کہ اول و نکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ و منقہ اور آٹھویں نو چہداس پیر اور دھیمہ تین
 اور نویں نو چہدی جمعرات و در دسویں پیر اور جمعرات اور پیر دسویں مہینہ کی در گیارہویں ہر عشری میں ایک روزہ اور
 بارہویں تین روزی خیر مہینی میں اور سب روزی سنوں برس میں کیا و تین تیس تو یہی میں حجاب فی مہینی تین روزی کی اور
 روزی پنج مہینی پہلی سی نوین تک و ایک روزہ عاشور یکا اور ایک ول عاشور کی بعد اسکی و ایک پندرہویں شعبان میں و چھ
 روزی شوال کی کہ کج بغض عید کہتی ہیں ع و مولنا ناقلا من کتب الحدیث و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء من کواۃ و ذکوة الجسد الصوم سواۃ ان صاۃ اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہ کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اسطی ہر چیز کی زکوۃ ہی و زکوۃ بدن کی و زکوۃ رکنا نقل کی یہ سن حاجی فی ف اسطی ہر چیز کی کوۃ ہی
 یعنی ہر ہنہا سی کہ دیا جائی بعضا و سکا یا طہارت ہی کہ طہارت کی حاجی ہی ساتھ اسکی و زکوۃ بدن کی روزہ ہی کہ کج ہنہا سی بعضی دن
 اور ناقص ہوا ہی و س سی اور پاک ہوا ہی گناہوں سے سبب و سکی پس کوۃ عبادت مالہ ہی و روزہ طاعت بدینہ ع و عنہ
 ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین و الخمیس فقیل یا رسول اللہ انک تصوم الاثنین
 و الخمیس فقال ان یوم الاثنین و الخمیس یغفر اللہ فیہما لکل مسلم الا ذاکا ہاجرین یقول دعوہما حتی یصلیا
 سواۃ احمد و ابن ماجہ اور روایت ہی بی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی و زکوۃ تین پیر اور جمعرات کی میں کہا گیا یا رسول اللہ
 تحقیق تم روزہ رکھتی ہو یعنی کثر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہی مد تعالیٰ فی و نہیں اسطی ہر
 مسلمان کی گرد و خض جو ترک ملاقات کرتی ہیں فرمایا ہی مد تعالیٰ چہ روزہ ہی و نکو یا تا تک کہ صلح کریں نقل کی یہ سن حاجی فی ف
 بخشش کرتا ہی بخ یعنی روزہ رکھتا ہوں انہیں سبب بزرگ ان دنوں کی و در اسطی واکرتی شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی اور
 فرمایا ہی سنی عشرتی کو جو کہ معین ہی سنائی برائیوں پر وقت ظاہر ہوئی تا مغفرت کی و صلح کریں یعنی سپہن پس جب مغفرت کجا جو
 کی و کس ح ع و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما ابتغاء وجه اللہ بکد
 اللہ من جہنم کبعۃ غراب طائر دھو فرہ حتی مات ہر مارا و احمد و ابی یوسف فی شعب الاثنین عن سلمۃ بنہ و روایت
 ہی بی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ روزہ کہی ایک دن اسطی طلب کر فی رضا سند علی مد تعالیٰ کی و رکنا ہر

والی کی بی بی ضیافت عذر ہی انہیں صحیح یہی کہ ضیافت جہاں درمہانی کرنا میکی ہی اگر صاحب و سکا نسی حاضر موسیٰ بغیر شرکت ہو سکی
 کہانی بی بی میں راضی ہو بلکہ بول ہو حاصل یہ کہ اگر اسکی نہ کہانیسی بول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ تو روزہ ابی ہر قضا کر لی و اگر کافر
 کہ بول نہیں ہو نیکاً و فقط حاضر ہی ہو وی و روزہ نہ تو روزہ و اس حدیث میں دلیل ہی یہ کہ مستحب ہی ہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا
 کر ہی مہانی کرنا وال کی بی بی - ع و در محنت **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی**
احکمکم الى طعام وھو صائم فلیقل لھ فی صلاۃ و فی رواۃ قال اذا دعی احکمکم فلیجب فان کان صائماً فلیصل یا
ان کان معطراً فلیطعم رواہ مسلم اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 جبوقت کہ بلایا جاویں ایک تنہا اطرف طعام کی و روزہ ہو روزیسی چاہی ہی کہ ہی میں ہون روزیسی و ایک دایت میں ہی کہ چاہی
 کہ بلایا جاویں ایک تنہا اپس چاہی ہی قبول کر ہی پھر اگر ہو وی و زیادہ اپس چاہی ہی و دو کعت پڑ ہی و اگر گنہور روزیسی چاہی ہی کہ کہ اوں
 کی بیہ مسلم فی **ف** واجب ہی فطار کرنا و روزہ نفل کا اگر توشین میں پڑ ہی عوت کرنا و الا و حاصل ہر سبب کہانیکی ششہی و اگر چاہی کہ
 دعوت کرنا و الا خوش ہو گا سبب کہانی اسکی کی و نہین تشیش میں پڑ چاہی سبب کہانیکی تو مستحب ہی و اگر دو و اومر برابر ہوں و سکی

نزدیک تو افضل ہی یہ کہ کہانی فی صائم یعنی میں روزیسی ہوں برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو و اللہ علم - **ع الفصل الثانی**
فصل و سہری عن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم النفرۃ فتحۃ فکلمہ جاءت فاطمہ فجلست علی سائر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم کوا وھا فی عن یمنہ فجاءت النبیۃ باناء فیہ شراب فناولتہ فشر بہ منہ فاناولہ امھا فی
فشر بہ منہ فقالت یا رسول اللہ لقد افطنت و کنت صائماً فقال لھا الکت تقضین شیئاً قالت لا قال فلا یضربک
ان کان لک عار و اہ ابوداؤد و الترمذی و الداریمی و فی رواۃ لکھ و الترمذی و فیہ فقالت یا رسول اللہ اما ان
کنت صائماً فقال الصائم المنطوع ابعد عنہ انشاء حکم و ان شاء افضل و روایت ہی ام مانی سی کہ کہا بول
 فتح مکہ کا تین حضرت فاطمہ و یمن میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی و ام مانی دہنی طرف حضرت کی تہیں پس ام مانی ایک بول
 یاس کہ او میں ہی کچھ پینی کی چیز پیر دیا و نہی فی وہ یاس حضرت کو پس یاس سی پیر دیا وہ یاس حضرت فی ام مانی کو یہ یاس مانی
 فی او سی پس کہ یاس رسول اللہ تحقیق فطار کر یا میں اور ہی میں روزیسی پس یاس و او اسکی کہ کیا قضا کر فی ہی تو کچھ پینی یہ روزہ
 قضا در مضائقہ یا نہ کہ تھا کہ انہیں فرمایا پس نہیں ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نفل کی یہ ہو و او و روزہ جمعی ارمی فی افربج روایت احمد و
 ترمذی کی مانند سکی و ربیع اسکی پس کہ ام مانی فی یاس رسول اللہ خبر دار ہو تحقیق میں ہی روزیسی پس فرمایا روزہ نفل رکھنی و الا لاک
 ہی نفس اپنی کا اگر چاہی روزہ رکھی و اگر چاہی فطار کر ہی **ف** مالک ہی نفس اپنی کا یعنی بتلا اگر چاہی و زہر کہی یعنی نیت روزہ
 کر ہی و اگر چاہی فطار کر ہی یعنی اختیار کر ہی روزہ رکھنی کو یا معنی یہ ہیں کہ مالک ہی نفس کا بعد روزہ رکھنی کی اگر چاہی تمام کر ہی کو
 اور اگر چاہی فطار کر ہی من صورت میں و ل اسکی یہ ہی کہ نفل و زہری الی کو پہنچا ہی کہ افطار کر ہی اگر صلحت جانی جیس کہ کوئی نصی
 کر ہی یا و در ہوا یک قوم پر اور جانتا ہی کہ اگر افطار کر و نفل کو لوگ و حشت میں پڑ نیکی پس و سکو پہنچا ہی کہ افطار کر ہی تا انہر افست ہو
 آپس میں پس اس میں دلیل نہیں اس پر کہ قضا نہیں ہی بعد التزام کی و در علاوہ اسکی حکم قضا کا آیا ہی ہی حدیث آئندہ میں و اس حدیث ام مانی
 کی میں کلام کیا ہی محدثین فی اور ترمذی فی کہ کہ اسکی سناد میں گفتگو ہی و ترمذی فی کہ کہ انابت نہیں فی اسکی سناد میں اختلاف بہت ہے

ہوئی اور سبکی کی وجہ سے لعلیں اس شب کی بہت قول فی بین اور اکثر محدثین سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہی ہے۔
 خصوصاً طاق را تون عشر خیر کے میں خصوصاً ستائیسویں شب میں چنانچہ اکثر علماء کی نزدیک یہی ہے اور لیلۃ القدر خاص اس میں
 یہی مقرر ہوئی اس لیے کہ باوجود چھوٹی عمر دن کی ثواب بہت سا پانچویں چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے حاصل اس کا یہ ہے کہ اس شخص کو
 عالیہ سلم کو جب احوال گلی اس تو کی عمر نو کا معلوم ہوا تو انھوں نے کہا کہ میری امت کی لوگ تو پورے عمر میں دن کیسی عمل نہیں کر سکتی کی ہنسی
 اور انکو اللہ تعالیٰ فی لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے ذکر کیا چار شخصوں کا بنی اسرائیل میں
 انہوں نے عبادت کی تھی اللہ تعالیٰ کی سستی تھی برس اور زمانہ فرمانی کی ہنسی ایک لمحہ وہ شخص یہ تھی حضرت ایوب و حضرت نوح و حضرت ابراہیم و حضرت جبریل
 اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اس سے پس آئی حضرت کی اس جبریل و کہا اسی محمد تعجب کیا
 اچکی امت نے عبادت کر لی اور ان لوگوں کیسی سی اس سے پس تحقیق انمار میں اللہ تعالیٰ نے خیر یہ پڑھی و ان پر انما نزلناہ فی لیلۃ القدر
 سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور ان کی امت نے سپر شش ہوئی رسولی خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ
 ابن ابی حاتم نے جاننا چاہی کہ ہزار مہینے کی ترستی برس اور چار مہینے ہوتی ہیں اس لیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من لیلۃ شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر
 ہے ہزار مہینے سے کہ جس کی ترستی برس اور چار مہینے ہوئی اور لیلۃ القدر میں کچھ رحمت خاصہ جابا بری تعالیٰ کی آسمان نیار وقت خوب
 تسبیح تک ہوتی ہے اور اس میں اور ترقی ہیں ملائکہ اور روح واسطی ملاقات صلحا اور عابدین کی اور اس میں نزول قرآن کا ہوا اور اس میں پیدائش ملائکہ
 کی ہوئی اور اس میں جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اس میں درخت جنت میں لگائی گئی اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے اور اس میں ثواب
 عبادت کا بہت ہوتا ہے اور حکمت اس کی پوشیدہ ہوتی ہے میں یہ ہے کہ ان لوگ کو شش کرین طاعت میں اور انعام انکریں و ملائکہ کا ہے علماء میں
 کہ جو کوئی کو شش کرے بیچ بیداری شبوں ایک سال تمام کی پاویگا و سکو انبشار اللہ تعالیٰ چنانچہ اسی لیے کہا ہے میں لعلیۃ فی اللیلۃ
 لعلیۃ فی اللیلۃ القدر اور بعضی علماء نے کہا ہے کہ اس رات کی علامتیں ہیں کہ استنباط کیا ہے انکو احادیث و آثار سے اور آیا ہے بعضی
 علامتوں کا اہل کشف نے ظہر میں فی ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ درخت اس رات میں سجدہ کرتی ہیں و زمین پر گر پڑتی ہیں پر بجائی ہو جا
 ہیں اور سجدہ کرتی ہیں و زمین پر چڑھ کر صواب یہ ہے کہ شرط نہیں ہے بیچ پانی اس رات کی یا نہ ان امور کا بہت لوگ پانی ہیں اس رات کو
 اور دیکھتے نہیں کوئی چیز ان میں سے اور وہی کہ وہ آدمی ایک جامی ہوں و درو و نوا و اس شب کو پانچویں اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزوں میں سے
 اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا و ربڑی علامت یہ ہے کہ توفیق ہو اس میں فکر و عبادت اور مناجات و خضوع و خشوع و حضور و اخلاص کی اور
 مختار یہ ہے کہ مقبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہے اور اگر تمام رات شب بیدار رہی و رباعت مرض اور ملال و غفل کا وہی فرائض و سنتوں
 موکہ وہ میں خواہ فضل و اکل ہے الاجتہاد کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہے لیس لانا انسان الا اسمی و کان سعیۃ شکوہ و رزقنا اللہ
ح مولانا قلام الدین امین رحمہ اللہ وغیرہ الفصل الاول فصل سے عن عائشۃ قالت قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان و ماہ البکار
 روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثہ راتوں کی خیر ہے رمضان کی کسی نقل کی یہ بخاری و
ف بیچ طاق را تون کی یعنی کیسویں شب و پچیسویں شب و تینتالیسویں شب اور انیسویں شب و سب
 ابن عمر قال ان رجلاً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لیلۃ القدر فی المنام فالتسبیح الاخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ انکی پیشانی پر پناہ نشان پان اور سی کا صبح کیسویں شب کو متفق ہیں اسکی نقل کرنی میں بخاری اور مسلم بیچ معنون کی در افتادہ اسطی سلم
کی اس قول تک تفصیل لی نہا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کی اسطی بخاری کی در بیچ نہا وایت عبد اللہ بن مسعود کی کہ ہا تیسویں شب
یعنی غرض صبح کیسویں شب کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیر تر کی ایک قسم ہی تھی کی مذکور تھا بتانی چوہا سا کہ اور سو فاسی میں زکاء
کبتی ہیں اور من صبیحہ میں ج ف سن کا معنی فی کی ہی اور متعلق ہی ساتھ قول بصرت کی اور حاصل کلام راوسی کا یہی ہے کہ جہل ت حضرت نے
لیلۃ القدر کو خواب میں کیا تو یہی ہے کیا نہا کہ پیش اور پانی میں سجدہ کرتا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات میں یہی برساتا ہوں علی ثاہون
پانی اور خواب کی رات میں کہ کیسویں شب یا تیسویں شب نہی معلوم کیا اوس علت سی کہ حضرت فی جولیلۃ القدر دیکھی تھی ہ کیسویں شب
یا تیسویں شب ہی ع۔ و مولانا **رحمہ اللہ** زید بن جہش قال سألت ابی بن کعب فقلت ان احکام ابن مسعود
يقول من يقم الحول يصيب ليله القدر فقال رحمه الله ارا دان لا ينكح الناس امّا انك قد علم انك اها في رمضان
واها في العشر الاواخر اها ليله سبع وعشرين قد حلف لا يستنحي اها ليله سبع وعشرين فقلت يا ايها النبي نقل ليله
يا ايها المنذر قال بالعلمه او بالآية التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اننا نطلعكم يومئذ كاشع رواه مسلم اور در تہ چہ
کہ کہا اراد او چہی کا کیا مینی ابی بن کعب سی پس کہا مینی کہ تحقیق یہاں تہا سی یعنی سی بہا ابی بن مسعود کہی ہیں کہ جو شخص قیام کر ہی تہا
سال تو پانوسی شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب فی جرم کر ہی و نکو الدار را دہ کیا یعنی اس کہنی سی سکا کہ اعتماد کرن لو کہ خبر دار تحقیق ابن
مسعود کی جانا کہ شب قدر رمضان میں ہی اور تحقیق دہ ہی آخر کی میں ہی اور تحقیق ہشتا تیسویں رات ہی قسم کہا ابی بن کعب مینی انشا اللہ
نہ کہا کہ تحقیق شب قدر تاسویں رات ہی پس کہا مینی ساتھ کن لیل کی کہتی ہو یہی اسی پوہند کہ گنیت ابی بن کعب کی کہ ہا سبب علت
یہا سبب نشانی کی کہ خبر دہی کہ پوہند اصل لیلۃ سلم فی یہ کہ طلوع ہوتا ہی کتاب ہمدن نہیں و شنی ہونی و اسطی و سکی یعنی ابی کہ
میں ان کتاب صبح تاسویں کو کہ کلا اسطی طرح نقل کی یہ مسلم نے ف نہ اعتماد کرن لو کہ یعنی ایک قول را اگر دہ و صحیح ہی و حسب ظن
غالب کی قومی و سپری یعنی اگر جانیں گ کہ وہ تاسویں ہی شب ہی تو اسی ت میں قیام کرن کی و ترک کرنی قیام تمام را تو نکاسی
ابن مسعود کی کہ کہ دہ تمام سال میں ہی و قسم کہا فی مینی بنا بر ظن غالب کی و انشا اللہ کہہا یعنی انشا اللہ کہنی میں قسم خرا و نقد
نہیں ہونی پس ابی بن کعب فی قسم کہا فی اور انشا اللہ کہہا تا قسم خرا ہو۔ ع **رحمہ اللہ** عائشہ قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
الله عليه وسلم يجتهد في الصلوات واخرجنا ما كان يجتهد في غيره رواه مسلم اور روایت علی عائشہ
سی کہ کہا تہی سول خدا اصل لیلۃ سلم کو شش کرتی رمضان کی اخیر کی عشر میں اور فقہر کہہ کو شش کرتی بیچ غیار و سکی کی نقل کہ
یہ مسلم نے ف کو شش کرتی یعنی زیادتی طاعت میں ہا سید اسکی کہ لیلۃ القدر اس میں ہی ع **رحمہ اللہ** عائشہ قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
الله عليه وسلم إذا دخل العشر شدا ميئزرا و اجبى ليله و ايقظ اهله متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی سول خدا اصل لیلۃ سلم جو وقت کہ انما اخیر و یعنی رمضان کا مضبوط باندہ تہی تہ نہا لانا اور
زندہ کرتی رات کو اور جگہ ابی اپنی کو نقل کی یہ بخاری میں مسلم نے ف مضبوط باندہ فی تہ نہا کنہا یہ ہی سی کی کو شش کرتی
عبادت میں زیادہ عادت سی یا کنہا یہ ہی سی کہ عورتوں کی لگ تہی اور زندہ کرتی رات کو یعنی کثرات یا تمام رات نماز اور ذکر اور
ملاوت قرآن میں مشغول رہتی و ایک روایت میں جو آیا ہے تہ علیہ السلام ہا سہر جمع لیل کہہا یعنی حضرت تمام شب نہیں جاگی تو مراد یہی ہے کہ

فانظر تمام بات نہیں جانتی تھی میرا ایک دورات یا وراثت جانتا سنا تھا کہ میں نے اعلیٰ علم و درجہ کی اپنی بی بی کو یعنی چکا بنی بی بی کو اور میری بی بی کو اور
 نوید ہو گا اور غلام کو جو بعض اوقات عشر می کی میری اسطی عبادت کی اور تلاش کرنی لیلۃ القدر کی - ع - مولانا **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن عائشہ** قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَنْ لَيْلَةَ لَيْلَةِ الْقَدَرِ اَتَوَلَّوْ
 فَمَا قَالَ قَوْلِي **اللَّهُمَّ اِنَّكَ خَشِيْتُكَ الْعَقْبَ فَاَعَفَّ عَنِّي رَوَاهُ اَبُو اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ وَالدَّرِمِيُّ وَالتَّيْمِيُّ** روایت ہے عائشہ سی کہ کہا
 کہا میں یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو اگر جان لوں کہ کونسی رات ہے شب قدر کی کیا کہوں میں اور میں بھی کیا دعا مانگوں اس وقت فرمایا کہ یا اللہ خشن ہو
 کر نہو الہی دست رکھتا ہے معاف کرے جسے نقل کی یہ جہاد و اپنی جہاد و ترستی اور جو کچھ اسکو بہت بہت دعا مانگتا ہے نہا اور خیرت کی
 پہلایو گا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نہا اعلیٰ اللہ تعالیٰ سے بندوں کی کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشش و دعا اور عافیت ہی و ن - ع -
وعن ابی بکر قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **يُغْفَرُ لِمَنْ تَسُبَّحَ بِكَلِمَةِ الْقَدَرِ فِي شَعْرِ بَيْعَتَيْنِ اَوْ فُسَيْحٍ**
بَيْعَتَيْنِ اَوْ فِي خَمْسِينَ بَيْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعِينَ بَيْعَةً رَوَاهُ ابُو اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خَلَسَانَ روایت ہے ابی بکر سی کہ کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی تلاش کرو اسکو یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کی کہ باقی رہی یعنی بیسویں شب یا بیس سو توین کے کہ باقی رہی
 یعنی ستائیسویں شب یا پانچوین میں کہ باقی رہی یعنی چھوٹی شب یا تیسویں کہ باقی رہی یعنی بیسویں شب یا آخر رات میں یعنی سلاحت کی رات نقل کے
 یہ ترمذی نے **وعن ابی عمر** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **يُغْفَرُ لِمَنْ تَسَبَّحَ بِكَلِمَةِ الْقَدَرِ فَكَانَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ**
رَوَاهُ ابُو اَدُوْدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ ابِي اَلْحَسَنِ عَنْ قُوْقَا عَنْ ابْنِ عَدِيٍّ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ جو
 لئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کیسے پھر یا کہ وہ ہر رمضان میں ہی نقل کی یہاں بودا و دنی اور کہا نقل کی یہ رمضان اور شعبان
 اسٹی سی موقوف بن عمر **رف** ہر رمضان میں اس لفظ کی وضاحت میں ایک تو یہ کہ رمضان خالی نہیں جانتا شب قدر یعنی ہر سال میں
 کہ رمضان واقع ہوتا ہے یا وہیں شب قدر ہی ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہے کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ خاص ہے ہر رمضان میں
 حضرت کو یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ نہیں کہ آخر کی میں ہی سہی ہوا نہیں ہوتی - مولانا **وعن عبد اللہ بن عباس** قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْ كُنِي بِاَدِيَةِ اَكُوْنُ فِيهَا وَاَنَا اَصِلُّ فِيهَا كَيْفَ لِي لَيْلَةَ اَنْزَلُ اِلَيَّ هَذَا الْمَسْجِدَ فَقَالَ اِنْ لَيْلَةَ
تِلْكَ وَعَشْرَتَيْنِ قِيلَ لَهُ بَنِيهِ كَيْفَ كَانَ اَبُوكَ يَصْهَرُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا اَصْبَحَ الْعَصَا فَكَانَ يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى
حَتَّى يَصْبَحَ الصُّبْحُ فَكَانَ اَصْبَحَ وَجَدَ اَبْنَهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي سَعْدٍ فَكَانَ عَلَيْهِ نَاقُوسٌ يَسْأَلُ بَنِيهِ رَوَاهُ ابُو اَدُوْدَ
 اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میری بی بی خجلی ہے یعنی میرا گھر خجلی میں ہے کہ رہتا ہوں میں اور میں نے دعا پڑھتا
 ہوں اور میں شکر اللہ کا کہ اس حکم فرماؤ مجھ کو سات الکرات کی کہ ترون میں اور میں طرف اس مسجد کی یعنی شب قدر رمضان میں کو کسی ایسی
 رات مسجد نبوی میں انکرم عبادت کروں میں فرمایا حضرت نے نہ بیسویں رات کہ کہا میں نے اعلیٰ بی بی عبد اللہ کی کہ نام اس کا ضرور تھا کہ طرح تھا پتیرا
 کہ کہا میں نے تھا پتیرا داخل ہوتا مسجد میں جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنی بیسویں تاریخ رمضان کی پس نکلتا اس سے اعلیٰ کسی کلام
 کی یعنی جو کلام کہ سنائی اغکاف کی ہے یہاں تک کہ نماز پڑھتی صبح کی پس سوقت کہ نماز پڑھ چکی تھی فجر کی بات جاننا پانا دروازہ پر مسجد
 میں سوار ہوتی اور سوار پہنچتی خجلی اپنی میں نقل کی یہاں بودا و دنی **ف** اگر کوئی کہی کہ لازم آتی اس سے تعین لیلۃ القدر کی جواب یہ
 کہ جس سال حضرت نے انکو یہ فرمایا اس سال بیسویں کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اس کا ظاہر ہوگا یہ بھی کہ ہر سال کی تاریخ ہوتی ہے

اور یہ بھی کہ حضرت کو یہی تعین ہو سکی معلوم نہ تھی تو مراد یہی ہے کہ تعین ہر سال کی معلوم نہ تھی اور کسی کہی کا معلوم ہوتا ہوا سالی سالی نہیں ہوتا
 احتمال یہ بھی ہے کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو پس انکو ثواب لیلۃ القدر کا اس شب میں ہوتا ہو اللہ اعلم۔ مولانا۔

الفصل الثالث فصل تیسری عن عبادة بن الصامت قال خرج النبي صلى الله عليه وآله

سلكم ليخبرنا بليلة القدر فقلت لحي اجلان من المسلمين فقال خرجت لاخبركم بليلة القدر فقلت لحي فقلت لحي فقلت لحي
 فرجعت وعسى ان يكون خيرا لكم قال فالتفتوا في التاسعة والستة والحار وايت هي عباد من صامت
 کہہا نکل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ خبر دین کہو شب قدر کی پس جبکہ میں وہ شخص مسلم انومین سے پہنچا یا حضرت نے نکلا تھا میں کہ خبر دین کہو
 شب قدر کی پس جبکہ اٹھا اور فلا ناپس وہاں کی گئی پچان شب قدر کی و شاید کہ ہو یہ بہتر تھا رہی میں پس تلاش کرو او سکواؤ تیسویں
 اور ستاسویں میں اور پچیسویں میں نقل کی یہ بخاری میں ف کہہا بعضوں نے کہ نام دو و شخصو کا عبد لد بن ابی صدد اور عبد بن مالک
 تھا اور انہا کی گئی یعنی تعین ہو سکی میری خاطر سے اور وہ کسی سبب شومی جبکہ ان کی اس معلوم ہوا کہ جبکہ اور دشمنی کرنی پس میں
 اور اسکی سبب سے محروم ہوتا ہے وہی برکات وہاں ہوتی اور بہتر تھا رہی میں کہ سب کو شش روز زیادتی کا عبادات میں ہوگا ع
 وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة القدر نزل جبرئيل عليه السلام في
 ليكة من الملائكة يصلون على كل عبد قائم او قاعد يذكر الله عز وجل فاذا كان يوم عريدهم يعني يوم
 فطرهم باهني يوم ملائكة فقال يا ملائكة اني ما جراء اجدوني في عملة قالوا ربنا اجزاء ان يوتى اجرة قال ملائكة
 عبيدي واصلوا في قضاؤهم فبقي عليهم ثم نزل جبرئيل الى الدعاء وعزتي وجلاكي وكرمي وعلوي وامر فقام مكانه
 لا يجيبهم فيقولوا ارجعوا فقل غفر لك ربك وذلكت سيئاتكم حسنتا قال فيرجعون معقول اللهم مرأه اليه في في شعب اليمان
 اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے شب قدر اور ترقی میں جبرئیل علیہ السلام بیج جماعت
 کی فرشتوں کی حالت بخشش کی کرتی ہیں ہر بندگی میں کہ کہہا ہو یعنی نماز پڑھتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کہ ہر ترقی میں یا یہی
 ہوتی یا کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہے ان عبادوں کی کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہے بسبب انکی اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے
 یعنی ان فرشتوں سے کہ جنہوں نے طعن کیا تھا نبی دم پر پس فرماتا ہے میں فرشتوں میں سے کیا ہے میں لا اوس مزدور کا پورا کیا عمل اپنا عرصے
 میں فرشتے میں بھاری بدلہ اوسکا ہے میں کہ پورے میں عبادی مزدوری میں عمل ہو سکی کہ فرماتا ہے میں اللہ تعالیٰ میں فرشتوں میں سے غلاموں میں
 اور تینوں میں سے میں نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا ان پر یعنی روزہ پھر نکلی کہوں میں طرف عید گاہ کی چلائی ہوتی ساتھ دعا کی قسم سخت
 اپنی کی اور بزرگی میں کی وجود اپنی کی اور بلند قدر میں کی اور بلند میں مرتبہ میں کے العینہ قبول کرو نگاہ میں عا دلی میں
 فرماتا ہے میں اللہ تعالیٰ پہنچا یعنی اپنی گہر و نکو تحقیق بخشا میں تمکو اور بدلہ الین میں برائیاں تمہاری نیکیوں سے لگی گئی بدلی ہر برائی کی
 صحیفہ اعمال میں فرمایا پیغمبر خدا نے پس پہرے میں لوگ اور حالت میں کہ بخشش کیجاتی ہے اٹھی و نکل نقل کی یہ بہت ہی شعب الایمان میں

باب الاختكاف باب ہی بیج بیان اختکاف کی ف اختکاف کی معنی لغت میں ہیں ہیر نا ایک

جگہ اور شرع میں ہیر نا بیج مسجد جاعت کی ساتھ ہینت اختکاف کی و ریت متبر سے مسلمان عاقل طاہر کی کٹا ہر جو خا تہ سلی و
 حیض و نفاس میں و اختکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت ہو کہ وہی سلیتی کہ ہیشہ حضرت اختکاف کرتی رہی و بعد ازیں در مختار میں لکھا ہے

ہی دو توراتیوں میں مخالفت کچھ نہیں ہے سو اسطرح کہ ایسا برپا ہوتا ہے ہون جبریل و جبرائیل ہون رو بہ و او کی حضرت بسیار و حافظ
دو توراتیوں میں اس سے معلوم ہوا کہ دو کرنا ہی سنت اور دو باقرآن پڑا کیا اور اعتکاف میں نہ ہوا آخر سال میں اس طرح شوق کی اور اعتد
ہو نیکی ساتھ حاضر ہونی کی درگاہ رب لغزہ میں بھیت و غزوہ و سل چون شود نزدیک و آتش شوق تیز تر کرد و اور اس میں تفسیر ہیست
کو یہ کہ لازم ہے ہر انسان پر آخر عمر میں یہ کہبت کرے نیک اعمال و رہو و سی نہایت مستعد و اسطرح ملاقات اللہ تعالیٰ کی و رو بہی کچھ ہی
ہو نیکی رو بہ و اسکی رزقنا اللہ - ع - ح و ممکن عاکستہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا اعتکف اذ انزل
الکرام لک و هو فی المسجد فارجلہ و کان کذلک کل البیت لاجل حاجۃ الانسان متفق علیہ اور روایت ہی عاتشی کہ کہتا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی نزدیک کرنی طرف میری سراپا اور وہ ہوتی مسجد میں پس کنگھی کردتی میں اُن کی و نزد
ہوتی کچھ میں مگر وہ اسطرح حاجت انسان کی نقل کی یہ بخاری و مسلم فی فیہ دلیل ہی سپر کہ اگر اعتکاف نکال کوئی معصو یا پناہ مسجد
تو نہیں باطل ہوتا ہی اعتکاف و سکا اور دلیل ہی سپر کہ کنگھی کرنی منکات کو درست ہی اور کہا ابن ہمام کی کہ اگر وہو و اعتکاف و الا کوئی
غضو یا پناہ میں اس میں اس مسجد کی طرح کہ زانوہ ہو مسجد تو نہیں مضائقہ اسکا اور مگر وہو و اعتکاف حاجت انسان کی مام اعظم کی نزدیک اگر یک
ساعت ہی بغیر حاجت یعنی ضرورت کی نکل اعتکاف و الا تو فاسد ہو جاتا ہی اعتکاف و حاجت و دو طرح کی ہوتی ہی طبعی و شرعی طبعی
جیسی شتاب و پانچاؤ اور غسل اگر احتلام ہوا و غسل مسجد کی حق میں کوئی روایت صحیح اصول میں نہیں ہے ہی مگر شرح اودا میں کہا ہے
کہ نکل غسل کی سے غسل فرض ہو یا نقل و شرعی جب تک نہ عید کی و راذان یعنی دان کی جگہ خارج مسجد ہی ہو تو وہ سپر جانا و دخل
حاجت میں ہی اس سے اعتکاف کو مشکا نہیں و رموزن اور غیر رموزن اس میں برابر میں ہو جب روایت صحیح کی و رعا رجعہ کہ جمعہ کی ہی
نکلی وقت زوال ہی و جس سے جامع مسجد و رو بہ تو ایسی وقت سے نکل کہ پادوسی جمعہ کو سنو سنیت و رعا رسی یا دہ جامع مسجد میں
نہر گیا تو اعتکاف فاسد نہیں ہو نیکی مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ نہیں اور اگر کسی باطنی دم ہو تو کچھ ہی کہا نا ہی نا ہی اصل حاجت میں ہی و
اگر مسجد کرنی لگی یا کوئی زبردستی مسجد ہی نکالی و روہ اوسی ساعت نکل کر اور مسجد میں داخل ہو تو نہیں فاسد ہو نیکی اعتکاف و سکا
استحسانا کذا فی البدایع اور اسطرح اگر خوف جان یا مال کی و مسجد میں جادوسی تو نہیں فاسد ہو نیکی اور اگر نکلا شتاب یا پانچاؤ کی لپی و
فرض خواہ ہی رد کر کہا ایک ساعت فاسد ہو گا ا مام اعظم کی نزدیک و رصا حبیب کی نزدیک نہیں فاسد ہو نیکی اور کوئی و دو بتا ہو اجنب
ہوا و رہا و سکی نکالنی کی لٹی نکل یا جہاد کی لپی اگر تفسیر عام ہو یا ادا ہی شہادت کی لپی تو فاسد ہو جاتا ہی اعتکاف و غیر ضرر اگر غیر ضرر
مذکورہ الصدر کی نکل گا ایک ساعت یعنی لمحہ بہر ہی اگرچہ سہو ہی نکل اعتکاف فاسد ہو جاتا ہی اور صاحبین کی نزدیک اکثر و نکلا ہی
تو فاسد ہو گا و الا نہیں - ع - ح عالم گیر - و در مختار فی اس حدیث سے یہی نکل سکتا ہی کہ حجامت ہونی ہی مستغف کو
مسجد میں جائز ہی مگر باں وغیرہ مسجد میں نہ کریں - مولانا و سک - ابن عمر ان عجمی سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
کنت نذرت فی الحج اھدیہ ان اعتکف لیکنہ فی المسجد الحسن قال او فینذرت متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر کہ
یہ کہ عمر بنی پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی مینی جاہلیت میں کہ اعتکاف کرو گا میں اکیات مسجد میں فرمایا پوری
کر نذر اپنی نقل کی یہ بخاری و مسلم فی فیہ جاہلیت میں جاہلیت و مسالت کو کہتی ہیں کہ تھی و سپر پہل حضرت کی نذر کی اگر
بعضوں فی کہا کہ مراد اس سے وہ حالت ہی کہ پہل ظاہر ہوئی اسلام کی تھی و را ایک ایت یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے

اور پھر کر نذر اپنی پہا امر استحباب کی یہی ہے اگر نذر کی ہو پہلی اسلام کی اور اگر بعد اسلام کی ہو تو امر واجب کی یہی ہے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ نذر حاجت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہے پورا کرنا اور کا یعنی بعد اسلام کی نذر مستحب شافعی ہے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں صحیح ہے نذر اور سکھ لینے کی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور اس حدیث کی معنی جو وہ لیتی ہیں پر بیان کنی گئی اور کہا طیبی نے کہ اس میں دلیل ہے اس پر کہ روزہ شرط نہیں ہے واسطی صحت اعتکاف کی جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور امام ابو حنیفہ صریحاً ہی اس پر روایت ہے کہ روزہ شرط ہے اعتکاف واجب میں نقل ہے اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مالک سی اور ایک روایت امام اعظم صریحاً ہی ہے کہ مطلق اعتکاف میں روزہ شرط ہے خواہ واجب ہو خواہ نفل میں وہ یہ جواب ہے کہ میں کہ اعتکاف حضرت عمرؓ کا جو بعضی روایتوں میں آیا ہے وہ یہی آیا ہے چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے حاصل اس کا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے لازم کیا اپنی نفیس پر حاجت میں یہ کہ اعتکاف کریں ایک رات یعنی ان سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کی پہر پوجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعتکاف کرو اور روزہ رکھو اور وہی روایت کی حدیث مانتی ہے کہ اتنی آتی ہے لا اعتکاف انما اوس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف میں پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرو نگارات کو تو نہیں صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان میں اعتکاف کرو نگا تو کفایت کرتی ہے روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کر لی اعتکاف و سدن کا تو نہیں صحیح اور اگر اعتکاف کعبہ رمضان میں معین میں نوا اور مہینی میں قضا اس کی کرے ساتھ روزوں کے متعلق کہ پس نہیں جائز ہو سکی قضا اس کی اور رمضان میں اور روزہ اور میں خواہ قضا روزہ رمضان کی رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روزہ کی اعتکاف کی نیت کرے تو اون دنوں کی راتوں کا ہی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اس بطور سے نذر کرنی اعتکاف و دن کی اعتکاف دو راتوں کا ہی لازم ہوتا ہے اور ابو یوسف کی نزدیک اعتکاف صحیح ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینہ کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نہ کیا ہو۔

ع- ح در مختار سالہ الفضل الثالث فصل دوسری عن انس قال قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان ولم یعتکف عاماً کما کان العام المقبل اعتکف عشرین سترہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ عن ابی ابن کعب روایت ہے کہ کہہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی دن کی اخیر کی میں رمضان میں اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کی کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آئندہ اعتکاف کیا میں دن نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے کہ شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ہو پر یہ سی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ نوافل ہو کہ اعتکاف کسی جاوین جبکہ فوت ہوں جیسے قضا کسی جاتی ہیں فرایض انتہی شب یہ روز قضا کر لی میں ہی بعد فوت ہو سکی والا تضام فرض کی فرض ہے اور قضا نوافل کی نقل ع- ح- وعن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی النحر ثم دخل فی معتکفہ سترہ ابو داؤد و ابن ماجہ اور روایت مانتی ہے کہ کہہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ ارادہ کرتی اعتکاف کر لیا نماز پڑھتی فجر کی پہر داخل ہوتی سچ جگہ اعتکاف اپنی کی نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف دلیل پڑھی ہے ساتھ اس حدیث کی و زاعلی و رتوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی دنوں سے ہی اور چاروں اماموں کی نزدیک یہ ہے کہ داخل ہو پہلی غروب آفتاب کی اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینہ یا عشرت کی غیرہ اور اگر اخیر روزہ

بعد غروب آفتاب پس ہوتی تو یکساں اول مسجد میں لی بیہمی کہ حضرت سائبہؓ عتکاف کی پہلی غروب کی مسجد میں آئی تھی اور شب کو وہ ان رستی
جنت میں گئی پڑھتی تو اس حجر میں کہ عتکاف کی لینی ہو رہی کا بنا یا جانا تھا داخل ہوتی تا انکس رہیں تو کونسی پس ابتدا عتکاف وقت مسجد ہوتی وہ داخل عتکاف
کی گاہ میں صبح کو نہ پڑھتا **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مَعْتَكِفٌ فِيمَا
هُوَ فَكَأَنَّهُمْ يُسْأَلُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عائشہؓ کی کہ ہاتھی بنی حنی اسلہ علیہ السلام لینی جیسا کہ کلمہ حاجت کی لینی ہو تو
یار کو اس حالت میں کہ ہوتی عتکاف میں یعنی اور جاری ہوتا خارج مسجد ہی پس گذرتی جس طرح کہ ہوتی پس نہ پڑھتی پوچھتی اوس سی نقل کی یہاں بودا و دل
ف پس گذرتی لینی گذرتی اوس میں ات کہ ہوتی وہ او سپر میل کئی اور طرف اور نہ پڑھتی بلکہ سید پوچھتی چلی جاتی تا اور لفظ فلا یعرب بیان ہی اور کہ
بجملہ اس کی معنی فلا یعرب کی یہ ہیں کہ نہ پڑھتی اور نہ میل کرتی راہ سی اور طرف اور لفظ سال میان ہی یعود کا بطریق استیانت کہا حاصل ہو تو بھی
جائز ہی متکف کو نکالنا و اسی نماز جمعہ کو عبادۃ مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چاروں اہل امون کی جیسا کہ کلی قضاء حاجت کی لینی اور اتفاق پڑی
اوس کو عبادۃ مریض کا اور نماز کا سیت پس نہ پڑھتا ہوا راہ سی اور نہ پڑھتی زیادہ قدر نماز سی تو نہیں باطل ہو نیکی عتکاف اور اگر تیرہ ہو گا راہ سی اور نہ
پڑھتا قدر نماز سی باطل ہو گا عتکاف تہی اور قصد کر جنازہ کی لینی اور نماز جنازہ کی لینی کلی اور اگر کلی کا ان چیزوں کی لینی عتکاف تو شکی
اور اگر شریکری وقت نذر کی اور التزام کی یہ کہ نکالنا عبادۃ مریض اور نماز جنازہ کی اور حاضر ہونی مجلس علم لینی وعظ شکی لینی تو حاضر
بیہ عائشہؓ **وَعَنْهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمْسُ الْمَرْءُ
وَلَا يَبْأَثُهَا وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ إِلَّا لَابْتِدَئِهِمْ وَلَا اعْتِكَافًا يَصُومُ وَلَا اعْتِكَافًا إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ مَرَدًا**
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہؓ کی کہ ہاتھ سنت ہی لینی طریقہ لازم ہی عتکاف والی کو یہ کہ عبادۃ مریض کی یعنی ساتھ قصد کی اور نہ
اور نہ حاضر ہو و اسی نماز جنازہ کی یعنی خارج مسجد کی مطلقا اور نہ حجت مری عورہ سی اور نہ مباشرت مری عورت سی اور نہ کلی و اسی کسی کام کی گراوس کام
کی لینی کہ ضروری ہی یعنی پیشاب پانچا نہ وغیرہ کی لینی اور نہ عتکاف گرا ساتھ روز کی اور نہ عتکاف گرا سبب جامع میں نقل کی یہاں بودا و دل
نہ مباشرت مری مباشرت سی مراد وہ چیزیں ہیں کہ باعث جماع کی ہیں مانند جو شے اور کلی لگائی اور چونی وغیرہ کی پس صحبت کرنی اور یہ فعل کر لے
متکف کو حرام ہیں لیکن صحبت کرنی سی عتکاف فاسد ہو جاتا ہی اگر حیرات ہو یا ہول کر ہو اور بوسہ لینی وغیرہ سی اگر منزل ہو تو فاسد ہو جاتا
اور نہ نہیں اور جائز ہی متکف کو مسجد میں کہانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنی اور سحر کی کہ خریدنا ہی یا بیچنا ہی اور حاضر
کرنا اوس چیز کا کہ وہ تحریمی ہی اور یہ خرید و فروخت اگر انہی نفس کی لینی یا عیال کی لینی ہو تو درست ہی اور تجارت کی لینی ہو تو نہیں درست اور نہ
متکف کو کسی طرح خرید و فروخت نہیں مست مسجد میں اور چہ رہنا متکف کو مسجد میں مکرہ و تحریمی ہی اگر عبادۃ جانی اوس کو اور چہ ہنازی اور
یہ ہودہ باتوں سی جسکے اور کلام مساجد ضرورہ مکرہ ہی اور ساتھ ضرورہ کی داخل خیرین ہی فتح القدر میں کہ ہا ہی کہ کلام کرانی ضرورہ مسجد
ایسا احسان کہ ہا ہی لینی نابود کرنا ہی جیسی آگ خشک لکڑی کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالیٰ کا مستحب ہے پس متکف کو چاہی کسی تلاوت
قرآن اور مطالعہ کتابوں حدیث و تفسیر اور انبیاء اور صالحین اور اور کتابوں دین کا کرنا ہی یا لکھنا ہی انکو اور نہ عتکاف گرا ساتھ روز کی
دلیل خفیہ کی ہی چہ شرط ہونی و در کی عتکاف میں اور مگر مسجد جامع میں یعنی حسین لوگ جماعت سی نماز پڑھتی ہوں امام ابو حنیفہ
سی منقول ہی کہ نہیں صحیح ہوتا عتکاف گراوس مسجد میں کہ پڑھتی جاوین جماعت سی پانچون وقت نماز میں اور ہی قول احمد کا کہ پس سجد
جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افسنل کا ہی لکھا ہی علمائے فاضل عتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام میں یا مسجد نبوی میں یا

دلہن اور خوشیور کہتا ہی کہ لوگ خواب بان میں بسبب سخی فرماؤ اور سیکھتی ہیں قرآن اوس ہی معراج **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْرَعُ فِي هَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخِرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہی ساتھ اس کتاب کی یعنی کلام اللہ
کی کتنی لوگوں کو اودہست کرتا ہی ساتھ اوسکی کتنی لوگوں کو نفل کی بہتہ سلم کی ف یعنی جنی بڑا قرآن اور عمل کیا اور سہراوسکا درجہ بلند کرتا ہی۔
اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں کہ دنیا میں جی طرح زندہ رکھتا ہی اور جی میں داخل کرتا ہی اودن لوگوں میں کہ خیر انجام کیا ہی اور سخی قرآن نہ
بڑا اور نہ عمل کیا اور سہراوسکا درجہ بہت کرتا ہی معراج **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ الْأَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ لَنَا جُوهَرٌ**
يَقْرَأُ مِنَ الْبَقَرَةِ وَالْبَقَرَةُ مَرَبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَفَرَّخَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ
ثُمَّ قَرَأَ الْجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُ أَبِي حَبِيٍّ قَرِيبًا مِنْهَا فَانْشَقَّقَ أَنْ تَصْبِيحَهُ وَلَمَّا آخَرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا
مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَائِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ ابْنُ حُضَيْرٍ قَالَ فَانْشَقَّقَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَاجِبِي وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفَ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا
أَمْثَالُ الْمَصَائِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَدْنَاهَا قَدْ تَدْرِي فَذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دُنْتُ لِمَوْنِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا كُضِبَتْ
بِنَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهَا لَا تَتَوَادَى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبَحَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوْزِ بَدَلُ فَخَرَجَتْ
عَلَى صَيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ اسید بن حضیر نے کہا اوسوقت کہ وہ یعنی میں بڑھتا تھا کہ
سورہ البقرہ اور گہوڑا اور سکا بند ہوا ہوتا تھا نزدیک و سکی ناگاہ شوخی کی گہوڑی نی پس ٹہیر گیا پڑھنی سی یعنی تاکہ وہ بھی کہ کیا سبب ہی شوخی کا سہرا
گہوڑا ہی ٹہیر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یوں میں شوخی کرتا تھا پھر پڑھنی لگی پھر جولانی کی گہوڑی نی پس چب چب پڑھنی پس ٹہیر گیا گہوڑا پھر پڑھنی لگی پھر
شوخی کی گہوڑی نی یعنی پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب ہی پس موقوف کیا پڑھنا اور نہ ہا میا سعید کا جی قریب گہوڑی کی ڈرا بہ کہ بیچا وی اوسکو لایا
یعنی پس گیا اسید پڑی کی طرف تاکہ سہرا وی گہوڑی کی پاس سی پس جب سر کا یا اوسکو اودھتا یا سہرا باطراف آسمان کی پس ناگمان ایک چیز بہ
مانند ابر کی اوسمیں ہی مانند چراغوں کی پس جب صبح کی اسیدنی بیان کیا پس میر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو پس فرمایا حضرت ابی ہریرہ گیا ہوا
اسی ابن حضیر کہ ابن حضیر نے ڈرامن یا رسول اللہ اس سی کہ کچل گہوڑا جی کو اور تہا گہوڑا جی کی نزدیک پس پھر امین طرف بھیجی کی اور اودھتا یا
یعنی سہرا باطراف آسمان کی پس نہی ناگمان ایک چیز مانند ابر کی اوسمیں مانند چراغوں کی پس نکلا میں یعنی اپنی گہری ہا ننگ کہ نہ دیکھا یعنی سکی
یعنی چراغ ناگہوڑا یا حضرت ابی جانتا ہی تو کیا ہا یہ کہ کہ نہیں فرمایا یہ بھی فرشتی نزدیک ہوئی ہی واسطی آواز فرما تیر کی اگر پڑھتا ہوتا البتہ
صبح کرتی فرشتی دیکھتی لوگ طرف اونکی بھیجی اوسی نفل کی بہتہ بخاری اور سلم کی اور لفظ بخاری میں سلیم میں بدل فخریت صیغہ متکلم کی یوں ہی
عرجبت فی الجوز یعنی چڑھ گئی ہوا میں در میان آسمان وزمین کی ف گہوڑا شوخی کرتا تھا اودن فرشتوں کی ڈری کہ اوتری ہی واسطی سستے
قرآن کی اور ٹہیر جاتا ہا سبب چڑھ جانی فرشتوں کی آسمان پر حالت چپ ہنی میں اور لفظ قرآ کی معنی ابن حجر نے یہ لکھی ہیں کہ ہمیشہ پڑھتا رہا ہی
سورہ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر دہش آدمی زمانہ آئندہ میں ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو بلکہ پڑھتا رہنا اور کہ طبعی فی کہ معنی
اسکی طلبی یاد کی ہیں زمانہ ماضی میں پس گویا کہ کہا کیوں نہ زیادہ کیا تو لی اور اسلیبی کہا اوسکی جواب میں نا شفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ
فی ترجمہ اسکی موافق کیا ہی اور ایک چیز ہی مانند ابر کی وجہ تشبیہ کی بہتہ ہی کہ ملائکہ اترہ حام کرتی ہیں قرآن کی سنے پڑھتا ننگ کہ گہوڑا

مانند ایک چیز پر وہ ہونہو ایک در میان او کی اور در میان آسمان کی اور ہی یہ چراغ ہونہو او کی **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَات**
رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَافِرِ وَالْجَانِبِ حَصَانٌ مَرُوطٌ يَشْطَلُ بَيْنَ شَجَرَتَيْنِ سَجَابَةُ جَعَلَتْ تَدْنُو وَتَذْهَبُ وَجَعَلَ فَرَسُهُ
يَنْفِرُ فَمَا أَصْبَحَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ الشَّيْئَةُ تَذَرُكَ بِالْقُرْآنِ مُشْفِقٌ عَلَيْكَ ارْجِعْ
 براہی کہ کہا تا ابا شخص ہمارے کو بٹو کی طرف سے کہ گویا ہمارا ایک اوس گویا ایک ابرہی اور ہونے کا نزدیک
 اور نزدیک اور شروع کیا گویا اوس کی اور چنانکہ وہاں جس جہت کی اوس شخص نے ایا حضرت کی پاس ذکر کیا یہ ماجرا اور ہر حضرت کی
 پس فرمایا یہ بھی سکینہ اور ہی تھی بسبب پڑھی قرآن کی نقل کی یہہ بخاری اور سلم نے ف سکینہ کہتی ہیں خاطر جمعی در سکین قلب و رحمت
 کو اور اوس سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی نفس کی جاتی ہی اور حضور ذوق پیدا ہوتا ہی او کہ ہی بصورت ابرو وغیرہ کی ظاہر
 ہونے ہی **وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلِيِّ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَلَمْ أَجِبْهُ ثُمَّ آتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصِلُ قَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ إِسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ فِي
قَالَ لَا أَعْطَمُ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَأَخَذَ بِيَدِي قُلْتُ مَا أَرَادَ أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
لِللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا أَعْطَمُ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ
الْعَظِيمُ الَّذِي أُنِيتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی سعید بن علی سی کہ کہا تا میں نماز پڑھتا مسجد میں پس بلایا مجھ کو نبی صلی
 علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا میں او کو پیر آیا میں حضرت کی پاس پس کہا میں یا رسول اللہ تحقیق میں نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہیں کہا اللہ کی جواب
 دو و اسطی اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو حکم او کی جسوقت پکاری تجھ پر فرمایا کیا نہ سکھلاؤ نہیں تجھ کو بہت پڑھی سورہ یعنی فضائل سورہ فرائین
 پہل اس کی کہ کئی تو مسجد ہی پیر کیا حضرت نے ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا ہمیں یہہ کہ نکلیں کہا میں یا رسول اللہ تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ البہہ سکھلاؤ
 میں تجھ کو بہت پڑھی سورہ قرآن سی فرمایا وہ سورہ الحمد صدر لہا المیزان و سات آیتیں میں کہ کمر پڑھی جاتی ہیں نماز میں اور قرآن ہی بڑا کہ دیا گیا
 میں وہ نقل کی یہہ بخاری نے ف جواب دہ اس سی معلوم ہوا کہ نماز میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہی سی میں نماز نہیں جاتی تھی پس
 خطاب کرنی پیغمبر خدا کسی نماز نہیں جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت پڑھی سورہ اسلی فرمایا کہ قدر اس کی پڑھی اللہ کی نزدیک و فراموشی کو
 بہت ہیں باوجود اختصار لفظوں کی چنانچہ کہا گیا ہی کہ تمام مفاد دینی و دنیوی داخل ہیں نبی قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلاکہ کہا ہی بعضی
 عارفین نے کہ جو کچھ اگلی کتابوں میں ہی وہ سب قرآن میں ہی اور جو کچھ قرآن میں ہی وہ سب سورہ فاتحہ میں ہی اور جو کچھ فاتحہ میں ہی وہ بسم اللہ میں
 ہی اور وہ سات آیتیں ہیں یہہ اشارہ ہی اس آیت پر و لَقَدْ آتَيْنَاكَ تِلْكَ الْبَيِّنَاتِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنی دین سبھی تجھ کو سات آیتیں کہ کمر پڑھے
 جاتی ہیں نماز میں یا شاکی گئی ہی او کی ساتھ فصاحت کی اور اعجاز کی مزا دہی سورہ فاتحہ ہی اور دیا ہمیں تجھ کو قرآن عظیم مراد اس سی ہی فاتحہ
 ہی از بسکہ یہہ جزو عظیم قرآن کی ہی مبالغہ فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہی **وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا أَمُورَكُمْ مَقَالِيرَ ابْنِ النَّبِيِّ صَنِيعُ مَنْ يَتَقَرَّ فِي بَيْتِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِقُرْآنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
 سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا ہی کہ ہر دن کو مغرب ہی شیطاں پہا گتا ہی دس گہری کہ پڑھی جاتی ہی اوسین سورہ
 بقرہ نقل کی یہہ سلم نے ف نہ پیرا نہ گہر دن کو مغرب ہی یعنی جیسی مغرب ہی خالی ہونے میں ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سی اس طرح گہر نہ گونہ پیراؤ
 کہ مرد و عورتی مانند پڑھی رہو اور ذکر وغیرہ نہ بلکہ گہر دن میں ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو بعد از ان ذکر کی وہ چیز کہ افضل و ربیت فائدہ مند

وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَكْبَرُ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ بِسَيْدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيهِ نِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ رَأَى مُسْلِمٌ ^{اور روایت ہی}
 ہر کتب ہی کہ کبار فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اسی الواعدہ کہ کہتے ہی آپ کی کیا جانتا ہی تو کوئی آیت کتاب اللہ تعالیٰ ہی ساتھ تیرے
 بہت بڑی ہی کہانی کہ اسے رسول اور کما دانا تیری فرمایا اسی الواعدہ جانتا ہی تو کوئی آیت کتاب اللہ ہی ساتھ تیری بہت بڑی ہی کہانی کہ
 اللہ والا ہوا کہی القیوم یعنی ساری آیت الکرسی کہ ابلی فی کما را حضرت فی اپنا اتہ میری سینہ پر اور فرمایا جاؤ ہی کہ خوشگوار ہو چکو علم اسی بالہند
 نقل کی یہی سلم فی ف اول یہی کہ کہ جاؤی کہ سپرد کیا حضرت کی اول ازاد ادب کی اور چو اٹ یا دوسری بار واسطی چو ہی حضرت کی ہر جمع
 کیا ادب و فرمان بردار کیو جبیکہ طریقہ ہی اہل کمال کا اور بعضوں نے کہا کہ کشف ہوا اور کو دوسری بار علم اللہ کی طرفی یاد رسول و کی سبب
 برکت توفیق و حسن ادب کی بیج جواب دینی سوال کی اور آیت الکرسی کو بہت بڑا اسی کہ اس میں بیان توحید اور تعظیم الہی اور ذکر آسمان و جہنم اور
 صفات باری تعالیٰ کا ہی ہے وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَقِّ ظَرْفِ
 زَكَاةٍ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْتُمُونَ الطَّعَامَ فَأَخَذْنَاهُ وَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنِي مُحْتَمِلٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ
 وَعِيَالٌ أَفْرَحْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا أَنَا قَدْ كُنْتُكَ وَسَيَعُوذُ فَعَزَّزْتُ أَنَّهُ سَيَعُوذُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ سَيَعُوذُ فَرَصَدْتُهُ فَنَجَّاهُ يَحْتُمُونَ الطَّعَامَ فَأَخَذْنَاهُ فَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَمِلٌ وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُوذُ فَرَحْنَاهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ ^{اور روایت ہی ابی ہریدی کہ کبار داروغہ کی محکوم رسول}
 صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ گھبران کر فی معنی جمع کرن کر زکوۃ رمضان کی یعنی صدقہ عبد الفطر کی تاکہ یہ جمع ہو چکی ہائیں حضرت فخر اکو پس ابی ہر
 پاس ایک شخص ہیں شروع کیں پس ہر فی غلامین پہنچا لیکر اپنی پاس اور داس میں کہتا جاتا تھا پس پکڑا ہی اسکو اور کہانی کہ البیہ بیچا لگا میں
 محکوم طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونی کہ خفقین میں محتاج ہوں اور میری ذمہ ہر نفقہ عیال کا ہی اور محکوم حاجت سخت ہی یعنی قرض وغیرہ
 ہی میری ذمہ کہا ابو ہریرہ فی پس چو زبانی اسکو پس صحیح کی مئی ہر فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی معنی خبر غریب کی دی کہ اسی ابو ہریرہ کیا ہوا
 قید ہی تراکد رات گذری ہوں میں بنا کہانی یا رسول اللہ شکایت کی اونی حاجت سخت کی اور عیال دار کی پس ہم کہا مئی او سپر پس چو زبانی اسکو
 فرمایا حضرت فی خبر دار ہو سختی اونی جہت بولا اونی معنی بیج ظاہر کرن حاجت کی اور وہ پیر اور لگا ہی پس ڈر تارہ اوس ہی پس جانتا ہی کہ وہ پیر
 آویگا بسبب فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ کہ وہ پیر آویگا پس منتظر ہوں اسکا پیر آیا پس لینی لگا غلام میں ہی پس پکڑا ہی اسکو اور
 کہا مئی کہ البیہ لیجا اور لگا میں محکوم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونی چو زبانی محکوم میں محتاج ہوں اور میری ذمہ ہر نفقہ عیال کا ہی ہے
 نہ اور لگا میں پس ہم کہا مئی او سپر پس چو زبانی مئی راہ او کی ف اسبار شاہد کہ ہم کہا بسبب کہی اویس کی کہ پیر نہ آویگا اور لا ناہت ہو چکا تھا چو
 اور اسکا بیج ظاہر کرن حاجت کی زبان غیر صادق کی ہے: فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَعِيَالٌ أَفْرَحْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ
 قَالَ مَا أَنَا قَدْ كُنْتُكَ وَسَيَعُوذُ فَرَصَدْتُهُ فَنَجَّاهُ يَحْتُمُونَ الطَّعَامَ فَأَخَذْنَاهُ فَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْخَرِيفَةُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ أَتَاكَ
 أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ
 الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تَضُمَّ
 تَحْلِكَ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمْتُ
 أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُونِي اللَّهُ بِهَا قَالَ أَمَّا إِنَّهُ صَدِّقُكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تَخَاطَبَ مِنْهُ
 مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَلِكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا میں یا رسول اللہ شکایت کی کہ دینی حاجت سخت کی اور عیال لاریں ہیں ہم کہا یا نبی اور چہ چوڑی دینی راہ او سکی میں سبب
 عہدا و سبکی کہ پہرہ آؤنگا پس فرمایا خبر دار ہو تحقیق اوستی جہوت بولانجی یعنی اسین کہ پہرہ آؤنگا اور پہرہ آؤنگا وہ پس منظر راہین و سکا پہرہ راہیں لین غلہ
 سی پہر کہ راہی او سکو اور کہا میں البتہ لیجاؤنگا میں منجھو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ اخیر ہی تین مرتبہ کہ تحقیق تو کہتا ہی میں میرا نیجا
 اور پہرہ راہی تو کہا اوستی چوڑی و منجھو سہلاؤنگا میں منجھو کشتی کلمی نفع دیکھا منجھو اللہ سبب و کلی جسوت کہ جگہہ کہ طرف چھوٹی دینی کی یعنی سون کی رہی
 پس اوستی آیتہ الکرسی اللہ لا الہ الاہو سکی القیوم بہا تنک کہ ختم کرو تم آیتہ کو یعنی وہو اعلیٰ اعظم تک پہرہ پس تحقیق ہمیشہ ہر جگہ اللہ کی طرف ہی نگہبان ہون
 فرشتہ اور زمین نزدیک ہونیکا تمہاری کوئی شیطان یعنی جن وانس سی واسطی اندہ دینی دینی و دنیوی کی صحیح تک پس چوڑی دینی راہ او سکی
 پس صحیح کی میں پہر فرمایا منجھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہا ہوا قیدی تیرا کہا میں کہ کہا قیدی نی یہ کہ سہلاؤی منجھو کشتی کلمی کہ نفع دی منجھو
 اللہ سبب و کلی فرمایا حضرت نی کہ خبر دار ہو تحقیق اوستی سچ کہتا ہی یعنی اس سہا میں اور وہ ہی چوڑی دینی اور باتوں میں جاننا ہی تو کس سے
 خطا سکرنا تھا تو تین رات سی کہا میں نہیں فرمایا یہ شیطان ہا یعنی صدقات کی ناقص کہ نیکی میں آبا تھا بغیر کی میں چہ چار سی نی و عَن
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبَّيْنا جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ
 قَوْعِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ الْيَوْمُ كَمْ يُفْتَحُ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمُ فَانْزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا
 مَلَكٌ نَزَلَ إِلَيَّ الْأَمْرُضَ لَمْ يَنْزَلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْبَشِرُ بِمُؤَرِّينَ أَوْ نَبَتْهَا لَمْ يُولُكُمَا إِنِّي قَبْلَكَ فَانْفَعَا الْكَلْبَا
 وَخَوَاتِنَهُمْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِمُفْرَدٍ إِلَّا أَنْصَحْتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام
 پہنچی ہوئی تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی جبرئیل نی آواز دروازہ کہلنی کیسی او پر کی طرف سی پس او ہا یا سراپا پس کہا جبرئیل نی پھر دروازہ
 ہی آسمان کا کہو لا گیا ابجی دن نہیں کہو لا گیا کہی مگر آج پس اندر او اس دروازہ سی ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نی یہ فرشتہ آؤرا طرف زمین کی
 نہیں اور اتر کہی مگر آج پس سلام کہا یعنی فرشتی نی حضرت کہو کہ خبر کیا خوشوقت ہونم ساتھ دوازہ کی کہ دبی گئی ہو تم وہ دونوں نہیں یا گیا کوئی نبی پہل
 تمسی سورہ النجم اور خاتمہ سورہ البقرہ کا نہیں پہنچی گا تو کوئی حرف ان میں سی مگر کہ دیا جاؤنگا تو نوک و سکا یا قبول کیجاؤنگی دعا میری نقل کی میں سلم نی
ف پس اور اتر یہ کلام راہ دیکھا ہی کہ سنا او سکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور سنا آیتہ نور و کلی ایجا نام نور اسلی ہوا کہ میرہ روشنی ہو گئی کہ چلیں گے گئی
 پہنچی والی اپنی کی قیامت کو اور خاتمہ سورہ البقرہ کا ظاہر تر ہی کہ مراد خاتمہ سی بشکوائی السلوٰت و مانی الارض آخر سورہ تک ہی چنانچہ کہتے ہی ہر
 یہی منقول ہی اور کوئی حرف سی مراد کلمہ ہی اور کلمی سین و طر حلی میں ایک نوہ میں کہ جن میں غابی مانند ابدان الصراط المستقیم اور غیر انک رینا
 اور سوائی انک کی اور دوسری کلے نقطہ حمد و ثنا کی میں پس جو کلمہ دعا کا ہی ہر جگہ آواجا و لگا وہ چیز کہ اس کلمی میں ہی اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا ہر جگہ ہی گا

لَهَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ فَحَسْبُكَ اسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعودی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھی
 ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن میں ہی پس اس کی عوض ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کی یعنی ہر حرف ہر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں
 کہتا ہیں کہ سارا لام ایک حرف ہی البتہ ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور تیس ایک حرف یعنی الم کہ کہی ہیں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نفل کی
 یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کہ **وَحِينَ الْحَارِثِ الْأَحْوَرِ قَالَ قَرَأْتُ فِي السَّجْدَةِ**
قَالَ النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْكَادِبِ فَقَالَ عَلِيٌّ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ وَقَدْ فَعَلْتُهَا قُلْتُ لَمْ قَالُوا مَا لِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَكَاذِبُوا قُلْتُ مَا أَخْرَجَهُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قُلْتُكُمْ وَخَبَرُ مَا
بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ بِالْهَرَبِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَارِ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ اتَّبَعِيَ الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَصْلَهُ اللَّهُ وَ
هُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَسْتِ
وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْفَعُنِي نَحَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهُ إِلَيْهِ إِذَا سَمِعْتَهُ حَتَّى قَالَ
إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا نَابِهٌ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أَجَرَ وَمَنْ
حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
 وقال الترمذی هذا حديث اسنادہ جھوٹا و فی الحارث مقلد اور روایت ہی عمارت
 اعمر یعنی کانسی کہا کہ گندرامین مسجد میں سجدا کو فہمیں لوگوں پر کہ میٹھی ہی پس ناگیاں لوگ شغل میں بیچ باتوں میں ملے کہ یعنی قصوں وغیرہ میں
 اور چوڑی تہی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا میں حضرت عائشہ کی پاس پس خبر دی تھی او کو پھر فرمایا حضرت عائشہ کی کیا تحقیق کی اور نہوں نے یہ بات
 یعنی چوڑی یا نہوں نے قرآن اور شغل ہوئی بیفائدہ یا تو نہیں کہا میں کیا ان فرمایا حضرت عائشہ نے خبردار جو تحقیق سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سننے والی تھی خبردار جو تحقیق ہوگا فہم یعنی خلاف واقع ہوگا لوگوں میں اور میری ذہاب لکھا لکھی کہا میں کس طرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ
 فرمایا کتاب اللہ یعنی طواریح کا اوس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ ہر دسین خبر ہی پہلوں تہا کی یعنی لکھی استو کی خبریں اور خبر ہی اوپر کی کچھ تہا کر
 ہی یعنی غلامتیں قیامت کی اور احوال قیامت کی اور اوسین حکم ہی اوپر کی کہ واقع ہی درمیان تہا ہی یعنی کفر اور ایمان اور طاعت و گناہ اور
 حلال حرام اور تمام شرائع اسلام کی اور معاملات آپس کی وہ فرق کرنا والا ہی درمیان حق و باطل کی نہیں یہود جس منکر نے چوڑا قرآن کو
 ہلاک کر دیا او سکوا اللہ اور جس نے جو مذہب ہی باہت اس کی غیر میں یعنی کتاب بوغیٹ و غلو میں کہ نہیں نکال گئی قرآن سے اور نہ موافق ہیں ساتھ و سکی
 کہ وہ کر گیا او سکوا اللہ اور وہ سکی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الہی کا اور وہ مذکور ہا کہمٹ و ردہ راہی سیدی اور وہ ایسا ہی
 کہ نہیں کچھ جو میں بسبب تبلیع اس کی کو خدائیں جن سے طرف باطل کی اور نہیں ملین ساتھ و سکی زبان میں اور نہیں سیر ہوئی اوس سے ظلم اور نہیں
 چنانا ہونا بسبب کثرت مزاولت کی اور نہیں تمام ہوئے عجائب و سکی اور وہ ایسا ہی کہ نہ وقت کیا جنوں نے اوس وقت کہ سنا او کو یہاں تک کہ تحقیق ہمیں
 سنا قرآن عجب اہ بنا تا ہی طرف ہدایت کی پہل ایمان لائی ہم ساتھ و سکی جس کی موافق اس کی اوس سے کچھ اور جس نے عمل کیا ساتھ و سکی ثواب
 دیا جا و لگا اور جس نے حکم کیا ساتھ و سکی یعنی درمیان لوگوں کی انصاف کیا اور جس نے بلا یا یعنی خلق کو طرف و سکی یعنی طرف ایمان لائی اور عمل کر نیکی
 اور سہراہ و کہا یا کیا طرف سیدی راہ کی نفل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اس کی چھوٹی ہی اور عمارت میں گفتگو کر
 ہی یعنی وہ چوڑی ف جس منکر نے چوڑا قرآن لکھوئی ایمان نہ لایا او سہراہ و عمل کیا او سہراہ و ہلاک کر گیا او سکوا یا تو کر گیا گردن او سکی جہل میں

فَاجْلِ جَدَّاهُ وَحَرَمَ حَرَمَهُ اللَّهُ اجْتَنِبْهُ وَشَقَّعَ فِي عَشِيرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كَلَامُهُ قَدْ جَبَّتْ لَهُ الْكَادِرَةُ فَانْجَلَتْ
وَالْزَمْدِيُّ زَابَنٌ فَكَبَّرَ وَاللَّامِي وَالْقَرْمِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمٍ الرَّادِيُّ لَيْسَ هُوَ بِالْقَرِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ
اور روایت ہی حسنت علیٰ منہی کہ کہا جس شخص نے کہ بڑا قرآن پیر یاد کیا اور سکوا اور حلال بنا حلال ہو سکے اور حرام بنا حرام ہو سکے اور داخل کر لیا
اور سکوا اور مشیت میں یعنی اول باب میں درج قبول کر لیا اور کسی شفاعت سے حق میں شخص کو گہرا والوں کی سب سے ہی ہوئی کہ وہ جب تک
وہ اہل و عیال کے معنی فاسق اور لائق روزِ نکاح ہو گیا نفل کی بیعت اور تہندی و رابن جہا اور دارمی نے اور کہا تہندی کی کہ یہ حدیث غریب ہی
اور حفص بن سلیمان راوی نہیں قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں وَحَسَنَ آتِیْ تَرْوِیْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا بِنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ ثُمَّ الْقُرْآنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا وَابْتِغَاءُ سَبْعُ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ
الَّذِي أُخْطِیَتْهُ سِرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّاسُ مِنْ قَوْلِهِ مَا أُنْزِلَتْ وَكَمْ يَدَّ كُرَاتِي بَنُ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کی سطر خسی پڑھتی ہو
ختم یعنی کیا پڑھتی ہو نماز میں پس ہی سورہ فاتحہ پیر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی و سنان کی کہ جان میری و سنان ابی نہیں
اور تہدی گئی تور تہذیب و تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں
اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہو نہیں و نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے
حسن صحیح ہی و تحقیق مثالی اور قرآن عظیم کی پہلی فصل میں ہوئی ہی وَحَسَنَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَؤْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لَمَنْ تَعْلَمُ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جَرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكَ الْقُرْآنِ
كُلُّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعْلَمُهُ قَرَأَهُ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جَرَابٍ أَوْكِي عَلَى مِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں
وہ اہل و عیال کے معنی فاسق اور لائق روزِ نکاح ہو گیا نفل کی بیعت اور تہندی و رابن جہا اور دارمی نے اور کہا تہندی کی کہ یہ حدیث غریب ہی
اور حفص بن سلیمان راوی نہیں قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں وَحَسَنَ آتِیْ تَرْوِیْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا بِنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ ثُمَّ الْقُرْآنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا وَابْتِغَاءُ سَبْعُ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ
الَّذِي أُخْطِیَتْهُ سِرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّاسُ مِنْ قَوْلِهِ مَا أُنْزِلَتْ وَكَمْ يَدَّ كُرَاتِي بَنُ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کی سطر خسی پڑھتی ہو
ختم یعنی کیا پڑھتی ہو نماز میں پس ہی سورہ فاتحہ پیر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی و سنان کی کہ جان میری و سنان ابی نہیں
اور تہدی گئی تور تہذیب و تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں
اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہو نہیں و نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے
حسن صحیح ہی و تحقیق مثالی اور قرآن عظیم کی پہلی فصل میں ہوئی ہی وَحَسَنَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَؤْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لَمَنْ تَعْلَمُ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جَرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكَ الْقُرْآنِ
كُلُّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعْلَمُهُ قَرَأَهُ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جَرَابٍ أَوْكِي عَلَى مِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں
وہ اہل و عیال کے معنی فاسق اور لائق روزِ نکاح ہو گیا نفل کی بیعت اور تہندی و رابن جہا اور دارمی نے اور کہا تہندی کی کہ یہ حدیث غریب ہی
اور حفص بن سلیمان راوی نہیں قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں وَحَسَنَ آتِیْ تَرْوِیْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا بِنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ ثُمَّ الْقُرْآنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا وَابْتِغَاءُ سَبْعُ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ
الَّذِي أُخْطِیَتْهُ سِرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّاسُ مِنْ قَوْلِهِ مَا أُنْزِلَتْ وَكَمْ يَدَّ كُرَاتِي بَنُ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کی سطر خسی پڑھتی ہو
ختم یعنی کیا پڑھتی ہو نماز میں پس ہی سورہ فاتحہ پیر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی و سنان کی کہ جان میری و سنان ابی نہیں
اور تہدی گئی تور تہذیب و تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں اور تہذیب میں
اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہو نہیں و نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے اور نفل کی کہ تہندی نے
حسن صحیح ہی و تحقیق مثالی اور قرآن عظیم کی پہلی فصل میں ہوئی ہی وَحَسَنَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَؤْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لَمَنْ تَعْلَمُ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جَرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكَ الْقُرْآنِ
كُلُّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعْلَمُهُ قَرَأَهُ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جَرَابٍ أَوْكِي عَلَى مِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں سیکہ قرآن میں

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابیہرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ پڑھی تم کہ او کو سورہ
مؤمن کہتی ہیں ایسا نصیر نکال دے اور ایسا کہ کسی وقت صبح کی محفوظ پڑھتا ہی سبب سے کہ تم کی یعنی سیلانات و بیات ظاہر و باطن کہ کسی شام نکال دے
جو پڑھی انکو وقت شام کی محفوظ پڑھتا ہی سبب سے کہ تم کی یعنی سیلانات و بیات ظاہر و باطن کہ کسی شام نکال دے
ایسا نصیر نکال دے مذکور ہوں ہی تم نے یہاں کتاب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر خاتم النبیین و کتاب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر خاتم النبیین
وَعَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمْعَ
وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ حَتَّى يَخْتَمَ بِهِمُ اسْمُؤَةَ الْبَقَرَةِ وَكَانَ الْقُرْآنُ فِي ذِكْرِ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَيَقْرَأُ الشَّيْطَانُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ثعمان بن کثیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم فی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے کہی کتاب یعنی حکم کیا فرشتوں کو ساتھ کہی قرآن کی لوح محفوظ میں پہلے پیدا کرنی آسمان و زمین کی و پھر ابرہس
اور تارین و س کتابت ہی روایتیں کہ تم کیا ساتھ وکی سورہ بقرہ کو یعنی آسمان رسول سی آخر تک و جس مکان میں پڑھی جہاں کہیں
تیرے نام نہیں مذکور ہوا اس کی شیطاں نقل کی یہ ترمذی اور دارمی فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث غریب ہی و وَكَانَ آدَى الذِّكْرِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ حُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ پڑھی تین آیتیں اول
سورہ کہف کی بجایا جاوے گا فتنہ دجال کیسے نقل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی و پہلے فصل میں ایک حدیث ابودرداء سے
گدڑی کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورہ کہف کی بجایا جاوے گا دجال سی پس ایک جمع کی تو وہاں بیان کی گئی ہی اور دوسری و جمع
کی یہ پڑھی ہو سکتی ہی کہ اول آیتوں یا ذکر تک یہ خاصیت مرتب ہوئی ہو بعد از ان از او وسعت فضل کی تین آیتوں کی پڑھنے کی یہ خاصیت
پڑھی ہو اللہ علم و ح وَكَانَ آدَى الذِّكْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ
لَيْسَ وَمَنْ قَرَأَ لَيْسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ يَقْرَأُهَا قِرَاءَةً الْقُرْآنِ حَشْرَ قَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت اس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق و شے برتر کی دل ہی اور
دل قرآن کا لیس ہی اور جو شخص کہ پڑھتا ہی اس کتاب ہی اللہ واسطی وکی سبب سے ہی اس کی کی ثواب پڑھی قرآن کا دل بال نقل کی یہ ترمذی اور
دارمی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریب ہی و دل قرآن کا یعنی خلاصہ و مکالمات ہی اسلی کی احوال قیامت کی و اور در مقام صلوات و قرآن کی
اس میں کہ میں ہر و وَكَانَ آدَى الذِّكْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَأَ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ
يَخْلُقَ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ حَتَّى يَخْتَمَ بِهِمُ اسْمُؤَةَ الْبَقَرَةِ وَكَانَ الْقُرْآنُ فِي ذِكْرِ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَيَقْرَأُ الشَّيْطَانُ
لَا يَخْلُقُ تَحْتَ هَذَا وَطَوْنِي لَا كَسَنَةً تَكْتُمُ بِهَذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابیہرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم فی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پڑھی سورہ اولیس پہلے پیدا کرنی آسمان زمین کی پھر ابرہس پس جبکہ سافر شتون فی قرآن یعنی پڑھنا انکا کہا
خوشحالی ہی واسطی اس است کی کہ او تاراجا و لگا یہ قرآن یعنی یہ دونوں سو تین و پھر اور خوشحالی ہی واسطی اول دن و لون کی کہ او تاراجا و لگا یہ
یعنی یاد کر لگی اور حافظت کر لگی اسکی و خوشحالی ہی واسطی اول دن و لون کی کہ پڑھیں گی یہ قرآن نقل کی یہ دارمی فی و پڑھیں یعنی ظاہر کرین یہ
سو تین و در بیان کیا ثواب تلاوت انکی کا یا سمجھا یا و لگا و یعنی فرشتوں کی شہین و راہبام کی و لگو حنی انکی اور کہا اس جملہ کہ حکم کیا بعضی فرشتوں کو

من مسود حکم کرنی اپنی بیوی کو کہ بڑھن بہ سورہ ہر شب میں نفل کہیں ہیندہ ولون حدیث میں پہنچی فی شب لاہان من فت فافہ کی معنی ہیں کتابا
 اور جامعہ تفسیری معنی یہ ہیں کہ نہیں ضرر کرنی اوسکو محتاجا بیک سبب سکی کہ دیا جاتا ہی سبب سکی کہ دیا جاتا ہی
 فراخی بیک اور عزت رب کی اور فکل اعتمادا و سپر سبب فائدہ و دنیا بیک معانی اس سورہ کسی اور جاتا چاہی کہ شارع فی رغبت دلالی ہیں
 عباد و نفل کہ موثر و رافع ہر مورد دنیا کی میں بھی کہ حال ہونا اود کا معنی دین بن تا بہ تقدیر شمول ہوں عبارت میں جس طرح کہ ہوں غ
 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْتُ هَذِهِ السُّورَةَ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَا يَكُنْ إِلَّا وَرَاءَهُ أَحَدٌ
 اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست کہتی اس سورہ کو مروج اسم ربکا لاطلی ہی نفل کی ہیلہ حمدنی فت
 دوست کہتی ہی حضرت اسکا سہلی کہ سین پہلے ہی اِنَّ بِلَاغِي الْحَقِّ لَاحْتِاجُ لَدَوْلِي صَحْتِ ابراہیم موسی کہ یہ شاہدی اور حق ہوں قرآن کی اور رد
 ہی مشرکوں اور اہل کتاب اور روایت ہی ابو ذر ہی کہ کہ کہانی یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کی صحیفہ میں فرمایا ہیں تمام مثالیں کا
 بادشاہ سلاطین قرآن فریب غور و دنیا میں تحقیق نہیں مہی بیجا تجھ کو تاکہ جمع کری دنیا بہت سی و لیکن بیجا مہی تجھ کو کہ کچھ تو دعا مظلوم کی ہے کہ میں
 نہیں رو کر یاد مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جہنم کا دوسین عقل ہی یہ کہ ہوں اسطی و سکی چار اوقات ایک وقت ہو کہ سنا جات
 کری اوسین یل پہنچی ہی اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کری اوسین نفس اپنی ہی اور ایک وقت ہو کہ تفکر کری اوسین پنج صحت خدا کی اور ایک وقت
 رکھی اپنی حاجت یعنی کہانی اپنی وغیرہ کی لہی اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ نہ مطلع کر نہ الا اور اسطی میں چیز و سکی و سکی توشہ تیار کرنی معاد کی بابت
 کرنی معاش کی بالذات و دنیا بیک غیر حرام ہی اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ ہونا سائندہ رانی اپنی کی توجہ ہوا الہی پر بحفاظت کر نہ الا اور اسطی زبان
 اپنی کی اور جسی محاسبہ کیا کلام اپنی کا اعمال اپنی ہی کہ ہو گا کلام اوسکا نہیں کلام کر نیک اگر ضروری عرض کیا مہی یا رسول اللہ پس کیا ہی صحیفہ
 موسی کی میں فرمایا ہیں عبرت میں تمام یعنی ڈرائیک بائیں کہ تعجب کرتا ہوں میں و اسطی و سکی کہ نقین کرتا ہی موت کا پہرہ و خوش ہی ہوتا ہی تعجب
 کرتا ہوں میں و اسطی و سکی کہ نقین کہی آگ کا اور ہر ہوشی بھی اور تعجب کرتا ہوں میں و اسطی و سکی کہ نقین کری سا بہتہ تقدیر کی اور ہر و رخ و ہوا ہی ہر
 طلب کرنی معاش کی میں تعجب کرتا ہوں میں و اسطی و سکی کہ کہی نیا کو اور فتناب سیکو اور ہر اطمینان کری طاعت و سکی تعجب کرتا ہوں میں و اسطی
 و سکی کہ نقین کری حساب کل کی دن اور ہر عمل کر ہی وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَوْ أَتَلَا مِنْ ذَوَاتِ الرَّفْعِ كَبُرَتْ سَيِّئِي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغُلْظَ لِسَانِي قَالَ قَافِرًا
 تَلَا مِنْ ذَوَاتِ لَحْمٍ فَقَالَ مِثْلَ مَا لَيْتَهُ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ فِي سُورَةِ جَا مِعَةٍ قَافِرًا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتَّى فَرَعْنَا مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا
 ثُمَّ أَذْهَبَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ تَرَ فِي سُورَةِ زُورٍ آخِرَهُ
 وَأَبْرَدًا وَكَأَنَّ رَوَاةً ہی عبد المدین عمرو ہی کہ کہ آیا ایک شخص رو برو ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا پڑا و تجھ کو یا رسول اللہ پس
 بڑھن سوزن او میں ہی کہ سبک اول میں رہی کہانی ہوی عمر میری اور سخت ہی دل میرا مہی غالب ہی اوسپر ہی حافظ کی اور کثرت لسان
 کی اور سوزی ہی بان میری یعنی کلام اللہ میں یاد ہو سکا خصوصاً میری سورہ فرمایا ہی اگر وہ نہیں پڑہ سکتا پس بڑھن سوزن او میں ہی کہ اول
 او کی لحم ہی یعنی یہ چوٹی میں بہت بڑی پہر کہا اوسنی مانند پہل کہانی کہا اوس شخص فی یا رسول اللہ پڑا و تجھ کو ایک سورہ جامعہ یعنی حسین ہوں
 بہت سی بائیں پس پڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سورہ افاززلت یہاں تک کہ فارغ ہوی اوس ہی یعنی تمام سورہ پڑی پس کہا

اوس شخص نے قسم ہی اوس بات کی کہ یہ سچا نیکو سا تہمت ہے کہ نہ زیادہ کرو لگا میں سپہ بونی اور پیکر کفر اور سیکلی کہی سپہ بونی سپہ بیدار علیہ السلام
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سرزد پائی اس شخص دو بار فرمایا نفل کی بہت احمد اور ابو داؤد نے جن سوروں کی سری پر کتاب

سورۃ یٰسین اور سورۃ انفار لیت جامعہ اسلامی ہی کلا میں ایک آیت جامعہ ہی میں مثل مشعل ذرۃ خیر اور دین مثل مشعل ذرۃ شر اور آمین
چیز میں کرنی نہ کرنی کی آئین پر وعظ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا یَسْتَطِیْعُ أَحَدُکُمْ
اَنْ یَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَّا یَسْتَطِیْعُ
اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَأَ اَلْحَمْدَ الشَّاکِرُ رَوَاهُ الْبُیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہ کیا نہیں طاقت رکھتا ایک تمہارا یہ کہ پڑھی ہزار آیتیں ہر دن میں عرض کیا صحابہ فی کون طاقت رکھتا ہی یہ کہ پڑھی ہزار آیتیں
ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہی فرمایا کیا نہیں طاقت رکھتا ایک تمہارا یہ کہ پڑھی سورۃ البکھر الشاکر نفل کی یہ پڑھتی فی شعب الایمان میں
فت لیس اگر یہ سورہ پڑھی تو ثواب پڑھنی ہزار آیتوں کا پاتا ہی ایسی کہ اس میں بی شبہ دلائل ہی دنیاوی اور دینی دلائل عینی میں اور حکم
سعید بن المسیب فرماتا کہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى لَهُ بَابًا
قَصْدًا فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى لَهُ بَابًا قَصْدًا فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّاتٍ بَنَى لَهُ بَابًا ثَلَاثَةً قَصْدًا
فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِذَا اَلْکَکَرْتُ فَاَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوْسَمُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی سعید بن مسیب سی بطریق ارسال
کی نفل کی یہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھی قل هو اللہ احد سو بار باری باری وکیل ہی سبیل وکیل ایک محل بیست بار و جو پڑھی بیس
بار باری جانی ہر دن وکیل ہی سبیل سو بار وکیل بیست بار اور جو پڑھی اسکو بیس بار باری جانی ہر دن وکیل ہی سبیل پڑھنی وکیل ہی
محل بیست بار یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطاب کی فی قسم ہی خدا کی باحوال اللہ سو وقت بہت بنا میں کی ہم محل اپنی یعنی جب یا ثواب ہی تو ہمیشہ پڑھ
گی اسکو بہت ہی محل میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ اللہ سبب فراموشی اس ہی یعنی ثواب و فضل و سکا بہت فراموشی ہی پس غبت
کروا و یومین و توجب کرو نفل کی یہ داری و وعظ الحسن فرماتا کہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ قَرَأَ
فِی لَیْلَةٍ مِائَةَ اَیَّاتٍ لَمْ یُحَاجَّہُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِی لَیْلَةٍ مِائَةَ اَیَّاتٍ کَتَبَ لَهُ قُرْآنٌ لَیْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ
فِی لَیْلَةٍ خَمْسِمِائَةَ اَیَّاتٍ اِلَی الْاَلْفِ اُحْبِبَہُ وَلَوْ قَطَطًا مِّنَ الْاَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقَطَطُ
قَالَ اَشَاعَشَدَ الْفَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی حسن سی بطریق ارسال کی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی فرمایا جو شخص کہ پڑھی بیس رات کی سو آیتیں نہیں جیگر لگا اوس ہی قرآن و سلا تبار و جو شخص کہ پڑھی اتن دو سو آیتیں لگا جانا ہی
و سلا وکیل ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھی اتن پانچ سو آیتیں ہزار تک صبح کرنا ہی اسحال میں کہ ہونا ہی وکیل ہی بقدر قطار کی ثواب
عرض کیا صحابہ نے کیا ہی قطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درجہ ہزار نفل کی داری فی نہ نہیں جیگر لگا اتم یعنی قرآن جیگر لگی گا اور دشمن جیگر
اوس کسی کا کہ نہ پڑھی اسکو اور ملازمت نہ کری و سپہ پس پڑھنا سو آیتوں کا شب کو بیس دفع و دشمنی قرآن کی اور اداسی حق اور سیکلی اوس شب میں
کافی ہی اور جانا چاہی کہ جیگر لگا قرآن کا و سبب ہی ہوگا ایک سبب پڑھنی کی اور ایک سبب عمل کرنیکی پس سبب پڑھنی کی جو جیگر لگا و
تو پڑھنی ہی دفع ہوگا اور سبب عمل کرنیکی جو جیگر لگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھنا اور عمل ہی کریگا بالکل اسکی جیگر

اور کتاب فی التفسیر ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی مرین وارد ہو یا ہی کہ ملبیس علیہ اللغۃ کو اپنی عمر میں نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنے کا پکارا
 چار بار اتفاق پڑا اول دس وقت کہ دسپر گشت ہوئی اور دوسری جبکہ دسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نبی ہوئی اور چوتھی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور پانچویں کتاب لثواب میں لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت دیر پیش ہو جاوے گی کہ فاتحۃ الکتاب
 پڑھی اور بعد شتم کر نیکی حاجت چاہی اور شنبائی فی شعبی سہی دایت کیا ہی کہ ایک شخص دلکی پاس یا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی فی او سکو
 کہا کہ بیکو لازم ہی کہ ساس القرآن پڑو کہ درد کی جگہ نہ کم کر دینی کہا کہ ساس القرآن کیا ہی شعبی فی کہا فاتحۃ الکتاب اور پچ اعمال پھر شنبائی
 کی مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واصلی مطلب کی پڑھنی چاہی اور اسکی دو طریق ہیں ایک تو یہی کہ بامین سنت فجر اور نماز فرس کے
 میں ہم اسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہ لام احمد کی ملا کر کتاب لیس یا چالیس دن تک پڑھی جو مطلب کہ ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر شفاء امیر زکریا
 یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اور سر میں رضی و سحر زدہ کو بلا دی اور دوسری یہ کہ نوچندی اتوار کو در میان سنت اور فرض فجر کی فی قید
 ملائی ہم کی ساتہ لام کی ستر بار پڑھی بعد ازاں ہر روز دس وقت پڑھی اور دس دن بار کم کرنا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہوگا اور اول مہینہ میں مطلب
 ہو فیہا والا دوسری تیسری مہینی میں اسطرح کری اور کہنا اس سورہ کا جین کی بیانی پر ساتہ گلاب مشک زعفران کی پیر ہو کہ پلانا اسکا
 واصلی شفاء امراض منہ منکی چالیس روز تک مجرب ہی اور انتون کی درد اور سرد سرد و شکم اور درد روون کی لی سات بار پڑو کہ دم کرنا اسکا
 مجرب ہی اور سورہ بقرہ کی بھی بہت تفصیل آئی ہی صحیح مسلم میں اس برن ایک سی منقول ہی کہ جب ہم میں کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑو لینا تو اسکو
 ہم میں غلط جادہ پیدا ہوئی چنانچہ ایک اور دایت میں آبا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بھی جیتی تھی اور نین امیر میں ترد و ہا برباک
 لشکر والو کو اپنی سامنی بالاکر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی پڑھنی ہی ہر ایک کو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی
 پہنچی کہ عمر میں سب ہی چھو تا تھا اس ہی بھی پوچھا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی یاد رکھتا ہی تو عرض کیا فلاں فلاں سورہ اور سورہ بقرہ ہی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ ہی یاد رکھتا ہی عرض کیا کہ ان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہی وہ اس وقت ہی فی مشی اللہ بایا
 روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب فی سورہ بقرہ کو ساتہ حنائی اور دقائغ اسکی بارہ برس کی عرصہ میں پڑا اور ختم کی روایت
 اونٹ کو فوج کو کرطعام وافر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد رکھو کہ لایا اور حضرت ابن عمر ہی منقول ہی کہ اٹھ برس تک سچ پڑھنی سورہ بقرہ
 کی وقت کیا اور بعد اٹھ برس کی ختم کی غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی روئی نزدیک سورہ بقرہ کی نکتہ ہی تھی کہ سورہ بقرہ ہی نہ کہتی تھی اور خواص مجرب
 اس سورہ کیسی یہی کہ جس موسم میں چچو کو چچاک نکلتی ہی جیسر لکی عافیت منظور ہو اسکی روبرو ہمارو تہہ اس سورہ کو تجوید و عزیل ہی پڑو کہ
 دم کر ہی اور دہ لڑکا ہی ہمارو تہہ ہو فصل الہی ہی دس لڑکیا اسکی چچاک نہیں نکلتے کے اور اگر نکلی گی بھی تو انجام بخیر ہوگا
 لیکن شرط یہ ہی کہ جس وقت پڑھنا اس سورہ کا شروع کری تو اڑائی یا ٹو چاول درد ہی اور کہنا ڈاوسپر ڈالکر اسی مجلس میں کسی سختی کو کہنا
 یعنی ہی تمام ہو اکلام سولانا عبد الغفر زح کا کہ ایہ شروع ہوتا ہی ترجمہ و تشریح کی حدیثوں کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی یاد کری
 دس آیتیں اول سورہ کہت کی بچا یا یا و بگافنہ و جال کیسی اور ایسی ہی چچاک و شخص کہ یاد کرے گا دس آیتیں اس سورہ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑھنا
 سورہ کہت کی دس آیتیں فت سنیک بچا یا یا و بگافنہ و جال کیسی اور جو کوئی پڑھنا خاتمہ و سکا وقت سنیک ہوگا اسکی ایی نور نزدیک قرآنہ و سکی
 سی قدم اسکی تک دن قیامت کی اور ایک دایت میں ہی کہ جسی پڑھی سورہ کہت دن جمعہ کی ہوتا ہی کفارہ اسکی ایی دوسری جمعہ تک اور
 ایک دایت میں ہی کہ جس گہر میں چری جاوی سورہ کہت نیکل نخل ہوا و نین شیطان دس ات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جسے

پیرین چار گشتین سچی عشاقی پڑھی پہلی دو گشتوں میں غل بابیہ الکافرون اور قل ہوا صد احدا اور اخیر کی دو گشتوں میں تبارک الذی اور التہنیز لکھنا
 لکھنا جانا ہی و سکی لی ثواب نند چار گشتوں کی کہ علیہ القدرین پڑھی اور ایک روایت میں ہی کہ جسٹی پڑھی تبارک الذی اور التہنیز لکھنا و در میان
 مغرب و عشا کی پس گویا کہ قیام کیا الیہ القدرین اور ایک روایت میں کسب نفسی کہ جسٹی پڑھی ات کو التہنیز لکھنا و تبارک الذی کہ جسٹی پڑھی جانی میں
 او سکی لی ستریک بیان اور دو گشت جانی ہزن اوس سی ستریک بیان اور پندرہ گشت جانی میں و سکی لی ستر و جی اور ایک روایت میں ہی کہ جسٹی پڑھی التہنیز
 اور تبارک الذی رات میں لکھنا ہی و سکی لی الصدقانی ثواب نند ثواب علیہ القدرین اور روایت کی ابن خریس و ابن مردودہ و خطیب و
 یونقی فی ابی بکر صدیق رضی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ سورہ لیل میں کہ جسٹی گئی ہی تورتہ میں معصہ کہ شتمل ہی پہلا لیلون نیا
 اور آخرت کی لکھنا اپنی پڑھی و ایک لی و در دو گشت اوس سی مصیبت دنیا و آخرت کی و دفع کر گئی اوس ہی ہوا آخرت کی اور نام کہا گیا ہی
 اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرنی ہی کہ فرود کو دفع کرنی ہی پڑھنی والی اپنی ہی ہر برائی اور رو کر گئی ہی و
 ہر حاجت جو کوئی پڑھی اسکو برابرونی ہی او سکی لی پس چونکہ اور جو کوئی سنی کو پڑھا بہوتی ہی او سکی لی ہزار رات تبارک الذی فی سبیل اللہ
 چار و ہزار و جو کی لکھنا پڑھی ہو سکے و سکی لی اند ہزار و ائین و ہزار و ہزار لکھنا اور ہزار رات تبارک الذی اور لکھنا
 ہی ہر گشت اور دو گشت اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ دوست رکھنا ہونین کہ سورہ لیس میری دست کی ہر لکھنا
 و لمین ہوا و فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جسٹی دعا و است کی او پڑھنی لیس کی ہر رات پڑھا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی کہ جسٹی پڑھی لیس دل و مزین رو کی گشت جانی ہزن حاجتوں و سکی اور ابن عباس سنی کہ کہا جسٹی پڑھی لیس وقت صبح کی دیا جانا ہی آسانی اور سکون
 شام تک و جسٹی پڑھی لیس دل و مزین دیا جانا ہی آسانی اوس ات کی صبح تک اور یہی فی روایت کی ابی قلابی کہ کہا جسٹی پڑھی لیس
 مغفرت کی جانی ہی او سکی اور جسٹی پڑھی حالت بیوک میں سپہ بوجا نا ہی و جسٹی پڑھی لیس اسما لین کہ راہ ہوا ہوا تبارک الذی اور سنی پڑھی
 بہ اسما لین کہ جانا و اسکا جانا رہتا پالسا ہی و سکو اور جسٹی پڑھی بہ وقت کہا نیکی کہ درتا ہوا نیکی کہانی سی کفایت کر گئی او سکو اور جسٹی پڑھا اسکو
 نزدیک است کی آسانی کی جانی ہی او سپہ اور جسٹی پڑھا اسکو نزدیک عورہ کی کہ دشوار تھا او سپہ ہونا سچا آسانی بنوئی ہی او سپہ اور جسٹی پڑھا اسکو سپہ
 گویا کہ پڑھا قرآن گیا رہا و او سپہ جزیر کادل ہی اور دل قرآن کا لیس اور کہا مقیری فی پیش پیونچی تنکو کوئی چیز قسم خوف با سطلاب کی سلطان یا
 دشمن سی گر کہ پڑھی لیس لیس چیز دفع کیجا دی گئی تنسی سبب اسکی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جسٹی پڑھی لیس اور الصافات
 دل جمعہ کی پیر سوال کیا اللہ تعالیٰ سی دیتا ہی اللہ تعالیٰ سوال و سکا اور ابن عباس سی رعایت ہی کہ کہا تہی ہم چنانچہ قلغ ہوتا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ نمازی ساتھ کہتے سبحان ربک بل لغزہ عما یصنون آخر آیت تک کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسٹی کہ لکھنا
 نماز کی سبحان ربک بل لغزہ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ چنانہ پور کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسکو خوش لگی
 یہ کہ لی ثواب سپہ پور سی دن قیامت کی پس چاہی کہ ہی بہ آیت یعنی سبحان ربک بل لغزہ آخر مجلس اپنی میں جو وقت کہ راہ کر ہی اور جسٹی کہ اور
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فی دین مجکو صبح طول یعنی سات سو تین پڑھی کہ اول قرآن میں ہزن جگہ تورت کی اور درج مجکو
 اراات طواسین تک جگہ انجیل کی اور دین مجکو مابین طواسین کی حامیون تک جگہ پور کی اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیون کی اور فصل
 نہیں پڑھا و انکو کسی نیجی فی پہلی میری اور ابن عباس سی ہی کہ چیز کی پڑھی خلاصہ ہی اور خلاصہ قرآن کا حامیون ہزن اور سمرہ بن جندب سی
 ہی بطریق مرفوع کی کہ حامیون باغ ہزن باغون جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حامیون سات ہزن اور روز جزا کی

بھی سات آویگی ہر قسم انہیں سی کثیری پہلی ہر روز اسی پر اداں و روزانہ یمن سی کہی کی باہی نہ داخل کر اس واسطیٰ و سکو کہ ایمان رکھتا ہے گنہگار
 اور پڑھتا ہے مجھ کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر وقت کی لمبی پہلی ہی اوپیل قرآن کی حامین میں وہ بارخ میں زانی کر نیوان
 سیر کر نیوالی کہیں کہیں جو کوئی دوست کہی یہ کہہ چری باغون جنت کی میں پس چاہی کہ پڑھی حامین اور روایت کی جیہی فی شعبہ لا یران میں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سولی ہی یہاں تک کہ پڑھیں تبارک الذی اور ہم السجدہ اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑھی شب جمعہ میں ثم الدخان
 اور یس صبح کرنا ہی اس مالمین کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی لمبی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑھی حم الدخان شب جمعہ میں یا دن جمعہ میں
 بنانا ہی اوسکی لمبی اللہ تعالیٰ کہہ جنت میں اور ایک روایت میں ہی کہ جسی پڑھی سورہ وغان رات جمعہ کی صبح کرنا ہی اس حالت میں کہ مغفرت
 کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاوے گا اور سکا حور عین سی اور جو کوئی پڑھی سورہ وغان رات میں بخشی جاتی ہیں پہلی گناہ اوسکی نہ اور فرمایا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسی پڑھی الم تر زیل اور یس اور اقربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکی لمبی نور اور پناہ شیطانات سی اور نزل سی اور
 بلند کی جاوے گی اوسکی لمبی ورجی دن قیامت کی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی پڑھی اقربت الساعۃ ہر رات
 میں اور پناہ و پناہ اور سکا اللہ دن کہ وہ نہ دسکا مانند چودہویں رات کی چاند کی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ قاری
 سورہ حدید اور اذ وقعت اور الرحمن کا پکا راجا نا ہی بیچ ہونی والون آسمان زمین کی ساکنان فردوس یعنی بہ جنت فردوس میں کہ علی جنت ہی رہیگا
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ سورۃ الواقعة سورۃ النبی سی پس پڑھا سکو اور سکا اولاد ابی کو اور ایک روایت میں ہی کہ سکا اولاد سکو
 فی بیون ابی کوہ اور حضرت عائشہ سی ہی کہ کہا غور توں کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہا کیوہ کہ پڑھی سورہ واقعه اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی کہ جو کوئی پڑھی اخیر سورہ حشر کا پھر ہر جاوی اوس ات میں یا دن میں پڑھی و کچا و سکی اوس سی تمام خطائیں کی کی ہوں و حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فی ایک شخص کو کہ جب جگہ پڑھی طرف بچوں ابی کی یہ کہ پڑھی سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مرگیا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ جو شخص پناہ مانگی ساتھ اللہ کے شیطان سی میں یا پڑھی اخیر سورہ حشر کا پھر ہر جاوی اللہ ستر ہزار فرشتی کہ دفع کرنی ہوں دس سی شیاطین جہنم
 کو اگر رات کو پڑھتا ہی صبح تک دفع کرنی ہوں اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام تک دفع کرنی ہوں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسی پڑھی
 حشر کی اخیر آیتیں ات میں یا دن میں ہر روز اوس ات میں یا رات میں پڑھی جب ہوئی اوسکی لمبی جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ دوست
 رکھتا ہوں میں یہ کہ تبارک الذی بیچ دل ہر انسان کی است میری سی اور کہا عکرم بن سلیمان فی کہ پڑھنی یعنی قرآن سنجیل کی آگ پس جب
 پہنچا میں فی الضحیٰ کو کہا کہ اللہ کہہ نہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی اخیر کلام اللہ تک سلی کہ میں پڑھا عبد اللہ بن کثیر کی آگ پس جب پہنچا میں فی الضحیٰ تک
 کہا کہ یہ کہ اخیر کلام اللہ تک و رابن عباس فی ہی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس کہ حکم کیا ابی ابن کعب فی مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی فی
 کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ اذ لزلت برابر ہی آدمی قرآن کی اور العاویات پہنچا پڑ
 ہی آدمی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی پڑھی رات میں ہزار آیتیں لیگا اللہ تعالیٰ سی اسحال میں کہ وہ ہنستا ہوگا غر
 کیا کیا کہ رسول اللہ کون فوت رکھتا ہی ہزار آیتوں پر پس پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم التکاثر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہی دس فی ات کی کہ
 جان میری اوسک ہا ہنہ میں کہی یہ سورہ برابر ہی ہزار آیتوں کی اور روایت کی ابو شیح فی غلطہ میں و رابو محمد ہر قدی فی بیچ فضائل قل ہوا اللہ
 کی انس سی کہ کہنا ہی یہ جو خبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھا اور ہوں فی کہی ابوالقاسم پیدا کیا اللہ تعالیٰ فی ملائکہ کو نو ورجاب سی اور
 آدم کو کھانا ہسون سی یعنی کچھ شری ہونی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دھوئیں سی اور زمین کو پانی کی جہاگ سی پس خبر دی پڑ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آنی میری پاس جبریل چہی صورتہ میں پہنچی ہوی خوش اور کیا ای محمد علی علی نبی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ میری خبر
یہی نسب ہی اور نسب میرا قل ہوا اللہ جہی پس جو شخص کہ اوگیا میری پاس مست تیرسی اس حال میں کہ یہی ہوگی قل ہوا اللہ احد ہزار بار کہی ہوگا اور کو
نشان اپنا اور قائم کروں گا اور کو توڑ کر کے شل پہنچی اور شفاعت قبول کروں گا اور کسی شہر آدمی کو حق میں اول کو گوئیں ہی کہ وہ جب ہوگا عذاب و راگزہ
لازم کیا ہوتا یعنی اپنی نفس پہل نفس اللہ الموت تو نہ قبض کرتا میں روح او کی ہا اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص پڑھی بعد نماز جمعہ قل ہوا اللہ احد اور قل عوذ برب لفلک اور قل عوذ برب الناس سات سات بار پڑھا وہین کہتا ہی اور کو اللہ ربانی سی دوسرے
جمعہ تک اور ایک روایت میں ہی کہ جسنی پڑھی قل ہوا اللہ احد ہزار بار پڑھا ہی پڑھنا اور کا محبوبت طرف اللہ کی ہزار گھوڑوں بالکام و بازمین ہی کہ دہوی
فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور کعبہ جباری ہی کہ کہا جو کوئی پڑھی قل ہوا اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالیٰ گوشت و کیکو آگ پر اور کعبہ جباری یہی ہی آیا ہو
کہا جو کوئی مونہ لبت کرسی اچھڑے ہی قل ہوا اللہ و آیت الکرسی کی در سات رات و نہین جب کرسی خوشنودی اللہ تعالیٰ کی پڑھی اور ہوگا سائبہ انبیاء اور
اور بچا جاتا ہی شیطان سی اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑھی قل ہوا اللہ بعد زوال عرفہ کی ہزار بار پڑھا ہی اور کو اللہ کچھ لنگی اور ایک روایت
میں ہی کہ جو کوئی پڑھی اکو ہزار بار پس تحقیق مولیٰ لیا افضل پنا اللہ سی یعنی آزاد ہوا آگ سی اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑھی اکو دوسو بار پڑھا
اور کی ہی ثواب بالنسب و سبک عبادت کا اور ایک روایت میں ہی نہیں صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جب لکھ ج کیا حضرت علی کا حضرت فاطمہ سی منگا یا پانی
پر کل ڈالی اور میں پر لپکی علی کو سائبہ اپنی یعنی گہر میں اور چہرہ کا وہ پانی اکی گریبان میں اور در میان دولون و موند ہون و کی اور اللہ کی پناہ میں دیا
اور کو سائبہ پڑھنی قل ہوا اللہ احد اور قل عوذ برب لفلک اور قل عوذ برب الناس کی ہا اور ایک روایت میں ہی کہ جسنی پڑھی قل ہوا اللہ احد سو بار بعد نماز
صبح کی پہل کلام کرے کسی سی اور پنا جاتی ہون و کی ہی اور مدین علی چھام صدیقون کی باب ف باب ہی بیج بیان متعلق پہلی باب کے
الفصل الاول فی فضل پہلے عن ابی موسیٰ اشعریری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعاهدوا
القرآن فواللذی نفسی بیدہ لھو أشد تقصیاً من الذل فی عقیلہا متفق علیہ روایت ہی ابی موسیٰ اشعریری کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کہ قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تا کہ ہو لو نہیں پس قسم ہی اور سات کی کہ جان میری او کی تا ہمت میں ہی کہ اللہ قرآن جلد
نکل جاتا ہی یعنی سی نسبت اونٹ کی تھا اپنی ہی نفس کی یہ بخاری اور سلم نے یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سی غفلت کرسی تو اونٹ رسی میں
نکل بہا گتا ہی سیطری قرآن اگر نہ پڑا کری اسکا ذخیرہ کرے کہ تو اس نے نبی اور نبی میں نکل جاتا ہی یعنی جلد ہون جاتا ہوا لانا و عن ابن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتس ما لا حد ان یقول نسبت ایه کیئت و کیت بل نشی و
استند کرہ القرآن فذاتہ أشد تقصیاً من صدور الرجال من النعم متفق علیہ و زاد مسلم یعقلہا اور روایت ہی
ابن مسعود ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری چیز ہی و علی ایک و لکی یہ کہ کہی ہوں گیا میں آیت فلا فی اور فلا فی بلکہ یہ کہی کہ یہاں لگیا
اور یا کرتی رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانو لیا ہی سینہ لوگوں کی سی نسبت جبار یون کی نقل کی یہ بخاری اور سلم نے اور زیادہ کیا سلم نے کہ بند ہی ہوں سات
رسی اپنی کی ف ہوں گیا کہتا سلیبی من ہی کہ ولالت کرتا ہی اسپر کہ چڑھو دیا اور ہوں گیا میں سبب پروانی کی اور اس کہی میں کہ یہاں لگیا ظاہر
کہنا حضرت اور تقصیر کا ہی بیج حاصل کرنی اس سعادت ثمت کی ح و عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب لیل المعقلہ ان عاہد علیہا امسکھا وان اطلقھا ذہبت
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رضی سبکہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوای اسکی نہیں کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل شہ

والیکم که اوست بازگیا سائبه یا پندل که خبر گیری که بتا ہی او کی بتنا یا ہی و سکوادر که چو رو بتا ہی و سکو جاتا بتا ہی نفس کی یہ بخاری اور سلم
وَحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اشْكَلْتُمْ عَلَيْهِ فُلَوْكُمْ كُنْتُمْ
فَرَادَ الْخَلْقَ لَكُمْ فَعَقُّوْهُمُوْا عَنَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جذب بن عبد السلام کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر موقر ان جب تک کہ
خواہش کرن و سپردل بتا پس جسوقت کہ ابین مختل ہوئی مختل ہو ملال و تصرف دل و تاپس کہی ہوا و س یعنی ہر بتا موقوف کر نفس کی
یہ بخاری اور سلم کہ ابین کہ جس زمین کہ ان کی ترہ ہر بتا افضل ہی ہر حضور کہ ہر ہی لیکن یہاں ایک نکتہ ہی آدمی کو چاہی کہ
عادت کرن و نفس ریاضت فی التابت ہر ہی سی ملال آدمی بلکہ خوشی یاد ہوا ہی کابل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہیں کہتی بجا کول
ہو جائین ایک تو ایسی ہو جن کہ ایک سیارہ ہر ہی بین ملول ہو جن و ایک ہی ہو جن کہ ایک سیارہ سا ہر فرق شوق ہر ہی بین کول ہر گز نہیں
ہو ہی ہر ع و ح و عَن قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَكًّا مَكًّا
ثُمَّ قَرَأَ لَيْسَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَمْلِكُ اللَّهُ دَمِيذِلُ بِالرَّحْمَنِ وَيَمْلِكُ بِالرَّحِيمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت بتا وہی کہ کہ چوچی گئی انس کہ طرح ہی قراءت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہ بتا ہی قراءت ورازی کی ساتھ ہر ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
درا کرن ہی ساتھ بسم اللہ کی یعنی الت اللہ کو مکر فی صلی بقدر الت کی اور درا کرن ہی ساتھ جن کی یعنی الت کی کو او بطرح اور درا کرن ہی بتا
ہر ہی کی کو مکر فی صلی یا عارضی نفس کی یہ بخاری نفس کی اور کہ طبعی کہ حروف مد کی تین ہر ان و الت ہی پس جبکہ مولج کی ہر مکر ہی بقدر الت
بقدر معروف کی اور شرط معلوم کی نزدیک رباب ثوف کی اور کہ طبعی کہ حروف مد کی تین ہر ان و الت ہی پس جبکہ مولج کی ہر مکر ہی بقدر الت
کی اور بطرح کی کہ کہ بقدر و لغوئی یا پنج لغوئی تک و مراد بقدر لغوئی کی بقدر ورازی کی آواز کی ہی جسوقت کہ کہی بتا اور اگر بعد ان کی تشدید مکر ہی بقدر
چار لغوئی اتفاقا مانند دایہ کی اور اگر بعد ان کی ہوسا کن مکر ہی بقدر و لغوئی اتفاقا مانند صدا اور بیون کی اور اگر بعد ان کی غیر ان حروف کی نزدیک
مکر بقدر تکلیفی و سبکی ہر ہی مانند ایک کی اور مدت بسم اللہ کی ہی قبیلہ کی ہر ہر ع و ح و عَن أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْنَى لِيَنِي مَا أَدْنَى لِيَنِي يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت بتا ہر ہی
سی کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں سنتا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو مانند سننی کی آوازی کی کہ خوش آوازی سی ہر بتا ہر موقر ان کی
یہ بخاری اور سلم فی یعنی قول نہیں کرتا اور دوست نہیں کہتا کسی چیز کو ان چیز و نہیں ہی کسی جہاں ہیں جیسا کہ دوست کہتا ہی
اور قبول کرتا ہی مابہر کہ خوش آوازی ہر بتا ہی قرآن ع و ح و عَن قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْنَى لِيَنِي
لِيَنِي مَا أَدْنَى لِيَنِي حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابہر کہ کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کہ کہتا ہی اللہ ہی نہیں قول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کہتا ہی و بطبیعی کی کہ خوش آوازی کر ہی ساتھ قرآن
کی او حال میں کہ کہ کر کر ہی و سکو نفس کی یہ بخاری اور سلم فی ع و ح و عَن قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
مِمَّا مِنْ لَمْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابہر کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں ہر ہر
کامل طریقہ ہر شخص کہ نہ خوش آوازی کر ہی ساتھ قرآن کی نفس کی یہ بخاری ع و ح و عَن قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مائل یا سادگی یا اور حسی نہوا در راگ کی طور ہر ہی نہوا و جو شخص کہ ہی فراتکو جان کہ راگ میں تو حرام ہی ہر ہر ہر
ہر چاہی ہر مولانا بن اشروح و عَن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کی روایت
سکندر بن ابی کربہ
ابو جعفر
ابو جعفر
ابو جعفر
ابو جعفر

کبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر کریمہ میں قرآن کی طرف ملک شمس کی یعنی دارالحربہ نقل کی یہ پیمبری اور سلم فی اور ایک وایت سلم کی مین
 ہی کہ نہ سفر کریمہ قرآن کی پہلی کہ تحقیق مین نہیں مان پاتا اس ہی کہ نبوی و سکوشن ف اگر کوئی کہی کہ لکھنا قرآن کا صحیفہ مین آنحضرت کی
 زمانی مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کی زمانی مقرر ہوا پس یہ کہیونکہ مکتبی کہ حضرت فی نسخ کیا سفر کرنی سی ساتھ قرآن کی جواب یہ کہ اگرچہ تمام
 قرآن صحیفہ مین لکھا گیا تھا لیکن جو کچھ نازل ہوا ہر کوئی اپنی اپنی صحیفہ مین لکھ کر لے لیا دیتا یا یہ خبر غیب کی دی کہ بعد از زمانیکہ جو لکھا جاوے
 گا او سکوسا تہہ نہ لیجا وین کفار کی ماسن او کہیا بعضی علماء مین کہ ساتھ لیجا نا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کی مکروہی اور اگر کوئی خط لکھا کرے جو ہی
 اور مین آیت کہی تو مضائقہ نہیں پہلی کہ حضرت فی ہر نقل کی خط مین یہ آیت کہی تھی تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ تَخْوَعُونَ عَلَيْهَا وَنَخْوَعُ عَلَيْهَا وَنَمِيزُ الْبَعْضَ مِنَ الْبَعْضِ
الفصل الثاني و سہ عن ابی سعید الخدری قال جلست فی عصاة من ضعفاء المهاجرين وان بعضهم
 ليس منهم بعض من الغري وقارئ يقرأ علينا اذ جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام علينا فلما قام
 رسول الله صلى الله عليه وسلم سككت القارئ فسلمهم ثم قال ما كنتم تصنعون فلما كنا نسمع الى الكتاب لله
 تعالى فقال الحمد لله الذي جعل من امي من امرت ان اصير نغنيى معهم قال فجلس وسطانا ليعديل
 بنفسه فينا ثم قال سيدنا هلكنا فحللوا وكررت وجوههم له فقال انشروا يا معشر ضعفاء لينا
 المهاجرين بالثور الثالث يوم القيمة تدخلون الجنة قبل اغنياء الناس ينصف يوم
 وذلك خمسمائة سنة رواه ابو داود
 وایت ابی سعید الخدری ہی کہ ہا یہا مین سچ ایک ساعت
 غریبا جاہلین کی یعنی صحابہ صفہ کی تحقیق بعضی او علی البیتہ او سکون تھی ساتھ بعضی کی بسبب نگی ہوئی اور پڑھنی والا پڑھنا تھا قرآن پر
 کہ ناگہان ابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کھڑے ہوئے جسکے کھڑے ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہا پڑھنی والا پھر سلام علیک کی
 حضرت فی پھر فرما حضرت فی کیا کرتی ہو تم عرض کیا مہنی سنتی مین ہم کتاب لکھ فرمایا سب تعریف ہی و سچ او کہ پہلا کہی است میری شخص
 کہ حکم کیا گیا مین یہ کہ یہا تو مین نفس اپنی کوسا تہہ او علی کہا رادی فی پیر مہنی کئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در میان ہمارے یعنی نہ کیسی پہلو
 مین تاکہ برابر کرین ات شریف اپنی کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنی ہاتھ سی اس طرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کے مہلوں حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئی تو
 او علی واسطی حضرت کی پس فرمایا خوشوقت ہوا ی گروہ غلس مہاجرین کی ساتھ نور پور کی دن قیامت کی داخل ہوگی جنت مین پہلی دولہا ہوندا
 سی آدمی دن اور یہ آدمی دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہ ابو داؤد فی تحقیق بعضی او علی الخ یعنی جس کا اس کپڑا کہ ہوتا یہ نسبت کپڑے
 یا او سکے وہ یہا پچھی بار پتی کی ہر وہ کر نیکی ہی اور مراد نگی ہونی سی ننگا ہونا سوا می ستر کی ہی اور پردہ پہلی کرنی ہی کہ آدیت تقضی نہیں
 اسکی کہ کہوئی اچھو کر کہ عادت او علی کہوئی کی نہیں اور مقصود اس ہی بیان کرنا فقر و احتیاج او علی کا ہی کہ کپڑا ہی درست بدن ہر نہ کتی ہو
 اور اس سبب آپس مین بلکہ مہنی تا ایک طرح کی پوشیدگی حاصل ہوا اور پھر سلام علیک کی حضرت اس ہی معلوم ہوا کہ سلام و علیک کرنی قرآن کر
 پڑھنی والی سی مکروہی جیسے فقہ مین مذکور ہی اور لکھا ہی علماء مین کہ اگر کوئی سلام و علیک کری قرآن پڑھنی والی سی تو جواب دے گا لا یرحمہم
 اور کیا کرنی ہو حضرت فی پھر اوسے جان بوجہ کہ تاکہ اشارت دین و لکھا جواب سکے اور حکم کیا گیا مین انہ یہا اشارہ ہی اس آیت کی طرف
 وَاخْبِرْ نَفْسَكَ مِنَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ آخِرَ آيَةِ نَكَاحٍ وَرَحِمَى لِيَعْدَلَ انْخِمْ كِي يَهْمُ مَن كِتَاكُم هُوَن عَدَل كَرْمُوَالِي سَا تَهْمُ مِيْهَانِي نَفْسِي كِي بِيْجُون
 سچ مین تاکہ قرب سب ہی برابر ہوا و طبی فی یہ معنی کہی مین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو در میان ہمارے اور مہاجرین ہستی او کہیں

سابقہ باندہ یعنی سامنی چہرہ و سیاہی حضرت کی اولاد ہر جوئی موندہ و کجی یعنی اس طرح بیٹھی کہ دیکھتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی موندہ کو اور ساتھ نورور کی آہین اشارہ ہی طرف کی کہ نور و غنیا کا ہین بنو میکا پورا سیلی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ستر دوست کہا آخرت اپنی کو ستر چنچا یا دنیا اپنی کو اور حسنی دوست کہا دنیا اپنی کو ستر چنچا یا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلی دولت مند تھی جانا چاہی کہ مراد فقرا سی فقرا اصل اور دو ستر ہین اور دو تمشد تھی دو تمشد صالح اور شکارا دکر پور حق اموال اپنی کی پس و کبریٰ کی جاوینکی میدان محشر تین حساب کی ہی کہ کبھی محال کیا مال و کبان صرف کیا اس ہی معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیاس تین زیادہ ہوگا حصہ غنیا سی ایسی کہ باقی غنیا ن لذت و راحت نیابن اور دو محروم ہی شمع و سکن

البرکات عارب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن بأصواتكم رواه أحمد والبخاري وابن ماجه والدارقطني اور روایت ہی برادرین تازی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ساتھ آوازوں اپنی کی نقل کی یہاں احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی فی وقت مراد زینت و جی سی یہی کہ تریل و تجویدی اور نرمی آواز سی پڑھی اور راگ ہین پڑھنا فرما کر طرح کہ زیادہ تر اور نقصان ہو جو نوین یا حرکات ہین حرام ہی اس طرح حکا پڑھنی والا فاسق ہوتا ہی اور سنی والا لنگھا راور اسبک اس شخص کو مت کرنا اسو طبی کہ بہت برسی بدعت ہی شمع و سکن سعد بن عبادہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ يقرأ القرآن ثم ينساه الا لعني الله يوم القيمة اجلهم رواه ابو داود والدارقطني اور روایت ہی سعد بن عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی شخص کہ پڑھی قرآن پھر بول جاوی اور کو مکر طاقات کر بجا المدی دن قیاست کی کتا ہوا یا نہ نقل کی یہاں ابو داؤد اور دارمی فی وقت بھولنا ہمار سی نزدیک یہی کہ دیکھ کر ہی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کی نزدیک یہی کہ یاد کیا ہوا یا نہ پڑھ سکے یا سنی یہی ہین کہ چوڑی پڑھنا اسکا بھولی یا نہ بھولی شمع و یا بھولنا استدلال یہاں یہی کہ یاد کی ہوئی کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استدلالی کا یہی کہ دیکھ کر ہی نہ پڑھ سکے اور اس ہی معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنی کی اور یاد کر نیکی بھولنا بہت کتا ہی پس چاہی کہ اسکی پڑھنی سی متاغل نہ کرے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہی مولانا و سکن عبد اللہ بن عبد ربان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يبق من قرأ القرآن في أقل من ثلاث رواه ابن ماجه والدارقطني اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد ربان سی کہ رسول خدا فی درود و جہود السلام فرمایا کہ نہیں سچا یا سنی خوبین سچا و شہخص کہ پڑھ یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سی نقل کی یہاں ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی فی وقت کہ باطنی فی مراد یہی کہ سچا یا سنی ہر معانی قرآن کی اور دقائق قرآن کی سچنی کو عمرین ہی نہیں کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کی ہی دقائق نہیں سچہ سکتا اور مراد نفی سچہ کی ہی نہ نفی ثواب پھر چین متفاوت ہین لگو کی انتہی جانا چاہی کہ عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر ایک جماعت فی سنت سی کہ ختم کر فی قرآن تین دن میں ہمیشہ اور دکر وہ جانی ختم کر تین دن سی کہ تین دن وہ یہ سچنی ہون کہ یہ سچہ حکم مختلف ہی باعتبار اشخاص کی یا یہ کہ نفی قسم کی ہی نہ نفی ثواب کی والہ علم مولانا اور دارمی فی نہیں عمل کیا اس پر پس ختم کر فی تہی ایک جماعت ایک رات دن میں ایک بار اور بعضی دو بار اور بعضی تین بار اور بعضی سی ایک کعت تین ہی ختم کرنا ثابت ہوا ہی اور بعضی دو سنی میں ایک ختم کر فی اور بعضی پڑھنی میں اور بعضی دس دن میں اور بعضی سات دن میں اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اس پر تھا اور روایت کی ہی بخاری و مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عبد اللہ بن عمر کو کہ دسات نہیں اور زیادہ کر اس پر اور سکون الاحزاب کی ہی ہین کہ صحیحہ ترمذی کی فی سون یقید علی فی اسنی لکائی کہ بعضون ختم الاحزاب سکو کہا ہی کہ روز جمعہ کی اول قرآن سی اخیر سورہ مائدہ تک پڑھی اور روز جمعہ کی انعام سی آخر سورہ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّبَارِيُّ
 اور روایت ہے لیث بن سعدی کہ نقل کی ابن ابی ملیک سی اوسنی نقل کی یعلیٰ بن
 ملک سی یہ کہ اوسنی پوچھا ام سلمہ سی حال قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ بیان کی قراءۃ واضح حرف حرف جدی نقل کی بہرہ نزد
 اور ابو داود اور نسائی فی ف یعنی حضرت اس طرح پڑھتی تھی کہ ممکن تھا کہتا حرفوں قراءۃ کی کما مراد یہی کہ خوب ترتیل سی بطور تجویز کی پڑھتی
 تھی کہ طیبی فی کہ بیان کرنا ام سلمہ کا متخل و وجہ کو ہی ایک تو یہی کہ اوہوں نے بیان کیا کہ حضرت اس طرح پڑھتی تھی اور دوسری کہ یہ
 فی پڑھتی قراءۃ ترتیل سی جیسی حضرت پڑھتی تھی کہا ابن عباس فی کہ پڑھتا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سی محبوب ہی میری نزدیک ساری قرآن کی
 پڑھتی سی غیر ترتیل کی ع وَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ كَيْسٌ لِسَنَادِهِ مُتَّصِلٌ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ قُلَيْبٍ
 عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدَّثَ اللَّيْثُ أَصْحَابُهُ اور روایت ہے ابن جریر سی کہ نقل کی ابن ابی ملیک سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی کہ کہا تھی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتی تھی اپنی قراءۃ پڑھتی تھی الحمد للہ رب العالمین پھر پڑھتی الرحمن الرحیم پھر پڑھتی نقل کی بہرہ نزد
 اور کہا نہیں سند کی متصل سیلی کہ لیث فی روایت کی بہرہ حدیث ابن ابی ملیک سی اوسنی نقل کی یعلیٰ بن ملک سی اوسنی نقل کی ام سلمہ سی
 یعنی جیسی کہ پہلی حدیث میں گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہی صحیح تری ف کہا بعضوں نے کہ بہرہ روایت نہیں ہی لائق حجت کی
 اور نہیں پسند کرتی ہر اہل سکاہل بلاغت اور وقت تام مالک یوم الدین پر ہی سیلی کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تری ذکر دہ طیبی و
 جہت کے نزدیک سچ شیل سی آیتوں کی کہ متعلق ہر لے پسند وصل ملی ہی اور جریری کہتی ہیں کہ سبب وقت اور دلیل پڑی ہے
 اوہوں نے ساتھ اسی حدیث کی اور اسپیور اور شافعیہ میں اور جہت جواب پہنہ دیا ہی کہ بہرہ وقت اس میں کہ تا معلوم کرواد میں سنی والو کو
 سری آیتوں کی واللہ علم بع وح ؛ **الفصل الثالث** فضل میری **عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَبِيُّ فَقَالَ اقْرَأُوا فَكُلُّكُمْ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقِفُونَ
كَمَا يَقَامُ الْقَدْحُ يَنْتَجِلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ
 روایت ہے جابر سی کہ کہا نکلی بہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتی تھی قرآن اور ہم میں تھی گنوار اور عجیب پس فرمایا پڑھو ہر ایک شخص
 اچھا پڑھتا ہی اور اوگی ایک قوم سید ہا کرنگی قرآن کو جیسا سید کیا جاتا ہی ہر جلدی کہ رنگی بدلی قرآن کی دنیا میں اور نہ کہیں کی آخرت پر
 نقل کی بہرہ ابو داود فی ابیہقی فی شعب لایمان میں ف عجیب یعنی سوا کی اہل عرب کی فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور یہ
 اور بلال کی تھی اور قراءۃ اون گنوار دن کی اور عجیبوں کی مانند اہل عرب کی نہ تھی باوجود اس کی حضرت فی فرمایا کہ تم سبکی قراءۃ اچھی اور لائق
 ثواب کی ہی سیلی کہ خنیا رکھا سنی آخرۃ کو دنیا پر مگنودہ آہستہ کرنی زبانوں میں کچھ ضرر نہیں اور تہاری بعد ایسی لوگ پیدا ہوگی کہ سید ہا کرنگی
 قرآن کو جیسا سید کیا جاتا ہی یہ یعنی خوب سنواریگی الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرنگی رعایت مخرجوں میں و اہلی و کہا اور سانی اور خرو
 شہرت کی جلدی کہ رنگی بدلی قرآن کی دنیا میں اور نہ کہیں کی آخرۃ پڑھنی دنیا کی فائدی کی لمبی پڑھیں کی آخرت کی ثواب سی کچھ غرض نہیں
 کہ کہیں کی پس نیا کو آخرۃ پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلی دنیا کی جبین کی حاصل یہ کہ قرآن کی پڑھنی میں خلوص چاہی اور فکر کرنا او کی سانی
 میں نرمی الفاظ مبالغہ سی نکاحی اور خوش آوازی سی پڑھنا کچھ کام نہیں آتا بع برح ؛ **وَعَنْ حُنَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَادُ الْقُرْآنِ يَلْعَنُونَ الْعَرَبَ وَأَصْلُهَا وَأَنَا كُمْ وَلَعَنَ أَهْلُ الْعِشْقِ وَلَعَنَ أَهْلُ الْكَيْفَايَيْنِ وَسَيَعْلَقُونَ
 بَعْدِي قَوْمٌ يَرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ النِّسَاءِ وَالتَّوْبَةَ لَا يَجَارِزُ حُرْمَتَهُمْ مَقْعُوتُهُ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ لَعِبَهُمْ شَأْنُهُمْ
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ وَكَرَزِيْنُ فِي كِتَابِهِ **باب** اور روایت ہی حدیثی کی کہ
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کی اور آوازوں کی اور جو تم طور اہل شوق کیسی اور طور اہل کتابوں کی
 اور اوٹنی جیسی سیر ایک قوم کہ بنا کر بہن کی قرآن مانند نیانی راگ کی اور نہ کہ حال و نگاہ یہ ہوگا کہ نہ پڑھیں قرآن حلقوں کی سی یعنی
 قبول نہیں ہوں نہ کافہ میں پڑی ہوں گے دل دیکھ اور دل و دل کو گئی کہ اچھا لگی گا اوکو پڑھنا اور کافہ قتل کی یہ یہی فی شعب الایمان پڑ
 اور زرین فی کتاب پڑی میں و بطور عرب کی اہل عرب بلا کلف پڑی ہیں بلکہ اس کی بغیر رعایت قوانین موسیقی کی اور طرح تم
 یہی پڑھو اور لفظ و اصوات عطف تفسیری ہی اور جو طور اہل عشق کیسی اہم یعنی جو کہ ناشن ہیں و غزلین و شعر پڑی ہیں و رعایت قواعد و سحر
 کی کرتی ہیں و کی طور پر قرآن نہ پڑھو اور سپرد و نصاری ہی اپنے کتاب کو پڑھتی ہی ہی مانند سکی اور طرح پڑی ہی ہی حضرت فی منع فرمایا اور
 فتنہ میں پڑی ہوں گے دل دیکھ یعنی مبتلا ہو گئی جسے نیامین اور لوگوں کی اچھا کہی میں نہ ع ح و ح و ح (البراء بن عازب) قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسْبُ الْقُرْآنِ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ
 حُسْنًا كَرَاهِ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براہین عازب سی کہ با سانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی ہی اچھی طرح پڑھو
 قرآن کو ساتھ اپنی آوازوں کی یعنی ترسیل خوش آواز سی پڑھو سلی کہ آواز اچھی زیادہ کرتی ہی قرآن میں خوبی نقل کی یہہ دارمی فی و ح و ح
 طائوس فرسدا قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا
 سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ رَأَيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ قَالَ طَائُوسٌ وَكَانَ طَائُوسٌ كَذَلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت طائوس سی بطریق ارسال کی
 کہ کہا اچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی نہیں خوب ہی از روی آواز کی اور طلی پڑی ہی قرآن کی اور بہت خوب ہی پڑی ہی میں
 یعنی ازراہ ترسیل و آواز کی فرمایا و شخص کہ جس وقت بتی تو اس کو پڑی ہی گان کہ بتو یہ کہ وہ و درنا ہی السی کہا طائوس فی اور بہا طاق ایسا
 نقل کی یہہ دارمی فی و و و درنا ہی السی یعنی تیری دل پر تاثیر ہوا و سکی پڑی ہی کی با ظاہر ہوں و سپر نشانیاں خوف الہی کی مانند تغیر
 ہونی رنگ کی و کثر و دیکھ اور طلق تابعی ہی اور زون فی کہا ہی کہ صحابی ہی ع ح و ح و ح ع ح و ح ع ح و ح (عبد الملیک) وَكَانَتْ لَهُ
 صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتَّقُوا حَقَّ تِلْكَ دَيْتِهِ مِنْ
 أَنَاءِ الْبَيْتِ وَالنَّهَارِ وَأَشْوَهُ وَتَعَفُّوهُ وَتَكْثُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ وَلَا تَجْعَلُوا شَرَابَهُ فَإِنَّ لَهُ شَرَابًا
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ اور روایت ہی عبیدہ ملیک سی اور ہی و صحابی حضرت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی انہی اہل قرآن نہ تکبہ کرو قرآن سی اور پڑھو قرآن کو حق پڑی ہی او کی کا اوقات اور اوقات دیکھ میں و درنا ہر کہ و درنا و آواز
 خوش میں پڑھو و کو اور فکر و اور پڑی ہی کہ تا کہ تم طلبیاب ہو اور نہ تملد کی و درنا و سکی یعنی دنیا میں و کابد لا نہ چاہو سلیکی و درنا
 او کی ہی ثواب بڑا آخر میں نقل کی یہہ یہی فی شعب الایمان میں و و تکبہ کرو قرآن ہی یعنی نافع نہ تملد قرآن سی اور و ای
 حقوق او کی سی بلکہ پڑا کہ و اور حق ہی ادا کیا کہ کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور جو معانی او کی اور غل کرو اور سپر اور کہا ابن جریر فی
 کہ حرام ہی تکبہ کرنا قرآن اور باؤں پھیلائی او کی طرف اور کہنا کشتی چپکا اور سپر اور پڑی ہی او کی طرف اور و درنا او کو و درنا

برہم ہاتھ اور سامنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ رہی تھی خلافت و سلی پس لی آیا میں اس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی
یہی اور مکہ پہنچائی یہی حضرت کی چہرہ پر غصہ تھی یعنی بسبب چمگڑنی اور خلافت کی پس فرمایا حضرت نے دونوں چہاں پہنچی ہو نہیں خجلاوت
کو پس تحقیق و شخص کہ تہی پہلی تھی خجلاوت کیا آپ میں یعنی جیلا یا بعضوں بعضوں کو پس ہلاک ہوئی روایت کی تجارتی فی وقت سراد خجلاوت
سی یہاں نکار ایک وجہ کا وجود قرآن سی ہی کہ یہاں گیا ہی قرآن و خبر اور قرأتیں سب حق ہیں کیسکا انکار کرنا چاہی ہی دراک ایک کا انوس
سی انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرأتیں شواترین اور بعضی احاد متواتر بہ سات قرأتیں ہن کہہ رہی جانی ہن بوجہ و کھن
ابن کعب قال کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی فقرأ قرأةً اَکْثَرُ نَہَا عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ اُخْرَ فقرأ قرأةً سَوَی
قِرَاءَةِ صَاحِبِہِ فَاَمَّا قَضِیْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِیْعًا عَلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا
قَرَأَ قِرَاءَةً اَکْثَرُ نَہَا عَلَیْہِ وَدَخَلَ اُخْرَ فقرأ سَوَی قِرَاءَةِ صَاحِبِہِ فَاَمَرَهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَا فَحَسَنَ
شَاہُہُمَا فَسَقَطَ فِی نَفْسِی مِنَ التَّکْدِیْبِ وَكَأِذْ کُنْتُ فِی الْیَہِ اَہْلِیَّةٍ فَمَا سَمِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا قَدْ غَشِیْتَنِ خَرَبَ فِی صَدْرِی فَنَفَضْتُ عَرَقًا فَکَا نَا اَنْظُرَ اِلَی اللّٰہِ فَوَقَّافًا فَقَالَ لِیْ یَا اَبْنٰی اَرْسِلْ اِلَیَّ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ
عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ هَوْنٌ عَلٰی اُمِّیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَةَ اَقْرَآءُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ هَوْنٌ
عَلٰی اُمِّیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّلَاثَةَ اَقْرَآءُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرَافٍ وَکَیْ بَکْلِ رَدَّةٍ رَدَدْتُ کُھَا مَسْأَلَةً کُتَسَا لَیْئَہَا فَقُلْتُ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَیْ اُمِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَیْ اُمِّیْ وَاَخَّرْتُ الثَّلَاثَةَ لِیَوْمٍ یَّرْعَبُ
اِلَی الْخَلْقِ کُلُّہُمْ حَتّٰی اِزْہَمَہُمْ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَرَّۃً مُّبْسَلِیْمٌ اور روایت ہی ابی بن اسبی کہ کہا تھا میں مسجد میں اپنا داخل ہوا ایک
شخص نماز پڑھ رہی تھا پس ہی قرآءہ یعنی نماز میں یا بعد اس کی ہی کہ انکار کیا میںی اسکا اور سپر یعنی دل سی یا زبان سی پھر داخل ہوا ایک شخص
پس ہی قرآءہ خلافت قرآءہ پہل شخص کی پس جب پڑھ چکی ہم نماز داخل ہوئی ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اوکلی نماز
کی جگہ کہ مسجد میں پڑھتی تھی یا حجر میں داخل ہوئی پس کہا میںی کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قرآءہ کہ انکار کیا میںی اسوس قرآءہ کا اور سپر اور داخل
ہوا ایک شخص پس پڑھی وہی قرآءہ خلافت قرآءہ پہل پڑھنی دو ایک ہر حکم دیا اولن دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے دونوں پس حسین کہ
قرآءہ کو ایک پڑھنے والا گیا میر کو میں ترد و شبہ جہوت سی اور نہ ایسا ترد و شبہ کہ تھا جاہلیت میں یعنی بلکہ ترد و شبہ جاہلیت کیسی پہنی باو و شبہ
دلیں کہ پس جبکہ فیکہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ نہ ہانک لیا او سی مجھ کو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میر نے لین شبہ پڑا مارا ہتھ سر
سینہ پر یعنی ناس و سوا حنا تا ہی ہست مبارک کی برکت سی پس ہو گیا میں پسینہ پسینہ پس گویا کہ میں کہی لگا طرف السدر کی ماری دوکے پھر فرمایا
مجھ کو امی ابی پہنچا گیا فرشتہ طرف میر یعنی جبریل کو پہنچا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ پڑھ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قرآءہ پڑیا ایک لغت پر پڑھ کر اس
میں طرف اللہ تعالیٰ کی یہ کہ آسان کر میری است پڑھنی ایک طرح پڑھنی میں تنگی ہی کئی طرح حکم ہوتا آسانی ہو پڑھ حکم کیا گیا طرف میر و سرد
بار یہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پڑھ کر اس کی میں طرف او کی یہ کہ آسانی کو میر است پڑھنی اور زیادہ آسانی ہو پڑھ حکم کیا گیا طرف میر میری بار یہ کہ
پڑھ او کو سات طور پر یعنی سات قرآءہ یا سات لغات براور و سلی تیری عوض ہر بار کی حکم کیا میںی اسبار کا سوال ہی کہ کر تیرو مجھ کی و سکون
کہا میںی یا الہی بخش است میر کو یعنی اہل کہا کر گویا الہی بخش است میر کو یعنی اہل سعادت کو اور ناخیر کی میںی میری سوال کی دعا علی او سدن کی کہ
خواہش کر لی طرف میری تمام خلق یہاں تک کہ براہیم اور خبر سلام ہو تو سلی کی یہہ سلم نے وقت جب پڑھ چکی ہم نماز ظاہر یہی کہ وہ نماز خجلی کی تھی

قرآن و خبر و
انکار کیا انکار
امدی جانی
حضرت رسول
جی ہی ماضی
کہ انکار و خبر
سینہ پر یعنی
کہ انکار کیا میں
نماز پڑھ رہی
تھا کہ انکار
امدی جانی
نماز پڑھ رہی

حضرت نے تحقیق جبریل اور میکائیل کی سیری پاس پس مہربی جبریل انہی طرف تیرا اور میکائیل بالین طرف تیرا پس کہا جبریل نے ہر طرف
ایک طرح پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سی کے زیادہ کہ واؤ ایک طرح سی یعنی اس کے چاروں طرف ہی ہر جہتی کا حکم ہو یا جبریل سی کہو کہ اس کے
سی عرض کر کے زیادہ کہ واؤ ہر حضرت زیادتی چاہتی رہی اور زیادتی ہوتی رہی یہاں تک کہ پہنچا یعنی امر قراۃ یا جبریل سات طرح
کو پس ہر طرح شفا دینی والی اور کفایت کرنے والی ہی طرف است خواندہ کی یعنی اچھی طرح پڑھتے ہیں سکتی اور اگر پڑھنا و ناکو ایک قراۃ
پڑھتے ہیں قارئین کی اور ہر سلی کے بعض نہیں پس ہیں کہ جاری ہوتی ہی زبان و نکل مالہ پر یا فتح پر اور بعض ایسی ہیں کہ غالب ہوتا ہی او کی زبان
پر اور غام یا اظہار اور مانند ان کی پس ان کی ہی قراۃ تین چار ہیں کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو و پڑھی اور باوجود اس کی بعضی اور نہیں پڑھتے
ہیں اور بعضی پڑھی کہ وہ زیادہ عاجز ہیں کہ یہی سی سبب تابی کی اور ان کے سبب سفر سنگ + ع + و عَن عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
اَنَّهُ قَرَأَ عَلَى قَائِمٍ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ
فَلَيْسَ عَلَى اللَّهِ بِهٖ قَارِئَةٌ سَيَجْعَلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِسْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ وَكَانَ فِي الْقِسْفَةِ لَكَبَابٌ مِّنَ الْجَنَّةِ اور روایت ہی عمران بن
حصین سی یہ کہ وہ گذری ایک قصہ کہنی والی پر اس حال میں کہ پڑھتا تھا قرآن و پڑھتا تھا یہاں سی لوگوں سی کہ پھر پھر نالہ و نا الیہ جوں
کہا عمران یعنی سلی کی یہ بدعت ہی اور علامت قیامت کی ہی پھر کیا تا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص پڑھی قرآن
پس چاہی کہ سوال کری اللہ سی ساتھ و سکی پس تحقیق آویگی لوگ پڑھیں گی قرآن مانگیں گی اسبب قرآن کی لوگوں سی نقل کی یہ کہ جو لوگوں نے
نی طرف سوال کری اللہ سی ساتھ قرآن کی یعنی جو چاہی امور دنیا و آخرت کی تہ لوگوں سی یعنی اگر آیت رحمت پر یاد کریت پڑھو پوچھی مانگی
اللہ تعالیٰ سی اور اگر آیت عذاب بلو پڑھ کر دوزخ پر پوچھی پناہ مانگی تہم تعالیٰ سی اس یا مرویہ کہ وہ کا کر سی بعد فراغ قراۃ کی ساتھ دعاؤں
مانورہ کی اور لائن ہی کہ ہو دعا و سلی امر آخرت اور یہ لانی سونین کی دین پر بنائیں + ع الفصل الثالث فصل تیسری
عَنْ مُرَيْدَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأْتَلَّى بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجْهُهُ
عَظِيمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ كُفْرَةٌ وَكَانَ فِي شُعْبٍ الْأَيْمَانِ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جو شخص کہ پڑھی قرآن کہ ہادی سبب و سکی لوگوں سی یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کر سی آویگا دن قیامت کے اور چہرہ او سکا ہڈی ہوگا نہیں
اور سپر گوشت نقل کی یہ یعنی نہ شعب لایمان میں و عَن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُورُ
فَضْلَ السُّورَةِ حَتَّى يَكُونُ عَلَيْهِ لِسَانُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ و روایت ہی ابن عباس کہ کہا تھی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نہیں پہنچا تھی ہی فرق سورہ کا یعنی دو سورہ سی یہاں تک نازل ہوتی اور پھر لیس لسان الرحمن الرحیم نقل کی یہاں اور او
ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اس پر کہ لیس لسان نازل ہوتی فرق کی ہی در میان دو سورتوں کی جیسا کہ مذہب
ہمارا ہی + ح و عَن عُلْفَةَ قَالَ كُنَّا بِحِصْنٍ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هَذَا أَتَرَكْتَ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَتَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيَّنَّا هُوَ يَكْلَهُ لَزَادَ وَجَدَ
حِصْنَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْخَمْرِ فَقَالَ الْخَمْرُ تَكْلِبُ بِاللَّحْنَانِ فَتَرْتَبِعُ الْحَدَّ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ و روایت ہی علفہ سی کہ کہا تھی ہم حص
میں کہ نام بہر کا ہی پس پڑھی ابن مسعود سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نہیں سطر سی نازل کی گئی پھر کہا عبد اللہ بن مسعود قسم
خدا کی تحقیق پڑھی مینی یہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو فی پس و سورت کہ وہ شخص کلام کرتا

اوسمین ہوا چہ ہر تحقیق کی یا مصحف کی ظاہر امر اور ہر تحقیق سی وہ ہیں کہ حضرت حفصہ کی پاس تھی اور مراد ہر مصحف سی وہ کہ بعضی لوگوں نے جسم
کیسی تھی اور ہوسکتا ہے کہ شک و سی ہو اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ حفصہ نے کی پاس جو صحیفہ تھی بعد وفائی و عدد وہیں تھی وہ بھی حضرت
عثمان نے جلا دیا اور کہا سخاوی نے کہ جب باغ ہوئی حضرت عثمان نے لکھوائی مصحف کیسی تو وہ صحیفہ حضرت حفصہ کو سپرد اور سوا سی اولی
اور اپنی مصحف کی اور حضرت جلا دیا لی پس صحیفہ حضرت حفصہ کی پاس ہی جب کہ ہوا مراد ان دینہ کا تو نگوایا اور کو جلا نیکی لی اسی دینہ میں نزدیکی جب
حفصہ کا انتقال ہوا تو مراد ان کی بیانی عبد الممدن عمری منگا کہ جلا دیا لی بخوف اس کے اگر ظاہر ہوگی تو لوگ بہر اختلاف کریں گے اور اختلاف ہی کچھ سنو
اور ان مصحفوں کی کہ حضرت عثمان نے ہر طرف پہنچی کہ کتنی تھی مشہور یہی ہے کہ باغ تھی اور ابو داؤد نے کہا کہ سنا میں ابو اتمام حجت تھی کہ سات
مصحف تھی ایک ایک کو بیجا اور ایک نام کو اور ایک میں کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ میں کہا اور اختلاف
کیا ہی ناموں سے چہ ہرانی ورق مصحف کی کہ جب باقی رہی اوسمین نفع تو آیا اولی دہر و اتنا ہی یا جلا دینا بعضوں کو کہا جلا دینا بہتر ہی سلیم
کہ دفع کیجانی میں تمام صورتیں لت کی اختلاف ہو نیکی کہ وہ دغا جانا ہے ہو و لی و سکا اور بعضوں نے کہا کہ دہر و اولی ہی اور دالاجاوی وہ دہر و
اور سکا پاک حکمہ میں بلکہ لائی ہی کہ بی جاوی پانی اور سکا سلیسی کہ وہ دوا ہے ہر جا کی اور شفا سینہ کی علون کی اور حضرت عثمان نے جلا یا
بنا بر صحت کی کہ اختلاف نہ باقی رہی و طعن حضرت عثمان نے چہ چہ کہیں شرع میں آیا ہو کہ جلا یا بی اولی ہی جبکہ شرع میں بہت آیا
نہو اور انہوں نے بنا بر صحت پہنچل کیا ہو تو کیوں و نہ طعن کریں جسبنا و بنا ہی کی مٹھیمہ لکھا ہی علانی کی جمع ہوتا فرقان میں بار و فہم
ہوا ایک بار و دہر و چہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن ایک مصحف میں تھا مرتبہ و دہر و سری بار و دہر و حضرت ابوبکر کی ہوا منقول ہی حضرت علی رضی
سی کہ کہا بزرگترین لوگوں کی چہ مقدمہ مصحف کی زروئی ثواب کی ابوبکر میں جنت کہ ہی اللہ ابوبکر پر اور وہ اول جمع کرنے والی ہیں کنا خلیہ ہر و لو
اور دہر و یا حضرت عثمان کی وقت میں جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو یہ لکھا مصحفوں میں تہ لغت قریش کی اور جو انبیا طرف میں ایسی بہ بات
پچیس میں ہوئی پس فرق در میان جمع ابی بکر اور جمع عثمان نہ کی یہی کہ ابوبکر کی جمع کیا اس میں کہ سوا و فرقان میں سی چہ چہ ناہی اور حضرت
عثمان جمع سلیسی کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان انصیت میں جمع کرنے والی قرآن کی نہیں ہیں بلکہ جمع کرنے والی ہیں لوگوں کو لغت قریش پر ۴۷
و سکن ابن عباس قال قلت لعثمان ما حکمکم علی ان تحکمتم الی الانفال وھی من المکات فی ذلک ابراء وھی من المکات
فقرنتم بینہما وکم ینکبوا اسطر لہم اللہ الرحمن الرحیم و وضعتموها فی السبع الطویل ما حکمکم علی ذلک قال عثمان
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی علیہ الزمان وھو یزیر علیہ السور ذوات العذر وکان اذا نزل علیہ
شیء دعا بعض من کان یکتب فیقول ضعوا ھذا الایۃ فی السورۃ الیٰیذ کر فیہا کذا وکذا فاذا نزلت علیہ
الایۃ فیقول ضعوا ھذا الایۃ فی السورۃ الیٰیذ کر فیہا کذا وکذا وکان الایۃ من اول ما نزلت بالمدینۃ وکان
براءۃ من النجران نزلت وکان قصہ اشیمہہ یفصتہا فی قص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و کم یبیت لنا انہا ہنہا فمیں اجل ذلک قرئت بینہما و کم اکتب لیس اللہ الرحمن الرحیم
و وضعتمہا فی السبع الطویل و اہ احمد والترمذی و ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس کہ کہانی واسطی عثمان کی کہ سبب
ہوا محکوم اس پر کہ قصد کیا منی طرف سورہ انفال کی اور وہ ہی ستانی میں سی اور طرف سورہ براءہ کی اور وہی میں سی پس نزدیک کیا
منی افون و دونوں سورہ کو ابوبکر نے و نہ لکھی منی سطر ہم اللہ الرحمن الرحیم کی در میان و دونوں روکی اور کہا منی سورہ انفال کو چہ سات

سورتوں میں یوں کی کیا باعث ہوا مگر اس پر فرمایا حضرت عثمان فی کہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرنا تھا زمانہ اس حالت میں کہ اورتی تھیں اور
سورتیں آیتوں والی اور حضرت جبریل علیہ السلام کہ فرمایا کہ یہ سورتیں قرآن میں سی بلائی بعضی وسیکی کہ لکھا تھا یعنی جی مانڈ بید بن ثابت وغیرہ
کی اور قرآنی ترکہ و سبب آیتیں سچ سورہ کی کہ ذکر کیا جاتا ہی وہیں لیا اور ایسا یعنی مانڈ تلاق و رج وغیرہ کی پس جبریل علیہ السلام کہ نازل ہوئی اور
گوئی آیت فرما کہ واسل آیت کو سچ اوس سورہ کی کہ مذکور ہی وہیں لیا اور ایسا اور ہی سورہ انفال دل دن سورہ کی کہ نازل ہوئی ہیں
مابین میں اور ہی سورہ ہرات آخر قرآن اورتی میں اور تھا قصہ سورہ انفال کا مشابہ قصہ سورہ ہرات یعنی دونوں میں کہی کافرونی لڑیکا اور
عبداللہ بن ابی سہیل قات کسی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہوا کہ یہ کہ تحقیق یہ سورہ انفال سی ہی پس سبب بیان کر
حضرت کی اور شاہد ہو قصہ کہ نزد کیا کہی ہستی دونوں سورہ کو اور نہ لکھی ہستی سطر ہم اللہ الرحمن الرحیم کی اور کہی ہستی وہ کہی ہستی دونوں سورہ
لنبی سچ سات رونکی یعنی ولیک فاصلہ در میان میں چوڑا واسطی شہر ہونکی سچ اتحاد اور تعدد دونوں سورتوں کی نقل کی بہرہ احمد ورنہ زنی و ابو داؤد
فی فہم قصہ کہی متنی طرف انفال کی اچھ کلام اس سورہ کو اور نہ لکھی ہستی سطر ہم اللہ الرحمن الرحیم کی اور کہی ہستی وہ کہی ہستی دونوں سورہ
طوال لنبی کہی ہستی ہیں اور یہ سورتیں لنبی لنبی ہیں اور سورہ یونس سی سورہ شعرا تک کو سٹین کہی ہیں اور میں جمع مانکی ہی ماہ عربی میں سو کو تو
میں اور یہ سورتیں یاد و سوا سورتیں ہیں یا فریب کی اسلی کو سٹین کہی ہیں اور سورہ شعرا سی سورہ حجرات تک کو مثالی کہی ہیں و سوا سورتیں
کہ کہ میں ہیں قسری میں مکر میں اسلی مثالی نام ہوا اور نہ لکھا اور سورہ حجرات سی آخر قرآن تک مفصل کہی ہیں اسلی کہ ان سورہ کی در میان میں
فاصلہ لیسہم اللہ کا نزدیکی دیکھتے ہیں مفصل کو میں قسم کہ کہی ہی ایک طوال و سوری اوساط میں سوری قصار سورہ حجرات سی و السمانہ و التبارج تک
کو طوال مفصل کہی ہیں اور السمانہ و التبارج سی سورہ کہ میں تک کو اوساط مفصل کہی ہیں اور کہ میں سی آخر تک قصار مفصل کہی ہیں پس میں
عباس حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثالی میں سی ہی اسلی کہ سوا سورتیں کہی ہی اور براہ سٹین میں سی ہی اسلی کہ سوا سورتیں یاد و کی ہی
انکو سٹین دیک کر طوال میں کیوں کہا چاہی ہی تھا کہ انفال کو مثالی میں لکھی اور براہ کو سٹین میں اور خیر یہ ہی کیا بہرہ لیسہم اللہ در میان میں
انکی لکھی حضرت عثمان اسکا جواب یا کہ حاصل و سکا بہرہ ہی سچ امران و دونوں سورتوں کی اشتباہ ایک جسی تو یہ سورہ و دونوں سورتیں ایک
سورہ ہیں اس سبب کہ ہوا اور نہ لکھا اسلئے کہ طوال میں ورنہ لکھا اسلئے کہ در میان میں وکی درست ہوا اور ایک جسی و سورتیں ہیں اسلئے کہ فاصلہ در میان
میں چوڑا سچ ح کتاب الدعوات کتاب سچ بیان دعاؤں کی فت دعا کی معنی ہیں طلب نادانی کا علی
کچھ بطریق عاجزی کی اور کہا نو سوئی کہ تمام شہروں کی اہل فتویٰ ہر عصر میں متفق ہی ہیں سپر کہ دعا کا کہنا سبب اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن
و حدیث اور قبل انبیا صلوات اللہ علیہم علیہم کہ سبب عاکر ہی ہیں اور بعضی زیاد و اہل معارف فی کہا کہ ترک عاکا فضل ہی سطر ہی
ہوئی کی پنی قسمت پر اور راضی ہوئی ضامی کو سچ قول الضمیٰ کو انمول ہی ایک حالت پر کہ بعض کو ایک حالت ہوئی اور غافل لبت فی ہی ضابطہ
جسی حضرت بلہم علیہ السلام کا حال تھا وقت و ثانی کی آگ میں کہ جبریل علیہ السلام کہی اور ہون کہی کہ اللہ تعالیٰ حال میرا جانتا ہی چھ حاجت
سوال کی نہیں ہوا نا الفصل الاول فصل پہلی عربی اے ہر کوئے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ساکم لکل نبی دعویٰ مستجاب فی فیہ نائکہ ان شاء اللہ من جات من صبی لا یستلک باللہ شیئاً راہ مسلم و لکن اری اقصیٰ
روایت ہی ایہ ہر کہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی واسطی ہر ہی کی ایک عاکہ کہ قبول کیا ہی پس ہی کی ہر ہی فی اپنی دعا کی اور

پس پہل جو پہلی و پھر تھل اوس ہلکا اور راضی ہوتا ہی اوس سے پہنچ نہیں چاہتا کہ پہنچو بلکہ لذت پانامی ساتھ اوس ہلکا جیسے لذت اپنی پہنچا
ساتھ نغمہ سن کر اور دماغ تھل جی ہلکے ہلکا کہ نہیں اور تری یعنی و سکوا و تری نہیں ہی و کئی ہی و حسن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الله عليكم فكم ما من احدكم حتى بدعاه الا انا فانه الله ما سأل اني كفت عنه من الشئ ومثله ما لعنه
ربانہ او قطيعه رواجہ الترمذی اور روایت ہی جابر ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کو اگر دعا کر
دیا ہی اوسکو کہ دعا ہی یعنی اگر مقرر ہوتا ہی ازل میں نیا اوسکا یا بند رکھتا ہی اوسکے برائی مانند ہی یعنی نعم کرنا ہی بلکہ رانگی خیر کی عوض
مندی کی اگر نہیں مقرر ہوتا یا اوسکا جب تک نہیں دعا مانگا گناہ کی یا تو تری نانی کی نقل کی یہ ترمذی ہی حسن ابن سجع قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل الله من فضله فان الله يحب ان يسألوا فافضل العباد ان يسألوا العباد رواجہ
الترمذی و قال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابن مسعود ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انا اللہ تعالیٰ ہی افضل و سب سے بڑی
اللہ دوست رکھتا ہی یہ کہ دعا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عباد کی انتظار کرنا گناہ کی کا نقل کی یہ ترمذی ہی اور کہا یہ حدیث غریب ہی
ف انتظار کرنا گناہ کی کا یعنی اسید وار ہی جانی بلا دار و عمر کا ساتھ ترک کرنا شکایت کی طرف غیر لعلہ کی یہ اشارہ ہی سب سے بڑی
مشاک جزئی صبر ہی حد و بی نہایت ہی حسن ابن سجع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله فافضل العباد ان يسألوا العباد رواجہ
يعضب عليكم رواجہ الترمذی اور روایت ہی ابن ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نے مانی اللہ سے
ہو ہی اللہ سے اس سے بڑی کی یہ ترمذی ہی حسن ابن سجع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله فافضل العباد ان يسألوا العباد رواجہ
الله عليكم فكم ما من احدكم حتى بدعاه الا انا فانه الله ما سأل اني كفت عنه من الشئ ومثله ما لعنه رواجہ الترمذی
اور روایت ہی ابن مسعود ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ دعا کرے اوسکی ہر روزہ دعا کا ہی توفیق دیا گیا بہت دعا کے شرائط و ادب کا بولی ہی و طوطی
کہ دعا کرے جس کے بھی ہوئی چیز ہی سب سے بڑی ہی اوس سب سے بڑی ماندا و سب سے بڑی سوال کی ہی اللہ تعالیٰ ہی کوئی چیز یعنی بہت محبوب
اللہ کی اس سے سوال کی جاوی عافیت نقل کی یہ ترمذی ہی حسن ابن سجع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله فافضل العباد ان يسألوا العباد رواجہ
چیز کی گئی کو نہیں دوست رکھتا اور عافیت کی معنی ہیں ساتھی تمام آفات اور بیماریوں اور بلاؤں اور کمزوریات خاص ہی باطنی ہی دنیا و آخرت میں پس یہ
شامل ہی سب بیماریوں کو مثال اللہ العافیت حسن ابن سجع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله فافضل العباد ان يسألوا العباد رواجہ
ان يستجيب الله له عند الشكر فليكن في الدعاء في الشقاء رواجہ الترمذی و قال هذا حديث غريب
اور روایت ہی ابن ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش گئی اوسکو کہ قبول کرے دعا و اوسکی تریک خیروں پس چاہی بہت
دعا کر ہی حالت فراخی میں نقل کی یہ ترمذی ہی اور کہا یہ حدیث غریب حسن ابن سجع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله فافضل العباد ان يسألوا العباد رواجہ
الله وانتم موقنون بالاجابة واعلم ان الله لا يستجيب دعاء من قار عافله رواجہ الترمذی و قال هذا حديث حسن
اور روایت ہی ابن ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتی ہو ساتھ قبولیت کی اور چاہو کہ اللہ نہیں قبول کرنا دعا
دل غافل کیلئے ہی و ایک ہی یعنی غافل ہو اللہ سے و مشغول ہو غیر خدا میں نقل کی یہ ترمذی ہی اور کہا یہ حدیث غریب حسن ابن سجع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله فافضل العباد ان يسألوا العباد رواجہ
یعنی ہر وقت دعا کی ایسی حالت کہ سختی پر سب سے قبولیت کی یعنی اچھی کام کرتی ہو اور بڑی باتوں ہی سختی ہو اور رعایت کرتی ہو شرائط دعا کی مانند حضور
قاب خیر کی ہیات کہ قبولیت اور بلاؤں تہا کی غالب نہ قبول ہو مٹی یا دریا یہ کہ تم متفقہ ہو سکی اللہ نہیں اسید کر لیا کہ سبب فضل و سبب اجابت

و سنن مالک بن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سألتم في الله فاسئلو ببطون الكون
 ولا تسألوه بظهورها وفي رواية ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسألوه بظهورها فادفعتم فاسئلوها بظهورها ورواه ابو داود
 اور روایت ہی مالک بن انس کی کہ انور یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قوت مانگو تم اسے ہی پس مانگو اس ساتھ اندر کی جانب اتون اپنی کی اور نہ
 مانگو اس ساتھ دہر کی جانب اتون اپنی کی اور ایک روایت میں ابن عباس کہ گنا مانگو اسے ساتھ اندر کی جانب اتون اپنی کی اور نہ مانگو اس
 ساتھ اوپر کی جانب اتون اپنی کی پس جو قوت کہ خارج ہو تم یعنی دعائی پس پیر و اتون کو پی موندہ یعنی تاکہ جو اتون و ترقی ہی موندہ یعنی نقل کی بلکہ ابو داود
 و اندر کی جانب اتون اپنی کی رخ یعنی دعا کرنے میں اتونہ صلح نہ کہو اندر کا رخ اتونہ کا سانی موندہ کی ہی جیسے معمول ہی عا انگنی بیان اشی
 اتونہ کر دے مانگ اور حالت اسفاس سے شنی ہی وین اوش اتونہ سی عا انگنی آئی ہی چنانچہ بیان اسکا بالاسقا میں ہو چکا ہی مولانا حسن
 سنن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم خيركم فيكم فيسئلكم من عبدك اذا رفق بك اليك ان يردك
 صعدك اذ التزم مني و ابو داود و البیہقی فی البیہقی و الکبیر و در روایت ہی سلمان کہ انور یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حقیر
 پروردگار تمہارا است جیسا مندی ہی عالمہ کیا ہی جیسا مندی و کا سانی الالبیر سوال کی جیسا کہ ہی مندی ہی ہی کہ پیر کی و کو خالی جو قوت کہ اوہا ناہی
 بندہ اپنی دونو اتونہ طرف اوکل نقل کی بہتر مذہبی اور ابو داود فی اور بیہقی و عیون کریمین حسن عنہم قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم اذا رفق بك يدبك في الماء لعله يحطما حتى يمسك بهما وجهك رواه الترمذي
 اور روایت ہی عمر کی کہ اتونہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو قوت اوہا ناہی و نوہا اتونہ ہی دعائیں کہتی و کو چٹا کہ پیر کی و کو پی موندہ یعنی نقل کی بہتر
 حسن ان حدیثوں میں معلوم ہوا کہ اتونہ کا اوہا ناہی اور موندہ پیر یا سنن میں مولانا حسن عائشہ قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله عليه وسلم يسئلكم من عبدك اذا رفق بك في الماء لعله يحطما حتى يمسك بهما وجهك رواه الترمذي
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوہا ناہی جاتی ہی ہوں عا و کو جامع ہوں اور چوٹی ہی اوہا ناہی عا و کو جامع ہیں نقل کی بہتر بودا و دنی ف دعا جامع و کو کو لفظ
 اس کے تہوی ہی ہوں اور معنی بہت شال ہو امور دنیا اور آخرہ کو جس ہی دعائیں میں ربنا آتیا فی اللہ یا حسنہ و فی الآخرہ حسنہ و قبا عذاب النار
 اور اللہم انی اشاکک العفو و العافية فی الدین و الدنیا و الآخرہ و ہذا اور انہا کی بہت دعائیں جامع آئی ہیں حدیث شریف میں آج پڑھو
 رخ یعنی عالمہ جامع ہو خاص طلب میں کو ہو وہ حضرت فی ترک کی ہی انداز رقی و زوجہ حسنہ یعنی دی جگو پیوی اچی غیر ذاک کہ اور یہہ اعتبار کر کے
 کہی حضرت اکثر دعائیں جامع ہی انگنی ہی خاص طلب کے نہ انگنی ہی و الالبی کی خاص غلٹہ مانگا ثابت ہوا ہی ع مولانا حسن عید اللہ بن عمر
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسئلكم الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب رواه الترمذي و ابو داود
 اور روایت عبد السبن عمرو کی کہ انور یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہو نیوالی عا غائب کی وسطی غائب کی نقل کی بہتر مذہبی اور
 بودا و دنی ف اس کی غائب دعا غائب کی ہی خلوص ہوتی ہی خیال سانی نہ کہایا کہ نہیں ہوتا حسن عنہم عن ابن عمر قال استاذنت
 النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة فاذن لي وقال استبرأ كذا يا اخي في دعائك ولا تنسنا فقال عليه السلام ما يسئلكم
 ان لا يها الدنيا رواه ابو داود و الترمذي و انكحتم ربك انكحتم قوله و تنسنا اور روایت ہی عمر بن الخطاب کہ گنا پرا و ان کی
 یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی سچ اور اگر فی عمر کی پس دن یا جگہ اور فرمایا کہ گنا کو پی چوٹی پہاٹی میری سچ دعا اپنی کی اور نہ ہونا جگو یعنی وقت دعا کی
 پس فرمایا حضرت فی ایک کلمہ نہ جگر شکر یا جگو کہ یہ وسطی میری ہو جلی اسکی تمام نیاف نقل کی بہتر بودا و در مذہبی فی اور تمام ہونی روایت ترمذی و کو لفظ و

سنن مالک بن انس
 کتاب السنن
 جلد
 ۲۴۶
 دوم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اسطی اللہ تعالیٰ کی زبانوں نام میں یعنی ایک کم سو جو شخص یاد کر لی وگو کہ ازل ہوگا بہشت میں یعنی اول پہنچا ازل ہوگا
 بغیر خطاب کی اور ایک روایت میں اللہ تعالیٰ خالق ہی دست رکھتا ہی طاق کو قتل کی یہی بخاری و مسلم فی ہ اس حدیث میں جسے نانوین نہیں
 نام اللہ تعالیٰ کی بہت ہیں چنانچہ بعد ان اسرار مبارک کچھ کہہ دیں ہی مگر وہ کہانی فشا اللہ تعالیٰ بلکہ مستند ہے کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص
 ساتھ ان امور کی ہی اور عالموں کی بیچ معنی حسنا کی اختلاف کیا ہی کہ بخاری و خیرہ فی اوتجیح ہی کہ معنی او سکی یاد کیا ہیں چنانچہ بعضی روایت
 لفظ خفیا کا آیا ہی اور بعضوں کی کہانیاں او کو یا ایمان لایا یا معانی جانی و کئی و عمل معانی او کی پر کیا اور دست رکھتا ہی طاق کو یعنی اعمال او کا رطا و کو
 روایت ہے کہ دست رکھتا نہیں ہی و کو کہ ہوں اور صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کی ہی ع فر **الفصل الثالث فی فضل ذکر اللہ**
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الله تعالى يشعته ويتبعين ان الله من احبها دخل الجنة
 روایت ہی مابی برورد کہ فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اسطی اللہ تعالیٰ کی زبانوں نام میں جو کوئی او کو یاد کر لی ازل ہوگا بہشت میں
 اللہ الذی لا اله الا هو جلالتہ جلالتہ یعنی عابد ہی بیان ہی ایک کم سو ناموں کا اور اس کلمی کی کئی مراتب ہیں ایک تو یہ کہ اسکو منافق کہتا ہی خالی
 ہی تشدید ہی پس یہ توفیق و مابھی و سکود مابھی میں کہ محفوظ رہتی ہی جان اور مال و زوال و سکی و رخصت کی لمی کہ پیغمبر نہیں و در و سر یکہ بلا و می اسکی ساتھ
 عقیدہ و لکھا ساتھ محض تقلید کی اسکی صحت میں اختلاف ہی چھ ہی کہ پیغمبر ہی اور تفسیر ایک ساتھ و سکی اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانوں قدرت الہی
 اکثر وہی نزد یک یہ معتبر ہی اور چوتھا ایک و سکی ساتھ اشتداد جازم ہوا زراہ دلیل قطعی کی اور یہ مقبول ہی اتفاقا اور بخوان کہ یہ ہو کہنی والا سطح کہ کا ذکر ہی
 معنی اسکی لکھا ہوئی و تفسیر مابھی ہی و اگر یہ کہہ فسد لکھی ہی اگر کہہ حذر رکھتا ہی کو نکاح ہی غیرہ کا توفیق دیکھا دنیا اور آخرت میں اور اگر کہہ عزیز و توفیق
 میں کہ پیغمبر نہیں قتل کیا ہی و سکی اسپر اجتماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کی میں شیخ عبادۃ اور نزاد کہ کٹر علیا کی پیلہم سبب و نہیں بڑا ہی و رکھا گیا ہی کہ
 عوام کی لمی یہ کہ اس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین او و بلو خشتہ و تقسیم کی و خواص کم چاہی نامل کرین اسکی معنی میں اور جانیں کہ طلاق میں لکھی
 او پر موجود جامع صفات الوہیتہ کی و خواص انہو کی چاہی کہ مستغرق رکھیں ال پنا ساتھ اللہ کی میں التفات کرین ہر طرف کیسے سوئی اسکی اور نہ امید کرین
 نہ ذرین گرا و سکی سلیکی ہی حتی اور ثابت ہی و سوامی اسکی باطن جبیکہ بخاری حدیث میں اباسم فرمایا حضرت فی کہ بہت چکا کا شاعر و کئی کلام میر کہ لکھا ہی
 الاکشی فی اللہ اللہ باطن خاصیت جو کوئی اس کم ہونا بارہی صاحب لغتین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کی سو بار پڑھی باطن او کا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو
 ح التفتت الشیخ الامامان اور نصیب غار فکان دونو انوسی یہ کہ متوجہ ہو و می و سکی جناب ال کشف اور توکل کر ہی اسپر مشغول
 باطن اپنا او سکی کرین اور بی پروائی کر ہی خیر او سکی ہی و رحم کر ہی بندگان خدا پس و کہ بی مغالوم کی اور پھر ہی ظالم کو غلام سی ساتھ طریق نیک کے اور خیر و اگر
 غافل کو اور دیکھی طرف گھٹکار کی ساتھ نظر مست نہ حقارت کی و رکوشش کا کچھ و در کرنی خلاف شریعت کی بقدر طاقت کی اچھی طرح او سکی کر ہی حاجت روا کر
 بقدر وسعت دعاقت خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد نماز کی ہی الرحمن الرحیم حقیقتا مختلف اور میان اور قداوت او سکی لیلی و شہا و می و در جو کوئی
 الرحیم کہی ظلم خلق او پر مہربان و شفیق ہوں ح الملک بادشاہ حقیقی کہ فاکہ جان کا او سکی قبضہ قدرت میں ہی و رود بی نیاز ہی سبب او سبب
 پس جب بندی فی یہ جان تو بندہ در گاہ او سکی کا اور گدا کی او سکی کا ہو و می و طلب عزت کی استان خدمت او سکیسے کر ہی و واجب کہ تعلق کر ہی
 جناب قدرت اور تصرف او سکی کی در بی نیاز ہو و می سبب بالکل و ظاہر کر ہی احتیاج اپنی و لیلی و در در و امید نہ کر ہی و تصرف کر ہی ملک اور
 نفس او قابل اپنی میں اور مالک ہو و می اعتقاد و قوی ہی کہ او شریعتی کو طاعت حق و رحم شریعتا بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہو و خاصیت الملک
 جو کوئی اس کم کو ساتھ اللہ و سکی ملازمت کر ہی لکھا ہو و حق تعالیٰ او سکی ملک کو قیام و ایم رکھنی الا فیصل و سکا مطیع فرمان بردار او سکا اور اگر او سکی

ہی کر غنیمت کریگا شریک او نکا ہوگا کیا مگر کہ ہر چیز سی کہ باز رہی تیری باطن کو حق سی اور حقیر جان ہر چیز کو سوائی پہنچی کس طرف حساب نہ ملے اور لازم
 کر تیرے تواضع اور منزل کا اور زائل کر اپنی تمام دعویٰ مگر کی تافس صاف ہو اور امد کی محبت او میں پہنچی پس باقی سبھی سہلی نفس اختیار اور نہ سنا ہر نفس
 قرار آئے اگر اسکو پہنچ ستر حال ہی کی پہنچ دخول سی س بار پر ہی حق تعالیٰ و سکون و خفا پر مینگار عطا فرماویں اور اگر ابتدا پر مینگار ہی کر اور کو پہنچی جہاں خلق
 اندازہ کر نیوا لخلق کا موافق مشیت اور حکمت ہے آخلاق جو کوئی اس ۳۱ پر لازم کر ہی حقیقی فرشتہ پیدا کرے تا وہ سکی ہی عبادت کرے و توقیامت تک ردال و نوبت
 او سکا روشن نورانی کرے در شاہ عبدالرحمن رح کی لکھا ہی کہ جو کوئی اسم آخلاق کو در تین ہیست پر ہی دل و روم نہاد و سکار روشن ہو اور تمام کام موافق نوی ہو لکھا ہی
 پیدا کرے فی الاور جو کوئی غنیمت میں ہو بار اسم الباری پر ہی حقیقی و سکون و قریب چوڑی و در ریاض قدس کس طرف پہنچے و جو جلیل اسم الباری پر غنیمت کرے جو علاج کہ
 کرے موافق پر ہی غنیمت صورت بنایو الا نصیب طارف کا ان میں ناموسی ہے کہ نہ کی گئی چیز اور نہ تصور کرے کوئی ابر کہ تامل کرے ہی بیج قدر توں اور عجا کی گئی
 کہ او میں ہیں اور جو عورت باج ہوسات در زور نہ رہی و رافطاری کی نزدیک اس بار تصور کو پر ہی و ربانی پر دم کرے جو ہی حقیقی از دنیا کہ از عطا فرماویں جو کوئی
 پر ہی کلام دشوار و اسرار ہوں ع الشفا بخشی و الابد و کی گنا ہوگا اور دہائی والا میوں او کی کا نصیب تیرا اس ہی ہے کہ عجا ہی نو ہو کہ نہیں بخشا گنا ہو کوئی
 کردہ اور دہائی تو عیب کو کوئی و بخشی تصور او لازم کر ہی استغفار کو خصوصاً وقت سحر کی و جو کوئی بعد نماز جمعہ کی سوار کہی باغفار باغفری ذنوبی حقیقی او سکون
 بخشی گویں سی گردانسی ح القہار غالب سب سکی قدرت کی اگر کی عاجز و مغلوب ہیں نصیب بند کیا ہے کہ غالب ہو وی پر ہی دشمنوں پر کہ نفس و شیطا ہیں
 جو کوئی اس اسم کو بہت پر ہی حقیقی محبت دنیا کی و سکی لسی و تہاد و تہائی و در خانہ و سکا بخیر ہو آہی و حقیقی شوق و محبت او سکی لین پیدا کرے ہی ح او
 و اسٹی ہر مہم کی اگر اسم القہار سوار پر ہی ہم او سکی اسان او اگر اس پر دست کر ہی محبت دنیا کی و سکی لسی جاتی رہی و اگر در میان سنت و فرض کے سوار پر ہی
 بنیت مقہور و دشمن دشمن مقہور ہو شوق القہار بہت دینی و البغیر عوض کی نصیب بند کیا ہے کہ خرچ کرے حاجت الال ہی اللہ تعالیٰ کی ہا میں بلا عرض و بلا
 عوض و جو کوئی فقر و فاقہ سی بیج میں ہو اس اسم پر دست کر ہی حق تعالیٰ و سکا ایسی نجات دیا ہے کہ حیران رہ جائے آہی و در جو کوئی لکھا و سکو ہی باطن کہ کسا ہی
 ایسا پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی آیت سجدہ کی پر ہی در سجدہ میں کہی و رست بار پر ہی خلقت شیخ بر او ہوجا تا ہی و اگر کوئی حاجت کہ کتا موافق ہیست کو
 در میان صحن گہر کی یا سجدہ کی تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ ہاتھ سوار پر ہی حاجت او سکی روا ہو تی ہی ح و اسٹی فاضی رزق کی وقت چاشت کی چار سجدہ
 پر ہی و بعد از فراغت کی سجدہ میں جاویں و سجدہ میں کیسے چار مرتبہ یا د بار پر ہی و اگر فرصت نہو سچاس بار پر ہی مولا عبد الغنی رح اللہ آف رزق پیدا
 کر نیوا اور پہنچا نیوا لارزق مخافات کو رزق او سکون ہی میں کہ جسے فائدہ او تہا یا جاویں پہر وہ دو قسم پر ہی ظاہر و باطنی ظاہر ہی ہی کہ جسے نہ کو فائدہ ہو نہ
 کہا ہی ہی کی چیز و نکل و راسا کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی کہ جسے نفس او در دلو فائدہ ہو مانند علوم معارف کی و نصیب عارف کا اس سے یہ کہ یقین کرے ایسا کہ
 نہیں کوئی لائق رزق دینی کی سوائی اللہ تعالیٰ کی پس توقع رکھی و سکی کہ اللہ ہی پس سبھی امور اپنی طرف او سکی اور ہاتھ اور زبانی رزق جسمانی اور روحانی
 کو کو پہنچا دینی مال خرچ کرے و تعلیم و ہدایت کرے و در عادی خیر کرے غیر ذلک کہا گیا بعضے عارفین کی کہ کہاں سی کتا ہی تو پس کہا جسکے پہنچا نیوا ہی خالق
 اپنی کو نہیں شک کیا مینی اپنی رزق میں او رکھا گیا ایک عارف سی کہ کیا ہی قوت پس کہا ذکر ہی اللہی لایموت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نماز
 کی گہر کی ہر چارون کو نو نین میں بار پر ہی و س گہر میں بیج و فلسی نہو وی لیکن دہائی سی شروع کرے و روم نہ فیکہ فی نفسی ہے ہی ح القہار
 حکم کر نیوا اور بعضوں کی کہا کہ لوی و الاد و ازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس ہی ہے کہ کسی کہ فی توفیقہ کرے تی جن میان کو کوئی اور یہ کہ عدوت
 مشغلو ہوئی و را راہہ کر نیوا کو کوئی حاجت دو ایسا امور دنیا و آخرت میں کہا تشریری فی کہ جسنی جا نا کہ اللہ تعالیٰ کہ لوی و الاد و ازون رزق و رحمت کا
 میسر کر نیوا لاسباب کا اور درست کر نیوا الامور کا تو وہ نہیں کا و یگا عیو او سکی میں ال اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کی دو نو ہاتھ بند پر رکب ستر بار اسکو پر ہی لکھا و سکی لسی از

که میدوی که قبول هونی قبولی او را میدهند و می دانند و در حق او رحمت او سیکس او در دگر دگر می تغییر و در قبولی او عذر عذر گویند و او را که چنانکه می بار و او را سبب
والعالم کی و فیروز جو کر می و در جو کر می بعد از چاشت کی که ای لایم اغفر لی تب علی کل انت التواب لای رحیم گناه او سبب بخشی جاوین کند و اگر کتاب الحدیث المندرجه در
یلعنی الا کافرون او سرکشون می سانه عذاب کی نصیب بندیکان می که بطلانی بر می نموده نفس و شیطان بین و در شمع ترین شمشیر نکات نفس اماره می و سرز او
بهی می که جب کچه گناه می با عبادت بین قصور می و در مقام کی و از بدیض می قدس سره لیا کیری نفس شکستل کیا ایک ات و توغین سج و
کی پس سزادی سنی و سکو پانی مذابک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا بر صبر نکر سکی تمن جعون تک ملازمت اکی در می دست هواد و جس نیت سکی او می ات کو
پز می و دوام سر انجام با دی و در هیچ روایت غیر ابو برید کی انعم می با با می جو کوئی اسم النعم برادوست می برگزیند که یکا بنو می ح ع الحقق و در گذر
کرنوا الا کما هون او رتقیرات می نصیب سنی ایس و می می جو الغفور بین کما او حضرت شیخ نج ح شیخ اسمانسی بین یون لکها می که المعفو مکر نوا لاسیات
کا و در گذر کرنوا لاسیاتی فریب معنی غفور کی می لیکن ایس می بلخی می سبکی کی غفران معنی سز و کتمان کی می پس غفار معنی ذوالکلی و الیک و عفو مشعر معبود
کردنی کی می و در بنده هر چند گناهکار بود لیکن غفور و در گناه کا امید و می پس سز و کتمان کی گناهکار کی میانی بر نکرنا چا می شاید که مومل کرم بخش می و سبب سبب
حدیث او در حکم دین رباحی رد کن در راجه دانی کرنازل به نام او در نامه نیکان بود و او در درجائی نیکان ان گمان به بر تو در در حشر نادان بود و او
مخلق ایس که بهی که تقصیرات لوگوئی در گناه او کی که او سکی حق بین می غفور می مادره لکاملین الغیظ و العافین عن الناس با و سکی گناه بهت هون ایس
کو در دنیا کر می حق تعالی تمام گناه او سکی عفو فرادی و الله و حق بهت جبران نصیب بندیکان مثل الرحیم کی می متول می که ایک شخص کا همسایه زنا تها حبشه
مر تو او س شخص ایس و سکی ناز و پز می بهر دیکها ایگاده سیت خواب بین پس کبا لک کبا لک اسدی سانه می کبا لک بخشد با چلی و دیکها او می که کنا فلانی شخص ایس
ناز و پز می می ایس کو انتم نکلون خزان رحمت ربی اذ الا سکر مشبهه الافاق و حاصل کچه سرب بهت هون ایس اگر تو بهار اعتبار مومل تو خدا جانی کبا کر می به
اوسنی ملکی ناز و پز می بر اثر و توجا می که کسی مظلوم کو ظالم کی اتمه می چشادی و سکو دس مار می غیظ ظالم شفاعت اوس شخص کس قبول کر لگا و جو کوئی بهر
کر می ال و سکا جبران هواد و سکو دوست کر می و در سبب لوگ او سرب هون ح مَالِكٌ لَمْ يَكُنْ مَالِكًا ساری جهان کا نصیب بندیکان اسم اللک بین گذر او کبا
شاذلی می که سیر ایک در وازی پر معنی لک کی در وازی پر آنا کوئی جاوین تیری می بهت و در وازی پر گردن چکا کبا لک شاه کی الغنی لک فلانی ایس که چکن تیری می
سی گردن فرایا لک تعالی فی دان من شیئی الا عندنا خزائنه جو کوئی ایس بهت ملاومت می نوگر هواد و راجات و همت دارین کس و سنی باوین او تیری
خاصیت هم و لک لک لک ذوالالحک و لک لک لک صاحب بزرگی او بخشش کا و جسی که جمال خدا کا بهجا نازل کر می او سکی در گاه بین و جسی لک
او سکا و کبا شکر لک و سکا بس خدمت کر می غیر و سکی لک و سوا لک کر می غیر و سکی نصیب بندیکان ایس بهی که حاصل کر می بی نفس کی لک بزرگی او و سکو لک کر می خدا
خدا سنی لک لک لک لک نصیب بندیکان اسم العدل بین گذر او کوئی اسم کو سوا و پز می شریفان کس او و سوسه او سکی نور هواد و رگسات سوا و پز می جو
مقصود که کنا هو حاصل هون الحک جمع کر نوا لک لک قیامت کو نصیب بندیکان بهی که جمع کر می علم و عمل کو و کالات فسانیه و جسمانیه کو او می کر می به
جمع کر می فکر او سکی لک و در جمعیت مع لک کی بهت در جمعیت کوش نامذات شوی به ترسم که پانده سومی ات شوی به چسکی ایل و او فارلیه و استباح متفرق
هوئی هون وقت چاشت کی غسل کر می او موند آما لک طرف کر می او را س لک کم و دس بار پز می او را یک او لک می بر مار بین بند که ناجاوی بهر با تله بی مونه بهر پز می
تهو می عزمه بین سبب جمع هو جائن کس ع العفی فی پر و اهر چیری جو کوئی با طبع بین بستانه اسم الغنی کو او بر عضو کی اعضا ایس می پز می او را تبه می که
لاوی حقا و او سکی دفع کر لگا و جو کوئی بر روز ستر بار پز می لک بین برکت هوگی او و کبی محتاج هوگی عفی فی پر و کرنوا لک لک نصیب بندیکان
بهی می استغفر می اسوی السدی اسم کو دس جعون تک ملازمت کر می که هر جمعه کو هزار بار پز می خلق می پر و او هو عفی فی پر و کرنوا لک لک نصیب بندیکان

در این کتاب اسما و صفات آمده است که هر کس این کتاب را بخواند و در حق او عذر عذر گویند و او را که چنانکه می بار و او را سبب
والعالم کی و فیروز جو کر می و در جو کر می بعد از چاشت کی که ای لایم اغفر لی تب علی کل انت التواب لای رحیم گناه او سبب بخشی جاوین کند و اگر کتاب الحدیث المندرجه در
یلعنی الا کافرون او سرکشون می سانه عذاب کی نصیب بندیکان می که بطلانی بر می نموده نفس و شیطان بین و در شمع ترین شمشیر نکات نفس اماره می و سرز او
بهی می که جب کچه گناه می با عبادت بین قصور می و در مقام کی و از بدیض می قدس سره لیا کیری نفس شکستل کیا ایک ات و توغین سج و
کی پس سزادی سنی و سکو پانی مذابک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا بر صبر نکر سکی تمن جعون تک ملازمت اکی در می دست هواد و جس نیت سکی او می ات کو
پز می و دوام سر انجام با دی و در هیچ روایت غیر ابو برید کی انعم می با با می جو کوئی اسم النعم برادوست می برگزیند که یکا بنو می ح ع الحقق و در گذر
کرنوا الا کما هون او رتقیرات می نصیب سنی ایس و می می جو الغفور بین کما او حضرت شیخ نج ح شیخ اسمانسی بین یون لکها می که المعفو مکر نوا لاسیات
کا و در گذر کرنوا لاسیاتی فریب معنی غفور کی می لیکن ایس می بلخی می سبکی کی غفران معنی سز و کتمان کی می پس غفار معنی ذوالکلی و الیک و عفو مشعر معبود
کردنی کی می و در بنده هر چند گناهکار بود لیکن غفور و در گناه کا امید و می پس سز و کتمان کی گناهکار کی میانی بر نکرنا چا می شاید که مومل کرم بخش می و سبب سبب
حدیث او در حکم دین رباحی رد کن در راجه دانی کرنازل به نام او در نامه نیکان بود و او در درجائی نیکان ان گمان به بر تو در در حشر نادان بود و او
مخلق ایس که بهی که تقصیرات لوگوئی در گناه او کی که او سکی حق بین می غفور می مادره لکاملین الغیظ و العافین عن الناس با و سکی گناه بهت هون ایس
کو در دنیا کر می حق تعالی تمام گناه او سکی عفو فرادی و الله و حق بهت جبران نصیب بندیکان مثل الرحیم کی می متول می که ایک شخص کا همسایه زنا تها حبشه
مر تو او س شخص ایس و سکی ناز و پز می بهر دیکها ایگاده سیت خواب بین پس کبا لک کبا لک اسدی سانه می کبا لک بخشد با چلی و دیکها او می که کنا فلانی شخص ایس
ناز و پز می می ایس کو انتم نکلون خزان رحمت ربی اذ الا سکر مشبهه الافاق و حاصل کچه سرب بهت هون ایس اگر تو بهار اعتبار مومل تو خدا جانی کبا کر می به
اوسنی ملکی ناز و پز می بر اثر و توجا می که کسی مظلوم کو ظالم کی اتمه می چشادی و سکو دس مار می غیظ ظالم شفاعت اوس شخص کس قبول کر لگا و جو کوئی بهر
کر می ال و سکا جبران هواد و سکو دوست کر می و در سبب لوگ او سرب هون ح مَالِكٌ لَمْ يَكُنْ مَالِكًا ساری جهان کا نصیب بندیکان اسم اللک بین گذر او کبا
شاذلی می که سیر ایک در وازی پر معنی لک کی در وازی پر آنا کوئی جاوین تیری می بهت و در وازی پر گردن چکا کبا لک شاه کی الغنی لک فلانی ایس که چکن تیری می
سی گردن فرایا لک تعالی فی دان من شیئی الا عندنا خزائنه جو کوئی ایس بهت ملاومت می نوگر هواد و راجات و همت دارین کس و سنی باوین او تیری
خاصیت هم و لک لک لک ذوالالحک و لک لک لک صاحب بزرگی او بخشش کا و جسی که جمال خدا کا بهجا نازل کر می او سکی در گاه بین و جسی لک
او سکا و کبا شکر لک و سکا بس خدمت کر می غیر و سکی لک و سوا لک کر می غیر و سکی نصیب بندیکان ایس بهی که حاصل کر می بی نفس کی لک بزرگی او و سکو لک کر می خدا
خدا سنی لک لک لک لک نصیب بندیکان اسم العدل بین گذر او کوئی اسم کو سوا و پز می شریفان کس او و سوسه او سکی نور هواد و رگسات سوا و پز می جو
مقصود که کنا هو حاصل هون الحک جمع کر نوا لک لک قیامت کو نصیب بندیکان بهی که جمع کر می علم و عمل کو و کالات فسانیه و جسمانیه کو او می کر می به
جمع کر می فکر او سکی لک و در جمعیت مع لک کی بهت در جمعیت کوش نامذات شوی به ترسم که پانده سومی ات شوی به چسکی ایل و او فارلیه و استباح متفرق
هوئی هون وقت چاشت کی غسل کر می او موند آما لک طرف کر می او را س لک کم و دس بار پز می او را یک او لک می بر مار بین بند که ناجاوی بهر با تله بی مونه بهر پز می
تهو می عزمه بین سبب جمع هو جائن کس ع العفی فی پر و اهر چیری جو کوئی با طبع بین بستانه اسم الغنی کو او بر عضو کی اعضا ایس می پز می او را تبه می که
لاوی حقا و او سکی دفع کر لگا و جو کوئی بر روز ستر بار پز می لک بین برکت هوگی او و کبی محتاج هوگی عفی فی پر و کرنوا لک لک نصیب بندیکان
بهی می استغفر می اسوی السدی اسم کو دس جعون تک ملازمت کر می که هر جمعه کو هزار بار پز می خلق می پر و او هو عفی فی پر و کرنوا لک لک نصیب بندیکان

و نفسان کچند و نسی می دینا من انشیب بند یکا به کس و طبیعت کو خوا هوشون نفسانی سی بار ز کبی حجب در میان بیان میوینگی و از نزاع واقع هر جوق کت که
سجودنی بر جادوی اکوینس بار بر بی حق تعالی و غنم کدو فتح کری ح اور حضرت شیخ فی شرح اسماء حسنی من بهای اسم المسالک کی اسم المعطی بهی نفس کیا سی اور ز طویر
شرح دونو سونکی یون کی ہی کہ جسکو جو کچہ جایی ہی و جسکو جایی مذی الانع لم اعطی و لامعطی لما منع اور بندی فی حجب جاناک حق تعالی معطی اور انع
اور کی عطا کا امید وار نہا جایی اور او سکی منع سی خائف اور تخلی کہ صا حون اور تحو کو دومی اور فاستون اور ظالم کو منع کری باطل و فوج کو اور
و فی عت کی عطا کری اور شس و طبیعت کو ہوا و نہوت مانع آوی اور البور ہر کی روایت میں کہ مشکوۃ میں ذکر معطی کا نہیں ہے اور منع کو موعوب جیل و رات
کی تفسیر کرتی ہیں ساتھ رد و ملاک کی بہہ حضرت شیخ فی لکیر بہر خایت معطی کی بہہ لکھی ہے کہ جو کوئی المعطی کو رد یا سا کری یا معطی یا المین بہت پرستی
سوال کا محتاج نہوا اللہ اعلم خیر بیننا و انوالا اور فائدہ پہنچا نو الا جسکو جایی کہ باقی شیخ لکھن شارد ہی سکی طرف کہ ضرر واقع اور ہر جزو اسکی متنا و قرار
ہی پس جو کوئی البعد او اسکی حکم کا پس و جبار است میں اور جو نہ البعد او پرا پراقت میں فرمایا اللہ تعالیٰ فی من استسلم تقضالی و ضمیر علی باقی و شکر علی
تقضالی کان یخدی حقا و من لم یستسلم تقضالی و لم یضرب علی باقی و لم یضرب علی غائی فی طلب یا سیرا ہی و شرح اسماء حسنی میں حضرت شیخ فی پنج شرح دونو
اسمون النافع الضار کی یون لکھا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کر نیوالا اور درج اور شفا کا گرمی اور سردی اور
خشک اور ترزی میں ہی ہی اور گمان نیلجا وین کہ در و نافع بذات خود ہی اور نہ ہر ملاک کر نیوالا انفس خود او طعام نفس خود میر کرنا ہی اور پانی بذات خود میر
کرنا ہی بہہ تمام اسباب مادی میں یعنی کدات اسیر جاری ہونی ہی کہ اللہ سبحانی او کو اسباب کیا ہی اور بواسطت انکی پیدا کرنا ہی یعنی جزوین مذکور
کو اور اگر جایی بغیر انکی ہی پیدا کری اور اگر جایی باوجود انکی نہ کری اسطرح تمام اجزاء عالم کی علویات و سفلیات اور سائط اور اسباب سحر قدرت کا بلاہیستالی کے
ہیں اور یہ تمام بذات قدرت ازلیہ کی انشاء فک کی ہے انہہ کتاب کی میں اور بنو فوجا ہی کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالیٰ ہی جتا اور عالم اسباب مخلوب قدرت کا
کاجانی اور حکم اور قضاء الہی کا بعدار ہوا اور تمام امور سیرا و سکی گرمی تا زنگانی سیر کر ملی من المین کہ خلق سیاحت میں ہو حکما کیست لائی میں کہ
سوسی علیہ السلام فی دانتو کی درسی حضرت حق میں فرما کی حکم ہو کہ غائی گہانس دانت پر کہہ آگم ہو موسی علیہ السلام و گہانس دانتون پر کہی رام یا بعدار
مدت کی پہر ایک دانت میں در دو ہوا ہی گہانس دانت پر کہی در زیادہ ہو اکھا الہی بہہ وہی گہانس کو فی تعلیم فرمائی تھی خطاب باعتبار پہنچا کر اور
توجہ ہماری جناب میں کی تھی قوی شفا دی ہمیں اور اس مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تونی در زیادہ کیا معنی یا جانی نو کہ شفا دینی والی ہم پہنچ گہانس
تخلیق ہیہ کہ ساتھ امر الہی اور حکم شریعت کے قریب پہنچا اور در جزو دشمنانی میں اور نفع پہنچا اور در کر نی و ستا و انکی انشاء جسکو حیال و تمام امور میں کہ ہو کہ ہو
پہنچی حق تعالیٰ و سکو تمام میں تھی خطا نو اور مرتبہ اہل قرب میں پہنچی ح النافع جو کوئی کشتی میں پہنچی ہر روز اسم النافع بر ملا زمست کری کوئی آفت او سکو
پہنچی اور اگر ابتدا ہر کار میں انکالیں بار بر بی تمام کام حسب خواہ او سکی ہون شرح اللہ عز و جل روشن کر نیوالا آسمان کا ساتھ ستاروں کی اور روشن کر نیوالا
زمین کا ساتھ انبیاء اور علماء و غیر ہم کی اور دل ہو منون کا ساتھ نور معرفت و طاعت کی انصیب بند یکا بہہ کہ روشن ہووی ساتھ نور ایمان و عرفان کے
جو کوئی شب جمعہ میں بات بار سورہ نور اور انکیزا کیا اس اسم کو پر ہی اسکی دلیں نور پیدا ہو اگر وقت سیر ملا زمست کری دل او سکا روشن مہر الھادی
راہ دکھا نیوالا انصیب بند یکا بہہ کہ زندگان خدا تعالیٰ کو او سکی راہ مادی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ فی شرح اسماء حسنی میں یون لکھی ہے کہ ہر
راہ دکھانی اور منزل مقصود کو پہنچا مارا نام تمام ہر روز نکا و پہنچا جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ ناموس ہی راہ جو کہ راہ عقبی کے جہا ہی ہر روز جہا
کہ در جملہ لطف تورا نہ مایا کر کم و خافہا می شب روان پی ہر روز نری ہا اور برود کار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کی لکھی حضرت نبین ہے اللہ ہی عطا کل شی خلت
تم ہی جیسے کہ لکھا کہ پیرا ہو مکی بیت سی جہا کی خوشی کی راہ بتائی اور جو نہ کو پیرا نکشتی اندر ہی اندر چنسی کے راہ بتائی اور شہد کی کہی گہرنا نیکی در فضل و در

تین ہر ایک کی مدد دہانی پہلی دس غریبوں کی کہ وصول سبب فیض آب اور رویت ذات پاک اوسکی ہی اور خواص کی باطن میں پیدا کار نوز و نون توفیق اور اسرار شریف
کا کہ سبب ہریت طاعت و معرفت کی بنی اور بہترین بندہ کی متعلق ساتھ اس کے ہم انبیا اور اولیاء اور علما ہر ایک مدد دہانی والی مخلوق کی ہیں ظرف صراط مستقیم
کی خصوصیات انبیا اور ختم رسول صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ اہل البیت علیہم السلام استقامت سرمد الدین نعمت علیہم غیر المغضوب علیہم لا التالیین
و القلون مصری قدس سرہ کی کہ تین چیزیں عارفوں کی اخلاق سے ہیں نیک دل و خوش ذہن و کم کوشاد دل و درخت کی طرف لا انا و حق تعالیٰ کی نعمتیں نافعہ کو یاد دلا
اور زبان توحید سے مسلمانوں کو راہ حق دہانی یعنی مونہ او کی کوئی دنیا سے طرف دین کے اور معاش میں کی طرف لانی آہادی جو کوئی آہادہ و ثباتی و درود ہر ایک کی
کر ہی و اس کے کو بہت بڑی اور آہادہ اور مونہ اور انگوٹھی کے بہتر تہ اہل معرفت کا پورج الذبیح پیدار کر نیوالا عالم بدون مثال کی کہ بعضوں کے جسمانی اور
اپنی نفس برفول قبول میں ہوتا ہے جس کے باطن اور جسمانی او شہر کا اپنی نفس برفول قبول میں ہوتا ہے بدعت کی باطن اور کھاتیر سے کہ ہول ہماری مذہب کے
تین میں سرگردانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و فعال میں اور دہانی میں کہ حلال ہوا و سرچ ہونا اور خالص کرانیت کا تمام اعمال میں اور بہت ہی کہ کجی جسمانی
و نہایت یعنی نرمی کی مبتدع سے لیتا ہی اللہ جلالت سنتوں کی اعمال اوسکی آجے جو کوئی نہت آہی بدعتی کو دیکھ کر کمال لیتا ہی اللہ تعالیٰ نور ایمان کمال و یکسے کی تبلیغ
جس کو کوئی غم یا ہمیشہ آدمی ستر ہزار بار اور ایک روایت میں ہزار بار یا مدیج السموات والارض پڑھی و ہم سر انجام پاوی اور اگر بدعت و مونہ قبلہ کی طرف کرانا
بڑھی کہ جو بادی جو کہ چاہی خواب میں کہنی الباقی ہمیشہ رہنی والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑھی تمام اعمال و سکی قبول ہوں اور کسے سبج اوسکو نہ پہنچی
اللہ تعالیٰ باقی بعد فنا موجودات کی اور الگ تمام مخلوقات کا نصیب نہ بیکجا ہے کہ اور ان اعمال میں کہ جہاں اقیات و مساجد میں کوشش کر ہی مشعل تعلیم عالم و رفتہ
جاریہ و غیر حاکم و مراد و ارث سے باقی بعد فنا موجودات کی ہی کہ تمام الماں بعد فنا مال کوئی رجوع اوسکی طرف کر لیا و یہ ہر نظر ظاہر ہی الادہ ہی الگ علی الاعلان
ازل سے ابتداء تبدیل ملکات کے اور تمام ملکات اوسکی جگہ پر ہی شریکے اور متجانسان بعد از تہذیب ذرا لیں ان ملک الیوم بعد الوعد انہار کی کوشش ہوش سے
ہیں بندگی و چاہی کہ بیچ نکال دیراٹ کی خواہ و راجائی کہ شنب کچھ چور جانا ہی ہو تو قبل ان ہو تو اشعار عارفوں کا ہی مصرعہ دل بریں منزل فانی چہ نہی بند
اور تعلق سے کہ تحصیل علوم اور مصارف دین کر ہی اور ارشاد ہمایا کہ جو خاصیت جو کوئی وقت نکلتی آفتاب کے اس آسم کو سو بار پڑھی کچھ سبج اوسکو نہ پہنچی غرض
اور جو کوئی اوسکو بہت بڑی تمام کام اوسکی بن اور بن ح الشہید رہنا عالم کا کہ بعضوں کے راہ دہانہ اللہ کندی اپنی کو پہنچے کہ راہ دہانی اوسکی نفس اوسکی
طرف طاعت اپنی کی اور قلوب سیکھ طرف معرفت اپنی کی اور صرح اوسکی طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کے راہ دہانہ آہی و سکون و طوطی سوار
نفس اوسکی کی پہنچ کہ الہام کر آہی اللہ تو کلام و تفویض تمام امور دین متقول کہیں ہو کہ الی ایک روز بار ہر ہم کہ ہم کو پس حکم کیا ایک شخص کے ساتھ گرد کر ہی ایک چیز
کہ اور ان پاس ہی کہانی کی ہی بس نکلا وہ نا کہاں ایک شخص ملا کہ اوسکی ساتھ ایک چتر تھا کہ اوس پر جالیس ہزار دینار تین پس پوچھا اوسنی اس شخص سے ابراہیم
اور کہا کہ یہ میراث اوسکی ہے کہ اوسکی مال پہنچ پہنچی ہی اور دین غلام اوسکا ہوں پہری آیا وہ شخص و سا کو ابراہیم کہ پاس پس کہا ابراہیم کہ اگر میری سچا تو
آزاد ہی اللہ تو سکی لی اور جو کچھ کہ ساتھ تیری بخشائی ہی شکوہ پس جلا جلا میری پاس پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم ہی ہی رب میری کلام کیا میں نے تجھی سے مقدمہ کیا تو
دین یا مجھ کو نہت پس قسم تیری حق کی اگر مار دیا تو مجھ پہنچ ہی نہیں آگئی کا میں نے کچھ جو کوئی تربیانی کار کی نجانی اس سم کو در میان نماز شام و رات کی
بار پڑھی جو کہ بعض خواب ہوا و سرچا ہوا اور اگر وہ دست کر ہی سکی مہجرات اوسکی ہی سچا تو سکی سرچا ابراہیم بن ح الشہید کے بردبار نہت ہی نہیں کرنا چ خدا کی
نیکار و نیک اور نصیب بند کا اس ظاہر ہی نہتہ نیست میں شکیبائی کر ہی عبور و کوچ کر ہی کہ نگار وں کے شتابی کر مایہ حق و حقیقت اویا کی جلدی کر ہی اور عبور
تو یک معنی حکیم کی ہی اور فرق ہے کہ بعضو شرعی ہے کہ اگر چہ اب نہ کر و لیک آرت میں نہ کر لیک آو علم طلاق ہی و بعضوں کی کہ کہ بعضو معنی صبر دینی و الکی
بندگی و صیبت اور بلا میں اور صبر دینی والا و بچل بارانست کی اور صبر دینی والا اور بچا الفت ہوا اور شہوت کی اور صبر دینی والا اور شہوت کی ساتھ دای و عباد

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس نے کہا سبحان اللہ و بحمدہ کئی مرتبہ سو بار در کسی جاتی ہیں گناہ اس کی چھ ہونے لگتی ہیں
یعنی بہت نفل کی بہ بخاری و مسلم کہ کہا طبعی کہ ہر بار سو بار متفرق پڑھی یا کہ پڑھی اول روز زمین پڑھی یا آخر زمین گراولی کہ پڑھا پڑھا ہی اول زمین
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَضِيحُ وَحِينَ يُضِيحُ شُبْحَانَ اللَّهِ وَحِينَ هَدَاةً مَرَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِهِ إِذَا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ لَدَعِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس نے کہا
صبح کی اور وقت شام کی سبحان اللہ و بحمدہ سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کوئی عمل ستر اور پھر کسی لاویگا یہ کرکہ کہا اوسنی مانند کسی کہ کہا یا زیادہ کہا اس نفل کی
یہ بخاری و مسلم یہاں ایک شکل اور دو تہا کی ظاہر عبارت بہ سجہ جاتا ہی کہ جس نے کہا یا وچیر کہ کہا اوسنی نفل لاویگا اور پھر کسی لاویگا وہ اولیون نہیں
بلکہ جس نے کہا یا زیادہ وچیر کہ کہا اوسنی لاویگا مانند وچیر کہ وہ لاویگا نہ نفل اس جواب کہ یہ فقیر کا نام اوسنی اوسنی یہ نہیں کہ لاویگا کوئی برابر وچیر کہ
لاویگا اور نہ نفل وچیر کہ وہ لاویگا کرکہ جس نے کہا یا زیادہ وچیر کہ کہا اوسنی لاویگا وہ اولیون نہیں
سے لاویگا وہ یا زیادہ یا بغیر وچیر کہ ہی ع و **عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَثَلِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الْخَيْرِ شُبْحَانَ اللَّهِ وَحِينَ يَضِيحُ وَحِينَ يَضِيحُ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم وہ کہیں ہیں کئی زبان پر ہر بار یعنی اول و نہا کہ ہر بار ہوگا نیز ان اعمال میں ہر بار طرف بخشی الخ خدا کی وہ وہ کہی نہیں ہر بار ہی اللہ اور وصف
ان باتہ جملہ کی ہر بار ہی اللہ نفل کی بہ بخاری و مسلم **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَقَالَ أَيْضًا أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْتُبَ كُلَّ يَوْمٍ الْحَسَنَةِ فَسَأَلَهُ مَا تَأْتِي مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْتُبُ أَحَدُنا أَلْفَ حَسَنَةٍ فَابْتَسَمَ
مَائَةً تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ أَوْ يَحْطِئُ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ رَأَاهُ مُسْلِمٌ فِي كِتَابِهِ فِي جَمْعِهِمُ الرِّيَاسَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَظِيظٍ قَالَ
أَبُو نُجَيْدٍ الْبَرْقَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَابْنُ عُوَانَةَ وَجَبِّي بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَظِيظٍ يَغْفِرُ لَكَ هَذَا فِي كِتَابِ الْحَمْدِ
اور روایت ہی سعد بن ابی قاص سے کہ کہا ہی تم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا کیا عاجز ہی ابی ہریرہ سے کہ حاصل کر ہی ہر روز ہزار نیکیاں پس اوچھا
اوسنی ایک پوچھی والی فی اولی ہمشیا ہر کسی سطح حاصل کر ہی ایک ہزار ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بہولت فرمایا پڑھی سو بار سبحان اللہ کہی جاوے گی اوسکی ہی ہزار
نیکیاں یعنی اس حساب سے کہ ہر نیکی کی ہر نیکیاں کہی جاتی ہیں یا دو کر کہ جو ہر نیکی اس سے ہزار گنا یعنی معینہ یا کہیہ اگر چاہی اللہ تعالیٰ نفل کی بہ سلم فی اور کتاب سلم فی
سلم میں تمام روایتوں میں موسیٰ جنسی ہی لفظ اوچھا کا ہی کہا ابو بکر برقانی فی اور روایت کیا اسکو شعبہ فی اور ابو عوانہ فی اور یحییٰ بن سعید قطان فی موسیٰ جنسی سے
پس اوچھا ہون فی یعنی شعبہ وغیرہ فی لفظ اوچھا کا ہون الف کی اور سطح کتاب جمیع کی میں ہی یعنی جمع میں تھیں میں **و** اور سطح کی معنی یہ ہوتی ہیں کہ دونوں
ایک بات ہوتی ہی ایسی کیاں کہی جاتی ہیں یا گناہ ہر نیکی میں اور سطح کی معنی یہ ہیں کہ نیکیاں ہی کہی جاتی ہیں اور گناہ ہی ہر نیکی میں اور مویدین کی وہ ہیں
ترندی و رشتا ہی اور این جہاں کہ اوچھا و اوی ہی اس ظاہر ان روایتوں میں منافات معلوم ہوتی ہی بطریقین میں یوں ہی جلدی کہی جاتی ہیں و معنی کوئی ہر
منافہ ہی دونوں روایتوں میں و معنی یوں ہوگی کہ جس نے پڑھی سو بار سبحان اللہ کہی جاتی ہیں ہزار نیکیاں اگر تہوں اوسکی نہ گناہ یا ہر نیکی میں اوس ہزار گناہ اگر ہوں گناہ
اوسکی معنی **وَسَمِعْتُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ التَّكْلِيمِ أَفْضَلَ قَالَ مَا أَصْطَفَى اللَّهُ لِلْمَلَائِكَةِ**
لِللَّهِ يَجِدُهُ رَوَاهُ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا پوچھی کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہی فرمایا وہ کلام کہ جن لیا اللہ فی دہلی فرشتوں اپنی کی سبحان اللہ
و بحمدہ کہی بہ سلم **ف** جن لیائی کر میں ہی فرشتوں کی راہی رحاکم یا اوکو ہمشیا ہر نیکی کا سبب نہایت نفیسات کیکی اور بہ مختصر سے چارون کا لکھا یعنی سبحان اللہ
و بحمدہ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہ تفسیر میں فی ترک کی ہی اور ہی معنی تمہیل کی راہی لازم آتا ہی اس سے ہوا اللہ کا کہ تفسیر بہت بڑا ہے

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَكِنَّهُ لِسَنَدِهِ قَبِيحٌ
 سِجَانُ السَّكَنَاءِ هَيْبَةُ نَبِيِّ تَزْوِي عَالٍ لَوْجِي أَيْ لَوْجِي أَيْ لَوْجِي أَيْ لَوْجِي
 وَاسْتِثْنَى وَاسْتِثْنَى وَاسْتِثْنَى وَاسْتِثْنَى وَاسْتِثْنَى وَاسْتِثْنَى وَاسْتِثْنَى وَاسْتِثْنَى
 اَعْمَدَ كَاهِرَ دِيَارِهَا تَزْوِي تَزْوِي تَزْوِي تَزْوِي تَزْوِي تَزْوِي تَزْوِي تَزْوِي
 ثَوَابُ اَحْمَدَ سَكَدَ وَدَوَّلُكَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ
 اَوْرَسَمِنْ دِلَالَتِ ظَاهِرِهِ اِسْبَحَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ فَسَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 مَا قَالَ عَبْدُكَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ فَخَلَّصَ صَافِطًا لَا فَخْتُ لَهُ اَنْزَابُ السَّمَاءِ حَتَّى يُفَضِّلَنِي إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَارُ تَوَسَّاهُ
 التَّزْمِي وَفَافَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اَوْرَافَتِ اِيَّاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ
 رَايَ كَيْفَ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 بِهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَفَافَ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 وَكَفَّ اَبْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَيْتُ اِبْرَاهِيمَ كَيْلَهُ اَسْرِي بِي فَقَالَ اِقْرَأْ اَمَّا تَكْفِي
 السَّلَامُ وَاَخْبِرْهُمْ اَنْ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَانْ غَرَسَ مَا سَبَّحَانَ اللَّهَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 الْكَرِيمُ رَوَاهُ التَّزْمِي وَكَفَّ اَبْنُ مَسْعُودٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ لِسَنَدِهِ اَوْرَافَتِ اِيَّاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ
 لَيْسَ بِتَوَيْنِ اَسْمَاءُ بِي كَيْفَ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 زَعْفَرَانُ هِيَ بَحْبَاهُ مَشِي كَيْفَ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 اِسْرَافِلُ قُلُوبُ كَيْفَ تَزْمِي اَوْرَافَتِ اِيَّاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ
 سِجَانُ اِسْلَمَ مَعْنَى اِسْمِ سَيِّدِنَا كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 بَرْنِ بَعْنِي كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ يَا تَسْبِيحُ وَالْتِهْلِيلُ وَالتَّقْدِيرُ اَحْقِدْنَ يَا اَنَا مِلَّ فَاَنْهَنَ مَسْنُوْدًا
 مَسْنُوْدًا وَكَفَّ اَبْنُ مَسْعُودٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ لِسَنَدِهِ اَوْرَافَتِ اِيَّاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ سَكَدَ سَكَدَ سَكَدَ
 اَلَا اَسْمَدُ وَسِجَانُ الْمَلِكِ اَعْدُو مَسْلُوعٌ قَدُوسٌ رَافِعٌ لَكُمُ الرُّوحُ كَا اَوَّلُكُمْ سَابِقَةً لَعْنَةُ تَسْبِيحَاتِ مَكْرُوهَةٍ اِسْمُ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 خَافُفٌ هُوَ بَعْنِي كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 قِيَامَتُ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 يَوْمَ تَشْهَدُ غُلَامٌ بِسَمِّهِ وَابْنُ يَمٍّ وَابْنُ يَمٍّ وَابْنُ يَمٍّ وَابْنُ يَمٍّ وَابْنُ يَمٍّ وَابْنُ يَمٍّ وَابْنُ يَمٍّ
 اِسْمُ سَيِّدِنَا هُوَ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 اَخْرَجَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيَّ كَلَامُكَ قَالَ قُلْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ كَثَرَتْ لَكَ اَللَّهُ الْكَرِيمُ الْكَرِيمُ
 لِلَّهِ كَثَرَتْ اَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ سَمَرَتِ الْعَالَمِينَ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَوَّ لَا لَرِي فَمَا لِي فَقَالَ قُلْ اَللَّهُمَّ

جنگی کنی سی ثواب پائے اور مردار بنو سنی و اعمال میں کجی کر دینی حتیٰ عذاب کا ہوا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کری اور پھر نیکی تو اس کی ایک ایک سیلی کی جاوے
 کہ تو اے جگر کا موقوف ہی بہت باوریت ہو کہ تیرے ہی علی اس کی سیل کی ثواب ایا با تیرے دل کے اور نہیں تو اب ایا با تیرے دل پر دینے کی کیا مضامین ہیں ہوا ثواب کی کیا تائید دینی
 کی اور عذرا کہ اس کے اندر کی حد کوئی نہیں جانتا کہ کچھ قدر ہوتی ہی وہ ہم کہہ او اس کو اس قدر نیکی دے کہ اگر ہم کہ غشت لانی فتنی ہی ہی کہ میں کسی چاہے اس کی فرمایا ہی **قَالَ عَلِمَ**
مَا خُفِيَ مِنْهُمْ قَرْنًا مِّنْ رَّحْمَةٍ **عَنِ النَّبِيِّ** **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ**
مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ دُخَانٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دَرَجَاتٌ حَقِيقَةٌ ثُمَّ حَقِيقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَقِيقَةً
ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ دَوَاهُ فِي شَهْرِ السُّنَّةِ روایت ہی عقیقہ بن عمر کی کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم عقیقہ حال اس شخص کا کہ اگر ہوا برائیوں پر کرے نیکیاں نہ حال اس شخص کی ہی ہی وہ ہر ذرہ تک نیکی ہی حلقوں ذرہ کی نی اس کو ہر کسی اس کی ہی
 پس اہل کی حلقی اس کی ہی پر عمل کیا اور یعنی نیکیاں یہاں تک کہ شاد ہو کر نکل ہی طرف زمین نکل نکل ہی بہشت استنبی ف حاصل کیے ہی کرنی ہی نیکی ہو تا
 اور شجر ہو تا ہی اور میں اور زمین کہی ہی اس کو لوگ اور نیکیوں کی ہی سبب فرماں ہوا ہی اور اسان ہو ہی اور اس کی اور ہوا ہی محبوب لوگوں کی دونوں مشابہت داوود کو
 ساتھ ہی ہر ذرہ تک اس کی سبب کا ہی اور کہنا او کا سبب ہی اور خوشد کی ہی **ع ح وَحْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمَنَابِرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَكِنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ فَلَتْ وَلَنْ زَنَى وَلَنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ الثَّانِيَةُ وَلَكِنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ فَقُلْتُ الثَّانِيَةُ وَلَنْ زَنَى وَلَنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّالِثَةُ وَزَنَى
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ فَقُلْتُ الثَّالِثَةُ وَلَنْ زَنَى وَلَنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَنْ سَرَقَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ دَوَاهُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی ابی الدرا سی کیے اور ہوں فی سنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرمائی ہی منبر اور فرمائی ہی اور وسط اس شخص کے کہ ڈر اٹھی ہوں ہی ہر ذرہ و گار نیکی
 یعنی حساب کی طبعان قیامت کی ہشتین میں کہ ہستی اگر چہ زنا کیا ہو اور اگر چہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی در والی ہی تو ہی وہ ہشتین ہوں گی اس کی ہی ہی ہر ذرا
 دوسری بار اور وسطی اس شخص کے کہ ڈر اور ہو کہ ہی چور و گار پانی کی ہی وہ ہشتین میں ہیں کہ ہمیں دوسرے بار اگر چہ ناکار اگر چہ چوری کی ہی رسول اللہ ہر فرمایا فرمائی
 بار اور وسطی اس شخص کے کہ ڈر اور ہو کہ ہی چور و گار پانی کی ہی وہ ہشتین میں ہیں کہ ہمیں دوسری بار اگر چہ ناکار اگر چہ چوری کی ہی رسول اللہ فرمایا
 اگر چہ خاک آلودہ ہوا کہ ابی دردا کی نفس کی یہہ احمد فی وہ ہشتین میں بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ ایک بہشت ہی سوئی ہیں مکان اور محل و زر و زور وغیرہ
 اس کی اور ایک بہشت ہی کہ اس طرح چاند نیکیاں ہوں او کا ایدور دارنی از بسکہ بعد جاں ہم حکم کو او بہر حشر نی فرمایا کہ اگر چہ خاک آلودہ ہوا کہ ایدور دار
 یعنی ناخوش معلوم ہوا اس کو ہر کم بات ہو نہیں کہ جو کہ میں ہی **ع وَحْنُ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا لَحْنٌ مَّجْنُونٌ يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ فَدَلَّتْ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَزْتُ بِغِيصَةٍ شَيْءٍ مَّعْنَاهُ نَمُوذَةُ
فِرَاحٍ طَائِرٌ فَآخَذَ تَهْنُ فَوَضَعَتْ هُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أَمْهُنَّ فَاسْتَدَلَّتْ عَلَيَّ رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْ هُنَّ
فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفَتْ هُنَّ بِكِسَائِي فَهْنُ الْوَلَاءُ مَعِيَ قَالَ ضَعُوهُنَّ فَوَضَعَتْ هُنَّ وَابَتْ أَمْهُنَّ
إِلَّا لَزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْفِرَاحِ
فِرَاحُهَا تَوَالِدِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لِلَّهِ أَسْرَحِمَ بِعِبَادَةٍ مِنْ أُمِّ الْفِرَاحِ بِفِرَاحِهَا أَسْرَحِمَ بِهِنَّ
حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذَ تَهْنُ وَأَمْهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَهُ بِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور روایت ہی عامر بن زید فرمائی کہ ابا اسوف کہ تھان نزدیکی کی یعنی نزدیک غمیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کی الخان آیا ایک شخص منبر ہی ایک کی اور اس کی ہر

رکبتا ہوں غلامی بندگی تو یہی دوست رکھا اور کو بہر دوست رکھتا ہے اور کو جبریل پھر پکارنا ہی جبریل کے سامنے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے غلام کو تو یہی دوست رکھو تم اور کو بہر دوست رکھتی ہیں اور کو آسمان الی پھر کجائی ہی ہوگی پس قبولیت زمین میں یعنی لوگ دوست رکھتی ہیں اور کو اور جبریل دشمن رکھتا ہے اور کو کسی بندگی تو پکارنا ہی جبریل کو کہ میں دشمن رکھتا ہوں غلام کو تو یہی دشمن کہہ دو کو بہر دشمن رکھتا ہے اور کو جبریل پھر پکارنا ہی آسمان والوں میں اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے غلام کو تو یہی دشمن کہو تم اور کو بہر دشمن رکھتی ہیں اور کو پھر کجائی ہی ہوگی اور کو کسی بندگی تو یہی دشمن کہہ دو دشمن کہتی ہیں اور کو انتہی ہی ہے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اور کو دوست رکھتی ہیں اور کو کہ ساتھ کرو فریکے اور خراج کرنی مال کی عوام کی اور کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں وہ خراج میں دائرہ متباعہ **وَكُنْ اسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبَيْتُكُمْ ظِلُّ الْكُفْرِ وَنَجْمُ الْمُقْتَصِدِ وَهَذَا لَهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ التَّبَعِثِ وَالتَّشْوِيرِ** اور روایت ہے اس میں کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پنج تفسیر قول عز وجل کی اس بعضے اور میں سے ظالم میں اسلی نفس ایسی ہے کہ اور بعضی اور میں سے میاں میں اور بعضے اور میں سے سبقت کرنوالی ہیں بنیکو میں فرمایا سب یہ یہیست میں میں نفل کے یہ یہیست میں میں بعت و شہرت میں **فَافْتَحُوا بَابَ تَبَوُّنَ** تم اور شرا کتاب الذین استغنیوا عن عبادنا فممن ظالم النفس الخ یعنی یہودی جسکی کتاب شریعت اور ان کو کون کو کر گردید کیا ہمیں اور کو یعنی ساتھ یوں اسلام کے اپنی بندہ نہیں ہے پس بعضے برگزیدہ بندہ تو میں سے وہ ہیں کہ ظلم کرتی ہیں اپنی تسویر یعنی ترک بعت ہوتی ہیں مہیات کی اور بعضی اور میں سے میاں دو میں یعنی بنی کی ہیں اور برائی ہی اور بعضے اور میں سے وہ ہیں کہ سبقت کرتی ہیں پہلا تو میں یعنی نہایت عہد و جہد کرتی ہیں چھ سیکھنی ظالم اور کرنی عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تقییم و ارشاد بھی اور کو کرتی ہیں اور کہا جس نصیری روح فی کہ سبقت کرینو الا وہ ہی کہ غالب ہوں بنیکان اور کو براہیونیز اور میاں روید کہ برابر ہوں بنیکان اور برائی اور کو اور ظالم وہ کہ غالب ہوں بنیکان اور کو بنیکو نیز بہتینوں فہمیں برگزیدہ بندہ تو میں سے ہیں سب بہت میں داخل ہوتی ہیں **فَافْتَحُوا بَابَ تَبَوُّنَ** اور اور جبریل کے اور اس فر فری حجت باری تعالیٰ کی معلوم ہوتی ہے **بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَسَاءِ** باب سی اور ان دعاؤنگا کہ یہی وقت صبح کی اور شام کی اور سونچنی صبح کہتی ہیں اور روز کو آفتاب کہتی ہیں کہ شام وقت غروب ہوتی آفتاب کی سنی غروب شفق کی پس دما میں جو صبح شام کی کہ پڑھنی کی آئی میں چاہی جسے نماز فجر و مغرب کے پڑھی اور چاہی بشار **الفصل الاول** میں ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلَأُ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَدَغَائِبِ الْغَيْبِ وَلَذَلِكَ أَصْبَحُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَأُ لِلَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ زَيْدٌ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي الدَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ سَرَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کہ گھانا ہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کہ شام کرنی کہتی داخل ہوئی ہم شام میں وارد داخل ہو شام میں جب اسما میں کہ ایک میں اسلی امر کی اور سب تعریف و اشعی اسلی اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ہے وہ نہیں کوئی شریک اسلی و سکی از سبکی میں حی بادشاہت اور او کو ہی ہی تعریف اور وہ جبریل پر قادر ہی بالہی تحقیق میں انکسا ہوں بجلالی اس ات کیسی اور بجلالی اس جبریل کی سے کہ اس میں ہی یعنی جو چیزات میں پیدا ہوتی ہے اور بناہ انکسا ہوں میں ساتھ تیری برائی اس رات کیسی اور برائی اور پھر کسی کہ اس میں ہی بالہی تحقیق میں بناہ انکسا ہوں ساتھ شیعہ کا ہی سے یعنی طاعت میں اور نہایت برائی سے کہ نفل آجادی بعضے تو میں اور برائی برائی کیسی یعنی عقل جاتی رہی اور وہ چیزیں پیدا ہوں

کہ ہر اہم سبب اولیٰ حال اور پناہ مانگتا ہوں متذکرہ یعنی دنیا کی فتنوں میں اور محبت دنیا میں گرفتار ہو نہی اور عذاب قبر کی سے اور جس وقت
 بیچ کرتی حضرت کہتی ہیں یعنی جو کہ شام میں پڑھتی ہیں بیچ میں ہی پڑھتی ہیں لیکن پڑھتی ہیں اسی ملک کے اسیحا و سبحان الملك بعد اور
 روایت میں بعد لفظ سودا لکھ کر کہ یہ ہی کہ اسی رب میری پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب سے کہ ذوق نہیں ہے اور عذاب کے قبر میں ہی نقل کے یہ سلم
 و سبحان کی وظیفہ میں بجای اللیلہ کی ایوم پڑھی یعنی صلح اللہ فی اسلمک من غیرہ ایوم اور بجای موت ضیروں کی مگر ضیروں پڑھی یعنی الی ملک
 بزحیٰ و **وَعَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَضَعَ بِلَبِّهِ تَحْتَ
 خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ يَا اللَّهُ أَصَوْتُ وَاجِبِي وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا مَاتْنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ**
 اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہاتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ اتنی بچھوٹی پر رات کو کہتے ہاتھ اپنا یعنی داہنی ہاتھ بچھوٹی گال اپنی کی یعنی دین
 کال کی بچھوٹی یا الہی ساتھ نام تیر کی مرہٹوں میں اور زہرہ جو ہٹوں میں یعنی سو ہٹوں اور جاتا ہوں اور جس وقت جاگتی کہتے سب تعریف ہی اسطی اور
 خدا کی کہ جلایا ہو یعنی جگایا بعد اتر ہار کی یعنی بعد سلائی کے اور طرف اوس کی ہی رجوع نقل کی یہ بخاری اور نقل کے مسلم ہر اسی طرف اوس کی ہے
 رجوع یعنی بعد موت کی حساب اور جزا کی ہی دن قیامت کی بعضوں نے تو یہ معنی بھی ہیں اور ظاہر ہے کہ مراد نشور سے بھان منفرد ہونا ہی سب طلب
 معاش وغیرہ کی بعد سونی کی اور خسار کی بھی ہاتھ رکھ کر سونی میں بہت غفلت نہیں ہوتی اور حرکت ذکر اور دعا کرنی میں وقت سونی اور جائے
 بہہ ہی کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع اعمال کا عباد و تبرع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَقْضُ فِرَاشَهُ بِدَاخِلِهِ لِمَزَارَةٍ فَلَتْهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ
 ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَصَعْتُ جَنِّي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَنَا أَجْمَعُهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا
 فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ وَفِي بَرَابَةٍ ثُمَّ لَا يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ**
 بِاسْمِكَ مَشَقَّقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہافا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہ پر کسی ایک تہار طرف اپنی بچھوٹی جاہی جہاڑی بچھو
 اپنا ساتھ اندر کی کوئی لنگی اپنی کی یعنی جو کہ نہ تسلسل بدن کی سلیکی وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز پڑھی ہے پہلی اوسکی بچھوٹی پر یعنی شاہ کوئی کڑا
 گور اگر کٹا اوپر بڑا اوپر کڑی یعنی بعد نشی کی ساتھ نام تیر کی ہی پروردگار تیر کی مینی کروٹ اپنی اور ساتھ نام تیر کے اور مدد تیر کے اور ہٹا
 میں اوسکو اگر قبض کر تو جان میری پس ہر کلا و پڑ یعنی بخند ہی اوسکو اور اگر چوڑی تو اوسکو یعنی پیر توجہات طرف میری اور جگہ و می بچھوٹیں کیا ہی کہ
 اوسکی ساتھ اسطرح کی کہ کیا ہی کہتا ہوں اوسکی اپنی بخت بند و فی اور ایک روایت میں ہی کہ جب آدمی ایک تہار بچھوٹی پر جہاڑی بچھوٹا پڑا ہوا ہے لیٹ
 داہنی کروٹ اپنی پر کھڑی باسکا یعنی آخر تک پڑ جاوی نقل کے بہ بخاری اور مسلم اور ایک روایت میں ہے پس جاہی کہ جہاڑی بچھوٹی ساتھ کوئی کڑی ہے
 کی تین بار اواس روایت میں ہی ان ایک نفسی فاعفر لہا یعنی بجای فارجمالی فاعفر لہا فاعفر لہا کی کہ اندر کوئی سی جہاڑی کو سلی کی اور کلا کو سلی
 ہوا اور ایک سر چٹھی طرح ڈھکا رہتا ہی اور اگر قبض کر تو جان میری آخر آدمی جسے آدمی تو حکم مدد کیا کہتا ہی کہ حق تعالیٰ روح اوسکی قبض کر لیتا ہی بعد
 ازان بار و کہ چوڑا ہی مارڈالتا ہی یا پھر بیچ دیتا ہی پس عالمی کہ خداوند اگر روح رکھ چوڑی تو اور ماری تو بخند
 اور اگر پھر بیچ روح کو اور زندہ رکھی محفوظ رکھے جیسی نیک بند کو محفوظ رکھتا ہی یعنی فو فی ہلائی کے دمی اور گناہوں سے بچا اور مدد کر
 ہر امر میں اوز نیک بندی وہ ہیں کہ حق اللہ تعالیٰ کی اور بند دن کی ادا کرتی ہیں اور دامن کروٹ سنی سونی میں حکمت یہہ ہی کمال ہیں

پہلو میں ہی پس جب دامن کروٹ سوتا ہی تو دل شکا رہتا ہی اوس سی بہت ہر سخت اور غفلت نیند میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہی جاگنا
 نماز تہجد کی بھی اور ایں کروٹ سی سوتی میں دل اپنی جگہ پر رہتا ہی اوس سی بہت اور غفلت نیند میں بہت ہوتی ہی **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ**
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْكَنْتُ نَفْسِي الْيَتَامَى
وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ سَخِبْتُ وَتَرَهَّبْتُ إِلَيْكَ
لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَصْنُتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِذِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ شَتَمَ مَاتَ تَحْتَ كِبَيْتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي سِرَادِيَةِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَجُلٍ يَأْتِي كَلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاسِكَ مَقْصُوعًا وَضُوءًا لَكَ
لِلصَّلَاةِ بِشَتَمَ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اسْكَنْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ
وَقَالَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ كِبَيْتِكَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا مَشَقَّقًا عَلَيْهِ
 اور روایت ہی برابر بن عازب سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جگہ پر کئی طرف بچھوئی اپنی کی سوتی دامن کروٹ اپنی بچھوئی
 یا الہی خالص متوجہ کیا یعنی ذات اپنی کو طرف حکم تیر کی اور متوجہ کیا یعنی مونہہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیر کی اور سونپا یعنی کام اپنا طرف تیری اور
 لگا ئی یعنی پیٹہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا یعنی بچھو اور پناہ لا با طرف تیری و اسی خواہش کہ کئی طرف خواب تیر کی اور ڈرنی عذاب تیر سی نہیں پناہ اور
 نہیں نجات تیری عذاب سی کہ طرف رحمت تیر کی ایمان لا ایں نہایت کتاب تیر کی کہ اودا ہی ہی توئی اور ساتھ ہی بزم کی بھیجی ہی توئی اور فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان کلمات کو پھر گویا اوس کی میں مراد میں اسلام پر اور ایک روایت میں کہ کہا برائی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 و اس کی ایک شخص کے ای غلامی جس وقت کہ جگہ پر کئی طرف بچھوئی اپنی کی پس وضو کرو وضو نماز کتاب یعنی پورا پوریت دہنی کروٹ اپنی پھر کہہ اللہم اسکت نفسی الیک
 قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت فی پس اگر مری تو اوس بات اپنی میں مرگیا دین اسلام پر اور اگر صحیح کی توئی پہنچ گیا پہلا کوی یعنی بہت پہلا کوی یا پہلا کوی کو
 دارین میں نفس کے بہہ بخار مری اور سلمی **وَعَنِ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَامَ**
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوْفَاكُمْ مِثْرًا لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَدِّي سِرًّا وَهُوَ
 اور روایت ہی انس سی بہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جس وقت کہ کافی طرف بچھوئی اپنی کی کہی سب حمد و اس کی اس کہ پہلا یا پہلو اور پایا
 کھو اور کفایت کیا تمام ہمت ہمار کھو اور کھانا ادا کھو پس بہت لوگ ہیں ان میں سی کہ نہیں کفایت کہینو الا و اس کی اوکی اور نہ کھانا دینی والا نفس کے
 بہہ سلم فی یعنی بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کہنا و انکو اللہ تعالیٰ ہر دہ کی برائی سی یعنی محفوظ نہیں رکھا انکو ہر دن کی ایذا رسانی سی بلکہ
 وہ غالب ہو رہی ہیں اپنی اور نہ مہیا کیا ہی اوکی ہی کھانا بلکہ چھوڑ دیا ہی انکو کہ سرگردان رہتی ہیں کو چون اور بازاروں اور جنگلوں میں اور ایذا پایا
 بن گری اور بارشیں **وَعَنِ عَلِيٍّ أَنَّ قَاطِمَةَ أُنْتَبِذَتْ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ إِلَيْهِ مَا تَلَقَّى فِي يَدِهَا**
مِنَ الرِّجِيِّ وَبَلَغَهَا أَتَاهُ جَلَاءُ رَقِيقٍ فَلَمْ يُصَادِفْهُ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِعَالِيَةِ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَالِيَةُ فَأَجَابَتْهُ وَأَقْرَبَتْ
مَضَاجِعَهَا فَذَهَبَ الْقَوْمُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَكَانَكُمْ لِمَا فَعَّلَ بَنِي وَدَيْنَاهُمْ أَحْتَجُّ بِجَدَّتِ بَرٍّ قَدِيمَةٍ عَلَى ابْنِي فَقَالَ لَا أَذْ لَكُمْ عَلَى خَيْرٍ فَمَا
سَأَلْتُمَا إِذَا اخَذْتُمَا مَضْجُوعًا أَتَيْتُمَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحِدًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِيرًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَخَوَّخَهُمَا مِنْ خَادِمٍ مَثَقَّقٍ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی حضرت علیؑ کی تحقیق حضرت فاطمہؑ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارگاہ کی کتابت کہ بن طرف حضرت کی مشقت کی ابائی ہی اپنی اتو بن سب

اور بدین باب بنی ابرہہ کے کہ زین بھل سی ہزار جو کہ مستوجب ہی دین حق ہر اور نہ ہی، اور اہم مشرکوں کی نفس کی بہرہ دار می فی ف اور بدین
 نبی اپنی کی الخ فی ابھراس لفظ کا یہی کہ حضرت مسوٹ نبی طرف خلق کی اور طرف دینی ہی بالغیلم مت کی پس فرما یا عیح عیح **باب الدعوات**
فی الاوقات باب ہی حج دماؤن مشرق کی حج و قنوں قنوں خلعت کی ف جواد کا کہ شائع ہی کہ ف
 ایکس حال میں وارد ہوں ہیں مسنون ہی ہر کہ بکار انا اور کا اگرچہ ابکار ہوا اسی اتباع حضرت کی فح **الفصل الاول** فصل اول
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان احدكم اذ اكراد ان ياتي اهلكه قال يسبح الله
 الله حتى يحسب الشيطان ما كره فانا ان يعذر بينهما ما وكد في ذلك لو يصبر
 شيطان ابا كما متفق عليه **روایت ہی ابن عباس ہی کہ کہا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اگرچہ ایک ایک ہزار بار**
 کہی محبت کر نیکی ہو ہی اپنی ہی لوئی اپنی ہی کہی مدد چاہی ہیں ہم سا بیٹلم السک بالہی و در کہ یہ کہ شیطاں ہی اور و در کہ یہ شیطاں کو اور سر
 اولادی کہ نفس کے ہی تو سب کو س بخش شان یہی کہ اگر مقرر ہوا و در با جافی و در میان مرد و عورت کی فرزند اوس جلع عین ضرر نہیں کہ او کو
 شیطاں کہی نفس کی یہ بخاری مسلم فی ف اگر کوئی کہی کہ اکثر لوگ یہ پڑھتی ہیں و در فرزند انکی شیطاں کی نصرت سی محفوظین ربی جواب یہ
 کہ ضرر نہ کرنی سی مراد یہی کہ شیطاں و سی کا فریب کہ کسا پس اس میں اشارہ ہی غرت خامہ بخیر جلی فرزند کی لیب کث کہ اس کی اوس وقت اپنی
 یہ ہیں کہ ضرر نہیں پہونچا شیطاں تہہ ایسے صریح نبی انہہ ہاؤن مجرب کی روئی کی اور با سندا لکی اور کہا جو ہی فی کہ نہیں مسلط ہوا شیطاں و کی
 دین پر اور نہیں ظاہر ہوا مشرف و کی فرزند کی حق بن نسبت غیر و سکی اور نہیں بن کہ مراد ضرر نہ پہونچا ہی یہی کہ شیطاں و کی اونگی زور سی نہیں
 مارنا عیح **وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول عند الكرب لا اله الا الله العظيم**
الحليم لا اله الا الله العظيم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض ورب العرش الكريم
متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی کہی نزدیک شدت فکر و غم کی نہیں کوئی مجود و سوا ہی اس
 کہ بزرگ ہی ہر دہا نہیں کوئی مجود و سوا ہی اس کی ہر و در و در غرض ہر ہی کا نہیں کوئی مجود و سوا ہی اس کی ہر و در و در گار سامانوں کا اور ہر و در و در گار زین کا
 و در ہر و در و در غرض ہر ہی کا نفس کی یہ بخاری مسلم فی **وعنه سليمان بن صرح قال سئلت رجلا من عند النبي صلى**
الله عليه وسلم ونحن عند جالس واحدنا يسب صاحبه مفضيا فلما جئنا وجه فقال النبي صلى الله
عليه وسلم لو قالوا لذهب عنه ما يجد من الغضب عوف بالله من الشيطان الرجيم فقالوا لا لئلا
لا نسبه ما يقول النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لست بمجنون متفق عليه اور روایت ہی سلیمان بن صرح ہی کہ کہا
 ہر کہا و در و در غرض ہر ہی کا نفس کی یہ بخاری مسلم فی اور یہ نزدیک حضرت کی میں ہی ہی اور ایک و نہیں ہی بہت برا کہا تھا و در و در و در غرض ہر ہی کا
 تحقیق سرخ ہو گیا ہر چہ و در کا ہر ابانی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق میں تا ہوں ایک کا کہی او کو البتہ جانا ہی و سی و در غضب کہ پانا ہی و در یہ ہے
 بنا و انکنا ہر و در ہر شیطاں راندی ہوئی ہی کہی صحابہ ان اوس شخص کی کہ نہیں سنا تو و در کہ فرما ہی بن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوس کی کہ نہیں
 تحقیق میں دیوانہ نفس کی یہ بخاری مسلم فی **فما يحدیث کالی گئی ہی اس آیت سی و در تا تر غلگ من الشيطان الرجيم فاستجاب الله له و الشيطان الرجيم**
 اور میں نہیں دیوانہ متقی یہ کہ و در کہ ہر ہی کو کہی ہیں کہ دیوانہ ہوا ہی اور میں نہیں دیوانہ و در و در شخص راستہ ساتھ شریعت کی نہیں تا و در کہ میں نہیں کہنا تھا
 پس تو ہم کہ کہ دیوانہ ہی کہنا ہی یہ و در و در کہ یہ شیطاں کی یہ کہانی سی ہوتا ہی او کو یہ مضرب ہی اور کہا ہی فی احتمال ہی کہ و در شخص منافق

بنیاد سوار و صفات انبیا بن وکی برانی و تبریک کسی که پیدا کی نبین ضرر کرانی او سوار و کی چیز بیابانک که کوچ کرمی اوس منزل سی نش کی بیس مسلم
و حسن ابی جبریه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما لقيت من عذاب
لكم غلظي الباردة قال اما لو قلت حين امسيت اعود بكلمات الله التامات من شئ ملكتي لم تضرني رواه مسلم
اور روایت ہی ابی جبریه کی کہ آیا ایک شخص ہول غم اسی اند علیہ وسلم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی منی ایک بچہ سی کہ کاما محکورات گذری
من فرما یا نبی اہل الکتاب اتوا و سوف کر شام کی نوئی بنا و اما جو منی سائہ کلون السد نقالی کی کہ پوری میں برانی او بچہ کسی کی پیدا کی نہ ضرر سچا یا محکورات
بیس مسلم و اور تندی کی ایک وایت برانی باسی کہ جو کوئی پڑسی اگر وقت شام کی تین یا تین ضرر کرنا او سکوزہ یعنی کسی جانور کا دوست ات میں و
ایک روایت تیری فت صبح کی ہی جبریتا اسکا آبا کی سیل سیاسی فائدہ صبح کی بچہ میں ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موزی چیز و سی و اوصل
من بسا رخابی سی منقول ہی کہ جسی بیہ عود پڑسی متعین ہونی میں او سپر شتر شتر فرشتی کو نہ ناخشش کی کرنی ہر کی لی اور اگر مڑتا ہی شہید مڑا
ح و فی لومات و شرح الحسن و حسنہ ان الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفیر الشیخ یقول سمعنا من
رسول اللہ فی حسنہ کلینا کرینا صاحبنا و افضل علینا عابدنا باللہ من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی جبریه کی
بیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت ہونی سفر میں در وقت صحرا ہوتا کہتی سنی منفی دالی ان تعریف کرنی سیری خدا کو اور اقرار میرا ساتھ خوبی نعمت
اچھری ربطہ بری نگہبانی کر ہاری اور احسان کر سیر کہتی ہیں ہم سیر کلام پناہ چاہتی ہونی ساتھ خدا کی ان سی نقل کی بیس مسلم و حسن ابی جبر
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فکل من غن و اوجر او عمره یقول علی کل شرب من الارض قلت تکلیف
تکلیف یقول کا الہ الا اللہ و حق لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و حق علی کل شرب قدیم ایہون تائبون عابدون
سلیحون لیرکبنا کامدون صدق اللہ و وعدہ و نصر مکنتہ و ہم الا حزاب حذہ متفق علیہ و اور روایت ہی ابن عمر
سی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جوف کر سیرل جہادی یاج سی یا عمر و کی بیکہ کہتی او سپر جگہ لیند کی زمین سی تین بیکہ میں بیکہ کہتی نہیں کوئی مہجور
کر اللہ کر ایک ہی نہیں شریک کوئی او کا او کی لی ہی ملک و لو کی لی ہی حماد و وہ پرتیز پر قادری ہم شتر والی ہیں یعنی طرف وطن کی توبہ کرنی والی ہیں
جہاد کر کرنی والی ہیں یعنی اللہ کو عباد کرنی والی ہیں یعنی اللہ کو واطی پروردگار ہی کی تعریف کرنی وال ہیں سچ کیا اللہ اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنی
صحیح اور مذکور اپنی بندگی یعنی حضرت کی اور شکستہ کی کفار کی گروہ کو نہ نافع کی بیس بخاری مسلم و ف یعنی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار بار
ہزار کفار و اسی بیہ و قریظ او فیکر کی جمع ہو کر مدینہ پر آچر ہی ہی اور ارادہ لڑائی کا سوار عالم سی کہتی ہی اللہ تعالیٰ ہی ہوا کو اور لشکر ملا کر لکھو اور
متعین کیا کر لال و خراب کیا مع و حسن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یومہ الا حزاب علی المشرکین فقال اللہ منزل الکتاب سیر اللہ الحسب اللہ الا حزاب اللہ
الہن مہم و س لڑنے متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی کی کہ آیا دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دن
جنگل حزاب کی مشرکوں پس کہا یا الہی ادا رانی والی کتاب کی جلدی کرنی والی حساب کی یعنی دن قیامت کی کہ آدھی دن من سب سی حساب
ل لیکر یا الہی شکستہ کی گردہ کو لکھو یا الہی شکستہ کی ادا و ادا دی او کو یعنی ثابت نہ کر لکھو کہ مقابلہ میں نقل کی بیس بخاری مسلم و حسن
عبد اللہ بن جبریت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقر ہنا الیہ طعاما و وطبہ فاکل
منھا ثم زنی یعنی حکایت یا کلمہ و یلقی الثی بین اصبعیہ و یجمعہ السبابة و الوسطی فی رواہ فی جعل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تَمْلِكَ أَوْ تَضِلَّ أَوْ تَظْلِمَ أَوْ تُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا رَاةَ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي فَظَلَّ الْأَنْفَرُ طَوْدَةً إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی حیوٹ کر نکلتی اپنی گہری کہتی نکلتا ہوں میں تا بہ نام اللہ کی یہ وس کیا مینی اللہ پر یا الہو
تحقیق ہم پناہ مانگتی ہیں ساتھ تیری اس سچی پہلین ہم یعنی بغیر قصد کی گناہ کریں یا گمراہ ہو دین ہم یعنی قصد گناہ کریں یا ظلم کریں ہم یا ظلم کی جاوین
یا جہل کریں ہم یا جہل کیا جاوی ہم پھر نفل کی پہل محمد اور نرندی اور نسائی فی اور کہا نرندی فی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اچھ روایت ابو داؤد و طبرانی ج
کی یون ہی کہ کہا ام سلمہ فی نہیں نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گہری کہی مگر او ہائی لگا اپنی طرف آسمان کی بہر کہا یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیری اس سی کہ گمراہ ہو دین یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی گمراہ کر دی مجھی یا ظلم کر دین یا ظلم کیا جاؤں یعنی یا جہل کر دین یا جہل کیا جاوی ہم پھر وعن
آنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج الرجل من بيته فقال ليسم الله توكلت على الله لا
حول ولا قوة الا بالله يقال له حيث تدين هديت وتكفيت ودعيت فبئس الحى له الشيطان ويقول شيطان اخر كيف
لك برجل قد هديت وكنتى دوتى مره ابو داؤد وروى الترمذى الى قوله له الشيطان

[illegible]

اور روایت ہی ابی سعید خدری کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ غریب لگین میں چلو اور میری ذمہ بردین بہن یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سبلاؤ نہیں چکو
ایک کلام کہ جو وقت بھی تو اسکو دور کریں اسکو تیری اور ادا کریں تجھی دین تیر کہ کہا کہا مینی مقرر بتلا ہی فرمایا کہ وقت صبح کہ تیرا اور جو وقت کہ شام کری تو
یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فکر و غم ہی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عاجزی ہی اور سستی ملی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری سبب
اور نامردی ہی اور پناہ مانگتا ہوں تیری غالب ہونی دین کی ہی یعنی کثرت و کمی ہی اور غلبی و لوگوں کی ہی کہا اوس شخص نے کہ کہا مینی یہ وہ ہیں کہ
فی فکر میری اور ادا کیا ذمہ میری دین میری نقل کی پہلہ بوداؤ دلی فت کہا مینی مقرر بتلا ہی کہا طبعی ظاہر یہ ہی کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلا ہی اسلی
کہ ابوسعید بنی ہشام روایت کی اوس شخص سے کہ وہ کہا حال اسکا اور بیان کیا اسکو حسیہ کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الہی کہچہ نہیں بتی گریہ کہ تاویل کیا
اور کہا جاوی کہ تقدیر اسکی یہی ہی کہ کہا ابوسعید نے کہ کہا واسطی میرا اوس شخص نے کہ کہا مینی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انج اور عاجزی ہی یعنی
ادامی طاعت اور عبادت ہی اور تحمل مصیبت ہی عاجز ہوں اس ہی پناہ ہی اور تحمل یہی ہی کہ ترک کری ادائی زکوہ کو اور کفارات کو اور واجبات
الیکہ کو اور پیری سائل کو اور ترک کری ضیافت ہمانکی اور ترک کری سلام اور جواب و سبکو اور جس علم و مسئلہ کی محتاج ہو اور یہ جانتا ہو اور یہ کہتا
اور بتاوی نہیں اور ترک کری درود کو وقت سنی نام نہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نامردی ہی مراد یہی ہی کہ وقت جہاد کی کا فروشی و ذکر مقابہ نہ کری اور
اسم دناخل ہی نہ جرات کرنی وقت اسرا المعروف و انہی عن المنکر کی اور دل ہی نہ توکل کرنا اللہ پر سچ امر رزق وغیرہ کی و تحقیق عن علیہ السلام
مِکَاتِبُ فَقَالَ لَوْ جَعَلْتُ عَنْ كِتَابِي فَاَعْبَيْتُ قَالَ اَلَا اَعْلَمُ بِكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْتَنِيَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ حَبْلِ كَبِيرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَدِّكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَعِزَّنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَقَّاقٍ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہی حضرت
علیؑ ہی یہ کہ آیا اونکی پاس ایک کتاب ہے کہ تحقیق میں عاجز ہوں بدل کتاب بتی ہی یعنی پہنچا ہی وقت ادا کرنی مال کتابت کا اور میری پاس
مال نہیں ہی پس مدد کرو میری یعنی ساتھ مال و دعا کی فرمایا کیا نہ سبلاؤ نہیں چکو وہ کلمات کہ سبلائی یا چکو غیریہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ پھر
مانندہ پائے پڑی دین ادا کریں اسکو اللہ تعالیٰ تیری ذمی ہی کہہ یا الہی کفایت کر چکو ساتھ حلال ہی حرام ہی یعنی رزق حلال ہی بچا کہ سبب و حکم
سی بی پر ہوں اولی ہوں اور چکو ساتھ فضل اپنی کی اوس شخص ہی کہ یواسیہ میں نقل کی یہ تیری ہی اور یہی ہی دعوات کبیر میں و کتاب
اوس غلام کو کہتی ہیں کہ اکل و کما لکھولی کہ جیبت اتنی روپے ادا کریں تو اس وقت تو ادا ہی اور بدل کتابت و مال کو کہتی ہیں کہ اوس غلام کتابت
اپنی ذمی ہوں ادا کرنا اسکو قبول کر لیا پس جب ادا کر گیا اسوقت آزاد ہو گا و سنند کہ حدیث بجا پڑا اُسے ہستم نہ بکرا الحکام
فِي بَابِ تَعْظِيْمَةِ اَلَا وَاِنْ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور ذکر کر گئی ہم حدیث جابر کہ اوس ہستم نہ بکرا الحکام
باب تَعْظِيْمَةِ اَلَا وَاِنْ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اگر چاہی گا اللہ تعالیٰ **الفصل الثالث** فضل نیر عن عائشة قَالَتْ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ جَلَسَ أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ كَلِمَاتٍ فَقَالَ لَنْ يَخِيْرَكَ أَنْ طَابَعَاعِيَهُنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ كَانَ كَقَارَةٍ لَكَ سَبْعُ نَافِثَاتٍ أَلَمْ تَكُنْ
وَيَحْمِلُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ اورایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب بیٹھے
ایک جگہ یا نماز پڑھتی کئی کئی ہی وقت اوس کی مجلس ہی اور وقت فاضل ہونکی مازی پس پوچھا مینی اوس یعنی فائدہ اونکی پس فرمایا کہ کلام

کیا جاویں نہ کہ یعنی پہلی ان کہوں کی پہلی یہی کہی اور پھر پہلی کہام نہیک پر فاست ہم کہی وہ کلام محفوظ رکھنا اور اب دس کا منقل نہیں ہونگا اور اگر کلام
 کیا جاویں نہ کہ یعنی پہلی ان کہوں کی کہام گناہ کا کیا جاویں ہوئی یہی کہی سبب شش و سبکی و کلمی یہیں پاک ہی تو اب الہی اور پاک بیان کرنی ہیں تیری ساتھ
 تشریف تیرے کہ نہیں کوئی معبود سوا تیری نہ شش و سبکی و کلمی یہیں شرف تیری نفل کی یہ نہائی ن و ع و ع ق تادہ بکفہ
 اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُسُلٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُسُلٌ
 هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُسُلٌ اَمْسَتْ بِالَّذِي خَلَقَكَ تِلْكَ مَرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ
 كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا اَمْرًا وَاَهْ اَبُو دَاوُدَ د اور روایت ہے قنادی بنیاد و کو بہ کہ تخریق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جبکہ دیکھیں ماہ
 کو کہی چاند ہی پہلا ہی کہ اور ہدایت کا چاند ہی پہلا ہی کہ اور ہدایت کا ایمان لا با میں نہ و ن ا ت کی کہ بہ کہ کیا بھگوان ہی اسی چاند
 یہ پہلی ہیں پاک ہی کہی سبب تیرے ہی واسطی اوس خدا کی کہ گیا اور مینی کو اور لا با اس مینی کو یعنی ماہ گذشتہ اور آئندہ کا نام نفل کی یہ ہو د ا و د
 و کہی یعنی بلکہ مینی اللہ کی کہی ہدایت خیر و شر داغ جیسا کہ ہدایت و ا ت کی یہی اہی حدیث ابن عمر کہی در چاند ہی پہلا ہی اور ہدایت کا بہ بہ
 دعا کی ہی یعنی اس چاندین پہلا ہی اور ہدایت ہو با خبر ہی بطور قال نہیک کی ع و ع ا بن مسعود اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَتْ عَلَيْهِ اَللّٰهُ اِنِّي عَبْدُكَ وَاَبْنُ عَبْدِكَ وَاَبْنُ اَمْرِكَ وَفِي قَضَاتِكَ نَاصِيَتِي بِبِكَ
 مَا ضِي فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِعْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي تِلْكَ اَوْ كُنْتَ اَحَدًا
 مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اَسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْفَقْرَانَ مَرَدِّعَ قَلْبِي وَجَارًا
 هَسْبِي وَغَنِي مَا قَالَهُ اَعْبَادُ قَوْمٍ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَلَدَهُ بِهِ فَرَحًا وَاَهْ سَرَّ نَبِيَّ اور روایت ہی ابن مسعود
 بہ کہ تخریق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر و کو چاہی کہ ہی اب الہی تخریق میں بندہ تیرا ہوں اور بیابا ہوں بندہ تیری اور بیابا
 ہوں تو تیری تیرے کہ تیرے میں ہوں یعنی تیری ملک و تصرف میں ہوں بال پیشانی میری تیری ہا نہیں ہیں یعنی حرکت و قوت مگر ساتھ و تیرے کی جاسی
 میری حق میں حکم تیرے یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکشی والا نہیں جو کہی اور چاہی وہی ہو عدل ہی میری امین قضا تیری اگلتا ہوں نہ ہی ساتھ
 وسیلہ ہر نام کی کہ وہ واسطی تیری ہی نام کہنا توئی ساتھ توئی ذات بنی کا یا اور ا توئی ا و کو کتاب بنی میں یا سکا یا توئی وہ ہم کہی تو خوں ابی ہی تیرے
 انبیا کو اہام کیا نہ تیرے کہ کہی کتاب میں ہا اختیار کیا توئی ا و کو کچھ بردہ غیب کی نزدیک بنی یعنی کیسا و کی اطلاع نہیں سوا ہی تیری یہ کہ کہ تیرے فرمان کہ بہا
 دل میری کی اور روشنی انہوں میری کی اور در و کرئی الا غم میرے کا اولی جانی والا اندیشہ او غم میرے کا نہیں کہتا اسکو کوئی بندہ کہی کہ و کر تا ہی نہ
 غم و سکا اور بدل دینا ہی جب غم کی خوشی کو نفل کی یہ زمین ن و ع و ع جابر قال کَ تَا اِذَا صَعِدْنَا كَرْنَا وَاِذَا اَنْزَلْنَا
 سَبَّحْنَا سَرَّاهُ الْبُحَارَى اور روایت ہی جابری کہ کہی ہم جب چڑھی یعنی بلند جبکہ پہلے اللہ کہی اور جبکہ و ترقی سبحان اللہ کہی نفل کی یہ بخاری
 وَ عَن اَنَسٍ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كُتِبَ اَمْرٌ يَقُولُ يَا كَ حِي يَا قِيُوْهُرُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ
 سَرَّاهُ الْبُحَارَى وَاَقَالَ هَذَا حَيْثُ كُنْتُ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ اَنَسٍ اَنْ سَيِّدُكُمْ تَخْتَرِقُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْ جَبَلِيْنَ كَرْنَا اَوْ كُوْلُوْا اَمْرًا
 اسی زندہ امی قائم کہی والی یعنی مخلوق کی ساتھ رحمت تیرے کی فرمادہ چاہتا ہوں نفل کی یہ تیرے ہی اور کہ بہ حدیث غریب ہی نہیں محفوظ
 اور روایت کی بہ حاکم و ابی بنی ابن مسعودی اور روایت کی حاکم اور نسائی فی حضرت عائشہ سی مرفوع و کی لفظ یہیں و کہہ رہا ہوں ساجد و
 یا فوہم ہی یا بار کہی یا فوہم حالت یہیں د و ع و ع ا بنی سعید الذری قال قُلْنَا يَوْمَ الْخُرُوجِ يَا سَرَّاهُ الْبُحَارَى

کتاب التہذیب و التعمیر اور روایت ہی شائستہ سی کہ کہاجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی یا ابی جحیف بن پناہ مانگنا ہوتا
 ساتھ تیری سنی ہی یعنی طاعت میں اور بڑے اہل کی یعنی بسبب اہل کی اور اعتنائا کا کہ وہ ہونے سے اور چنی سی یا قرض سی اور گناہی یا اللہ
 غنی بن پناہ مانگنا ہوتا ساتھ تیری غذا کی کسی اور فتنہ آگ کی اور فتنہ فیکری اور مذاب فیکری اور برائی فتنہ دولت کیسی اور برائی فتنہ فقر کیسی اور برائی
 فتنہ کانی دجال کیسی یا ابی جحیف ساتھ پانی بریت وراوی کی یعنی پاک کرنا کوئی ہونے ساتھ طرح طرح کی غفرتوں کی جیسے پاک کرنا ہونے یہ
 چیزیں سیل سی اور پاک کرنا میرے کو یعنی تیری خلاق سی جیسا پاک کیا جانا ہی کچھ و مفید سی اور دوری نڈال درمیان میری اور درمیان گناہوں
 میری جیسی کہ دوری کہی توئی درمیان مشرق اور مغرب کی نفس کی بیہ بخاری اور سلم ہی فتنہ آگ کیسی نبی پناہ مانگنا ہوتا جس کہ ہونے فتنہ
 اور کفار ہیں اسلی کہ عذاب کا فہمی دی جاوے گی اور سوادے دی جاوے گی اور پاک کسی جاوے گی ساتھ آگ کی نہ عذاب اور فتنہ آگ کیسی مراد ہیں وہ چیزیں کہ
 باعث مذاباگ و فہمی کہ ہیں نبی گناہ اور فتنہ قبری مراد ہی تھیں ہر پنج جواب منکر و نکیر کی اور عذاب قبری مراد ہی مازالوہی کی گزروں سی اور اور عذاب ہوتا
 و سکو کہ جواب دی سکی گا اور مراد قبری ہر پنج ہی خواہ قبر ہو یا اور کچھ نہ فتنہ دولت کا ہی کچھ و سرکشی کرنی اور متحمل کرنا مال کا حرام سی اور خرچ کرنا اور کچھ
 کہ ہر بل و خرچ کرنا سہیل و جادہ کی اور فتنہ فقر کا ہی حسد کیا اعتنا پر و طمع کرنا و کئی مال و نمونی و ہذا خانی ہونا اور چیز ہر کہ قسمت میں کی ہی اللہ تعالیٰ نے
 اور اور چیزیں بل و تداکی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزوں میں اس میں کیا ہا کہ میں پناہ مانگی واسطی تسلیم کی ہے ح
وعن زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل
والجبن والخل والهم والحزن والفقیر اللہم انت تقویا و ترکنا انت خیر من ذکرتنا انت ولیکنا و انت
اللہم انی اعوذ بک من عجز کائناتک و من قلی کائناتک و من نفسی لا تشبع و من نفسی لا تشبع و من
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی یا ابی جحیف میں پناہ مانگنا ہوتا ساتھ تیری عاجز ہونی سی یعنی نہ قدرت کہہنی سی طاعت پر اور ستے سی یعنی اجبی کاموں
 اور نامردی اور چینی سی اور بڑے اہل کی یعنی ناگاہ ہونی اعضا اور بوجہ سی بسبب اہل کی اور عذاب فیکری یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور ناگاہی و زور
 سی اور ذہنک رنہ پچھو کا اور دوسنا سنا ہو کا اور اتنا ملکی یا ابی جحیف میں نفس میرے میرے گاری اوسکی اور پاک کرنا کوئی میرے بل و نڈھ و نکاحی کہ پاک کرنا ہی
 و سکو تو کا رسا نہی دیکھا اور مالک ہی و سکا یا ابی جحیف میں پناہ مانگنا ہوتا ساتھ تیری اور علم ہی کہ نہ فتنہ دی اور بل و ل سی کہ نہ ذری یا انکسین پناہی سا
 و کرا اللہ کی اور اوس نفس سی کہ نہ میرے یعنی حریف ہو اور جو کچھ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیا اور سب و ناست نکری اور اوس عاسی کہ نہ قبولیت کجاوسی واسطی و کئی نفس کی تسلیم
 ان ف اوس علم ہی کہ نہ دفع ہی یعنی اوس علم ہی کہ نہ عقل کروں و سب اور نہ سبک باؤں و سکو لوگوں کو اور نہ درست کرسی اتفاق و افعال کو یا اوس علم ہی کہ نہ
 ہنجا ج ہو طرف اوسکی دین میں با اوس کلمہ کہ نہ ہو کئی کہہنی میں اوس شرعی اور کہا ابو طالب کی فی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم ہی جیسے
 پناہ مانگی شرک و رفاق اور تیری خلاق سی اور جس علم کی ساتھ تیری ہو تو وہ ایک کتاب ہی ابواب نیاسی اور ایک قسم ہی فہمونی ہو کہ سی ع
عن عبد اللہ بن عمر قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی اعوذ بک من زوال نعمتک
و کھول عافیتک و فحشاء و نفعیتک و جمیع سخطک رواہ مسلم اور یہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہاجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پناہ مانگنے میں دنا یا ابی جحیف میں پناہ مانگنا ہوتا ساتھ تیری جانی یعنی نعمت تیری کسی اور بل و عافیت تیری کسی یعنی مثلاً بل و ل سخت کی بیماری ہو اور
 بل و خالی محتاج بل و غیرہ ذہن و ناہانی عذاب تیری بل و سب فہمونی نفس کی بیہ سلم ہی ف مراد نعمت سی ایمان و اسلام اور نیکیاں اور عطا
 ہے ع
عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت

و سکو تو کا رسا نہی دیکھا اور مالک ہی و سکا یا ابی جحیف میں پناہ مانگنا ہوتا ساتھ تیری اور علم ہی کہ نہ فتنہ دی اور بل و ل سی کہ نہ ذری یا انکسین پناہی سا

یا ایاہی الخفیق من پناه لکنا ہوں تہ تیری خلافت میں اور نفاق میں اور برسی خلوت میں نفل کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی خلافت میں یعنی مخالفت میں
 میں اور یعقوب فی کہا خلافت وغیر اوت میں کہیں اور نفاق میں نہایت و نام نفاق کی مراد ہون خود نفاق عقیدہ میں ہوا عمل میں یعنی کہیں کہیں اور ظاہر
 کرتا اسلام کا اور ظاہر کہ کسی میں خلافت و پھر کی کہیں ہی اور بہت جوت ہوتا اور خیانت امامت میں کرتی اور یہ کہا کرتا وقت ازیکہ اور خلاف و عار کا
 کرتا وغیر ذلک ع وَعَنْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَوْعِ فَإِنَّهُ يَنْسُ
 الصَّحْبُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا يَنْسُ الْإِطَانَةَ وَرَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی الی ہر برسی ہر کہیں
 خدا علیہ السلام کہی بالی خفیق من پناه لکنا ہوں تہ تیری پہلو کی کہیں کہیں اور یہ کہی ہی بخواب و پناه لکنا ہوں تہ تیری خیانت میں ہر کہیں
 وہ برسی خصلت اندک ہی نفل کی پہلو بوداؤ اور رسائی اور اہل جن فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی کی پہلو بوداؤ اور رسائی اور
 خواص میں و فروع آتا ہی حضور میں و عبادت کی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی اور اہل جن فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی اور
 کی ہر برسی نہیں بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل و صحت و سلامتی بدن کی ہی باریک بینی اور خیانت میں مراد ہی ہوتا کہنی اللہ رسول کی اور خیانت کرتا
 لوگوں کی اور ان پر بیعتوں چنانچہ ولایت کرتی ہی اس پر بیعت یا یہاں اللہ انمولو لا تخونوا اللہ و الرسول تخونوا انما باکم ع وَعَنْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُذَامِ وَجُذَامِ وَجُذَامِ
 سحر کا کھنکھارہ مراد ابھونڈ و النسا ای اور روایت ہی ان میں کہیں کہیں خصلت اللہ علیہ السلام کہی بالی خفیق من پناه لکنا ہوں
 سائے تیری کوڑھ میں اور جلد میں اور ہوا کی ہی اور یہاں ہوں تہ تیری پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں
 پہلی خاص ہی باریک بینی پناه لکنا ہوں تہ تیری پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں
 میں نفل تہا ہی اور بہت رہتی ہیں خلافت و یہاں ہوں تہ تیری پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں
 فی مثال یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرنی ہوں لوگ صاحب و سرخض ہی اور نہ شفع ہوں ہوں دس ہی اور نہ شفع ہوتا ہوں میں ہی اور عاجز ہو سبب
 اور دس کہیں کہیں خوں ہی اور نہ دس کی خونی و تحجب ہی پناه مانگی اور دس ہی تہی اور کوڑھ اور جدام باطن مستعد نہیں ہیں یعنی کہیں کہیں تہی اور کوڑھ ایسا ہو
 کہیں کہیں لگان کی کوڑھی یا جدامی ہی جب لگے یہاں پید ہوجاتی ہیں معاذ اللہ ع وَعَنْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
 بِكَ مِنَ الْجَوْعِ فَإِنَّهُ يَنْسُ الصَّحْبُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا يَنْسُ الْإِطَانَةَ وَرَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی الی ہر برسی ہر کہیں
 میں نفل کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں
 پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں
 اور روایت ہی شہیر بن شکر بن حمید کہ نفل کی اپنی باپ ہی پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں
 اوکی فرما لکنا ہی خفیق من پناه لکنا ہوں تہ تیری پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں
 میں نہ کہ ہوں و برائی زبان اپنی کی ہی پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں پہلو کی پہلو بوداؤ اور رسائی فی کہیں کہیں

تا آورن اور بری کام پر راہ دہم کروں اور برائی مٹانی اپنی کی مٹی زنا میں صرف نہوا اور نظر نہوہی کیسی کہ وہ کہوں فعل کی یہ بوداؤد اور ترمذی اور سائر
وَعَنْ اَبِي الْبَكْرِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوَهُمْ اِنَّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ اَهْلِكَ وَاَعُوذُ بِكَ
 مِنَ النَّارِ وَمِنْ الْعَرَقِ وَالتَّحَرُّقِ وَاَهْلِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَخْتَطِبَنِي الشَّيْطَانُ فِي نَيْدِ الْمَوْتِ وَاَعُوذُ بِكَ
 اَنْ اَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مَدْرِي وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوتَ لَيْفًا رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
 وَنَرَاكَ فِي رَوَايَةِ اَخِي **رَوَى** وَالتِّرْمِذِيُّ **وَالْعَمَلُ** اور روایت ہی ابوالہریری یہ کہ نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 ہی دعا مانگتی یا ابی بکر بن مین پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری مکان کی گزری یعنی چمپ کوئی مکان یاد دہانہ گر طری کہ ہلاک ہو جانوں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ
 تیری گر تیری بلند جگہ ہی اور دوزخ ہی اور حبس ہی اور بیت بڑا ہی ہی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس ہی کہ حیران کری بجائے شیطان نزدیک مری
 یعنی موسیٰ واکر دین کو تیار کری اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس ہی کہ مروغین تیری راہ میں پشت دیکر یعنی چہا دین کفار ہی بہاگ کر اور پناہ مانگتا ہوں
 ساتھ تیری اس ہی کہ مروغین یعنی سانپ پھو اور تیار لکھی نہر ملی جانوڑوں کہ کاشنی ہی فعل کی یہ بوداؤد اور سائرانی فی اور زیادہ کیا سانی نے
 ایک روایت میں لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری غم ہی **ف** اگر کوئی کہی کہ بعضی چیز بڑا نہیں ایسی ہیں کہ دوزخ ہی اور جہنم شہادت کا پناہ ہی
 حضرت فی پناہ دوزخ کیوں گلی جواب یہ کہ ایسی وفات میں رنج نہایت ہوتا ہی آدمی صبر نہیں کر سکتا مبادا شیطان بہک کر دین کو تیار کری دوزخ ہی اور پناہ
 مانگی اور بیت بڑا ہی ہی یعنی برائی بڑا ہی کی ہی کہ خواص قومی میں فرق آجادی اور کلام پیوہہ کرنی گونا و عبادت میں خود آدمی اس ہی پناہ ہی اور
 آجادی کہ جو کوئی یا کو تیار ہی قرآن مجید نظر نہا ہی اس ہی پر **وَعَنْ** مَعَاذَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْتَعِينُ
 بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَمَعٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ **فِي** الدَّعَايَةِ الْكَبِيرَةِ اور روایت ہی معاذ ہی کہ فعل کی یہی
 علیہ وسلم ہی کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کی طمع ہی کہ پچاوی طرف طمع کی نقل کی یہ جہنم ہی اور بیت بڑا ہی ہی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ
 کی لوگوں ہی اور طمع اصل میں کہی میں توازن رنگ گئی کو اور بیان مراد ہی عیب معنی یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کی طمع ہی کہ پچاوی بجائے
 اور حالت کی کہ عید لکری بجائے کہ وہ موقع کرنی ہی اہل دنیا کی اور فیصل ہوتا ہی سفوف کی آگ اور ظاہر کرنا سمعہ وریا کا اور سوائی الکی اور چیزین کرات
 طمع میں ہوتی ہیں اور یہی کہ گاہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور طمع باعث صلاح دین کا اور طمع علی شقی رہی کہا کا طمع اس کو کہی ہیں کہ امیر کہی
 مال کی کہ شک ہوا کی حاصل ہوتی ہیں اور اگر تین چوبیس کہی حق اور کا ہوا وعدہ صاوق با محبت لکری ہی ہی ہوا اس ہی توقع کہی کہ طمع نہیں کہی شے
وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَسْتَعِينِي يَا لِلَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا
 فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَالِقُ اِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کی پس فرمایا ای عائشہ
 پناہ پکڑ ساتھ اللہ کی برائی اس ہی پس تحقیق یہی غاصق یعنی اندھ کر کرنی والا جب لی نور ہو جاوی نقل کی یہ ترمذی ہی **ف** قرآن شریف میں جو
 آجادی غاصق راؤ وقت و سکوت حضرت فی بیان فرمایا کہ مراد اس چاند ہی جبکہ کہہ جاوی پس اس ہی پناہ مانگنا کہ سبب ہی کہ گناہا اسکا نشانہ ہوں خدا تعالیٰ
 کیسی ہی کہ دلالت کرنا ہی اور پناہ تیری بلاؤں کی چنانچہ جہنم شریف میں کہ باہی کہ خود وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ پیکر ہی ہوتی ہی ترسان اور پناہ
 ناک اور مراد ان بلاؤں کی اور تیری ہی وہ نہیں ہی کہ جو ختم حکام کو و خوف ہی ثابت کرنی ہیں ایسی کہ اہل اسلام کی نزدیک وہ صبر نہیں بلکہ اور پناہ
 کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جب چاند باوجود اس زانیت کی کہ گناہا اور نور اسکا جانا را تو ایسا نہ کہ نور ایمان اور عمل کا بھی جانا ہی اور مانند سیکلی اور
 اکثر مفسرون فی تفسیر میں شرف غاصق اذ وقت کی یہی کہ برائی رات کی ہے جبکہ تارکات ہوا **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ

خَطِيئَتِي وَخَلِّ فِيْ اٰخِرَتِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ وَخَلِّ فِيْ وَفَاةِيْ وَصَلِّ عَلَى
وَعَمَلِيْ وَكُلِّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ مَا قَلَّ مَتِّجْ وَمَا اَخْرَجْ وَمَا اَسْرَنْتْ وَمَا اَعْلَنْتْ وَمَا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَانْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ^{اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے}
یہ کہ تمہیں وہ نبی مانگے یہ نہ بنا بالہی بخش میری بھی خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جانا باطل کرنا اور نہ واجب اور نبی حسین جانا اور
اور جو بخش دی اور زیادتی نہی پہنچا کام میری اور وہ گناہ کو خوب جانتا ہی اور جو نبی بھی اور گناہ میں جیسا بھی ہی بالہی بخش میری بھی قسم کو
کرنا میرا اور نبی سے کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جو کرا کر نامیرا اور یہ سب بن میری اس بالہی بخش میری بھی وہ گناہ کو پہل کی نبی اور وہ گناہ کو پہل کی
بعد میں نبی بالفرش افسوس اور وہ گناہ کو چھپ کر نبی میں اور وہ گناہ کو نکال کر نبی میں اور وہ گناہ کو تو بہت جانتا ہی اور جو نبی تو انی کرنا والا ہی نبی
جسکو نبی سب سے توفیق نبی کی طرف رحمت نبی کی اور تو پہنچے نانی والا ہی نبی رحمت سے جسکو نبی اور تو بہت چیز پر قادر نبی کی یہ بخاری اور مسلم
فت یہ سب بن میری اس پہ حضرت اذکر تو نبی اور کر نبی اور زمری کی جناب کبریا میں کہہ والا حضرت پاک نبی سب گناہوں سے اور حضرت میں یہ
نعمت میری است کو کہ بون بخشش نیکوین **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ**
لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةٌ اٰخِرَتِيْ وَاصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ
الْحَيٰةِ وَزِيَادَةً لِّيْ فِيْ خَيْرٍ وَّاجْعَلْ لِّلْمَوْتِ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَّوَاهُ مُسْلِمٌ ^{اور روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے}
علیہ السلام کہ نبی بالہی درست کر میری نبی دین میرا اور جو بخاری کام میری نبی نبی نفل درال اور برورد نبی محفوظ نبی میں اور آخرت کی عذاب سے نجات
دینا ہی اور درست کر میری نبی دنیا میں کہ تو میں ہی زندگانی میری اور درست کر میری نبی آخرت میری وہ کہ تو میں ہی رجوع کرنا میرا اور گردانہ کرنا
کو سبب باقی کا میری نبی نیک میں کہ بیت حرم اور نیک کام بہت کر دل و کر کرم کو سبب کام کا میری نبی ہر نبی نبی نفل کی یہ سلم فی ف در نبی
دنیا کی ساتھ حال ہونی فوت کی ہونی نبی و حلال ہی کہ اس ہی گذران اچھی طرح ہونی ہی اور فوہ ہونی ہی طاعت کی اور خاطر جمعی ہونی ہی خل
ترتو نبی عبادت میں نہیں ہونی اور نبی آخرت کی ساتھ توفیق ہونی اور نبی کی ہونی ہی کہ سبب و سبب نجات ہو عذاب ہی اور نبی سعادت اور سبب جان کر
اور اخیر جملہ کا حاصل وہی کرم میری کلمہ شہادت و راجی اخلاص اور فوہ کر کہ ہونا کہ سبب خلاصی کی نعمت دنیا ہی اور باعث حال ہونی راحت
نعمت میں **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى**
وَالْعَفَاةَ وَالْغِنٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^{اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ نبی نبی بالہی محبوب مز}
انگنا ہون نبی ہا بہت اور نبی اور باز کرنا نفس کا حرام و کرم ہی اور سوال کرتا ہوں نبی ہر نبی نبی دلی اور غبار ہر نفل کی یہ سلم فی **وَعَنْ**
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَهْدِنِيْ وَسِدِّدْ لِيْ وَادْكُرْ يَا هُدٰى هٰذَا اَيْتَاكَ الطَّرِيْقَ
وَيَا سِدِّدًا سَدِّدْ اَسْأَلُكَ اَلْهُدٰى وَ اَلْغِنٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^{اور روایت ہے حضرت علیؓ کہ کہا فرما یا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا بالہی نبی کہ جو نبی سبب}
راہ دہا اور سبب کہ جو نبی انحال و گناہ میرا کرم راست و درست کرنا کہ دو قسم کو بہت طلب کرنی طاعت کی سبب یا چلتا راہ کا اور سبب طلب کرنی راستی کی راستی
یہ کہ نفل کی یہ سلم فی **ف** نبی جبے ایت طلب کر ہی تو تو بہت خیال کر کہ رہنا نبی حاصل ہو جو کو ماندر رہنا نبی اور شخص کی کہ چلتا ہی سبب راہ ہر راہ
جب اسی الکی تو بہت خیال کر کہ رہی حاصل ہو نبی ایت راستی میری کہ چلتا ہی سبب کہ نہایت ہا بہت راستی طلب کر نبی **وَعَنْ اَبِيْ طَالِبٍ**
اَلَا تَسْتَجِیْعُ عَنْ اَمِيْهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰةَ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ يَدْعُوْهُ فَيُجَوِّدُ

الْكَفَّاتِ الْكَفَّاتِ اَعْمَلِي وَارْحَمِي وَاهْدِي وَكَلِّفِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک بن نجی ہی کہ اور
نفل کی اپنی باب سی کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہو یا سکھائی او سکھائی علی الصدیقہ سلم نماز پر حکم کرنی او سکھائی ساہان کلمات کی بالی بشر
واسطی میری اور رحم کر مجھ پر یعنی ساندہ ڈالنی مہمون میری اور ہدایت کر مجھ کو اور عاقبت سی کہ مجھ کو اور روزی دی مجھ کو یعنی جلال نفل کی یہ سلم نی و
عن ابن عباس قال کان اکثر دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عینک وسلم اللہم ابتداء اللہ حسنہ وفي الآخرہ حسنہ وقنا عبدک
الذکر المستقر علیک اور روایت ہے انس ہی کہ کہا ہے الشرفا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بالی دی ہو کو دنیا میں ہی یعنی نعمتیں اور
حالت اچھی اور آخرت میں یعنی بعد موت کی نیکی یعنی مراتب اچھی اور بچا ہو کو عذاب و نسی نفل کی یہ بخاری اور سلم نی و حضرت علی الصدیقہ سلم
بیابان الشرفا علی ہی کہ جامع ہی سبھا صدوق دنیا کو اور کلام الدین کی ہی طایبہ و اذکر اللہ اور مناجات کی خلوت میں بیٹھ کر ساندہ
نمائاں باطن کی ہزار وحشات دنیا و آخرت کی اور ظاہر و باطن کی تصور کر کر دعا کری تو دیکھی کیا کچھ فرق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہیں
الفصل الثانی فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو یقول رب اغفر
و لا تعن علی و انصرنی و لا تنصر علی و امکن لی و لا تمکن علی و اھدنی و لیس لی لھد علی و انصرنی علی من ینصر
علی رب اجعل لی لک شاکراً لک ذاکراً لک راھباً لک مطیعاً لک خجیلاً لک اذ اھا صنیعاً
رب تقبل قوبی و اغفر حبیبی و ارجب دعو فی و ثبتت فحقی و سدد لسانی و اھد قلبی و اسئل
سختیہ صند ربی رواہ الترمذی و ابی داؤد و ابن ماجہ روایت ہے ابن عباس ہی کہ انور
ہی علی الصدیقہ سلم دعا مانگتی کہی ای رب میری و در میری یعنی توفیق دی مجھ کو اپنی ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت الہی کی اور نہ در مجھ پر یعنی غالب
مجھ پر ان کو مانع کرن مجھ کو طاعت میری خواہ شیطاں میں ہوں خواہ نفس خواہ کفار و فرج دی مجھ کو اور فرج دی مجھ کو یعنی غالب کہ مجھ کی کفار پر اور نہ غالب کہ ان کو مجھ پر
اور در کر واسطی میری اور نہ در کر میری ضرر پر اور راہ سیدی دیکھا کچھ اور آسان کر سیدی راہ پر چلنا واسطی میری اور نہ در کر میری اور نہ در کر یادنی کی مجھ پر ای
رب میری کر مجھ کو واسطی اپنی شکر کرنی والا یعنی ہر وقت واسطی اپنی ذکر کرنی والا یعنی ہر حال میں واسطی اپنی ثوری والا واسطی اپنی بہت فرمان بردار واسطی اپنی
عاجزی کرنی والا طرفت اپنی بہت آمو کرنی والا یعنی زاری کرنی والا ارجع کرنی والا اپنی ہر روز دعا میری قبول کر تو میری اور نہ قبول گنا و میری اور نہ قبول
کر و نامیری اور ثابت رہ کر دلیل میری یعنی اپنی دشمنوں پر دنیا و آخرت میں اور پس اور درست کر زبان میری یعنی قبولی گرج اور حق اور سیدھی راہ دیکھا
دل میری اور نکال سیاہی سینہ میری کی نفل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ و مکر یعنی دشمنوں پر واسطی مدد کرنی میری کہ کوئی معنی میں فریب
اور مرا کو نہ داسی بچنا بلا کا ہی دشمنان میں ہر اوس جگہ ہی کہ گناہ کر میں و سیاہی سینہ ہی مراد ہی کہ نہ اور حسد و بغض و سوا کی انکی اور اخلاق برع
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فھو یقول فقال سلوا اللہ العفو و العافیة
فان احداکم یعط بعد الیقین خیراً من العافیة رواہ الترمذی و ابی داؤد و ابن ماجہ و قال الترمذی
ھذا حکایت حسن عن زید السناد اور روایت ہے ابی کہ کہی کہ کہا کہی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پر ہر روزی اور فرمایا ابی کہ کہی
سخی شش اور عافیت الہی کہ کوئی زمین دیا گیا ہی بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت ہی یعنی ابد دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت ہی
نفل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ ابی کہ کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن غریب ہی باعتبار سنک ف حضرت تباہی ہی کہ امت گرفتار ہوگی فتنوں و غلبہ
شہوت اور حرص میں پس روی اور حکم کیا کہ طلب کرن بخشش و عافیت تاکہ بچاوی او کو امدان بلیات سی اور عافیت کی معنی میں سلامتی ہوتی ہے

مِنْ غَضَبِ رَبِّهِ بَرِيءٌ بِرَبِّهِ بَارِبُونَ اَوْ رَجَحَتْ سِيْرُهُ **وَعَنْ** اَبِي اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي الدُّعَاءُ اَضْبَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي الدُّعَاءُ اَضْبَلُ فَقَالَ لَهُ امْتَلِ ذَلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالثِ فَقَالَ لَهُ امْتَلِ ذَلِكَ قَالِ فَاِذَا اَعْطَيْتَ الْعَافِيَةَ
 وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ فَحَّكَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اِسْنَادًا
 اَوْ رَوَاهُ يَهُدَى النُّسْ سِيْ بِيْهٍ تَقْرِيقُ اَبِي خَشْرٍ اَحْمَدُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ اَسْلَ وَرَكَّبَا بِرَسُولِ السُّكُونِي دَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي
 مَافِيْتِ بِيْ سِلَاسِي دِيْنِ بِيْلِ وَدِيْنِ بِيْلِ وَرَمَعَا فَاَتَا بِيْهِي نَافِيْتِ سِي رَكِي بِكُو السُّكُونِي اَوْ رَعَا بِيْتِ سِي رَكِي اَوْ كُو بِيْهِي دُنْيَا اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو
 حَضَرَتْ بَاسِي دُورِي دُنِ بِيْهَرِ اَلْبَاكِيْلِي سَلِ السُّكُونِي دَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي
 اَوَكِي اَمْتَلِ اَوَكِي فَرَا بِاَجُورَتْ وَبَا جَاوِي تَوَافِيْتِ اَوْ رَمَعَا فَاَتَا دُنْيَا اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ
 نِي اَوْ رَكَّبَا تَرْمِذِي نِي كِيْهِي حَدِيْثٌ غَرِيبٌ بِيْ اَعْتَابُ رَسُوْلِكِي **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسِيْدٍ السَّخَطِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حَيٰتِكَ وَحَيٰتٍ مِّنْ يَنْفَعُنِيْ حَيٰتُهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِنْ اَحَدٍ
 فَاَجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا احْبَبْتُ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِنْ اَحَدٍ فَاَجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا احْبَبْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 اَوْ رَوَاهُ يَهُدَى النُّسْ سِي بِيْهٍ تَقْرِيقُ اَبِي خَشْرٍ اَحْمَدُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ اَسْلَ وَرَكَّبَا بِرَسُولِ السُّكُونِي دَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي
 شَخْصِي كِيْ كَرَفَعُ دِيْ بِكُو دُورِي اَوَكِي نَزُوْبِكِي تَبِيْهِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي
 كُو دُورِي رَكَّبَا بِيْ تَوَافِيْتِ نَوَافِيْتِ اَوْ رَمَعَا فَاَتَا دُنْيَا اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ
 بِيْلِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ اَوْ اَخْرَجُو مِنْ بِيْهَرِ
 تَوَافِيْتِ سِي بِيْهَرِي بِيْ سِي بِيْهَرِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي
 تَحَالِ دُوْنُوْنَ جَمَلُوْنَ كَا بِيْهِي كِيْ نَفْسُ نِيَاكِي دِيْ تَوَافِيْتِ شُكْرًا اَوَكِي كِيْ دِيْ نَا اَغْنِيَا شُكْرًا سِي بِيْلِ اَوْ رَكَّبَا دِيْ تَوَافِيْتِ اَوْ رَكَّبَا
 دِلِ بِيْهَرِكُو اَوْ بِيْلِ اَلْكَا بِيْ اَوْ رَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي اَوْ رَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي اَوْ رَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي اَوْ رَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي اَوْ رَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي
 كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَحَّلَسَ حَتَّى يَدْعُوَ يَحْتَقِ اَللّٰهُ عَوَاتٍ لَا حَافِيَةَ اَللّٰهُ اَفْسَحَ لَنَا
 مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحْتَلُّ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهٖ جَنَّتِكَ وَمِنْ الْيَقِيْنِ مَا هُوَ مِنْ عِلْمِنَا
 مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَابْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا احْبَبْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ
 ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَاَنَا وَكَلاَّ يَحْصِلُ مُصِيبَتُنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا يَحْصِلُ الدُّنْيَا اَكْ بَرِ هَمِيْتِكَ اَوْ
 لَا مَبْلَغُ عَلِمَتْنَا وَلَا سَلْطَ عَلِمَتْنَا وَلَا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
 اَوْ رَوَاهُ يَهُدَى النُّسْ سِي بِيْهٍ تَقْرِيقُ اَبِي خَشْرٍ اَحْمَدُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ اَسْلَ وَرَكَّبَا بِرَسُولِ السُّكُونِي دَعَا بِيْتِ بِيْهَرِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي
 بِيْهِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي
 اَمَّا بِيْلِ اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي
 اَوْ رَكَّبَا بِيْهَرِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي اَلْبَاكِيْلِي بِيْ سِي

یَا عَمَّارُ رَبِّیْ یَا سَمِیعُ کَلِمَةٍ فَأَوْجِبْ فِیْهَا فَقَالَ لَكَ بِعَضْرِ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَقْتَ وَأَوْجَزْتَ الصَّلَوةَ فَقَالَ أَمَا عَلَیْكَ ذَلِكَ
لَقَدْ دَعَوْتُ فِیْهَا بِدَعَائِیْ مِمَّا مَعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ سَبَّحَهُ لَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ
کَتَبَ عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَ عَنْ الدَّعَاءِ تَوَجَّاهُ وَخَبَّرَهُ الْقَوْمُ اللَّهُمَّ عَلِّمْ لَنَا الْعِیْبَ الَّذِیْ عَلَیْكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحِبِّیْ مَا عَلِمْتَ
الْحَبِیْ فِیْ خَلْقِیْ وَتَوْفِیْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَلِّ لَیَّ اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشِیَّتَكَ وَالْعِیْبَ الشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ کَلِمَةً الْحَقِّ
فِی الرِّضَا وَالْعَظِیْبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نِعْمًا لَا یَفُودُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَا تَقْطَعُ وَأَسْأَلُكَ
الرِّیْضَ بَعْدَ الْفَصَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرَّ الْعِیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّقَى إِلَى یَقَاقِبِکَ فِی غَیْرِ
حَسَنَاءَ مَحْضَةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَیِّنْ لَنَا زَیْنَتَهُ الْأَمَانِ وَأَجْعَلْ لَنَا هَذِهِ مَهْدٍ یَتَنَزَّلُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ

اور روایت ہی عطا بن ابی سائب کی کہ اسی کی اپنی باب سی کہا نماز پڑھائی کہ وہ مار بن یا سمری ایکٹا برس کو تھائی کی اور بن یعنی قرآنہ دراز اور مسجات
دو نیز دیت نہ پھر بن کہا انکو بعضی لوگوں کی کہ بعضی بلکہ پڑھی تھی نماز اور خوش کیا نماز کو پس کہا عمار بن ای فلاں بن بن چکا و مشر بہ تخفیف البیاض بن فلان
یعنی اہل زمین یعنی اسی فقیر بن سجد بن کنی و ثانی بن کنسان بنی انکو رسول خدا بنی السامیہ و سلم سی پس جبکہ کہتری ہوسی عمار ساتھ ہوا انکی ایک شخص قوم
بن سی وہ تھا باب میر یعنی عطا وادی بنی کہا کہ وہ شخص پ میر تھا یعنی سائب غیر اسکی کہ اوسنی کنایت کی نفس اپنی سی یعنی شخص کہ اپنی کہا اور یوں نہ کہا
کہ میر ساتھ کیا عمار کی پس پوچھا اوس شخص کی حار جی انے کا پائش بتا دینی اوسنی دعا پڑھائی و شخص سائب دعا کی قوم کو کہ وہ میری بالہی بنی جانی
یعنی کی سائب کو اور بن قدرت اپنی کی خلق پر زندہ رکھ مجھ کو چنک کہ جانی فوسنگانی بہتر میری یعنی جینک پہلانی برائی پر نائب ہو زندگانی بہتر میری اور
کا مجھ کو جبکہ جانی کو میر سیکو بہتر میری سی یعنی جب برائی پہلانی پر نائب ہو اور ظاہر بہتر بنی فتنی ظاہر دلائل کی میرا بہتر سی بالہی اور انگلتا ہوں بنی و تیرا
باطل بن ظاہر بن اور انگلتا ہوں کہنا کلیم جن کا خوشی ملے خوشی ملے اور انگلتا ہوں بنی میانہ روی حالت فقر و دولت میں یعنی نہ بہت فقیر ہوں اور نہ
وہاٹاؤں اور نہ نہایت کو تیر ہوں کہ اسراف کروں اور انگلتا ہوں بنی نعمت کہ نہ تمام ہوں بنی نعمت بنی جن کی اور انگلتا ہوں بنی کسی ہونگا کہ کہ نہ
تمام ہو اور انگلتا ہوں بنی رنسا ہیچے فتنائی اور انگلتا ہوں بنی ہونگا نہ گانی کی بعد بنی یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت میں اور انگلتا ہوں
من تجبی لذت و کینہی کی طرف موٹہ تیر کی یعنی آخرت میں دل و شوق طرف منی تیری کی بچ غیر حالت سخت کی کہ تیر سچاوسی اور ہیچ فتنہ کی کہ گراہ کرے
بالہی نہایت دسی کہو ساتھ نہایت ایمان کی یعنی ثابت رہوں ایمان پر اور نہ کیان بہت سی کہ بری و کر کہ اور راست و کبانی والی راہ راست چلیں اور
نفل کی بہت ناسانی فی ہما انگلتا ہوں کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں خواہ مخواہ مجھ کی منی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خوشی من جی بات کہوں مثل
عوام کی دنوں کہ خوشی میں بر لکھتی ہیں و خوشی میں خوش آمد کرنی ہیں اور ہونگا کہ کہ کی یعنی حق چیز فوسنی کہ انسان کا کل لذت پاتا ہی یعنی
طاعات و عبادات و دعا و انگلتا ہوں یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی بعد اوسکی یا مراد ہی خوشی کرنی نماز پر یا مراد ہی پہلانی دونوں جہان کی اور
بچ غیر حالت سخت کی بہت یا تو متعلق ہی ساتھ شوق کی یعنی شوق تیری منی کا ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان نہ کری ہیچ سلوک میری کی اور نہ فتنہ
میر کی راہ ادب پر اور غایت احکام پر سلیبی کہ کہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان نہ کرنا ہی وقت غلبہ حال کی اور یہی مراد اس جملہ سی ہی کہ فرمایا
و لا فتنہ حصہ یعنی شوق ایسا چاہتا ہوں کہ آزمائش نہ کر دے کرنی والی میں نہ ڈالی اور یا بہت متعلق ہی ساتھ لفظ ایسی کہ اوپر نہ کہو نا سیکو شامل ہو
یعنی زندہ رکھ مجھ کو ساتھ ان نعمتوں مذکورہ کی اس طرح کہ نہ گرفتار ہوں کسی بلا میں کہ وہ میں صبر اور شکر نہ کروں اور راہ راست چلیں والی یعنی جیسی
اور نہ کو اپنی راہ بنا دین پڑھی اوپر مل کر بن ایسی نہوں کہ خود راہ نہایت و دیگر راہ نہایت بڑح **وَعَنْ أَوْسُكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ**

فِي رَوْضَانِ تَعْرِفَانِ جَنَّةَ مَثْفُوحٍ مَعْلُومَةٍ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق عمرو کرنا روضان
 میں پیر ہوتا ہی جی کہ یعنی ثواب بن نفل کی بیہ بخاری اور سلم فی و حدیثی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی ریحان الورد
 فقال من النعم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ دفعتم اللیل لفرأه صبیحا فقال خیر قال نعم والایحیاء و اولادہم
 اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک نفل سی روضا میں پس فرمایا کہون قوم میں کہا فافلادہم ان ہم میں سلمان
 پہر پوچھا قافلہ والون فی کہ تم کون ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت فی الزکیو یعنی کجاوی میں لو کیو ہاتھ میں
 اوچا کر کر دیا پھر کہا کیا ہی و اشی ایک جی یعنی ثواب جی کا فرمایا ان اشی تیری ہی ثواب ہی نفل کی نیسلم فی و روضا نام ایک جاہد کا ہی چندی کی
 ہی ندیم سی اور فرمایا ان اشی تیری ہی ثواب جی نفل کی ہی اور تحقیق ہی ثواب ہو گا کہ نوافل جی کی تعلیم کر گی اور تیرے گران کی اور باعث جی کی ہی درو کا
 اگر لو کہ تیری میں کہ کری تو جی فضل و کی فوسی ساقط نہیں ہوتا اگر بعد ایغ و کی شرط نصرت جی کی پانی جاورن تو پہر جی کری اور اسطرح غلام اگر
 جی کری تو اس کی فوسی ہی ساقط نہیں ہوتا بعد از ادائیگی پہر جی کری اور تیرے گران جی بعد غنی ہوئی پہر جی کرنا و اسکو و جب
 نہیں منع و حدیثی قال ان امراة من حنم قالت یا رسول اللہ ان فی بیضة اللہ علی عبادہ فی الحجۃ رکعت ابی شیخا کثیرا
 لا ینبت علی النخل الا فاحی عتہ قال نعم و ذلک فی حجة الودع اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق ایک عورت فی غنم
 میں ہی کہا یا رسول اللہ تحقیق فضل مسکی فی کہ لو کہی بند و پیری بیج امیر جی پایا باب بر کوید با بنائ نہیں ٹیرے سکا سواری بر کیا جی کروں و کی طرف
 فرمایا کہ ان جی کہ اور یہ سوال جواب ہما جہ الوارع میں نفل کی بیہ بخاری اور سلم فی و حاصل اس عورت کی کلام کا یہ ہی کہ میری باب پر
 بڑا ہی میں جی فرض ہوا ہی اس سبب کہ وہ بڑا ہی میں سلمان ہوا ہی اور اس پائل ہی یا مال نہ لگا ہی اسکی بڑا ہی میں اور وہ سواری پر
 بیہ نہیں سکا کیا میں و کی طرفی نباشتی جی کروں فرمایا ان جانا چاہی کہ جی کرنا غیر کی طرفی اگر فرض ہو جائی ہی وقت عجز کی گما جزی ہی سرے
 دم تک و امیر کری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائی ہی بعد موت کی اگر وہ وصیت کری اور عضو کی نزو یک جائی ہی الدین کی طرفی جی کہ ناہیر
 امر اور غیر وصیت کی ہی اور اگر جی فضل ہو تو جائی ہی باوجود قدرت کی مطلق منع نہ جی موافق اول روایت ہی کی بیہ حدیث معمول ہوگی ابیر
 کہ باب فی اجازت و خرچ و یا ہو گا چنانچہ یہ تاویل حضرت شیخ کی تفسیر ہی کی جاتی ہی کہ وہ تفریح شرح حدیث ابی رزین کی کہ لگی ہی لکھی ہی و
 بحسب بعض کی حاجت اس دلیل کی کچھ نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہی اسکی ہ مولف و حدیثی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال ان اخیری نذرت ان یحیی و انہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہ ما دین اکتد فاحیہ
 قال نعم فاحیہ بن اللہ فی احیائہم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص نمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پائل و کہہ کہ تحقیق میں میرے
 فی تذرا فی ہی یہ کہ جی کری اور وہ مگر ہی بنی بانی صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر ہوتا اوپر میں کیا تو ادا کرنا و لو کہ ادا فرمایا پائل و کہوں کہ کاس وہ
 الا میں ہی نہ ادا کر کے نفل کی بیہ بخاری اور سلم فی و حدیث میں نفل ہی اسپر کہ اس شخص کو اپنی میں ہی کچا پائل ہاتھ لگا ہو گا ارش میں ہر
 قیاس کیا حضرت فی حق اللہ کو حق العباد پر سلم وارث کو درست ہی موت کی طرفی جی کہ وادی یا آپ جی کری بنبرازن کی ہی ادا و رکو
 ازین شرط ہی و درخشا و حدیثی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرک و لا تشاؤون امراة و لا یخلون
 و معہا هم فقال رسول اللہ انکم تبث فی غزوة کذا و کذا و جرت امراة فاحیہ و لا یخلون فاحیہ و لا یخلون فاحیہ و لا یخلون فاحیہ و لا یخلون فاحیہ
 ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلو تکرری کوئی شخص تہ عورت کی یعنی مرد و عورت اجنبی ایک سکا نہیں نہنا بیج مون اور نہ سرکاری

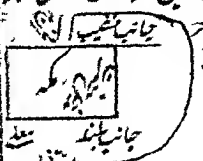
میں دین و دوزان ہی چھوٹی روز و رات ہو سی وہاں ہی دوسرا عمرہ ہوا اس عمرہ عمرہ الغضا کہتی ہیں چنانچہ یہ نام اسکا حدیث میں ہی آیا ہے اور
یہ سب مذہب حنفی کا کہ وہ کہتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام سی نکل دی اور واجب ہوئی سی قضاء اسکی اور شافعی کی تہذیب کا کہ
قضا نہیں اور مزید عمرہ وہی کہ حضرت فی الدار کہا جواسی جا کہ وہاں غنیمت یعنی لوٹ ختمین کی یا فی بیان سل جمال کا یہی کہ جبرائیل نام ایک مضموع
کا ہی کہ کو کوس ہی کہی آہوین سالن جبرین بعد فتح مکہ کی غزوہ جندب کا ہوا اور غنیمت بی شمار وہاں ہی ہاتھ لگی حضرت پندرہ یا سولہ وزجران زمین و فنی افزا
رہی اور وہ غنیمت بانٹی اور بیس نو زمین ایک وزرات کو بعد از غزوات کی سواہر کو رکھ میں شریف لگی اور عمرہ کیا اور اسی رات پہرانی اور نماز بیس
کی جبرائیل داک اور جبرائیل عمرہ وہاں کہ حضرت فی حج کی سائبہ کیا بعد فرض ہوئی حج کی یہ فحج میں ہوا اور باقی ذیقعدہ میں بیس چارون عمری کہ حضرت
فی حج میں اور حج اسلام سوا ہی ایک کی نہ بنا اور ایام جاہلیت میں فرض حج کرتی تھی اور حضرت ہی کرتی تھی لیکن گنتی اولی ملما کو نہیں معلوم ہوئی کہ
کی کی والدہ علم اور بیان خصلت حج اور عریکا اکی اور بیان محال سکا یہی کہ حج میں توف عرفات اور طواف بیت المقد کا اور حج در میان است اور عمرہ
ہوئی ہی اور عمرہ میں فقط طواف اور حج ہی ہوئی ہی اور احرام دونوں شرط ہی حج میں ہی اور عمری بن ہی اور حج ہی ہوتا ہی و فصل پہلی اور عمرہ سنت
وفصل ہی مگر کوئی تذکرانی عمرہ و واجب ہو جانا ہی کرنا اور سکا حج و **وَحَسْبُكَ الْكَوْنُ عَازِبُكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ حَجَّهِ لَيْلَةَ كَوَادِ الْخَارِجِ اور روایت ہی براہین عازب ہی کہ کبار عمری کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فی مہینی بقعدہ میں حج
فی ہوا و فصل کی یہ بخاری فی فصل پہلی حدیث ہی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی حج میں پہلی تین عمری کی اور احدیث میں آیا کہ حج ہی پہلی و عمرہ
کی ہی پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں بیگانہ ہوا ہرین بیس صلح حدیبیہ کی حضرت فی عمرہ نہیں کیا لیکن بعد تعالیٰ فی حکم فرمایا کہ تمام حلال ہو جاؤ و کو ثواب عمری کا
ہو چکا کفار ہرین فعال عمری نہ کی ہر جس روایت میں دوسری آئی ہیں حج ہی پہلی مراد یہی کہ کفار ہرین دوسری عمری ہوئی اور جس آیت میں آیا ہی کہ
تین عمری کی پہلی حج ہی مراد ایک عمر بنی ثواب ہی عمر کا اس اعتبار سے تین عمر ہوئی ہوا **وَلَا نَا الْفَصْلُ الثَّانِي فِي فُضْلِ دُوسِرِ سَعْنِ**
بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَجِّهِ فَقَامَ اَلْقَوْمُ بَنَ حَابِسٍ
فَقَالَ اِنِّي كُلَّ عَامٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالُوا قُلْنَا لَمْ نَكُنْ حَجَبْتُ وَلَوْ وَجِبَتْ لَمْ تَقْدِرْ لَوْ اِيَّاهُ لَوْ تَسْتَطِيعُوا وَاَلَا كَيْفَ مَنَ
فَمَنْ نَزَادَ فَنَقَطُ عَمْرُوَاهُ اَحَدًا وَالنَّسَاءُ قَوْلًا اَرِيْ روایت ہی ابن عباس ہی کہ کبار فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اسی کو گھنٹوں اس
فرض کیا تہر حج پس کفار ہوا افرج بن حابس ہی کہ کیا حج ہر سال کی ہی حج فرض ہی رسول خدا کی فرمایا اگر کبار میں اس حج کی ہی یعنی واسطی حج
ہوئی حج کی ہاں البتہ واجب ہونا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہونا اور اگر فرض ہونا نہ کرتی تہم اسکو اور نہ طاق کہتی اور حج ایک ہی بار فرض ہی پس چوڑا
کرتی ایک بار ہی ہر فصل ہی فصل کی یہ ہمارو رسانی داری فی **وَحَسْبُكَ الْكَوْنُ عَازِبُكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مَنَ مَلَكَ زَادًا وَ**
رَاحِلَةً سَبَقَتْ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فَاَوْجَحَ وَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی يَعْلَمُ وَاللّٰهُ عَلَي
رَحْمَتِ النَّبِيِّتِ بِنِ اسْتِطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا رَوَاهُ اَلْبُرَيْذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِي اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَهَلْ لَدُنَّ
عَبْدُ اللّٰهِ فَحَسْبُكَ اَلْحَمْدُ بَصُفَّ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی علی رضی کہ کبار فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ مال ہو تو شہ کار
سواری کا کہ بچا دی او کو بیت المقد میں نہ فرج کیا پس نہیں فروع او پر اس بات میں کہ عمری ہو و فی ہو کہ یا نصر ہو کہ اور یہی جو کہہ کہ مذکور ہو اس شرط ہونا زاد
وراحلہ کا اور وعید اس عبادت کی ترک کرنی برا واسطی ہی کہ بعد تعالیٰ بابرکت و برتری فرمایا اور واسطی اسکی واجب ہی لو گنہر حج کرنا خانہ کعبہ کا اور
کطافت رہی طرفت وکی راوی فصل کی یہ ہر تہذیب ہی اور کبار یہ حدیث غریب ہی اور اسکی سند میں گنگوہی و برہان بن عبد اللہ جو اسکی روایت ضعیف کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَ أَهْلِ بَعْثَةٍ وَمِنَ أَهْلِ حَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَيْتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَعْثَةٍ وَلَمْ يَبْدُ فَيُحْلِلْ مِنْ أَحَرِّ بَعْثَةٍ وَأَخَذَ قُلُوبَهُمْ بِالرَّحِمِ الْعُمَةُ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ هَدْيُهُ وَمَنْ أَهْلُ حَجٍّ فَلَيْسَ بِهِمْ حَجَّةٌ قَالَتْ فَخُصْتُ وَلَمْ أُطْفَأْ بِالْبَيْتِ وَلَا يَكُنِ الصَّغَاوَةُ الْمَرَّةَ فَلَمَّا أَرَادَ خَاصُّا حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَكَلَّمَ أَهْلَ الْاَلَةِ يَعْتَرِفُ قَامَرِي السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ انْقَضَ رَأْسِي وَأَمْتَشَطَ أَهْلُ الْاَلَةِ وَأَتَرَكَ الْعُمَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى فَخَصْتُ حَتَّى بَعَثْتُ مَعِيَ عَبْدِي الرَّحْمَنَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمْسَى أَنْ أَعْتَمَ مَكَانَ عُمَرُو بْنِ مَسْعُودٍ مِنَ الشَّجَرِ قَالَتْ فَكَفَّ النَّاسُ أَهْلُ الْاَلَةِ بِالْعُمَةِ بِالْبَيْتِ كَيْلَ الصَّغَاوَةِ وَكَفَّ النَّاسُ فَطَوَّافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنَا وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمَةَ فَإِنَّمَا طَوَّافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کبھی ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع میں ہیں بعضی ہم میں سی وہ ہی کہ احرام باندنا سناہم عربی فقط اور بعضی ہم میں سی وہ ہی کہ احرام باندنا سناہم حج کی یعنی نری حج کا باجج اور عمر کا پس جب تک ہی ہم ہر ایک میں فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندنا ہی عربی فقط اور نبین ہدی لایا یا سناہم ہی کہ حلال ہو جادی یعنی احرام سی نکل وی ساتھ سر منا انیکل یا بال کتوانیکل اور جنی احرام باندنا ہی عمر کا اور ہدی ہی ساتھ لایا ہی پس چاہی کہ احرام باندنا ہی حج کا ساتھ عمر کی یعنی داخل کمری حج کو تو یون پس ہوسی قارن پیر نکل احرام سی یہاں تک حلال ہو و نوسی یعنی تمام کمری افعال رج اور عمر کی اور لیکے وایت میں ہی کہ پس حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو ساتھ فرج کران ہدی اپنی کی یعنی دن عبد کی اور جنی احرام باندنا ہی حج کا یعنی برابر کہ ہدی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کی ساتھ احرام عمر کا باندنا ہو یا نہ لایا ہو پس چاہی کہ تمام کمری حج کا یعنی حکم کیا گیا نسخ حج کا ساتھ عمر کی وہ تمام کمری کہ حضرت عائشہ ہی پس چاہی ہو ہی میں در طواف کیا تھا یعنی خانہ کعبہ کی کا یعنی واصل عمر کی اور وہی کی ہی یعنی در میان صفا و مروی کی یعنی اسلی کہ نہیں صحیح ہو ہی مگر بعد طواف کی والا حیض میں سی نہیں منع نہیں ہمیشہ ہی غیر حائض یہاں تک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندنا تھا یعنی مگر عمری کا پس حکم فرمایا مجھ کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ کہو لو نوسرنا اور لکھی کزوں میں یعنی کلو نوسرنا احرام عمر کی وادبیلج کروں دن چیز کو کہ حرام ہو یون نہیں سبیل احرام کی اور احرام باندنا ہون حج کا بعد ہر اور چوڑو نوسرنا عمر کی پیر جہاں ہون حج سی تو احرام نساہم عمر کا کروں پس کیا میں یہاں تک لادو کیا میں رج اپنا ہی ساتھ میری عبدالرحمن بیٹی ابی کرکلو اور حکم کیا مجھ کو یہ کہ عمرہ کرو نین دلی عمری اپنی کی تنعم سی کہ حضرت عائشہ ہی پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصوں کا احرام باندنا تھا عمر کی یعنی طواف عمر کا کیا اور سی کی در میان صفا و مروی کی پیر احرام سی نکل پیر کیا اور طواف چپلی کی کہ پیر ہی منا سی یعنی طرف کی کی اور یہ طواف حج کی لمی کیا کہ اوکو طواف افاضہ کہتی ہیں ورجن شخصوں جمع کیا تھا حج اور عمر کو پس سوا اسکی نہیں کیا اور ہون فی طواف ایک نفل کی یہہ بخاری اور سلم فی تنعم نام ایک جگہ کہ سی کہ نین کوس کی کسی خانہ حج حرام سی ہی قبل میں ہی اور احرام عمری میں شرط ہی کہ کل سی ہذا جادی خواہ احرام باندنا ہی والا کی ہوا غیر کی اور احرام حج کا کی حرم سی باندنا ہی عمر کی حل سی اور جن شخصوں جمع کیا تھا حج اور عمر کو یعنی ابتداء یا داخل کیا کہ و دوسرے دن ہون فی ایک ہی طواف کیا میں دن شرکی اور نبی سید ہی شافعی کا اور بخاری تردد ایک لازم میں قارن کو دو طواف کرنی ایک طواف عمر کی سی جبکہ داخل ہو کر میں در دو سر طواف بعد وقت عرفات کی حج کی ہی بیش شریف ہی ثابت ہوا ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم قارن ہی اور وہ جبکہ کی میں شریف لای تو طواف کیا اور دو سر طواف الزیادہ کیا بعد وقت کی اور اڑنی فی ایک وایت نفل کی ہی اسکا حاصل ہی ہی کہ قارن طواف کمری اور دو بار ہی کمری صفا اور وہی اور حضرت علی اور عبدالسدر بن مسعود ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی بطرح منقول ہی کہ قارن طواف کمری اور دو بار ہی ع ۴

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمَةِ قَالَتْ فَكَلَّمَ أَهْلَ الْاَلَةِ

حج کی پہونون ای سال ہی با ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نفل کی پیہلم فی وقت سائہر حج کی خالص یہہات جابر بن جہت غم اپنی کی گئی ایسی حضرت عائشہ کی روایت میں اور دیگر جگہاں کی بعضوں فی نری عمر بکا احرام باندہ اور بعضوں حج اور دیگر کا اور بعضوں فی نری حج کا یا اسرار صحابہ ہی اکثر صحابہ یا بعض صحابہ میں با و صحابہ مراد میں کہ یہی سائہہ نہیں لایں تہی اور یہی ظاہر تہی اور اشارہ کیا جابر بن جہت نبیہ دی ستر کی ایسی کو سائہہ انہی کی تہی کی کہ اس طرح ستر میں جاوین عادت عرب کی ہی کہ کلام کی کرنی میں اشارہ سائہہ اعضا کی کرنی میں نوح **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**
قَالَتْ قَوْمٌ رَسُوهُ لَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَيْعَ مَصْنُوعٍ مِنْ دِي الْحَبَشَةِ وَأَخْبَرَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
اللَّهُ دَخَلَهُ النَّارَ قَالَ أَوْ مَا شَعَرْتَ أَنْ أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ قَادِحٍ أَوْ دُونَ ذَلِكَ أَسْتَقْبِلْتُ مِنْ آخِرِهِ مَا اسْتَدْبَرْتُ
مَا سَقَطَ لِي هَذَا فِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحَلَّ فَاحْلُلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ ہی یہہ کہ وہ ہون فی کہا اے نبی غیر خدا ہی اس پر علیہ وسلم جو تہی تاریخ کہ گذری ہی ذبحہ ہی با پنجون ہر آئی میری پاس سحالت میں کہ غصی ہی پس کہا میں کسی غصہ دلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ
 آگ میں فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق میں کہم کہ لوگوں کو یعنی بعضوں کو سائہہ ایک ستر میں فی نوزنی حج کی سائہہ عربی یہہ وہ مرد و کرنی ہون و در اکثر میں
 میں پہلی ہی جانتا کام اپنی ہی اور دیگر کو کہچہ جانی ہی نہی لانا میں ہی اپنی سائہہ بیان تک کہ خریدتا میں و کو یعنی مکہ میں یا رادہ میں پیر حلال ہوا
 میں حلال ہونی لوگ نفل کی پیہلم فی **باب دخول مكة والطواف** باب ہی بیج بیان نفل ہونی کی کی اور بطوان کرنیکی **ف** یعنی اسباب میں ذکر ہی کہ بیٹھ نفل ہونی کی کی کہ کس طرف سے داخل ہو دینی اور کس طرف سے نکلی اور کس وقت آوی اور ذکر
 کی ہی کہ بیٹھ طواف کی اور متعلقات و سکی یعنی بوسہ و دینا حرام و غیر ذلک و رک کی معنی میں ہلاک و نقصان کرنیکی اور اس شہر اشرف کو کہ
 اس کی کہی ہیں کہ وہ ہلاک و ناقص کرنا ہی لکنا ہو تو اور ہلاک کرنا ہی اور کو کہ ظلم کچے روی کر ہی اوسین **ح: الفصل الاول**
فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدِمُ مَكَّةَ إِلَّا بِكَاتٍ يَدِي طَلْحِي حَتَّى يَتَوَضَّعَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ**
هَذَا وَكَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَدِي طَلْحِي بِكَاتٍ هَذَا حَتَّى يَتَوَضَّعَ وَيَدْعُو أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ مَسْقُوعًا عَلَيْهِ
 روایت ہی عائشہ ہی نافع ہی کہ کہا تحقیق ابن عمر ہی نہی کی میں مگر کہ رات گذاری ذی طوی میں یہاں تک کہ صبح کرنی اور نہانی اور نماز میں یہہ داخل
 ہونی کہ میں کو اس وقت تکلی کی ہی گذرنی ذی طوی ہر اور رات کو رجبی اوسین صبح تک و ذکر کرنی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی کرنی یہ نفل کی
 یہ بخاری در سلم فی **ف** ذی طوی نام ایک جگہ کہ اسی قریب کی کی اندر حرم کی پس جب حضرت کہ میں فی نورات کو ذی طوی میں ہی ستراحت کی کی
 پہ صبح کہ نہانی اور نماز میں ظاہر امراد نمازی نماز نفل کی کہ نہانی جانیکی ہی پڑہی ہی پہر جب کی ہی پہر فی ذی طوی میں نہی تا اسباب کہ صبح
 سب کہی ہوا جاوین ذکر کہا ابن ابی لک فی کہ اس حدیث ہی یہہ معلوم ہوا کہ سب ہی کہ میں آنا و گونا گویہ کو کہی اور دعا کی شیخ **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا مُتَعَبًا
 اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئی طرف کی کی یعنی جبہ الدواع میں داخل ہوئی اوسین بلند کی طرف سے اور نفل کی
 کی طرف سے نفل کی بخاری در سلم فی **ف** بلند کی طرف سے کہ اوپر طرف ذی طوی ہی اور سلا متبرو
 مکہ کا ہی اور یہ ہی ہی اور شب و سری جانب میں ہی **ح: ہان دونوں روایتوں میں منانا تاہن ایسی کہ**
 شب کی طرف سے جو نفل کہ وہ نہ کو آن تو ذی طوی پر گذرنی اور وہاں رات کو رہی اور صبح کو مدینہ کی طرف روانہ
 ہونی **بِمَوْلَانَا وَعَنْ عُرَّةَ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ فَعَلَهُ**



بنی در حسن کن این جملہ سودی او کو دوسری فضیلت ہی ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیابا ہوا ہی اور دوسری یہ کہ وہ زمین چلا سودی اور
 رکن جان کو ایک ہی فضیلت ہی کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیابا ہوا ہی غرض کہ یہ دونوں فضیلت کہتی ہیں شامیوں پر اسی سبب ہی خاص کی گئی ہیں ساتھ
 اسلام اور اسلام کی معنی ہیں اس کو یعنی چونما تو ساتھ ساتھ وغیرہ کی یا ساتھ بوسہ دینی کی یا ساتھ دونوں کی ہیں کن سودا کے فضل ہی و کو بوسہ
 دینی ہیں یا ساتھ وغیرہ لگا کر اشارہ کر کر چوتھی ہیں درکن یا نہ کو فقط یا نہ ہی ہی چوتھوں ہی در درکن یا نہ کو بوسہ دینی ہیں یا نہ لگانا ہیں
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ عَلَى الْعَبْدِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ عِجْجًا مُنْفَقًا عَلَيْهِ
 اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا طواف کیا ہی صلۃ اللہ علیہ وسلم ہی حجۃ الوداع میں ادت پر بوسہ دیتی ہی حجرا سود کو ساتھ چھن کی نفل کی یہ بخار
 اور سلم ہی ف ادت پر حضرت کی جوطواف کی تو یہ خصوصیت ہی ہوئی یا سبب کسی غدر کی کیا یادہ یا طواف کرنا ہماری نزدیک احب ہی اور سلم ہی ف
 ہی ہا کہ اگرچہ یادہ یا طواف کرنا افضل ہی لیکن حضرت ہی سوا یہ کہ اس کی کتاب لوگ دیکھیں حضرت کو اور ایک شکل یہاں دو در و ہوا ہی کی یہ ثابت
 ہوا ہی بلاشبہ کہ حضرت ہی رمل کیا ہی جلد ہی چلی موڑ ہی بلا کر حجۃ الوداع ہی و اس سی معلوم ہوا کہ حضرت فی طواف کیا سوا ہو کر اور نہ پر حجۃ الوداع
 میں جواب یہی کہ یادہ یا طواف کرنا طواف قدم میں ہوا و حوا ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ میں ان تحر کی کہ و کو طواف کرنا ہی کہ ہی ہر جو کفر
 ہی ہا کہ لوگ دیکھ کر افعال طواف کی سبب ان چھن کہتی ہیں اس کو کہ کو کہ سوا کا خدا ہو اس کو کہ سی حضرت اشارہ کر ہی تہی اور و کو کہ چوتھی ہی ہا
وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى عِجْجٍ كَمَا أَلَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ لِيَشْفِيَ فِي بَيْتِهِ
 و کہتر و کہ الخا کر ہی اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی زمین یا نہ کیا خانہ کعبہ کا ادت پر حیاتی حجرا سود
 پر اشارہ کر ہی طواف کی ساتھ ایک چیز کی یعنی لکڑی کہ یا نہ و گ ہی زمین ہی اور اس کے کہ ہی نفل کی چھن کہ ہی حجت حضرت از و حام طواف کی سبب
 اس طرح اشارہ کر ہی ہوئی سببی ہماری مذہب میں یہی کہ نہ اشارہ کیا جاوی کہ جبکہ عاجز ہو بوسہ دینی یا نہ لگانا سی تو اشارہ کر ہی ہا
أَبَى الظُّفَيْلُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ دَسَيْتَلِمُ الرُّكْنَ عِجْجًا مَعَ وَفَيْتَلُ
الْعِجْجَ سَرَّوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثنیل سی کہ کہا و کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کر ہی ہی خانہ کعبہ کو یعنی سوا اور
 اشارہ کر ہی ہی طرف حجرا سود کی ساتھ لکڑی خمدار سبکی کی کہ ساتھ ہی ہی آہی اور بوسہ دینی اس کو کہ نفل کی سیسم ہی ف حضرت سی معنی وای ہون
 بوسہ و یا حجرا سود کو آبا و بعضی میں یا نہ لگا کر چمنا اور بعضی میں اشارہ کرنا پس تطیق انہیں ہونی بجاوی کہ کسی طواف میں بوسہ و یا ہوا کسی میں یا نہ لگا کر چما
 ہوا کسی میں اشارہ کیا ہو سبب روحام کی یا یہ کہ ہر شوط کی بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کی بعد بوسہ دیتی ہوں کسی کی بعد یا نہ لگا کر چوتھی ہوں اور
 کسی کی بعد اشارہ کر ہی ہوں سبب روحام کی و سوا نا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذَكُّرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِّنَ طَمِثَتْ فَخَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ لَعَلَّكَ تَقْسِيْتُ فَلْتُ**
بَعْمَ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْخَبْرُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي مِنْهُ علیہ
 اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی ہم ساتھ ہی صلۃ اللہ علیہ وسلم کی نہیں کر کر ہی ہی ہم ہی لبیک کہتی ہیں ایضوں ہی کہا کہ نہیں خدا کر ہی ہی ہم کہ
 کو یعنی مقصود صلی حج نماز عمرو پیش ذکر کر ہی عمری کہ ہی نہیں لازم آتا کہ نہ میں ہی تہا پس جبکہ ہو ہی ہم سرف میں عائشہ ہی میں ہر شریف لای ہی صلۃ اللہ
 علیہ وسلم اور میں ولی تہی یعنی لگانا کی کہ حیض باز کہی گناج سی ہی فرمایا حضرت فی شاید کہ تو خانہ کعبہ ہی کی کیا معنی ہاں فرمایا پس تحقیق یہ لبیک چیز ہی کہ
 مقدر کیا ہی اس کو اسد فی اوپر بیتہ و دم کی پس کو جو کر ہی ہر حاجی سوا اس کی کہ طواف کر ہی تو خانہ کعبہ کا یا نہ لگا کہ پاک ہو ہی و نفل کی یہ بجا ہی و سلم ہی

[illegible]

ای ابن عباس سی بہرہ کردہ پہری ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرفہ کی یعنی عرفات سی طرف متوجہ کی پس سنی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی چھٹی ہی زجر
 شد یعنی لا نکما جانور و نکما ساتھ آواز بند کی اور رانا اونٹوں کو پس شارد کیا ساتھ تہ کوڑی اپنی کی طرف لوگوں کی یعنی تاکر توجہ ہون طرف حضرت کی اور ستر بات حضرت
 کی و در فرمایا ای لوگو لازم سی محکمہ لازم سی چلنا اسلی کہ تحقیق نئی نہیں سی روزانہ نقل کی یہ بخاری کی حدیث یعنی نیک فطرت و رانی ہی میں نہیں ہی بلکہ ساتھ ہذا را
 افعال رج کی و در پیریز کرک منوعات کی حاصل یہ کہ جلدی کرک نیکوئی کی طرف خوب ہی لیکن اس طرح کہ پوچھی طرف مکروہات کی و در تہ ہوا و سپر گن و پس منافات
 ہونی اس حدیث میں و پہلی حدیث میں **وَعَنْهُ أَنَّ السَّامِرَةَ بِنَ تَرْهَبُ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمَرْدَلِفَةِ ثُمَّ أَدَاكَ الْفَضْلُ مِنَ الْمَرْدَلِفَةِ إِلَى فَكْرَاهَا قَالَ يُنْزِلُ إِلَيْنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَدًا حَتَّى يَخْرُجَ
الْعَقَبَةُ مُتَّبِعًا لِيَّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ اسامہ بن زید سی بھی چھٹی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفی سفر لفظ تک یہ بھی بہا یا فضل کو
 مرد لغوی سی ہنا تک پس دونوں کی کہا ہمیشہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیکر کہی سیبا نکات کہ پیش کی لنگری جبرہ العقبہ یعنی دن شکر کی جب پہلی لنگری جبرہ العقبہ پوری
 تو لیکر کہی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اس میں **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ**
بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِأَقَامَةٍ وَكُنَّ يَتَّبِعُهُمَا وَكَانَ عَلَى الْإِزْكَالِ وَاحِدَةً مِّنْهُمَا أَرَادَهُ الْبُحَارُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی نماز مغرب و عشا کی سفر لفظ میں یعنی عشا کی وقت میں دونوں کو بھی پڑھیں ہر ایک دین سی ساتھ یکسر کی یعنی مغرب کی ہی جدی یکسر کہی اور عشا کی ہی
 جدی و نقل میں پڑھیں در میان دن و دونوں کی اور چھٹی ہر ایک کی اولی و دونوں میں سی نقل کی یہ بخاری فی حدیث ان نمازوں کی بعد فضل پڑھیں کی نفی کی تو
 اس سی نفی مستثنیٰ کو بعد مرد و کی بعد دن و دونوں نہیں لازم آتی **ع ۴** باب قصد تہ الاولیٰ من جوڑی حدیث جابر سی گذری اور او میں جو یہ جملہ سی لم یسجد بہما
 شیدا اسکی شرح میں ملا علی رح کی کہا ہی کہ جب مغرب و عشا مرد و میں پڑھیں تو نیتیں مغرب کی اور عشا کی اور در پڑی چنانچہ ایک روایت میں ہی یہ آیا ہی تہی آدم
 شیخ حاکم سند ہی فی ہی بیج حاشیہ در مختار کی میں خلافت نقل کر کہ کہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ بعد عشا کی سنبل و در تہ پڑی **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِيَقَاتِلَ الْأَصْلَوَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْ
عِشَاءِ جَمِيعًا وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهِمَا مُتَّفَقًا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا نہیں کیا انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز
 پڑی ہو کوئی نماز انہی وقت میں ہوا سی و نمازوں کی نماز مغرب کی اور عشا کی مرد و میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑی اور پڑی نماز فجر کی و سن ہی سفر
 میں دن شکر پہلی وقت و سک سی نقل کی یہ بخاری اور سلم فی **ف** سوای و نمازوں کی **ف** اور نماز فجر و عصر کی ہی حضرت فی عرفات میں جمع کی میں کہ عصر ظہر
 کی وقت میں پڑی اسکا ذکر یہاں نہیں کیا اسلی کہ ہر کوئی جانتا تھا سبیل اسکی کہ دن بہا حاجت و سک زبان کر نیکی کچھ نہیں و پہلی وقت سی مراد یہ ہی کہ تار کی
 میں پڑی پہلی وقت معمولی سی کہ اولیٰ میں پڑھیں تہی یہ کہ پڑی فجر کی اسلی کہ پہلی فجر سی پڑھیں نماز فجر کی درست نہیں سبب انونکی نزدیک **ع ۵** **وَعَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَرْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ
 اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا میں دن شخصوں میں ہا را گلی بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مرد لفظ کی را کچھ زمری ضعیفوں بل ہی کی نقل کی یہ بخاری
 اور سلم فی **ف** ضعیفوں سی مراد عورتیں و رات کی ہی را نکو حضرت فی پہلی روانہ کرد یا تا سنا کو او تمیں ابن عباس ہی تہی اور حضرت بعد روئسن پہ صبح کی
 پہلی طلوع ہونی آفتاب کی سوار ہو سی سنت ہی ہی اور حضرت فی اہل کو کچھ دیا مانا یا نداء وین سبب را دھام کی یہ جائز ہی تہی اور روایت میں یابی چنانچہ
 وہ اگلی آتی ہی کہ حضرت فی ان لوگوں کو اگلی روانہ کیا اور یہ فرمایا کہ رمی جمرہ العقبہ کن نکرانہ کو بعد نیکوئی آفتاب کی مذہب نام غلط کہ کا ہی ہی ہی بعضی و بعضی
 مطلق آیا ہی کہ بعد اور رمی جمرہ العقبہ کی کروا و سپر نام شافعی و امام احمد فی عمل کیا ہی کہ او نکی نزدیک بعد اسی رات کی رمی حمار یا نرسہ **ع ۶**

چندون و یکی و تحقیق ہم بہین چلیں کی عرفات سی یہاں تک کہ غروب ہوا قناب و چلیں کی ہم غروب سے پہلی کھنکی قناب کی طریقہ ہمارا مخالف ہی بتا چوٹی
 والوں کی طریقہ کی اور نہ کرکرنی والوں کی طریقہ کی **ف** کہ پڑوان مردوں کی یعنی آواز آتا ہے باہر نوتا ہوا اور آواز غروب شب بہت گزیکل ساتھ اسلی ہی کہ آواز
 گزہ گزہ کی شکل ہوتا ہی اور اس طرح غروب لغوی ہی منت چلیں کہ آواز آتا ہے طلوع ہوتا اور آواز اندر آواز بعد از اندر آواز کی من خنہ من خنہ ہی چوٹی ہی اور ایک صحیح نسخہ
 میں کہا ہی جاشیہ برودہ البہی فی شمس شب الايمان لفظ البہی یعنی خنہ وساقہ نخود و مع **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ مَنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُنْجِزَةِ أَعْبَلِمَهُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُسْرَتٍ فَعَجَّلَ بِلَيْلِهِمْ أَنْخَاذَنَا وَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 لَا تَزِيدُ الْحَجْرَةَ حَتَّى تَقْلَمَ الشَّمْسُ هَاهُنَا** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ہی سہا بھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مناکورات غروب لنگہ کی من بنی عبد شمس کی
 شب میں کہ ہم کتنی ایک لڑکی ہی اولاد وحیدہ المطلب کیسی ہوا گزہ ہنر پس شروع کی حضرت کی کہ مارن ہی ہمار ہی انونہ یعنی ازراہ محبت کی وقت رخصت کی اور
 فرما ہی اسی چوٹی بیٹو میری نہ بیگناہم لنگریان مناری یعنی حمزہ العقیبہ پر یہاں تک کہ کھنکی قناب نفل کی بہت بودا اور اولاد ہی اور ابن عباس ہی **ف** بہت دلیل
 اس پر کہ ہمیں جائز ہی رمی رات میں و یہی مذہب ہی مالم جہنم اور اکثر علماء کا اور امام شافعی کی نزدیک ہی رات کی بعد ہی جائز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی
 کرن جائز ہی بکی نزدیک لیکن امام ابوحنیفہ کی نزدیک جائز ہی ساتھ کہ است کی اور بعد طلوع آفتاب کی **وَعَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ كُنْتُ سَمِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي سَبِيلَةَ لَيْلَةِ الْخَمْرَةِ خَمْرَتُ الْجَمْرَةِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ
الَّذِي يُكُونُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَأَاهَا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سہا بھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی ام سلمہ کو یعنی
 غروب لنگہ سی مناکورات عبد قربان کی پس لنگریان مارین مناری یعنی حمزہ العقیبہ پر پہلی فجر کی ہر چلیں اور طواف کیا یعنی طواف فرض اور یہاں دن ایسا دن
 کہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوکی پاس یعنی رات نویت کا دن تھا نفل کی پہل بودا اولی **ف** اس میں اشارہ ہی بڑوں سبب سہی اوکی رات ہی و طواف
 سبب ہی کی است سی اور طواف افاضہ کرن کی دن میں بخلاف اور پہلی **ف** کہ انہوں ہی رات آئندہ میں طواف افاضہ کیا اور شافعی ہی دلیل پڑھی ہی ساتھ
 اس حدیث کی اور جائز ہونی رمی جہزہ کی پہلی فجر کی اگرچہ نفل بعد فجر کی ہی اور ورون ہی کہا کہ بہت رخصت نام پہلی ہی کوئی اور اور وگو دست نہیں پہلی فجر کی سبب
 حدیث ابن عباس کی اور میں ہی کہ پڑھی مراد نماز فجر ہو **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْلَتِي الْمَقِيمِ أَوِ الْمَعْمَرِ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجْرَ**
مَرَّةً أَوْ دَوْدًا وَفِيهِ قَوْلُ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي تَالِبٍ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لیس کہی قیم یا عمرہ کرنی والا یہاں تک کہ بوسہ دی حجر اسود کو نفل کی پہل بودا
 ہی یعنی مرفوع اور کہا بودا اولی کہ روایت کی گئی ہی بہت معروف ہی ابن عباس پر **ف** مقیم یعنی جو کہ کاہنی والا عمرہ کرنی والوں میں سی اور یا عمرہ کر
 والا یعنی جو کہ باہر کا آبا ہوا عمرہ کر ہی پہل وقت فجر کی ہی ہی اور یہاں تک کہ بوسہ دی رخ مقصود یہی کہ عمری من و نون کر ہی لیس کہ فت جو منی حجر اسود کی جیسے کج
 میں معروف کرن میں ساتھ رمی حمزہ العقیبہ کی **وَعَنْ**
بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّيْخَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَكْضَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَسْتُ قَدَمَاهُ الْآخِرَتَيْنِ حَتَّى
لَقِيتُ جَمْعًا مَرَّةً أَوْ دَوْدًا اور روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عمرو تابعی ہی یہ کہ اسنی مناشد صحابی کو کہ کہا پھر میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر
 عرفات سی پس گئی بانوں حضرت کی میں کو یہاں تک کہ اتنی غروب نفل کی پہل بودا اولی **ف** مقصود یہی کہ تمام راہ میں حضرت سوار چلی پیادہ یا
 نہیں چلی نہ پہل کہ اسلام میں برا و رمی ہی نہیں اسلی کہ صحیح بخاری میں ہی کہ حضرت راہ میں ورنہ پہاں کی طرف شریف لیکنی اور شباب کی پھر وضو کیا اور اس
 ہی عرض کیا کہ رسول خدا کا وقت یا فرمایا نماز گاہ ہی یعنی غروب میں پڑھیں گ **وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَامٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ**
يُوسُفَ حَامٍ قَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْمَوْفِقِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَأَلْتُهُ إِنْ كُنْتُ تَرَى تَرِيدُ السَّيْفَةَ

ع
 صحیح
 بخاری
 ج ۱ ص ۱۰۰

[illegible]

ثُمَّ قَالَ ابَا طَلْحَةَ لَا تَهْمَارْكَ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ثُمَّ تَاوَلَ الشَّيْءَ الْأَيْسَرَ فَقَالَ اخْلُقْ فَخَلَقَهُ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ طَلْحَةُ فَقَالَ قَسِمْتُ لَكَ
 التَّائِبُ مُتَّقٍ عَلَيْهِ. اور روایت بنی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آنی بنامین پہر آنی حمزہ البقیہ کی پاس پس ابن کعبہ راہی و کوسیر آنی اپنی
 حکامین کے متناہین تبا اور فوج کی ہدی اپنی پہر بلا باسرو منڈیوا لیکو کہ نام اور کا عمر بن عبد الصمد تبا اور اگی کی سر منڈیوا لیکو دہنی طرف اپنی سر کی
 پس منڈیوا سر حضرت کا پہر بلا باسرو منڈیوا لیکو کہ نام اور کا عمر بن عبد الصمد تبا اور اگی کی سر منڈیوا لیکو دہنی طرف اپنی سر کی
 بال منڈی ہوی ابو طلحہ کو اور فرما یا تبسم کر یا لوگو در میان لوگو کی نقل کی پہر بخاری و سلم لی ف اس سے معلوم ہوا کہ در این طرزی ابتدا کرنی سر
 منڈیوا میں سنت ہی و یہی ہی معلوم ہوا کہ در این طرف سر منڈیوا لیکو کہ نام اور کا عمر بن عبد الصمد تبا اور اگی کی سر منڈیوا لیکو دہنی طرف اپنی سر کی
 عَائِشَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَيَوْمَ الْبَيْتِ بِطَبِيبٍ
 فِيهِ مِسْكٌ مُتَفَوِّحٌ كَيْفَ تَجِدُ. اور روایت بنی عائشہ سے کہ کہانی میں خوشبو لگان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی احرام باندھنی کی یعنی حرام
 حج کا باندھنی یا عمر کا بادون کا دن خر کی پہلی طواف کرنی غانکہ یہی کہ یعنی بعد سر منڈیوا اور کہی پہی کی سب سے خوشبو کی کہ اور میں ہوتا شغل کی
 پہر بخاری و سلم لی ف کہانی علی ان کہ اولی سے خوشبو کی احرام کی مشک و کلاب پہی ورن خر کی احرام سے نکل آنی ہیں اور سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں
 سوا می عورت کی اور بعد طواف کی عورت ہی حلال ہو جاتی ہی یعنی جمل کرنا ورن سے ہی وح و حسن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اَقْضَيْتُمْ الْحَجَّ رَجَعْتُمْ فَصَلُّوا الطَّيِّبِينَ رَوَاهُ اِبْنُ اَبِي شَيْبَةَ. اور روایت بنی ابن عمر سے کہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی ف میں دن خر کی یعنی بعد
 رمی اور فوج کر نیکی اور طواف فرض کیا وقت چاشت کی پہر پہر ہی یعنی اوی روزه اور نماز پہر ہی نہر کی بنامین نقل کی پہر سلم لی ف باب حجتہ الاول میں جہا
 سے حدیث گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت کی نماز نہر کی میں پہر ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ متناہین پہر ہی وجہ تطہیر کی جہا سے حدیث کی فائدہ میں ذکر
 کی ہی ہی جو جہا ہی دانی کہ یہ کہ **الفصل الثانی** در سری عن عیسیٰ و عائشہ قالا لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى حَجَّةٍ أَوْ أُحَاكِمَ لِتَزِيدَ رَوَاهُ اِبْنُ اَبِي شَيْبَةَ. اور حضرت علی اور حضرت عائشہ سے کہ کہ بادون ان کہ منع فرمایا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم لی پہر کہ منداوی عورہ سرا با نفل کی پہر نہر ہی لی ف یعنی جب حرام کی نفل کی تو سر منڈیوا لی ف اطلاق مراد ہی سلی کہ سر منڈیوا عورہ کو حرام ہی نہر
 ورن ہی منڈیوا کی مراد کو کہ ضرورت با نفل عورت کو سر منڈیوا ورن و حسن ابن عباس قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى
 النِّسَاءِ الْحَاقِ اِبْنُ اَبِي اَلنَّسَائِ اَلْمُتَخَصِّمِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ. اور روایت بنی ابن عباس سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم لی نہیں ہی عورتوں پر سر منڈیوا سوا ہی کسی نہیں کہ عورتوں پر ہی کہ تو با نفل کی پہر ابوداؤد و ترمذی و دارمی لی ف یعنی عورتیں احرام سے نکلیں
 تو وہ سر منڈیوا ورن واجب نہیں بلکہ حرام ہی اور واجب ہی اونہر کہ ورن با نفل عورتوں کی کہ واجب ہی اونہر کہ انہیں ہی اور سر منڈیوا نفل ہی پہر بخاری
 نزد کو کہ ورن لی ف میں تو واجب ہی کہ بقدر اہل گشت کی سری جو تھاں سر کی بالو کی کہ ورن ہی اور نام سر کی کہ ورن لی ف میں جو تھاں سر کا ورن
 واجب ہی اور ساری سر کا نفل ذنب تو یہی ہی اور فتنہا کر کہ ہی ابن ہمام لی جو کہ اختیار کر کہ ہی امام مالک لی ف کہ واجب ہی منڈیوا اور کہ ورن ساری سر کا اور
 دعوی کہابی کہ صواب ہی ہی ورن ورن و هذا الباب خَالَ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور یہ باب خالی نہیں لی ف **باب**
 بیان منکحات پہلی باب کی **الفصل الاول** منسب ہی عن عبد اللہ بن عمر بن العاص ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم وَقَفَتْ فِي حَجَّةِ الْوُطَا فِي يَوْمِ النَّاسِ يَسْأَلُونَ عَنْ فُجَاءَةٍ لَحْلُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ فَقَالَ
 اَدْخُلْ وَلَا حَرْجَ فُجَاءَةٍ اَمْشِ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ فَقَالَ اَمْشِ وَلَا حَرْجَ فَمَا سَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

پیر پیری جوئی ساسنی قبیلہ کی دیرنگ یعنی بقدر رہتی سورہ بقدر کی اور دنا انگشتی اور اوہان دولون ہاتھ اپنی پیر پیری کی بیچ پر سات لکھراہ
 دنا لکھ کر کہتی جب پیری لکھری پر پہنچتی بائیں طرف بہانک کہ آتی زمین نرم ملن اور کھری ہوئی ساسنی قبیلہ کی پیر دنا انگشتی اور اوہان دولون ہاتھ اپنی اور
 کھری رہتی دیرنگ پیر پیری کی سناری عتبہ پر تاکی اندری سات لکھراہ ان لکھ کر کہتی بھی نزدیک ہر کھری کی درندہ پیری کی نزدیک وکی پیر پیری اور کھری
 اس طرح سی دیکھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرنی تھی اسکو نقل کی یہ بخاری فی ترتیب مذکور ہی رمی کرنی سنت ہی اور امام مالک کی مرتب میں
 مقتضی اس کی کہ اسکو ترک کھری اسلی کہ واجب ہی امام شافعی وغیرہ کی نزدیک پیر موالا اس یعنی نبی در پی رمی کرنی سنت ہی اور امام مالک کی مرتب میں
 واجب ورنہ کی اندری باہرین لکھا ہی اگر لکھراہ ان پیر کی جبرہ العتبہ پر اوپر کی جانب ہی تو کافی ہی لیکن یہ خلاف سنت ہی اور پہلی دو سناری
 پاس پیر تا اور دنا کر غائب ہوا اور پیری کی پاس نہیں حکمت کی کچھ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچھ کچھ لکھا ہی **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
اسْتَأْذَنَ الْعَتَاكُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْبِتَ بِمَكَّةَ لِيَاكِي مَنِيَّ مِنْ أَجْلِ سَفَا
فَاذَنْ لَهُ مَنِيَّ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ لکھا پر دانگی مانگی عباس بن عبد المطلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو رہتی کی کی بن اتون
 سنا کی بن مہیبت مت سبیل زمزم کی پس اتون دنا حضرت ان کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے پاسے زمزم کا پیرنا چچی طواف افاضہ کی
 مستحب ہی پس اتون مانی بن کشتی ایک حوض بہری رہتی تھی آید زمزم کی کہ کوئین بر اگر سبیل زوحام کی کوئی نہ لی سکی تو اتون حوض میں سی ہیوی
 اور اسکی داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کی تھی اور نائب علی کنی تھی و دہلا با کرنی تھی پس حرم اتون میں کہ منامین سی ہی ہوتا وغیرہ دار
 چاہی حضرت عباس کی حکم ہیوی توین مکہ میں ہون واسطی خدمت پانی پلانیک حضرت کی پروانگی دی اور انکو منامین رہنا اتون معلوم مہرین
 واجب ہی چہرہ ورنہ مالکی نزدیک ورسنت ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمدی ہی ہی ہی اور حنبلیہ کی رہتی میں اکثرات
 ہی یعنی آدھی رات سی زیادہ اور ایسا ہی حکم اس جگہ کا ہی کہ قیام رات کو ان کا نہانے نہانے ہی ہا نہ لیلۃ القدر وغیرہ کی کہ اکثرات قیام کرنا مستحب ہی اور جگہ
 سنت کہتی ہیں دنا انکی رہتی کو دلیل وکی ہی حدیث ہی کہ اگر واجب ہوتا تو کوئین حضرت اجازت دیتی رات کی رہتی کی مکی میں اور کما بعض علماء ہمار
 ان کی جائز ہی اسکو کہ مشغول ہو پانی پلانین مانند عباس کی اور اسکو کہ اور عذر شد بد ہو یہ کہ ترک کرنی انکو رہنا منامین رتاک شہر میں رہتی پس اشارہ کیا
 طرف اسکی کہ نہیں جائز ہی ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کی اور ساتھ عذر کی دور ہوئی ہی اس سی سا و یعنی برائے **وَعَنْ ابْنِ عُبَّادٍ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى الشِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَتَاكُ يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى امْرَأَتِكَ فَاتَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ آيَاتِيَهُمْ فَيَذَرُوهَا
فَتَشْرَبُ مِنْهَا أَنَّى زَمَرُوهُمْ وَمَنْ يَسْقُونَ وَيَعْلَمُونَ فِيهَا فَقَالَ عَمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى سَحْلٍ صَارَ لِي فَرَّقَ قَالَ كَوَلَا أَنْ تَغْلَبُوا الذَّلَّةَ حَتَّى أَصْغَى
الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ سَرَادَهُ الْبَخَارِ ع اور روایت ہی ابن عباس کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان
 طرف سبیل کی کی پس لگا پانی زمزم کا پس لکھا عباس نے اپنی بیوی کو فاضل جاوا پانی مانگی پس در پی ابوعبیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے پانی اپنی اور
 پاس سی یعنی پانی خاص کہ استعمال ہو پس فرما حضرت پلانیکو یعنی اس میں سی پس حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لگائی میں ہاتھ اپنی اس میں فرما
 پلانیکو یعنی اس میں سی پس حضرت نے اس کی میں سی پیر ان کو زمین زمزم کی پاس اور لگائی اولاد عبد المطلب پانی پلانی تھی لوگو کو اور محنت کرنی ہے
 پلانی میں پیر فرما پاکام کی جاو پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کی ہو پیر فرما اگر نہ ہو تاخو اسکا کہ غلبہ کی جاو لگی تم یعنی غالب ونگی نمبر لوگ پانی کہینچہ
 میں بسبب تبارع سنت میر کی اور زمین کہینچہ ونگی عکوبانی اور یہ کام تمہاری ہاتھ سی جانا رسیگا البتہ اور ترنا میں یعنی اونچی پیری کہ حضرت حوا کا

اور سترکہ لوگ دیکھیں اور احکام مسلمین یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ ستر اور اشارہ کیا طرف موند ہی بائیں کی نقل کی یہ بخاری فی ف لوگ
ذاتی بن ابہہ اپنی لکھنی گمان یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی ہاتھ تھری نہیں ہوتی اور وہ اس میں ہاتھ دالتی بن اسلی اپنی واسطی اللہ کہی ہو
پانی بن ہی منگا ہی حضرت فی و نایا کہ کیا مضائقہ ہی آئیں سی پلاؤں سی پلاؤں سی اور موافق اسکی ہی و دروایت کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دوست رکھتی تھی پینا نقیہ پانی وضو لوگوں کی سی ازراہ تبرک کی اور منقول ہی انس سی بطریق مرفوع کی کہ تو اضع سی ہی یہ کہ
میوی آدمی چوٹی جہائی اپنی کیسی اور حدیث سورالمومن شفاغیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم ہو کہ حضرت اونٹنی پر سی اوتری
نہیں پانی کھینچی اور پینچی لپی اور ایک اور روایت میں سلاسی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کچلے تو کہیںچا ڈول
یعنی نرم سی نہ کہیںچا ساہتہ لکھنی پس پلا پیرڈا لایا فی ڈول کا کوئین میں پس وجہ تطبیق کی انہیں یہ ہے کہ اول آنحضرت بہر کو دیکھ کر
نہ اوتری ہوئی پیر دوبارہ فرش لائی تو چیر دیکھ کر پانی کھینچا اور پیا ہونع **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فِي الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ثُمَّ رَفَعَهُ فَنَدَى بِالْحَصْبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ قَطَافَ بَهْمٍ مَرَادُهُ الْبُخَارَى**
اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر کی اور عصر کے اور مغرب کے
اور عشا کی پھر سورہے تھوڑا سا سونا محصب میں پھر سوار ہوئی طرف خانہ کہہ کے اور طواف کیا اوسکا
یعنی طواف الوضو نقل کی یہ بخاری فی ف محصب اصل میں اوس جگہ کہتے ہیں کہ جہاں سنگریزی بہت ہون اور اب نام ایک جگہ
میں لپی متصل مناک کی اور اوسکو بطح اور بطح اور خیف نبی کہتے ہیں اسلی اس میں کہا راوی ہی کہ حضرت فی نماز پر سی محصب میں
اور دوسری حدیث میں کہا کہ نماز پر سی بطح میں اور اوترتا محصب میں بعد کھنکی کی مناسی تہا تر وین دیجہ کو غ **وَعَنْ عَبْدِ**
الْعَزِيزِ بْنِ مَرْجَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ الشَّرَذِيَةِ قَالَ يَبْدِي قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرَةِ قَالَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ
أَهْلُ أُمَّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد العزیز بن فرج سی کہا پوچھا میں انس بن مالک سے کہا میں خبری جھکوساتہ اوسچر کی
کہ جانی تو فی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہاں پڑھی نماز پھر کی آٹھویں تاریخ دیجہ کی کہا انس ہی کہ میں ان کہا میں عبد العزیز فی یعنی کہا
میں ہی انس سی کہ پس کہاں پڑھی نماز عصر کی دن نفر کی یعنی چلنی کی کہ تروین تاریخ دیجہ کی ہی کہا انس ہی کہ پڑھی نماز بطح میں پھر کہا انس
کہ توجہ کہ کرتی ہیں مرد اتری نقل کی یہ بخاری فی ف یعنی حضرت تو سبط کی ہی اوترتا بطح کہ کہ جطیح کرتی ہیں امر اتری مخالفت انکے
انکہ باعث فتنہ انگیزانہ ہو اور یہ کہہ امراضوری ہی نہیں اور پہلی حدیث سی معلوم ہو کہ پھر کی نماز حضرت فی محصب میں پڑھی اور اسپر
سکوت ہی پھر کی نمازی یعنی اس سی یہ نہیں معلوم ہو کہ پھر کی نماز میں پڑھی یا محصب میں کہ اوسکو بطح ہی کہتے ہیں میں پس تقاض
نہیں دونوں **مَوْلَانَا ح وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ الْأَنْبَاءُ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ إِلَّا بِخُفَّيْنِ**
وسلم کہانہ کان کہم خرجہ خفین اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اوترتا بطح میں نہیں ہی سنت نہیں اوتری ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم مگر اسواسطی کہ اوترتا وہیں تہا بہت آسان واسطی کھنی حضرت کی جب نکل نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** یعنی بطح میں حضرت ابو
اوتری تھی کہ تاجو حادین دہان اسباب اپنا اور کی میں جا کر طواف اوداع کرین پھر جب وہ انسی نکل کر دیکھ کو انی لگین تو آسان ہو گئیا
کہ سبکبار ہوں درجہ انیا ہی اختلاف ہی اس میں کہتے ہیں کہ یہ نہیں سنت ہی انہیں کہتے ہیں کہ وہ نہ چر سکا اوترتہ فعال حج سی ہے یہ قول

محصب میں پڑھی اور اسپر سکوت ہی پھر کی نمازی یعنی اس سی یہ نہیں معلوم ہو کہ پھر کی نماز میں پڑھی یا محصب میں کہ اوسکو بطح ہی کہتے ہیں میں پس تقاض

ابن عمر کا ہی ایسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسامین فرمایا کہ ہم اور بنو النبی انشا اللہ کل کو حیف بنی کنانہ میں کہ وہاں مشرکوں
 فی آپس میں عہد کیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ ساتھ نبی ہاشم کی اور بھی مطلب کے مخالفت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہیں
 کریں گی یہاں تک کہ محمد کو ہماری سپرد نہیں کریں گی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کریں اسلام کی نشانیوں کو اس مکان میں
 ظاہر کریں یہیں کافروں نے نشانیاں کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالیٰ کا ادا کریں اور طبرانی اوسط میں عمر بن الخطاب لایا ہی کہ انہوں نے
 فرمایا کہ جملہ سب سے ہی اور ناظرین سچ رات یوم النفر کی اور حکم کرتی تھی لوگوں کو اسکا اور ہامین لکھا ہی کہ صحیح یہ ہے کہ اور آنحضرت کا محاسب
 میں بقصد اسکی تھا کہ وہاں مشرکوں کو قدرت باری تعالیٰ میں سنت وہاں اور نہ اتنی اور بعضوں نے کہا کہ سنت نہیں ہی بلکہ ایک امر اتفاق تھا
 کہ اور ارفع مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دارودہ سب سے تھا وہاں اور ثرثہ اخیرہ آنحضرت کا وہاں ہاں سبب اتفاق و راعی اپنی کی نہ سبب اتفاق
 اور یہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی جیسا کہ اس حدیث میں کہا جاتا چاہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اور تری اگر جہ بطور
 اتفاق کی تھا اور نہ تو چاہی وہاں اور نہ اور صحابہ اور خلفائے راشدین بھی اس پر عمل کرتی تھی اور اگر نہ اور تری تو کچھ لازم نہیں آتا
 وَكَهْنًا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّعِيمِ بَعْرَةً فَذَلَّتْ فَقَضَيْتُ عُمَرُو دَانْتَظَرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْأَكْلَمِ حَتَّى افْرَعْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّجُلِ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَذَا الْحَدِيثُ
 مَا وَجَدَهُ رِوَايَةُ الشَّيْخِينَ كُلُّ بِرِوَايَةٍ آتِيَتْ دَامَعَ اخْتِلَافٍ فَيَسِيرُ فِي الْخِيَرَةِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ ہاں اہرام باندہ مین تیغیم سی ہاں
 عمر کی پس داخل ہوئی مین یعنی مکہ میں اور ادا کیا مین عمر اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تھا سبب ہونی حیض کی اور سکی قضا کی جیسا کہ سچ باب فقہ
 حجة الوداع کی گذار اور انتظار کیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھر مین یہاں تک کہ فارغ ہوئی مین پہر حکم فرمایا لوگوں کو ساتھ کوچ
 کریں گی پہر نکل حضرت یعنی الطحسی اور گذری خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اور سکا پہل فجر کی نماز سی یعنی طواف وداع پہر نکل طرف مدینہ کی کہا مین
 فی کہ یہ حدیث نہیں پائی مین ساتھ روایت بخاری اور مسلم کی یعنی ایک کے اون دونوں ہی بلکہ ساتھ روایت ابوداؤد کی ساتھ تھویر
 اختلاف کے سچ اور ایک کی پہر نکل طرف مدینہ کی احتمال ہی پہر نکل فجر کی نکلیں ہوں یا بعد نماز کی در ساتھ تھویر سی اختلاف کے یعنی ابوداؤد کی روایت مین اور
 مصابیح کے روایت مین تھویر اختلاف ہی پس اس میں اعتراضات مین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کے
 ابوداؤد کی والدہ علم ع وَكَهْنُ ابْنِ عَنَّا سِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَرِّفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی ابن عباس کے کہا ہی آدمی پہر تھی ہر طرف مین یعنی بعد چ کر نیکی لوگ اپنی اپنی ملک کی طرف چل جاتی تھی خواہ طواف کر
 خواہ نہ کرتی یعنی مفید اسکی نہ تھی کہ مکہ میں آوین اور طواف وداع کریں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکل ایک تھا یعنی
 آفاقی یہاں تک کہ ہو آخر وقت اور سکا ساتھ خانہ کعبہ کی یعنی طواف کریں مگر موقوف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائلہ
 یعنی اور اس طرح نفاس والی سی نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس طواف کو طواف وداع ہی کہتی مین اور طواف مصدر ہی ہم
 طواف واجب ہی اور مضائقہ نہیں ہی اسکا کہ اقامت کریں بعد اسکی جعفر چاہی لیکن افضل یہ ہی کہ وقت نکلیں کی کریں چنانچہ مولیٰ
 ہی امام ابو حنیفہ سی کہ اگر طواف الوداع کریں کوئی پہر اقامت کریں عشا تک تو محبوب تر ہی سیری نزدیک یہ کہ اور طواف کریں و مین سچ
 یہ طواف اور جو مین کی اندر رہا ہو اور اس طرح اس میں سچ کہ جو کی مین کہ اور ہر منظور ہو اور سکو نکلا اور اس طرح نہ فوت کریں واسلے سچ پر ہے

اور نہ عمرہ کرے والی پر ہی اور اس طواف میں رمل یعنی الزکر جلتا نہیں اور نہ بعد اس کی ہی عرج و کن عائشہ قالت
 كَاخَذَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفَرِ فَقَالَتْ يَا لَيْلَةَ الْأَحْلَاءِ سَلَّمْتُمْ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفْرَى خَلَّتْ كَأَنَّهُ يَوْمَ الْحَرْفِ لَيْلَتُهُمْ
 قَالَتِ النَّبِيُّ مُتَّفَقٌ أَوْ زَرْعٌ رَوَيْتُ هِيَ عَائِشَةُ سَمِعْتُ كَمَا كَانَتْ تَقُولُ هَبْ بِي صَفِيَّةُ رَأَتْ لَيْلَتَهُ مِثْلَ مِثْلَ كَرْتِي مِثْلَ مِثْلَ كَرْتِي مِثْلَ مِثْلَ كَرْتِي مِثْلَ مِثْلَ كَرْتِي
 یعنی کوچ کر نیسی مدینہ کو اسلیسی کہ میں حاضر ہوں اور طواف و دواع کیا ہی نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ ہاں کر ہی اوسکو اللہ اور
 زعمی کر ہی کیا طواف کیا ہی دن آخری یعنی طواف الزیارتہا گیا کہ ان فرمایا پس چل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی ف رات روز نفر
 مراد وہی رات ہی کہ جس میں حضرت محصب میں رہی تھی یعنی تیردین کی رات اور رات باب الحج میں منسوب ہوتی ہی ساتھ روز سابق کی نہ آئندہ
 پس رات روز نفر کی یعنی تیردین کی وہ ہی کہ بعد تیردین دن کی آتی ہی اور حضرت صفیہ فی یہہ گمان کیا تھا کہ طواف و دواع مانند طواف زائر
 ہی کہ ترک اوسکا نہیں جائز سبب مذکور اور حضرت کی جا تاکہ اونہوں فی طواف الزیارتہ نہیں کیا ہی اب شہر ناپڑیگا اسلیسی فرمایا کہ ہاں کر
 الحج اور یہہ اسل میں بدو عاہی لیکن یہاں ارادہ و عاہدہ کا نہیں بلکہ عادت عرس کی ہی کہ ایسی کلمات ازراہ پیار کی ہوتی ہیں اور پس چل یعنی مدینہ
 بغیر طواف و دواع کی اسلیسی کہ وجوب اسکا ساقط ہی سبب مذکور اور طواف الزیارتہ کہ تہی چکی ہی والا شہر ناپڑیگا **الفصل الثانی**
 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْاَخْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا
 قَالُوا يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
 بَلَدِكُمْ هَذَا الْاَكْبَرُ يَحْنِي جَانِ الْاَكْبَرِ عَلَى نَفْسِهِ الْاَكْبَرُ يَحْنِي جَانِ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودَ عَلَى وَالِدِهِ
 الْاَكْبَرُ الشَّيْطَانُ قَدْ آتَيْسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ
 طَاعَةٌ فِيهِمَا يَخْتَفِدُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ رَوَيْتُ هِيَ عُمَرُ بْنُ الْاَخْوَصِ سَمِعْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعْتُ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ لَيْلَةِ الزَّ
 خَرِ كَمَا كَانَتْ تَقُولُ هِيَ عَائِشَةُ سَمِعْتُ كَمَا كَانَتْ تَقُولُ هَبْ بِي صَفِيَّةُ رَأَتْ لَيْلَتَهُ مِثْلَ مِثْلَ كَرْتِي مِثْلَ مِثْلَ كَرْتِي مِثْلَ مِثْلَ كَرْتِي مِثْلَ مِثْلَ كَرْتِي
 ہن مانند حضرت اسدن تہا کی بیچ اس شہر تہا کی خبردار ہو نہیں ظلم کرنا تو کی ظلم کرنا الا کو اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی ظلم کرتا ہی و بال اوسکا اور
 پڑا ہی وہ نامزد ہوتا ہی اس کی کر نیسی نہیں کہ اجا آئندہ اور نہیں ظلم کرنا تو کی ظلم کرنا الا کو اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی ظلم کرتا ہی و بال اوسکا اور
 کیا جاوے اس شہر تہا کی یعنی کی کی ہیشہ ہوگی شیطان کی فرماں برداری ہیچ اور نہ خود کی کہ حقیر جانو کی ہی چھٹی اس جوش ہوگا سہا ہوگی یعنی گناہوں کو
 کہ حقیر جانو کی انکو نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی اسکو ف دن حج اکبر حج اکرام ہی مطلق حج کا حیا کہ قرآن مجید میں آیا ہے واذ ان
 من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بروی من الشکین ورسولہ کہایضا وی فی کہ وہ دن عید کا ہی اسلیسی کہ اوسدن حج تمام ہوتا
 اور تہی بڑی افعال حج کی اوسم ہوتی ہیں اور صبح اکبر کیا ہی کہ حضرت کہڑی ہوئی دن آخری نزدیک جہا کی حجۃ الوداع میں اور فرمایا کہ یہہ دن
 حج اکبر کا ہی اور حج کی صفت اکبر اسلیسی لالی کہ عمر کہتی ہیں اور اوپر کی حدیث میں جواب صحابہ کا تھا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہہ
 جواب مذکور ہو کہ یہہ دن حج اکبر کا ہی شاید بعضوں فی وہ جواب دیا ہو اور بعضوں فی یہہ اور تحقیق خون تہا ہی الخ یعنی جیسا اسدن اس
 میں آپس میں خون کر نیکیا اور مال یعنی کوادری آبرو کی کر نیکیا حرام وبرا سمجھتی ہو ہیط حسی ہر جگہ اور ہر وقت حرام وبرا ہی اور نہیں ظلم کرنا تو کی ظلم
 کر نیوالا اپنی شہی پر انم ظاہر یہہ کہ گفتنی ہی یعنی نہیں ظلم کرنا تو کی ظلم کر نیوالا اپنی فرزند پر اور نہ فرزند اپنی باب پر یعنی کوئی کیسے ظلم کر نیسی نامزد نہیں

یعنی عورتوں کی صحبت کر لی ابھی نہیں حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نفل کی یہ یعنی صاحب مصابیح
شرح المصنفین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور پیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سے یوں ہی کہا کہ جسوقت کہ
کنکریان جو کہ بعضی جہود مقبوس ہیں تحقیق حلال ہوئی و طہی اوسکی ہر چیز سوائی عورتوں کی وَحَمَّهَا قَالَتْ اَفَاَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخْرِ يَوْمِهِ حَيْثُ صَلَّى الظُّهْر ثُمَّ رَجَعَ اِلَى مَنًى فَنَكَثَ بِهَا كَيْلَالِي اَيَّامَ النَّسْرِ فِي يَوْمِي الْحُمْرَةِ
اِذْ اُنْزِلَتْ الشَّمْسُ كُلُّ جَمْعَةٍ يَسْبُحُ حَصِيَّاتٍ يَكْتُمُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَبَقِيفٌ عِنْدَ الْاُولَى وَالْثَانِيَةِ فَيُطْبِلُ الْفَتَاكِمَ وَ
يَنْصَرِّحُ وَبِمَا فِي الثَّلَاثَةِ فَلَا يَقْبِضُ عَنْهَا كَرَاهٍ اَوْ ذَاوُدَ اَوْ رُوَيْتُ هِيَ عَائِشَةُ كَمَا طَرَفَتْ فَرَسًا رَمَلَ خَدَّهَا صَلَاحُ اَبِي سَلَمَةَ فِي اَخْرَجَ عَنْهَا
یعنی عید قربانی آخر روزین اوج وقت کہ نماز ظہر کی پہلی پہر کہ لڑکی طرف مناسکی پہر شہری مناسین القون دن تشریق کی یعنی گیارہون مارہون توڑن
کی مارتی ہی کنکریان حجرہ کو جسوقت ڈھلتی دو پہر چہرہ کو یعنی مناسک کو سات سات کنکریان کہیں کہ ہاتھ ہر کنکری اور شہری تردیک پہل مناسک کی اور دروس
یعنی وسطی کی اور دراز کر لی تیسرا یعنی اذکار کی اسی نماز کی کہ یعنی ساتہ طح طرح کی دعا و ان اور عرض حاجات اور مانتی تیسری مناسک اور نہ تیسرے
پس اوسکی نفل کی یہ ہو اور دنی فصا سین لیل ہی اسپر کہ حضرت فی ظہر کی نماز نہ بخوئی کہی ہی میں پڑھی اور طواف بعد ظہر کی کیا اور نہ تیسری ہی اس
اوسکی یعنی دعا کی ہی نہ یہ کہ دعا کرتی ہی پڑھی اوسکی یعنی تیسرے دعا کرتی ہی چلتی میں کرتی ہی شمع وَحَنَ اَللّٰهُ
بِنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِجَالِ الْاَبِلِ فِي الْبَيْتِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ يَوْمَ
يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْعَلُوْنَ اَيَّامَهُمْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَذَرُوْهُ فِيْ اَحَدِهَا رَاوَاهُ صَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّرَقِمَدِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذِهِ
تَحْرِيْثٌ كَثِيْفٌ اَوْ رُوَيْتُ هِيَ اَبِي الْبَدَا حِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ كَيْ نَفْلٍ كِي اِنْمِي بَابُ كَمَا اِجَازَتْ دِي رَسُولُ خَدَّ صَلَاحُ اَبِي سَلَمَةَ فِي اَخْرَجَ عَنْهَا
چرا بیوا لی او متوکل بیج ترک کرنی شب باشی کی مناسین اور یہ کہ کنکریان مارین یعنی حجرہ العقبہ پر دن سحر کی یعنی پہلی دن سحر کے
پہر جمع کرین مارنا و دو نکاح بیجی دن سحر کی پس مارین و نو نکاح مارنا بیج ایک کی اون و دو نوین سی نفل کی یہ مالک ترمذی فی اور کہا
ترمذی لی کہ یہ حدیث صحیح ہی ف کہا طہی مراد یہ ہی کہ اجازت دی چرا بیوا لو کہو یہ کہ راکو زین مناسین تشریق کی را تو نوین
اسلمی کہ مشغول ہوئی ہن چرائی میں اور اجازت دی یہ کہ کنکریان مارین دن عید کی حجرہ العقبہ پر فقط پہر نہ مارین عید کی اور سر
دن بلکہ مارین تیسری دن و نو نکاح مارنا فقنا اور او آوڑن جاتر ہی اندکی تردیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کی یعنی تیسری
دن کی بدل ہی اگر دوسری دن میں مارین نہیں درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسری دن کی بدل ہی تیسری دن مارین پس
بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْحَرَمُ باب بیج بیان اون چیزوں کی کہ بچی اونسکی حرم ف یعنی اس باب میں بیان ہے
اون چیزوں کا کہ حرام ہی کرنا اونکا حرم کو خواہ واجب ہو اونسکی دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی حرم
کرنا اونکا اور صدقہ امین یہ کہ اوسکی صناع یعنی دوسرے بیون دی یا ایک صناع جو کچھ تھوڑی سی چیز غیر معین پس حرم الفصل
الْاَوَّلُ فصل پہلے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْحَرَمُ مِنَ
الْبِشَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَنْصَ وَلَا الْعَرَاظِمَ وَلَا السَّرَاوِيْدَاتِ لَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ وَلَا الْاَحَادَ لَا يَحْدُ ثَلَاثِينَ
فَيْلَبَسُ خُفَيْنِ وَلَيْقَطُوْهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنْ الشَّيْءِ شَيْئًا مِّمَّا سَفَرُ خِفْلَانُ وَلَا وَرْسٌ مُّتَّفِقٌ عَلَيْهِ
وَرَادَ الْبَحَارِيُّ فِيْ رَوَايَةٍ وَلَا تَشْتَعِبُ الْمَرْأَةُ الْحُرْمَةَ وَلَا تَلْبَسُ الْقُمَّةَ مَرْثِيْبٌ اَوْ رُوَيْتُ هِيَ عَائِشَةُ

ابن عمری یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا پہنی محرم قسم کھڑو کی سی یعنی اور کیا نہ پہنی فو یا نہ پہنی کئی اور نہ باندھو مگر ان اور
 پہنی پانچا می اور نہ اور نہ ہوا لیا ان اور نہ پہنو موزے گروہ شخص کے نہ پادوی پانچین میں پہنی موز اور چارہ کی کاکٹ ڈالی موزی دونوں شخصوں کی پہنی
 سی اور نہ پہنو کپڑو میں سی اور پھر کو کہ لگی ہوا سکوز خضران اور نہ کہ لگی ہوا سکوز ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی اور زباد
 کیا بخاری فی ایک روایت میں اور نہ نقاب ذالی عورت احرام والی اور نہ پہنی راستانی **ف** مراد سائپہنی کی کوئل اور پانچا موزی
 پہننا اونکا ہی اور سطح پر کہ معمول ہی پہننے کا جیسی کرتی کو گلی میں پہنتی میں اور پانچا موز کو پانچین میں سطح پہننا منع ہی اور اگر انکو بدن پر نہ
 مانند چادر کی تو نہیں منع اسلی کی کہ اس صورت میں یہہ نہیں کہیں گی کہ کر پہننا اور پانچا موز پہننا اور نہ بارانی مراد اس سی یہہ ہی کہ ایسی چیز
 اور نہ کہ سر کو ڈھانپ لی خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچھ گر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں او سکونہا اور اور نہ نہانہ کہتی ہوں مانند کلبہ
 کوئی اور اوٹھالینے کٹھن کی سر پر تو مصانہ نہیں اور مراد تختہ سی اس جگہ مذہب غنی میں وہ ہی ہی کہ پشت پاکی بیچ میں ہوتی ہے
 اور امام شافعی کی نزدیک یہہ شیعہ مراد ہی کہ جبکا وضو میں دھوا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ جس پاس جوتی ہوا اور وہ موز
 پہن لی تو یا واجب آتا ہی اور سپردیہ پانچین میں کہا مالک اور شافعی لی کہ نہیں اور سپر کچھ اور کہا ابو حنیفہ اور علمانی فی کہ اور سپردیہ
 ہی جیسے کہ جب احتیاج ہو سر منڈان کی تو سر منڈاوی اور فدیہ دیوی اور ورس ایک قسم گھانٹ کی زرورنگ مشا بنہ عرفان کی
 اور زعفران اور ورس کی رنگ سی منع اسلی فو یا کہ خوشبو ہوتی ہی انہیں اور نہ نقاب ذالی یعنی مونہ کو برقع اور نقاب سی ڈھانک
 اور نہ پو کی چیز سطح ذالکی کہ الگ رہی مونہ سی تو جائز ہی مرد کو ہی مونہ ڈھانکنا حرام ہی مانند عورت کی ہماری نزدیک اور یہی کہا
 مالک اور احمد فی ایک روایت میں اور خلاف ہی اس میں امام شافعی کا اور ہوج اگر مرد کو لگی تو اس میں شینا منع ہی اور نہیں تو نہیں اور اس میں
 ہو کہ کا اور غیمہ سر کو لگی تو منع ہی اور غمی کچھ ہوا والا نہیں **ح** ع و سکن ابن عساکس قال سمعت رسول الله صلى
 الله عليه وسلم يقول اذا لم يجد الحرام ثيابا لبس خفین اذا لم يجد اذار اللبس سراويل فتشقق عليه
 اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سائپہنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتی اور وہ فرماتی ہی کہ جسوقت نہ پادوی محرم پانچین تو
 پہنی موزی اور جسوقت نہ پادوی نہ بند پہنی پانچا موز نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** پہنی موزی یعنی شتو کی تھی سی کاکٹ کر جس
 اوپر کی حدیث میں گذرا اور جس صورت میں تر بند ہوا اور آزاد پہن لی تو نہیں ہی اور سپردیہ امام شافعی کی نزدیک درام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ کہ پانچا
 نہ بند کر لی اور اگر بغیر ہاتھی پہنی گا تو دم او بگا اور سپر یعنی جانور پر کر ہی **ح** ع و سکن یعلی بن امیہ قال کنا عند النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانة اذ جاءه رجل اعرجی علیہ جبة وهو متعصم بالخلق فقال یا رسول الله
 فی احرمت بالعمرة وهذه علی فقال اما الطيب الذي ياك فاحسله ثلث مرات ولما الجبة فانزعها ثم اصنع
 فی عنقک کا انصنع فی تحاک متفق علیہ اور روایت ہی یعلی بن مسیعہ کی کہ ہاتھی نہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جوارہ میں کہ
 لگا ہوا ایک شخص گنوار اور سپر ہا کر اور وہ شخص ہاتھ ہوا ہاتھ خلق میں کہ ایک قسم خوشبو کی ہی زعفران وغیرہ سی تھی ہی پس کہا رسول اللہ
 تحقیق میں احرام باندھتا ہوا عریکا اسماعیلین کہ یہہ کر تہ میری بدن پر تھا پس فرمایا خوشبو کی کچھیر ہی پس دھو ڈال اسکو میں بار بار کر
 پس اور تار ڈال او سکوپر کر عمری اپنی میں یعنی احرام عمر کی میں جیسا کہ تھی سوچ احرام چ اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی
ف جوارہ نام ہی ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہی ایک سی اور نہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی احرام عمر لگا دہا سی باندھتا ہوا اور دھو ڈال

[illegible]

اور روایت ہی ابی ایوب سی بیہ کسی صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہو فی سرائیا حالت احرام من نفل کی بیہ بخاری اور مسلم فی ف جائز
 بلا خلاف محرم کی بیہ ہونا سب کا مسلح کہ نہ تو فی بال اور اگر شخصی سی وہو ہی تو اوپر دم آہی یعنی جانور ذبح کرنا نزدیک البوصیفہ اور مالک
 کی ایسی کہ خوشبو کی قسم سی ہی اور اگر مرد وہو صابون یا سیر کی تون اور مانند لکی سی نہیں ہی اوپر کچھ سبکی نزدیکی ہر
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتِجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ مُسْقُوتٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 ہولی سنگی کچھابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی حالت احرام من نفل کی بیہ بخاری اور مسلم فی ف جائز ہی جہور علی کی نزدیکی سبکی
 یعنی اگر بال نہ تو فی ہر **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَرَى كَلْبًا**
وَهُوَ حَرَامٌ فَشَرَّاهُ بِالْطَّبِيعَةِ فَهُوَ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان رضی سی کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیج حق ایک
 شخص کی کہ جب وہ کہیں آگاہیں اسکی یا ضعف بصارت ہو اور وہو محرم لیب کری او کو ساتھ ایو کی نفل کی بیہ مسلم فی ف تاج
 الصادقین تو قنید کی معنی ایسی کرینی لکھی ہیں اور اور علیانی آنکھوں کی اندر لگانے کی لکھی ہیں بطور سرمہ کی اور طبیبی فی کہا کہ قنید
 اسل میں کہتی ہیں بی بی ہا نہ سی کو زخم پر اور زخم پر دو لگانے کی کہتی ہیں اگرچہ باند یا بخاوی پیر جانچا ہی کہ اگر سرمہ لگاوی حرام
 اسلح کا کہ او میں کچھ خوشبو ہو تو اوپر صدقہ لازم ہو گا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم او بجا اوپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوی کہ او میں خوشبو نہ
 تو کچھ مضائقہ نہیں اور نہیں لازم ہو گا اوپر کچھ اور اگر بی ہا نہ سی کسی عضو پر سوائی سر اور ہونہ کی تو نہیں لازم آیکا اوپر کچھ لکین کر وہ ہی
 اور اگر ڈانگی کا چوتھائی سر یا ہونہ اپنا تو اوپر دم لازم ہو گا اور کچھ چوتھائی سی ڈانگی کا تو صدقہ او لکاح **وَعَنْ أُمِّ الْخَضِیْنِ قَالَتْ**
رَأَيْتُ سَكَاةً وَبَدَلًا وَاحِدًا أَخِجِمًا نَاقَةً سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَخْرَافُ تَنْبُتُ يَسْتَدْنُهُ هَضْبٌ
الْحَرَامُ حَرَامٌ كَقَفَرَةٍ دَاوْرًا وَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ہی ان حصین کیسی کہ کہا دیکھا یعنی اسامہ اور ہال کو اسحالین کہ لکین فی بی بی ہال کڑی ہوی تھا
 مہاجر صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسری یعنی اسامہ اوٹھائی ہوی تھا کچھ ایسا سایہ کہ آتا گرمی آفتاب سی بیاتنگ کہ ایزن
 لکنا ان حرجہ العقبہ کو نفل کی بیہ مسلم فی ف سایہ کہ آتا یعنی ساتھ کچھ کی کہ اوچا تھا سرمہ بارکی سی کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت
 میں آیا ہی کہ اوٹھائی ہوی تھا انداج کی ایک چیز سرمہ بارک پر اس حدیث سی معلوم ہو کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا ہی پر شرطیکہ سایہ کرنا
 چیز سر کو نہ لگی اور ہی قول اکثر علما کا ہی اور مالک اور احمد کہ وہ کہتی ہیں کہ **وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّيْهُ وَهُوَ بِالْحَدِيدِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ حَرٌّ وَهُوَ يُوقِدُ نَحْتًا قَدِيرًا وَالْقَمَلُ شَقَاتٌ عَلَى
وَجْهِهِ فَقَالَ أَتَوَدُّنِيكَ هُوَ أَصْلُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقَاتَيْنِ سِتَّةَ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقَاتُ ثَلَاثَةُ
أَصْصِمْ أَوْصَمَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَوْ أَنْشَأَ نَسِيكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی بیہ کسی صلی اللہ علیہ
 سلم گذری اوپر اور وہ تھا حدید میں پہلی داخل ہونی ملی کی اور تھا کعب محرم اور وہ جلالتا ان بی ہا نہ کی کہ جو میں چرتی ہیں اسکی
 سونہ پر پس فرمایا حضرت فی کیا ایذا دیتی ہیں تجکو جو تیری کہا ان فرمایا پس بندہ اذال سرائیا اور کہا اندر فرق کی درمیان چھ سکنوں
 اور فرق میں صلا کا ہو تا ہی یا روزی کہ تین دن یا بیج کر جانور لایق ذبح کر نیکی نفل کی بیہ بخاری اور مسلم فی ف کعب صحابی
 ہیں انصاری اصحاب شجرہ سی او کی باس ایک بت تھا کہ پوجا کرتی تھی اسکو اور عبادہ بن صامت یا او کی تھی ایک روز عبادہ کعب کی لباس
 آبی دیکھا کہ کعب بت کو بوجہ گہری سبکی عبادہ گہری گئی اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گہری آئی تو دیکھا کہ بت توڑا ہوا بیہی غصہ میں

اور اگر بیہ کسی صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہو فی سرائیا حالت احرام من نفل کی بیہ بخاری اور مسلم فی ف جائز

آئی اور چاہا کہ عبادہ کعبہ کہیں پہنچو اور مدین کہہ کر اس بات میں کچھ قدرت ہوئی تو اپنی تین سچا باہرہ سوچ کر مسلمان ہوئی البتہ
جب ہدایت کرتا ہی تو یوں کرتا ہی اور پہلی داخل ہوئی مکی کی یعنی اور وہ متوقع ہی کہ مکی میں جاوے گی جب تک ممانعت نہ ہوئی تھی
ہوئی سی مکی میں بعد از ان مشرکین فی منہ کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتی ہیں اور صلح چار سیر کا ہوتا ہی پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل ہوا
اولاً صلح یعنی دود و سیر گھوٹن ہر سیر کدوی یا تین روزی رکہہ یا جانور نج کر اور یہ حدیث تفسیر ہی اس آیت کی ولا تخلقوا ر و سلم حتی یبلغ
الہدی علیہ ص ۲۰۰ الفصل الثانی فصل دوم عن ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یَنْهَى النِّسَاءَ فِي اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْفُحَاءِ اَتْرَابِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرَسَ وَالزَّخْفَرَانِ مِنَ الشَّيْبِ قُلْتُ بَلْ يَكُنْ ذَلِكَ
مَا احْبَبْتُ مِنَ الْاَوَّلِ الشَّيْبِ مَعْصُفَرٍ اَوْ خِرَ اَوْ خِلَ اَوْ سَرَدٍ اَوْ قَبِيضٍ اَوْ خِفَ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَرَوَيْتُ هِيَ ابْنُ عُمَرَ سِوَهُ
او ہونہی سنار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرمائی تھی عورتوں کو سر پرچہ اِحرام او ٹیکلی پہنی راستا تو ٹیکلی اور ذلتی نقاب کی سی یعنی اس طرح کے
نقاب کہ موہنہ کو لگی اور سپٹے اس کو ٹیکلی کی لگی ہوا اور سکو ورس اور زعفران اور چاہی کہ پہنی بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑوں کی
کسنا کپڑا ہوا یا خمر ہوا یا زور ہوا یا پانچا ہوا کر ہوا یا موزہ نقل کی یہ ابو داؤدنی ف بعد اسکی یعنی ٹیکلی کی اِحرام سی حضرت شیخ رحمہ فی
معنی لکھیں ہیں اور ملا علی قاری رح فی یہ معنی لکھیں ہیں کہ بعد از پھر کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوای چیزوں مذکورہ کی جو چاہی اقسام کپڑوں کی
سو پہنی اور لکھا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی در میان زعفرانی کپڑی اور کسبئی کی اور ہماری مذہب میں دونوں منع معلوم
ہوتی ہیں خزانۃ الاکمل اور ولو ابھی وغیرہ میں لکھا ہی کہ اگر کپڑی محرم رنگا ہوا کسب کا یا ورس کا یا زعفران کا چھپا ٹیکل یا زور
توا و سپردم لازم ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سی پہنی تو صدقہ دینا آتا ہی پس لائق پہننے کہ حل کیا جوی یہ حدیث اور کسبئی دہوی ہوئی
کہ جسمین خوشبو نہ ہو اور کبا طیبی فی کہ زور کو کپڑوین کہا مجازا و عن عائشہ قَالَتْ كَانَ الرَّكْبَانِ يَكْمُرُونَ بِنَا وَكُنْ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ فَادَّارَ وَابْنُ اسَدٍ لَكَ اِحْدَانَا حَلْبًا اَبَاهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى رَجُلٍ هَذَا
فَإِذَا جَاؤُزْهُنَا كَشَفْنَا رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَكَانَ مَسَاجِدَ مَعْنَاهُ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کبا ہنا قافلہ گذارتا ہمیر یعنی عورتوں پر اور جو تین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اِحرام باندھی ہوئی یعنی
اور بسبب اِحرام کی موہنہ پہلی ہوتی پس جو وقت کہ گذرتا قافلہ ہماری اگی سی ڈالتی ایک ہماری چادر اپنی سر پر سی اور پر موہنہ اسی
یعنی اس طرح کہ موہنہ کونہ گنتی پس جو وقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہسی کہ ولایتین ہم موہنہ اپنا نقل کی یہ ابو داؤدنی اور وسطی ابن ہشیم
معنی اسکی و عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یُدھن بالزَّيْتِ مَوْجُودًا مَعَ خَيْرِ الطَّبِیْعِ فَكَانَ اللَّهُ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت اِحرام میں نقل کی یہ ترمذی
ف مقتت اس تیل کو کہتی ہیں کہ پہول خوشبو کے اوسین ڈالکر پکا اِجاوی تا خوشبودار ہو جاوی یا لایا اِجاوی اوسین تیل خوشبو کا
پہر جانا چاہی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلکاب کے اور موتیہ وغیرہ کی توا و سپردم یعنی جانور نج
کر لازم آتا ہی اتفاقاً اور اگر تیل لگاوی زیتون کا تو لگا لگا اوسین خوشبو نہ ملی ہوا و بہت لگاوسی توا و سپردم لازم آوے گا نزدیک البوحینہ
کی اور صدقہ نزدیک صاحبین کی تفصیل کی یہ کہ اختلاف اس صورت میں ہی کہ ہون دونوں تیل خالص خوشبو سی بغیر لکائی ہوئی ہو
خوشبودار ہو کہ جسمین پہول گلکاب وغیرہ کی ڈال کر خوشبودار کیا ہو واجب ہو گا دم بسبب ہال اوسکے اتفاقاً اور اسی طرح جبکہ ہوزیت لکائی ہو

عن

پس اولین ہی دم دیا کیجا بالاثاق اویچی اختلاف اس صورت میں ہی کہ تیل بہت لکھا دی اور اگر کم لکھا دیگا تیل زیتون یا دیگر
تو اوپر صدقہ کیجا اتنا قاپر بہہ دم وغیرہ دو نو تیلو کی استعمال سی جب لازم ہو آہی کہ استعمال کی جاوے اور خوشبو لگانا کی اور اگر استعمال نہ
او کو بطور دوا کی تو نہیں آئیکا اوپر کچھ بالا جماع بخلاف استعمال کرنی شک اور اور خوشبو ہوئی کہ ادنی استعمال سی بہر نوع دم لازم آہی
خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی عرج درمخار **الفصل الثالث** فصل تیسری حکم تکلیف ان ابن عمر و جابر
القرظ قال انی علی بن ابی انا فاع قال قلت علیہ وکذا فقال قلنی علی هذا وقد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
ان یلبس الخ و رواہ ابو ذر و ابی ہریرہ کہ ابن عمر بنی اسری پس کہا اذال مجر کوئی کپڑا ہی نافع پس ڈالی مینی او پر بارانی پڑنا
ڈالتا ہی تو مجر بہہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اس سی کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی بہہ ابو داؤد فی فہارک
مذہب میں یہی کہ اگر کسی ہوئی کپڑو اوسطح استعمال کری کہ معمول ہی اوسکی استعمال کر نیکا تو منع ہی والا نہیں پس بارانی کو
بدن پر ڈال لینا منع نہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر چوچکا ہی اور ابن عمر فی اس سی منع کیا پس یا تو مذہب اونکا ہی ہوگا کہ مطلق
یعنی ہوئی کی استعمال سی پر سیر کرتی ہونگی اور یا سبلی منع کیا کہ سر ڈھانک دیا ہوگا ح مولانا و حکم عبد اللہ بن مالک
ابن حنیئہ قال احکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مخمر و یلجی جلی من طریق مکہ فی وسط کلبہ متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اسعد کہ کثیا جینے کی کہا سینگ کی کچوائی سیغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیچون بیچ سرائی
جالت احرام میں بیچ مکان محی جل کی راہ میں نقل کی بہہ بخاری اور مسلم فی ف ابن حنیئہ دوسری صفت ہی عبد اللہ
اسلمی نقل مالک کو ساتھ تنوین کی پڑتی ہیں اور ابن حنیئہ میں انف لکھا جاتا ہی اور بیچنے اتھیں عبد اللہ کی اور بیوی مالک کی اور
سیرین چہتی یعنی سی بال ضرورتی ہونگی پس بہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پہنچی لی کہ وہاں بال نہ ہوں تو
جائز ہی بغیر فدیہ کی **مسئلہ** چوتھائی سری کم منڈاؤں چھنوں وغیرہ کی سبب بال چوتھائی سری کم کی ٹوٹن تو صدقہ
یعنی ایک بہو کی کو کھلاوی یا دوسیر گھون دی اور چوتھائی سری زیادہ منڈاؤں بلا عذر یا چھنی بلا عذر لی اور اوس
بال اسقدر ٹوٹن تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا منڈاؤں کی دج کرئی اور اگر سبب عذر کی چوتھائی یا چوتھائی سری زیادہ
منڈاؤں یا سبب عارضہ کی پہنی لی اور اسقدر بال ٹوٹن تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزوں میں سی ایک چیز کرئی دج کرئی بکر
یا چہہ کیسکو کو تین صاع گھون خمر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزی رکھی متصل یا متفرق اور اگر حجام یعنی اگر چھنوں کی جگہ سے
بال منڈاؤں چھنوں کی لی تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صدقہ صاحبین کی نزدیک اور چھنوں کی جگہ سے مراد
دونوں کنار ہی گردن کی اور گرد ہی اور اگر سناری گردن منڈاؤں تو دم آتا ہی اتفاقا اور اگر ساریسی کم منڈاؤں تو صدقہ
مذکورہ آتا ہی اور آپ سی بال ٹوٹن تو کچھ نہیں آتا نہ مساک ملا علی **انہس قال احکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
وسلم وھو مخمر علی ظہر القدح من وجع کان یمرأہ انوداؤد والنسائی اور روایت انس سی کہا سینگ کی کچوائی یعنی
بہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور وہی محرم پشت قدم پر سبب دردی کہ تھا اونکی نقل کی بہہ ابو داؤد و ابی ہریرہ
ف بہہ چھنی یعنی متصور میں بغیر ٹوٹن بالوں کی پس نہیں اشکال اس میں اور مہذا عذر ہی تہا **و حکم ابی رافع قال تو دم رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہذونہ وھو حاک ونبی ہما وھو حاک وکنت انا الرسول بینہما رواہ احمد والترمذی

وَقَالَ ابْنُ الْحَكَمِ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ بکھانچ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی میمونہ سی اوسوقت کہ ہی بغیر
 احرام کی اوجا کیا ساتھ اونکی یعنی تصرف میں لائی اور وہ ہی بغیر احرام کی اوجہا میں پیغام بھی آیا اور در بیان حضرت کی اور میمونہ
 کی نقل یہ احمد اور ترمذی فی اور کہ ترمذی فی یہ حدیث حسن ہی و اور پر کی حدیث ابن عباس کی گندی اوس سی معلوم ہے مجتنب
 فی حالت احرام میں میمونہ سی کھانچ کیا اور اس سی یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام میں کیا جانا چاہی کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم میں لائی
 ہی اور یہ دونوں میں سی ایک میں ہی نہیں ہی پس نہیں پہنچتی ہی یہ اوسکی درجہ کوع در شرح حدیث یزید کہ بالا گذشت باب
الحرم مجتنب الصید باب ہی پنج بیان محرم کو بھی شکاری ف محرم کو شکار کرنا اور راہ و کہانی اور کو اور اشارہ کرنا
 شکار کی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور اگر ان افعال میں کچھ ہی کہ یکال لازم ہوگا اوسپر بدل یعنی قیمت شکار کی ساتھ تخصیص و عا دلوگو
 حسب قیمت اوس جگہ کہ شکار کیا ہی یا مجتنب اس منفع کی وجہ اوس سی اگر موضع شکار میں ہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی نہ قیمت اوسکی ہی اگر اسکی
 اوسمیں پس بیچ کر ہی اوسکو حرم میں اور اگر چاہی خریدی ساتھ قیمت اوسکی عدا دیوی ہر فقیر کو ادا ادا صاب اگر گھون ہوں
 اگر گھور یا جو ہوں تو ایک ایک صنایع یعنی چار چار سیر دی کم اس بکری اور اگر چاہی روزہ رکھی بدل یا بیچ ہر فقیر کے ایک ایک روزہ
 پہر اگر چہ ہی کم طعام فقیر سی سر دیسی اوسکو یا ایک روزہ رکھی بدل اوسکی اور فقیر شکار کرنا اور پول کر کرنا اور بھرن اور اگر زخمی کر ہی شکار
 کو یا کاتی عضو اوسکا یا اوکھائی بال اوسکی بدل دی اوسپر نکا کہ ناقص ہوگی قیمت اوسکی سی اور اگر اوکھائی پر اوسکی یا کاتی ما ہتہ
 پائون اوسکی پس ایسا ہو جاوی کہ بچانہ سکی اپنی کو بی وغیرہ سی پس اوسپر قیمت پوری اور اگر دودہ دو ہی اوسکا پس قیمت د
 اوسکی دودہ کی اور اسدیطرح اگر انڈا توڑی تو اوسکی قیمت و اور بیچ کہانی محرم کی شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کر ہی
 یا کوئی اور محرم شکار کر ہی کہانا اوسکا محرم کو حرام ہی اتفاق و اگر غیر محرم شکار کر ہی اپنی لیبی یا محرم کی لیبی باذن اوسکو
 یا بغیر اذن اوسکی اوسمیں کئی مذاہب اقول ہیں علما کی مذہب بعضی ضحاکہ کہ حضرت علی ہی ان میں اور بعضی تابعین کا
 یہ ہی کہ حرام ہی محرم پر کہنا شکار کا مطلق اور دلیل اونکی حدیث معصب بن جشاء کی ہی اور مذہب امام شافعی اور
 احمد کا یہ ہے کہ اگر محرم آپ شکار کر ہی یا کوئی اور اوسکی لیبی شکار کر ہی ساتھ اذن اوسکی یا بغیر اذن اوسکی تو حرام ہی اور اگر
 غیر محرم شکار کر ہی اپنی لیبی اور کچھ اوسمیں محرم کی لیبی بطریق ہدیہ کی بھی حلال اور مذہب امام ابو حنیفہ اور علما اونکی کا
 یہ ہے کہ حلال ہی کہنا ناگوشٹ شکار کا محرم کو جب تک کہ آپ شکار نہ کر ہی اور حکم نہ کر ہی ساتھ اوسکی اور راہ نہ بتاوی اور
 اشارہ نہ کر ہی طرف اوسکی اور مدد نہ کر ہی شکار کر ہی پر وہ یا کوئی محرم اگرچہ اوسکی لیبی شکار کیا جاوی چنانچہ حدیث ابی قتادہ
 کی دلالت کرتی ہی سپر اور مرد شکار سی ہی حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کی کہ پیدایش و نسل اوسکی جنگل میں ہو پس جائز ہے
 محرم کو بیچ کر نا کر ہی اور دنبہ اور بھیل اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بٹ گہر کی پٹی ہو ہی کا اور محرم پر بدلہ آ ہی بسبب بیچ کر ہی نبوت
 کی اور ہرن پٹی ہو ہی کی اور شکار کرنا جانور ذی بالی کا حلال ہی محرم وغیر محرم کو خواہ وہ کچھ ہوں یا کچھ ہوں بحسب اس آیت شریفہ
 کی احسن لکم صید البحر و طعامہ آخر آیت تک پہر جنگل کی جانور جو کہانی جاتی ہیں حرام ہی شکار کرنا و انکا محرم پر اتفاق اوجہ کہ کہا
 نہیں جاتی ہیں اوتکو تقسیم کیا ہی صاحب بدائع فی دو قسم رکائے وہ ہیں کہ ایذا دیتی ہیں طبعاً اور ابتدا کرتی ہیں ساتھ ایذا کی اکثر مانند
 شیر اور جیتی اور بھیر ہی و مانند اکیلی پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا و انکا و زدن یا آو سپر کچھ رکائے ہیں کہ ابتدا نہیں کرتی ساتھ ایذا کی اکثر مانند

چرخ وغیرہ کی پس جائز ہی محرم کو انا انکا اگر چوت کرین اور پیر زمین آنا وسیع کچھ اور اگر چوت کرین تو نہیں مباح محرم کو یہ کہ تبتہ اگر کسی ہاتھ
 مانگی اگر ایسا نکلتا تبتہ تو لازم ہوگا وسیع مذکر ح ع فتق الفصل الاول فصل پہلی عن الضعیف بن جثامہ انہ اھذا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جارا وحشیاً وهو بالکذا ذکرا اذ یؤذون ان فرد علیہ فکما تراسی مانی وجہہ قال انکم نرذہ علیکم
 الا کما حرمہ متفق علیہ روایت ہی صعب بن جثامہ سی بہ کہ اوہون فی طریق تھنہ کی پہیجا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 گورخر اور حضرت ہی ابولین یا وادانین پس پیر دیا حضرت نی اوپیر پس جبکہ کہی حضرت نی وہ چیز کہ تہی چچہرہ او سکی یعنی خوشی اور
 معلوم کہ بیعت قبول کرینی فرمایا تحقیق سہنی نہیں پیر دیا و سکوپر گاسپی کہ تہی ہم احرام بانہی ہوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی فت
 ابوا اور وادان نام ہی جگہوں کا درمیان کہ اور مدینہ کی اور ظاہر یہ حدیث دلیل ہی وکی کہ جو طوق شکار کی گوشت کہانی کو حرام تہ
 میں محرم کی لپی اور غریب ہمارا غریب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا سہی پس ہماری نزدیک
 یہہ ہی کہ گورخر زندہ شکار کر کہی ہاتھ او سکا لینا محرم کو درست نہیں ایسی پیر دیا لیکن ایک ایت میں آیا ہم گوشت گورخر کا ہیجا اور ایک روایت از
 آیا ہی کہ ران گورخر کی پہیجا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ اگر لاد کا ہیجا ان روایتوں سی معلوم ہوا ہی کہ یہاں ہی گوشت او سکا مرد ہو
 جواب یہ کہ اول زندہ گورخر ہیجا ہوگا وہ دنیا پیر ران اور گورخر کی کہ او سکو بعضون فی گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نگرا او سکا کہا
 پہیجا اور تری دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس موضع عرج میں حالت حرام میں حضرت
 حکم کیا ابو بکر کہ ہانت روا و سکوپر ایونکو اوشافعیہ تہی ہیں کہ پیر دیا گمان اسکی کہ میری ہی شکار کیا گیا ہی ع وعن ابی قتادہ
 انہ اخرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتکلف مع بعض اصحابہ وہم فخرمون وهو غیر محرّم فزوا
 جارا وحشیاً قبل ان یراہ فکما ارادہ ترکوہ حتی راہ ابو قتادہ فربک فرسآلہ فساکم ان یناولوہ سوطہ فاکبوا
 فتناولہ یحیل علیہ ففقرہ ثم اکل فاکلوا فندموا فکما اذکرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکروہ قال اھل
 معکم منہ شیء قالوا معنا رجلہ فاخذہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکلہا متفق علیہ وفی روائیلہم فاکلنا
 انوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال منکم احد امرء ان یحیل علیہا او اشار الیہا قالوا کال فکما اما بکی من جہا
 اور روایت ہی ابی قتادہ ہی یہہ کہ وہ مکلی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال جاریہ میں پس آجی رہ گئی وہ بعضی اپنی بارگاہ
 ساتھ اور بارون کی محرم تہی اور ابو قتادہ تہی غیر محرم پس دیکھا اونکی بارون نی گورخر پہی اوکی دیکھتی سی پس جب دیکھا بارون اونکی فی گورخر
 کو چوڑ دیا او سکو یہاں تک کہ دیکھا او سکو ابو قتادہ فی پس سوار ہوی اپنی گھوڑی پہیگا بارون سی یہہ کہ دیون او سکو کوڑا او سکا پس دیا
 اوہون فی کوڑا پیر ابو قتادہ فی کوڑا یعنی گھوڑی اور کر پیر حکم کیا گورخر پیرس بارا او سکو یہہ کہا یا اور کہا یا ساتھ واون فی پہریشان
 ہوی یعنی گمان اسکی کہ محرم کو مطلق شکار کا کہا نہ درست نہیں پس جبکہ فی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوجا اپنی ہیجی کہ
 او سکا کہ آیا کہا نا او سکا درست تھا جگہ انہیں فرمایا کہ ہی تمہاری پس اوپیر کے کہی اوہون فی ہماری ساتھ ہی بانون او سکا پس لیا او
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اور کہا یا او سکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی اور چچ ایک روایت اون دونوں ہیجہ کہ پس جب فی رسول خدا صلی
 علیہ وسلم کی پاس فرمایا حضرت نی کیا تم میں سی کینی حکم کیا تھا ابو قتادہ کو یہہ کہ حکم کری گدی ہی پر اشارہ کیا تھا ظراف او سکی کہا اوہون نے
 کہ نہیں فرمایا پس کہا وجوباً ہی ہوا او سکی گوشت میں سی ف کہا یا او سکا اور ایک روایت صحیحہ میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی انہیں

لان
 بان نہیں
 کا ہیجی ہوگا
 ہی ۱۱

کہا یا اوس سی طریق این یون دیجاوی کہ اول حضرت فی نہ کہا یا ہوگا خوف ہوگی کہ محرم فی حکم کیا ہوگا یا نہ ہوگا پہر جب یہ امر متحقق ہو گیا
نوش فرمایا اور حکم کیا تھا یعنی سرچ حکم کیا تھا یا نہ لالت کی تہی یعنی راہ باقی تہی اوسکی طرف اور فرق دلالت اور اشارت میں یہ ہے کہ
دلالت زبان سی ہوتی ہی اور اشارت آہستہ سی اور بعضوں فی کہا کہ دلالت غائب میں ہوتی ہی اور اشارت حاضر میں دلالت
حرام سی محرم کو حل میں اور حرم میں اور غیر محرم کو حرام سی حرم میں نزل میں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسیر کہ مباح محرم کہنا
گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد کی ہو اور اس میں ہی اونکا کہ بوطیق شکار کی گوشت کہا نیکی منع کرنی
ہیں **ع و عن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس لا جناح علی من قتلہن فی الحرم **والخمر**
والقارۃ والغرب والجدۃ والعقرب والکلب العقور متفق علیہ اور روایت ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا پانچ جانور ہیں
مذہب اسیر کہ ماری ذکوہ حرم میں اور حرام میں چوہا اور کوا اور چیل اور بچہ اور کتا کہنا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** کو سی
مذہب کو سیاسہ و سنید ہی کہ وہ اکثر در نجاست کہا ہی جیسا کہ روایت آئندہ میں آیا ہی اس سی نقل کیا کو اکبستی کہانیہ الا
کہ رنگ اوسکا سیاہ ہو تا اور چوچ اور پاون اوسکی سرخ اور کٹی کٹ کہنی فی حکم میں بین سب جانور در مذہب تہذیبی **ع**
و عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس کواکب یقتلن فی الجبل والحرم الحلیۃ والغرب والکلب
والقارۃ والکلب العقور والجدۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا پانچ
جانور موزی ماری جاوین حل میں ہی اور حرم میں ہی یعنی بغیر حرام کی ہو ماریہ الا یا حرام ہا مذہب ہی ہوسانپ اور کو املق اور چوہا
اور کتا کٹ کہنا اور چیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** حرام ہی نازا اوس کتی کا کہ حسین منفعت ہو اور ایسی ہی مارا
اوس کتی کا کہ حسین منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارا ان جانور و نکا مذکور ہو احسن انہیں نہیں ہی بلکہ ہی حکم ہی سب موزی جانور و نکا
مذہب پیوستی اور چہر اور سپود و خیر ہی او کہت مل و رانندہ انکیل اور گازی ہون ہی چوچا ہی **ع** متفق
فصل الثانی
فصل دوم عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لحم الصيد لکم فی الحرم **حداک**
ما لم تصیدوہ اویصادکم رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی اور روایت ہی جابر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا
کہ گوشت شکار کا واسطی ہتھاری بیچ احرام کی حلال سی جب تک کہ نہ کیا ہو تہی شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطی ہتھاری نقل کی یہہ ابو داؤد اور
ترمذی نسائی فی **ف** یعنی اگر تم حالت احرام میں شکار کرو گی یا ہتھاری لپی کیا جاوے گا اگر چہ شکار کر نیوالا محرم ہو تو نہیں سہ ہوگا
کہنا اوسکا دلیل پڑی ہی اس تہذیب حدیث کی مالک شافعی فی اسیر کہ حرام ہی گوشت اس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والشیط
احرام الکی اور بعض فی بیعتی میں اگر بطریق خفہ کی یہی جاو طرف ہتھاری شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بیچی تو نہیں حرام ہوگا یعنی
یہہ میں کہ اگر شکار کیا جاوی بموجب حکم ہتھاری کی تو نہیں درست کہا اوسکا پس نہیں حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ فوج کر می اوسکو غیر محرم احرام
والیک ہی بغیر امد دلالت یا اشاری اوسکی **و عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال الجراد من صید
البحر رواہ ابو داؤد والترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مڈھی شکار دریا
ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی **ف** کہا علماء ہاری فی کہ مڈھی شکار دریا کا ایسی کہا کہ یہہ شاہ ہی شکار دریا کی اس بات میں
کہ بغیر فوج کی درست ہی پس نہیں جانہی محرم کو یا نازدیکجا اور لازم آوے گا سبب ماری اوسکی تصدق یعنی مددی چوچا ہی

۴
سنتانین
اسیر کہ ہا نکا
۴۰۵

بضرورت وین فرج کی اور بعضی کہتی ہیں کہ کچھ عید میل میں ہی کچھ حرم میں پڑنا کہ حرم میں ہو اور اگلی سال اپنی سالوں میں جس جہی میں
اس میں معلوم ہو کہ اگر کوئی محصور ہو یعنی رک جاوی تو قضا او سکی کری ہماری نزدیک قضا او سکی واجب اور شافعی کی نزدیک اگر
قضا نہیں اور اگلی سال عمر بیکام عمر القضا ہونا موید سی ہماری مذہب کا ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ قَرِيبًا مِنْ الْبَيْتِ فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يَأْهُدِي حَقَّقَ
أَصْحَابُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ ہا نکلی ہم ساتھ پیغمبر خد صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمر کی لمبی پس رو کا
کفار قریش نی وری خانہ کعبہ کی پس فرج کمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کی اور سرسند وایا اور کتر وایا بال بارو
اونی نی نقل کی یہ بخاری ف یارون اونکی نی یعنی بعضی یارون نی بال کتر وایا اور بعضون نی سرسند ای اور ہدی میں
کہا ہی کہ نہیں لازم سرسند ای بال کتر وایا محصور نزدیک ابو حنیفہ اور امام محمد رح کی اور ابو یوسف نی کہا کہ گنا چاہی ایک چیز کو اگر
سی اور اگر نہ کر گا تو حرام سی نکلی اگا اور نہیں اگا او سپر کچھ ع وَعَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ سُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ أَنْ يَخْلُقَ دَأْمًا أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سور بن خمرہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سحر کیا پہلی سرسندانی کی اور حکم کیا اپنی صحابہ کو کہ
اسکی یعنی ساتھ سحر کی پہلی سرسند انکی نقل کی یہ بخاری وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ الْكَيْسُ حَسْبُكُمْ وَسَنَدُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حُبْسَ أَحَدِكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَائِفَ الْبَيْتِ وَبِالْصَّبَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حُلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَخْرُجَ
عَاثًا فَإِذَا فِيهِ هَدْيٌ أَوْ يَصُومُ أَنْ لَا يَخْرُجَ هَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ او ہون نی کہا کیا نہیں کفایت
کرتی تمکو نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر رو کا جاوی ایک تہارا حج کر بیٹھے مانع ہو کوئی عذر بڑی کن
حج کسی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع ہو طواف اور سی ہی طواف کری خانہ کعبہ کا اور سی کری صفا اور مرو میں ہر حال
ہو سی ہر چیز سی یعنی جو کچھ احرام میں کرنا حرام تھا وہ درست ہو اپنا تک کہ حج کری اگلی سال پہر ہدی فرج کری باروزہ رکھی
اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہ بخاری نی ف جانا چاہی کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہو اگر وہ مفرد ہو تو او سپر قضا ہی حج
کی سال آئندہ میں اور نہ عمرہ ہی او سپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کی کہ اگر حج کر بیسی رو کا جاوی رستی میں فہم
میں ہدی پیچھی جب وہ وہاں فرج ہو تو حرام سی نکلی جانور سی اور سال آئندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کری اگر سفر ہو اگر
قارن ہی تو دو عمری کری اور اگر وہاں پہنچ کر رو کا جاوی یعنی وقوف عرفہ کا سبب کی نہ میسر ہو اور طواف اور سی کر سکتا ہی تو
طواف اور سی کری یعنی عمرہ کر اگر حرام سی نکلی اوی اور سال آئندہ میں قضا حج کی کری پہر ہدی حج کری باروزہ رکھی اگر کہ
پناوی اور اس حدیث میں ہی صورت مذکور ہی اور اگر ہوفائت قارن یعنی حج اور عمر کی نیت کی ہو تو وہ طواف کری وایا اگر
اور سی کری او سکی لمبی پہر دوسر طواف کری وایا فوٹ ہونی حج کی اور سی کری او سکی لمبی اور سرسند اوی یا بال کتر وایا
اور باطل ہو گا اوس سی دم قران کا اور اگر ہو کا مستمتع تو باطل ہو گا شفع او سکا اور سا قط ہو گا اوس سی دم او سکا اور اگر
ساتھ لایا ہو ہدی کری او سکو جو چاہی اور ان سبب فوت کرنا بواظہر نہیں جب ہو گا سال قضا میں مگر حج ع وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضِبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ أَرَدْتَ الْحَجَّ قَالَتْ

اور اگر وہاں پہنچ کر رو کا جاوی یعنی وقوف عرفہ کا سبب کی نہ میسر ہو اور طواف اور سی کر سکتا ہی تو
طواف اور سی کری یعنی عمرہ کر اگر حرام سی نکلی اوی اور سال آئندہ میں قضا حج کی کری پہر ہدی حج کری باروزہ رکھی اگر کہ
پناوی اور اس حدیث میں ہی صورت مذکور ہی اور اگر ہوفائت قارن یعنی حج اور عمر کی نیت کی ہو تو وہ طواف کری وایا اگر
اور سی کری او سکی لمبی پہر دوسر طواف کری وایا فوٹ ہونی حج کی اور سی کری او سکی لمبی اور سرسند اوی یا بال کتر وایا
اور باطل ہو گا اوس سی دم قران کا اور اگر ہو کا مستمتع تو باطل ہو گا شفع او سکا اور سا قط ہو گا اوس سی دم او سکا اور اگر
ساتھ لایا ہو ہدی کری او سکو جو چاہی اور ان سبب فوت کرنا بواظہر نہیں جب ہو گا سال قضا میں مگر حج ع وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضِبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ أَرَدْتَ الْحَجَّ قَالَتْ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ اَرْكَانِهِ فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاسْتَشْرِيْ دُوْنِيْ اَلَا اَنْتِ حُجِّيَتْ حُجَّتِيْ فَتَقَرَّرَ عَلَيْهِ رُوَايَةُ عَائِشَةَ سَيِّدَةَ الْبَيْتِ
 هُوَ حُضْرَتِ رَسُولِ خُدَّصَلَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ رَضِيَاعَهُ مِثْلِيْ بِيْرِكِيْ بِسْ فَرَمَا يَا اَسْلَمِيْ اَوْ سِى شَائِدْ كَلَّوْا رَدَّ كَرْتِيْ هِيْ جِجْ كَلَّيْضِيْ هَمَارِيْ تَه
 بِسْ اَمْ هِيْ جَابَهِيْ بِيْنِ كَرَجَلِ تَوَجَّحْ كِيْ لِيْ هَمَارِيْ تَهْ كَلَّهَا اَوْ سِيْجَانِ ارَادَه رَكَبْتِيْ هُونِ وَلِيَكِنْ قَسْمِ هِيْ اَلْمَدِّ كِيْ نَهِيْنِ بَاتِيْ مِيْنِ اِيْ تِيْنِ
 كَرِيْ يَارِيعِيْ اِيْ تِيْ مِيْنِ مَضْعَفِ بَاتِيْ هُونِ بِسَبَبِ بِيْمَارِيْ كِيْ نَهِيْنِ جَابَتِيْ كَجْجْ پُورَا كَرْسَكُوْنِيْ بِسْ فَرَمَا يَا اَسْلَمِيْ اَوْ سِى كَجْجْ كَر تُو يَعْنِيْ اِحْرَامِ جِجْ
 كَا مَذَهْ اَوْ شَرْطْ كَر تُو اَوْ رَكَبْ يَا اَلْكِيْ سِيْر اَمَكَانِ نَكَلْنِيْ كَا اِحْرَامِ سِيْ اَوْ سْ جَكَبْ هُوْكَ كَر وُكِيْ تُو نَكَلُوْ نَقْلْ كِيْ بِيْهْ بَخَارِيْ اَوْ رَكَبْ مَضْعَفِ
 جَسْ جَكَبْ جَكَبْ مَرْضْ بِيْزَا هُوْ اَوْ رَدَّ بِسْ سَكُوْنِيْنِ خَانَهْ كَسْبِ كَيْطَرِ بِسْ اَوْ سْ جَكَبْ اِحْرَامِ سِيْ بَا هَرْ نَكَلْ اَوْنَكِيْ مِيْنِ اَوْ رَتِيْنُونِ اَمَامِ جَوَهْتِيْ بِسْ كِيْ
 اِحْصَا يَعْنِيْ كَلْمَا بِسَبَبِ مَرْضْ كِيْ نَهِيْنِ هُوْ تَا وَهْ دَلِيْلْ كِرْتِيْ بِسْ سَاهَتِهْ اِسْ حَدِيْثْ كِيْ اَكْرَبْ سَبَبِ مَرْضْ كِيْ مَبْلَحْ هُوْ اِحْرَامِ سِيْ بَا هَرْ نَكَلْ اَوْنَكِيْ
 كَرْتِيْ حُضْرَتِ اَوْ سَكُوْ سَاهَتِهْ شَرْطْ كِرْتِيْ كِيُوْ كِهْ بِنَفَادَهْ تَهِيْ اَوْ رَا مَامْ اَعْظَمْ جَوَهْتِيْ بِسْ كِيْ اِحْصَا رَسَبْ مَرْضْ كِيْ هِيْ هُوْ تَاهِيْ وَهْ دَلِيْلْ كِرْتِيْ
 بِسْ سَاهَتِهْ حَدِيْثْ جِجْ بِسْ عَمْرَا اَنْصَارِيْ كِيْ اَكِيْ اَتِيْ هِيْ اَوْ رَا دَلِيْلْ اَوْ سِى سِيْهِيْ كِهْ اَمِنْ عَمْرُكَ تَهِيْ شَرْطْ كِرْتِيْ اَوْ رَكَبْتِيْ كِيْ كِيْ نَهِيْنِ كَفَايَتْ كَرْتِيْ
 تَكُوْسَتْ تَهَارِيْ تَهِيْ كِيْ اَوْ رِيْهْ هِيْ كَهْتِيْ كِهْ فَائِدَهْ شَرْطْ كِرْتِيْ كَا يَعْنِيْ اِسْ عَوْرَهْ كِيْ حَقِّ مِيْنِ بِيْهْ تَهَا كِهْ جَلْدِيْ اِحْرَامِ سِيْ نَكَلْ اَوْنَكِيْ اَسْلَمِيْ كِهْ اَكْرَدَه
 شَرْطْ كَرْتِيْ تُو ذِيْرْ كَر نَكَلْتِيْ يَعْنِيْ جَسْبِ اِيْجِيْ هِيْ اِيْجِيْ جَكَبْ پُرَا وِيْهِيْ مَذَهْبِ اَمَامِ اَعْظَمْ كَا مَحْضُوْرْ دَرَسْتِ نَهِيْنِ كِهْ اِحْرَامِ سِيْ بَا هَرْ نَكَلْ بِيْهَا تَكَلْمَا كَجْجْ
 هِيْ اَوْ سِى اَحْرَامِ مِيْنِ مَكْرِيْهْ كِهْ شَرْطْ كِرْتِيْ يَعْنِيْ اَكْرَبْ شَرْطْ كِرْتِيْ كِهْ جَاهِنِيْنِ رَكُوْنِ دِهَانِ اِحْرَامِ سِيْ نَكَلْ اَوْنَكِيْ تُو بَجْرْدِ كِنِيْ كِيْ حَلَالْ هُوْ حَاقَا
 بِيْزْدِجْ هُوْنِيْ هِيْ كِيْ غِ الْفَصْلُ الثَّانِي فِيْ فَضْلِ دَوَسَرِيْ حَكْنِ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَمْرًا حَكَا بَهْ اَنْ يَبْدُوْا اَلْهَدْيَ الَّذِيْ يَخْرُؤُا عَنْ اَمَامِ الْحَدِيْثِيْنَ فِيْ عُمَرَةَ الْقَضَاءِ رَوَاهُ رُوَايَةُ اَبْنِ عَبَّاسٍ كِيْ تَحْقِيْقِ رَسُوْلِ خُدَّصَلَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اَوْ رَضِيَاعَهُ مِثْلِيْ بِسْ اَوْ سِى اَصْحَابُوْ كِيُوْ كِهْ لِيْنِ كِيْ جَانُوْرْ دَكُوْهْ جَانُوْرْ كِهْ دُجْجِيْ تَهِيْ سَالِ حَدِيْثِيْ كِيُوْ كِهْ بِيْجِيْنِ بِيْجِيْنِ عُمَرَةَ الْقَضَاءِ نَقْلْ فَتَعْنِيْ
 پَهْلِيْ وَقْتِ اِحْصَا يَعْنِيْ رَكَبْتِيْ كِيْ كِهْ جَانُوْرْ دِيْ كِيْ دُجْجِيْ تَهِيْ سَالِ اِيْزِدْ كِهْ عُمَرَةَ قَضَاءِ كَا بِجَالِ اَوِيْنِ اَوْ رَا جَانُوْرْ بَدَلِيْ اَوْنَكِيْ دُجْجِيْنِ
 تَا دُجْجِيْ كَر اِحْرَامِ مِيْنِ وَاقِعْ هُوْ اَسْلَمِيْ كِهْ هِيْ اِحْصَا دُجْجِيْ نَهِيْنِ كِيْ جَابَتِيْ هِيْ مَكْرَمِ مِيْنِ جَسَا كِهْ مَذَهْبِ اَمَامِ اَبُوْ حَنِيفَهْ كَاهِيْ اَوْ رِيْهْ جَسْ صَوْرَتِيْنِ
 كِهْ دُجْجِيْ كَر اَحَدِيْ بِيْهْ مِيْنِ غَيْرِ حَرَمِ مِيْنِ تَهَا خَا هَرْ اَوْنَكِيْ كَر مَكِيْنِ حَدِيْثِيْ مِيْنِ هِيْ حَرَمِ مِيْنِ تَهَا اَسْلَمِيْ كِهْ اَكْثَرِ حَدِيْثِيْهْ حَرَمِ مِيْنِ سِيْجِيْ بِسْ بَدَلْ كَرْنَا
 وَاسْطِيْ حَتِيْطَا اَوْ رَا حَاسِلْ كَرْنِيْ فَضِيْلَاتِ كِيْ تَهَا اَوْ رَا مَوْ اَسْطِيْ اَسْتَجَابْ كِيْ اَوْ رَا بَعْدَ لَفْظِ رَوَاهُ كِيْ اَصْلِ نَسْخَهْ مَشْكُوْهْ كِيُوْ كِهْ سَفِيْدْ
 چُوْشِيْ هُوْ هِيْ اَوْ رَا نَسْخَهْ مِيْنِ لَاحِقْ كَر دِيَا هِيْ لَفْظِ اَبُوْ دَاوُدْ كَا اَوْ رَا اِيْكَ نَسْخَهْ مِيْنِ بِيْهْ عِبَارَتِ زِيَادَهْ هِيْ فَيَهْ قَسَدَهْ وَفِيْ سَنَدَهْ مُحَمَّد
 بِنِ اسْحَقْ رَوَاهُ اَبُوْ اَلْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ رُوَاهُ اَلْزَمَذِيْ وَابُوْ دَاوُدَ وَالتَّسْلِيْمِيْ وَابْنُ مَاجَهْ وَالتَّارِيْمِيْ وَزَاكَا اَبُوْ دَاوُدَ فِيْ رُوَايَةٍ
 اُخْرَى اَوْ قَرَأَ رَوَاهُ اَلْزَمَذِيْ هَذَا حَدِيْثٌ جَسَنٌ وَفِيْ الصَّيْبِ ضَعِيْفٌ اَوْ رُوَايَةُ هِيْ جِجْ بِسْ عَمْرَا اَنْصَارِيْ
 كِهْ كَلَّهَا يَارِ رَسُولِ خُدَّصَلَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهْ شَخْصْ كُوْنَتْ جَاوِيْ يَعْنِيْ يَانُوْنِ اَوْ سَكَا يَانَكَا اَسُوْ جَاوِيْ بِسْ تَحْقِيْقِ هُوْ كِيَا حَلَالْ يَعْنِيْ
 جَابَزِيْ اَوْ سَكُوْ كِهْ تَرْكْ كَر سِيْ اِحْرَامِ كَا وِيْهَرْ اَوْ سِيْ وَ طَنْ كَيْطَرِ اَوْ رَا لَازِمْ هِيْ دَسِرْجِيْ اَكَلِيْ سَالِ نَقْلْ كِيْ بِيْهْ تَرَفُّوْ اَبُوْ دَاوُدْ اَوْ رَا رَسُوْلَا
 اَوْ رَا بِنِ مَاجَهْ اَوْ رَا مِيْ نِيْ اَوْ رَا زِيَادَهْ كِيَا اَبُوْ دَاوُدِ اِيْكَ اِيْتِ مِيْنِ يَابِيَارْ هُوْ جَاوِيْ وَ رَكَبْتِيْ نِيْ بِيْهْ حَدِيْثْ جَسَنِ هِيْ اَوْ رَا مَاجَهْ
 مِيْنِ كَلَّهَا بِنُوْ نِيْ كِهْ بِيْهْ ضَعِيْفْ هِيْ فَا يَابِيَارْ هُوْ جِيْ جَسَا حَوَارِثْ هُوْ بَعْدَ اِحْرَامِ كِيْ كُوْنِيْ مَالِعْ سَوَايْ اِحْصَا رَدَّ شَرْطِ تُو بِيْ جَابَزِيْ

فَهُوَ حَرَامٌ حُرْمَةً اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَارْتَهَ لَهُ يَجْلُ الْقِتَالُ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَمْ يَجْلُ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
 فَهُوَ حَرَامٌ حُرْمَةً اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ بَشُوكُهُ وَلَا يَنْقَرُ صَيْدُهُ وَلَا يَنْقَطُ لَقَطَتُهُ إِلَّا مَن عَزَّ وَجَلَّ
 يُحْتَلَى جُلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَذْخَرْتَانَهُ لِقِينِهِمْ وَلِيُؤْتِيَهُمْ فَقَالَ لَا إِلَّا أَذْخَرْتُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي
 رَأْيِي أَنِّي هَرَبِيَّةٌ لَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَنْقَطُ سَائِقُهَا إِلَّا مُتَّفِقًا رَوَيْتُ هِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَيَّ كَمَا فَرَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَن فَتَحَ كَمَا كِي كَهَبِينَ هَجْرَةَ وَيَكُنْ جَاهِلُ دَنِيَّتِ خَالِصٍ فِي عَمَلٍ مِّنْ بَاقِي هِيَ رَجُلٌ كَمَا بَلَّاسِي جَاهِلُ دَنِيَّتِ لِي مِيْنِي حُكْمُ كَرَمِي مَاهِدُ
 كِي مِيْنِي كَلْبِي كَاسِ نَكْلُو اور فَرَّ يَا دَن فَتَحَ كَمَا كِي كَهَبِينَ هَجْرَةَ وَيَكُنْ جَاهِلُ دَنِيَّتِ خَالِصٍ فِي عَمَلٍ مِّنْ بَاقِي هِيَ رَجُلٌ كَمَا بَلَّاسِي جَاهِلُ دَنِيَّتِ لِي مِيْنِي حُكْمُ كَرَمِي مَاهِدُ
 لُوكُو نِيْرَتِك لُوكِي اور وَا جَبَكِ اور نِيْرَتِيْطِيْمِ اوسكِي اور سَدَنِي كِي پِيْدَا كِيَا آسَا نُونُكُو اور زَمِيْن كُو مِيْنِي حُرْمَتِ اسكِي قَدِيْم سِي هِي پُور
 حَرَام كِيَا كِيَا هِي سَا تَه حُرْمَتِ اَمَدِ تَعَالٰی كِي قِيَامَتِ تَكْ اور حَقِيْقَتِ ہرگز نہ ہن جَلالِ ہوا قَاتِلِ اوس مِيْن كِي كِي كِي لِي پُور ہن سِي اور نہ ہن
 جَلالِ ہوا قَاتِلِ مِيْرِي لِي كَرَا كِي سَاعَتِ دَن سِي مِيْنِي نَفْتَحَ كَمَا كِي كِي ہن وَہ حَرَام كِيَا كِيَا لِي ہر كِي پَر لِيْدِ اس سَاعَتِ كِي سَا تَه حُرْمَتِ
 اَمَدِ كِي رُوْزِ قِيَامَتِ تَكْ مَعْنِي پُور نَفْتَحَ تَكْ كَا تَا جَا وِي درختِ خَا رَا وَا سكا مَعْنِي اگَر چہ اِيْذَا ہوا اوس كُو اور نہ ہر كِيَا جَا وِي شكا
 اوسكَا مَعْنِي نہ مَن تَرَضِ ہوا اوس سَا تَه شكا كَر كِي اور وِ حَشْتِ دَلَا اور بَر كِي حَشْتِ كَر كِي اور نہ اوشا يَا جَا وِي لَقَطِ اوسكَا كَر جو شَخْصِ كِي
 تَعْرِيفِ كَرِي اوسكُو مَعْنِي اوسكُو جَانِزِي اوشا نا اوسكَا اور نہ كَا تَا جَا وِي گہا نَسِ اوسكِي ہن كہا عِبَّاسُ يَا رَسُولَ اَمَدِ مگر اذْخَرُ لِيْخُو
 اذْخَرُ كہ نامِ اِيْكِ گہا نَسِ كَا ہِي اوسكِي اِجَا زَتِ دِيْجِي اِيْلِي كہ وَہ اَسْطٰی اُہَا رُوْنِ اور سَنَارُوْنِ اُوْنِكِي كِي ہِي مَعْنِي اُوْنِكُو حَتَّاجِ پُور
 ہر كِي سِي سِي كَلَانِي لُوبِي اور سُوْنِي چَا نَدِي كِي اور وَا سْطٰی گہرُوْنِ اُوْنِكِي كِي مَعْنِي گہرُوْنِكِي چَتُوْنِيْنِ كَامِ آتِي ہِي ہن فَرَّ يَا مگر اذْخَرُ لِيْخُو اوسكُو
 اوشا نا وَا تُو جَانِزِي نَفْلِ كِي ہر كِي سَخَارِي اور سَكَمِ اور پَر رَوَيْتِ ابِي ہر رِيْدِ كِي ہر كِي كہ كَا تَا جَا وِي درختِ اوسكَا اور نہ اوشا نا وَا
 رِي جِيْرُو سَكِي مگر تَلَا ش كَر نِيْوَا لَافِ نہ ہن اِجْرَۃُ النِّحِ مَعْنِي جَبِ حَضْرَتِ سَجْدِ كَا كَر كِي سِي مَدِيْنِ كُو تَشْرِيفِ لَاسِي تُو اِجْرَۃُ فَرَضِ ہِي اُوْبَرِ
 كہ اِصْطِطَاعَتِ رَكْبَتَا تہا پَر جَب كہ فَرَحِ ہوا تُو مُنْقَطِعِ ہوِي اِجْرَۃُ كہ فَرَضِ ہِي اِيْلِي كہ كہ دَا رَا حَرْبِ ہن نہ ہن جَا صِلِ ہوا تَا سَبَبِ اِجْرَۃِ
 كِي وَہ رَجَبِ كہ حَا صِلِ ہوا تہا جَرِيْنِ كُو لِيْكِنِ حَا صِلِ ہوا تہا ہر سَبَبِ جہاد كِي اور اِجْمَاعِي نِيْكَ اور باقِي ہِي قِيَامَتِ تَكْ وَہ
 اِجْرَۃُ كہ ہوتِي ہِي اَسْطٰی مَحَافِظَتِ دِيْنِ كِي اِذَا حُكَامِ سَلَامِ كِي اور نہ كَا تَا جَا وِي درختِ خَا رَا وَا سكا چہ جَا مِي يَا درختِ اور
 ہَا يَمِيْنِ كہا ہِي كہ جو كُوْنِي كَا تَا گہا نَسِ حَرَمِ كِي يَا درختِ اوسكَا كہ مَلُوكِ نہ ہن اور اِپْسِي اوكَا ہوا وَا سَرِ لَازِمِ ہوتِي ہِي قِيْمَتِ اوسكِي كَر
 گہا نَسِ كِي كَا تَا مِيْنِ قِيْمَتِ نہ ہن دِيْنِي آتِي لِيْكِر كَا تَا اوسكَا ہن دَرَسْتِ نہ ہن اور چَرَانِي ہن جَا وِي گہا نَسِ حَرَمِ كِي مگر اذْخَرُ كہ اوسكَا
 كَا تَا اور چَرَا نا جَانِزِي ہِي اور كَا تَا مَعْنِي لِيْخُو ہِي اَسِيْبِي كہ تَبَاتِ سِي نہ ہن ہِي اور اَمَامِ شَا فَعِي كِي نَزْدِيْكِ جَانِزِي چَرَا نا جَانِزِي
 حَرَمِ كِي گہا نَسِ مِيْنِ اور لَقَطِ اوسِ چِيْرُو كہ تِي مِيْنِ كہ پُورِي پا وِي اور مَالِكِ كَسَا مَعْلُومِ ہوا تُو حُكْمِ اوسكَا خِيْر حَرَمِ مِيْنِ ہر كِي كہ تَعْرِيفِ
 كَرِي مَعْنِي لُوكُوْنِ كِي جَمْعِ مِيْنِ كہ تَا پَر ہِي كہ كِي كِي چِيْرُو مِيْنِ بَا بِي ہِي پَر اگَر مَالِكِ مَلِي اور نہ فَقِيْر ہوا تُو اِپْسِي كَامِ مِيْنِ لا وِي اور اگَر
 غَنِي ہوا تُو مَدِيْدِي بَعْدِ اِزَانِ اگَر مَالِكِ اِجَا وِي تُو اوسكُو قِيْمَتِ اوسكِي دِي وِي اور حَرَمِ كِي لَقَطِ مِيْنِ نہ ہن ہِي مگر تَعْرِيفِ جِيْسَا كہ
 اِصْحَابِ مِيْنِ فَرَّ يَا مِيْہَا تَكْ كہ مَالِكِ مَلِي چِيْرُو مگر مَلِي اوسكُو اور نہ نَفْدِ قَرَمِي اور نہ مَالِكِ ہوا تہا ہِي وَا يَمِيْنِ شَا فَعِي كَا ہِي اور اِكْثَرِ
 عِلْمَانِي فَرَقِ نہ ہن كِيَا ہِي دَر مِيْہَا نِ لَقَطِ حَرَمِ اور غِيْرُو سَكِي اور نہ مَسْبُورِ اِپْسِي ہِي اور دِيْلِ اِنْكِي اور خَدِيْثِيْنِ ہن كہ مَطْلُوقِ آتِي ہن چَرَا نا

باب لفظ کعبین اور بیگانی انشاء اللہ تعالیٰ اور سنی اس حدیث کی اوّلیٰ نزدیک یہ ہیں کہ ایک برس کا کل تک کی زمین ہی تعریف کرے جیسی کہ اور
جائی کرتی زمین اور مخصوص ساتھ ایام موسم کی زمین ہی حاصل یہ کہ اس طرح ایسی فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ لیجائی کہ وہاں تعریف مخصوص
ایام موسم ہی پر ہی والہ علم ح ع وَحْنُ جَابِرٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَحْلَاهُ
أَنْ يَحْلُلَ حِلَّكَ الْبَيْتِ رِوَاةُ مُسْلِمٍ اور روایت ہی جابر ہی کہ ہم نے سنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا کہ زمین حلال واسطی کی کہ زمین ہی یہ کہ اور ہمارے
مکین میں تیسرا نقل کی یہ یہ مسلم فی یعنی تیسرا اور ہمارے مکین میں بدون ضرورت کی نہیں ہے ست یہ قول جہور علماء کا ہی اور حسن کہا کہ مطلق
تیسرا اور ہمارے مکین میں کہ وہی یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ح ع وَحْنُ ابْنِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَرَائِرِهِ الْخُفْرُ فَلَمَّا نَزَلَ جَاءَهُ رَجُلٌ وَقَالَ ابْنُ حَظَلٍ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
أَفْتَلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس ہی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی کی زمین فتح کہ کی اور وہی سر مبارک پر
خود پس جبکہ وہاں اسکو ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن حنظل پکڑی ہوئی ہی پر وہی کعبہ کو ایما دال واسطی نقل کی یہ
بخاری اور مسلم کہہا طبیعت حضرت جو خود پہنی ہوئی کی زمین داخل ہوئی اس ہی معلوم ہوا کہ داخل ہونا کی بغیر احرام کی جائز ہی اسکو
کہ نہ ارادہ کرے تاہو نہ اسکے یعنی جہاں عریکا اور صحیح قول شافعی کا اور شافعی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہ تجاؤز کر و مفاصل ہی بغیر احرام کی در یہ یہ ہی کہ احرام واسطی تعظیم اس جگہ کہ ہی پس برابر ہی حج کرنا والا و عمرہ کرنا والا وغیرہ کا اور حضرت
جو بغیر احرام کی داخل ہوئی دن فتح کی کی تو حلال ہو گیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہوا بغیر احرام کی جیسا کہ پہچا جاتا ہی حدیث
سلی نہ تھا قبل الاخذ اور مارڈال اسکو کہہا طبیعت کہ مرتد ہو گیا تھا ابن حنظل اور مارڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اسکو اور یوں
لڑکی کا یوں نہ مانی تھی کہ جو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکی ہی اور احکام اسلام میں حکم اسکی مارڈال ہی اس کی مارڈال اور
اور شافعی حج دلیل پکڑتی ہیں اس پر کہ جائز ہی قائم کرنا حدیثوں اور خصائص کا حج حرم کی کی اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جنابت و فوط
کہتی ہیں کہ اسکو اباباب مرتد ہونے کی اور مارڈال کر قتل قصاص ہی کی لی کیا تو حمل کرنا کی سب سے قتل اسکا حج ساعت مباح ہونی حرم
رواہور ح ع وَحْنُ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
سَوْدَاءُ بَغِيَّةٍ بِإِخْرَاجِ رِوَاةِ مُسْلِمٍ اور روایت ہی جابر ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی یعنی کی زمین فتح کی
بغیر احرام کی اور اوپر تہی بکری سیاہ نقل کی یہ یہ مسلم فی ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنی ہوئی ہوگی اور اوپر عمامہ
باندھا ہوگا اور احرام نہ باندھنی کی تقریر ہی گذر چکی اور اس حدیث میں دلیل ہی اس پر کہ شجب پہنا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہے
ح ع وَحْنُ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُزُ حَيْشُ الْكَعْبَةِ قَذَا كَأَنَّهُ لَبِيدٌ أَوْ مِزَابٌ
يُخْشَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُخْشَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْشَفُ
بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى نِقَاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
قصد کرنا ایک شکر خراب کرنی کعبہ کا پس جو وقت کہ پہنچا چا میدان ایک میں کی وہاں یا جاوے گا ساتھ اول نبی کی اور آخر نبی کی نبی سب
سب پہنچا ہی جاوے گی کہ امین یا رسول اللہ صراطی ہوا یا جاوے گا ساتھ اول نبی کی اور آخر نبی کی اور ان میں ہونگی باز ای اوّلیٰ
اور دودھ شخص نہیں ان میں ہی نبی ان میں وچ قصد خراب کرنی کعبہ کی شکر کے نہیں ہونگی بلکہ ضعیف اور قیدی اوّلیٰ ہونگی فرمایا و نہا ہی

ساتھہ اول انہی کی اور آخر انہی کی پہراوٹھاٹی جاوینگی اپنی نیتون پرنفل کی یہہ بخارجل و مسلم فی ۱۱ یہہ خبر دی ہی حضرت فی آخر
زمانیکی حال کی کہ حضرت امام مہدی کی وقت میں یہہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام او کا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا اور فرمایا کہ دہناٹے
جاوینگی الخ یعنی وہ دہنائی جاوینگی پس خل ہوگی ان میں یہہ ہی اگرچہ قصد انکا اونکا سانبین ہوئیگا ایسی کہ انہون فی بڑے
پہراوٹکی اور مدد کی وکی فساد وکی پہراوٹھاٹی جاوینگی سب اپنی نیتون پر کہہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا یعنی ہوگا اور جو نیت
کفر کی رکھتا ہوگا وہی ہوگا ع وَحَدَّ اِنِّیْ هُمْ نَارٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُخْرِجُہٗ

النَّكْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ اور روایت ہے ابی ہریرہ ہی کہ کہا فاما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خراب کریکا کعبہ کو صاحب پند لیون چھوٹی اور پتلی کا جشیونین سی نفل کی بہیم بخاری اور سلم فی وقت مقدریون ہی خراب کعبہ کی جشی کے اہتہ ہوگی ور بہیم جای عبروی کہ کعبہ باوجود اس قدر خط کے ایک حقیر آدمی کی اہتہ سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی در دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی خال کی متعلق ہی اہتہ وجود اس خانہ مبارک کی ح وَحَسْبُ ابْنِ عَمْرٍا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي يَوْمَ أَسُودُ أَفْجَحُ يَفْلُكُمَا جَدًّا جَدًّا رَوَاهُ الْإِسْبَاهُ

اور روایت ابن عباسؓ کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا کہ میں نے کبھی تاجوں خراب کر نیوالی کعبہ لیکو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ پہنڈا اوکھاڑیکا خانہ کعبہ کو تہہ بہہ نفل کی یہی بخاری فی فتح ساتھ تقدیم ح کی جیم پراسکو کہ تہی بین کو بخاری و سکی آپسین نزدیک ہوں اور اشریان اور پڑیان دور دور شعلہ الفصل الثانی فسل دوسری سخن ابن امیہ قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال احبكم الى الطعام في احبهم الى الخد فيه رآه ابو داود او کہ ابن علی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کرنا غلہ کا حرم میں کجروی ہی و سہن نفل کی یہی روایت

گرمی خیز نامہ کنکراخ یعنی خریدی غلہ گرانی میں اس نیت سے کہ جب بہت گر آن ہو گا تو چوبچوب بیکجا بہر حرام ہی ہر شہر میں اور حرم میں اس طرح
ابن عباس کہ فرما کہ جو وی ہی یعنی میل کر آ ہی حق سے طرف باطل کی جو کہ کلام اللہ میں مذکور ہی وین رویت باحادیث بظلمہ قدس عذاب الیم
ع مسئلہ مکروہ ہی احکام یعنی بندہ کہنا قوت آدمیوں اور جانوروں کی کافیت مذکورہ سہاں دس شہر میں کہ نصر کر کے شہر والوں کو
متقی و عین ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكة ما اطيعك من بلد واجبك الى
ولو لا ان قوتي اخرجوني منك ما سكنت غيرك رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح و ابن عباس

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی کمی کی یعنی جبکہ شخصت ہوئی وہ انسی دن قیام کی کیا نوبت تیرے
 تو اور بہت محبوب ہی تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکلتی جھگڑتیں ہی نہ رہتا میں کہیں سوا می تیری نقل کی یہ ترندی
 دیکھا چاہئے حسنِ محمد خیر عیب اعتبار سنگد فیل لیل ہی جو پورا سپر کر بفضل ہی نہیں بلقی امام الکتب ترک ایک نہ فضل ہی کہ سے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْفَعَ عَلَى الْخُرُودَةِ فَقَالَ لِلَّهِ
 أَنْكَ خَيْرٌ أَرْضٍ لِلَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضٍ إِلَى اللَّهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجُ مِنْكَ أُخْرِجَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ہے، اللہ شفیٰ علیٰ عبیدی، یشیٰ حمرا کیسی کہ کہا اور کیا اسینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑی اور چڑھ کر دیکھی پس فرمایا قسم تہیٰ صد ہے تحقیق تو اللہ بہترین مین خدا کا ہی اور بہت محبوب ترین چنانچہ طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجسی نہ نکلتا مین نقل کی بیہ تر مذہبی اور ارباب تحقیق

ف جزوہ نام ایک جگہ کا ہی کی میں وہ ان حضرت نبی کبریٰ رہ کر ملی کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی انھ اور اس حدیث میں لکھتا
ہی اس پر کہ لائق ہی مومن کو یہ کہ نہ تکی کی سی مگر جبکہ نکلا جاوی اوس ہی حقیقتہ یا حکماً اور حکماً ہی مراد ہی ضرورت دینی یا دنیوی
اور ایسی ہی کہا گیا ہی کہ داخل ہونا کی میں سعادت ہی اور نکلنا اوس ہی شقاوت ہے ع : اس سلسلہ میں جو علما اختلاف کیا ہی ملا علی
اس حدیث کی شرح میں خوب تفصیل سے اس کو ذکر کیا ہی تو اور محتار میں لکھا ہی کہ نہیں کہ وہ ہی مجاہدہ کی اور مدینہ کی یعنی رہنا ان میں اس کی

الفصل الثالث

فصل تيسرى عن أنى شر من العدو وآله قال لعمر بن سعيده وهو بعثت البعوث الى مكة انمنا في أيها
الأمير أحدك فؤادك فإله رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته أذناى وركاه
قلبي وأبصرته عيناى حين تكلم به جد الله واننى عليه ثم قال إن مكة حرمة الله ولم يجزها الناس
فذلك لأمركم اليوم بالله واليوم الآخر أن يسفك بها دما ولا يعصدها شجرة فإن أحد أترخص بقتال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا له إن الله قد أذن لرسوله ولم ياذن لكم وإنما أذن لي فيها ساعة
من نهار وقد عادت حرمة اليوم كحرمة يومنا هذا لا تفسد للبيعة الشاهد الغائب فقبل لا يشرى ما قال لك عمر وقال أنا
أعلم بذلك منك يا أبا شر من أن الحرم لا يعين عاصيا ولا فارقا لله ولا فارقا لله في الحربي الحزبية الحزبية

روایت ہی ابی شریح عدویسی یہ ہے کہ اونہوں نے کہا باوہی عمر بن سعید کی اسامین کہ وہ چھپتا ہوا لشکر طوف کہہ کی پروا لگی دسی واسطی
میری ہی امیر تیمان کرو میں روبرو میری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لگائی فتح کہ کہ سنا اوسکو گون
میری نی اور یا کہ اوسکو دل میری نی اور دیکھا اوسکو گون میری نی جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور شاہکی و سپر ہر فرمایا
تحقیق کہ بزرگی دی ہی اوسکو اللہ نی اور نہیں بزرگی دی اوسکو گون نی پس نہیں جلال اعلیٰ دس شخص کی کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور
دن آخرہ کی یہ کہ خونریزی کرئی دین یعنی اگرچہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی ہو اوسکو ہر جگہ قتل کرنا حرام ہی خواہ حرم ہو خوا
غیر حرم اور نہیں جلال کمالی اوسین بہت پس اگر کوئی جھست دہونڈی بسبب لڑنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امین پس کہو اعلیٰ دس
تحقیق اللہ نی اذن باوہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں کہ اذن باوہی میری اوسکی ساعت نہیں ہی اور جو کہ تطہیر اوسکی جان نی یعنی ان خطبہ مذکورہ
فرمایا کہ اند تعظیم اوسکی کی بیچ کل گذری ہوئی کی یعنی ہوا سی ساعت مذکورہ کی اور چاہی کہ پہنچا وی حاضر غالب کو پس کہا گیا و اعلیٰ
ابی شریح کی کیا جواب آیا تو عمر عرونی کہا ابو شریح نی کہ کہا عرونی میں خوب جانتا ہوں اوسکو یعنی اس حدیث کو تجھی امی ابو شریح تحقیق حرم نہیں
پناہ دیتی گئے کار کو اور نہ بہا گئی والیکو ساتھ خون کی اور نہ بہا گئی والیکو ساتھ تقصیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ بخاری کے
معنی خریہ کی قصور کی بن **ف** عمر بن سعید حاکم تھا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کی طرف سے پس دے لشکر پہنچتا ہوا طرف کی کی و اعلیٰ
منزل کرنی عبد اللہ بن زبیر کی اوسکو ابو شریح صحابی لی کہا جو کہ مذکور ہوا اور گئے کار کو کہ خروج کرے خلیفہ یعنی اوسکی گمان میں عبد الملک
خلیفہ برحق تھا اور پھر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نی حال آنکہ وہ خلیفہ باطل تھا اور نہ بہا گئی والیکو ساتھ خون کی یعنی جو کوئی کی کیا خان کر
میں جلاوی تو حرم اوسکو یہی پناہ نہیں تھی اور نہ بہا گئی والیکو ساتھ تقصیر کی یعنی اگر کوئی فساد دین میں کرے یا اور کوئی قصور کرے
ہیکہ مال کی کا تلف کرے یا حتی کی کا ضائع کرے اور پھر حرم میں بہا گئی کہ لا اوسی بلکہ اوسکا اوسے ساقط نہیں ہونیکا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن

نیز کہ اگر بہی کر اخلاعت امام سنی نکلی گیا بہی کر حرم سنی نکلی و یکجا دامن سزا و سکو و دنگی ۱ و اگر نہ نکلیجا تو حرم ہی میں اوسکو اور نکلا
ح : و عن عیاش بن ابی ریحمة الخرمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزلوا ہذا
الکعبة فی عظمہا و لا فی جوفہا و لا فی حوائطہا و لا فی کفہا و لا فی راسہا و لا فی یدہا و لا فی رجلہا و لا فی کعبہ و لا فی حوائطہا و لا فی کفہا و لا فی راسہا و لا فی یدہا و لا فی رجلہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیاشی یہی کہتے ہیں کہ عظیم کریم کی اس حرمت یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکی کی حق
عظیم اوسکی کا جو بوقت کہ ضائع کر لیا گیا اس عظیم کو ہلاک ہو جاوے گی نفس کی یہاں ماجہ فی ف امین کچھ مسائل کہ متعلق حج کی ہیں لکھی
جاتی ہیں حج غنی کا افضل ہی ہے فقیر کیسے اور حج فرض اولی ہی فرمان برداری والدین کیسی بخلاف حج نفس کی کہ اس سے فرمان برداری
والدین کے افضل ہی اور بنا اسکا کہ افضل ہی ہے حج نفس ہی اور اختلاف کیا گیا ہے یہ مقدمہ میں یعنی مقدمہ افضل ہی یا حج نفس یا تیری میں ہے
دی ہی افسوسیت حج کو ایسی کہ اولین ال ہی خیر ہوتا ہی اور شفقت دن کی ہی ہوتی ہی تو دونوں جمع کو زیادتی ہی ترجمان پر اور شفقت کی جاتی ہی
ایک شخص کے بلا و مسئلہ اور میں اختلاف ہے حج سنی ہی گناہ ہی چہرٹی میں یا نہیں بعضوں نے تو کہا کہ ان چہرٹی میں جیسی حج مسلمان ہوتا ہی تو اسکا
سب گناہ چہرٹی میں اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سنگاہ چہرٹی میں اور بیزدن کی حق ... نہیں معاف ہوتی جیسی دومی مسلمان ہوتا ہے
تو اللہ تعالیٰ کی گناہ معاف ہوتی ہیں بوندن کی اور کہا قاضی خیاض نے کہ اجماع ہی ان سنت کا ہے کہ ہر کسی گناہ ہو کو نہیں چھوڑ
ہی مگر توبہ اور نہیں کوئی قائل ہی ساتھ ساقط ہونی دین کی اگرچہ حق متعلق کا ہو مانند دین غناز اور زکوٰۃ کی مگر ان گناہ دیر کراد کر نی فرض
کا اور تاخیر کر نی غناز کا اور باندہ لکی کا ساقط ہو جاتا ہی اور جو کہ چہرٹی گناہ کی قائل ہو ہی میں مراد اوکی ہی ہی اور تحجب ہے داخل ہو اکعبہ
میں جبکہ نہو لیا اوسکو یا اور کو اور نہیں جائز خرید اکعبہ کی خلاف اور نزدیکانی شیعہ بھی بلکہ نبوی تو امام سی نبوی یا اوسکی فاسدے اور جائز ہی
اسکو پہننا اونکا اگرچہ چینی ہو یا جائز ہے کوئی کسی کو قتل کر کر حرم میں آن پہنچی تو اوسکو قتل کر ہی جہنمک ان میں یا نہر نکلی کہ جبکہ حرم میں
قتل کر مٹی قائل وہاں ناجائز ہو اگر قتل کر گیا نہ کعبہ میں یا نہیں قتل کیا جاوے اور اگر وہ ہی استیجا کرنا آپ فرم سی نہ ہانا اور کہ افضل ہی ہے یہ
مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگی ہیں اعضا علی الصلوٰۃ والسلام کی یعنی فن کی گئی ہیں اور یہہ طلق افضل ہی حتی کہ کعبہ سی اور عرش و کرسی
ہی اور زیارت حضرت کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضوں نے کہا ہی کہ وہ جبکہ اوسکی لمی کہ فراغت رکھتا ہو اور چہ پہلی کر ہی زیارت کی
حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہے چاہی حج پہلے کر ہی چاہے زیارت جبکہ کہ تکرر سے مدینہ پہنچی
اور اگر مدینہ پر سے گزرے تو پہلے حضرت کے زیارت سے کرے بالضرر و اور چاہے کہ
نیت کر ہی ساتھ زیارت حضرت کی زیارت حضرت مسجد کی ہی اسی کی کہ بڑا ہی حضرت نے کہ نماز اوس میں بہتر ہی ہزار نماز ہونی حج غیر اوسیکے
سوائے حجی حرام کی یعنی اوس میں لاکھ نمازوں کا ثواب ہوتا ہی اور یہہ طلع اور عباد تو نکلا ہی ثواب ان زیادہ ہوتا ہی یہہ مسائل در مختار میں سے
لکھی گئی یہہ چاہا امینی کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری و سبکی ایک جا لکھوں اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثوں کی فائدہ و نہیں
متفرق لکھی جا چکی ہیں مگر ایک جامی الہی لکھنی میں عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہی لیکن عرصہ میں رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق
مولانا محمد حق صاحب زادہ شرفا کا کہ امین مسائل ضروری حج کی معتبر کتاب ہونی بہت اچھی ترتیب لکھی ہیں اس عاجز کی ہاتھ
لگ گیا اوسکو نہ دینی یا نہیں کہ کر ایک فضل میں لکھتا ہوں فصل جانا چاہی کہ جو کوی ارادہ حج کا کر ہی اوسکو چاہی کہ نیت درست
کر ہی محض اللہ کی رضا مندی اور ادائیگی فرض کا ارادہ کر ہی کچھ خیال نام نمود کا نہو الا سب محنت برباد جاوے گی پھر اگر یہہ ہندوستان کا

رہنی والا ہی توجب جہاز میں بیٹھ کر طرف مکہ معظمہ کی جانی لگی محاذی میلیم سی احرام باندھی اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہی اول فقط
احرام حج کا باندھنا کہ اسکو افراد کہتی ہیں دوسری یہ کہ احرام عمریکا باندھنے کے بعد کہ مکہ معظمہ میں پہنچ کر افعال عمریکے حج کی مہینوں میں کر کے
احرام سی نکل آوے پہر احرام باندھ کر حج ادا کرے اس قسم کو قطع کہتی ہیں تیسری یہ کہ احرام عمریکا باندھی غیر
مہینوں حج کی میں اور افعال عمریکی کر کر احرام سی نکل آویں چوتھی یہ کہ میقات پر یا محاذی او کی پہنچ کر احرام حج اور عمریکا ساتھ
باندھی پس اس صورت میں کہ شریفہ میں پہنچ کر افعال عمریکے بجالادی اور احرام سی نکلی جبکہ ایام حج کی آوین افعال حج کی کر کر احرام
سی نکلی اسکو قرآن کہتی ہیں اور یہ امام عظمیٰ کی نزدیک افراد قطع سی بہتر ہی پس جب ارادہ احرام باندھنا کریں تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتھ پاؤں
کی اور بال بندوق اور زیناف کی دور کریں اور بنین نواوی اور اگر عادت بہر مند انکی ہو تو سر بھی منڈاوی والا انگلی کریں اور اگر کوئی
بالوٹھی ساتھ ہو تو صحت کریں پر وضو کریں یا نواوی اور نہ انا فضل ہی اور باندھی لنگ اور اور ہی چادر سی اور سفید اور فیض
ہی اور اگر دو نو دو ہوئی ہوئی ہوں یا اپنی ایک پٹا کر اور سی منڈو تنگ جاوی تو ہی جائز ہی اور خوشبو لگاوی اور پڑھی دو رکعتیں پڑھیں
اگر ارادہ قرآن کا کہتا ہی تو یوں کہی اللہم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرعانی وتقبلہا منی اور اگر ارادہ قطع کا کریں تو یوں کہی اللہم انی ارید العمرۃ فقط
وتقبلہا منی اور اگر ارادہ افراد کا کریں تو یوں کہی اللہم انی ارید الحج فیسرعالی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سی کریں تو ہی کافی ہی بہر لیک
کہی پس جب لیک کہی بہ نیت حج یا عمری کی تو محرم ہوا اور الفاظ لیک کی یہ ہیں بیک اللہم بیک لیک لا شریک لک بیک ان الحمد للہ نعمۃ لک
والملک لا شریک لک ان الفاظ سی کہ کہی اور زیادہ کہنا جائز ہی چنانچہ یہ الفاظ ہی مقبول ہیں لیک صدیک وایخیر بیک لیک العزیز
الیک اهل لیک لیک الخلق لیک بعد از ان اکثر اوقات لیک آواز بلند سی کہتا ہی خصوصاً بعد نماز کی خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل
اور وقت سحر کی اور وقت لمبی کی قافلہ سی اور وقت چڑھنی کی بلند سی پر اور وقت اور تریکی بلند سی چکل میں غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا
جیسے نماز میں وقت اتعالات کی تکبیر کہتی ہیں اسکا اس سفر میں وقت اور تری چڑھنی کی بلند سی پستی سی لیک کو در زبان کریں اور جبکہ
محرم ہو تو لازم ہی کہ کتنی چیز دینی پر نکر سی عید ہوا پڑا نہ پہنی مانند کرتہ اور اگر گھڑی اور جامہ اور فرغل اور حجاب اور قبا اور پانجامہ اور
بارانی اور روزہ اور دستار اور ٹوپی اور مانند انکی اور مردانہ پٹی سی اس طرح کا پہنا ہی کہ جسطح عادت ہی ہو سکی پہنی کی اگر خلاف عادت
پہنی تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کرتی یا پانجامہ کو بدین نہ پہنی اور اگر اکو اوڑھ لی یا بطور لنگے باندھی تو کچھ مضائقہ نہیں اور محرم نہ
پہنی کپڑا رنگین نہ لگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سی مانند زعفرانی اور کسنبی اور مانند ایکلی لیک دھوا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست
اور اپنی بوی سے جماع اور وہ چسبہ میں کہ باعث جماع کی میں نہ کری مانند بوسہ یعنی اور ہاتھ لگانا کی شہود ہو
اور باتیں جیانی کی اور ذکر جماع کا رد و عقوبت کی نہ کری اور منق و فحش نہ کری اور کسی سی جنگ جہل نہ کری اور شکار صحرائی وحشی
نکری حتی کہ اشارہ ہی نکری شکار کثیر اور نہ بتاوی اسکو اور نہ مذکر نہ شکار کر نیوالی اور شکار دریائی مانند چھلی کی درست
اور استعمال خوشبو کا نہ کری اور ناخن اور بال سر و ناخن کی ہلکے تمام بدن کی دور نہ کری منڈاوی اور نہ نہ کرواوی اور نہ اوکھیری اور بال
سر و ناخن کی حلی وغیرہ سی دھووی اور جائز ہی محرم کو نہ لانا اور نہ داخل ہونا حمام میں اور گھڑی اور کپڑا کی سایہ میں پھینا اور باندھنا
ہمسانی کا کہ میں اندر نہ آئیں سی اور موہنہ اور سر کسی چیز سی نہ ڈالنی اور چون نہ ماری اور مارا نہ لکھو ایک جانور و نکاح حالت احرام
میں جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی نہ صدقہ دہ یہ ہیں کو اور چیل اور سانپ اور بچہ اور چوہا اور چڑھی اور کچھو اور بٹیر اور گیلر اور پرند

اور پہلی اور چوتھی اور گشت اور بیکر اور سپو اور سر اور پیر اور درندہ حملہ کرے تو اٹالا اور اور جانور خودی اور فرانس جج کی چار میں اول اہرام دیکھ
وقوف خوفات دن عرفہ کی اور وقت اوسکا بعد زوال سی فجر عید الضحی تک پہلی عریسری طواف الزیارتہ کہ روزید الضحی کی کرنا بہتر ہے اور ایام
سختی خیر کرنے میں ہم لازم آتی ہے اور جو پہلی ترتیب ان افعال میں یعنی اول حرام باندھی اور بعد ازاں وقوف عرفہ کرے اور بعد ازاں طواف
الزیارت اگر ایک پہلی نہیں سی فوت ہو گا چہنچہن ہونیکا اور واجبات حج کی سبب بہنچہن خوف فردلفکا اور سی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی اور
نکیران مانی منار و نیز اور طواف الصدیع یعنی طواف الرضعت کرنا اتفاقی کو یعنی جو کملی کا پہنچنی الانہو اور سر منڈا لیا مال کتروانی اور اہرام میقات
باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب غروب ہونی تک اور شروع کرنا طواف کا حجرا سودسی اور بعضوں نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شریع
کرنا دین میں فرضی اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ غدر نہ ہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف میں ستر دیکھنا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی صفحہ
شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی پیادہ پا کرنی اگر غدر نہ ہو اور زچ کرنا اگر کسی یا مسند اسکی کا قارن اور تہمت کو اور بعد سیات
شو طکی دور کعتیں پڑھیں اور ترتیب درمیان رشی اور حلق اور فحج کی اسطرح کہ اول رمی کرے پھر فحج پھر حلق پھر طواف زیارت کرے
اور طواف زیارت ایام سختین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کی اندر آجادی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی بعد طواف کی کرنی
اور حلق مکان معین اور زیان معین میں کرنا یعنی حرم میں اور ایام سختین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جامع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کی اور جو
پہرین کا دیکھ کر کسی ترک سی ہم لازم آتی ہے وہی جب ہیں اور سوانی الکی سنیں اور اب اور سختیات میں اور دم عبادت کے جانور فحج کرنی سی خواہ اونٹ ہو
یا گائین یا کبھی یا مانند انکی اور کبھی در مانند اسکی ہر گاہ کفایت کرتی ہے گیسکا طواف الزیارت کرے حالت جنابت میں یا حیض میں یا جامع کرے بعد
وقوف عرفہ کی پہلی سر منڈائی کی تو انہیں نہیں کفایت کرنا اگر بدیع یعنی وشت یا گائین یا زراشی ہی قرآن اور تہمت اور ہدی لغفل اور قرانی میں سے
کہا نہ سببے اور سوانی الکی میں سی اسکو کہا ناہیں جائز اور اگر ہدی قرآن اور تہمت سی عاجز ہو تو او سپردس روز میں نام میں ہدی قرآن سی
دن بخرا کی افضل ہے کہ خیر روزہ دن عرفہ کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فحج کی رگی جہاں جاسی کہی اور اگر پہلی سر منڈائی ہی ہدی قرار
ہو تو او سپردی ہی لازم آوے سو وقت روزہ بدل نہیں ہونیکا اور جستہ کرادو کی میں جائیکا کہ رقیق تھا وادی وریہ سببے اور جانب بلند کی مصلحت
کسی ٹیڈ علیا ہی داخل ہو وی ورن کو جائنا میں بہتر ہے رات گجانی سی اور جبکہ تہرین اخل ہو وی تو اول مسجد اہرام میں جادی بعد کہنی سبب
جہاں رکھنا منظور ہو اور بہتر اور سببے کہ وقت داخل ہونی مسجد اہرام کی لبیکے اور دروازہ نبی شیبہ کی کسی اسکو باب السلام ہی کہتی ہیں بعد
جادی سی حال کسی متواضع اور خشوع کرنا والا اور ذلیل جانی والا اپنی کو اور بزرگی کعبہ کو لیا طکر نوالا اور رحم کرنا والا جو جب بیت اللہ کو دیکھی
تکبیر و تحلیل کرے اور جب مسجد حرام میں داخل ہو تو طواف عمدہ اور طواف قدم کہ قارن اور مغفرت کی کی بی سنت ہے بحالادی اسطرح کہ اول
مونہ چہرہ اسود کی طرف کر کے تکبیر و تحلیل کرے اور چہرہ اسود کو بوسہ داور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتھ اوٹھا و جیسی کہ وقت تکبیر و تحلیکے اوٹھا
ہیں اور بوسہ دینا اوس صورت میں کہ گیسکا لیا نہ ہو اسکر سبب اوردھام کی بوسہ مذہبی کی تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور اگر پہلے کر سکے تو لگا کر چومے اور
اگر پہلے کر سکے تو دونو ہتھیلوں سی اشارہ کر کے لگا کر چومے اور تکبیر و تحلیل اور تہمت کرے اور درود پڑھے اور طواف جانب چہرہ اسود شروع کرے اور سات
بار گرد خانہ کعبہ کی چہرہ طواف بیات شطیع کرے یعنی چادر دہنی بغل کی شیخی سی نکالے بائیں ہونڈی پڑا اور سات بار حطیم طواف کرے اور اول
توبہ پیر وین بل ہی کرے یعنی جلد چلی ہونڈی ہا کر اور سینہ نکال کر جیسی الکی چلتی ہیں اور جب چہرہ اسود پڑے مذہبی سی طواف کرے تو پہلے کیا تھا یعنی بوسہ پڑے اور
توبہ پیر وین بل ہی کرے یعنی جلد چلی ہونڈی ہا کر اور سینہ نکال کر جیسی الکی چلتی ہیں اور جب چہرہ اسود پڑے مذہبی سی طواف کرے تو پہلے کیا تھا یعنی بوسہ پڑے اور

[illegible]

نماز ادا کرے کہ خفیہ کی نزدیک و جب ہی و رہے نماز نزدیک مقام ابراہیم کی پہنچ کر سبب اثر حرام کی وہاں نہ پڑھ سکے تو مسجد میں جہاں چاہی اہل
 چڑھی اور اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کی قس پڑھی و دوسری رکعت میں قل ہو اللہ اور بعد نماز کی دعا مانگی جو چاہی اور چاہے نذر مہر جا کر اپنے
 بیت بہر کچھ چوئی و رہے مقام قمر پڑوی و چر اسود کو بوسہ دے و تکبیر تہلیل اور دو پہر پڑھی و سفر کو بہتر ہی کہ بعد طواف زیارت کی سعی و در میان صفنا
 اور مروی کی سعی اور اگر بعد طواف قدوم کی سعی تو بھی جائز ہی پس مسجد الحرام سے باہر نکل کر طرف صفائے کی سعی و در صفنا پھر قدر بند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑی اور
 بیت اللہ کی طرف موہنے کرے اگر ہاتھ اوٹھا دے عاکمی لے و تکبیر تہلیل اور چارہ و دو پہر پڑھی و چو چاہی عاکمی ہر طرف مروی و تری اپنے چال اور
 جب اپنے وادی میں پہنچے تو میل خضر سی میل دوسری تک جلد چلی و رہے پڑی چال مروی پڑھی و در سانسے قبل کی کھڑا ہو کر جیسی کہ وغیرہ صفائے
 ہی مروی رہی کرے سیطحات سات بار آمد و رفت کرے شروع صفائی کرے اور ختم مروی پڑھ کر شروع کی سیٹھ کہ بعد طواف کی ہو اگر پہلی طواف ہی سے
 ہی پھر ناسی کا لازم ہی و رطبات اس سعی کی لیلی و وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کی ایسی شرط نہیں ہی لیکن اولی ہی و رطواف
 کی ایسی طہارت ضروری ہی و وقت طواف اور سعی کر نیکی بات کرنی مکروہ ہی اور جب سعی سی فارغ ہو پھر مسجد الحرام میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور
 یہ بہتر ہی واجب نہیں بعد ازین کہ بعض میں شہر ابراہی و رطواف افضل جہت چاہی کرے اور ساتویں پہنچ کر مکہ میں امام خطبہ پڑھتا ہی و میں بیان
 بتوای احکام چم کا مانند نکلنے کی طرف مناکلی و وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار و حلق اور زج ادطواف اور رہی کی مٹان میں فیخر کمال سکون کی
 بہتر ہی سطح روز عرفہ کی عرفات میں درگیر دین کو منا میں احکام حج کی خطبہ میں بیان ہو یں انکو پہنچی پہر اگر احرام ہی نکلے یا ہو تو انہوں دیجھ کو چلے
 حج کا بازہ کہ بعد طلوع آفتاب کے منا میں آوی اور اگر ظہر پڑے کہ آوی تو بھی مضائقہ نہیں و رات کو منا میں رہی و روز عرفہ کی نماز فجر کی تائیدی میں پڑھ
 طرف عرفات کی جاوی اور اگر آٹھویں آئینج منا میں نہ آوی و ردن عرفہ کی عرفات کو جاوی تو بھی جائز ہی لیکن خلاف سنت ہی و عرفات میں در عرفات میں
 جاگہ چاہی و تری سوائی لطن عرفہ کی و عا و تر نماز نزدیک جبل عرفات کی فضل ہی اور اسدن بعد زوال کی نہاد ہی کہ سنت ہی و عرفات میں وقوف کرے
 فرض ہی بدو ن و سکی حج ادا نہیں ہوتا اور خطبہ اہم کا سعی اور ہمراہ امام کی بشرط احرام کی نماز ظہر اور عصر جمع کرے و راستغفار اور نیکان و تہلیل
 اور تسبیح اور شرا اور دو ساتھ عاجزی و تذلل و اخلاص کے بہت چڑھی و رانی حاجت مانگی اور وقت غروب ہوئی آفتاب کے ہمراہ امام کی مزدلفہ
 میں آوی اور در میان راہ میں استغفار اور لیک اور حمد اور دو اور اور اذان کا بہت پڑھتا ہی و در مزدلفہ میں اگر ہمراہ امام کی نماز مغرب و عشا کی جمع کرے
 اور رات کو وہیں ہی کہ رات کو وہاں ہنا واجب ہی اور تحبہ تمام شب نماز و تلاوت قرآن اور ذکر اور دعائیں مشغول رہی اور بعد وہی فجر کی تائیدی
 میں نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ میں چو چاہی سوائی وادی حصبہ کے مجاہد اوس وادی سی گدزی و جلد وہاں سی گدزی اور بعد فجر کے
 وقوف کرے و روشنی ہوئی تک بعد روشنی کی پہلی طلوع ہوئی آفتاب کے مناکور و اندہ ہو اور وہاں پہنچ کر حجرۃ العقبہ پر سات سنگ نیزی ماری اور جب اذان
 سنگ نیزی ماری تو لیک وقوف کرے پھر جانور فح کرے پھر سر منڈاوی یا ایل کتر وادی بعد ازان کہ میں اگر طواف الزیارتہ کرے اگر سعی پہلی کی ہی پہلی
 حاجت سعی کی نہیں اور اگر پہلی سعی نہیں کی ہی تو بعد طواف الزیارتہ کی سعی کرے جس طرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈائی کی سبب کہ ناخن کتر وادی اور
 بلع اوی اور پھر لہوی اور بعد سر منڈائی کی جو چیز کہ حرام ہوئی ہی محرم چلال ہوئی مگر حلال اور جو چیز نہ باعث حلال کی ہی نہ بعد طواف الزیارتہ کی حلال
 ہو وینگی و بعد طواف الزیارتہ کی منا میں انکار کو بھی پیرام منا میں کو کہیں جا کر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی و رات کو منا میں ہی و دوسریں منکر یعنی گیارہویں
 متون جہت یعنی سائر پور می کرے پہلا جو کہ متصل مسجد خیف کی ہی سو کو جہر اولی و جہر اولی کہی ہی میں سات سنگ نیزی ماری بعد ازان اوس جہر کہ متصل مسجد
 اوس کو جہر دومی کہی ہی بعد ازان جہر عقبہ سات سنگ نیزی ماری اور وقت آخر پھر نیزی ماری سیطرح تیسری یعنی بارویں متون جہت سات سنگ نیزی ماری اور

چون بی دن یعنی تیر وین کو اگر وہان ہی تو اوپر شری بنول جگر کی لازم ہی اور اگر کو کچھ تو رمی اوس سے ساقہ ہوئی اور وقت رمی کی گزیر میں باقی
تیر وین میں بعد زوال کی ہی لیکن تیر وین کو اگر پہلی زوال ہی اول بعد طلوع ہوئی فجر کی رمی کری تو جائز ہی اگر پہلے مسنون بعد زوال کی ہی ہے
اور اگر تیر وین اور بار وین میں پہلی زوال ہی رمی کرنی جائز نہیں اور اگر پہلی زوال ہی چوتھی ہون بہت تری ہون اور پاک ہون اور تیر
جرات سے سنگریزی نیوی بلکہ فردغہ سے یا راہ میں ہی بیوی اور چنگی میں بکری کی اور وقت رمی کی فاسدہ جرات سے کم پانچ ہاتھی ہوا اگر زوال
ہو تو مضائقہ نہیں اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی یعنی رمی جو اولی اور جرہ و شکی کی پیادہ پکری اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہیں یعنی
جرہ و عقبہ پیادہ اور سوار اوسین کیساتھ اور شیشہ الین کھری جو کہ طرف بندی کی رمی کری اور اس وقت منادین ہاتھ کی طرف ہوا اور کعبہ ایز
ہاتھ کی طرف اور اگر سنگریزی منار و منی دور ترین تو درست نہیں منار و منیر باز یک ترین اور سنگریزی دایمن ہاتھی سے پہلے اور ہر سنگریزہ عالمی ہاتھ
پہلے اگر ایک ہے دفعہ کسی سبب اللہ ہی جائز نہیں اگر دلی کا تو وہ ایک سے کنگر ہینک لگنا جائیگا اور بعد ان افعال کی وادی محصب میں سنگریز دو
ساعت تیس کر کی میں طواف الصدہ کی لمبی جاوی اگر وہ ہنسی منظور ہو اور اگر کمین شہر نامعلوم ہو تو وقت چینی کی یہ طواف کری اور یہ ہنسی
واجب ہی اور اس طواف میں مل اور رمی نہیں ہی اور بعد طواف کی چاہہ زخم پر اگر پانی پیت بہر کی موی کئی بار کر اور ہر بار نظر کعبہ کی طرف اگر
اور وہ پانی موندہ اور سر اور بدن پر پانی اور یہ طرف بیت الصدہ کی آدمی اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جاسکی تو آستانہ کعبہ کو بوسہ
اور سیدہ اور موندہ اپنا منہ سے لگاوی اور کعبہ کی ہمدون کو پکر کر گریزاری بہت سے کری اور اس وقت ہی سائنہ بکیر تہیل اور اوراد کا شروع
اور حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالیٰ سے طلب کری اور موندہ اپنا کعبہ کی طرف کر کے پہلے پانچون مسجدی باہر نکلی اور حشر چاہی
روانہ ہو اور عمرہ سنت کی واجب نہیں اور ایک سال میں کرے اور اہو تھی اور وقت اوسکا تمام سال ہی مگر ایام حج میں مکہ وہی خیر فاران کو اور ایام
حج کی یہ ہیں روزہ روزہ اور روزہ شریق اور کن عمرہ کا طواف ہی اور واجب اوسین دو چیز ہیں ایک سچی درمیان خطا اور دوسری دوسرے
سرمنڈا یا بال کتروانی اور شرائط اور سن اور ادب اوسکی وہی ہیں جو حج میں ہیں اور اگر احکام جنایات کی یہ ہیں کہ محرم ہمال خوشبو کا ایک عضو کا ہر
کرمی یا خضیا پانی سر پر مہیکار کی یا استعمال زیت کا کرمی یا پھنی کپڑا سیا ہوا تمام روزا و سطح کہ عادت ہی اوسکی پہنی کی یا ڈھانکی اپنی سر کو تمام روز
یا منڈاوی سر چو تہائی یا زیادہ اوسکا یا ایک بغل یا بال زیر ناف کی لی یا اگر وہاں کے ترشو اوی ناخن دو نو ہاتھوں کی یا دو نو ہاتھ یا نو ٹکی یا ایک ہاتھ یا نو ٹکی
طواف دوم باطواف صدر حالت جنابت میں کرمی باطواف فرض بی وضو کرمی یا عفات سے پہلی امام سے پہری یا سچی ترک کری یا وقوف فردغہ
ترک کری یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کری یا سرمنڈاوی خارج حرم سے یا حالت احرام میں بوسہ لیوی ہو یا کجا یا
چوٹی اوسکو ساتہ شہوہ کی یا تاخر کری سرمنڈا نکلی باطواف زبارت کو ایام محرمی یا مقدم کرمی فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سرمنڈاوی
پہلی حج سے پس ان سب صورتیں دہم جب ہوتا ہی اگر تکبیر کرمی سینے کو غزوہ وغیرہ بال سر کی جادوی یا فاران سرمنڈاوی پہلی حج سے
پس اوپر دوم واجب ہیں اور اگر محرم استعمال کرمی خوشبو کو ایک عضو کی کم یا ڈھانکی سر لیا یا پھنی کپڑا سیا ہو اکم ایک روز سے یا منڈاوی
کم چو تہائی سے یا ترش وادی ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترش وادی سے متفرق مجلسوں میں باطواف دوم باطواف
الصدہ ربی وضو کرمی یا ترک کرمی رمی ایک مینار کی تینون منار و منی سے بعد دن نحر کی یا غیر اپنی کا منہ دمی پس ان صورتیں صدقہ
واجب ہوتا ہی اور صدقہ آدمی صاع گہون ہی یعنی دوسرے اور اگر محرم استعمال کرمی خوشبو کو یا سرمنڈاوی یا پھنی کپڑا سیا ہو ساتہ ہند کی یا
کی پس ان صورتیں محرم پر لازم ہی کہ ایک چیز کرمی تین چیزوں میں سے فح کر کی بکری یا پھنی سکین کو تین صاع گہون دہر سکین کج آدمی یا صاع

کتاب المناک
جلد دوم
فصل بیان
کتاب المناک

یا منی رکنی متصل با مشرق اور اگر محرم شکار کری یا بناوی شکار کو یا اشارہ کری ویسکرت پس اوس پر لازم آجی یعنی قیمت شکار کی ساتھ
 تشخیص دو عادلوں کی حسب قیمت اوس جبکہ کی کہ شکار کری یا بحسب قیمت اوس موضع کی کہ قریب ہو اوس ہی اگر موضع شکار میں ہو
 اوسکی قیمت پہر اگر چاہی خریدی ساتھ قیمت اوسیکلی ہی اگر اسکی زمین پس بیج کر لی و سکوحرم میں اگر چاہی خریدی اوسکا غلا وورد کو
 ہر بر فیر کو آدھا متاع اگر گھوہن ہو ان اگر کھجور یا جوہن تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیرری اور اگر چاہی روزہ وکلی بدل ایام فطر
 کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات میں قصد کرنیوالا اور بیہول کر کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور برحمت کرنیوالا اور بیہول کرنیوالا
 میں اور اگر محرم خالص خوشبولی بہت کہادی تو دم لازم آجی اور سو سنگنی خوشبولی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کسی محرم پر
 وجہ نہیں ہوتا مگر یہ انعال کردہ ہیں اور مارل جون کسی قدری طعام تصدق کری مانند ایک ٹہنی کی ویرہیا اوس صورت میں ہی کہ اپنی جان
 سی باسری یا کپری سی پکر کر ماری اور اگر زمین میں سی پکر کر ماری کچھ جب نہیں ہوتا اور اگر کچھ آفتاب میں ڈالی اس قیمت سی کہ جو میں بجاوین
 اور جو میں بہت میں تو اوپر لازم ہو تاکہ تصدق کرنا آدھا صاع گھوہنی کا اور اگر آفتاب میں خشک ہو تو سی ڈالی ورنہ جو کئی مریکی ہو اور وہ زمین
 تو اوپر کچھ لازم نہیں ہوتا مگر اگر تمام ہوئی سائل حج کی اب کہی جاتی ہیں عاین حج کی فصل شریعت احرام کی لیتیک اللہ
 لیتیک لیتیک لا شریک لک لیتیک ان الحمد والنعمة لک والملك لا شریک لک اور اگر زیادہ اس سے تہ نہیں لیتیک لیتیک
 وسعدیک والحقیر سیدیک لیتیک والعباء لیتیک والعل لیتیک لیتیک الہ لیتیک اور پڑھی بعد احرام کے اللہم اِنی
 اساک رضاء وکجئے واعوذیک من غضبک والنار اللہم احرمک شعری وبشیری ودعی من النساء والطیب
 وکل شیء حرمتہ علی الحرم اتبعی بذلک وجہک الذکر اللہم ابعی علی اداء العسر فاہی علی اداء فرض الحج و
 اتقبلہا منی واجعلنی من ذلک الذین رضیت عنہم وارضیتہم وقیل اللہم قد احرمک شعری وبشیری
 ودعی ودعی وعظائی اور پڑھی فت دخل ہو کر اللہم ان ہذا حرمک وحریم رسولک تحریم حجی ودعی
 وعظی علی النار اللہم امی من عذابک یوم تبعث عبادک اور پڑھی جبکہ کہی کو اللہم اجعل لی بقاراً وارزقنی
 فیہا رزقاً حلالاً ربنا اننا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اللہم اِنی اساک من خیر
 ما ساک منہ یدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذیک من شر ما استعاذ منہ یدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اور پڑھی کہ اللہم زد بنیتک شرفاً وتعظیماً وتکریماً وبراً ومہابة اور پڑھی فت دخل ہوئی مسجد الحرام کے اعوذ
 باللہ العظیم ویوجہہ الذکر ویسلطانہ الفانی من الشیطان الرجیم بسم اللہ والصلوة والسلام علی رسول
 اللہ اللہم اغفر لی جمیع ذنوبی واقم لی ابواب رحمتک اللہم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام
 حیثما رتبنا السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاكرام اور پڑھی جبکہ قریب ہو چوراسو سے
 اللہ اکبر اور پڑھی فت بدعاؤاتک اللہم ایماناً بک ولصدقاً بکتابک ووفاء بعہدک واتباعاً لسنة یدیک محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھی نزدیک دروازی میں اللہم ہذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن
 امنک وھذا مقام العائین بک من النار وزدیک من عبادک اللہم اِنی اعوذیک من الشرک والشک والکفر
 والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر فی الاھل والمال والولک اور پڑھی نزدیک میراب کی

یعنی پروردگارم بے اللہم اظلمنی حت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللهم اسقنی کما شئت صلی
 الله علیہ وسلم شرابه لا اظلم بعدہا ابدا اور پھر تری رحمت سے کہ اللہم اجعلہ حجامہ ربنا بسعیا مشکورا
 ونبأ مغفورا ونجارة کن تبوء و آخر جنتی من الظلمت الی النور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم و نجار ذ
 انت تعلم انک انت الاعز الاکرم اور پھر تری رحمت سے کہ اللہم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر ومن
 شدة الحیا والممات اعوذ بک من الخزي فی الحیاة الدنیا والاخرة اور پھر تری سیان کن یا اور پھر تری رحمت سے کہ ربنا انما اعزنا
 اللهم فتعنی بما رزقنی وبما رزق فی فیہ واخلف علی کل حال غائبة بخیر لا اله الا الله وحده لا شریک له له
 الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر اور پھر یہ دعا مذکورہ تمام دعائوں میں ہی اور نزدیک تر ہے کہ اللہم یا رب البیت العتیق
 اغثنی رقیبتی من النار وامن فی من کل سوء وفتنة ویا رزقنی وبما رزق فی فیہ انیتنی اور پھر تری رحمت سے کہ رب
 انت کبرنی پر کسی کے یا ارحم الراحمین علی نعمتک الی الخ وفتنت بیاک والذمت بعثتک اخرجو رحمتک واخشی عذابک
 اللهم حرّم شعری وجسدی علی النار اللهم کما صنت وجهی عن سجود عینک فصن وجهی عن مسألة غیرک
 اللهم یا رب البیت اعنق رقبتا ورقاب اباینا وامهاتنا من النار یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار ربنا تقبل منا
 انک انت السميع العليم وثب علینا انک انت الثواب الرحیم اور پھر تری رحمت سے کہ یا رب العالمین یا رب الارباب
 مصلی اور پھر یہ دعا مذکورہ تمام دعائوں میں ہی اور نزدیک تر ہے کہ اللہم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر ومن
 وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللهم انی اسألك انما تائباً شریقلی وبقیة صادقاً حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا
 ما کتبت لی ورضاً بما قسمت لی یا ارحم الراحمین اور پھر تری رحمت سے کہ اللہم انی اسألك عذاباً فاعذنی ورضاً فاسع
 وشفاء من کل داء اللهم اجعلہ شفاء من کل سقم وارضی فی الاصل والیقین والمعات فی الدنیا والاخرة اور پھر
 جب چاہے یہ ان الصفا والمروة من شعائر الله اکبر لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملك وله الحمد
 بحسب رقیبتی وهو حی لا یموت بید الخیر وهو علی کل شیء قدیر لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملك وله الحمد
 و اعز جنتہ و هزم الاخراب وحده لا اله الا الله ولا تعبد الا ایاہ فخلصین له الدین ولو کره الکفر من اور پھر
 وریاضین صفا و مرو و کل رب اغفر ذنوبکم و نجار و اعنکم اللهم انک انت الاعز الاکرم اللهم ربنا انتا فی الدنیا حسنة و فی
 الاخرة حسنة و فینا عذاب النار اور پھر یہ دعا مذکورہ تمام دعائوں میں ہی اور نزدیک تر ہے کہ اللہم انی اعوذ بک من الکفر ومن
 وهو علی کل شیء قدیر اللهم اجعل فی قلبی نوراً فی سمعی نوراً فی بصری نوراً اللهم اشرح لی صدری ویسر لی امری
 واعوذ بک من وساوس الضلّ وشتات الامر وفتنة القبر اللهم انی اعوذ بک من شر ما یلکم فی اللیل وشر
 ما یلکم فی النهار وشر ما نهت به الیریاخ الله اکبر والله الحمد الله اکبر والله الحمد الله اکبر والله الحمد لا اله الا
 الله وحده لا شریک له له الملك وله الحمد اللهم اهدنی بالهدی وبقیة بالتقوی و اغفر لی فی الاخرة والاو لی
 اور پھر یہ دعا مذکورہ تمام دعائوں میں ہی اور نزدیک تر ہے کہ اللہم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر ومن شدة الحیا والممات
 و فانی و لیک ما فی و لک رب ترانی اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر و وسوسة الجن و شتات الاخرات

اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق ابراہیم بنی بزرگی اسی کی کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی کہیں
 گردانہ اذ سکوا حرام اور تحقیق بنی بزرگی اسی مدینہ کو بزرگی دینا در میان دو فوطوہ سیکلی ساتھ سکی کہ نہ تو نریزی کیجا وای وعیل در نہ اوشیا ایا
 اوسکی تیار سلی وای سلی اور نہ جہاز ایا وای وین خست یعنی بی وخت کی مگر وای کیانی جانورون کی نفل کی یہہہ سلم فی ف کہا تو رشتی فی کہ
 حرمت الدینہ جو فرمایا اداوس تحریم سی تعظیم ہی نہ اور احکام کہ متعلق ہیں ساتھ حرم کی اور دلیل سپر ہیہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جہاز ایا و
 اوسین درخت مگر وای کیانی جانورون کی ودر حرم کہ کی جو درخت ہیں اونکی بی جہاز فی کسی حالین دست نبین اور شکار کرنا مدینہ میں بغضی
 صحابہ حرام جانای ورجوہ صیابی نہیں انکار کیا ہی پرند جانورون کی شکار کرنا مدینہ میں اور نبین پہنچی ہی ہکلو سین ہی صلی اللہ علیہ وسلم
 ایسے ہیق سی کہ اختہ ایا وای اور پرتی کلاسہ ع ملا علی رحمہ اللہ فی اس مقام کو خوب تفصیل سی لکھا ہیچ چاہی وکی شرح میں کہہ
 وَحَنَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ ثِيَابَ الرِّجْلِ حِطًّا فَنَسَبَ إِلَيْهِ ثُمَّ سَمِعَ رَجُلًا
 سَعْدًا جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يُرَدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَّا أَخَذَهُمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ تُرَدَّ شَيْئًا
 تَقْلِبْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلَى أَنْ يُرَدَّ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْتَدْرِكٌ اور روایت ہی علم بن سعد سی یہہہ سعد سوار ہوئی
 طرف محل اپنی کی کہ عقیق میں تہاس یا ایک غلام کو کہ شہار درخت جہاز تہا پتی اوسکی پس جہن بی سعد فی کبری اوس غلام کی پس سپر
 یعنی طرف مدینہ کی آئی اونکی پس ایک غلام کی پس گفتگو کی ونبی یہہہ کہ سپر دین وکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام وکی سی یعنی کپڑ
 اوسکی پس کہا سعد فی پناہ خدا کی یہہہ کہ سپر دین اوس چیز کو کہ دلوانی ہی جیکو پیغیر خصل اللہ علیہ وسلم فی اور نہ ما یہہہ کہ سپر دین اونپر نفل کی یہہہ
 سلم فی ف ستد سی مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشر و مبشرہ ہی تہی اور عقیق نام ایک جگہ ہی قریب مدینہ کی اور یا اونپر یہہہ شکلا و
 ہی کہ اون مالکون فی علی غلام کہ یا یا بجائی علی غلام کی علیہم کہا یعنی جکودید وچو کہ کہ یا ہی ہماری غلام سی اور دلوانی ہی یعنی اذن دیا
 اسکا کہ جو کوئی دیکھی کسی کو شکار کرتی یا درخت کا ٹی مدینہ میں جہن لیوی کپڑی وکی یہہہ حدیث نسخ ہی یا تاویل کی گئی ہی کہ یہہہ امر بنار جزویہ
 کی تہا اور کہا ایسی کہ شہر مذہب الہک اور شافعی میں یہہہ کہ نہیں لازم آتا بدلہ شکار مدینہ کی اور کاٹنی درخت اوسکی بلکہ یہہہ حرام ہی بغیر لازم
 بدلہ کی اور کہا بعضون فی کہ وہ یہہہ بدلہ مانند حرم کہ کی اور بعضون فی کہا کہ حرام ہی نہیں تہی یہہہ مذہب ہا ہی لیکن مکروہ ہی ہج
 وَحَنَ عَائِشَةُ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَعَلَيْكَ أَبُو تَيْمُورٍ دِيْلَانٍ فَحَثَّتْ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ لَنُحْيِيَ نَسْلَنَا أَوْ أَسْأَدَ وَحُجَّتُنَا وَبَارَكْ لَنَا فِي صَاعِهَا
 وَمَدْرَهَا وَأَنْفَلْ حِمْلَهَا فَاجْعَلْهَا بَايَحُفَةً مُتَقَفَةً عَلَيْهَا اور روایت ہی عائشہ سی کہ حاجب آئی پیغیر خصل اللہ
 علیہ وسلم مدینہ میں تب میں ہوئی ابو بکر اور بلال پہرائی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی جہن اؤ کو پس فرمایا الہی دوست کہ تو ف ہمار
 مدینہ کو مانند دوستی ہمار کی کہ کہ بکر زیادہ تراوس ہی در درست کہ تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دی وای ہماری بیچ صاع اسکی اور نہ اسکی اؤ
 نفل اسکی تب کو یعنی شدت و کثرت تب کو اور اوسکی ابو بکر اور کہا اؤ کو جعفر میں نفل کی یہہہ بخار اور سلم فی ف آیا ہی کہ حضرت عائشہ فی حضرت
 ابو بکر رنسی حالت تب میں یوچا کہ کیا حال ہی اچکا وہ اوسوقت آواز بلند سی ذکر کہ کا اور اوسکی ہوا فی موافق کا اور مکانات کا اور لطافت
 چھارو نکا وغیر ذلک کرنی لگی حضرت عائشہ فی یہہہ حال حضرت سی عرض کیا اور سپر حضرت فی دعائی مذکور راگی اور جعفر نام ایک جگہ کاٹنی یا
 اؤ اور مدینہ کی ف مانع فی ہو دست ہی اور آیا ہی کہ زمین مدینہ میں پہلی ہجرت مید البشر صلی اللہ علیہ وسلم سی یا بخاری ہیست پس حکم کیا حضرت

اوسکو زمین کفار میں جلائی اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ جانہی بدکار کی کفار پر ساتھ امرض موت و ہلاک کی اور خواب ہوئی زمین
 اوسکی + ح و عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً
 سَوْدَاءَ تَأْتِي الرَّاغِبِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى تَزُكَّ مَهْبِغَةً فَتَأْتِيَهُمْ أَنْ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِي مَهْبِغَةٌ وَهِيَ الْجَحْفَةُ
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد بن ربیع سے حدیث خواب کہی ہے جس میں اسد علیہ السلام کی بیچ مقبہ مدینہ کی کہ یہی مہنی ایک عورت کا لی ہے
 بال غنی مدینہ سے یہاں تک اترے یہیں کہ نام ایک عجبہ ہے جس تعبیر میں مہنی اسکی یہ کہ تحقیق و بامدینہ کی نفس کی کسی طرف ہرگز نہ گام جھفہ
 مہنی نفس کی یہہ بخاری و عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْيَمِينُ قِيَانِي قَوْمٌ
 يَكْفُرُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَقْعُ الشَّامُ قِيَانِي قَوْمٌ يَكْفُرُونَ
 بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَقْعُ الْعِرَاقُ قِيَانِي قَوْمٌ يَكْفُرُونَ
 بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سفیان بن ابی مرزوق سے کہ اسانی سے بخاری اسد علیہ السلام کی کفر قاتی ہے فتح کیا جاوے گا میں پس اوگی ایک قوم چلیں گے
 پس کوچ کریں گی ساتھ ہل اپنی کی اور تابعدار و ن اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا و اسی اوگی کہ جانیں مہنی بہتر ہوگا مدینہ کا تو یہ چورین اوسکو اور فتح
 کیا جاوے گی شام بہر اوگی ایک قوم چلیں گے پس کوچ کریں گی ساتھ ہل اپنی کی اور تابعدار و ن اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا و اسی اوگی کہ جانیں مہنی بہتر ہوگا
 مدینہ کو اور فتح کیا جاوے گا عراق میں و گی ایک قوم چلیں گے پس کوچ کریں گی ساتھ ہل اپنی کی اور تابعدار و ن اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا و اسی اوگی
 کہ جانیں تو نہ چورین مدینہ کو نفس کی یہہ بخاری اور اسد علیہ السلام میں فتح ہووین گی اور لوک و اسی حدیث میں امر زمانہ
 اور لفظون فانیہ اوگی مدینہ سے مع اہل عیال اور تابعدار و ن کی نکل کر وہاں کہ رہیں گی اور اگر جانیں حقیقت حال کی اور سعادت بعد
 و سعادت و دہانی نکلیں + ح و عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ يَقْرِيَةٌ تَأْكُلُ
 الْقُرَى يَغْتُولُونَ يَكْثُرُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْتَفِي النَّاسُ كَمَا يَنْتَفِي الْخَيْلُ مَخْبَتِ الْحَدِيدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی امر کیا گیا ہو غنیمت ساتھ ہجرت کر لیں گی مہنی میں غائب آتی ہے بہتر
 ہستی میں اوسکو شرب اور د مدینہ ہی دور کرنا ہی مدینہ ہی آدمیہ کو جیسی دور کرنا ہی مہنی میل لڑھکاقتل کی یہہ بخاری و اسد علیہ السلام ف غائب آتی
 بہتر ہوئے چلیں کوئی او میں ہنسا ہی غالب ہوتا ہی و فتح کرتا ہی و شہر و لو کہ یہ خاصیت ہی ناوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی او میں آتا ہی
 اکثر شہروں پر غالب ہوتا ہی پہلی قوم غنائتہ آئی او میں غالب ہوئی اور فتح میں شہروں اور ولایتوں کو بعد از ان یہود آئی وہ غالب
 غنائتہ پر پہر انصار پہنچی وہ غالب ہوئے یہود پر پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاجر رضی اللہ عنہم آئی او کو کس طرح کا غالب ہو کہ عالم
 مشرق سے مغرب تک لی لیا اور اوس شہر کا نام پہلی بڑب اور اشرتب تھا اوپر وزن مسجد کی جب حضرت ہان تشریف لائی تو اوسکا نام
 مدینہ کہ اسبب تھن اور اجتماع لوگوں کی او میں اور منع فرمایا کہ اوسکو شرب نہ کہا کہ یہ یا تو اسلیکم وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلیکم کہ وہ شہر میں
 شرب یعنی ہلاک و مساد کی یا اسلیکم شرب اصل میں نام ایک بت کا یا ایک عالم کا تھا اور بخاری میں اسے تاریخ میں ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی
 اکبار شرب کہی جاہی کلاس بار مدینہ کہی تا مذکر لانی اوگی کر می اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ تنقار کر می اور مراد و مہنی و
 اہل کفر و شرک ہیں کہ وہ انسی سبب تہ اسلام کی نکالی گئی تھی + ح و عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم یقول ان الله تعالى سمى المدينة طابة رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کعبہ اسامی بنی بنی خدیجہ علیہ السلام کی کہ فرمائی تھیں اللہ تعالیٰ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہ مسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نام اس کا رکھا اور پر زبان حبیبی کی غبار و روایت میں ہے طیبہ یعنی پاک و خوش کی کہ پاک ہی نجاستوں شرک کیسی اور موافق ہوا اسکی جیعتوں سلیم کو اور خوش زمین برہمنی الی اسکی اور

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْمَرَ بْنَ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَشْرَاقُ وَعَفَا بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَلْنِي بِبَيْعَتِي فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَتَلْنِي بِبَيْعَتِي فَأَتَى فَقَالَ أَتَلْنِي بِبَيْعَتِي فَأَتَى فخرهم الأشعرانی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جاءه فقال أتألفي المدينة ثم تفرق خبيثها وتضع كل حيناً مؤثقتك عليه اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے نبوت رسول اللہ علیہ السلام یعنی نبی پر پاس حضرت کی پس انجیل عوالمی کو پ مدینہ میں نبی شدت کی تب ہوئی کہ مکہ وہ جانا اوسنی رہنما مدینہ کا اور چاہا انکا واسطہ پس آئینی اصلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا امی محمد پیر و مجاہدیت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کیا حضرت کی پاس اور کہا پیر و مجاہدیت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کیا حضرت کی پاس اور کہا کہ پیر و مجاہدیت میری پس انکار کیا حضرت نے پیر نہ لیا اعرابی نے مدینہ سے بغیر ذن حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوامی اسکی نہیں کہ مدینہ مانڈیسی کی ہی دور کر تاہی میل اپنی کو اور خالص کر تاہی اچھی اپنی کو یعنی نکال تاہی بری آدمی کو اور خالص کر تاہی آدمی پاک کو آدمی پلیدیسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فر حضرت نے انکار کیا بیعت کی پیر دینی کا پہلی کہ نہیں جائز تھا پیر دنیا بیعت اسلام کا اور پیر دنیا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت کی اور لکھا ہے علی کہ یہ نکالنا مدینہ کا بری آدمی کو اور خالص کرنا چاہو لکھا ہے تو حضرت کی زمانہ میں ہتایا اخیر زمانہ میں ہو گا کہ جب رجال نکلیں گے تو ہلایا اور جبار جاوے گا مدینہ میں بارہن ہر نکلے گا اور جاوے گا طرف دجال کی ہر کا فرو منافق اور

احتمال ہے کہ ہر زمانہ میں ہوش و ح وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفُخَ الْمَدِينَةُ نَفْثَهَا كَمَا كُنِيَ الْيَكْبَرُ حَتَّى تَخْرُجَ الْأُمَمُ الْأَكْبَرُ اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دور کرے گا مدینہ شریرون اپنی کو جیسک دور کرتی ہے پچی میل بوسیک نقل کی یہ مسلم نے فر وعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَابِ الْمَدِينَةُ مَلَكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الظَّالِمُونَ وَلَا الدَّجَالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہون بادرو اوزون مدینہ کی فرشتی نگہبان ہیں نہیں داخل ہو اوسین جباری ظالمون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فر ظالمون نام ایک بیاں رکھا ہے غیر واکلی وہ جباری حضرت کی و عاصی مدینہ میں نہیں ہوتی یہ صریح مجرہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشچ ولی الدن فی المسودہ اور حضرت شیخ ریح فی طالعون کا ترجمہ واکلی ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا واکلی وقت نکلیں دجال کی ہوگا ابوشہ وعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَبَّحَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَا مَلَكَةٌ وَالْمَدِينَةُ لَيْسَ تَقْبَلُ مِنْ أَتْقَائِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَالِحِينَ وَهُمْ لَا يَنْزِلُ السَّيْحَةُ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا أَتَلَتْ سَجْعَاتٍ فَيُجْرِي إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنافِقٍ مُنْتَفِعٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شہر کہہ پا کمال کرے گا اسکو دجال سوامی کہہ اور مدینہ کے نہیں کوئی راہ راہون مدینہ کیسی یا ہر ایک کہہ اور مدینہ کیسی گر کہ اوپر این فرشتی صفت بانڈی ہوئی نگہبانی کرتی ہیں اوسکی پس اور ترنگا

